امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق کتاب فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم کا اردو ترجمہ

فضائلِ صحابہ رضی اللہ عنہم

امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ

ترجمہ: نوید احمد بشار — تحقیق و تخریج: شیخ وصی اللہ بن محمد عباس

نظر ثانی: ابو صالح سلیمان نورستانی فاضل مدینہ یونیورسٹی

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب فضائل الصحابة

للإمام أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل رحمه الله
(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

Fazail-e-Sahaba ﷺ
by Imam Ahmad Bin Hanbal
Translation by: Naveed Ahmed Bashaar
Jhelum: Book Corner. 2016
752p.
1. Hadith Pak - Companion of Prophet Muhammad ﷺ
ISBN: 978-969-662-025-9

اشاعت : فروری 2016ء
نام کتاب : فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم
تالیف : امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ
مترجم : نوید احمد بشار
تحقیق وتخریج : شیخ وصی اللہ بن محمد عباس
نظر ثانی : ابوصالح سلیمان نورستانی
اہتمام : شاہد حمید/ ولی اللہ
مطبع : زاہد بشیر پرنٹرز، لاہور

Publisher:
Gagan Shahid & Amar Shahid
Book Corner
Printers, Publishers & Booksellers
Jhelum. Pakistan.
Phone #.0544-614977 / 0544-621953
Cell # 0323-5777931 / 0321-5440882
Email: info@bookcorner.com.pk

ناشر:
گگن شاہد، امر شاہد
بک کارنر
پرنٹرز، پبلشرز اینڈ بک سیلرز،
جہلم، پاکستان

www.bookcorner.com.pk
Join Us On facebook
www.facebook.com/bookcornershowroom

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی

شہرہ آفاق کتاب فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم کا اردو ترجمہ

فضائلِ صحابہ رضی اللہ عنہم

امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ

ترجمہ: نوید احمد بشار — تحقیق و تخریج: شیخ وصی اللہ بن محمد عباس

نظرثانی: ابو صالح سلیمان نورستانی فاضل مدینہ یونیورسٹی

بک کارنر

جہلم، پاکستان

فضائل الصحابة رضی اللہ عنہم کے نایاب مخطوطے کے صفحہ نمبر 2 کا عکس

فضائل الصحابة رضی اللہ عنہم کے نایاب مخطوطے کے صفحہ نمبر 200 کا عکس

فضائل الصحابة رضی اللہ عنہم کے نایاب مخطوطے کے صفحہ نمبر 201 کا عکس

فہرست

عرضِ ناشر

محدث کبیر امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سب سے پہلا علم۔نیت، پھر سننا، پھر فہم وادراک، پھر حفظ، پھر عمل اور بعدازاں اس کی نشر واشاعت ہے۔''

ہم اپنے پروردگار کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے ہیں جس نے ہمیں اس نیک کام کی اشاعت کا شرف بخشا اور آج یہ عظیم نایاب کتاب کا اُردو ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اللہ ربُ العزت نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جس جماعت کا انتخاب فرمایا اس جماعت کا ہر فرد صاحبِ کمال تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت اور رہنمائی نے ان میں مزید نکھار پیدا فرما دیا۔یہ وہ عظیم ہستیاں ہیں جن کی توقیر وتکریم اور ان سے محبت کا اظہار ہم پر واجب ہے۔یہ وہ چمکتے دمکتے ستارے ہیں جو وحی الٰہی کے اولیں پاسبان ہیں، جنہوں نے سرکارِ دوعالم سے براہِ راست قرآن حکیم سنا اور اس کی تفسیر بھی آپ کے سامنے سیکھی۔خدامِ حدیث میں پہلا نام انہی کا ہے، دُنیا ہی میں اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی رضا وخوشنودی کا پروانہ دے دیا۔

امام اہل سنت، امام دارالسلام ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ جو علم قرآن کے امام تھے، علم حدیث کے امام تھے، سنت کے امام تھے، علم فقہ کے امام تھے، علم لغت کے امام تھے اور زہد وتقوی کے امام تھے۔امام موصوف کی معرکۃ الآراء کتاب ''مسند الامام احمد'' جہاں علمی حلقوں میں بیش بہا سرمایہ سمجھی جاتی ہے وہیں ''فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم'' نہایت ہی قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے، جسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل میں ایک مستند کتاب کی صورت میں سرفہرست درجہ حاصل ہے۔اس کے لیے ہم فاضل مترجم جناب نوید احمد بشار کے مشکور ہیں جنہوں نے انتہائی جانفشانی سے سلیس ونفیس ترجمہ تیار کر کے اس عظیم کتاب کی عظمت کا حق ادا کیا ہے۔

اس سے قبل موصوف کی امام نسائی رحمہ اللہ کی نایاب عربی کتب، ''فضائل قرآن'' کا اُردو ترجمہ بنام ''معجزۂ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم''، ''فضائل الصحابہ'' کا اُردو ترجمہ بنام ''شانِ صحابہ بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' اور ''خصائص علی رضی اللہ عنہ'' کا اُردو ترجمہ بک کارنر کے پلیٹ فارم سے زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آ کر دادِ تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ اُمید ہے قارئین ان پہلی کاوشوں کی طرح اس کتاب کو بھی پسندیدگی کی سند عطا کریں گے۔ جملہ معزز قارئین کرام کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ اپنی خصوصی دُعاؤں میں مترجم اور ناشر کو یاد رکھیں۔

ادارہ ''بک کارنر'' نے جس اہتمام کے ساتھ قرآن وحدیث، سیرت، علمی، تاریخی اور اہم ترین کتابیں شائع کی ہیں اس کا اندازہ آپ ہماری فہرستِ مطبوعات پر ایک نظر ڈال کر ہی لگا سکتے ہیں۔ ہر کتاب اپنی جگہ پر شاندار علمی تسبیح کا ایک دانہ ہے جس کے بغیر ساری تسبیح نامکمل نظر آئے گی۔ ہماری دوسری کتابوں کی طرح موجودہ کتاب کی طباعت، سرورق، جلد سازی اور گرد وپوش سے مزین ہو کر یہ بیش بہا کتاب ناظرین کی خدمت میں پیش ہے، اللہ تعالیٰ سے ہم دُعا کرتے ہیں کہ اسے حسنِ قبولیت بارگاہ ایزدی سے عطا ہو اور یہ ہر طریقے سے مفید وکارآمد ثابت ہو، آمین!

ابو امامہ امر شاہد

پیش لفظ

امامِ اہلِ سنت، ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی زیرِ نظر کتاب ''فضائل صحابہ'' اُن مقدس ہستیوں کے فضائل اور مناقب کا مجموعہ ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے لیے چُنا اور ''رضی اللہ عنہم'' کا تمغہ دیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خیر القرون کی سند سے نوازا، جنہوں نے جہاں دُنیا کو خوبصورتی بخشی، ساتھ اہل دنیا کو زندگی کے لیل ونہار بسر کرنے کا ڈھنگ سکھایا، خود بھی بلا شک وشبہ رہبان اللیل اور فرسان النہار تھے، جن کی محبت ہمارے ایمان کا جزو لاینفک ہے اور بغض نفاق کی علامت ہے۔

پیشِ نظر کتاب چونکہ عربی زبان میں تھی، اس لیے اس امر کی اَشد ضرورت تھی کہ اس کو اُردو قالب میں ڈھالا جائے۔ ہمارے تلمیذ رشید نوید احمد بشار حفظہ اللہ نے اس کام کو نہایتِ محنت شاقہ اور عرق ریزی سے سرانجام دیا۔ موصوف نے انتہائی علمی اور معیاری ترجمہ پیش کیا ہے، آسان فہم، شگفتہ اور شائستہ الفاظ کا چناؤ کیا ہے۔

بندۂ عاجز نے اگرچہ بالاستیعاب نہیں پڑھا مگر من حیث الاغلب نگاہ ڈالی ہے۔ اگر کہیں کچھ کمی وبیشی محسوس ہوئی اس کی درستگی اور اصلاح کر دی ہے، کتاب مترجم کی اَن تھک محنت اور کوششوں کی آئینہ دار ہے جو اپنی جامعیت کی وجہ سے جہاں علما اور طلبا کے لیے مفید ہے، وہاں عوام الناس کے لیے بھی مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جناب نوید احمد بشار حفظہ اللہ کو صحت وتندرستی والی زندگی عطا کرے۔ تاکہ وہ آیندہ بھی ایسی کتابوں کا ترجمہ کر کے صحیح معنوں میں دین کے خادم بنیں، ان کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے اور ہم سب کے لیے باعث نجات بنائے۔

آمین یارب العالمین!!

ابوصالح سلیمان نُورستانی

فاضل مدینہ یونیورسٹی

عرض مترجم

شرفِ صحابیت وہ عظیم اعزاز ہے جس کی بنا پر نبی اکرم ﷺ کا دیدار کرنے والے ایمان داروں کو اللہ تعالیٰ کی رضوان حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدح وتوصیف بیان کی ہے۔ ان کے بے شمار فضائل ومناقب ہیں، نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عادل تھے، سب کو رضائے الٰہی کی سند حاصل ہے، اصحاب رسول ایک ایسا غنچا ہے، جسے محمد عربی ﷺ نے اپنی باعمل تربیت سے سینچا ہے، ان سے اظہار محبت اور احترام کرنا اہل سنت کے بنیادی عقائد میں شامل ہے، جیسا کہ امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((والأخبار في هذا المعنى تتسع وكلها مطابقة لما ورد في نص القرآن وجميع ذلك يقتضي طهارة الصحابة والقطع على تعديلهم ونزاهتهم فلا يحتاج أحد منهم مع تعديل الله تعالى لهم المطلع على بواطنهم الى تعديل أحد من الخلق له فهو على هذه الصفة الا ان يثبت على أحد ارتكاب ما لا يحتمل الا قصد المعصية والخروج من باب التأويل فيحكم بسقوط العدالة وقد برأهم الله من ذلك ورفع اقدارهم عنه على انه لو لم يرد من الله عز و جل ورسوله فيهم شيء مما ذكرناه لاوجبت الحال التي كانوا عليها من الهجرة والجهاد والنصرة وبذل المهج والاموال وقتل الآباء والاولاد والمناصحة في الدين وقوة الإيمان واليقين القطع على عدالتهم والاعتقاد لنزاهتهم وانهم أفضل من جميع المعدلين والمزكين الذين يجيؤن من بعدهم ابد الآبدين))

''اس باب میں بہت ساری احادیث وارد ہوئی ہیں، جو کہ نصوص قرآنی کے عین موافق ہیں، ساری کی ساری احادیث اس بات کی متقاضی ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عادل اور پاکیزہ ہستیاں ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں تعدیل کا مژدہ سنایا ہے جو ذات ان کے باطنی امور سے بھی خوب واقف ہے، مخلوق کی تعدیل کی انہیں کوئی ضرورت نہیں، اس صفت کا تاج ان کے سروں پر سجا رہے گا، جب تک ان سے کوئی عمداً معصیت اور کسی نص شرعی سے خروج کا ارتکاب نہ ہو، ایسی صورت میں ان کی عدالت ساکت ہو سکتی تھی، مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے مبرا رکھا، اپنے دربار میں قدر ومنزلت سے نوازا، اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے ان کی کوئی فضیلت بھی منقول نہ ہوتی، تب بھی دین اسلام کے لیے ان کی ہجرت، نصرت، جانی ومالی قربانیاں، غلبہ دین کے لیے اپنے آباء واولاد کا قتل اور ایمان ویقین کی پختگی جیسی باکمال

صفات ان کی عدالت کے لیے کافی ہیں، لہٰذا ان کی پاکیزگی کا عقیدہ رکھنا چاہیے، کیونکہ قیامت تک عدالت وتزکیہ کی سند دینے والوں سے وہ بہ ذات خود فائق ہیں۔"

(الكفاية في علم الرواية،ص:48-49)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((ومن أصول أهل السنة والجماعة : سلامة قلوبهم وألسنتهم لأصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم))

"اہل سنت والجماعت کے بنیادی عقائد میں یہ بات شامل ہے کہ ان کے دل اور زبان رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں پاک اور صاف ہوتے ہیں۔"

(مجموع الفتاوی:152/3)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((والصحابة كلهم عدول عند أهل السنة والجماعة----وقول المعتزلة: الصحابة عدول إلا من قاتل علياً:قول باطل مرذول ومردود))

"اہل سنت کے نزدیک تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سچے ہیں، البتہ معتزلہ کا یہ کہنا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خلاف لڑنے والوں کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عادل ہیں، ان کی یہ بات جھوٹی، گھٹیا ترین اور قابل ردّ ہیں۔"

(الباعث الحثيث،ص:181.182)

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت جزوِ ایمان ہے۔ان کی شان میں گستاخی حرام ہے۔ جو ان سے بغض رکھے، اس سے بغض رکھنا واجب ہے۔

امام ابو اسماعیل الصابونی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((فمن أحبهم وتولاهم، ودعا لهم، ورعى حقهم، وعرف فضلهم فاز في الفائزين، ومن أبغضهم وسبهم، ونسبهم إلى ما تنسبهم الروافض والخوارج .لعنهم الله .فقد هلك في الهالكين))

"جس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کی، ان کا ساتھ دیا، ان کے لیے دُعا کی، ان کے حقوق کا لحاظ کیا اور ان کی فضیلت ومنقبت کو پہچانا، وہ تو کامیاب ہو گیا اور جس نے ان سے بغض رکھا، ان کو بُرا بھلا کہا اور ان کی طرف وہ من گھڑت باتیں منسوب کیں، جو اللہ تعالیٰ کی لعنت کے مستحق رافضی اور خارجی لوگ منسوب کرتے ہیں، وہ ہلاک ہو گیا۔"

(عقيدة السلف أصحاب الحديث،ص:90)

علامہ ابن ابی العز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((فمن أضل ممن يكون في قلبه غل على خيار المؤمنين، وسادات أولياء الله تعالى بعد النبيين؟ بل قد فضلهم اليهود والنصارى بخصلة، قيل لليهود: من خير أهل ملتكم؟ قالوا: أصحاب موسى، وقيل للنصارى: من خير أهل ملتكم؟ قالوا: أصحاب عيسى، وقيل للرافضة: من شر أهل ملتكم؟ قالوا: أصحاب محمد!!))

''اس شخص سے بڑا گمراہ کون ہوگا جس کے دل میں انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد سب مخلوق سے بہترین مؤمنوں اور اولیاء اللہ کے سرداروں، یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں بغض ہو؟ ایسے لوگوں سے تو اس اعتبار سے یہود و نصاریٰ ہی اچھے ہیں کہ جب یہود سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہاری امت میں سے بہترین لوگ کون ہیں؟ تو وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے صحابہ اور جب نصاریٰ سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہاری امت میں سے بہترین لوگ کون ہیں؟ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے صحابہ، لیکن جب رافضیوں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہاری امت میں سے بدترین لوگ کون سے ہیں؟ تو وہ کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (نعوذ باللہ)۔''

(شرح العقیدۃ الطحاویۃ، ص:470)

شیخ الاسلام، امام اہل سنت، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((إذا رأيت رجلا يذكر أحدا من أصحاب رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يسوء فاتهمه على الإسلام))

''جب تم کسی شخص کو اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کے بارے میں بدگوئی کرتے دیکھو تو اس کے اسلام کو مشکوک سمجھ لو۔''

(مناقب احمد لابن الجوزی ص:160، تاریخ دمشق لابن عساکر:144/62 سندہ صحیح)

نیز فرماتے ہیں:

((القدح فيهم قدح في القرآن، والسنة))

''ان پر طعن درحقیقت قرآن و سنت پر طعن ہے۔''

(مجموع الفتاوی:430/4)

اب رہی بات مشاجرات صحابہ کی ۔۔۔ مشاجرات، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان ہونے والے تنازعات کو کہا جاتا ہے، وہ سب عظمت والے لوگ ہیں، قرآن و حدیث کی واضح نصوص سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ ارفع و اعلیٰ درجات پر فائز ہیں۔ اس بات سے انکار نہیں کہ بعض صحابہ کو بعض پر فضیلت حاصل ہے، لیکن اس کے باوجود تمام صحابہ کرام قابل عزت و احترام ہیں اور بعد میں آنے والا کوئی شخص نیکی و تقویٰ اور علم کا بڑے سے بڑا کارنامہ

سرانجام دے کر بھی کسی صحابی کی ادنیٰ سے ادنیٰ نیکی کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ لہٰذا کسی بعد والے کو یہ حق نہیں کہ وہ صحابہ کرام کی بشری لغزشوں، جن کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیا ہے، یا ان کی اجتہادی غلطیوں، جن پر بھی اللہ تعالیٰ نے مؤاخذہ نہیں فرمایا، کو بنیاد بنا کر ان کے بارے میں بدظنی کا شکار ہو یا زبان درازی کرے۔ ان اختلافات کو بنیاد بنا کر کسی بھی صحابی کے بارے میں زبان کھولنا اپنی عاقبت برباد کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ کسی عام مسلمان سے کوئی کبیرہ گناہ ہو جائے اور وہ اس سے توبہ کرلے، تو اس کا ذکر کر کے اس کی تنقیص کرنا یا اس کو بنیاد بنا کر دل میں اس کے لیے تنگی رکھنا بھی گناہ ہے تو وہ اجتہادی غلطی جس پر اللہ تعالیٰ نے ایک اجر عطا فرمایا ہوا ہو، اس کی بنا پر کسی صحابیٔ رسول کے خلاف زبان کھولنا کتنی بڑی بدبختی ہوگی!

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((كان من مذاهب أهل السنة الإمساك عما شجر بين الصحابة فإنه قد ثبتت فضائلهم ووجبت موالاتهم ومحبتهم وما وقع منه ما يكون لهم فيه عذر يخفى على الإنسان ومنه ما تاب صاحبه منه ومنه ما يكن مغفورا فالخوض فيما شجر يوقع في نفوس كثير من الناس بغضا وذما ويكون هو في ذلك مخطئا بل عاصيا فيضر نفسه ومن خاض معه في ذلك كما جرى لأكثر من تكلم في ذلك فإنهم تكلموا بكلام لا يحبه الله ولا رسوله إما من ذم من لا يستحق الذم وإما من مدح أمور لا تستحق المدح ولهذا كان الإمساك طريقة أفاضل السلف))

”اہل سنت کے عقائد میں یہ بات شامل ہے کہ صحابہ کرام میں جو بھی اختلافات ہوئے، ان کے بارے میں اپنی زبان بند کی جائے، کیونکہ (قرآن وسنت میں) صحابہ کرام کے فضائل ثابت ہیں اور ان سے محبت ومودّت فرض ہے۔ صحابہ کرام کے مابین اختلافات میں سے بعض ایسے تھے کہ ان میں صحابہ کرام کا کوئی ایسا عذر تھا، جو عام انسان کو معلوم نہیں ہوسکا، بعض ایسے تھے جن سے انہوں نے توبہ کرلی تھی اور بعض ایسے تھے جن سے اللہ تعالیٰ نے خود ہی معافی دے دی۔ مشاجراتِ صحابہ میں غور کرنے سے اکثر لوگوں کے دلوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں بغض وعداوت پیدا ہو جاتی ہے، جس سے وہ خطاکار، بلکہ گنہگار ہو جاتے ہیں۔ یوں وہ اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ جن لوگوں نے اس بارے میں اپنی زبان کھولی ہے، اکثر کا یہی حال ہوا ہے۔ انہوں نے ایسی باتیں کی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند نہیں تھیں۔ انہوں نے ایسے لوگوں کی مذمت کی، جو مذمت کے مستحق نہیں تھے یا ایسے امور کی تعریف کی، جو قابل تعریف نہ تھے۔ اسی لیے مشاجراتِ صحابہ میں زبان بند رکھنا ہی سلف صالحین کا طریقہ تھا۔“

(منہاج السنۃ النبویۃ فی نقض کلام الشیعۃ القدریۃ 1/448،449)

اظہارِ تشکر

فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم کے موضوع پر محدثین نے بے شمار کتابیں لکھیں، لیکن ان سب کتب میں امام اہل سنت ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی کتاب ''فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم'' کو خاص مقام حاصل ہے۔ ہماری خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی، ہم نے اس کتاب کو اُردو قالب میں ڈھالا، جس سے عوام وخواص یکساں مستفید ہو سکتے ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ مکہ مکرمہ کی مشہور ومعروف یونی ورسٹی، ام القریٰ کے پروفیسر ماہر علم اصول حدیث، اُستاذ الحدیث، ڈاکٹر وصی اللہ بن محمد عباس حفظہ اللہ نے دیدہ ریزی سے احادیث کی تخریج وتحقیق رقم فرمائی، موصوف کا یہ تحقیقی کام دو جلدوں میں عربی زبان میں شائع ہوا، ہم نے اسی نسخہ سے آپ کی تحقیق کا علمی شاہکار اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے، نیز کتاب کے آخر میں دیئے گئے ''فہارس الکتاب'' کے قیمتی صفحات کو شاملِ اشاعت کر دیا گیا ہے جن سے الحمدللہ کتاب کے حُسن اور افادیت میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے۔ اُمید ہے کہ علما وطلبا کے لیے یہ علمی اشاریہ وفہارس سُودمند ثابت ہوں گے۔

بہر حال اس محنت طلب کام میں غلطی کا احتمال باقی ہے، جس میں ہماری کم مائیگی اور بشری تقاضے حائل ہیں، اس کوشش کی ہر خوبی میں اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل ہے، البتہ ہر غلطی ہماری علمی قلت اور انسانی بھول کا نتیجہ ہے، لہٰذا ہماری بھرپور کوشش کے باوجود اہل علم سے التماس ہے کہ اگر کسی مقام پر غلطی نظر آئے تو ہمیں مطلع فرما کر ضرور اس نیک کام میں اپنا حصہ ڈالیں، ایسے ہر خیر خواہ کی رہنمائی اور مثبت تنقید کا کھلے دل سے استقبال کیا جائے گا۔

آخر میں ہم ان رفقا کا تذکرہ کرنا نہیں بھولیں گے جو اس علمی کاوش میں ہمارے ساتھ شریک رہے، ہماری مراد جامع المعقولات والمنقولات، استادِ محترم شیخ ابوصالح سلیمان نورستانی حفظہ اللہ ہیں، جنھوں نے ترجمے پر نظر ثانی فرمائی، مشکل مقامات پر مدد فرمائی، خود بھی جہاں مناسب سمجھا، اصلاح فرما دی، اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے۔ حروف خوانی کے حساس کام کو حافظ محمد آصف، حافظ ذیشان ایوب، حافظ عکاشہ مدنی، حافظ قاسم مدنی، مولانا شفیع عباسی اور پروفیسر سیّد امیر کھوکھر نے انتہائی عرق ریزی سے سرانجام دیا، اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کی صلاحیتوں کی پاسبانی فرمائے۔

علاوہ ازیں! اپنے قابل احترام دوست اور پاکستان کے معروف اشاعتی ادارے ''بک کارنر جہلم'' کے ڈائریکٹر جناب ابواِمامہ امر شاہد کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں، جنھوں نے کتاب کی ڈیزائننگ، سرورق اور دیگر طباعتی مراحل میں انتھک محنت کی، اللہ تعالیٰ انھیں اجرِ عظیم عطا فرمائے اور قبولیتِ تامہ عطا کر کے عوام وخواص میں شرفِ پذیرائی بخشے۔ آمین!!!

افقر العباد

نوید احمد بشار

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے حالات

نام ونسب

ابوعبداللہ بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبداللہ بن حیان بن عبداللہ بن انس بن عوف بن قاسط بن مازن بن شیبان بن ذہل بن ثعلبۃ بن عکابۃ بن صعب بن علی بن بکروائل الذہلی الشیبانی المروزی ثم البغدادی۔

پیدائش

ربیع الاوّل 164 ہجری۔

اساتذہ

حماد بن زید، ابراہیم بن سعد، ہشیم بن بشیر، عباد بن عباد مہلبی، معتمر بن سلیمان تیمی، سفیان بن عیینہ ہلالی، ایوب بن نجار، یحییٰ بن ابی زائد، عمار بن محمد ثوری، یوسف بن ماجشون، جریر بن عبدالحمید، عباد بن عوام، ابوبکر بن عیاش، عبداللہ بن ادریس، مروان بن معاویہ، مخلد بن حرانی، حفص بن غیاث، وکیع بن جراح، یحییٰ بن سعید قطان، محمد بن ادریس شافی، عبدالرزاق صنعانی، قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ۔

تلامذہ

محمد بن اسمٰعیل بخاری، ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، امام ابوداؤد سجستانی، امام ترمذی، امام ابن ماجہ، عبداللہ بن احمد، علی بن مدینی، احمد بن ابراہیم دورقی، احمد بن فرات، حسن بن محمد زعفرانی، سلمہ بن شبیب، ابوقلابہ رقاشی، احمد بن ابی خیثمہ، موسیٰ بن ہارون، ابراہیم بن ہانی، حسین بن اسحاق تستری، ابراہیم بن محمد بن حارث اصبہانی۔

توصیف وستائش

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وکان حافظا متقنا ورعا فقیها لازما للورع الخفی مواظبا علی العبادة الدائمة به أغاث الله جل وعلا أمة محمد

صلى الله عليه و سلم وذاك أنه ثبت في المحنة وبذل نفسه لله عز و جل حتى ضرب بالسياط للقتل فعصمه الله عن الكفر وجعله علما يقتدى به وملجأ يلتجى إليه))

''آپ رحمہ اللہ (امام احمد بن حنبل) ثقہ حافظ، نیک (اور) فقیہ تھے۔ خفیہ پرہیزگاری اور دائمی عبادت کا اہتمام کرنے والے تھے۔ اُن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد فرمائی۔ کیونکہ وہ آزمائش میں ثابت قدم رہے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لیے وقف کر دیا اور شہادت کے لیے تیار ہو گئے۔ آپ کو کوڑے مارے گئے۔ اللہ نے آپ کو کفر سے بچالیا اور قابلِ اقتدا نشان بنایا۔ آپ ایسی پناہ تھے کہ لوگ آپ کے پاس پناہ لیتے تھے۔''

(الثقات ابن حبان: 19،18/8)

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((هو امام و هو حجة))

''آپ امام اور (روایتِ حدیث میں) حجت تھے۔''

(الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم الرازی: 70/2، وسندہ صحیح)

نیز فرماتے ہیں:

((اذا رايتم الرجل يحب احمد بن حنبل فاعلم انه صاحب سنة))

''جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ احمد بن حنبل سے محبت کرتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ صاحبِ سنت (سُنی) ہے۔''

(الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم الرازی: 308/1، وسندہ صحیح)

امام قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((احمد بن حنبل امام الدنيا))

''امام احمد بن حنبل پوری دنیا کے امام ہیں۔''

(الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم الرازی: 295/1، 69/2، وسندہ صحیح)

امام ابوعبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ نے فرمایا:

((انتهى العلم الى اربعة: احمد بن حنبل، و على بن المدينى و يحيى بن معين و ابى بكر بن ابى شيبة و كان احمد افقههم))

''چار آدمیوں پر علم کی انتہا ہے، احمد بن حنبل، علی بن مدینی، یحییٰ بن معین اور ابوبکر بن ابی شیبہ رحمہم اللہ۔ ان میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سب سے بڑے فقیہ تھے۔''

(الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم الرازی: 293/1، وسندہ صحیح)

امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ نے فرمایا:

((مارايت احداً اجمع من احمد بن حنبل و مارايت اكمل منه، اجتمع فيه زهد و فضل و فقه و اشياء كثيرة))

''میں نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے زیادہ (صفات کا) جامع اور مکمل کوئی نہیں دیکھا۔ ان میں زُہد، فضیلت، فقہ اور بہت سی چیزیں (خوبیاں) جمع ہوگئی تھیں۔''

(الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم الرازی: 294/1، وسندہ صحیح)

عمرو بن محمد بن بکیر الناقد رحمہ اللہ نے فرمایا:

((اذا واقفنی احمد بن حنبل علی حدیث فلا ابالی من خالفنی))

''اگر کسی حدیث پر احمد بن حنبل رحمہ اللہ میری موافقت کر دیں تو مجھے کسی دوسرے کی مخالفت کی پروا نہیں۔''

(الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم الرازی: 296/1، وسندہ صحیح)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے فرمایا:

مارایت مثل احمد بن حنبل، صحبناہ خمسین سنة، ما افتخر علینا بشيء مما کان فیه من الصلاح والخیر۔

''میں نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ ہم نے پچاس سال اُن کی مصاحبت اختیار کی ہے ان میں جو نیکی اور خیر تھی اس کا انھوں نے ہم پر کبھی فخر نہیں کیا۔''

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم الاصبہانی: 181/9، وسندہ صحیح)

محدث دورقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((من سمعتموہ یذکر احمد بن حنبل بسوء فاتھموہ علی الاسلام))

''اگر تم کسی شخص کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی بُرائی کرتا ہوا سنو، اُس شخص کے اسلام پر تہمت لگاؤ۔''

(مناقب الامام احمد لابن الجوزی، ص: 494، 495، وسندہ صحیح)

صالح بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''میرے ابا اپنی (وفات والی) بیماری میں حالتِ قیام میں نماز پڑھتے رہے۔ میں آپ کو پکڑتا تھا تو آپ رکوع اور سجدہ کرتے تھے۔ آپ کے رکوع اور سجدوں سے میں آپ کو اٹھاتا تھا۔ آپ کے پاس (ابوعلی) مجاہد بن موسیٰ (بن فروخ بغدادی رحمہ اللہ) تشریف لائے تو فرمایا:

''اے ابوعبداللہ! آپ کے لیے خوش خبری ہے، یہ سارے لوگ آپ کے بارے میں (اچھی) گواہی دے رہے ہیں۔ اگر آپ اس وقت اللہ کے پاس چلے جائیں تو آپ کے لیے فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ (مجاہد بن موسیٰ) آپ کا ہاتھ چوم رہے تھے اور رو رہے تھے اور کہہ رہے تھے:

''اے ابوعبداللہ! مجھے کچھ نصیحت فرمایئے۔ تو آپ (احمد بن حنبل رحمہ اللہ) نے ان کی زبان کی طرف اشارہ کیا (کہ اپنی زبان کی حفاظت کرو۔)''

(مناقب الامام احمد لابن الجوزی، ص: 407، وسندہ صحیح)

تصنیفات

۱۔مسند اہل البیت	۲۔کتاب التفسیر	۳۔کتاب العلل
۴۔کتاب الزہد	۵۔کتاب الناسخ والمنسوخ	۶۔کتاب المسائل
۷۔کتاب الفرائض	۸۔کتاب الفضائل	۹۔کتاب المناسک
۱۰۔کتاب الایمان	۱۱۔کتاب طاعۃ الرسول	۱۲۔کتاب الشربۃ
۱۳۔کتاب المسند	۱۴۔کتاب الرد علی الجہمیۃ	۱۵۔کتاب التاریخ
۱۶۔حدیث شعبۃ	۱۷۔حدیث الشیوخ	۱۸۔جوابات القرآن
۱۹۔المقدم والمؤخر فی کتاب اللہ	۲۰۔کتاب السنۃ	۲۱۔کتاب الصلاۃ وما یلزم فیہا
۲۲۔قصیدۃ فی الموت والآخرۃ	۲۳۔کتاب الورع والایمان	۲۴۔جزء فی اصول السنۃ
۲۵۔کتاب الرد علی الزنادقۃ والجہمیۃ	۲۶۔کتاب الوقوف ولوصایا	۲۷۔باب احکام النساء
۲۸۔کتاب الترجل	۲۹۔کتاب الارجاء	۳۰۔العقیدۃ

۳۱۔کتاب اھل الملل والردۃ والزنادقۃ وتارک الصلاۃ والفرائض

۳۲۔جواب الامام احمد عن سوال فی خلق القرآن

۳۳۔الثلاث احادیث التی رواھا الامام احمد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام

۳۴۔کتاب الفتن

۳۵۔اسئلۃ الاحمد بن حنبل عن الرواۃ الثقات والضعفاء

۳۶۔جزء فیہ احادیث رواھا احمد بن حنبل عن الشافعی

۳۷۔مسند اھل البیت الاحمد بن حنبل

۳۸۔کتاب الاسماء الکنی

وفات حسرت آیات

13 ربیع الاوّل 241 ہجری کو دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ اللھم اغفرلہٗ

فضائلِ صحابہ رضی اللہ عنہم

[1] قثنا سعد بن إبراهيم بن سعد الزهري قثنا عبيدة بن أبي رائطة الحذاء التميمي قال حدثني عبد الرحمن بن زياد أو عبد الرحمن بن عبد الله عن عبد الله بن مغفل المزني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الله الله في أصحابي لا تتخذوهم غرضا بعدي فمن أحبهم فبحبي أحبهم ومن أبغضهم فببغضي أبغضهم ومن آذاهم فقد آذاني ومن آذاني فقد آذى الله عز وجل ومن آذى الله يوشك أن يأخذه۔

۱۔ سیدنا عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کرام کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور میرے بعد ان کو اپنی گفتگو کا نشانہ مت بنانا کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میری وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے ان کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی جس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی عنقریب اللہ تعالیٰ اُس کی گرفت فرمائے گا۔ [1]

[2] حدثنا عبد الله قال نا أبو محمد عبد الله بن الخزاز وكان من الثقات قثنا إبراهيم بن سعد عن عبيدة بن أبي رائطة عن عبد الله بن عبد الرحمن عن عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الله الله في أصحابي لا تتخذوهم غرضا بعدي فمن أحبهم فبحبي أحبهم ومن أبغضهم فببغضي أبغضهم ومن آذاهم فقد آذاني ومن آذاني فقد آذى الله ومن آذى الله يوشك أن يأخذه

۲۔ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کرام کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور میرے بعد ان کو اپنی گفتگو کا نشانہ مت بنانا کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میری وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے ان کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی اور جس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی عنقریب اللہ تعالیٰ اُس کی گرفت فرمائے گا۔ [2]

[3] حدثنا عبد الله حدثني أبي قثنا يونس قثنا إبراهيم يعني بن سعد عن عبيدة بن أبي رائطة عن عبد الله بن عبد الرحمن عن عبد الله بن مغفل المزني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أصحابي لا تتخذوهم غرضا بعدي فذكر مثله نحوه۔

۳۔ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد میرے صحابہ کو اپنی گفتگو کا نشانہ مت بنانا۔ پھر راوی نے سابقہ روایت کی مثل باقی حدیث کو بیان کیا۔ [3]

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عبدالرحمٰن بن زیاد ضعیف؛ تخریج: سنن الترمذی: 3862؛ مسند الامام احمد: 57,54/5؛ صحیح ابن حبان: 7256

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ؛ تقدم تخریجہ: رقم الحدیث: 1

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ؛ تقدم تخریجہ: رقم الحدیث: 1

[4] حدثنا عبد الله حدثني زكريا بن يحيى بن صبيح زحمويه وحدثني محمد بن خالد بن عبد الله قالا نا إبراهيم بن سعد قال حدثني عبيدة بن أبي رائطة عن عبد الله بن عبد الرحمن عن عبد الله بن مغفل المزني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الله الله في أصحابي لا تتخذوا أصحابي غرضا من أحبهم فبحبي أحبهم ومن أبغضهم فببغضي أبغضهم ومن آذاهم فقد آذاني ومن آذاني فقد آذى الله عز وجل فيوشك أن يأخذه ۔

۴۔ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد میرے صحابہ کو اپنی گفتگو کا نشانہ مت بنانا، میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میری وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے ان کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی اور جس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی عنقریب اللہ تعالیٰ اُس کی گرفت فرمائے گا۔ ❶

[5 حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قثنا الأعمش عن أبي صالح عن أبي سعيد قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تسبوا أصحابي فوالذي نفسي بيده لو أن أحدكم أنفق مثل أحد ذهبا ما أدرك مد أحدهم ولا نصيفه۔

۵۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کرام کو بُرا مت کہو۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے پس اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو پھر بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے مد برابر یا اس کے آدھے (دانے خرچ کرنے) کے بھی برابر نہیں پہنچ سکتا۔ ❷

[6] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا أصحابي فإن أحدكم لو أنفق مثل أحد ذهبا ما أدرك مد أحدهم ولا نصيفه .

۶۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو پس اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کر دے تو پھر بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے مٹھی بھر یا اس کے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔ ❸

[7] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر وأبو النضر قالا نا شعبة عن سليمان عن ذكوان عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

۷۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے حدیث سابق کی مثل روایت بیان کی ہے۔ ❹

[8] حدثنا عبد الله قثنا عبد الله بن عون قثنا على بن يزيد الصدائي قال حدثني أبو شيبة الجوهري عن أنس بن مالك قال قال أناس من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله أنا نسب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سب أصحابي فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين لا يقبل الله منه صرفا ولا عدلا .

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ؛ تقدم تخریجہ: رقم الحدیث:1

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری:3673؛ صحیح مسلم:221؛2540

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ: رقم الحدیث:2

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ: رقم الحدیث:2

۸۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں بُرا بھلا کہا جاتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بُرا بھلا کہا، پس اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اور قیامت کے روز اللہ ان کے کسی حیل و حجت کو قبول نہیں کرے گا۔ ❶

[9] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو صالح الحكم بن موسى نا إسماعيل بن عياش قثنا حميد بن مالك اللخمي عن مكحول عن معاذ بن جبل قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معاذ أطع كل أمير وصل خلف كل إمام ولا تسبن أحدا من أصحابي .

۹۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: اے معاذ! ہر امیر کی اطاعت کر اور ہر امام کے پیچھے نماز پڑھ اور میرے صحابہ کرام میں سے کسی ایک کو بھی گالی ہرگز نہ دینا۔ ❷

[10] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو معاوية قثنا محمد بن خالد الضبي عن عطاء يعني بن أبي رباح قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حفظني في أصحابي كنت له يوم القيامة حافظا ومن سب أصحابي فعليه لعنة الله .

۱۰۔ عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے صحابہ کرام کی میری وجہ سے حفاظت کی تو روزِ قیامت میں اس کا محافظ ہوں گا اور جس نے میرے صحابہ کرام کو بُرا بھلا کہا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ ❸

[11] حدثنا عبد الله قثنا أبو عمران محمد بن جعفر الوركاني قال أنا أبو الأحوص عن عبثر أبي زبيد عن محمد بن خالد عن عطاء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا أصحابي فمن سبهم فعليه لعنة الله .

۱۱۔ عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کرام کو بُرا بھلا مت کہو پس جو ان کو بُرا بھلا کہتا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ ❹

[12] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن عبيد عن إسماعيل يعني بن أبي خالد عن عامر قال شكا عبد الرحمن بن عوف خالد بن الوليد إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا خالد مالك وما لرجل من المهاجرين لو أنفقت مثل أحد ذهبا لم تدرك عمله .

۱۲۔ عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا بارگاہِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں گلہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خالد! تیرا اور مہاجرین میں سے کسی آدمی کا کیا مقابلہ (موازنہ)؟ اگر تو اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو تم ان کے ایک عمل (کے اجر و ثواب) کو نہیں پہنچ سکتا۔ ❺

---

❶ اسنادہ ضعیف لضعف علی بن یزید وابی شیبۃ الجوہری؛ تخریج: مسند البزار: 5753؛ مسند ابی الجعد: 2010

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل حمید بن مالک وانقطاعہ بین مکحول ومعاذ بن جبل؛ تخریج: السنن الکبریٰ للبیہقی: 8/185؛ ح: 16454؛

❸ اسنادہ ضعیف لارسالہ ورجالہ رجال الحسن؛ تخریج: لم اقف علیہ

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ مع کون رجالہ ثقات؛ تخریج: مسند ابن ابی الجعد: 2010؛ السنۃ لابن ابی عاصم: 1001

❺ اسنادہ ضعیف لارسالہ؛ تخریج: لم اقف علیہ لکن ہذا الحدیث صحیح بطریق آخر: (صحیح مسلم: 222: 2541)

[13] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الله بن عون قثنا أبو إسماعيل المؤدب إبراهيم بن سليمان قثنا إسماعيل بن أبي خالد عن الشعبي عن عبد الله بن أبي أوفى وحدثنا الربيع بن ثعلب أبو الفضل املاء قثنا أبو إسماعيل المؤدب إبراهيم بن سليمان بن رزين عن إسماعيل بن أبي خالد عن الشعبي عن عبد الله بن أبي أوفى شكى عبد الرحمن بن عوف خالد بن الوليد فقال يا خالد لم تؤذي رجلا من أهل بدر لو أنفقت مثل أحد ذهبا لم تدرك عمله فقال يا رسول الله يقعون في فأرد عليهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تؤذوا خالد فإنه سيف من سيوف الله صبه الله على الكفار

۱۳۔ سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گلہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خالد! تم ایک بدری کو رنجیدہ کیوں کرتے ہو؟ اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دو پھر بھی ان کے ایک عمل (کے اجر وثواب) کو نہیں پہنچ سکتے۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ مجھ سے نکتہ چینی کرتے ہیں، میں تو بس اُس کا جواب دیتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خالد کو رنج مت دینا۔ کیونکہ وہ "سیف اللہ" ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کفار پر مسلط کیا ہے۔ (1)

[14] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع وأبو معاوية قالا نا هشام يعني بن عروة عن أبيه عن عائشة أمروا بالاستغفار لأصحاب محمد فسبوهم وقال أبو معاوية في حديثه يا بن أختي أمروا أن يستغفروا لأصحاب محمد فسبوهم۔

۱۴۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں کو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے التجاؤں کا حکم تھا لیکن یہ انھیں بُرا بھلا کہتے ہیں۔ ابو معاویہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کئے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بھانجے! لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے بخشش طلب کریں یہ لوگ ان کو گالیاں دیتے ہیں۔ (2)

[15] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قثنا سفيان عن نسير بن ذعلوق قال سمعت بن عمر يقول لا تسبوا أصحاب محمد فلمقام أحدهم ساعة خير من عمل أحدكم عمره.

۱۵۔ نسیر بن ذعلوق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بُرا مت کہو کیونکہ ان کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں گزرا ہوا ایک لمحہ تمہاری زندگی بھر کے اعمال سے بہتر ہے۔ (3)

[16] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عمن سمع الحسن يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل أصحابي في الناس كمثل الملح في الطعام ثم يقول الحسن هيهات ذهب ملح القوم

۱۶۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کرام لوگوں میں ایسے ہیں جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے پھر امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس قوم کا کیا حال ہوگا جس کا نمک ہی چلا گیا۔ (4)

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح ابن حبان: 7091؛ مسند البزار: 3365؛ المعجم الصغیر للطبرانی: 1/348؛ ح: 580

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 6/405؛ ح: 32414؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 2/501؛ ح: 3719؛ السنۃ لابن ابی عاصم: 1003

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن ابن ماجۃ: 162؛ المصنف لابن ابی شیبۃ: 6/405؛ ح: 32415؛ السنۃ لابن ابی عاصم: 1006

(4) تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان جہالۃ الشیخ معمر وارسال الحسن البصری؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 7/190؛ ح: 35225؛ مصنف عبدالرزاق: 20377

[17] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حسين بن علي الجعفي عن أبي موسى يعني إسرائيل عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنتم في الناس كمثل الملح في الطعام قال يقول الحسن وهل يطيب الطعام إلا بالملح قال ثم يقول الحسن فكيف بقوم قد ذهب ملحهم .

۱۷۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے کھانے میں نمک، راوی نے کہا پھر امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے: کیا نمک کے بغیر کھانا ذائقہ دار ہوتا ہے؟ مزید راوی نے کہا: پھر امام حسن رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: اس قوم کا کیا حال ہوگا کہ جن کا نمک ہی چلا گیا۔ ❶

[18] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو معاوية قال ونا رجل عن مجاهد عن بن عباس قال لا تسبوا أصحاب محمد فإن الله عز وجل قد أمر بالاستغفار لهم وهو يعلم أنهم سيقتلون .

۱۸۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بُرا بھلا مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ جانتے ہوئے اُن کے حق میں دُعا کرنے کا حکم دیا ہے کہ عنقریب اُنھیں شہید کر دیا جائے گا۔ ❷

[19] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قثنا جعفر يعني بن برقان عن ميمون بن مهران قال ثلاث ارفضوهن سب أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم والنظر في النجوم والنظر في القدر .

۱۹۔ میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تم تین باتوں کو چھوڑ دو۔

① نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تنقیص کرنا۔

② نجومیوں والا کام کرنا۔

③ مسئلہ تقدیر میں بحث کرنا۔ ❸

[20] حدثنا عبد الله حدثني أبي قثنا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن نسير بن ذعلوق قال سمعت بن عمر يقول لا تسبوا أصحاب محمد فلمقام أحدهم ساعة خير من عبادة أحدكم أربعين سنة .

۲۰۔ نسیر بن ذعلوق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرمایا کرتے تھے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بُرا بھلا مت کہو، کیونکہ ان کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں گزرا ہوا ایک لمحہ تمہاری چالیس سالہ عبادت سے بہتر ہے۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ الحسن البصری مع کون رجالہ ثقات؛ تقدم تخریجہ:16

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لابہام شیخ ابومعاویۃ والباقون ثقات؛ تخریج: الشریعۃ للآجری:5/2491؛ ح:1979

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح الی میمون بن مہران؛ تخریج: جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبدالبر:2/794؛ ح:1480؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم اصبہانی:4/149

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم:15

فضائل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

[21] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو عبد الله محمد بن عمر بن هياج الهمداني قثنا يحيى بن عبد الرحمن بن مالك بن الحارث الأرحبي قثنا عبيدة بن الأسود عن المجالد بن سعيد عن الشعبي عن جابر بن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ذات يوم وهو على المنبر إن رجلي على ترعة من ترع الجنة أو ترع الحوض وأن عبدا خيره الله أن يعيش في الدنيا ما أحب يأكل منها ما أحب وبين لقاء الله عز وجل وأن العبد اختار لقاء الله قال فبكى أبو بكر وهو قريب من المنبر حتى قال شيخ من الأنصار ما يبكي هذا ان كان رسول الله ذكر رجلا من بني إسرائيل أو رجلا من الناس قال وعرف أبو بكر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما عنى نفسه فلما ذهبت عبرته فقال بأبي أنت وأمي بل نفديك بآبائنا وأنفسنا فقال عند ذلك ما أحد من الناس أعظم علينا حقا في صحبته وماله من بن أبي قحافة ولو كنت متخذا خليلا لاتخذته خليلا ولكن ود وإخاء ايمان.

۲۱۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر تشریف فرما ہو کر ارشاد فرمایا: بے شک میرا پاؤں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے میں یا حوض کوثر کے دہانے پر ہے اور بے شک اللہ نے اپنے کسی بندے کو (دو باتوں میں ایک بات کا) اختیار دیا ہے

۱۔ وہ جی بھر کر دنیا میں رہے اور اس میں مَن پسند کھائے۔

۲۔ یا اللہ سے ملاقات کے لیے کمر بستہ ہو جائے اور اُس بندے نے لِقائے الٰہی کو پسند کر لیا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ منبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں تشریف فرما سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اشک بار ہوئے تو ایک بزرگ انصاری فرمانے لگے: انھیں کس چیز نے رُلا دیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بنی اسرائیل میں سے یا عام لوگوں میں سے ایک آدمی کا ذکر فرمایا ہے۔

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس حقیقت کو بھانپ گئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفسِ نفیس کو ہی مراد لیا ہے پس جب آپ رضی اللہ عنہ کے آنسو تھم گئے تو عرض کیا: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں بلکہ ہم اپنے آباؤ اجداد اور جانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا کر دیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا: اپنی صحبت و مال کے اعتبار سے ابن ابی قحافہ سے بڑھ کر کوئی مجھ پر استحقاق نہیں رکھتا۔ نیز میں لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو انہی کو بناتا، لیکن ایمانی محبت واخوت قائم ہے۔ [1]

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل مجالد بن سعید وھو ضعیف، والحدیث صحیح من طرق اخری: سنن الترمذی: 3659؛ مسند الامام احمد: 266/25؛ ح: 15922؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 328/22؛ ح: 825

[22] حدثنا عبد الله قال قرأت على أبي ثنا وكيع عن نافع بن عمر عن بن أبي مليكة قال لما هاجر النبي صلى الله عليه وسلم خرج ومعه أبو بكر فأخذا طريق ثور قال فجعل أبو بكر يمشي خلفه ويمشي أمامه فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ما لك فقال يا رسول الله أخاف ان تؤتى من خلفك فأتأخر وأخاف أن تؤتى من أمامك فأتقدم قال فلما انتهيا إلى الغار قال أبو بكر يا رسول الله كما أنت حتى اقمه قال نافع فحدثني رجل عن بن أبي مليكة أن أبا بكر رأى جحرا في الغار فألقمها قدمه وقال يا رسول الله إن كانت لسعة أو لدغة كانت بي .

۲۲۔ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ گھر سے نکلے تو دونوں نے غارِ ثور کا راستہ لیا؛ اثنائے سفر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کبھی رسول اللہ ﷺ کے آگے اور کبھی آپ ﷺ کے پیچھے چلتے تو نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا: ایسا کیوں کر رہے ہو؟ عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے جب عقبی جانب خطرہ لگتا ہے تو پیچھے ہو جاتا ہوں اور جب اگلی جانب خدشہ لاحق ہوتا ہے تو آگے آجاتا ہوں، جب دونوں غار کے پاس پہنچے تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ رُکیے! میں پہلے اندر جھاڑو دے لیتا ہوں۔

نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے ایک آدمی نے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے بیان کیا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غار میں ایک سوراخ دیکھا اور اس پر اپنا پاؤں جمایا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اگر بالفرض کوئی چیز ڈسے یا کاٹے تو وہ مجھے ہی کاٹے۔ ❶

[23] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عفان قثنا همام قال أنا ثابت عن أنس ان أبا بكر حدثه قال قلت للنبي صلى الله عليه وسلم وهو في الغار وقال مرة ونحن في الغار لو أن أحدهم نظر إلى قدميه لأبصرنا تحت قدميه قال فقال يا أبا بكر ما ظنك باثنين الله ثالثهما .

۲۳۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہیں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو حالت غار میں عرض کیا اور ایک مرتبہ یوں بیان کیا کہ ہم غار میں تھے (میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی) اگر ان لوگوں میں سے کسی ایک نے اپنے قدموں کی جانب دیکھ لیا تو وہ ہمیں دیکھ لے گا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! آپ کا ان دو کے بارے میں کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہو۔ ❷

[24] نا عبد الله قال حدثني أبي نا سفيان عن الزهري إن شاء الله عن عروة أو عمرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما نفعنا مال أحد ما نفعنا مال أبي بكر .

۲۴۔ عروہ یا عمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر صدیق کے مال جتنا نفع ہمیں کسی اور کے مال سے نہیں ہوا۔ ❸

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ ورجالہ ثقات

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام أحمد: 4/1، صحیح البخاری: 8/7؛ صحیح مسلم: 1854/4

❸ تحقیق: رجال الاسناد ثقات لکنہ مرسل؛ والحدیث صحیح بطرق اخریٰ؛ انظر: سنن الترمذی: 3661؛ سنن ابن ماجۃ: 94؛ مسند الامام احمد: 414/12؛ ح: 7446

[25] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو معاوية قثنا الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما نفعني مال قط ما نفعني مال أبي بكر فبكى أبو بكر وقال وهل أنا ومالي إلا لك يا رسول الله.

۲۵۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر صدیق کے مال کی طرح کوئی دوسرا مال میرے لیے نافع نہیں ہوا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس پر اشک بار ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری جان و مال آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی نثار ہے۔ ❶

[26] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو عبد الرحمن محمد بن عبد الله بن نمير وأبو بكر بن أبي شيبة قالا نا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر مثله ولم يذكر فبكى أبو بكر.

۲۶۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی سابقہ روایت کے مثل فرمایا لیکن اس سند سے مذکور روایت میں "ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ ❷

[27] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا معاوية بن عمرو قثنا زائدة عن الأعمش عن أبي صالح رفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم قال من أنفق زوجين مما يملك فكل خزنة الجنة يدعوه يا عبد الله يا مسلم هذا خير هلم إليه فقال أبو بكر يا رسول الله هذا رجل لا توى عليه ان ترك بابا دخل من الآخر فحطا النبي صلى الله عليه وسلم كتفه بيده ثم قال والله اني لأطمع أن تكون منهم والله ما نفعني مال ما نفعني مال أبي بكر قال فبكى أبو بكر ثم قال وهل هداني الله ورفعني الا بك.

۲۷۔ ابوصالح رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنی مملوکہ چیزوں میں سے جوڑا خرچ کیا تو (کل روزِ قیامت) اسے ہر خازنِ جنت آواز لگائے گا: اے اللہ کے بندے! اے مسلمان! یہ خوب تر ہے ادھر آ۔ پس سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسے کوئی نقصان نہیں اگر یہ ایک دروازہ چھوڑ کر دوسرے میں داخل ہوجائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کے کندھے سے اپنا ہاتھ ہٹایا پھر فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے بڑی اُمید ہے کہ تو انہی میں سے ہوگا۔ اللہ کی قسم! مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال سے زیادہ کسی اور کے مال نے فائدہ نہیں دیا۔ راوی کہتے ہیں پس سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اشک بار ہوگئے۔ عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری مِن جانب اللہ رفعت و ہدایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے توسط سے ہے۔ ❸

[28] حدثنا عبد الله قال حدثني يحيى بن معين قثنا سفيان عن الزهري عن عروة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما نفعني مال ما نفعني مال أبي بكر قال يحيى فقال رجل لسفيان سمعته من الزهري فقال حدثني وائل.

۲۸۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال سے بڑھ کر کسی اور کے مال نے نفع نہیں دیا۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 3661؛ سنن ابن ماجۃ: 94؛ مسند الامام احمد: 366,253/2

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 3661؛ سنن ابن ماجۃ: 94؛ مسند الامام احمد: 366,253/2

❸ تحقیق: رجال اسنادہ ثقات غیر ان ابا صالح لم یذکر الصحابی، قلت (نوید احمد بشار) اسنادہ حسن بشواہدہ؛ اُنظر: موطا امام مالک: 378/3؛ ح:892؛ سنن الترمذی: 3674

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 3661؛ سنن ابن ماجۃ: 94؛ مسند الامام احمد: 414/12؛ ح:7446

[29] حدثنا عبد الله قثنا محمد بن عباد المكي قثنا سفيان قال حفظت من الزهري عن عروة عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما نفعنا مال أحد ما نفعنا مال أبي بكر.

۲۹۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیں کسی کے مال نے بھی ابوبکر صدیق کے مال جیسا نفع نہیں دیا۔ (1)

[30] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن عبد الملك قثنا الحميدي عبد الله بن الزبير قثنا سفيان قثنا الزهري عن عروة عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما نفعنا مال أحد ما نفعنا مال أبي بكر فقيل لسفيان فإن معمرا يقوله عن سعيد فقال ما سمعنا من الزهري إلا عن عروة عن عائشة.

۳۰۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کا مال ہمیں ابوبکر صدیق کے مال کی طرح مفید ثابت نہیں ہوا۔ (2)

[31] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الأعلى بن حماد النرمي قثنا وهيب قثنا يونس عن الحسن أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما نفعني مال في الإسلام ما نفعني مال أبي بكر.

۳۱۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اسلامی ضروریات میں ابوبکر صدیق کا مال سب سے بڑھ کر نفع مند ثابت ہوا۔ (3)

[32] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا معاوية يعني بن عمرو قثنا أبو إسحاق يعني الفزاري عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أنفق زوجا أو قال زوجين من ماله أراه قال في سبيل الله دعته خزنة الجنة يا مسلم هذا خير هلم إليه فقال أبو بكر هذا رجل لا توى عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما نفعني مال قط إلا مال أبي بكر قال فبكى أبو بكر وقال وهل نفعني الله إلا بك وهل رفعني الله إلا بك.

۳۲۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جوڑا خرچ کیا اور یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: جس نے اپنے مال سے جوڑا خرچ کیا۔ راوی کا خیال ہے کہ ساتھ یہ بھی فرمایا: اللہ کی راہ میں۔ تو اس کو دربان جنت آواز دے گا۔ اے مسلمان! یہ بہتر ہے اس طرف آؤ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ آدمی تو خسارے میں نہیں رہ سکتا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کسی بھی شخص کے مال نے ابوبکر صدیق کے مال سے بڑھ کر فائدہ نہیں پہنچایا۔ راوی کہتے ہیں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آب دیدہ ہوئے اور گزارش کی: من جانب اللہ میری منفعت و رفعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے توسط سے ہے۔ (4)

[33] حدثنا عبد الله قثنا محمد بن حميد الرازي قثنا إبراهيم بن المختار قثنا إسحاق بن راشد عن الزهري عن عروة عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سدوا هذه الأبواب الشوارع في المسجد إلا باب أبي بكر.

---

(1) تحقیق: اسنادہ حسن والحدیث صحیح کسابقہ

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 3661؛ سنن ابن ماجۃ: 94؛ مسند الامام احمد: 414/12؛ ح: 7446

(3) تحقیق: اسنادہ مرسل ورجالہ ثقات؛ تخریج: لم اقف علیہ

(4) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: موطا امام مالک: 378/3؛ ح: 892، سنن الترمذی: 3674؛ مسند الامام احمد: 72/13؛ ح: 7633؛ صحیح ابن حبان: 308؛ صحیح ابن خزیمۃ: 2480

۳۳۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر صدیق کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کر دو۔ (1)

[34] قلت لأبي رحمه الله أن سفيان بن عيينة يحدث عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما نفعني مال ما نفعني مال أبي بكر فأنكره وقال من حدثك به قلت حدثنا يحيى بن معين قثنا سفيان عن الزهري عن عروة عن عائشة قال يحيى فقال رجل لسفيان من ذكره قال وائل فقال أبي نرى وائل لم يسمع من الزهري إنما روى وائل عن أبيه وقال هذا خطأ ثم قال.

۳۴۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال سے بڑھ کر کسی اور کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا۔ میرے باپ نے اس سند پر اعتراض کیا اور کہا: تجھے یہ حدیث کس نے بیان کی ہے؟ میں نے کہا: اس واسطے سے کہ ہمیں یحییٰ بن معین نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے، امام یحییٰ نے کہا کہ سفیان کو کسی آدمی نے بیان کیا کہ وائل کہتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا: ہمارے نزدیک وائل نے زہری سے نہیں سنا بلکہ وائل نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے اور مزید کہا: اس سند میں غلطی ہے پھر کہا اصل سند یوں ہے: (2)

[35] نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث.

۳۵۔ مذکورہ روایت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے ایک دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔ (3)

[36] حدثنا عبد الله قال حدثني جعفر بن محمد بن فضيل قثنا حسين بن محمد قثنا موسى يعني بن أعين قثنا إسحاق يعني بن راشد عن الزهري عن سعيد بن المسيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما مال رجل من المسلمين أنفع لي من مال أبي بكر ومنه أعتق بلالا وكان يقضي في مال أبي بكر كما يقضي الرجل في مال نفسه.

۳۶۔ امام سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کے مال سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مال میرے لیے زیادہ نفع مند ہے۔ اسی میں سے یہ بھی ہے کہ انہوں نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کروایا، نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال میں یوں تصرف فرماتے جیسے کوئی اپنے ذاتی مال میں تصرف کرتا ہے۔ (4)

[37] حدثنا عبد الله قال حدثني هارون بن سفيان البرتي قثنا بشر بن عبيس بن مرحوم قثنا النضر بن عربي عن عاصم عن سهيل عن محمد بن إبراهيم عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي أروى الدوسي قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم جالسا فطلع أبو بكر وعمر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحمد لله الذي أيدني بكما.

۳۷۔ سیدنا ابو اروی دوسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اسی اثنا میں سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

---

(1) اسنادہ ضعیف جداً لاجل محمد بن حمید الرازی فانہ متروک؛ تخریج: سنن الترمذی:3678؛ مسند الامام احمد:17/216؛ ح:11134؛ صحیح ابن حبان:6857؛ المعجم الاوسط للطبرانی:2/129؛ ح:1474 ولہ شاہد صحیح عن ابی سعید الخدری فی صحیح البخاری:466

(2) قد مضی تخریج الحدیث برقم:24، 28، 29

(3) تحقیق: رجال الاسناد ثقات لکنہ مرسل؛ تخریج: مصنف عبدالرزاق:11/228

(4) تحقیق: رجال الاسناد رجال الحسن ولکنہ مرسل الامرسلات سعید جعلوہ من اصح المراسیل؛ تخریج: لم اقف علیہ

اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے کہ جس نے تم دونوں کے ذریعے میری مدد فرمائی۔ (1)

[38] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قثنا إسرائيل عن أبي إسحاق عن العيزار بن حريث عن النعمان بن بشير قال جاء أبو بكر يستأذن على النبي صلى الله عليه وسلم فسمع عائشة وهي رافعة صوتها على رسول الله صلى الله عليه وسلم فأذن له فدخل فقال يابنة أم رومان وتناولها أترفعين صوتك على رسول الله قال فحال النبي صلى الله عليه وسلم بينه وبينها قال فلما خرج أبو بكر جعل النبي صلى الله عليه وسلم يقول لها يترضاها ألا ترين أني حلت بين الرجل وبينك قال أبو عبد الرحمن أحسبه قال ثم جاء أبو بكر فاستأذن عليه فوجده يضاحكها قال فأذن له فدخل فقال أبو بكر يا رسول الله أشركاني في سلمكما كما أشركتماني في حربكما.

۳۸۔ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اجازت طلب کرنے لگے۔ اسی دوران انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آواز سُنی جو کہ آپ ﷺ کی موجودگی میں قدرے بلند تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو اجازت دی۔ اندر آتے ہی آپ رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پکڑتے ہوئے کہا: اُم رومان کی بیٹی! کیا نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں تیری آواز بلند ہو رہی ہے؟ نبی کریم ﷺ باپ بیٹی کے درمیان حائل ہوئے (اور معاملہ ٹھنڈا کیا) پس جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چلے گئے تو نبی کریم ﷺ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو راضی کرتے ہوئے فرمانے لگے: کیا تو نے دیکھا کہ کیسے میں تیرے اور اُن کے بیچ میں آ گیا تھا (یعنی میں نے معاملہ ختم کر دیا ورنہ وہ تمہاری سرزنش کرتے) ابو عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میرے خیال میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دوبارہ حاضر ہو کر اجازت طلب کی اس وقت آپ ﷺ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ہنسا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اجازت دی، اندر تشریف لائے تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! جیسے آپ لوگوں نے مجھے اپنی خفگی میں شریک کر لیا تھا ایسے ہی صلح میں بھی شریک فرمائیے۔ (2)

[39] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو نعيم قثنا يونس قثنا العيزار بن حريث قال قال النعمان بن بشير استأذن أبو بكر على رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمع صوت عائشة عاليا وهي تقول والله لقد عرفت أن عليا أحب إليك من أبي مرتين أو ثلاثا فاستأذن أبو بكر فدخل فأهوى إليها فقال يابنة فلانة ألا اسمعك ترفعين صوتك على رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۳۹۔ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے اجازت طلب کی۔ اُس وقت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بلند آواز میں بولتے ہوئے سنا وہ کہہ رہی تھیں: اللہ کی قسم! (اے اللہ کے رسول ﷺ) مجھے پتا چل گیا ہے کہ آپ ﷺ میرے ابوجان سے زیادہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو محبوب رکھتے ہیں۔ اس بات کو انہوں نے دو یا تین مرتبہ دوہرایا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اجازت لے کر اندر تشریف لائے اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھتے ہوئے فرمایا: فلاں کی بیٹی! کیا میں نے تیری آواز کو رسول اللہ ﷺ کی آواز سے بلند ہوتے ہوئے سنا ہے؟ (3)

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عاصم بن عمرو ہارون بن سفیان البرتی لم اجدہ؛ تخریج: المعجم الاوسط للطبرانی: 6/228؛ ح: 6262؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 22/369؛ ح: 926؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/77؛ ح: 4447

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح لغیرہ رجالہ ثقات؛ تخریج: مسند الامام أحمد: 4/272

(3) اسنادہ حسن تقدم تخریجہ فی رقم: 38، قلت (نوید احمد بشار) ضعفہ شیخنا غلام مصطفےٰ ظہیر امن پوری فی تحقیق خصائص علی رضی اللہ عنہ، مطبوعہ بک کارنر

سئل عن قول علي بن أبي طالب وغيره خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل سیّدنا ابوبکر اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔''

[40] حدثنا عبد الله قثنا صالح بن عبد الله الترمذي قثنا حماد بن زيد عن عاصم بن أبي النجود عن زر بن حبيش عن أبي جحيفة قال سمعت عليا يقول ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم قال ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد أبي بكر عمر

۴۰۔ سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: حضرات! میں تمہیں علی الاعلان کہتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت کے سب سے بہتر شخص ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، مزید فرمایا: حضرات! میں یہ بھی کھلے عام کہتا ہوں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت کے بہترین شخص سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (1)

[41] حدثنا عبد الله قال حدثني عمرو بن محمد بن بكير الناقد قثنا عيسى بن يونس بن أبي إسحاق قال حدثني بن درهم قال أبو عبد الرحمن أحسبه عريف بن درهم قال سمعت الشعبي يقول حدثني أبو جحيفة انه سمع عليا يقول ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر.

۴۱۔ سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: حضرات! میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں افضل ترین لوگ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (2)

[42] حدثنا عبد الله قال حدثني عمرو بن محمد الناقد قثنا عيسى بن يونس قثنا أبي عن أبيه عن رجل من أصحاب علي عن علي مثله ولو شئت أن أسمي الثالث لسميته.

۴۲۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ان کے شاگردوں میں سے کسی نے اسی (حدیث سابق) کے مثل روایت کی ہے (اس میں یہ الفاظ بھی ہیں) اگر میں چاہوں تو تیسرے درجے والے شخص کا نام بھی لے سکتا ہوں۔ (3)

(1) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 200/2؛ ح: 833؛ مسند ابن الجعد: 2109؛ المعجم الاوسط للطبرانی: 85/7؛ ح: 6926؛ السنۃ لابن ابی عاصم: 1201

(2) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 200/2؛ ح: 833؛ مسند ابن الجعد: 2109؛ المعجم الاوسط للطبرانی: 85/7؛ ح: 6926؛ السنۃ لابن ابی عاصم: 1201

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف لاختلاط ابی اسحاق ویونس سمع منہ حال اختلاطہ وبعض اصحاب علی ہو عبد خیر؛ تخریج: مسند البزار: 488؛ السنۃ لعبد اللہ بن احمد: 1373

[43] حدثنا عبد الله قال حدثني زكريا بن يحيى بن صبيح زحمويه قثنا عمر بن مجاشع عن أبي إسحاق عن عبد خير قال سمعت عليا يقول على المنبر خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر ولو شئت أن أسمي الثالث لسميته فقال رجل لأبي إسحاق إنهم يقولون انك تقول أفضل في الشر قال خير.

۴۳۔ عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ برسرِ منبر فرما رہے تھے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے بہترین لوگ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا نام بھی بتا سکتا ہوں، کسی نے ابواسحاق سے پوچھا کہ بعض لوگ کہتے ہیں: آپ نے کہا ہے کہ وہ (سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نعوذ باللہ) بُرے لوگوں میں افضل ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! بلکہ وہ تو اچھے لوگوں میں افضل ہیں۔ (1)

[44] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة عن الحكم قال سمعت أبا جحيفة قال سمعت عليا قال ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها فقالوا نعم فقال أبو بكر ثم قال ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد أبي بكر قالوا نعم فقال عمر ثم قال ألا انبئكم بخير هذه الأمة بعد عمر فقالوا بلى فسكت.

۴۴۔ سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر شخص کے متعلق خبر نہ دوں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! ضرور۔ فرمایا: وہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر دریافت فرمایا: کیا میں تمہیں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے بہتر شخص نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: وہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، مزید دریافت فرمایا: کیا میں تمہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت میں سب سے افضل شخص کے متعلق خبر نہ دوں؟ عرض کیا: کیوں نہیں! لیکن پھر آپ رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔ (2)

[45] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن آدم قثنا مالك بن مغول عن حبيب بن أبي ثابت عن عبد خير عن علي وعن الشعبي عن أبي جحيفة عن علي وعن عون بن أبي جحيفة عن أبيه عن علي أنه قال خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وخيرها بعد أبي بكر عمر ولو شئت سميت الثالث.

۴۵۔ سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت میں بہترین شخص سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بہترین شخص ہیں اور اگر میں تیسرے نمبر والے شخص کا نام چاہوں تو بتا سکتا ہوں۔ (3)

[46] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو عمرو محمد بن عبد العزيز بن أبي رزمة قال أنا أبو بكر بن عياش عن عاصم عن زر قال خطب عبد الله فقال إن عمر كانت خلافته فتحا وامارته رحمة والله اني اظن أن الشيطان كان يفرق أن يحدث حدثا مخافة ان يغيره عليه عمر والله لو ان عمر أحب كلبا لأحببت ذلك الكلب.

---

(1) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 200/2؛ ح:833؛ مسند ابن الجعد: 2109؛ المصنف لابن ابی شیبۃ: 433/7؛ ح:37053؛ المعجم الاوسط للطبرانی: 85/7؛ ح:6926؛ السنۃ لابن ابی عاصم: 1201

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 200/2؛ ح:833؛ مسند ابن الجعد: 2109؛ المصنف لابن ابی شیبۃ: 433/7؛ ح:37053؛ المعجم الاوسط للطبرانی: 85/7؛ ح:6926؛ السنۃ لابن ابی عاصم: 1201

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 200/2؛ ح:833؛ مسند ابن الجعد: 2109؛ المصنف لابن ابی شیبۃ: 433/7؛ ح:37053؛ المعجم الاوسط للطبرانی: 85/7؛ ح:6926؛ السنۃ لابن ابی عاصم: 1201

۴۶۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: بے شک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت (مسلمانوں کی) فتح ہے، ان کی امارت (اللہ کی) رحمت ہے۔ اللہ کی قسم! میرا گمان ہے کہ شیطان بھی احداث فی الدین سے ڈرتا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اسے چلنے نہیں دیں گے (اور میری سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کی انتہا یہ ہے کہ) اگر کوئی کتا بھی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا محبوبِ نظر ہوتا تو میں اُس سے بھی محبت کرتا۔ ❶

[47] حدثنا عبد الله قال نا محمد بن عبد العزيز بن أبي رزمة أبو عمرو قال أنا أبو معاوية عن عاصم عن أبي عثمان انه كان يقول والذي لو شاء أن ينطق قناتي هذه لنطقت لو أن عمر كان ميزانا ما كان فيه ميط شعرة يعني ميل .

۴۷۔ ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اگر میری اس لاٹھی کو بھی بلوانا چاہتے تو وہ ضرور بولتی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اگر کوئی میزان ہوتے تو اس میں ایک بال برابر بھی جھکاؤ نہ ہوتا۔ ❷

[48] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو صالح الخراساني هدية بن عبد الوهاب بمكة قثنا محمد بن عبيد الطنافسي قثنا أبو سعد البقال عن أبي حصين عن أبي وائل عن حذيفة قال لقد تركنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن متوافرون وما منا من أحد الا فتش عن جائفة أو منقلة إلا عمر وابن عمر .

۴۸۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (بوقت ہجرت) چھوڑا تو ہم کثیر تعداد میں تھے تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ ہم سب کو (بوجہ ہجرت) نیزوں اور تیروں سے زخمی کیا گیا۔ ❸

[49] حدثنا عبد الله قال حدثني هدية بن عبد الوهاب قثنا أحمد بن يونس قثنا محمد بن طلحة عن أبي عبيدة بن الحكم عن الحكم بن جحل قال سمعت عليا يقول لا يفضلني أحد على أبي بكر وعمر إلا جلدته حد المفتري .

۴۹۔ حکم بن جحل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا: جو کوئی بھی مجھے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر فوقیت دے گا اُس پر میں ''حدِ مفتری'' نافذ کرتے ہوئے کوڑے لگاؤں گا۔ ❹

[50] حدثنا عبد الله قال حدثني هدية بن عبد الوهاب أبو صالح بمكة قثنا محمد بن عبيد الطنافسي قثنا يحيى بن أيوب البجلي عن الشعبي عن وهب السوائي قال خطبنا علي فقال من خير هذه الأمة بعد نبيها فقلنا أنت يا أمير المؤمنين فقال لا خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم عمر وما كنا نبعد أن السكينة تنطق على لسان عمر .

۵۰۔ سیدنا وہب سوائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اس اُمت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین شخص کون ہے؟ تو ہم نے عرض کیا: امیر المؤمنین آپ، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل شخص سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور ہمارے نزدیک یہ بات بعید از عقل نہیں ہے کہ بے شک سکینت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر باتیں کرتی تھیں۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: المجالسۃ وجواہر العلم للدنیوری: 1025؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 270/3

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 357/6؛ ح: 32008؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 293/3

❸ اسنادہ ضعیف لاجل ابی سعد البقال؛ تخریج: المعجم الاوسط للطبرانی: 4339؛ تاریخ دمشق لابن عساکر: 107/31

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ابی عبیدۃ بن الحکم بن جحل تخریج: الاعتقاد للبیہقی 358/1؛ السنۃ لعبداللہ بن احمد: 1312؛ الشریعۃ للآجری: 1813

❺ تحقیق: اسنادہ حسن، تخریج: مسند الامام احمد: 106/1

[51] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو كريب الهمداني محمد بن العلاء قثنا زيد بن الحباب عن عمر بن سعيد بن أبي حسين عن ابن أبي مليكة عن ذكوان مولى عائشة أن درجا جيء به من قبل العراق وفيه جوهر فسأل عمر أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أتأذنون أن أبعث به إلى عائشة لحب رسول الله صلى الله عليه وسلم إياها فبعث إليها به ففتحته فقالت ما هذا قالوا أرسل إليك عمر فقالت ماذا فتح علي بن الخطاب بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم .

۵۱۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے غلام ذکوان سے روایت ہے کہ عراق سے ایک چھوٹی تھیلی لائی گئی جس میں جواہرات تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں اس تھیلی کو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پیش کر دوں کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن سے بے پناہ محبت تھی۔ چنانچہ اُسے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا گیا۔ جب انہوں نے اُسے کھولا تو پوچھا: یہ کیا ہے؟ بتایا گیا: یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجی ہے تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داغِ مفارقت دینے کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر کیا کیا فتوحات ہو رہی ہیں۔ ❶

[52] حدثنا عبد الله قثنا سويد بن سعيد الهروي قثنا عمر بن عبيد عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال كنا نعد وأصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم متوافرون خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر قال أبو عبد الرحمن عمر بن عبيد ليس الطنافسي كان بمكة يبيع الخمر .

۵۲۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بہ کثرت شمار کیا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل شخص سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام ابوعبدالرحمن فرماتے ہیں: عمر بن عبید وہ طنافسی نہیں ہے جو مکہ میں شراب کی تجارت کیا کرتا تھا۔ ❷

[53] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو عبد الرحمن سلمة بن شبيب النيسابوري قثنا مروان بن محمد الطاطري قثنا سليمان بن بلال قثنا يحيى بن سعيد عن نافع عن بن عمر قال كنا نفضل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم أبا بكر وعمر وعثمان ثم لا نفضل أحدا على أحد .

۵۳۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم عہدِ رسالت میں فضیلت کی درجہ بندی یوں کیا کرتے تھے: سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا نمبر ہے۔ اس کے بعد ہم کسی کو کسی پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔ ❸

[54] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو سلمة الخزاعي منصور بن سلمة قال انا عبد العزيز بن عبد الله بن أبي سلمة يعني الماجشون عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن بن عمر قال كنا في زمن النبي صلى الله عليه وسلم لا نعدل بعد النبي صلى الله عليه وسلم بأبي بكر ثم عمر ثم عثمان ثم نترك ولا نفاضل بينهم .

۵۴۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہیں کرتے تھے، پھر ان کے علاوہ حضرات کے مابین تفاضل بیان نہیں کرتے تھے۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 9/4؛ ح: 6725؛ الاحادیث المختارۃ للضیاء المقدسی: 257/1

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاختلاط سوید بن سعید وضعف عمر بن عبید؛ تخریج: السنۃ لابن ابی عاصم؛ ص: 555؛ المعجم لابن الاعرابی: 408/2

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: السنۃ لابن ابی عاصم: 1194؛ المؤتلف والمختلف للدارقطنی: 453/1؛ تاریخ دمشق لابن عساکر: 97/72

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 416/8؛ ح: 4797؛ سنن ابی داؤد: 4629

[55] حدثنا عبد الله قال حدثني أحمد بن إبراهيم الدورقي قثنا العلاء بن عبد الجبار العطار قثنا الحارث بن عمير عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن بن عمر قال كنا نقول ورسول الله صلى الله عليه وسلم حي أبو بكر وعمر وعثمان .

۵۵۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں کہا کرتے تھے: سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❶

[56] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا بشر بن شعيب بن أبي حمزة أبو القاسم قال حدثني أبي عن الزهري قال أخبرني سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر قال إنا قد كنا نقول ورسول الله صلى الله عليه وسلم حي أفضل امة رسول الله بعده أبو بكر ثم عمر ثم عثمان .

۵۶۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں کہا کرتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❷

[57] قثنا عبد الله قال حدثني أبو صالح الحكم بن موسى قثنا إسماعيل يعني بن عياش قثنا يحيى بن سعيد عن نافع بن عمر قال كنا نتحدث على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم إن خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم عمر ثم عثمان .

۵۷۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں یہ بات کیا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❸

[58] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو معاوية قثنا سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن بن عمر قال كنا نعد ورسول الله صلى الله عليه وسلم حي وأصحابه متوافرون أبو بكر وعمر وعثمان ثم نسكت.

۵۸۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم فضیلت کی ترتیب اس طرح دیا کرتے تھے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس حیات تھے، اصحابِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھی بڑی تعداد میں موجود تھے کہ سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہیں پھر ہم لب کشائی نہیں کرتے تھے۔ ❹

[59] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا وكيع عن هشام بن سعد عن عمر بن أسيد عن بن عمر قال كنا نقول في زمن النبي صلى الله عليه وسلم رسول الله خير الناس ثم أبو بكر ثم عمر .

۵۹۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے افضل ترین ہیں پھر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فضیلت والے ہیں۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن ابی داؤد: 4630

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن ابی داؤد: 4630

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح رجالہ ثقات؛ تخریج: السنۃ لابن ابی عاصم: 1193

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 243/8؛ ح: 4626؛ المصنف لابن ابی شیبۃ: 9/12؛ السنۃ لابن ابی عاصم: 1195؛ مسند ابی یعلی: 5784؛ صحیح ابن حبان: 7251

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ہشام بن سعد والحدیث صحیح کسابقہ

[60] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سفيان بن عيينة عن أبي إسحاق عن عبد خير عن علي خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر.

۶۰۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت میں سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❶

[61] حدثنا عبد الله قثنا شيبان بن أبي شيبة الأبلي أبو محمد قثنا الحسن بن دينار عن محمد بن سيرين قال كنا نقول إذا عددنا أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قلنا أبو بكر وعمر وعثمان.

۶۱۔ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب ہم اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو شمار کرتے تو یوں کہتے تھے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فضیلت والے ہیں۔ ❷

[62] حدثنا عبد الله قثنا أبو همام السكوني الوليد بن شجاع بن الوليد بن قيس قال حدثني الوليد بن مسلم عن الأوزاعي قال حدثني جسر بن الحسن عن نافع بن عمر قال كنا نفاضل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم أبا بكر وعمر وعثمان ثم لا نفضل أحدا على أحد

۶۲۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ترتیبِ فضیلت یوں رکھا کرتے تھے: سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم پھر ہم ان میں کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیا کرتے تھے۔ ❸

[63] حدثنا عبد الله قال حدثني سلمة بن شبيب قثنا مروان بن محمد الطاطري قثنا عبد الله بن عمر العمري عن نافع عن بن عمر قال ما كنا نختلف في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم أن الخليفة بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أبو بكر وأن الخليفة بعد أبي بكر وعمر وأن الخليفة بعد عمر عثمان.

۶۳۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم عہدِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں بلا اختلاف یہ رائے رکھتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❹

[64] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا بشر بن شعيب بن أبي حمزة قال حدثني أبي عن الزهري قال أخبرني سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر قال جاءني رجل من الأنصار في خلافة عثمان فكلمني فإذا هو يأمرني في كلامه بأن اعيب على عثمان فتكلم كلاما طويلا وهو امرؤ في لسانه ثقل فلم يكد يقضي كلامه في سريح قال فلما قضى كلامه قلت له انا كنا نقول ورسول الله صلى الله عليه وسلم حي أفضل امة رسول الله بعده أبو بكر ثم عمر ثم عثمان وانا والله ما نعلم عثمان قتل نفسا بغير حق ولا جاء من الكبائر شيئا ولكن هو هذا المال فإن أعطاكموه رضيتم وإن أعطاه أولي قرابته سخطتم إنما تريدون ان تكونوا كفارس والروم لا يتركون لهم أميرا إلا قتلوه.

---

❶ تحقیق: رجال الاسناد ثقات لکنہ معلول باختلاط ابی اسحاق السبیعی وسمع سفیان بن عیینۃ بعد اختلاط لکنہ صحیح بمتابعات الکثیر ۃ وقد مرت فی الحدیث رقم: 40

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل الحسن بن دینار؛ تخریج: فضائل الخلفاء الراشدین لابی نعیم الاصبہانی: 163

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان، الاولی تدلیس الولید والثانیۃ ضعف جسر بن الحسن؛ تخریج: السنۃ لابن ابی عاصم: 1194

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عبداللہ بن عمر العمری؛ تخریج: السنۃ لعبداللہ بن احمد: 1360

۶۴۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک انصاری میرے پاس آ کر مجھ سے ہم کلام ہوا اور باتوں باتوں میں مجھے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی عیب جوئی پر اُکسانے لگا اس بارے میں اُس نے لمبی چوڑی گفتگو کی، حالت اُس کی یہ تھی کہ زبان میں ثقل و بوجھ ہونے کی وجہ سے آزادانہ اور صاف بات چیت نہیں کر سکتا تھا۔ پس جب اُس نے اپنی بات ختم کر لی تو میں بولا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، باخدا! ہم نہیں جانتے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کبھی کوئی ناحق قتل کیا ہو اور کبھی کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہو لیکن یہاں مسئلہ مال کا ہے اگر وہ تم کو دیتے ہیں تو تم خوش ہوتے ہو اگر یہی مال وہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو دیتے ہیں تو تم ناراض ہوتے ہو۔ بے شک تم رومیوں اور فارسیوں کی مانند ہونا چاہتے ہو جو جذبات سے مغلوب ہو کر اپنے امیر کے قتل ناحق سے بھی باز نہیں رہتے۔ ❶

[65] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو الفضل الخراساني قثنا معلى بن أسد قثنا هلال بن عبد الرحمن الأزدي قال حدثني علي بن زيد وعطاء بن أبي ميمونة عن أنس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يدخل بيت أبي بكر كأنه يدخل بيته ويصنع بمال أبي بكر كما يصنع بماله .

۶۵۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر ایسے داخل ہوتے تھے جیسا کہ اپنے گھر داخل ہوتے تھے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال میں اپنے ذاتی مال کی طرح تصرف فرمایا کرتے تھے۔ ❷

[66] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يعقوب بن إبراهيم قثنا أبي عن بن إسحاق قال حدثني محمد بن عبد الله بن أبي عتيق عن عامر بن عبد الله بن الزبير عن بعض أهله قال قال أبو قحافة لابنه أبي بكر يا بني إني أراك تعتق رقابا ضعافا فلو انك إذ فعلت ما فعلت أعتقت رجالا جلدا يمنعونك ويقومون دونك فقال أبو بكر يا أبت اني أريد ما أريد قال فيتحدث ما نزل هؤلاء الآيات إلا فيه وفيما قال أبوه { فأما من أعطى واتقى وصدق بالحسنى } الى قوله { وما لأحد عنده من نعمة تجزى الا ابتغاء وجه ربه الأعلى ولسوف يرضى }

۶۶۔ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اپنے اہلِ خانہ میں سے کسی سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے بیٹے! میں دیکھ رہا ہوں کہ تم ناتواں غلاموں کو آزاد کرنے میں لگے ہوئے ہو، اگر آزاد کرنے ہی ہیں تو مضبوط اور قوی مرد آزاد کیا کرو تا کہ وہ مشکل گھڑی میں تیرے ہمدم و محافظ ثابت ہوں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابا جان! میں اپنا نیت و ارادہ بہ خوبی جانتا ہوں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل آیات کا شانِ نزول سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے والدِ گرامی کے درمیان ہونے والی گفتگو ہے۔ (ترجمہ) ''پس جس نے (اپنا مال اللہ کی راہ میں) دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اس نے (انفاق فی سبیل اللہ اور تقویٰ کے ذریعے) نیکی (یعنی دینِ حق اور آخرت) کی تصدیق کی ہم سے لے کر اور کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو مگر وہ صرف اپنے ربّ کی خوشنودی کے لیے (مال خرچ کرتا ہے) اور عنقریب وہ (اللہ کی عطا سے اور اس کی وفا سے) راضی ہو جائے گا) تک ہے۔ ❸

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الشامیین للطبرانی: 4/231؛ ح:3155؛ فضائل الخلفاء الراشدین لاصبهانی:157

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ہلال بن عبدالرحمٰن الازدی وعلی بن زید؛ تخریج: مصنف عبدالرزاق: 11/228؛ الشریعۃ للآجری:1275

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لابہام شیخ عامر وبقیۃ رجالہ ثقات، تخریج: جامع البیان فی ای القرآن للطبری: 3/142

قوله صلى الله عليه وسلم لو كنت متخذا من الناس خليلا لاتخذت أبا بكر خليلا

نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان: ''اگر میں کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا''

[67] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا إسحاق بن عيسى قثنا جرير يعني بن حازم عن يعلى بن حكيم عن عكرمة عن بن عباس قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي مات فيه عاصبا رأسه في خرقة فقعد على المنبر فحمد الله واثنى عليه وقال انه ليس أحد امن علي في نفسه وماله من أبي بكر بن أبي قحافة ولو كنت متخذا من الناس خليلا لاتخذت أبا بكر خليلا ولكن خلة الإسلام أفضل سدوا عني كل خوخة في هذا المسجد غير خوخة أبي بكر .

۶۷۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرضِ وفات میں (حجرہ مبارک سے) باہر تشریف لائے اور اپنا سر مبارک کپڑے کے ٹکڑے سے باندھا ہوا تھا آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر مجھ پر کسی کے بھی مالی و بدنی احسانات نہیں۔ اگر میں لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا البتہ بھائی بندی تو ہے ہی جو افضل ہے۔ مزید فرمایا: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کھڑکی کے علاوہ اس مسجد کی طرف کھلنے والی تمام کھڑکیوں کو بند کر دو۔ [1]

[68] حدثنا عبد الله حدثني أبي قثنا يزيد بن هارون قال أنا عبد العزيز بن عبد الله بن أبي سلمة عن عبد الواحد بن أبي عون عن القاسم بن محمد عن عائشة أنها كانت تقول قبض النبي صلى الله عليه وسلم فارتدت العرب واشرأب النفاق بالمدينة فلو نزل بالجبال الروامي ما نزل بأبي لهاضها فوالله ما اختلفوا في نقطة الا طار أبي بحظها وعنائها في الإسلام وكانت تقول مع هذا ومن رأى عمر بن الخطاب عرف أنه خلق غناء للاسلام كان والله أحوزيا نسيج وحده قد أعد للأمور أقرانها .

۶۸۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد کچھ عرب قبائل مرتد ہو گئے۔ مدینہ میں نفاق نے سر اُٹھا لیا۔ اُس وقت جن نازک حالات سے میرے ابا جان کو واسطہ پڑا ہے۔ اگر وہ مضبوط پہاڑوں کو بھی پڑتا تو وہ بھی لرز اُٹھتے۔ اللہ کی قسم! اگر کسی چیز میں بھی لوگوں نے اختلاف کیا تو میرے باپ وہاں پورے اہتمام کے ساتھ پہنچ جاتے۔ اس کے باوجود سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھے گا تو وہ جان لے گا کہ وہ بالیقین اسلام کے نفع کے لیے پیدا کیے گئے۔ اللہ کی قسم! وہ ایک ذہین وفطین، پھرتیلے ہونے کے ساتھ ساتھ ایک لاثانی شخصیت تھی کہ ہر مشکل کا سامنا کرتے وقت ان کے پاس کوئی نہ کوئی حل ضرور ہوتا تھا۔ [2]

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری:467؛ صحیح مسلم:2382

[2] اسنادہ صحیح؛ تخریج: السنن الکبریٰ للبیہقی:8/200؛ ح:16625؛ المصنف لابن ابی شیبۃ:7/434؛ ح:37055؛ المعجم الاوسط للطبرانی:4913؛ المعجم الصغیر للطبرانی:1051

[69] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عفان ومحمد بن جعفر قالا نا شعبة عن أبي إسحاق قال سمعت أبا الأحوص يقول كان عبد الله يقول عن النبي صلى الله عليه وسلم لو كنت متخذا خليلا من أمتي لاتخذت أبا بكر .

۶۹۔ ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوالاحوص رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے: اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ (1)

[70] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة عن أبي إسحاق عن أبي عبيدة عن عبد الله قال مر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أصلي فقال سل تعطه يا بن أم عبد فقال عمر فابتدرت أنا وأبو بكر فسبقني اليه أبو بكر وما استبقنا الى خير إلا سبقني اليه أبو بكر فقال ان من دعائي الذي لا أكاد أن أدع اللهم إني أسألك نعيما لا يبيد وقرة عين لا تنفد ومرافقة النبي صلى الله عليه وسلم محمد في أعلى الجنة جنة الخلد .

۷۰۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُم عبد کے بیٹے! سوال کر تجھ کو دیا جائے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ایک مرتبہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مقابلہ کیا مگر اس میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سبقت لے گئے۔ جب بھی ہم نے کسی نیک کام میں مقابلہ کرنا چاہا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس میں سبقت اختیار کی۔ فرمایا: میری دُعاؤں میں سے وہ دُعا جس کو میں نے کبھی نہیں چھوڑا۔ وہ یہ ہے: اے اللہ! میں تجھ سے نہ ختم ہونے والی نعمت اور نہ فنا ہونے والی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں اور اس جنتِ معلیٰ یعنی جنتِ خلد میں سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔ (2)

[71] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا زكريا بن عدي قال أنا عبد الله يعني بن عمرو عن زيد بن أبي أنيسة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن الحارث النجراني قال حدثني جندب انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم قبل أن يتوفى بخمس يقول انه كان لي منكم إخوة وأصدقاء وإني ابرأ الى الله عز وجل أن يكون لي منكم خليل ولو كنت متخذا من أمتي لاتخذت أبا بكر خليلا وإن ربي عز وجل قد اتخذني خليلا كما اتخذ أبي إبراهيم خليلا ألا وإن من كان قبلكم كانوا يتخذون قبور أنبيائهم وصالحيهم مساجد فلا تتخذوا القبر مسجدا اني أنهاكم عن ذلك .

۷۱۔ عبداللہ بن حارث نجرانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے سیدنا جندب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے پانچ دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا: بے شک تم میں سے میرے بھائی اور دوست ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے ہاں تم میں سے کسی کو خلیل بنانے سے بری ہوں، اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیل بناتا، لیکن بے شک میرے ربّ نے مجھے اپنا خلیل بنا لیا ہے کہ جس طرح میرے باپ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا۔ خبردار! تم سے پہلے لوگوں نے اپنے انبیائے کرام علیہم السلام اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا پس تم قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا، مَیں تمہیں اس سے روکتا ہوں۔ (3)

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 467؛ صحیح مسلم: 2383

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاع لان ابا عبیدۃ لم یسمع من ابیہ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 6/178؛ ح: 3663؛ السنن الکبریٰ للنسائی: 1075، المعجم الکبیر للطبرانی: 8413

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم: 1/377

[72] حدثنا عبد الله قال حدثني سريج بن يونس من كتابه قثنا مروان بن معاوية الفزاري قال أنا عبد الملك بن سلع الهمداني عن عبد خير قال سمعته يقول قام علي على المنبر فذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم واستخلف أبو بكر فعمل بعمله وسار بسيرته حتى قبضه الله على ذلك ثم استخلف عمر فعمل بعملهما وسار بسيرتهما حتى قبضه الله على ذلك .

۷۲۔ عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے کام کیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مطابق زندگی بسر کی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے پاس بلا لیا، ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے انہوں نے ان دونوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) جیسے کام کیے اور ان دونوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے زندگی بسر کی یہاں تک کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ ❶

[73] حدثنا عبد الله قثنا أحمد بن محمد بن أيوب قثنا أبو بكر يعني بن عياش عن أبي المهلب عن عبيد الله بن زحر عن القاسم عن أبي أمامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله عز وجل اتخذني خليلا كما اتخذ إبراهيم خليلا وإن أبا بكر خليلي.

۷۳۔ ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ نے مجھے اپنا ایسے ہی خلیل بنایا ہے جیسے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا اور بے شک ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) میرے خلیل ہیں۔ ❷

[74] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن أيوب عن ابن سيرين عن عقبة بن أوس عن عبد الله بن عمرو قال وجدت في بعض الكتب يوم غزونا اليرموك أبو بكر الصديق أصبتم اسمه عمر الفاروق قرن من حديد أصبتم اسمه عثمان ذو النورين أوتي كفلين من الرحمة لأنه يقتل أصبتم اسمه قال ثم يكون والي الأرض المقدسة وابنه قال عقبة قلت لابن العاص سمهما كما سميت هؤلاء قال معاوية وابنه .

۷۴۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنگ یرموک کے دن میں نے کسی کتاب میں لکھا ہوا پایا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، تم نے انہیں اسم بامسمّٰی پایا، عمر فاروق رضی اللہ عنہ، آہنی مرد تھے تم نے انہیں بھی اسم بامسمّٰی پایا، سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو دوگنی رحمت سے نوازا گیا، کیوں کہ وہ شہید کیے جائیں گے تم نے انہیں بھی اسم بامسمّٰی پایا۔ پھر ارض مقدس (شام) کے امیر وہ خود اور پھر ان کے بیٹے ہوں گے۔ سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ ان دونوں کے نام بھی بتا دیجیے جیسے باقی بتائے ہیں۔ انھوں نے جواب دیا: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کا بیٹا (یزید)۔ ❸

[75] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن أبي عدي عن ابن عون عن عمير بن إسحاق قال رأى رجل أبا بكر وعلى عاتقه عباءة فقال أرني أعنك فقال إليك لا تغرني أنت ولا بن الخطاب من عيالي۔

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/128

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ابی المہلب مطرح بن یزید وبقیۃ رجالہ رجال الحسن؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 2/224؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 8/237

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/170؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 1/46

۷۵۔ عمیر بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے کندھے پر چادر تھی تو اس نے کہا: یہ مجھے دیجیے میں آپ رضی اللہ عنہ کی مدد کرتا ہوں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم چھوڑ دو، مجھے دھوکہ نہ دو اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے اہلِ خانہ سے نہیں ہیں۔ ❶

[76] حدثنا عبد الله قثنا محمد بن حميد الرازي قثنا عبد الله بن عبد القدوس قثنا الأعمش عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن عبيدة السلماني عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يطلع عليكم رجل من أهل الجنة فطلع أبو بكر الصديق ثم قال يطلع عليكم رجل من أهل الجنة فطلع عمر بن الخطاب.

۷۶۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر ایک جنتی شخص نمودار ہونے والا ہے تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اتنے میں حاضر ہوئے، مزید آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر ایک جنتی آدمی ظاہر ہونے والا ہے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ ❷

[77] حدثنا عبد الله قال حدثني العباس بن الحسين ينزل قنطرة بردان وكان ثقة سألت أبي عن عباس فذكره بخير قثنا سعيد بن مسلمة عن إسماعيل بن أمية عن نافع عن بن عمر قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم المسجد وأبو بكر عن يمينه وعمر عن يساره فقال هكذا نبعث يوم القيامة.

۷۷۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بائیں طرف سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں ہی ہم قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔ ❸

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 184/3

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل محمد بن حمید الرازی؛ تخریج: سنن الترمذی: 622/5

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل سعید بن مسلمۃ والباقون ثقات؛ تخریج: سنن الترمذی: 612/5؛ سنن ابن ماجۃ: 38/1

قوله صلى الله عليه وسلم مروا أبا بكر فليصل بالناس .

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان: ''ابوبکر کو حکم دو کہ وہ نماز پڑھائیں۔''

[78] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن زكريا بن أبي زائدة قال حدثني أبي عن بن إسحاق عن الأرقم بن شرحبيل عن بن عباس قال لما مرض النبي صلى الله عليه وسلم أمر أبا بكر أن يصلي بالناس ثم وجد خفة فخرج فلما أحس به أبو بكر أراد أن ينكص فاومأ اليه النبي صلى الله عليه وسلم فجلس الى جنب أبي بكر عن يساره واستفتح من الآية التي انتهى إليها أبو بكر .

۷۸۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے تو ارشاد فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا جائے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیماری میں تخفیف محسوس کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے پس جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری) کا احساس ہوا تو انہوں نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اشارہ سے روک دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بائیں جانب تشریف فرما ہوئے اور آیت کی قرأت کو وہاں سے شروع کیا جہاں سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چھوڑا تھا۔ [1]

[79] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن آدم قثنا قيس يعني بن الربيع قال نا عبد الله بن أبي السفر عن أرقم بن شرحبيل عن بن عباس عن العباس بن عبد المطلب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في مرضه مروا أبا بكر يصلي بالناس فخرج أبو بكر فكبر ووجد النبي صلى الله عليه وسلم راحة فخرج يهادي بين رجلين فلما رآه أبو بكر تأخر فأشار اليه النبي صلى الله عليه وسلم مكانك ثم جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم الى جنب أبي بكر فاقترأ من المكان الذي بلغ أبو بكر من السورة .

۷۹۔ سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیماری کے دوران ارشاد فرمایا: ابوبکر کو حکم دیا جائے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نکلے۔ (نماز کے لئے) تکبیر کہی، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ راحت محسوس کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو بندوں کے کندھوں کا سہارا لے کر تشریف لائے، جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اپنی جگہ پر ٹھہرے رہنے کا اشارہ فرمایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک جانب بیٹھ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورت کی اس مقام سے قرأت شروع کی جہاں پر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پہنچے تھے۔ [2]

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف رجال الاسناد ثقات لکن فیہ علتان؛ سماع زکریا من ابی اسحاق بعد اختلاطہ؛ وتدلیس ابی اسحاق، قلت (نوید احمد بشار) والحدیث صحیح بشواہدہ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 231/1، سنن ابن ماجۃ: 391/1

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل قیس بن الربیع والباقون ثقات؛ تخریج: مسند الامام احمد: 209/1

[80] حدثنا عبد الله نا أبي قثنا أبو سعيد مولى بني هاشم قثنا قيس بن الربيع قال حدثني عبد الله بن أبي السفر عن بن شرحبيل عن بن عباس عن العباس قال دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده نساءه فاستترن مني إلا ميمونة فقال لا يبقى في البيت أحد شهد اللد الألد إلا أن يميني لم يصب العباس ثم قال مروا أبا بكر فليصل بالناس فقالت عائشة لحفصة قولي له ان أبا بكر رجل إذا قام ذلك المقام بكى قال مرُوا أبا بكر ليصل بالناس فقام فصلى فوجد النبي صلى الله عليه وسلم خفة فجاء فنكص أبو بكر فأراد أن يتأخر فجلس الى جنبه ثم اقترأ.

۸۰۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن بھی تھیں، مجھ سے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ سب نے پردہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی اس گھر میں دوائی ڈالتے وقت موجود تھا، عباس کے علاوہ سب کے منہ میں دوائی ڈالی جائے گی کیونکہ میری قسم ان کو شامل نہیں ہے، پھر فرمایا: ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ایسے آدمی ہیں کہ وہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (مصلّٰی امامت) مقام پر کھڑے ہوں گے تو وہ رو پڑیں گے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ راحت محسوس کی تو تشریف لائے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہ کی ایک جانب بیٹھ گئے پھر قرأت شروع کی۔ (1)

[81] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة عن حصين ح وحدثني عبيد الله بن عمر القواريري قال حدثني هشيم وحدثني سريج بن يونس وزهير أبو خيثمة قالا نا هشيم وحدثني أبو بكر بن أبي شيبة قثنا أبو الأحوص عن حصين وحدثني عثمان بن أبي شيبة قال نا بن إدريس وجرير عن حصين وحدثني وهب بن بقية الواسطي قال أنا خالد بن عبد الله عن حصين قال أبي ونا علي بن عاصم قال حصين أنا عن هلال بن يساف عن عبد الله بن ظالم عن سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل وهذا لفظ حديث هشيم إنه قال أشهد على التسعة انهم في الجنة ولو شهدت على العاشر لم آثم.

۸۱۔ سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نو آدمیوں کے جنتی ہونے کی گواہی دیتا ہوں اور اگر میں دسویں کی بھی گواہی دوں تو گناہ گار نہیں ہوں گا۔ (2)

[82] قال أبي ونا وكيع قثنا سفيان عن حصين ومنصور عن هلال عن سعيد بن زيد قال وكيع وقال سفيان عن حصين عن هلال عن ابن ظالم عن سعيد بن زيد قال وكيع ولم يحدثه منصور عن هلال عن سعيد بن زيد قال أبو عبد الرحمن وقال هؤلاء كلهم عن حصين عن هلال عن عبد الله بن ظالم عن سعيد بن زيد قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بحراء فقال اسكن حراء فإنه ليس عليك إلا نبي أو صديق أو شهيد قال قيل ومن هم قال أبو بكر وعمر وعلي وعثمان وطلحة والزبير وسعد وابن عوف قال فقيل فمن العاشر قال انا يعني نفسه.

۸۲۔ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوہِ حرا پر تھے (اس نے حرکت کرنا شروع کی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حرا، ٹھہر جا بلاشبہ تجھ پر صرف نبی، صدیق اور شہید ہیں۔ سیدنا سعید رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: وہ کون تھے؟ فرمایا: سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا علی المرتضیٰ، سیدنا عثمان غنی، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر، سیدنا سعد اور سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم۔ پوچھا گیا: دسویں کون ہیں؟ فرمایا: میں۔ یعنی سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ بہ ذات خود۔ (3)

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/209

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح لغیرہ؛ تخریج:: مسند الامام احمد: 1/187,188,189؛ سنن ابی داوٗد: 4/211؛ سنن الترمذی: 5/651؛ سنن ابن ماجۃ: 1/48

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح لغیرہ کسابقہ؛ تخریج: صحیح مسلم: 4/1880

[83] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن أبان البلخي قثنا معاوية بن هشام قثنا سفيان عن منصور عن هلال عن حيان بن غالب قال جاء رجل الى سعيد بن زيد ثم أنشأ يحدث قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على حراء فتحرك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أثبت حراء فليس عليك إلا نبي أو صديق أو شهيد قال وعليه النبي وأبو بكر وعمر وعلي وعثمان وطلحة والزبير وسعد بن مالك وعبد الرحمن بن عوف وسعيد بن زيد .

۸۳۔ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوہِ حرا پر تھے وہ حرکت کرنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حرا! ٹھہر جا تجھ پر صرف نبی، صدیق اور شہید ہیں۔ راوی حدیث سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اس پہاڑ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا علی المرتضیٰ، سیدنا عثمان غنی، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر، سیدنا سعد بن مالک، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم تھے۔ ❶

[84] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن أبان البلخي قثنا عبيد بن سعيد قثنا سفيان عن منصور عن هلال بن يساف عن فلان ابن حيان عن عبد الله بن ظالم عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم ونحوه .

۸۴۔ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مذکورہ روایت ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔ ❷

[85] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن أبان قثنا محمد بن إسماعيل بن أبي فديك عن موسى بن يعقوب بن عبد الله بن وهب بن زمعة عن عمر بن سعيد عن عبد الرحمن بن حميد عن أبيه أن سعيد بن زيد حدثه في نفر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عشرة في الجنة أبو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعلي في الجنة وعثمان في الجنة والزبير في الجنة وطلحة وعبد الرحمن وأبو عبيدة بن عبد الله يعني بن الجراح وسعد بن أبي وقاص فعد هؤلاء التسعة فقال القوم ننشدك بالله يا أبا الأعور أنت العاشر قال إذ ناشدتموني بالله أبو الأعور في الجنة قال أبو عبد الرحمن أبو عبيدة بن عبد الله هو أبو عبيدة بن الجراح واسمه عامر بن عبد الله بن الجراح .

۸۵۔ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت میں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں: ابوبکر صدیق جنت میں، عمر فاروق جنت میں، علی المرتضیٰ جنت میں، عثمان غنی جنت میں، زبیر جنت میں، طلحہ جنت میں، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں، سیدنا ابوعبیدہ بن عبداللہ یعنی ابن جراح اور سعد بن ابی وقاص جنت میں، اس طرح انہوں نے نو آدمیوں کو شمار کیا تو لوگوں نے پوچھا: ابوالاعور! ہم آپ رضی اللہ عنہ سے اللہ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں کہ کیا دسویں آپ رضی اللہ عنہ ہیں تو فرمایا: اگر تم مجھے اللہ کی قسم دیتے ہو تو (دسویں) ابوالاعور جنت میں ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث میں مذکور سیدنا ابوعبیدہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مراد ابوعبیدہ بن جراح ہیں اور ان کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہے۔ ❸

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لابھام الراوی عن سعید فان کان عبداللہ بن ظالم فھو ایضا ضعیف؛

تخریج: مسند الامام احمد: 346/5؛ سنن الترمذی: 625/5؛ المصنف لابن ابی شیبۃ: 351/6.

❷ تحقیق: تقدم فی سابقہ

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل موسیٰ بن یعقوب والباقون ثقات؛

تخریج: مسند الامام احمد: 193/1؛ التاریخ الکبیر للبخاری: 273/3؛ سنن الترمذی: 648/5

[86] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن جعفر الوركاني قال أنا أبو معشر يعني نجيح المدني عن محمد بن قيس عن سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل قال سمعته يقول أشهد أن تسعة في الجنة قال كنا على صخرة بأحد فتحركت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إهدئي فإنما عليك نبي أو صديق أو شهيد وكان على الصخرة رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمر وعثمان وعلي والزبير وطلحة وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن أبي وقاص وترك سعيد بن زيد نفسه وكان عليها .

۸۶۔ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُحد پہاڑ کی ایک چٹان پر تھے اس نے حرکت کرنا شروع کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹھہر جا۔ تجھ پر صرف نبی، صدیق اور شہید ہیں اور اس چٹان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی، سیدنا علی المرتضیٰ، سیدنا زبیر، سیدنا طلحہ، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تھے اور سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو چھوڑ دیا حالانکہ وہ اس چٹان پر تھے۔ ❶

[87] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا وكيع ومحمد بن جعفر قالا نا شعبة وحجاج قال حدثني شعبة عن الحر بن الصياح عن عبد الرحمن بن الأخنس قال فقال خطبنا المغيرة بن شعبة فنال من فلان فقام سعيد بن زيد فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول النبي في الجنة وأبو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعثمان في الجنة وعلي في الجنة وطلحة في الجنة والزبير في الجنة وعبد الرحمن بن عوف في الجنة وسعد في الجنة ولو شئت أن أسمي العاشر قال بن جعفر وحجاج في حديثهما ثم ذكر نفسه يعني العاشر

۸۷۔ عبدالرحمٰن بن اخنس سے روایت ہے کہ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا کہ فلاں فلاں سے حسد کرتا ہے، سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: نبی جنت میں (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک خود)، ابوبکر جنت میں، عمر جنت میں، عثمان جنت میں، علی جنت میں، طلحہ جنت میں، زبیر جنت میں، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں اور سعد جنت میں، راوی کہتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو دسویں آدمی کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔ ابن جعفر نے کہا اور حجاج کی روایت میں یہ الفاظ بھی مذکور ہیں پھر انہوں نے دسویں آدمی کے طور پر اپنی ذات کا ذکر کیا۔ ❷

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل نجیح ابی معشر؛ تخریج: السنۃ لابن ابی عاصم: 1/621

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/188، سنن ابی داود: 4/212؛ سنن الترمذی: 5/652

بقية قوله مروا أبا بكر يصلي بالناس

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان: ''ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں''

[88] حدثنا عبد الله قثنا مصعب بن عبد الله بن مصعب الزبيري قال حدثني مالك يعني بن أنس عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مروا أبا بكر فليصل للناس فقالت عائشة يا رسول الله إن أبا بكر إذا قام في مقامك لم يسمع قال مروا أبا بكر فليصل للناس فقالت عائشة لحفصة قولي له إن أبا بكر إذا قام لم يسمع الناس من البكاء فمر عمر بن الخطاب فليصل للناس ففعلت حفصة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مه إنكن لأنتن صواحبات يوسف مروا أبا بكر فليصل للناس فقالت حفصة ما كنت لأصيب منك خيرا .

۸۸۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام پر کھڑے ہوں گے تو وہ کثرت گریہ وزاری کی وجہ سے لوگوں کو (قرأت) نہیں سنا سکیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کریں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام پر کھڑے ہوں گے تو وہ کثرت گریہ وزاری کی وجہ سے لوگوں کو (قرأت) نہیں سنا سکیں گے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رُک جاؤ! بلاشبہ تو میرے ساتھ صواحب یوسف کی طرح کرنا چاہتی ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے (سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے) کہا: میں آپ رضی اللہ عنہا سے خیر نہیں پاؤں گی؟ [1]

[89] حدثنا عبد الله نا أحمد بن محمد بن أيوب أبو جعفر قثنا إبراهيم بن سعد عن محمد بن إسحاق قال حدثني هشام بن عروة بن الزبير عن أبيه قال كان ورقة بن نوفل يمر ببلال وهو يعذب وهو يقول أحد أحد فيقول أحد أحد الله يا بلال ثم يقبل ورقة على أمية بن خلف ومن يصنع ذلك ببلال من بني جمح فيقول أحلف بالله إن قتلتموه على هذا لاتخذته حنانا حتى مر به أبو بكر الصديق بن أبي قحافة يوما وهم يصنعون به ذلك وكانت دار أبي بكر في بني جمح فقال لأمية ألا تتقي الله في هذا المسكين حتى متى قال أنت أفسدته فانقذه مما ترى قال أبو بكر أفعل عندي غلام أسود أجلد منه وأقوى على دينك أعطيكه به قال قد قبلت قال هو لك فأعطاه أبو بكر غلامه ذلك وأخذ بلالا فأعتقه ثم أعتق معه على الإسلام قبل أن يهاجر من مكة ست رقاب بلال سابعهم عامر بن فهيرة شهد بدرا واحدا وقتل يوم بئر معونة شهيدا وأم عبيس وزنيرة فأصيب بصرها حين أعتقها فقالت قريش ما أذهب بصرها إلا اللات والعزى فقالت حرقوا وبيت الله ما يضر اللات والعزى وما ينفعان فرد الله إليها بصرها وأعتق النهدية وابنتها وكانتا لامرأة من بني عبد الدار فمر بهما وقد بعثتهما سيدتهما تطحنان لها وهي تقول والله لا أعتقكما أبدا

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 164/2

فقال أبو بكر حلا يا أم فلان قالت حلا أنت أفسدتهما فأعتقهما قال فبكم هما قالت بكذا وكذا قال قد أخذتهما وهما حرتان أرجعا إليها طحينها قالتا أو نفرغ منه يا أبا بكر ثم نرده عليها قال أو ذاك إن شئتما ومر أبو بكر بجارية بني مؤمل حي من بني عدي بن كعب وكانت مسلمة وعمر بن الخطاب يعذبها لتترك الإسلام وهو يومئذ مشرك وهو يضربها حتى إذا مل قال إني أعتذر إليك أني لم أتركك إلا ملالة فعل الله بك فتقول كذلك فعل الله بك فابتاعها أبو بكر فأعتقها فقال عمار بن ياسر وهو يذكر بلالا وأصحابه وما كانوا فيه من البلاء وإعتاق أبي بكر إياهم وكان اسم أبي بكر عتيقا جزى الله خيرا عن بلال وصحبه عتيقا وأخزى فاكها وأبا جهل .

عشية هما في بلال بسوءة ... ولم يحذرا ما يحذر المرء ذو العقل

بتوحيده رب الأنام وقوله ... شهدت بأن الله ربي على مهل

فإن يقتلوني يقتلوني ولم أكن ... لأشرك بالرحمن من خيفة القتل

فيا رب إبراهيم والعبد يونس ... وموسى وعيسى نجني ثم لا تملي

لمن ظل يهوى الغي من آل غالب ... على غير بركان منه ولا عدل

۸۹۔ عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ورقہ بن نوفل سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور انہیں مارا جا رہا تھا۔ وہ احد احد [اللہ ایک ہے اللہ ایک ہے] کہہ رہے تھے تو ورقہ بن نوفل کہنے لگے اے بلال رضی اللہ عنہ اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے پھر ورقہ بن نوفل امیہ بن خلف کے پاس آ کر کہنے لگے: بلال جمحی کے ساتھ تو ایسا سلوک کیوں کر رہا ہے؟ مزید کہنے لگے: اللہ کی قسم! اگر ان کو قتل کر دیا گیا تو میں ان پر گریہ وزاری کروں گا حتیٰ کہ ایک دن سیدنا ابوبکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہما کا ان کے پاس سے گزر ہوا اور ان کو مارا جا رہا تھا اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا گھر بنو جمح میں تھا۔ امیہ بن خلف کو کہنے لگے: کیا تو اس مسکین کے معاملے میں اللہ سے ڈرتا نہیں اور آخر تو کب تک ایسا کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ امیہ کہنے لگا: تو نے اسے بگاڑا ہے، جس مصیبت میں تُو اسے دیکھ رہا ہے، اس سے (اگر چاہتا ہے تو) بچالے، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میرے پاس سیاہ فام ایک غلام ہے جو تیرے عقیدے پر سختی سے کاربند ہے اس کے عوض تجھے دوں گا، امیہ نے کہا: مجھے قبول ہے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو وہ غلام تیرا ہوا تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ غلام اس کو دے دیا اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو اس سے لے کر آزاد کر دیا پھر اسی طرح انہوں نے اپنے قبول اسلام کے ساتھ مکہ سے ہجرت کرنے سے پہلے چھ غلام آزاد کیے جن میں ساتویں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ (ان کے علاوہ جو غلام انہوں نے آزاد کیے وہ یہ ہیں) سیدنا عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ جو غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد میں شریک ہوئے۔ معرکہ بئر معونہ کے دن شہید ہوئے اور ام عبیس رضی اللہ عنہا اور سیّدنا زنیرہ رضی اللہ عنہا ان کو جب آزاد کروایا تو ان کی بصارت جا چکی تھی تو قریش نے کہا: ان کی بصارت صرف لات وعزیٰ لے گئے ہیں، سیّدنا زنیرہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تم جل جاؤ اور ربّ کعبہ کی قسم! لات وعزیٰ دونوں کوئی نفع ونقصان نہیں دے سکتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی بصارت لوٹا دی اور اسی طرح سیدہ نہدیہ رضی اللہ عنہا اور ان کی بیٹی کو آزاد کروایا جو بنو عبدالدار کی ایک عورت کی باندیاں تھیں، سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گزر ان دو عورتوں کے پاس سے ہوا، انہیں ان کی مالکہ نے دانے پیسنے کے لیے بھیجا تھا، وہ کہتی تھی: اللہ کی قسم! میں تم دونوں کو آزاد نہیں کروں گی، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کی مالکہ سے کہا: ام فلاں! اپنی قسم توڑ دو، کہنے لگی: کیا قسم توڑوں؟ تو نے ہی ان کو بگاڑا ہے، اب انہیں آزاد بھی کرواؤ، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دونوں کی کیا قیمت ہے؟ کہنے لگی: اتنی

قیمت ہے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ان دونوں کو خرید کر آزاد کیا، ان دونوں سے کہا: اب تم جاؤ، جو دانے ابھی تک پسے نہیں وہ اس کے حوالے کردو، انہوں نے کہا: اے ابوبکر، ہم اس سے فارغ ہو کر اس کے سپرد کرتی ہیں، سیدنا ابوبکر نے کہا: جیسے تمہاری مرضی، اسی طرح سیدنا ابوبکر صدیق کا گزر مومل بن حیی جس کا تعلق بنوعدی قبیلہ سے تھا کی لونڈی کے پاس سے ہوا، جو مسلمان تھیں، عمر بن خطاب انہیں اسلام چھوڑوانے کے لیے سزا دے رہے تھے، وہ اس وقت مشرک تھے، جب انہیں مارتے مارتے تھک جاتے تو کہتے: معذرت میں نے تجھے صرف تھکاوٹ کی وجہ سے چھوڑا ہے، اللہ تیرے بارے میں فیصلہ کرے، وہ لونڈی بھی آگے سے کہتی: اللہ تیرے بارے میں فیصلہ کرے، چنانچہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا، سیدنا عمار بن یاسر، سیدنا بلال اور ان کے دیگر ساتھیوں کو جنہیں تکالیف پہنچتی تھیں، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد کیا تھا، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لقب اس وجہ سے ''عتیق'' پڑ گیا، سیدنا عمار بن یاسر ان باتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے: اللہ تعالیٰ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اور ان ساتھیوں کے ساتھ حسن سلوک پر جزائے خیر دے اور اللہ تعالیٰ فاکہہ اور ابوجہل دونوں کو رسوا کرے۔

پھر یہ اشعار پڑھتے: جس رات وہ دونوں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے برا سلوک کر رہے تھے، انہیں کسی ایسی چیز کا کوئی اندیشہ نہیں تھا، جس سے کوئی عقل مند آدمی ڈر جاتا ہے، سیدنا بلال رضی اللہ عنہ رب العالمین کی توحید کا ڈنکا بجاتے ہوئے کہتے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے مہلت دے گا، اگر یہ مجھے قتل کریں گے تو اس حال میں قتل کریں گے کہ میں موت کے خوف سے رحمٰن کے ساتھ شرک کرنے والا نہیں ہوں گا، اے ابراہیم، یونس، موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کے رب! مجھے اس آزمائش سے نجات دے، پھر اسے مہلت نہ دے جو آل غالب میں سے باوجود گناہ وظلم کے گمراہی کا طالب ہے۔ [1]

[90] حدثنا عبد الله قثنا إبراهيم بن الحجاج الناجي قثنا عبد الواحد بن زياد قال نا صدقة بن المثنى النخعي قال حدثني جدي رياح بن الحارث قال كنا في المسجد مع المغيرة بن شعبة في أناس كثير فجاء سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل فأوسع له المغيرة وقال ها هنا فجلس معه على السرير فجاء شاب من أهل الكوفة يقال له قيس بن علقمة فاستقبل المغيرة فسب وسب فقال سعيد بن زيد لمن يسب هذا فقال المغيرة يسب عليا فقال ويحك يا مغيرة الا أرى أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يسبون عندك ثم لا تغير لن أقول عليه ما لم يقل فيسألني عنه يوم القيامة سمعته يقول إن كذبا علي ليس ككذب على أحد من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار أبو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعلي في الجنة وعثمان بن عفان في الجنة وعبد الرحمن بن عوف في الجنة وسعد بن مالك في الجنة والزبير في الجنة وطلحة في الجنة وتاسع المسلمين لو شئت أن أسميه لسميته قال فضج الناس وقالوا يا صاحب رسول الله أخبرنا من تاسع المسلمين وناشدوه فقال لولا أنكم ناشدتموني ما أخبرتكم أنا تاسع المؤمنين ورسول الله صلى الله عليه وسلم يتم العاشر ثم قال والله لموقف رجل أو مشهد رجل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يغبر فيه وجهه أفضل من عبادة أحدكم عمره .

۹۰۔ رباح بن حارث رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں کثیر لوگوں کے ساتھ سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ان کے بیٹھنے کے لیے جگہ بنا کر کہا: ادھر آیئے، وہ ان کے ساتھ چارپائی پر بیٹھ گئے، اسی دوران اہل کوفہ سے ایک نوجوان آیا جس کو قیس بن علقمہ کہا جاتا تھا وہ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے سامنے آکر بُرا بھلا کہنے لگا تو سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کس کو نشانہ ہدف بنا رہا ہے؟ سیدنا مغیرہ

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ ورجالہ ثقات؛ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم اصبہانی: 1/147،148؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 3/254

بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو۔ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: مغیرہ! آپ کا برا ہو، کیا آپ کی موجودگی میں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا بھلا کہا جا رہا ہے اور آپ روکتے نہیں ہیں، میں وہ بات نہیں کہوں گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ارشاد فرمائی، جس کے بارے میں مجھ سے روز قیامت سوال کیا جائے گا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھ پر جھوٹ باندھنا کسی عام شخص پر جھوٹ باندھنے کی مانند نہیں ہے جو بھی مجھ پر جھوٹ باندھتا ہے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر جنت میں، عمر جنت میں، علی جنت میں، عثمان بن عفان جنت میں، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں، سعد بن مالک جنت میں، زبیر جنت میں، طلحہ جنت میں، اور نواں مسلمان بھی جنت میں اگر میں چاہوں تو اس کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔ تو راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے اس پر شور کیا اور کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہمیں نویں مسلمان کا نام بھی بتاؤ ہم آپ رضی اللہ عنہ کو اس پر اللہ کی قسم دیتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: چلو اگر تم مجھے اس پر قسم دے رہے ہو تو میں تم کو بتاتا ہوں کہ نواں مسلمان میں ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شامل کر کے دس پورے ہو جاتے ہیں پھر انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم اگر کوئی آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی ایسے مقام پر حاضر ہوا جس میں اس کا چہرہ غبار آلود ہوا تو اس کا وہ عمل تم میں سے ہر ایک کی زندگی بھر کی عبادت سے افضل ہے۔ [1]

[91] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو بكر بن أبي شيبة قثنا محمد بن بشر قثنا صدقة بن المثنى قال سمعت جدي رياح بن الحارث يذكر عن سعيد بن زيد يقول لمشهد شهده الرجل منهم يوما واحدا في سبيل الله مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اغبر فيه وجهه أفضل من عمل أحدكم ولو عمر عمر نوح

۹۱۔ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ صحابہ کرام کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دن اللہ کی راہ میں نکلنا اور اس میں ان کا چہرہ غبار آلود ہو جانا یہ تم میں سے ہر ایک کی زندگی بھر (کی عبادت) سے افضل ہے خواہ کسی کو سیدنا نوح علیہ السلام کی جتنی عمر ہی کیوں نہ دے دی جائے۔ [2]

[92] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا بن الماجشون يوسف بن يعقوب قال عبد الله قال أبي والماجشون هو يعقوب عن أبيه أن أبا هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وبينا رجل يمشي في حلة قد أعجبته هيئته خسف الله به الأرض فهو يتجلجل فيها الى يوم القيامة وشهد على ذلك أبو بكر وعمر وليس ثم أبو بكر ولا عمر .

۹۲۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی حلّہ پہنے ہوئے جا رہا تھا، اسے اپنی ایسی حالت بڑی اچھی لگی، اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کے ساتھ ہی زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت کے دن تک مسلسل زمین میں دھنستا چلا جا رہا ہے اور اس بات پر ابوبکر اور عمر گواہ ہیں، حالانکہ اس محفل میں سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما موجود نہیں تھے۔ [3]

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/187؛ سنن ابی داؤد: 4/212؛ سنن ابن ماجۃ: 1/48

[2] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/187؛ سنن ابی داؤد: 4/212؛ سنن ابن ماجۃ: 1/48

[3] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 10/258؛ صحیح مسلم: 3/1654 1653

[93] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو عبد الرحمن عبد الله بن عمر بالكوفة سنة ثلاثين ومائتين قثنا المحاربي عن إسماعيل بن أبي خالد عن زبيد السياس عن الشعبي عمن حدثه عن علي قال كنت جالسا مع النبي صلى الله عليه وسلم إذ أقبل أبو بكر وعمر فلما نظر إليهما رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا علي هذان سيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين إلا النبيين والمرسلين ثم قال يا علي لا تخبرهما.

۹۳۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے جب آپ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی یہ اہل جنت کے اولین و آخرین کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔ البتہ انبیاء اور رسل اس سے مستثنیٰ ہیں پھر فرمایا: اے علی ان دونوں کو خبر نہ دینا۔ (1)

[94] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الله بن عمر بن أبان قثنا المحاربي عن بن جناب عن زبيد عن عامر عن نفيع أو بن نفيع عن علي مثل ذلك.

۹۴۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل روایت مروی ہے۔ (2)

[95] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو بكر بن أبي عون المديني قال سمعت إبراهيم بن شكله بن المهدي يقول تدرون لم خصصت ولد أبي بكر من ثلثي لأنه لم يعرف أحد من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الا وقد خلف لعياله شيئا غير أبي بكر الصديق فإنه آثر الله ورسوله بما له كله فأحببت ان أكافيء ولد أبي بكر من مالي دون من هو أقرب الي رحما.

۹۵۔ ابراہیم بن شکلہ بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے (اپنے مال سے) ثلث کیوں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے لیے خاص کیا ہے؟ اس لیے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ نبی کریم ﷺ کے تمام اصحاب نے اپنے اہل وعیال کے لیے کچھ نہ کچھ چھوڑا ہے اور انہوں نے اپنا مال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر قربان کر دیا ہے، لہٰذا میں پسند کرتا ہوں کہ اپنے مال سے آل ابوبکر کی مکافات کروں، نہ کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کی۔ (3)

[96] حدثنا عبد الله قال حدثني سريج بن يونس قثنا يوسف بن يعقوب الماجشون عن بن شهاب قال من فضل أبي بكر أنه لم يشك في الله عز وجل ساعة قط.

۹۶۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ انہوں نے کبھی لمحہ بھر بھی اللہ رب العزت کی ذات میں شک نہیں کیا۔ (4)

[97] حدثنا عبد الله قثنا أبو زيد النميري عمر بن شبة قال حدثني محمد بن يحيى وهو أبو غسان المدني قثنا عبد العزيز بن عمران عن أبيه عن عمر بن سعد عن بن شهاب قال كان أبو بكر الصديق أبيض لطيفا جعدا كأنما خرج من صدع حجر مشرف الوركين لا يثبت إزاره على وركيه.

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف والحدیث حسن بشواہدہ؛ تخریج: مسند الامام احمد 1/80، ح:602؛ سنن الترمذی:3664

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ابی جناب وہو یحییٰ بن ابی حیۃ بمہملۃ وتحتانیۃ الکلبی الکوفی ضعیف

(3) تحقیق: ابوبکر بن ابی عون المدینی لم یتعین لی تخریج: لم اقف علیہ

(4) تحقیق: اسنادہ صحیح الی الزہری؛ الصواعق المحرقۃ لابن عساکر، ص:85

۹۷۔ امام ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سفید رنگت، ہلکے جسم اور گھنگھریالے بالوں والے تھے، گویا کہ وہ ایک پتھر سے نکلے ہیں، ان کے پہلو اُبھرے ہوئے تھے جس کی وجہ سے ان کا تہبند پہلو اور پیٹ پر ٹھہرتا نہیں تھا۔ ❶

[98] حدثنا عبد الله قال حدثني إبراهيم بن جابر يتزل طاقات الغطريف قثنا موسى بن داود قثنا محمد بن أبان يعني بن صالح بن عمير عن عبد الله بن عثمان بن خثيم عن سعيد بن جبير وعكرمة في قوله عزوجل وصالح المؤمنين قال أبو بكر وعمر.

۹۸۔ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان [وصالح المومنین] (اور نیک ایمان دار) سے مراد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❷

[99] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو كامل فضيل بن الحسين بن كامل الجحدري قال نا روح بن عطاء بن أبي ميمونة قثنا علي بن زيد عن الحسن عن الأحنف بن قيس قال سمعت كلام عمر وخطبته وكلام عثمان وخطبته وكلام علي وخطبته فما كان منهم من أحد اعلم بما يخرج من رأسه ولا بمواضع الكلام من عائشة وكذلك كان أبوها.

۹۹۔ سیدنا احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی گفتگو اور خطبہ، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی گفتگو اور خطبہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی گفتگو اور ان کا خطبہ سنا ہے۔ پس ان میں سے کوئی بھی اپنے علم و معلومات کے اعتبار سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کے والد گرامی سے بڑا عالم نہیں تھا۔ ❸

[100] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا علي بن بحر يعني بن بري قثنا عيسى بن يونس قثنا زكريا عن أبي إسحاق عن هاني بن هاني عن علي قال كان أبو بكر يخافت بصوته إذا قرأ وكان عمر يجهر بقراءته وكان عمار إذا قرأ يأخذ من هذه السورة وهذه فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال لأبي بكر لم تخافت قال اني لأسمع من أناجي وقال لعمر لم تجهر بقراءتك قال اقرع الشيطان وأوقظ الوسنان وقال لعمار ولم تأخذ من هذه السورة وهذه قال أتسمعني اخلط به ما ليس منه قال لا قال فكله طيب.

۱۰۰۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آہستہ آواز سے قراءت کرتے تھے اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بلند آواز سے قراءت کرتے تھے اور سیدنا عمار رضی اللہ عنہ بغیر ترتیب کے سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے، ان کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے ابوبکر! آپ آہستہ آواز سے قراءت کیوں کرتے ہیں؟ عرض کیا: میں جس سے سرگوشی کرتا ہوں۔ اسے سناتا ہوں اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا: آپ بلند آواز سے کیوں پڑھتے ہیں؟ عرض کیا: میں شیطان کو بھگاتا ہوں اور سوئے ہوئے لوگوں کو جگاتا ہوں اور سیدنا عمار رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا: تم بغیر ترتیب کے سورتوں کی قراءت کیوں کرتے ہو؟ عرض کیا: کیا آپ نے مجھے کبھی قرآن کے ساتھ غیر قرآن کو خلط ملط کرتے سنا ہے؟ فرمایا: نہیں تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمام طریقے درست ہیں۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا عبدالعزیز بن عمران متروک وابوہ منکر الحدیث؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 188/3

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل محمد بن ابان بن صالح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 69/3؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 253/10

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف روح بن عطاء وعلی بن زید ضعیفان؛ ذکرہ ابن الجوزی فی صفۃ الصفوۃ: 36/2

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف رجال الاسناد ثقات لکن فیہ علۃ اختلاط ابی اسحاق وقد سمع منہ زکریا بعد اختلاطہ؛
مسند الامام احمد: 109/1؛ سنن ابی داؤد: 37/2؛ سنن الترمذی: 309/2

[101] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الله بن عمر أبو عبد الرحمن القرشي قثنا علي بن هاشم بن البريد عن أبيه عن أبي الجحاف قال لما بويع أبو بكر فبايعه علي وأصحابه قام ثلاثا يستقيل الناس يقول أيها الناس قد أقلتكم بيعتكم هل من كاره قال فيقوم علي في أوائل الناس فيقول والله لا نقيلك ولا نستقيلك ابدا قدمك رسول الله صلى الله عليه وسلم تصلي بالناس فمن ذا يؤخرك.

۱۰۱۔ ابوجحاف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے بھی بیعت کر لی۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تین دفعہ باہر آ کر لوگوں سے فرمانے لگے: لوگو! میں تمہاری بیعت تمہیں واپس لوٹاتا ہوں، کیا کوئی اس کو پسند کرتا ہے؟ لوگوں میں سے سب سے پہلے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر فرمانے لگے: اللہ کی قسم! نہ ہم بیعت واپس لیں گے اور نہ کبھی واپسی کا مطالبہ کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی امامت کے لیے آپ کو مقدم کیا تو بھلا کون آپ کو پیچھے کر سکتا ہے۔ ❶

[102] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا تليد بن سليمان قثنا أبو الجحاف قال لما بويع أبو بكر أغلق بابه دون الناس ثلاثا كل يوم يقول قد أقلتكم بيعتكم فبايعوا من شئتم قال كل ذلك يقوم علي يعني بن أبي طالب فيقول لا نقيلك ولا نستقيلك قدمك رسول الله صلى الله عليه وسلم فمن يؤخرك.

۱۰۲۔ ابوجحاف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو انہوں نے تین دن تک لوگوں کے لیے اپنے گھر کا دروازہ بند رکھا اور تین دن لگاتار آ کر فرماتے رہے: میں تم سے لی جانے والی بیعت تمہیں واپس لوٹاتا ہوں، تم جس کی چاہو بیعت کر لو، اس بات پر سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہر دن انہیں کہتے رہے: نہ ہم بیعت واپس لیتے ہیں اور نہ واپسی کا مطالبہ کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مقدم کیا تو بھلا کون آپ کو مؤخر کرے گا۔ ❷

[103] حدثنا عبد الله قثنا محمد بن حميد الرازي قال نا عبد الرحمن بن مغراء عن مجالد عن الشعبي قال سألت بن عباس من أول من اسلم فقال أبو بكر الصديق ثم قال اما سمعت قول حسان بن ثابت

إذا تذكرت شجوا من أخي ثقة	فاذكر أخاك أبا بكر بما فعلا
خير البرية اتقاها واعد لها	بعد النبي واوفاها بما حملا
الثاني التالي المحمود مشهده	وأول الناس منهم صدق الرسلا

۱۰۳۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ کس نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا تو فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے۔ پھر فرمایا کیا تم نے سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر نہیں سنا: ”جب تو اپنے معتبر بھائیوں کی گریہ وزاری کو یاد کرے تو اپنے بھائی ابوبکر کو اُن کے کارناموں سمیت یاد کرنا۔ تقویٰ اور عدالت میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مخلوق میں سب سے بہتر تھے، اپنے عہدوں کی پاسداری کرنے والے تھے، وہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد) دوسرے شخص تھے، جن کی سب سے زیادہ تعریف کی جاتی تھی اور وہ لوگوں میں سب سے پہلے رسولوں کی تصدیق کرنے والے تھے۔“ ❸

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ، ابوالجحاف لم یلق ابا بکر ولا علیا؛ تخریج: کتاب السنۃ للخلال: 305/2

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل تلید بن سلیمان المحاربی ابی ادریس اوابی سلیمان الاعرج الکوفی فانہ متروک

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل محمد بن حمید الرازی فانہ متروک ومجالد بن سعید ضعیف؛ تخریج: کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 254/3

[104] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا إسماعيل بن إبراهيم عن يونس عن الحسن قال قال عمر لوددت اني من الجنة حيث أرى أبا بكر .

۱۰۴۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں جنت میں کسی مقام کی خواہش کروں تو اس مقام کی (خواہش) کروں گا جہاں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ سکوں۔ ❶

[105] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا تليد عن أبي الجحاف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بعث الله نبيا إلا كان له وزيران من أهل السماء ووزيران من أهل الأرض فوزيراي من أهل السماء جبريل وميكائيل ووزيراي من أهل الأرض أبو بكر وعمر .

۱۰۵۔ ابوجحاف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے جتنے نبی مبعوث فرمائے ہیں ہر نبی کے دو آسمان والوں سے اور دو زمین والوں سے وزیر تھے۔ چنانچہ آسمان والوں سے میرے دو وزیر جبریل علیہ السلام اور مکائیل علیہ السلام ہیں اور زمین والوں سے میرے دو وزیر ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❷

[106] قال أبو عبد الرحمن ذاكرت أبي رحمه الله بحديث أبي سعيد الأشج من حديث تليد عن عطية عن أبي سعيد قال هو مرسل عن تليد عن أبي الجحاف فقط .

۱۰۶۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل روایت ہے جو کہ تلید اور ابوجحاف کے واسطے سے ہے اور وہ مرسل ہے۔ ❸

[107] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا تليد قال سمعت منصورا يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم من أصبح منكم اليوم صائما قال الصديق أنا قال من تصدق منكم اليوم على سائل بشيء قال قال الصديق انا قال من عاد منكم اليوم مريضا قال قال الصديق أنا قال من شيع منكم اليوم جنازة قال قال الصديق أنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كان الله ليجمع هذه الخصال إلا لرجل من أهل الجنة .

۱۰۷۔ منصور رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کون روزہ دار ہے؟ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم میں سے آج کس نے کسی سائل پر کوئی چیز صدقہ کی ہے؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے، فرمایا: تم میں سے کس نے آج مریض کی عیادت کی ہے؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے، فرمایا: تم میں سے کون آج جنازے کے ساتھ گیا ہے؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ تمام صفات صرف جنتی آدمی میں جمع فرماتا ہے۔ ❹

[108] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الرحمن بن صالح قثنا يونس بن بكير ومحمد بن إسحاق عن أبي جعفر قال من جهل فضل أبي بكر وعمر فقد جهل السنة .

۱۰۸۔ امام ابوجعفر محمد بن علی بن حسین الباقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس شخص کو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل معلوم نہیں، بلاشبہ وہ شخص سنت سے جاہل ہے۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس الحسن والانقطاع لان الحسن لم یدرک عمر و کانت ولادتہ لسنتین بقیتا من خلافۃ عمر؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 351/3

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً، تلید متہم بالکذب وقد سبق فی رقم: 102

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ؛ تخریج: سنن الترمذی: 3680

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً لاجل تلید مع اعضالہ؛ والمتن صحیح؛ انظر: صحیح مسلم: 1028

❺ تحقیق: اسنادہ حسن الی ابی جعفر؛ تخریج: کتاب العلل للامام احمد بن حنبل؛ ص: 151؛ الشریعۃ للآجری: 1803

[109] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الرحمن بن صالح نا علي بن عابس عن كثير النواء أبي إسماعيل عن عبد الله بن مليل قال قال علي انه لم يكن نبي إلا قد أعطي سبعة رفقاء نجباء وان نبيكم عليه السلام أعطي أربعة عشر قلنا من هم قال أنا وابناي وحمزة وجعفر وأبو بكر وعمر وعبد الله بن مسعود وحذيفة وعمار والمقداد وأبو ذر وسلمان وبلال رحمهم الله .

۱۰۹۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر نبی کو سات رفقا ونجبا دیئے گئے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو 14 (رفقا ونجبا) عطا کیے گئے ہیں۔ ہم نے کہا: وہ کون ہیں تو فرمایا: میں (سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ)، میرے دو بیٹے (سیدنا حسن وسیدنا حسین رضی اللہ عنہما) سیدنا حمزہ، سیدنا جعفر، سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عبداللہ بن مسعود، سیدنا حذیفہ، سیدنا عمار، سیدنا مقداد، سیدنا ابوذر، سیدنا سلمان اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہم۔ ❶

[110] حدثنا عبد الله قال حدثني يعقوب بن إبراهيم الدورقي قثنا أبو معاوية قثنا أبو بكر الهذلي عن الحسن قال كان علي إذا ذكر أبا بكر وعمر قال رحمهما الله أخواي أخواي .

۱۱۰۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جب بھی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے تو فرماتے: اللہ ان دونوں پر رحم فرمائے وہ میرے بھائی تھے، میرے بھائی تھے۔ ❷

[111] حدثنا عبد الله قال حدثني أحمد بن إبراهيم الدورقي قثنا أحمد بن عبد الله بن يونس قال سمعت وكيع بن الجراح يقول لولا أبو بكر الصديق ذهب الإسلام .

۱۱۱۔ وکیع بن جراح رحمۃ اللہ علیہ فرمارہے تھے: اگر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو اسلام نہ رہتا۔ ❸

[112] حدثنا عبد الله قال حدثني حميد بن مسعدة قثنا يونس بن أرقم عن أبي إسماعيل كثير عن صفوان بن هانئ عن أبي سريحة قال سمعت عليا وهو على المنبر يقول كان أواها منيب القلب يعني أبا بكر وأن عمر ناصح الله فنصحه الله .

۱۱۲۔ ابوسریحہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ برسرِ منبر فرمارہے تھے: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل اور رجوع الی اللہ کرنے والے تھے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اللہ کے لیے خیرخواہی کرتے ہیں اور اللہ ان کی خیرخواہی کی قدردانی کرتا ہے۔ ❹

[113] حدثنا عبد الله قال حدثتني أم محمد خديجة عجوز كانت تختلف الى أبي رحمه الله تسمع منه وتحدثنا قالت نا أبو النضر قثنا أبو جعفر الرازي عن ربيع بن أنس قال مثل أبي بكر الصديق في الكتاب الأول مثل القطر أينما وقع نفع .

۱۱۳۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مثال قرآن مجید میں مذکور بارش کے اُس قطرے کی طرح ہے جو جہاں گرتا ہے نفع بخشتا ہے۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف علی بن عابس وکثیر النواء؛
تخریج: سنن الترمذی: 5/662؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 6/265,266؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم الاصبہانی: 1/128

❷ تحقیق: اسنادہ واہ لاجل ابی بکر الہذلی فانہ متروک؛ تخریج: لم اقف علیہ

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الفردوس للدیلمی: 3/358

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل کثیر؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/171

❺ تحقیق: اسنادہ حسن ان کانت ام خدیجۃ ثقۃ اوصدوقۃ؛ الصواعق المحرقۃ لابن عساکر: 85

[114] حدثنا عبد الله قال حدثني عباس بن محمد الدوري قثنا أحمد بن عبد الله بن يونس قال سمعت وكيعا يقول ونحن في طريق مكة لولا أبو بكر الصديق لذهب الإسلام.

۱۱۴۔ امام وکیع بن جراح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو اسلام مٹ جاتا۔ ❶

[115] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن عبد الله المخرمي قال رأيت شعيب بن حرب اوما الى ابنه فقبله ثم قال أتدرون لم قبلت محمدا لأنه قد وهب نفسه في نصرة أبي بكر وعمر.

۱۱۵۔ محمد بن عبداللہ مخرمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے شعیب بن حرب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے بیٹے کی طرف اشارہ کیا پھر بوسہ لیا پھر فرمایا: تم جانتے ہو کہ میں نے (اپنے بیٹے) محمد کا بوسہ کیوں لیا ہے؟ اس لیے کہ اس نے اپنی جان کو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی حمایت کے لیے وقف کر رکھا ہے۔ ❷

[116] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن الحسين بن إبراهيم بن إشكاب قثنا يزيد بن هارون قثنا أبو معشر قثنا أبو وهب مولى أبي هريرة أن رسول الله قال ليلة أسري به لجبريل عليه السلام إن قومي لا يصدقوني فقال له جبريل بلى يصدقك أبو بكر الصديق.

۱۱۶۔ سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معراج کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا جبریل علیہ السلام سے دریافت فرمایا: بلاشبہ میری قوم (اس واقعہ کی) تصدیق نہیں کرے گی تو سیدنا جبریل علیہ السلام نے کہا: کیوں نہیں؟ سیدنا ابوبکر صدیق آپ کی تصدیق کریں گے۔ ❸

[117] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا خالد بن نافع مولى الأشعريين قثنا الحر بن الصياح النخعي قال بلغنا أن النبي صلى الله عليه وسلم قال أنا في الجنة وأبو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعثمان في الجنة وعلي في الجنة وطلحة في الجنة والزبير في الجنة وعبد الرحمن في الجنة وسعد في الجنة وسعيد بن زيد في الجنة.

۱۱۷۔ حر بن صیاح النخعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں، ابوبکر جنت میں، عمر جنت میں، عثمان جنت میں، علی جنت میں، طلحہ جنت میں، زبیر جنت میں، عبدالرحمن جنت میں، سعد جنت میں اور سعید بن زید جنت میں ہیں۔ ❹

[118] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا إسماعيل بن إبراهيم قثنا غالب يعني القطان قال قال بكر بن عبد الله إن أبا بكر لم يفضل الناس بأنه كان أكثرهم صلاة وصوما إنما فضلهم بشيء كان في قلبه.

۱۱۸۔ بکر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز اور روزے کی کثرت کی وجہ سے لوگوں پر فضیلت حاصل نہیں کی بلکہ انہوں نے ان پر فضیلت اس چیز کی وجہ سے حاصل کی جو ان کے دل میں (محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم) تھی۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح، تقدم تخریجہ فی رقم: 111

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: لم اقف علیہ

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف ابی معشر نجیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 170/3

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف خالد بن نافع الاشعری، تخریج: سنن الترمذی: 647/5؛ سنن ابن ماجۃ: 48/1؛ السنن الکبریٰ للبیہقی: 58/5

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح الی بکر بن عبداللہ المزنی

[119] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو معمر قثنا الهيثم بن عدي أبو عبد الرحمن عن مجالد عن الشعبي قال قال ابن عباس أول من صلى أبو بكر ثم تمثل بأبيات حسان بن ثابت

إذا تذكرت شجوا من أخي ثقة فاذكر أخاك أبا بكر بما فعلا
خير البرية اتقاها واعد لها إلا النبي وأوفاها بما حملا
والثاني التالي المحمود مشهده وأول الناس منهم صدق الرسلا

۱۱۹۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے نماز پڑھنے کی سعادت حاصل کی پھر انہوں نے بطور دلیل سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے یہ اشعار پڑھے:

حسان بن ثابت جب تجھے اپنے با اعتماد بھائی کا غم لاحق ہو تو اپنے بھائی ابوبکر کے کارنامے یاد کر لیا کر، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ساری مخلوق میں سب سے زیادہ متقی، عادل اور اپنی ذمہ داری سب سے بڑھ کر پوری کرنے والے تھے وہ [غار ثور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ] دوسرے تھے، ان کی حاضری قابل ستائش تھی اور انہوں نے سب سے پہلے انبیائے کرام علیہم السلام کی تصدیق کی۔ ❶

[120] حدثنا عبد الله قال حدثني هارون بن سفيان قثنا معاوية بن عمرو قثنا زائدة عن عطاء بن السائب عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طير الجنة أعظم من البخت فقال أبو بكر يا رسول الله ان ذاك لطير ناعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا بكر آكله أنعم منه والله إني لأرجو أن تكون يا أبا بكر ممن يأكل منه .

۱۲۰۔ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کے پرندے بختی اونٹ سے بڑے ہوں گے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: پھر تو وہ پرندے بڑے عمدہ ہوں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر! ان کو کھانے والے ان سے بھی زیادہ بہتر ہوں گے۔ ابوبکر! باخدا مجھے اُمید ہے کہ آپ بھی انہی لوگوں میں سے ہوں گے جو انہیں تناول کریں گے۔ ❷

[121] حدثنا عبد الله قال حدثني هارون بن سفيان قثنا معاوية يعني بن عمرو قثنا زائدة قثنا هشام بن عروة عن عروة قال أتى قوم عمر فقالوا ما رأينا خليفة خيرا منك قال فضربهم عمر فقال أتقولون هذا لي وقد رأيتم أبا بكر .

۱۲۱۔ عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک جماعت آ کر کہنے لگی: ہم نے آپ سے بہتر خلیفہ نہیں دیکھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مارا تو فرمایا: کیا تم میرے بارے میں یہ بات کہتے ہو حالانکہ تم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہوا ہے۔ ❸

[122] حدثنا عبد الله قال حدثني هارون بن سفيان قثنا معاوية يعني بن عمرو قثنا زائدة قثنا مغيرة عن إبراهيم قال قال رجل لعمر ما رأيت رجلا خيرا منك فقال له عمر رأيت أبا بكر فقال لا قال لو قلت نعم لجلدتك .

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل الہیثم بن عدی؛ تخریج: زیادات الزہد لعبداللہ بن احمد؛ ص:112

❷ تحقیق: ہارون بن سفیان لم اجدہ والباقون ثقات الا انہ مرسل؛ تخریج: مسند الامام احمد بن حنبل:3/221؛ سنن الترمذی:4/680

❸ تحقیق: رجال الاسناد ثقات غیر ہارون فلم اجدہ؛ تخریج: لم اقف علیہ

۱۲۲۔ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو کہا کہ میں نے آپ سے بہتر آدمی نہیں دیکھا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: کیا تو نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں! فرمایا: اگر تو اثبات میں جواب دیتا تو میں تجھے [بطورِ تعزیر] کوڑے لگاتا۔ ❶

[123] حدثنا عبد الله قال حدثني هارون بن سفيان نا معاوية يعني ابن عمرو قثنا زائدة عن مغيرة قال سمعت الشعبي يقول قال عمر إني لأستحي من ربي أن أخالف أبا بكر .

۱۲۳۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی معاملے میں سیدنا ابو بکر صدیق کی مخالفت کرنے میں مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ ❷

[124]حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن سليمان بن خالد الفحام أبو جعفر نا علي بن هاشم عن كثير يعني النواء قال قلت لأبي جعفر أن فلانا حدثني عن علي بن حسين أن هذه الآية أنزلت في أبي بكر وعمر ونزعنا ما في صدورهم من غل إخوانا على سرر متقابلين قال والله إنها لفيهم أنزلت ففي من نزلت إلا فيهم قلت وأي غل هو قال غل الجاهلية ان بني تيم وعدي وبني هاشم كان بينهم في الجاهلية فلما أسلم هؤلاء القوم تحابوا فاخذت أبا بكر الخاصرة فجعل علي يسخن يده فيكمد بها خاصرة أبي بكر فنزلت هذه الآية

۱۲۴۔ علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! یہ آیت (ونزعنا ما في صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين) ''ہم ان کے سینوں سے باہمی رنجش نکال دیں گے۔'' سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی، میں نے پوچھا: ان کے درمیان کیا رنجش تھی؟ انہوں نے جواب دیا: زمانہ جاہلیت میں بنو عدی، بنو تیم اور بنو ہاشم کے درمیان ناچاکی تھی۔ جب یہ حضرات مسلمان ہوئے تو آپس میں شیر و شکر ہو گئے۔ اسی دوران سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں درد اٹھا تو سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھوں سے حرارت پہنچا کر اس کے ذریعے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو کو گرم کرتے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ❸

[125] حدثني أبو صالح الحكم بن موسى نا شعيب بن إسحاق عن مسعر عن عمرو بن مرة عن خيثمة قال اتى عمر شاعر فقال أنشدك فما استنشد قال فجعل ينشد فذكر النبي صلى الله عليه وسلم في شعره فقال رحم الله محمدا بما صبر قال عمر قد فعل قال ثم أبا بكر جميعا وعمر فقال ما شاء الله .

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علل ثلاث: جہالۃ الرجل والانقطاع بین ابراہیم وعمر وتدلیس مغیرۃ وہارون بن سفیان لم اجدہ والباقون ثقات؛
تخریج: ریاض النضرۃ للمحب الطبری: 163/1؛

❷ تحقیق: رجال الاسناد ثقات غیر ہارون فلم اجدہ ومغیرۃ ہو ابن مقسم الضبی مدلس لکنہ لا یضر فقد صرح بالسماع من الشعبی،
اخرجہ العشاری فی فضائل الصدیق؛ ص:4؛
تخریج: مصنف عبدالرزاق: 304/10؛ جامع البیان فی ای القرآن للطبری: 284/4؛ السنن الکبریٰ للبیہقی: 224/6؛

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف کثیر النواء؛ تخریج: الدر المنثور فی التفسیر الماثور للسیوطی: 101/4؛ الجامع لاحکام القرآن للقرطبی: 33/10؛

۱۲۵۔ خیثمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شاعر آ کر کہنے لگا: میں آپ کو شعر سنانا چاہتا ہوں؟ حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ نے شعر کا مطالبہ نہ کیا تھا، چنانچہ اس نے اپنے شعر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے یوں کہا: اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کے صبر کرنے کی بدولت رحم فرمائے، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ اسی طرح ہوا (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یقیناً رحم کیا گیا) پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ دونوں پر رحم فرمائے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ماشاء اللہ (یعنی جیسے اللہ نے چاہا)۔ ❶

[126] حدثنا عبد الله قثنا سلمة بن شبيب أبو عبد الرحمن النيسابوري قال سمعت عبد الرزاق يقول والله ما انشرح صدري قط أن أفضل عليا على أبي بكر وعمر ورحمة الله على أبي بكر وعمر ورحمة الله على عثمان ورحمة الله على علي ومن لم يحبهم فما هو بمؤمن وان أوثق اعمالنا حبنا إياهم أجمعين رضى الله تعالى عنهم أجمعين ولا جعل لأحد منهم في اعناقنا تبعة وحشرنا في زمرتهم ومعهم آمين رب العالمين ،

۱۲۶۔ امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ابھی تک مجھے شرح صدر نہیں ہوا کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دوں۔ اللہ تعالیٰ سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم پر رحم کرے جو ان سے محبت نہیں کرتا وہ مومن نہیں ہے اور ہمارا مضبوط عمل ان سب سے محبت کرنا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو اور ہماری گردنوں میں ان میں سے کسی کے لیے تاوان نہ رکھے، ہمیں ان کے دھڑے اور ہمراہ اُٹھائے۔ اے رب العالمین! اس دعا کو قبول فرما۔ ❷

[127] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال قرى على يعقوب عن بن إسحاق فيمن شهد بدرا أبو بكر الصديق واسم أبي بكر عتيق وهو عبد الله بن عثمان بن كعب بن عمرو بن سعد بن تيم.

۱۲۷۔ ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام عتیق تھا اور ان کا نسب عبداللہ بن عثمان بن کعب بن عمرو بن سعد بن تیم تھا۔ ❸

وهذه الأحاديث من حديث أبي بكر بن مالك عن شيوخه وليست عن عبد الله بن أحمد

یہ مذکورہ احادیث ابوبکر بن مالک نے اپنے شیوخ سے بیان کی ہیں اور یہ روایات عبداللہ بن احمد سے مروی نہیں ہیں۔

[128]حدثنا هيثم بن خلف الدوري سنة تسع وتسعين ومائتين قثنا عبد الله بن مطيع قثنا هشيم عن حصين قال سمعت المسيب بن عبد خير الهمداني عن أبيه قال سمعت علي بن أبي طالب على المنبر وهو يقول إن خير هذه الأمة بعد النبي صلى الله عليه وسلم أبو بكر ثم عمر وانا قد احدثنا بعدهما احداثا يقضي الله فيها ما أحب .

۱۲۸۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ برسرِ منبر فرما رہے تھے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں، ان دونوں کے بعد ہم نے کچھ نئے کام ایجاد کیے ہیں، ان میں پسندیدہ کاموں کو اللہ تعالیٰ نافذ فرما دے گا۔ ❹

---

❶ تحقیق: رجال الاسناد ثقات لکنہ منقطع؛ قال ابوزرعۃ خیثمۃ عن عمر مرسل؛ تخریج: لم اقف علیہ

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح الی عبدالرزاق؛ تخریج: کتاب العلل لاحمد بن حنبل: 233/1

❸ تحقیق: اسنادہ حسن

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح لغیرہ؛ تخریج: تقدم تخریجہ فی رقم: 40

[129] حدثنا أبو العباس الفضل بن صالح الهاشمي في جمادي سنة تسع وتسعين ومائتين قثنا هدبة بن عبد الوهاب قثنا محمد بن كثير قثنا الأوزاعي عن قتادة عن أنس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا إذ أقبل أبو بكر وعمر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذان سيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين الا النبيين والمرسلين .

۱۲۹۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اہل جنت کے عمر رسیدہ اولین و آخرین لوگوں کے سردار ہیں لیکن اس میں انبیا و رسل مستثنیٰ ہیں۔ ❶

[130] حدثنا الفضل بن صالح قثنا الحسين بن الحسن المروزي قثنا سفيان بن عيينة عن مطرف عن الشعبي عن أبي جحيفة قال سمعت عليا يقول ألا إن خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم عمر ثم الله أعلم بالثالث .

۱۳۰۔ سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: خبردار! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں کہ تیسرے نمبر پر کون افضل ہے؟۔ ❷

[131] حدثنا العباس بن إبراهيم القراطيسي قثنا محمد بن إسماعيل الأحمسي قثنا أسباط قثنا عمرو بن قيس عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أهل عليين ليراهم من أسفل منهم كما ترون الكوكب الدري في أفق السماء وإن أبا بكر وعمر منهم وأنعما .

۱۳۱۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں نیچے والے اہل علیین کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے افق میں چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو اور ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) ان ہی میں سے ہوں گے اور وہ کتنے اچھے ہیں۔ ❸

[132] حدثنا أحمد بن الحسن بن عبد الجبار الصوفي قثنا محرز بن عون قثنا عبد الله بن نافع المدني عن عاصم بن عمر عن أبي بكر بن عبد الله عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا أول من تنشق عنه الأرض ثم أبو بكر وعمر ثم أهل البقيع يبعثون معي ثم أهل مكة ثم احشر بين الحرمين .

۱۳۲۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے میں زمین (قبر) سے اٹھایا جاؤں گا پھر ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما)، پھر میرے ساتھ بقیع الغرقد والے اٹھائے جائیں گے پھر اہل مکہ، پھر حرمین (مکہ اور مدینہ) کے درمیان والے اٹھائے جائیں گے۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان: محمد بن کثیر صدوق کثیر الخطا، وتدلیس قتادۃ؛
تخریج: مسند الامام احمد: 80/1؛ سنن الترمذی: 610/5؛ سنن ابن ماجہ: 36/1؛ صحیح ابن حبان: 330/15

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 110/1؛ المصنف لابن ابی شیبۃ: 351/6

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعفہ عطیۃ بن سعد العوفی والباقون ثقات؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 284/2

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عاصم بن عمر العمری؛ تخریج: سنن الترمذی: 622/5

[133] حدثنا أحمد بن عبد الجبار قثنا محمد بن عباد سندولا قثنا تليد بن سليمان عن أبي الجحاف داود بن أبي عوف قال لما بويع أبو بكر اغلق بابه ثلاثا يقول أيها الناس أقيلوني بيعتكم كل ذلك يقول له علي لا نقيلك ولا نستقيلك قدمك رسول الله صلى الله عليه وسلم فمن ذا يؤخرك .

۱۳۳۔ داؤد بن ابی عوف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی گئی تو انہوں نے تین دن تک (لوگوں کے لئے) اپنے دروازے کو بند رکھا اور (روزانہ آ کر) فرماتے رہے: اے لوگو! میں تم سے لی بیعت واپس دیتا ہوں اس پر ہر بار سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان کو فرماتے رہے: نہ ہم آپ سے بیعت واپس لیں گے اور نہ واپسی کا مطالبہ کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مقدم فرمایا، بھلا کون آپ کو مؤخر کرے گا؟ [1]

[134] حدثنا أحمد قثنا أبو خيثمة قثنا وهب بن جرير قثنا أبي قال سمعت يعلى بن حكيم يحدث عن عكرمة عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج من مرضه الذي مات فيه عاصبا رأسه بخرقة فجلس على المنبر فحمد الله وأثنى عليه ثم قال انه ليس أحد أمن علي بنفسه وماله من بن أبي قحافة ولو كنت متخذا من الناس خليلا لاتخذت أبا بكر ولكن خلة الإسلام أفضل سدوا عني كل خوخة في المسجد غير خوخة أبي بكر .

۱۳۴۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں (حجرہ مبارک) سے باہر تشریف لائے اور اپنا سر مبارک کپڑے سے لپیٹا ہوا تھا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: اپنی جان و مال (قربان کرنے) کے اعتبار سے ابن ابوقحافہ سے بڑھ کر مجھ پر زیادہ احسان کرنے والا کوئی نہیں اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا لیکن اسلامی دوستی افضل ہے۔ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی کھڑکی کے علاوہ اس مسجد کی طرف کھلنے والی تمام کھڑکیوں کو بند کر دو۔ [2]

[135] حدثنا أحمد قثنا وهب بن بقية الواسطي قثنا عبد الله بن سفيان الواسطي عن بن جريج عن عطاء عن أبي الدرداء قال رآني رسول الله صلى الله عليه وسلم أمشي امام أبي بكر فقال يا أبا الدرداء اتمشي امام من هو خير منك في الدنيا والآخرة ما طلعت الشمس ولا غربت على أحد بعد النبيين والمرسلين أفضل من أبي بكر .

۱۳۵۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے آگے چل رہا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تم اس شخصیت کے آگے کیوں چل رہے ہو جو تم سے دنیا اور آخرت میں بہت بہتر ہے اور ہر اس شخص سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے مگر انبیا اور رُسل ابوبکر سے افضل ہیں۔ [3]

[136] حدثنا أحمد بن قدامة البلخي سنة تسع وتسعين ومائتين قثنا محمد بن مقاتل قثنا الفرات بن خالد وسفيان الثوري عن جامع بن أبي راشد عن منذر الثوري عن محمد بن الحنفية وهو بن علي بن أبي طالب قال قلت يا أبت من خير هذه الأمة بعد رسول الله قال أبو بكر قلت ثم من قال عمر قال فخشيت ان أقول ثم من فيقول عثمان فقلت أنت يا أبت فقال أبوك رجل من المسلمين .

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل تلید فانہ متروک متہم بالکذب

[2] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 21,67,32

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان: ضعف عبداللہ بن سفیان؛ وتدلیس ابن جریج؛ تخریج: صحیح ابن حبان: 127/1

۱۳۶۔ محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کا بہترین شخص کون ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے پوچھا: پھر کون؟ فرمایا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ۔ مجھے اس کا اندیشہ ہوا کہ اب اگر میں نے پوچھا: اس کے بعد کون؟ تو فرمادیں گے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ۔ اس لیے میں نے خود ہی کہا: اس کے بعد تو آپ ہی ہیں؟ فرمایا: تمہارا باپ تو مسلمانوں میں سے ایک عام انسان ہے۔ (1)

[137] حدثنا جعفر بن محمد الفريابي قثنا محمد بن مصفي الحمصي قثنا بقية بن الوليد عن ابن جريج عن عطاء عن أبي الدرداء قال رآني النبي صلى الله عليه وسلم وانا امشي امام أبي بكر فقال لم تمشي امام من هو خير منك إن أبا بكر خير من طلعت عليه الشمس أو غربت.

۱۳۷۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے آگے چل رہا ہوں تو فرمایا: تو اپنے سے بہتر شخصیت کے آگے کیوں چل رہا ہے؟ بلاشبہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہر اس شخص سے افضل ہیں جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔ (2)

[138] حدثنا أحمد بن محمد الحاسب سنة تسع وتسعين ومائتين قثنا أبو عمران الوركاني قثنا المعافى بن عمران عن إبراهيم بن محمد قثنا محمد بن المنكدر انه سمع جابر بن عبد الله يقول مر أبو بكر على أبي جهل وهو يعذب بلالا وهو يقول له ارتد وبلال يقول لا أحد إلا إياه فقال أبو جهل لأبي بكر الا تشتري مني أخاك قال بكم قال بكذا وكذا قال أبو بكر فإذا قلت نعم فقد جاز لي قال نعم قال أبو بكر قد أخذته ثم قال لبلال اذهب فإنك لمن أسلمت له فبلغ أبا بكر أن بلالا يقول والله لا أوذن لأحد بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما كان لبلال ان يقول ذاك فجاء أبو بكر فقال ان كنت اعتقتني لأكون معك لزمتك وان كنت اعتقتني لله فخلني ومن اعتقتني له فقال أبو بكر بل لله عز وجل.

۱۳۸۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ابوجہل کے پاس سے گزر ہوا، وہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو سزا دے رہا تھا اور ان کو کہہ رہا تھا کہ تُو مرتد ہو گیا ہے (نعوذ باللہ)۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: نہیں کوئی الٰہ مگر وہ اکیلی ہی ذات، ابوجہل نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا: کیا تو مجھ سے اپنے بھائی کو خریدے گا؟ فرمانے لگے: کتنے کا؟ اس نے کہا: اتنے کا (یعنی قیمت بتائی حدیث میں اس کی بیان کردہ قیمت کا ذکر نہیں کیا گیا) سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں اس پر ہاں کردوں تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ میرے ہو جائیں گے؟ اس نے کہا: ہاں۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو خرید کر فرمایا: اب میں تجھے صرف اس ذات کا غلام بناتا ہوں جس کے لیے تو مسلمان ہوا ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد) سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں کہ میں اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کبھی کسی کے لیے اذان نہیں کہوں گا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اس موقع پر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا مناسب نہیں تھا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اگر آپ نے مجھے اپنی ذات کے لیے آزاد کروایا تھا تو میں آپ کا غلام ہوں اور اگر آپ نے مجھے اللہ تعالیٰ کے لیے آزاد کیا تھا تو مجھے میرے حال پر چھوڑ دیجیے میں اسی کے لیے ہوں جس کے لیے آپ نے مجھے آزاد کیا تھا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ میں نے تو آپ کو اللہ ہی کے لیے آزاد کیا تھا۔ (3)

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 20/7؛ سنن ابی داود: 206/4

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس بقیۃ وابن جریج؛ تخریج: السنۃ لابن ابی عاصم: 119

(3) اسنادہ ضعیف جداً لاجل ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 319/1؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 236/3؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم الاصبہانی: 150/1

[139] حدثنا الحسن بن الطيب البلخي قثنا جعفر بن حميد القرشي قثنا يونس بن أبي يعفور عن عون بن أبي جحيفة عن أبيه قال سمعت عليا يهتف على أعوادكم هذه يقول ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبي الله صلى الله عليه وسلم قال أبو بكر والثاني عمر ولو شئت لسميت الثالث رضى الله تعالى عنهم أجمعين .

۱۳۹۔ سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اپنے منبر پر ارشاد فرمارہے تھے: کیا میں تم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے سب سے افضل آدمی کے متعلق خبر نہ دوں؟ تو فرمانے لگے: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور اگر میں چاہوں تو تیسرے آدمی کا نام بھی لے سکتا ہوں، اللہ ان تمام کے ساتھ راضی ہو۔ ❶

[140] حدثنا عبد الله بن أحمد بن محمد بن حنبل قال حدثني أبي قثنا عبد الصمد بن الوارث قثنا زائدة قثنا عبد الملك بن عمير عن أبي بردة عن أبيه قال مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مروا أبا بكر يصلي بالناس فقالت عائشة يا رسول الله ان أبا بكر رجل رقيق فقال مروا أبا بكر يصلي بالناس فإنكن صويحبات يوسف فأم أبو بكر الناس ورسول الله صلى الله عليه وسلم حي .

۱۴۰۔ سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے تو فرمایا: میرا ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بلاشبہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نرم دل آدمی ہیں تو فرمایا: ابوبکر کو میرا حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ بلاشبہ تم صواحبات یوسف کی طرح ہو۔ تو سیدنا ابوبکر صدیق نے (لوگوں کو) امامت کروائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حیات تھے۔ ❷

[141] حدثنا عبد الله قال حدثني وهب بن بقية الواسطي قثنا عمر بن يونس اليمامي عن الحسن بن زيد بن حسن قال حدثني أبي عن أبيه عن علي قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فأقبل أبو بكر وعمر فقال يا علي هذان سيدا كهول أهل الجنة وشبابها بعد النبيين والمرسلين .

۱۴۱۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی یہ دونوں اہل جنت کے اولین و آخرین بوڑھوں اور نوجوانوں کے سردار ہیں۔ لیکن انبیا و رسل اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ❸

[142] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قثنا مسعر وسفيان عن عثمان بن المغيرة عن علي بن ربيعة الوالبي عن أسماء بن الحكم الفزاري عن علي بن أبي طالب قال كنت إذا سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا نفعني الله بما شاء منه فإذا حدثني به غيري استحلفته فإذا حلف لي صدقته وان أبا بكر حدثني وصدق أبو بكر انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من رجل يذنب ذنبا فيتوضأ فيحسن الوضوء ثم يصلي ركعتين فيستغفر الله عز وجل الا غفر له .

۱۴۲۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی تو اللہ نے جتنا چاہا مجھے نفع دیا لیکن جب بھی مجھے کسی دوسرے [شخص] نے حدیث بیان کی تو میں نے اس سے تصدیق کے لیے حلف لیا اور بلاشبہ سیدنا ابوبکر نے مجھے حدیث بیان کی تو سیدنا ابوبکر نے بالکل سچ فرمایا (یعنی ان سے میں نے حلف نہیں لیا اور انہوں نے مجھے بیان کیا)

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل الحسن بن الطیب البخلی فانہ متروک؛ تخریج: تقدم تخریجہ فی رقم:40

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری:2/164؛ صحیح مسلم:1/316

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: تقدم تخریجہ فی رقم:93

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو بھی گناہ کرتا ہے تو پھر اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور اللہ سے بخشش طلب کرتا ہے تو اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔ ❶

[143] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أسباط عن عمرو بن قيس قال سمعت جعفر بن محمد بن علي يقول بريء الله ممن تبرأ من أبي بكر وعمر.

۱۴۳۔ امام جعفر صادق بن محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ اس شخص سے بری ہے جو سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر کو برا بھلا کہتا ہے۔ ❷

[144] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أسباط قثنا كثير النواء قال سألت أبا جعفر محمد بن علي عن أبي بكر وعمر فقال تولهما فما كان في ذلك فهو في عنقي.

۱۴۴۔ کثیر النواء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوجعفر محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: تو ان دونوں کو دوست بنا اگر تجھے ان کی دوستی کی وجہ سے کچھ ہوا (دنیا میں ذلیل یا آخرت میں عذاب ہو نعوذ باللہ) تو اس کا ذمہ دار میں ہوں۔ ❸

[145] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أسباط قثنا كثير النواء قال سألت زيد بن علي عن أبي بكر وعمر فقال تولهما قال قلت كيف تقول فيمن يتبرأ منهما قال ابرأ منه حتى يتوب.

۱۴۵۔ کثیر النواء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا، انہوں نے فرمایا: تو ان دونوں کو دوست بنا، میں نے پوچھا: ان پر طعن و تشنیع کرنے والے لوگوں کے متعلق آپ کیا رائے رکھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں ان سے (اس وقت تک) بری ہوں، جب تک وہ توبہ نہ کرلیں۔ ❹

[146] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا يحيى بن آدم قثنا زهير عن الأسود بن قيس عن نبيح عن أبي سعيد الخدري انهم خرجوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فنزلوا رفقاء رفقة مع فلان ورفقة مع فلان قال فنزلت في رفقة أبي بكر وكان معنا أعرابي من أهل البادية فنزلنا بأهل بيت من الأعراب وفيهم امرأة حامل فقال لها الأعرابي اني لأبشرك ان تلدي غلاما إن أعطيتني شاة ولدت غلاما فأعطته شاة وسجع لها أساجيع قال فذبح الشاة فلما جلسوا القوم يأكلون قال رجل أتدرون ما هذه الشاة فأخبرهم قال فرأيت أبا بكر متبرزا مستقبلا يتقيأ.

۱۴۶۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گروہ بندی کی شکل میں نکلے ہر ایک کے ساتھ کوئی نہ کوئی [شخص] تھا۔ میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گروہ میں تھا اور ہمارے ساتھ کسی دور کی بستی سے ایک دیہاتی بھی تھا ہم دیہاتیوں کے ایک گھر کے پاس ٹھہرے ان میں ایک حاملہ عورت تھی اس کو (ہمارے ساتھی) دیہاتی نے کہا میں تجھے خوشخبری دیتا ہوں کہ تو بچہ جنم دے گی اگر تو مجھے بکری دے۔ اس نے بچہ ہی جنم دیا تو اس نے بکری دے دی اور دیہاتی اس کے لیے کوئی ہم کافیہ کلام (جو اکثر اوقات اہل نجوم وغیرہ پڑھتے ہیں) پڑھ رہا تھا۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/9، 10؛ سنن ابی داؤد: 2/86؛ سنن الترمذی: 2/257

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح الی جعفر بن محمد بن علی وھو ابن الحسن بن علی ابی عبداللہ المعروف بالصادق؛ تخریج: کتاب السنۃ لعبداللہ بن احمد: 2/557

❸ اسنادہ ضعیف لضعف کثیر بن اسماعیل النواء؛ ابوجعفر ھو امام الباقر؛ تخریج: کتاب السنۃ لعبداللہ بن احمد: 2/577

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ

بکری کو ذبح کیا گیا تو جب قوم والے بیٹھ کر کھا رہے تھے تو ایک آدمی نے کہا: تم جانتے ہو کہ یہ بکری کہاں سے آئی ہے؟ تو اس نے ان کو خبر دی (یعنی اس دیہاتی اور عورت کی آپس میں ہونے والی گفتگو سنائی) میں نے ابوبکر کو دیکھا وہ میدان میں قبلہ رخ اس کی قے کر رہے تھے۔ (1)

[147] حدثنا عبد الله قثنا أحمد بن محمد بن أيوب قثنا أبو بكر يعني ابن عياش عن عمرو بن ميمون عن أبيه أن عمر قال لأبي بكر أمدد يدك نبايعك قال علام تبايعوني فوالله ما أنا بأتقاكم ولا أقواكم أتقانا سالم يعني مولى أبي حذيفة وأقوانا عمر قال أمدد يدك { إذ هما في الغار إذ يقول لصاحبه لا تحزن إن الله معنا } قال فبايعوه وجعلوا له ألفي درهم قال زيدوني إنكم قد منعتموني من التجارة ولي عيال فزادوه خمس مائة درهم وجعلوا له شاة كل يوم يطعمها المسلمين فقال طيبوا لأهلي رأسها وأكارعها ففعلوا.

۱۴۷۔ میمون رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا کہ آپ اپنا ہاتھ آگے بڑھائیے تاکہ ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں تو انہوں نے فرمایا: تم میرے ہاتھ پر کس وجہ سے بیعت کرتے ہو حالانکہ میں نہ تو تم میں سے زیادہ متقی ہوں نہ تم میں زیادہ قوی ہوں ہم میں زیادہ متقی سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں اور ہم میں قوی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنا ہاتھ آگے بڑھائیے پھر یہ آیت پڑھی (ترجمہ: دو میں سے دوسرا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے جب یہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر آپ کی بیعت ہوئی اور آپ کے لیے ماہانہ دو ہزار درہم مقرر کیا گیا (آپ رضی اللہ عنہ اپنے امور خلافت کے ساتھ ساتھ تجارت بھی کیا کرتے تھے) پھر جب آپ کی سرکاری ذمہ داریوں نے آپ سے تجارت چھڑوا دی) پھر آپ نے فرمایا: اب تمہاری ذمہ داریوں نے مجھ سے تجارت چھڑوا دی ہے اس لیے میرا وظیفہ زیادہ کرو کیونکہ میرے بھی اہل وعیال ہیں پھر آپ کا وظیفہ پانچ سو درہم بڑھا کر زیادہ کر دیا گیا اور ایک بکری روزانہ مقرر کر دی گئی جس کو آپ غریب مسلمانوں کو کھلاتے تھے اور ان کو فرماتے: سری پائے میرے اہل وعیال کے لیے چھوڑ دینا اور لوگ ایسا ہی کرتے۔ (2)

[148] حدثنا عبد الله قثنا محمد بن سليمان بن حبيب الأسدي أبو جعفر لوين قثنا بن عيينة عن جعفر عن أبيه سمعه من عبد الله بن جعفر قال ولينا أبو بكر فما ولينا أحد من الناس مثله.

۱۴۸۔ امام عبداللہ بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے امیر ہیں لوگوں میں ان جیسا ہمارا کوئی امیر نہیں۔ (3)

[149] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا معاوية بن عمرو قثنا زائدة عن عاصم عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اني رأيتني على قليب انزع بدلو ثم أخذها أبو بكر فنزع بها ذنوبا أو ذنوبين فيهما ضعف والله يرحمه ثم أخذهما عمر فإن برح ينزع حتى استحالت غربا ثم ضربت بعطن فما رأيت من نزع عبقري أحسن من نزع عمر.

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 31/1

(2) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 185/3

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: فضائل الصحابۃ للدارقطنی: 18

۱۴۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خود کو (خواب) میں دیکھا کہ میں کنویں سے پانی کا ڈول نکال رہا ہوں پھر ڈول کو ابو بکر نے پکڑا ایک یا دو ڈول پانی نکالا، ان کے نکالنے میں کمزوری تھی۔ اللہ ان پر رحم کرے پھر عمر نے ڈول کو پکڑا وہ نکالتے رہے یہاں تک کہ ڈول بھاری ہو گیا پھر (لوگوں نے) اپنے اونٹوں کو حوض سے سیراب کیا اور میں نے پانی نکالنے میں ان سے بڑھ کر کوئی طاقتور شخص نہیں پایا۔ ❶

[150] حدثنا عبد الله قال حدثني هارون بن سفيان قثنا معاوية يعني بن عمرو قثنا زائدة عن هشام عن الحسن قال بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رأيت كأني انزع على غنم سود فخالطها غنم عفر فأولت السود العرب والعفر من خالطهم من اخوانهم من العجم قال فبينما انا كذلك إذ جاء أبو بكر فأخذ الدلو فنزع ذنوبا أو ذنوبين وهو ضعيف والله يغفر له ثم جاء عمر فأخذ الدلو فاستحالت غربا فملأ الحياض وأروى الواردة وما رأيت من عبقري يفري فري عمر.

۱۵۰۔ حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میں کالی بکریوں کے لیے (پانی) نکال رہا ہوں تو ان سے کم سفید رنگ والی بکریاں مل جاتی ہیں تو میں نے اس کی تعبیریوں کی کہ کالی بکریوں سے مراد عرب ہیں اور کم سفید رنگ والی بکریوں سے مراد ان کے وہ عجمی بھائی ہیں جو ان سے ملتے ہیں تو اس حالت میں ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے تو (مجھ سے) ڈول کو پکڑا اور ایک یا دو ڈول نکالے اور ان سے نکالنے میں کمزوری تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے پھر ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ آئے اور ڈول کو پکڑا تو ڈھول بہت بھاری ہو گیا انہوں نے حوض کو (پانی سے) بھر دیا۔ آنے والے پیاسوں کو سیراب کر دیا اور میں نے ایسا کوئی باکمال سردار نہیں دیکھا جو عمر رضی اللہ عنہ کی طرح کام کرتا ہو۔ ❷

[151] حدثنا عبد الله قثنا داود بن رشيد قثنا سعيد بن مسلمة بن هشام بن عبد الملك قال نا إسماعيل بن أمية عن نافع عن بن عمر قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد وأبو بكر عن يمينه وعمر عن يساره فقال هكذا نبعث يوم القيامة.

۱۵۱۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے، اس وقت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزِ قیامت ہم یوں ہی اٹھائے جائیں گے۔ ❸

[152] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو سعيد الأشج عبد الله بن سعيد الكندي قثنا تليد بن سليمان عن أبي الجحاف عن عطية عن أبي سعيد قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ما من نبي الا وله وزيران من أهل السماء ووزيران من أهل الأرض فأما وزيراي من أهل السماء فجبريل وميكائيل عليهما السلام وأما وزيراي من أهل الأرض فأبو بكر وعمر رضى الله تعالى عنهما.

۱۵۲۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کے آسمان والوں میں سے دو وزیر ہیں اور زمین والوں سے دو وزیر ہیں۔ چنانچہ آسمان والوں سے میرے دو وزیر سیدنا جبریل علیہ السلام اور سیدنا میکائیل علیہ السلام ہیں اور زمین والوں سے میرے دو وزیر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن والحدیث صحیح، انظر: مسند الامام أحمد: 2/368، صحیح البخاری: 12/415,414، صحیح مسلم: 4/1860

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: صحیح البخاری: 12/414,415؛ صحیح مسلم: 4/1860,1861

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف سعید بن مسلمۃ ومضیٰ فی رقم: 77

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل تلید فانہ متہم بالکذب، وقد مضیٰ برقم: 105

[153] حدثنا عبد الله قال حدثنيه أبي قثنا تليد عن أبي الجحاف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بعث الله من نبي الا كان له وزيران فذكر مثله ولم يسنده عن عطية ولا أبي سعيد.

۱۵۳۔ ابو جحاف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے جتنے نبی مبعوث فرمائے ہر ایک کے دو وزیر تھے۔ ❶

[154] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا صفوان بن عيسى قال أنا أنيس بن أبي يحيى ح وحدثني أبي قثنا مكي قثنا أنيس بن أبي يحيى عن أبيه عن أبي سعيد الخدري قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي مات فيه وهو عاصب رأسه قال فاتبعته حتى صعد المنبر فقال إني الساعة لقائم على الحوض قال ثم قال ان عبدا عرضت عليه الدنيا وزينتها فاختار الآخرة فلم يفطن لها أحد من القوم الا أبو بكر فقال بأبي أنت وامي بل نفديك بأموالنا وأنفسنا وأولادنا قال ثم هبط رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المنبر فما رئي عليه حتى الساعة.

۱۵۴۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرضِ وفات میں ہمارے پاس تشریف لائے اور اپنا سر مبارک کپڑے سے باندھ رکھا تھا پس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: (یوں سمجھو کہ) میں اس وقت حوض پر کھڑا ہوں پھر فرمایا: ایک بندے کے سامنے دُنیا اور اس کی زینت پیش کی گئی تو اس نے آخرت کو پسند کیا، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کو اس بات کی سمجھ نہ آئی، انہوں نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے ماں باپ قربان ہوں بلکہ ہمارا مال و جان اور اولاد قربان ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے تو اس کے بعد آج تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ وہاں پر نہیں دیکھا گیا۔ (یعنی یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس منبر پر آخری خطبہ تھا)۔ ❷

[155] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قثنا الأعمش عن عبد الله بن مرة عن أبي الأحوص عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اني ابرأ الى كل خل من خله ولو اتخذت خليلا لاتخذت أبا بكر خليلا ان صاحبكم خليل الله.

۱۵۵۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار بلاشبہ میں تمام دوستوں کی دوستی سے بَری ہوں اور اگر میں (دنیا میں) کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر کو اپنا دوست بناتا۔ بے شک تمہارے نبی نے اپنے اللہ ربّ العزت کو اپنا دوست بنالیا ہے۔ ❸

[156] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا عبد الرزاق قال انا معمر عن أبي إسحاق عن أبي الأحوص عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كنت متخذا أحدا خليلا اتخذت ابن أبي قحافة خليلا.

۱۵۶۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابن ابو قحافہ کو خلیل بناتا۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً، کسابقہ مع ارسالہ

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح، وقد مضیٰ فی رقم:21

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم:69

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح لغیرہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم:69

[157] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال انا سفيان عن الأعمش عن عبد الله بن مرة عن أبي الأحوص قال قال عبد الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابرأ الى كل خليل من خله ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت ابن أبي قحافة خليلا وان صاحبكم خليل الله .

۱۵۷۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمام دوستوں کی دوستی سے اعلانِ برأت کرتا ہوں اور اگر میں کسی کو (لوگوں میں سے) اپنا دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا بلاشبہ تمہارے صاحب (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے خلیل ہیں، (یعنی انہوں نے اپنے اللہ رب العزت کو دوست بنالیا ہے)۔ ❶

[158] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرحمن قال نا سفيان عن أبي إسحاق عن أبي الأحوص عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لو كنت متخذا خليلا لاتخذت بن أبي قحافة .

۱۵۸۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں (لوگوں میں) کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ کو خلیل بناتا۔ ❷

[159] حدثنا محمد بن جعفر نا شعبة عن أبي إسحاق عن أبي الأحوص عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لو كنت متخذا خليلا لاتخذت أبا بكر .

۱۵۹۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں (لوگوں میں) کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا۔ ❸

[160] نا محمد بن جعفر الوركاني انا أبو الأحوص عن أبي إسحاق عن أبي الأحوص عن بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو كنت متخذا خليلا لاتخذت بن أبي قحافة .

۱۶۰۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں (لوگوں میں) کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا۔ ❹

[161] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو تميلة قال أخبرني عبيد بن سليمان قال سمعت الضحاك يقول في قوله عز وجل وصالح المؤمنين قال اخيار المؤمنين أبو بكر وعمر .

۱۶۱۔ ضحاک رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (وصالح المؤمنين) سے مراد مومنین کی بہترین شخصیات سیّدنا ابوبکر اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مصنف عبدالرزاق: 228/11

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح، وشعبة قديم السماع من ابی اسحاق

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح لغیرہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 81

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح الی الضحاک

[162] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن فضيل بن غزوان أبو عبد الرحمن الضبي قثنا سالم يعني بن أبي حفصة والأعمش وعبد الله بن صهبان وكثير النواء وابن أبي ليلى عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان أهل الدرجات العلى ليراهم من تحتهم كما ترون النجم الطالع في أفق من آفاق السماء وان أبا بكر وعمر منهم وأنعما.

۱۶۲۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں مقام علیین والوں کو ان سے نچلے مقام والے اس طرح دیکھیں گے جس طرح کہ تم آسمان کے افق میں چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو اور ابوبکر اور عمر انہی میں سے ہیں اور وہ سب سے اچھے ہیں۔ ❶

[163] حدثنا عبد الله قثنا داود بن عمرو الضبي قال سمعت أحمد بن حنبل قال سمعت سفيان بن عيينة يقول وأنعما قال وأهلا ثم سمعت أبي يحدث به عن بن عيينة مثله.

۱۶۳۔ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ ❷

[164] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا عبد الرزاق قال انا سفيان عن الأعمش عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان أهل الدرجات العلى ليراهم من تحتهم كما ترون النجم في أفق من آفاق السماء وأبو بكر وعمر منهم وأنعما.

۱۶۴۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں مقام علیین والوں کو ان سے نچلے مقام والے اس طرح دیکھیں گے جس طرح کہ تم اُفقِ آسمان میں چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو اور ابوبکر اور عمر انہی میں سے ہیں اور وہ بڑے اچھے ہیں۔ ❸

[165] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن زكريا بن أبي زائدة قال سمعت مجالدا يقول اشهد على أبي الوداك انه شهد على أبي سعيد الخدري انه سمعه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان أهل الجنة ليرون أهل عليين كما ترون الكوكب الدري في أفق السماء وإن أبا بكر وعمر لمنهم وأنعما فقال قال إسماعيل بن أبي خالد وهو جالس مع مجالد على الطنفسة وأنا أشهد على عطية العوفي أنه شهد على أبي سعيد الخدري أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول ذلك

۱۶۵۔ سیدنا سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت مقام علیین والوں کو (بلندی درجات کی وجہ سے) اس طرح دیکھیں گے جس طرح کہ تم افق آسمان میں چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو اور بلاشبہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما انہی میں (مقام علیین) سے ہیں اور بڑے اچھے ہیں، اسماعیل بن خالد کہتے ہیں: میں مجالد کے ساتھ فرش پر بیٹھا ہوا تھا، میں عطیہ عوفی پر گواہی دیتا ہوں، وہ آگے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے متعلق گواہی دیتے ہیں کہ انہوں نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ ❹

---

❶ اسنادہ ضعیف لضعف عطیۃ العوفی، ومحمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی، ومضیٰ برقم:131، وفیہ بیان: ان الحدیث حسن لغیرہ

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح الی ابن عیینۃ

❸ اسنادہ ضعیف لاجل عطیۃ

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف مجالد؛ تخریج: مسند الامام احمد:3/26

[166] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن الأعمش عن عطية بن سعد عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان أهل الدرجات العلى ليراهم من أسفل منهم كما ترون الكوكب الطالع في الأفق من آفاق السماء وأن أبا بكر وعمر منهم وأنعما.

۱۶۶۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں مقام علیین والوں کو ان سے نچلے مقام والے اسی طرح دیکھیں گے جس طرح کہ تم اُفق آسمان میں طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو اور بلاشبہ ابوبکر اور عمر انہی میں سے ہیں اور وہ بڑے اچھے ہیں۔ ❶

[167] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن عبيد قثنا إسماعيل بن أبي خالد عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أهل عليين ليراهم من هو أسفل منهم كما يرى الكوكب في أفق السماء وان أبا بكر وعمر لمنهم وأنعما.

۱۶۷۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں مقام علیین والوں کو ان سے نچلے مقام والے اس طرح دیکھیں گے جس طرح کہ تم اُفق آسمان میں روشن ستارے کو دیکھتے ہو اور بے شک ابوبکر اور عمر انہی میں سے ہیں اور وہ بڑے اچھے ہیں۔ ❷

[168] ان حدثنا عبد الله قال حدثني أبو معمر الهذلي إسماعيل بن إبراهيم بن معمر قثنا عبثر أبو زبيد عن سالم بن أبي حفصة ومطرف عن عطية عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أبو معمر ب وحدثني أبو إسماعيل عن مجالد عن أبي الوداك عن أبي سعيد قال أبو معمر ج ونا ابن فضيل عن الأعمش وكثير النواء وعبد الله يعني بن صهبان عن عطية عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن أهل الدرجات العلى ليراهم من أسفل منهم كما ترون الكوكب الدري في أفق السماء وإن أبا بكر وعمر منهم وأنعما.

۱۶۸۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں مقام علیین والوں کو ان سے نچلے مقام والے اس طرح دیکھیں گے جس طرح کہ تم اُفق آسمان میں روشن ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو اور بلاشبہ ابوبکر اور عمر انہی میں سے ہیں اور وہ بڑے اچھے ہیں۔ ❸

[169] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا تليد بن سليمان أبو إدريس قال انا أبو الجحاف عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أهل الدرجات العلى ليراهم أهل الجنة من أسفل منهم كما ترون الكوكب الدري وإن أبا بكر وعمر لمنهم وأنعما.

۱۶۹۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں مقام علیین والوں کو ان سے نچلے مقام والے اس طرح دیکھیں گے جس طرح کہ تم اُفق آسمان میں روشن ستارے کو دیکھتے ہو اور بلاشبہ ابوبکر اور عمر انہی میں سے ہیں اور وہ بڑے اچھے ہیں۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عطیۃ؛ تخریج: سنن ابن ماجۃ: 1/37؛ المصنف لابن ابی شیبۃ: 6/348

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 3/50

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عطیۃ؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 3/370؛ المعجم الصغیر للطبرانی: 1/220؛ مسند ابی یعلی: 3/472

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل تلید فھو متروک ومجالد أیضا ضعیف؛ تخریج: الکنی والاسماء للدولابی: 1/104

[170] حدثنا عبد الله قال حدثني إسماعيل بن موسى بن بنت السدي قثنا تليد عن أبي الجحاف عن عطية عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تركت فيكم ما إن تمسكتم به فلن تضلوا كتاب الله وأهل بيتي .

۱۷۰۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم ان کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہوں گے، ایک اللہ کی کتاب اور دوسرے میرے اہل بیت۔ ❶

[171] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا تليد بن سليمان قال انا أبو الجحاف قال أخبرني أبي قال ما مررت بدار القصارين الا ذكرت يوم الجماجم

۱۷۱۔ ابو الجحاف رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میرے باپ نے مجھے بیان کیا کہ میں جب بھی دھوبیوں کے گھر سے گزرتا ہوں (یہ دھوبی خانہ ولید نے بنایا تھا) تو مجھے کھوپڑیوں کا دن یاد آتا ہے۔ (اس سے مراد جنگ جمل کا دن ہے) ❷

[172]حدثنا عبد الله قال حدثني أبو بكر بن أبي شيبة نا عبد الله بن نمير نا سفيان الثوري قال انا أبو الجحاف وكان مرضيا عن أبي البختري قال قال علي إنما هو حب وبغض ورضى وسخط

۱۷۲۔ ابوالبختری سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ یہ (جنگ جمل کا دن) محبت و نفرت اور خوشی و ناراضی کا تھا۔ ❸

[173]حدثنا عبد الله قال حدثني زكريا بن يحيى بن صبيح زحمويه قال انا شريك عن أبي الجحاف عن عكرمة عن بن عباس قال الماء من الماء في الاحتلام

۱۷۳۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: احتلام میں پانی کے سبب پانی ہے۔ (یعنی جب نزول ہوگا تو پھر ہی غسل فرض ہوگا۔) ❹

[174]حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا تليد عن أبي الجحاف قال قال عكرمة قال بن عباس إذا رأى الرجل كأنه قد احتلم ولم ير ماء فلا يغتسل

۱۷۴۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب آدمی یہ خیال کرے کہ اسے احتلام ہوا ہے اور پانی نہ دیکھے تو وہ غسل نہیں کرے گا۔ ❺

[175] حدثنا عبد الله قثنا عبد الله بن عمر أبو عبد الرحمن نا علي بن هاشم قال حدثني أبي عن أبي الجحاف عن أبي بشير قال سمع ابن عمر رجلا يقول لا حول ولا قوة إلا بالله فقال كنز من كنوز الجنة

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل تلید فانہ متروک،
تخریج: مسند الامام احمد: 4/371,376؛ سنن الدارمی: 2/431؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/148,110

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل تلید فانہ متروک، ووالد ابی الجحاف سوید لم اجدہ؛ تخریج: کتاب السنۃ للخلال: 2/467

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ فان ابا البختری لم یسمع علیا؛ تخریج: لم اقف علیہ

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف؛ تخریج: سنن الترمذی: 1/186؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 11/304

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل تلید؛ تخریج: لم اقف علیہ

۱۷۵۔ ابوبشیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو 'لا حول ولا قوة إلا بالله' پڑھتے سنا تو اسے فرمایا: یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ ❶

[176]حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن فضيل قثنا سالم يعني بن أبي حفصة قال سألت أبا جعفر وجعفرا عن أبي بكر وعمر فقالا لي يا سالم تولهما وابرأ من عدوهما فإنهما كانا أمامي هدى قال وقال لي جعفر يا سالم أبو بكر جدي أيسب الرجل جده قال وقال لا نالتني شفاعة محمد يوم القيامة إن لم أكن أتولاهما وأبرأ من عدوهما

۱۷۶۔ ابوحفصہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ اور جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا تو ان دونوں نے مجھے کہا: اے سالم! تو ان دونوں کو اپنا دوست بنا اور میں ایسے شخص سے اعلانِ براءت کرتا ہوں جو ان سے دشمنی رکھتا ہے بلاشبہ وہ دونوں امام و رہنما ہیں اور امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے کہا: سالم! سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے دادا ہیں کیا کوئی شخص اپنے دادا کو بھی گالی دیتا ہے؟ راوی کہتے ہیں، انہوں نے مزید کہا: روز قیامت مجھے سیدنا محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو، اگر میں ان دونوں کو اپنا دوست اور ان کے دشمنوں سے اعلان براءت نہ کروں۔ ❷

[177]حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن آدم قثنا أبو بكر يعني ابن عياش عن الأعمش عن أبي صالح قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم أبا بكر على الموسم فلما سار بعث عليا في أثره بآيات من أول براءة فرجع أبو بكر فقال يا رسول الله ما لي قال خير أنت صاحبي في الغار وصاحبي على الحوض قال فقال أبو بكر رضيت

۱۷۷۔ ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حج کے موقع پر سورت براءت کی چند ابتدائی آیات دے کر بھیجا، بعد میں ان کے پیچھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو (ان کی جگہ) بھیج دیا تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے واپس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ساتھ یہ معاملہ کیوں ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو بہتر ہے کیونکہ تو میرا رفیق غار ہے اور اسی طرح حوض پر میرا ساتھی ہے۔ راویٔ حدیث بیان کرتے ہیں پھر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اب راضی ہوں۔ ❸

[178]حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا هاشم بن القاسم قثنا أبو عقيل وهو عبد الله بن عقيل الثقفي قثنا كثير أبو إسماعيل عن صفوان بن قبيصة الأحمسي عن أبي سريحة شيخ من أحمس قال سمعت عليا يقول ألا إن أبا بكر كان أواها منيب القلب ألا وإن عمر ناصح الله فنصحه

۱۷۸۔ ابوسریحہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے میں نے سنا کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل اور رجوع الی اللہ کرنے والے تھے، یقیناً سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اللہ کے لیے خیر خواہی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی خیر خواہی کی قدردانی کرتا ہے۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف؛ تخریج: مسند الامام احمد: 156/5؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 517/1

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ ذکرہ الحافظ ابن حجر فی التہذیب: 351/1

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ؛ تخریج: جامع البیان فی ای القرآن للطبری: 48/10؛ کتاب الامم والملوک للطبری: 154/3

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل کثیر النواء؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 356/6؛ کتاب السنۃ لابن ابی عاصم: 597/2؛ کتاب العلل للدارقطنی: 97/4

[179]حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عفان قثنا همام قال أنا ثابت عن أنس أن أبا بكر حدثه قال قلت للنبي صلى الله عليه وسلم ونحن في الغار لو أن أحدهم ينظر وقال مرة نظر الى قدميه لأبصرنا تحت قدميه قال فقال يا أبا بكر ما ظنك باثنين الله ثالثهما

۱۷۹۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی کہ جب ہم [میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم] غار میں تھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ان میں سے کسی نے ایک مرتبہ بھی اپنے قدموں کی جانب دیکھ لیا تو وہ ہمیں دیکھ لیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر تیرا ان دو آدمیوں کے بارے میں کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہو۔ (1)

[180]حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أسود بن عامر قثنا شريك عن فراس عن عامر رفعه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذان سيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين إلا النبيين والمرسلين

۱۸۰۔ عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں اہل جنت کے اولین وآخرین کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔ البتہ انبیا اور رسل اس سے مستثنیٰ ہیں۔ (2)

[181]حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن زكريا بن أبي زائدة قال حدثني عبد الجبار بن ورد عن بن أبي مليكة ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل هو وأصحابه غديرا ففرقهم فرقتين ثم قال ليسبح كل رجل منكم الى صاحبه فسبح كل رجل منهم الى صاحبه حتى بقي النبي صلى الله عليه وسلم وأبو بكر فسبح النبي صلى الله عليه وسلم اليه حتى احتضنه ثم قال لو كنت متخذا من هذه الأمة خليلا لاتخذت أبا بكر ولكنه صاحبي كما قال الله عز وجل

۱۸۱۔ ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ ایک حوض پر تشریف لائے اور ان کو دو ٹولیوں میں تقسیم کر کے فرمایا: ہر ایک اپنے ساتھی کی طرف تیرنا شروع کرے چنانچہ ہر ایک اپنے ساتھی کی طرف تیرنے لگا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ باقی رہ گئے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف تیرنے لگے اور فرمایا: اگر میں اس امت میں کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔ لیکن یہ میرے ساتھی ہیں جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے۔ (یعنی ہجرت کے ساتھی) (3)

[182]حدثنا عبد الله حدثني أبي نا وكيع عن نافع بن عمر عن ابن أبي مليكة قال لما هاجر النبي صلى الله عليه وسلم خرج معه أبو بكر فأخذا طريق ثور فجعل أبو بكر يمشي خلفه ويمشي أمامه قال فقال له النبي صلى الله عليه وسلم مالك قال يا رسول الله أخاف أن تؤتى من خلفك فأتأخر وأخاف أن تؤتى من أمامك فأتقدم قال فلما انتهى الى الغار قال أبو بكر كما أنت حتى أقمه قال نافع فحدثني رجل عن ابن أبي مليكة أن أبا بكر رأى جحرا فألقمها قدمه وقال يا رسول الله إن كانت لسعة أو لدغة كانت بي-

۱۸۲۔ ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ غار ثور کے راستے کی طرف روانہ ہوئے تو دوران سفر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے وجہ پوچھی تو عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خوف ہوتا ہے کہ دشمن کہیں

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 23

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان: شریک کثیر الخطا والارسال؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 93

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ، وأخرجہ باختلاف یسیر عن ابن عباس مرفوعا قال الهیثمی فی مجمع الزوائد (9/44) وفیہ من لم أعرفہ

آپ ﷺ کے پیچھے سے حملہ نہ کر دے تو میں آپ ﷺ کے پیچھے آجاتا ہوں تو پھر مجھے خوف لاحق ہوتا ہے کہ دشمن کہیں آپ ﷺ کے آگے سے حملہ نہ کر دے تو میں آپ ﷺ کے آگے آجاتا ہوں۔ فرمایا: جب دونوں غار کے پاس پہنچے تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ یہاں ہی رُکیے، میں پہلے اندر جھاڑو دیتا ہوں۔ نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے ایک آدمی نے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے بیان کیا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غار میں ایک سوراخ دیکھا، اس پر اپنا پاؤں رکھ دیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر کوئی چیز ڈسے تو وہ مجھے ہی ڈسے۔ [1]

[183]حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سفيان بن عيينة عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة ثم أقبل علينا بوجهه فقال بينا رجل يسوق بقرة إذ ركبها فضربها فقال إنا لم نخلق لهذا إنما خلقنا للحراثة فقال الناس سبحان الله بقرة تكلم قال فإني أومن بهذا أنا وأبو بكر وعمر وما هما ثم وبينا رجل في غنمه إذ عدا عليها الذئب فأخذ شاة منها فطلبه فأدركه فاستنقذها منه قال يا هذا استنقذتها مني فمن لها يوم السبع يوم لا راعي لها غيري فقال الناس سبحان الله ذئب يتكلم قال فإني أومن بذلك وأبو بكر وعمر وما هما ثم

۱۸۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ایک آدمی بیل پر سوار ہو کر اُسے ہانکتے ہوئے لے جا رہا تھا جب وہ اس پر سوار ہوا تو اسے مارا، تو بیل نے اسے کہا: بلاشبہ مجھے بار برداری کے لیے تو پیدا نہیں کیا گیا بلکہ مجھے تو صرف کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ لوگوں نے یہ سن کر تعجب کرتے ہوئے کہا: سبحان اللہ! (بڑی عجیب بات ہے) کیا بیل بھی کلام کرتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً میں اس پر ایمان رکھتا ہوں۔ ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس محفل میں وہ دونوں (سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما) موجود نہیں تھے۔ پھر مزید اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: ایک چرواہا اپنی بکریوں میں موجود تھا اسی اثنا میں ایک بھیڑیا اس کے ریوڑ پر حملہ آور ہوا اور اس نے ان میں سے ایک بکری دبوچ لی۔ چرواہے نے بکری کے حصول کے لیے اس کا تعاقب کیا حتی کہ اس سے اپنی بکری چھڑا لی۔ بھیڑیے نے اس کو کہا: آج تو تم نے مجھ سے بکری چھین لی۔ درندوں کے دن ان کا محافظ کون ہوگا؟ اس دن میرے علاوہ ان کا کوئی چرواہا نہیں ہوگا؟ لوگوں نے پھر تعجب کرتے ہوئے کہا: سبحان اللہ! بھیڑیا بھی باتیں کرتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً میں اس پر ایمان رکھتا ہوں۔ ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس محفل میں وہ دونوں (سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما) موجود نہیں تھے۔ [2]

[184]حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يوسف بن يعقوب بن أبي سلمة الماجشون أبو سلمة عن أبيه أن أبا هريرة قال قال أبو القاسم صلى الله عليه وسلم دخلت امرأة النار في هراوهرة ربطته فلا هي أطعمته ولا هي أرسلته فيأكل من خشاش الأرض ثم مات وشهد على ذلك أبو بكر وعمر وليس ثم أبو بكر ولا عمر وبينا رجل راكب بقرة فالتفتت اليه فقالت إني لست لهذا خلقت للحرث ويشهد على ذلك أبو بكر وعمر وليس ثم أبو بكر ولا عمر وبينا رجل في غنمه جاء الذئب فأخذ شاة منها فأدركه الرجل فنزعها منه والتفت اليه الذئب فقال يا هذا نزعتها مني اليوم فمن لها يوم السبع يوم لا راعي لها غيري ويشهد على ذلك أبو بكر وعمر وليس ثم أبو بكر ولا عمر

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لانہ مرسل ورجالہ ثقات؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 22

[2] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 1/552؛ صحیح مسلم: 4/1857

۱۸۴۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت) نے فرمایا: ایک عورت صرف اس وجہ سے جہنم میں داخل کی گئی کہ اس نے ایک بلے یا بلی کو باندھے رکھا، اسے کچھ کھانے کے لیے دیا اور نہ ہی اسے آزاد کیا، البتہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھاتی رہی، بالآخر مر گئی، اس پر ابوبکر اور عمر گواہ ہیں حالانکہ وہاں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ موجود نہیں تھے اور اسی طرح ایک آدمی بیل پر سواری کیے ہوئے جا رہا تھا تو اس (بیل) نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا: بلاشبہ مجھے اس کام کے لیے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ مجھے تو صرف ہل چلانے کے لیے پیدا کیا گیا ہے اس پر ابوبکر اور عمر گواہ ہیں حالانکہ وہاں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ موجود نہیں تھے۔ اسی طرح ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا، اسی اثنا میں ایک بھیڑیا اس کے ریوڑ پر حملہ آور ہوا اور اس نے ان میں سے ایک بکری دبوچ لی۔ چرواہے نے بکری کے حصول کے لیے اس کا تعاقب کیا حتیٰ کہ اس سے اپنی بکری چھڑا لی۔ بھیڑیے نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا: تم نے مجھ سے بکری چھین لی درندوں کے دن ان کا محافظ کون ہوگا؟ اس دن میرے علاوہ ان کا کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر اور عمر اس پر گواہ ہیں حالانکہ وہاں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ موجود نہیں تھے۔ [1]

[185]حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن موسى بن إبراهيم رجل من آل ربيعة انه بلغه ان أبا بكر حين استخلف قعد في بيته حزينا فدخل عليه عمر فأقبل على عمر يلومه قال أنت كلفتني هذا وشكا اليه الحكم بين الناس فقال له عمر أو ما علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الوالي إذا اجتهد فأصاب الحق فله أجران وإذا اجتهد فأخطأ الحق فله أجر واحد فكأنه سهل على أبي بكر حديث عمر

۱۸۵۔ آل ربیعہ کے کسی آدمی سے روایت ہے کہ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو اپنے گھر میں غمگین بیٹھے ہوئے تھے، اسی دوران سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی سرزنش کرتے ہوئے فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے اس کلفت میں ڈالا اور لوگوں کے درمیان فیصل ہونے کا شکوہ کیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حاکم فیصلہ کرے اور حق بات تک پہنچ جائے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے اور اگر جو حاکم فیصلہ کرے مگر حق بات تک پہنچنے میں غلطی کر جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے، گویا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی باتیں اچھی لگیں۔ [2]

[186]حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو معاوية قثنا الأعمش عن عمرو بن مرة عن أبي عبيدة عن عبد الله قال لما كان يوم بدر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تقولون في هؤلاء الأسرى فقال أبو بكر يا رسول الله قومك وأهلك استبقهم واستتبهم لعل الله أن يتوب عليهم فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يرد عليهم شيئا فقال فخرج عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مثلك يا أبا بكر كمثل إبراهيم عليه السلام قال من تبعني فإنه مني ومن عصاني فإنك غفور رحيم ومثلك يا أبا بكر كمثل عيسى قال ان تعذبهم فإنهم عبادك وإن تغفر لهم فإنك أنت العزيز الحكيم

۱۸۶۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ بدر ہو چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ان قیدیوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آپ ہی کی قوم

[1] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: صحیح البخاری: 41/5؛ صحیح مسلم: 2022,2110/4

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف لجہالۃ بعض رواتہ؛ لکن ہذا الحدیث صحیح من طریق آخر؛ تخریج: صحیح البخاری: 318/13؛ صحیح مسلم: 1342/3

اور گھرانے کے لوگ ہیں انہیں چھوڑ دیجیے۔ شاید اللہ ان کی طرف متوجہ ہو جائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کوئی جواب دیئے بغیر اندر چلے گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا: ابو بکر! تیری مثال ابراہیم (علیہ السلام) جیسی ہے جنہوں نے فرمایا تھا: (جو میری پیروی کرے گا تو وہ مجھ سے ہوگا اور جو میری نافرمانی کرے گا تو آپ بڑے بخشنے والے اور مہربان ہیں۔) اور اے ابو بکر! تیری مثال عیسیٰ (علیہ السلام) جیسی ہے کہ جنہوں نے فرمایا تھا: (اگر آپ انہیں سزا دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں اور آپ انہیں معاف کر دیں تو آپ بڑے غالب، حکمت والے ہیں۔) [1]

[187]حدثنا عبد الله قثنا أبي نا معاوية هو بن عمر وقال نا زائدة فذكر نحوه

۱۸۷۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسی کے مثل روایت کو بیان کیا ہے۔ [2]

[188]حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا حسين قال نا جرير يعني بن حازم عن الأعمش فذكر نحوه

۱۸۸۔ اعمش سے بھی اسی کے مثل روایت مروی ہے۔ [3]

[189]حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا هشيم قال أنا حصين عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال خطب عمر بن الخطاب فحمد الله وأثنى عليه ثم قال الا إن خير هذه الأمة بعد رسول الله أبو بكر فمن قال سوى ذلك بعد مقامي هذا فهو مفتر عليه ما على المفتري

۱۸۹۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: خبردار اس امت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل ترین شخص سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، اب جو کوئی میری اس وضاحت کے بعد اس کے علاوہ بات کہے گا، وہ ان پر جھوٹ باندھنے والا ہے، اس پر مفتری والی سزا جاری ہوگی۔ [4]

[190]حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حسين بن علي ومعاوية بن عمرو قالا نا زائدة قال أنا عاصم عن زر عن عبد الله قال لما قبض رسول الله قالت الأنصار منا أمير ومنكم أمير فأتى عمر فقال يا معشر الأنصار ألستم تعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أمر أبا بكر أن يؤم الناس قالوا بلى قال فأيكم تطيب نفسه أن يتقدم أبا بكر قالت الأنصار نعوذ بالله أن نتقدم أبا بكر

۱۹۰۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے تو انصار نے کہا ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم (قریش) میں سے ہوگا، اتنے میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی امامت کا حکم دیا تھا؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں؟ پھر فرمایا: کون تم میں اس خوش فہمی میں مبتلا ہے کہ وہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مقدم ہے؟ انصار نے جواب دیا: ہم اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اپنے آپ کو مقدم کریں۔ [5]

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ لان اباعبیدۃ بن عبداللہ بن مسعود لم یسمع من ابیہ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/383؛ ولہ شاہد من حدیث عمر اخرجہ مسلم: 3/1383

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ؛ تقدم تخریجہ فی سابقہ

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ؛ تقدم تخریجہ فی سابقہ

[4] تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ لا یصح سماع ابن ابی لیلیٰ عن عمر؛ ذکرہ ابن عبدالبر فی الاستیعاب: 1/179؛ والمناوی فی فیض القدیر: 5/431

[5] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: سنن النسائی: 2/74؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/67؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 4/188

[191]حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن أبي بكير قثنا زائدة عن عاصم بن أبي النجود عن زر عن عبد الله قال كان أول من أظهر إسلامه سبعة رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمار وأمه سمية وصهيب وبلال والمقداد فأما رسول الله صلى الله عليه وسلم فمنعه الله بعمه أبي طالب وأما أبو بكر فمنعه الله بقومه وأما سائرهم فأخذهم المشركون وألبسوهم أدرع الحديد وصهروهم في الشمس فما منهم إنسان إلا وقد واتاهم على ما أرادوا إلا بلال فإنه هانت عليه نفسه في الله وهان على قومه فأعطوه الولدان فأخذوا يطوفون به شعاب مكة وهو يقول أحد أحد

۱۹۱۔ زر بن حبیش رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جن سات حضرات نے سب سے پہلے اپنے اسلام کا اظہار کیا وہ یہ ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر، سیدنا عمار، ان کی والدہ سیدہ سمیہ، صہیب، بلال اور مقداد رضی اللہ عنہم۔ رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ نے آپ کا چچا ابوطالب کے ذریعہ دفاع کیا اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، ان کا اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم کے ذریعے دفاع کیا اور باقی سب کو مشرکین نے لوہے کی زریں پہنا کر سورج کی گرمی میں پھینک دیا۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے علاوہ ان میں ہر ایک جہاں آنے کا ارادہ کرتا چلا جاتا۔ مگر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے نفس کو اللہ (کی محبت) میں بیچ کر دیا تھا۔ قوم والوں نے ان کو دو (شرارتی) بچوں کے حوالے کر دیا تھا جو ان کو مکہ کی گلیوں میں گھسیٹتے تھے مگر اس حال میں بھی وہ احد احد (اللہ ایک ہے اللہ ایک ہے) کی صدا لگا رہے ہوتے تھے۔ ❶

[192]حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عفان نا شعبة عن أبي إسحاق قال سمعت أبا الأحوص يقول كان عبد الله يقول عن النبي صلى الله عليه وسلم لو كنت متخذا خليلاً من أمتي لاتخذت أبا بكر

۱۹۲۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو اپنا خلیل بناتا۔ ❷

[193]حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة عن إسماعيل بن رجاء قال سمعت ابن أبي الهذيل يحدث عن أبي الأحوص قال سمعت عبد الله بن مسعود يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو كنت متخذا خليلا لاتخذت أبا بكر خليلا ولكنه أخي وصاحبي وقد اتخذ الله صاحبكم خليلا

۱۹۳۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو اپنا خلیل بناتا۔ لیکن میں نے ان کو اپنا بھائی اور ساتھی بنایا ہے کیونکہ بلاشبہ تمہارے صاحب نے اپنے اللہ کو اپنا خلیل بنالیا ہے۔ ❸

[194]حدثنا عبد الله قال حدثني إبراهيم بن الحجاج الناجي قثنا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبي بكرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كانت تعجبه الرؤيا الحسنة ويسأل عنها فقال ذات يوم أيكم رأى رؤيا فقال رجل أنا يا رسول الله رأيت كأن ميزانا دلي من السماء فوزنت أنت وأبو بكر فرجحت بأبي بكر ثم وزن أبو بكر وعمر فرجح أبو بكر بعمر ثم وزن عمر وعثمان فرجح عمر بعثمان ثم رفع الميزان فاستاء لها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال نبوة ثم يؤتي الله الملك من يشاء

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/404؛ سنن ابن ماجۃ: 1/53؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 1/149۔

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 3/1413؛ صحیح مسلم: 1/377

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی سابقہ

۱۹۴۔ سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اچھے خوابوں سے خوش ہوتے تھے اوراس کے بارے میں دریافت فرماتے، ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کس نے خواب دیکھا ہے؟ ایک آدمی نے عرض کیا: میں نے (دیکھا ہے) یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک میزان اترا اوراس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے وزن میں بھاری رہے، پھر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا پلڑا وزنی ہوا پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ وزنی ثابت ہوئے پھر وہ میزان اوپر اٹھالیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس خواب سے کبیدہ خاطر ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ منہاجِ نبوت ہے، پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا بادشاہی عطا کرے گا۔ (۱)

[195]حدثنا عبد الله قال حدثنيه أبي قثنا عفان قثنا حماد بن سلمة قثنا علي بن زيد عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه

۱۹۵۔ سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت بیان کی ہے۔ (۲)

[196]حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن داود قثنا ابن أبي مريم قثنا سفيان بن عيينة قال حدثني إسماعيل بن أبي خالد عن عامر الشعبي عن الحارث عن علي قال نظر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى أبي بكر وعمر فقال هذان سيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين إلا النبيين

۱۹۶۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: یہ دونوں اہل جنت کے اولین وآخرین عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔ البتہ انبیا اور رسل اس سے مستثنیٰ ہیں۔ (۳)

[197]حدثنا عبد الله قال حدثني عباس بن محمد الدوري قال نا عثمان بن عمر بن فارس قثنا فليح بن سليمان عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم الرجل أبو بكر ونعم الرجل عمر

۱۹۷۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر اچھے آدمی ہیں اور عمر اچھے آدمی ہیں۔ (۴)

[198]حدثنا عبد الله قثنا محمد بن الصباح البزاز قثنا إسماعيل بن زكريا وهو الخلقاني عن سالم الأنعمي عن أبي العلاء قثنا عمرو بن هرم الأزدي عن ربعي بن خراش وعن أبي عبد الله أنهما سمعا حذيفة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لست أدري ما بقائي فيكم فاقتدوا بالذين من بعدي يعني أبا بكر وعمر وهدى عمار وعهد بن أم عبد

۱۹۸۔ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ میں کتنے دن تمہارے درمیان زندہ رہوں گا، البتہ میرے بعد تم ان لوگوں کی اقتدا کرنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر، سیدنا عمار اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم تھے۔ (۵)

---

(۱) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف علی بن زید بن جدعان؛ تخریج: مسند الامام احمد:5/44-50؛ سنن ابی داوٗد:4/208؛ سنن الترمذی:4/450

(۲) تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ

(۳) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف الحارث بن عبداللہ الاعور؛ تقدم تخریجہ فی رقم:93

(۴) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: سنن الترمذی:3795؛ مسند الامام احمد:15/253؛ ح:9431؛ صحیح ابن حبان:7129

(۵) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد:5/399؛ سنن الترمذی:5/610

[199]حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن عباد وعمرو بن محمد الناقد قالا نا حاتم يعني بن إسماعيل عن بن عجلان عن عامر بن عبد الله بن الزبير عن أبيه أن عمر ذكر أبا بكر وهو على المنبر فقال إن أبا بكر كان سابقا مبرزا

۱۹۹۔ سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ منبر پر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرما رہے تھے: بلاشبہ ابوبکر سبقت لے جانے والے اور نیکی کے کاموں میں آگے نکل جانے والے تھے۔ (1)

[200] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن بشار بندار قثنا سالم بن قتيبة قثنا يونس بن أبي إسحاق عن الشعبي عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبي بكر وعمر هذان سيدا كهول أهل الجنة

۲۰۰۔ سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر اور عمر جنتی عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔ (2)

[201] حدثنا عبد الله قال حدثني عمرو بن محمد الناقد قثنا سفيان عن الزهري عن عروة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم ما نفعنا مال ما نفعنا مال أبي بكر.

۲۰۱۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیں کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا کہ جتنا ابوبکر صدیق کے مال نے پہنچایا ہے۔ (3)

[202] حدثنا عبد الله قال حدثني عمرو بن محمد الناقد قثنا سفيان بن عيينة قال ذكر عن الشعبي عن الحارث عن علي قال قال النبي صلى الله عليه وسلم أبو بكر وعمر سيدا كهول أهل الجنة إلا النبيين والمرسلين لا تخبرهما يا علي.

۲۰۲۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر اور عمر اہل جنت کے اولین و آخرین عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔ البتہ انبیا اور رسل اس سے مستثنیٰ ہیں پھر فرمایا: اے علی! ان دونوں کو نہ بتانا۔ (4)

[203] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا وكيع قثنا أبو العميس عن ابن أبي مليكة عن عائشة قالت قبض النبي صلى الله عليه وسلم ولم يستخلف أحدا ولو كان مستخلفا أحدا استخلف أبا بكر أو عمر.

۲۰۳۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے کسی کو خلیفہ بنائے بغیر رخصت ہوئے اگر کسی کو بناتے تو یقیناً سیدنا ابوبکر یا سیدنا عمر کو بناتے۔ (5)

[204] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا جعفر بن عون قثنا أبو العميس عن بن أبي مليكة قال سمعت عائشة وسئلت من كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مستخلفا لو استخلف قالت أبو بكر ثم قيل لها من بعد أبي بكر قالت عمر ثم قيل لها بعد عمر قالت أبو عبيدة ثم انتهت الى ذا.

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: کتاب الزہد لابن ابی عاصم: 1/111

(2) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 93

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 24

(4) تحقیق: اسنادہ ضعیف لابہام شیخ ابن عیینہ وضعف الحارث وہو الاعور والمتن صحیح بشواہدہ۔ تخریج: سنن الترمذی: 3664

(5) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 3/331

۲۰۴۔ ابن ابوملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو اپنا خلیفہ بناتے تو کس کو بناتے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو۔ کسی نے کہا: پھر ان کے بعد کس کو؟ فرمایا: سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو، کسی نے کہا پھر ان کے بعد کس کو؟ فرمایا: سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو۔ پھر وہ خاموش ہوگئیں۔ (1)

[205] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا مؤمل قثنا نافع بن عمر قثنا بن أبي مليكة عن عائشة قالت لما كان وجع رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي قبض فيه فقال أدعوا لي أبا بكر وابنه فليكتب لكيلا يطمع في أمر أبي بكر طامع ولا يتمنى متمن ثم قال أبى الله ذلك والمسلمون وقال مؤمل مرة والمؤمنون قالت عائشة فأبى الله والمسلمون وقال مرة والمؤمنون الا أن يكون أبي فكان أبي رحمه الله .

۲۰۵۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے جس بیماری سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر اور ان کے بیٹے کو بلاؤ تا کہ ان کے بارے میں کچھ لکھوائیں تا کہ کوئی بندہ اس مقام کی امید نہ کرے اور نہ کوئی خواہش کرنے والا اس کی خواہش کرے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اور مسلمان اس چیز کا انکار کرتے ہیں کہ ابوبکر کے علاوہ کوئی اور خلیفہ ہو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر یہی ہوا کہ میرے والد پر اللہ رحم کرے وہی (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد) خلیفہ بنے۔ (2)

[206] حدثنا عبد الله قثنا محمد بن سليمان بن حبيب الأسدي لوين قثنا أبو المليح عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يطلع من تحت هذا الصور رجل من أهل الجنة فقال اللهم إن شئت جعلته عليا فطلع علي .

۲۰۶۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس درخت کے نیچے سے ایک جنتی آدمی تم پر نمودار ہوگا پھر فرمایا: اے اللہ! کاش علی آجائیں، پس سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی تشریف لائے۔ (3)

[207] حدثنا عبد الله قثنا هدبة بن خالد قثنا همام قثنا قتادة عن محمد بن سيرين عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حش من حشان المدينة فجاء رجل فاستأذن فقال قم فائذن له وبشره بالجنة فقمت فأذنت له فإذا هو أبو بكر فبشرته بالجنة فجعل يحمد الله حتى جلس ثم جاء رجل آخر فاستأذن فقال قم فائذن له وبشره بالجنة فقمت فأذنت له فإذا هو عمر فبشرته بالجنة فجعل يحمد الله حتى جلس ثم جاء رجل خفيض الصوت فاستأذن فقال قم فإذن له وبشره بالجنة على بلوى فقمت فأذنت له فإذا هو عثمان فبشرته بالجنة على بلوى فجعل يقول اللهم صبرا حتى جلس قلت يا رسول الله فأنا قال أنت مع أبيك .

۲۰۷۔ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک نخلستان میں تھا، ایک آدمی نے آکر اجازت مانگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور ان کو اجازت دو اور جنت کی بشارت سناؤ۔ میں کھڑا ہوا دیکھا تو وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے پس وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے رہے حتی کہ بیٹھ گئے۔ پھر دوسرا شخص آیا اس نے اجازت مانگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اجازت دو اور جنت کی بشارت دو۔ میں کھڑا ہوا دیکھا تو وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم: 4/1856؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/181

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل مؤمل وھو ابن اسماعیل العدوی مولی آل الخطاب والمتن صحیح بشواھدہ، انظر: صحیح مسلم: 1856

(3) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 3/387 356 331؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/34

تھے وہ بھی اللہ کی حمد وثنا کرتے رہے حتی کہ بیٹھ گئے۔ پھر ایک اور شخص آیا اور دھیمی آواز سے اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اجازت دو اور ان کو پیش آمدہ آزمائشوں کی بہ دولت جنت کی خوشخبری سناؤ۔ میں کھڑا ہوا دیکھا تو وہ سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انہیں پیش آمدہ آزمائشوں کی بہ دولت جنت کی خوشخبری دی۔ آپ ﷺ فرمانے لگے: اے اللہ! اسے صبر عطا کر آپ یہ دعا کرتے رہے حتی کہ آپ بیٹھ گئے۔ راوی حدیث سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے باپ کے ساتھ رہو گے۔ (1)

[208] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن قتادة عن أبي عثمان النهدي عن أبي موسى الأشعري قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حسبته قال في حائط فجاء رجل فسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم اذهب فإذن له وبشره بالجنة قال فذهبت فإذا هو أبو بكر فقلت ادخل وأبشر بالجنة فما زال يحمد الله حتى جلس ثم جاء آخر فقال إذن له وبشره بالجنة فانطلقت فإذا هو عمر فقلت أدخل وأبشر الجنة فما زال يحمد الله حتى جلس ثم جاء آخر فسلم فقال اذهب فإذن له وبشره بالجنة على بلوى شديدة قال فانطلقت فإذا هو عثمان فقلت ادخل وابشر بالجنة على بلوى شديدة فجعل يقول اللهم صبرا حتى جلس.

۲۰۸۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا، ایک آدمی نے آ کر سلام کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ ان کو جازت دو اور جنت کی بشارت سناؤ۔ میں گیا، دیکھا تو وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مسلسل حمد وثنا کرتے رہے حتی کہ بیٹھ گئے۔ پھر دوسرا شخص آیا اس نے سلام کیا آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اجازت دو اور جنت کی بشارت دو۔ میں گیا دیکھا تو وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے وہ بھی اللہ کی مسلسل حمد وثنا کرتے رہے حتی کہ بیٹھ گئے۔ پھر ایک اور شخص آیا اور سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اجازت دو اور ان کو شدید پریشانیوں کی بدولت جنت کی خوشخبری سناؤ۔ میں گیا دیکھا تو وہ سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انہیں پیش آمدہ مصائب کے سہنے پر جنت کی خوشخبری سنائی۔ آپ ﷺ فرمانے لگے: اے اللہ! اسے صبر عطا کر۔ آپ یہ دعا کرتے رہے حتی کہ آپ ﷺ بیٹھ گئے۔ (2)

[209] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن سعيد عن عثمان بن غياث أبو عثمان عن أبي موسى أنه كان مع النبي صلى الله عليه وسلم في حائط وبيد النبي صلى الله عليه وسلم عود يضرب به بين الماء والطين فجاء رجل فاستفتح فقال افتح له وبشره بالجنة قال فإذا هو أبو بكر قال ففتحت له وبشرته بالجنة ثم جاء رجل يستفتح فقال افتح له وبشره بالجنة فإذا هو عمر ففتحت له وبشرته بالجنة فذكر الحديث.

۲۰۹۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ نبی کریم ﷺ کے دستِ مبارک میں ایک لکڑی تھی جس کے ساتھ آپ ﷺ گدلے پانی کو ہلا رہے تھے۔ ایک آدمی آیا اور اس نے دستک دی آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ ان کو جازت دو اور جنت کی بشارت سناؤ۔ میں گیا دیکھا تو وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے ان کو جنت کی بشارت دی۔ پھر دوسرا شخص آیا اس نے دستک دی آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اجازت دو اور جنت کی بشارت دو۔ میں گیا دیکھا تو وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے ان کو جنت کی بشارت دی۔ پھر اسی طرح آگے حدیث کو بیان کیا۔ (3)

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف مع کون رجالہ ثقات لتدلیس قتادۃ: تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری: 1/172

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح بشواہدہ انظر: صحیح البخاری: 7/21؛ صحیح مسلم: 4/1868؛
تخریج: مصنف عبدالرزاق: 11/230؛ مسند الامام احمد: 4/393؛ الادب المفرد للبخاری؛ ص: 246

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 4/406؛ الادب المفرد للبخاری؛ ص: 335

[210] حدثنا عبد الله قال حدثني زكريا بن يحيى بن صبيح زحمويه قثنا سنان يعني بن هارون البرجمي عن مبارك بن فضالة عن الحسن قال والله لنزلت خلافة أبي بكر من السماء .

۲۱۰۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت آسمان سے نازل ہوئی ہے (یعنی وحی کی بنیاد پر ہے) (1)

[211] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا الهذيل بن ميمون الجعفي كوفي كان يجلس في مسجد المدينة يعني مدينة أبي جعفر قال عبد الله بن أحمد بن حنبل هذا شيخ قديم كوفي عن مطرح بن يزيد عن عبد الله بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم عن أبي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دخلت الجنة فسمعت خشفة بين يدي فقلت ما هذا قال بلال فمضيت فإذا أكثر أهل الجنة فقراء المهاجرين وذراري المسلمين فذكر الحديث قال ثم خرجنا من أحد أبواب الجنة الثمانية فلما كنت عند الباب أتيت بكفة فوضعت فيها ووضعت أمتي في كفة فرجحت بها ثم أتي بأبي بكر فوضع في كفة وجيء بجميع أمتي فوضعت في كفة فرجح أبو بكر ثم أتي بعمر فوضع في كفة وجيء بجميع أمتي فوضعوا فرجح عمر وعرضت على أمتي رجلا رجلا .

۲۱۱۔ سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے جوتوں کی آہٹ سنی۔ میں نے (سیدنا جبریل علیہ السلام سے) کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ہیں، پھر میں آگے گیا تو دیکھا اکثر جنتی لوگ غریب مہاجرین میں سے ہیں اور مسلمانوں کے بچے ہیں، پھر ہم جنت کے آٹھوں دروازوں میں کسی ایک سے نکلنے لگے۔ جب میں دروازے پر پہنچا تو ایک پلڑا لایا گیا جس میں مجھے رکھا گیا پھر دوسرا پلڑا لایا گیا جس پر میری امت رکھی گئی تو میں ان سب پر وزنی ثابت ہوا۔ پھر ابوبکر کو ایک پلڑے میں اور باقی تمام امت کو دوسرے پلڑے میں رکھا گیا تو ابوبکر ان سب سے بھاری رہے۔ پھر عمر کو لایا گیا وہ بھی تمام امت پر بھاری ہوئے۔ پھر میرے سامنے میری امت کے تمام افراد کو ایک ایک کر کے پیش کیا گیا۔ (2)

[212] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن بكار قثنا إبراهيم بن سليمان أبو إسماعيل المودب قال سمعت عطية العوفي يحدث عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أهل الدرجات العلى وأهل عليين ليراهم من تحتهم كما يرون الكوكب الدري في أفق السماء وإن أبا بكر وعمر منهم وأنعما .

۲۱۲۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلند درجات اور مقامِ علیین والے نچلے درجات والے جنتیوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح آسمان کے کناروں پر روشن ستارے کو دیکھا جاتا ہے۔ یقیناً ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں اور وہ دونوں بہت اچھے ہیں۔ (3)

[213] حدثنا عبد الله قال حدثني منصور بن أبي مزاحم قثنا أبو أويس عن عبد الله بن أويس قال سمعت منه في خلافة المهدي عن الزهري قال أخبرني حميد بن عبد الرحمن أن أبا هريرة كان يحدث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أنفق زوجين في سبيل الله نودي في الجنة يا عبد الله هذا خير فتعال فمن كان من أهل الصلاة دعي من باب الصلاة ومن كان من أهل الجهاد دعي من باب الجهاد ومن كان من أهل الصدقة دعي من باب الصدقة ومن كان من أهل الصيام دعي من باب الصيام الريان قال أبو بكر بأبي أنت وأمي ما على الذي يدعى من تلك الأبواب من ضرورة فهل يدعى أحد من تلك الأبواب كلها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم وأرجو أن تكون منهم .

---

(1) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: لم اقف علیہ

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل علی بن زید بن ابی ہلال الالہانی؛ واما جزء خشفۃ نعل بلال فقد ثبت فی الصحیح البخاری: 34/3؛ ومسلم: 1908/4

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عطیۃ العوفی ولکن تابعہ ابوالوداک فی رقم: 165

۲۱۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جوڑا جوڑا خرچ کیا۔ تو اس کو دربان جنت آواز دے گا۔ اے اللہ کے بندے! یہ بہتر ہے اس طرف آؤ، نمازی کو باب الصلوٰۃ سے آواز دی جائے گی اور مجاہد کو باب الجہاد سے پکارا جائے گا اور صدقہ وخیرات کرنے والے کو باب الصدقہ سے بلایا جائے گا اور روزے دار کو باب الریان سے صدا لگائی جائے گی۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جس کو ان تمام دروازوں سے آواز دی جائے گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! میں اُمید رکھتا ہوں کہ آپ انہی میں سے ہوں گے۔ ❶

[214] حدثنا عبد الله قثنا هدبة بن خالد قثنا حماد بن سلمة عن سعيد الجريري عن عبد الله بن شقيق عن عمرو بن العاص قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحب الناس إليك قال عائشة قال من الرجال قال أبو بكر ثم قال أبو عبيدة بن الجراح.

۲۱۴۔ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ، پھر پوچھا: مردوں میں سے کون ہیں؟ فرمایا: ابوبکر، پھر پوچھا: اس کے بعد؟ فرمایا: ابوعبیدہ بن جراح۔ ❷

[215] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن بكار قثنا عنبسة بن عبد الواحد القرشي قثنا سعيد الجريري عن عبد الله بن شقيق العقيلي قال سألت عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أي أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كان أحب إليه فقالت أبو بكر الصديق قال قلت لها ثم من قالت ثم عمر بن الخطاب.

۲۱۵۔ عبداللہ بن شقیق عقیلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب کون صحابی تھا؟ فرمایا: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ میں نے پوچھا: پھر کون؟ فرمایا: ان کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔ ❸

[216] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو معمر قثنا عبد الله بن جعفر قال حدثني مصعب بن محمد عن أبي سلمة عن عائشة قالت كشف رسول الله صلى الله عليه وسلم ستورا أو فتح بابا في مرضه الذي مات فيه فرأى الناس خلف أبي بكر يصلون فسر بذلك وقال الحمد الله أنه لم يمت نبي حتى يؤمه رجل من أمته ثم يقول أيها الناس من أصيب بمصيبة منكم من بعدي فليتعز عن مصيبته بي فإنه ليس أحد يصاب من أمتي بعدي بمثل مصيبته بي صلى الله عليه وسلم.

۲۱۶۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے جس بیماری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رُخصت ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے (حجرے کا) پردہ ہٹایا گیا یا دروازہ کھولا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر بہت مسرور ہوئے اور فرمایا: الحمدللہ! اس وقت تک کوئی نبی جہانِ

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 32

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم: 4/1856؛ سنن ابن ماجۃ: 1/38؛ مسند ابی یعلی: 2/253

❸ تحقیق: رجال الاسناد ثقات لکن فیہ علۃ اختلاط سعید بن ایاس ولم یتبین لی متی سمعہ عنبسۃ بن عبدالواحد قبل اختلاطہ ام بعدہ؟
تخریج: صحیح ابن حبان: 15/326؛ المعجم الاوسط للطبرانی: 7/322؛ لکن ثبت شواہد الصحیحۃ؛ انظر: صحیح البخاری: 3/1337

فانی سے رُخصت نہیں ہوا، جب تک ان کی امت میں سے ایک شخص کو ان کا امام نہیں بنا دیا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! اگر کسی کو مصیبت آتی ہے تو وہ مجھے دیکھ کر تسلی حاصل کرے کیونکہ میرے بعد میری امت میں سے کسی کو مجھ سے بڑھ کر مصیبت اور تکلیف کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ ❶

[217] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو معمر إسماعيل قثنا عبد الله بن جعفر عن عبد الواحد بن أبي عون وعبيد الله بن عمر عن القاسم عن عائشة قالت قبض النبي صلى الله عليه وسلم وارتدت العرب فنزل بأبي ما لو نزل بالجبال الراسيات لهاضها ارتدت العرب واشرأب النفاق بالمدينة فوالله ما اختلف الناس في نقطة الا طار أبي بحظها وعنائها.

۲۱۷۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو کچھ قبائل عرب مرتد ہو گئے۔ میرے والد پر وہ آزمائش آن پڑی، اگر مضبوط پہاڑوں پر آتی تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جاتے، کیونکہ عرب مرتد ہو گئے، مدینہ میں نفاق تیزی سے پھیل گیا، اللہ کی قسم مدینہ میں لوگوں نے جب بھی کسی بات پر بھی اختلاف کیا تو میرے والد پوری طاقت اور اہتمام کے ساتھ وہاں جا کر اس میں حائل ہوتے۔ ❷

[218] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو بكر بن أبي شيبة قثنا محمد بن أبي عبيدة قال حدثني أبي عن الأعمش عن أبي سفيان عن أنس قال قد ضربوا رسول الله صلى الله عليه وسلم مرة حتى غشي عليه فقام أبو بكر فجعل ينادي ويلكم { أتقتلون رجلا أن يقول ربي الله } قالوا من هذا قالوا هذا بن أبي قحافة.

۲۱۸۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ کفار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قدر زدوکوب کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے ہوش ہو گئے، اتنے میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آواز لگائی: تم ہلاک ہو جاؤ، کیا تم اس شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ لوگوں نے کہا: یہ کون ہیں؟ کہا گیا: یہ ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) ہیں۔ ❸

[219] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن أبي بكر المقدمي قال نا أبو معشر البراء يوسف بن يزيد قثنا إبراهيم بن عمر بن أبان قال حدثني أبو عبيدة بن عبد الله بن زمعة عن أمه عن أم سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم ذكر يوما وهو مع أصحابه رأى الليلة رجل صالح فقال أصحابه قلنا في أنفسنا هذا رسول الله قال رأيت دلوا هبط من السماء فشرب منه رسول الله عشر جرع ثم ناوله أبا بكر فشرب منه جرعتين ونصف ثم ناوله عمر فشرب منه عشر جرع ونصف ثم ناوله عثمان فشرب منه اثنتي عشرة جرعة ونصف جرعة ثم رفع الدلو إلى السماء.

۲۱۹۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب کے درمیان فرمایا: میں نے رات کو ایک نیک شخص کو دیکھا، تو صحابہ کرام نے خیال کیا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے دیکھا آسمان سے ایک ڈول اتارا گیا جس سے میں نے دس گھونٹ پانی پی لیا۔ پھر ابوبکر کو دیا گیا انہوں نے اڑھائی گھونٹ پیا پھر عمر فاروق کو دیا گیا، انہوں نے دس گھونٹ سے کچھ زائد پیا پھر عثمان کو دیا گیا تو انہوں نے بارہ گھونٹ اور کچھ زیادہ پیا پھر اس ڈول کو آسمان کی طرف اُٹھا لیا گیا۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛ تخریج: سنن ابن ماجۃ: 1/510؛ المعجم الصغیر للطبرانی: 1/220؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 2/222

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 68

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 3/1400؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/70؛ السنن الکبریٰ للنسائی: 6/449

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ابراہیم بن عمر؛ ولہ شاہد عن سمرۃ بن جندب، أخرجہ أحمد: 5/21؛ وأبو داود: 4/208؛ واسنادہ حسن

[220] حدثنا عبد الله قثنا صالح بن مالك أبو عبد الله قثنا عبد الأعلى بن أبي المساور قثنا زياد بن علاقة عن قطبة بن مالك عن عرفجة الأشجعي قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الفجر ثم انفتل إلينا فقال وزن أصحابنا الليلة وزن أبو بكر فوزن ثم وزن عمر فوزن ثم وزن عثمان فخفف وهو صالح رضى الله تعالى عنه .

۲۲۰۔ عرفجہ اشجعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: رات کو میرے صحابہ کا وزن کیا گیا۔ ابوبکر کا وزن کیا گیا پس وہ بھاری بھر کم تھے، پھر عمر فاروق کا وزن ہوا، وہ بھی وزنی تھے اور ان کے بعد عثمان کا وزن ہوا، پس وہ قدر خفیف تھے، حالانکہ وہ نیک شخص ہے، اللہ ان سے راضی ہوا ہے۔ ❶

[221] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو صالح الحكم بن موسى قثنا سعيد بن مسلمة عن إسماعيل بن أمية عن نافع عن بن عمر قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد وأبو بكر عن يمينه وعمر عن يساره وهو متكئ عليهما فقال هكذا نبعث يوم القيامة .

۲۲۱۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور دائیں جانب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بائیں جانب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں اس وقت آپ ان دونوں کا سہارا لیے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں ہی ہم قیامت کے دن اٹھیں گے۔ ❷

[222] حدثنا عبد الله قثنا أبو معمر قثنا بن أبي حازم عن أبيه عن سهل بن سعد قال كان أبو بكر لا يلتفت في صلاته .

۲۲۲۔ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی نماز میں التفات نہیں کرتے تھے۔ ❸

[223] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو معمر نا بن أبي حازم قال جاء رجل إلى علي بن حسين فقال ما كان منزلة أبي بكر وعمر من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كمنزلتهما منه الساعة .

۲۲۳۔ سیدنا ابوحازم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ کے نزدیک کیا مقام تھا؟ انہوں نے فرمایا: جس طرح آپ کے نزدیک ان کا آج مقام ہے۔ (یعنی ان کو وفات کے بعد بھی نبی کریم ﷺ کی رفاقت کا شرف نصیب ہوا ہے) ❹

[224] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن أبي بكر المقدمي قثنا فضيل بن سليمان قال نا موسى بن عقبة قال حدثني سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر في رؤيا رسول الله صلى الله عليه وسلم في أبي بكر وعمر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت الناس اجتمعوا فقام أبو بكر فنزع ذنوبا أو ذنوبين وفي نزعه ضعف والله يغفر له ثم قام عمر فاستحالت غربا فأروى فلم أر عبقريا من الناس يفري فريه حتى ضرب الناس بعطن .

۲۲۴۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق خواب آیا کہ انہوں نے لوگوں کا ایک جگہ اجتماع دیکھا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ ایک یا دو ڈول پانی نکالا، جب کہ ان کے

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عبدالاعلی بن ابی المساور؛ ولہ شاہد بسند صحیح اخرجہ الامام احمد فی مسندہ: 63/4

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف سعید بن مسلمۃ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 77,151

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 13/182-167/2؛ صحیح مسلم: 316/1

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف رجال الاسناد ثقات لکنہ منقطع؛ تخریج: کتاب الزہد لاحمد بن حنبل؛ ص: 111

نکالنے میں کمزوری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے وہ ڈول سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں بہت بڑا ہو گیا تو میں نے کسی بھی باکمال شخص کو ان کی مثل کام کرتے نہیں دیکھا، یہاں تک لوگوں نے اپنے اونٹوں کو بھی سیراب کر لیا۔ ❶

[225] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن سعيد عن صدقة بن المثنى قال حدثني جدي رباح بن الحارث أن المغيرة بن شعبة كان في المسجد الأكبر وعنده أهل الكوفة عن يمينه وعن يساره فجاء رجل يدعى سعيد بن زيد فحياه المغيرة وأجلسه عند رجلين على السرير فجاء رجل من أهل الكوفة فاستقبل المغيرة فسب وسب فقال من يسب هذا يا مغير بن شعب ثلاثا ألا أسمع أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يسبون عندك ولا تنكر ولا تغير وأنا أشهد على رسول الله صلى الله عليه وسلم بما سمعت أذناي ووعاه قلبي من رسول الله صلى الله عليه وسلم فإني لم أكن أروي عليه كذبا يسألني عنه إذا لقيته أنه قال أبو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعلي في الجنة وعثمان في الجنة وطلحة في الجنة والزبير في الجنة وعبد الرحمن بن عوف في الجنة وسعد بن مالك في الجنة وتاسع المؤمنين لو شئت أن أسميه سميته فرج أهل المسجد يناشدونه يا صاحب رسول الله من التاسع قال أنا تاسع المؤمنين ورسول الله صلى الله عليه وسلم العاشر.

۲۲۵۔ رباح بن حارث رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کوفہ کی بڑی مسجد میں تھے۔ اہل کوفہ ان کے دائیں اور بائیں جانب بیٹھے تھے، اتنے میں ایک آدمی آیا، جن کو سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ان کو سلام کیا اور اپنے ساتھ چارپائی پر بٹھایا تو اہل کوفہ سے ایک آدمی آیا، وہ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے سامنے آ کر بُرا بھلا کہنے لگا تو سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے مغیرہ بن شعبہ! یہ کس کو بُرا بھلا کہہ رہا ہے؟ تین مرتبہ یہ کہا پھر کہا: یہ میں کیا سن رہا ہوں کہ آپ کی موجودگی میں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سبّ وشتم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور آپ روکتے نہیں اور آپ پر کوئی اثر بھی نہیں ہو رہا؟ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں جس کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور دل نے یاد کیا یہ کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی جھوٹی روایت بیان کروں کہ جس کے بارے میں مجھ سے روز قیامت سوال کیا جائے گا۔ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر جنت میں، عمر جنت میں، علی جنت میں، عثمان بن عفان جنت میں، طلحہ جنت میں، زبیر جنت میں، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں، سعد بن مالک جنت میں، اور نواں مسلمان بھی جنت میں اگر میں چاہوں تو اس کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔ تو راوی کہتے ہیں کہ اہل مسجد نے اس پر شور کیا اور کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہم آپ رضی اللہ عنہ کو اس پر اللہ کی قسم دیتے ہیں کہ نواں کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نواں مسلمان میں ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شامل کر کے دس پورے ہو جاتے ہیں۔ ❷

[226] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو معاوية قال نا عبد الرحمن بن أبي بكر القرشي عن بن أبي مليكة عن عائشة قالت لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعبد الرحمن بن أبي بكر ائتني بكتف أو لوح حتى أكتب لأبي بكر كتابا لا يختلف عليه فلما ذهب عبد الرحمن ليقوم قال أبى الله والمؤمنون يختلف عليك يا أبا بكر.

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: صحیح البخاری: 629/6؛ صحیح مسلم: 4/1862

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 90

۲۲۶۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو فرمایا: کندھے کی ہڈی یا کوئی تختی لے آؤ تاکہ میں ابوبکر کے بارے میں وصیت لکھ دوں جس پر اختلاف نہ ہو جب عبدالرحمٰن نے آپ سے اٹھنے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر! اللہ تعالیٰ اور مومنین انکار کریں گے کہ آپ پر کوئی اختلاف کیا جائے (یعنی ابوبکر کے علاوہ کوئی اور خلیفہ ہو)۔ ❶

[227] حدثنا عبد الله قال حدثني سلمة بن شبيب قثنا أبو داود الطيالسي قثنا محمد بن أبان الجعفي عن عبد العزيز بن رفيع عن أبي مليكة عن أم المؤمنين عائشة قالت لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ادع لي عبد الرحمن بن أبي بكر أكتب لأبي بكر كتابا يختلف عليه ما حييتم ثم قال معاذ الله أن يختلف المؤمنون على أبي بكر .

۲۲۷۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو میرے پاس بلاؤ تاکہ میں ابوبکر کے بارے میں وصیت لکھ دوں اور تمہاری زندگی میں کوئی تمہارے ساتھ اختلاف نہیں کرے گا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی پناہ! کہ ابوبکر کے بارے میں مسلمان اختلاف کریں۔ ❷

[228] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو معمر قثنا أبو داود الحفري عن بدر بن عثمان عن عبد الله بن مروان قال حدثني أبو عائشة وكان امرأ صدق عن عبد الله بن عمر قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إني رأيت آنفا كأني أتيت بالمقاليد والموازين فأما المقاليد فهي المفاتيح وأما الموازين فهي موازينكم هذه فرأيت كأني وضعت في كفة الميزان ووضعت أمتي في كفة فرجحت بهم ثم وضع أبو بكر ووضعت أمتي فرجح بهم ثم وضع عمر ووضعت أمتي فرجح الميزان بهم ثم وضع عثمان ووضعت أمتي فرجح الميزان ثم رفع .

۲۲۸۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ابھی ابھی مجھے چابیاں اور ترازو دیے گئے، مقالید سے مراد چابیاں ہیں، باقی رہا ترازو تو اس سے مراد تمہارے اوزان ہیں، میں نے خواب دیکھا؟ ترازو کے ایک پلڑے میں مجھے اور دوسرے میں میری امت کو رکھا گیا تو میں ان پر بھاری ہو گیا، پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور میری امت کا وزن کیا گیا تو ابوبکر ان سے وزن میں بھاری رہے، پھر عمر رضی اللہ عنہ کو ایک پلڑے میں اور دوسرے پلڑے میں میری امت کو رکھا گیا تو عمر کا پلڑا وزنی ہو گیا، پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک پلڑے میں اور دوسرے پلڑے میں میری امت کو رکھا گیا تو عثمان وزنی ثابت ہوئے، پھر وہ میزان اوپر اٹھا لیا گیا۔ ❸

[229] حدثنا عبد الله قال حدثني عمرو بن محمد بن بكير الناقد أبو عثمان قثنا عبد العزيز بن أبي حازم قال أخبرني أبي عن سهل بن سعد الساعدي قال كان أبو بكر لا يلتفت في صلاته .

۲۲۹۔ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی نماز میں التفات نہیں کرتے تھے۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 205

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل محمد بن ابان صالح بن عمیر القرشی؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 205

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 194

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 222

[230] حدثنا عبد الله قال حدثني عمرو بن الناقد قثنا فضيل بن عياض عن منصور بن المعتمر عن مجاهد قال كان بن الزبير إذا قام في الصلاة كأنه عود لا يتحرك وحدثت أن أبا بكر كان كذلك قال وكان يقال ذلك المخشوع.

۲۳۰۔ سیدنا مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب نماز پڑھتے تو خشک لکڑی کی طرح حرکت نہ کرتے اور [سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے] مجھے بیان کیا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خشوع بھی اسی طرح تھا۔ ❶

[231] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أهل مكة يقولون أخذ بن جريج الصلاة من عطاء وأخذها عطاء من بن الزبير وأخذها بن الزبير من أبي بكر وأخذها أبو بكر من النبي صلى الله عليه وسلم ما رأيت أحدا أحسن صلاة من بن جريج.

۲۳۱۔ امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ کہا کرتے تھے: امام ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ نے عطاء سے اور عطاء نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے نماز سیکھی ہے، سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی ہے [اور امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ] میں نے ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے خوبصورت نماز کسی کی نہیں دیکھی۔ ❷

[232] حدثنا عبد الله قال حدثني يحيى بن معين قثنا إسماعيل بن مجالد عن بيان عن وبرة عن همام بن الحارث قال قال عمار بن ياسر رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وما معه إلا خمسة أعبد وامرأتان وأبو بكر.

۲۳۲۔ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پانچ غلام مسلمان تھے، دو عورتیں اور ایک سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ ❸

[233] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو أحمد الزبيري قثنا سفيان عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر يعني بن عبد الله قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عند امرأة من الأنصار صنعت لنا طعاما فقال النبي صلى الله عليه وسلم يدخل عليكم رجل من أهل الجنة فدخل أبو بكر فهنيناه ثم قال يدخل عليكم رجل من أهل الجنة فدخل عمر فهنيناه ثم قال يدخل عليكم رجل من أهل الجنة فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل رأسه تحت الودي ويقول اللهم ان شئت جعلته عليا فدخل علي فهنيناه.

۲۳۳۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری عورت کے پاس آئے، جس نے ہمارے لیے کھانا تیار کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی تم پر اہل جنت میں سے ایک آدمی حاضر ہونے والا ہے تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے، ہم نے ان کو مبارک باد دی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی تم پر اہل جنت میں سے ایک آدمی نمودار ہوگا تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے، ہم نے ان کو مبارک باد دی، پھر فرمایا: ابھی تم پر اہل جنت میں سے ایک آدمی نمودار ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے درختوں کے نیچے اپنے سر مبارک کو ڈھانپ رہے تھے، ساتھ یہ فرما رہے تھے: اے اللہ! کاش علی ہوتے پس سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی تشریف لائے۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: حلیۃ الأولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 335/1
❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: تاریخ بغداد للخطیب: 404/10؛ مسند المروزی؛ ص: 171
❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: صحیح البخاری: 1900/4-1400/3؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 444/3
❹ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 206

[234] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو الوليد هشام قثنا أبو عوانة عن عبد الملك يعني بن عمير عن بن أبي المعلى عن أبيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب يوما فقال ان رجلا خيره ربه عز وجل بين أن يعيش في الدنيا ما شاء أن يعيش فيها يأكل من الدنيا ما شاء أن يأكل منها وبين لقاء ربه فاختار لقاء ربه عز وجل قال فبكى أبو بكر فقال أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا تعجبون من هذا الشيخ أن ذكر رسول الله رجلا صالحا خيره ربه بين الدنيا وبين لقاء ربه فاختار لقاء ربه وكان أبو بكر أعلمهم بما قال رسول الله فقال أبو بكر بل نفديك بأموالنا وأبنائنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من الناس أحد أمن علينا في صحبته وذات يده من بن أبي قحافة ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت بن أبي قحافة ولكن ود وإخاء ايمان ولكن ود وإخاء ايمان مرتين وأن صاحبكم خليل الله .

۲۳۴۔ سیدنا ابو معلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر تشریف فرما ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا: بے شک اللہ نے اپنے کسی بندے کو (دو باتوں میں ایک بات کا) اختیار دیا ہے۔

۱۔ وہ دنیا میں جتنا پسند کرے زندہ رہے اس میں کھائے جو پسند کرے۔

۲۔ وہ اللہ سے ملاقات کرے اور بے شک بندے نے (ان دو باتوں میں سے) اللہ کی ملاقات کو اختیار کر لیا ہے۔

یہ سن کر سیدنا ابوبکر رو پڑے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: یہ بوڑھے شخص کیوں رو پڑے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عام لوگوں میں سے ایک نیک آدمی کا ذکر فرمایا ہے۔ جس کو اللہ نے دنیا اور آخرت دونوں میں سے کسی ایک کا اختیار دیا ہے۔

راوی کہتے ہیں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے اس لیے انہوں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں، بلکہ ہم سب اپنے والدین اور جانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نچھاور کر دیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت فرمایا: لوگوں میں سے ہم پر رفاقت اور مال کے لحاظ سے کوئی ابن ابی قحافہ سے زیادہ حق دار نہیں ہے، اگر میں لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ کو بناتا لیکن میری ان سے ایمانی محبت واخوت ہے، لیکن میری ان سے ایمانی محبت واخوت ہے۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا، لیکن تمہارے صاحب نے اپنے اللہ کو اپنا خلیل بنا لیا ہے۔ (1)

[235] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن عبد الملك بن أبي الشوارب قثنا أبو عوانة عن عبد الملك بن عمير عن بن أبي المعلي عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله نحوه .

۲۳۵۔ ابو معلیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ (2)

[236] حدثنا عبد الله قال حدثني زكريا بن يحيى بن صبيح زحمويه بواسط قثنا شعيب بن صفوان عن عبد الملك بن عمير عن بن أبي المعلى عن أبي المعلى قال صعد النبي صلى الله عليه وسلم المنبر منبر المدينة فقال إن رجلي على ترعة من ترع الحوض قال وأصحاب النبي صلى الله عليه وسلم تحت المنبر متوافرون وأبو بكر متقنع في القوم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن عبدا من عبيد الله خيره ربه بين أن يعيش في الدنيا ما شاء أن يعيش فيها وأن يأكل من الدنيا ما شاء أن يأكل منها وبين لقاء ربه فلم يفطن أحد من القوم لما قال النبي صلى الله عليه وسلم غير أبي بكر فانتحب باكيا فقال القوم انظروا الى هذا الشيخ ما يبكيه إن رسول الله قال إن عبدا من عبيد الله خيره ربه بين أن يعيش في الدنيا ما شاء أن يعيش فيها وأن يأكل من الدنيا ما شاء أن يأكل منها وبين لقاء ربه فاختار العبد لقاء ربه فما يبكي هذا الشيخ فلما سمع مقالتهم رفع رأسه الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال بل نفديك بآبائنا وأموالنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أحد من الناس أمن في صحبته ولا في ذات يده من بن أبي قحافة ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت ابن أبي قحافة ولكن ود وإخاء ايمان وإن صاحبكم خليل الله .

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف لکن الحدیث صحیح انظر رقم: 21

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 22

۲۳۶۔ سیدنا ابو معلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: بے شک میرے پاؤں حوض کوثر کے کنارے پر ہیں۔ اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم منبر کے پاس بہ کثرت جمع تھے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کپڑا اوڑھے بیٹھے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا میں رہنا پسند کرے، اس میں اپنی چاہت کی زندگی بسر کرے اور جو جی میں آئے کھائے یا اللہ کی ملاقات کو پسند کرلے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تو ماسوائے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو یہ بات سمجھ نہیں آئی تو وہ رونے لگ گئے، لوگوں نے کہا: یہ بوڑھے شخص کیوں رو رہے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی بات فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا پسند کرنے اور اللہ کی ملاقات پسند کرنے میں ایک کو اختیار کرنے کی اجازت دی ہے پس اس بندے نے اللہ کی ملاقات پسند کی ہے۔ البتہ یہ بوڑھے شخص کیوں رو رہے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ بات سن کر انہوں نے اپنے سر مبارک کو اُٹھایا اور فرمایا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماریں اولادیں اور مال آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہو۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت فرمایا: لوگوں میں سے ہم پر صحبت اور مال کے لحاظ سے کوئی ابن ابی قحافہ سے زیادہ حق دار نہیں ہے اگر میں لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ کو بناتا لیکن میری ان سے ایمانی محبت و اخوت ہے، لیکن میری ان سے ایمانی محبت و اخوت ہے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا، لیکن تمہارے صاحب نے اللہ کو اپنا خلیل بنالیا ہے۔ (1)

[237] حدثنا عبد الله قال حدثني بشار بن موسى الخفاف قثنا عبيد الله يعني بن عمرو عن عبد الملك بن عمير عن بعض ولد أبي المعلى عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو عند منبره ان قدمي على ترعة من ترع الجنة ثم قال إن عبدا من عباد الله أطاع ربه وأحسن عبادته حتى قبضه الله اليه فبكى أبو بكر حتى نشج وقال نفديك يا رسول الله بأنفسنا وآبائنا قال فعجبنا وقلنا يذكر النبي رجلا وتقول أنت ما تقول فقال النبي صلى الله عليه وسلم أيها الناس إن أمن الناس عندنا في صحبته وذات يده بن أبي قحافة ولو كنت متخذا أحدا خليلا لاتخذت أبا بكر خليلا ولكن ود وإخاء أيمان وإن صاحبكم خليل الله يعني نفسه .

۲۳۷۔ سیدنا ابو معلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: بے شک میرے پاؤں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے میں ہیں۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ایک بندے نے اپنے رب کی اطاعت کی اور اچھی عبادت کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے پاس بلانے والے ہیں توسیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آب دیدہ ہو گئے، یہاں تک کہ آپ کی آواز بلند ہوگئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری جانیں اور ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہو۔ راوی کہتے ہیں: ہم صحابہ کرام کو تعجب ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عام آدمی کا تذکرہ فرما رہے ہیں، ابوبکر آپ کچھ اور ہی بات کر رہے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت فرمایا: اے لوگو! پاک باز لوگوں میں ہم پر رفاقت اور مال کے لحاظ سے کوئی ابن ابی قحافہ سے زیادہ حق دار نہیں ہے اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ کو بناتا لیکن میری ان سے ایمانی محبت و اخوت ہے، لیکن میری ان سے ایمانی محبت و اخوت ہے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا، لیکن تمہارے صاحب نے اللہ کو اپنا خلیل بنالیا ہے۔ (2)

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 4/211؛ سنن الترمذی: 5/607

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لجہالۃ ولد ابی المعلی؛ تخریج: سنن الترمذی: 5/606-607؛ المعجم الکبیر للطبرانی 22/328؛ صحیح ابن حبان: 15/270

[238] حدثنا عبد الله قال نا يحيى بن معين قثنا الأشجعي قال أخبرني أبو غسان عن أبي بكر بن حفص قال إن أردتم أن تذكروا المطيبين فاذكروا أبا بكر وعمر وفعالهما.

۲۳۸۔ سیدنا ابو بکر بن حفص رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر تم برگزیدہ ہستیوں کا تذکرہ کرنا چاہتے ہو تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اور ان کے افعال (کارناموں) کو یاد کرو۔ ❶

[239] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن عبد الله المخرمي قثنا أبو داود قثنا الحكم بن عطية عن ثابت عن أنس يعني بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخرج والمهاجرون والأنصار جلوس ما فيهم أحد يرفع رأسه من حبوته إلا أبو بكر وعمر فإنه يبتسم إليهما ويبتسمان اليه قال أبو جعفر محمد بن عبد الله المخرمي وكان عبد الرحمن بن مهدي معجبا بالحكم بن عطية.

۲۳۹۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی مہاجرین اور انصار کی مجالس کی طرف تشریف لاتے تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اپنے جھکے ہوئے سر کو (کمال ادب اور رُعب کی وجہ سے) نہیں اُٹھاتا تھا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف دیکھ کر مسکراتے اور اسی طرح یہ دونوں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ کر مسکرا دیتے، ابو جعفر کہتے ہیں: محمد بن عبداللہ مخرمی اور عبدالرحمٰن بن مہدی دونوں حکم بن عطیہ کو اچھا سمجھتے تھے۔ ❷

[240] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي ومحمد بن عبد الله قالا نا بكر بن عيسى قال نا شعبة عن نعيم بن أبي هند عن أبي وائل عن مسروق عن عائشة قالت صلى أبو بكر بالناس ورسول الله صلى الله عليه وسلم في الصف.

۲۴۰۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف میں موجود تھے۔ ❸

[241] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرحمن ووكيع عن سفيان عن أبي هاشم القاسم بن كثير عن قيس الخارفي قال سمعت عليا يقول سبق رسول الله صلى الله عليه وسلم وصلى أبو بكر وثلث عمر ثم خبطتنا أو أصابتنا فتنة فما شاء الله أو أصابتنا فتنة يعفو الله عمن يشاء.

۲۴۱۔ قیس خارفی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوّل ہیں، دوسرے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور تیسرے نمبر پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کے بعد ہمیں فتنوں نے گھیر لیا اب اللہ ہی ہے جسے چاہے معاف کر دے۔ ❹

[242] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا شجاع بن الوليد أبو بدر قال ذكر خلف بن حوشب عن أبي إسحاق عن عبد خير عن علي قال سبق رسول الله صلى الله عليه وسلم وصلى أبو بكر وثلث عمر ثم خبطتنا فتنة أو أصابتنا فتنة يعفو الله عمن يشاء.

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: لم اقف علیہ

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 150/3؛ سنن الترمذی: 612/5

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن النسائی: 79/2

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری: 172/1/4؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 130/6؛ تاریخ بغداد للخطیب: 357/4

۲۴۲۔عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوّل ہیں، دوسرے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور تیسرے نمبر پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ان کے بعد ہمیں فتنوں نے گھیر لیا، اب اللہ ہی ہے جسے چاہے معاف کردے۔ ❶

[243] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو نعيم قثنا شريك عن الأسود بن قيس عن عمرو بن سفيان قال خطب رجل يوم البصرة حين ظهر علي فقال علي هذا الخطيب الشحشح سبق رسول الله وصلى أبو بكر وثلث عمر ثم خبطتنا بعدهم فتنة يصنع الله فيها ما يشاء

۲۴۳۔ عمرو بن سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو غلبہ حاصل ہوا تو بصرہ میں ایک شخص نے خطبہ دیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک خوش بیان خطیب ہے، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوّل تھے، دوسرے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور تیسرے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے۔پھر ان کے بعد ہمیں فتنوں نے گھیر لیا ہے، اب اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کیا کچھ ہونے والا ہے۔ ❷

[244] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو نعيم قثنا سفيان عن القاسم بن كثير أبي هاشم بياع السابري عن قيس الخارفي قال سمعت عليا على هذا المنبر يقول سبق رسول الله وصلى أبو بكر وثلث عمر ثم خبطتنا أو أصابتنا فتنة فكان ما شاء الله

۲۴۴۔ قیس خارفی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس منبر پر فرما رہے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوّل تھے، دوسرے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور تیسرے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے۔پھر ان کے بعد ہمیں فتنوں نے گھیر لیا، اب اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کیا کچھ ہوگا۔ ❸

[245] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن عبد الرحيم البزاز أبو يحيى صاعقة ثقة قال أنا سعيد بن سليمان قثنا محمد بن عبد الرحمن بن أبي مليكة قال حدثنا جعفر بن محمد عن أبيه عن جده عن علي قال بينما أنا قاعد عند رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ طلع أبو بكر وعمر فقال يا علي هذان سيدا كهول أهل الجنة ما خلا النبيين والمرسلين .

۲۴۵۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! یہ اہل جنت کے اولین و آخرین کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔البتہ انبیا اور رسل اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ❹

[246] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن سعيد قثنا سعيد يعني بن أبي عروبة قال نا قتادة أن أنس بن مالك حدثهم أن النبي صلى الله عليه وسلم صعد أحدا فتبعه أبو بكر وعمر وعثمان فرجف بهم فقال أسكن نبي وصديق وشهيدان .

۲۴۶۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم بھی چڑھے تو اُحد پہاڑ حرکت میں آ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُحد! رک جا، تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح لغیرہ؛ تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری: 4/1/172؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 6/130؛ تاریخ بغداد للخطیب: 4/357

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل شریک فھو صدوق سیء الحفظ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 241

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/132,147؛ کتاب السنۃ لعبداللہ بن احمد: 2/564,567

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ملیکۃ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 93

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 7/22,42,53؛ سنن الترمذی: 5/624

[247] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق أنا معمر عن أبي حازم عن سهل بن سعد ارتج أحد وعليه النبي صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمر وعثمان فقال النبي صلى الله عليه وسلم أثبت أحد ما عليك إلا نبي وصديق وشهيدان.

۲۴۷۔ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد پہاڑ نے حرکت کرنا شروع کی، اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم پہاڑ پر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے احد! رک جا، تجھ پر صرف نبی، صدیق اور دو شہید ہیں۔ (1)

[248] حدثنا عبد الله قال حدثني هارون بن معروف ومصعب بن عبد الله الزبيري قالا نا عبد العزيز الدراوردي عن سهيل عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان بحراء فتحركت به الصخرة فقال إهدئي فما عليك إلا نبي وصديق وشهيد قال وعليها رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمر وعلي وعثمان وطلحة والزبير.

۲۴۸۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوہِ حرا پر تھے تو وہ پتھر ہلنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حرا! رک جا، تجھ پر صرف نبی، صدیق اور شہید ہیں، راوئ حدیث کہتے ہیں: اس وقت پہاڑ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر، سیدنا علی، سیدنا عثمان، سیدنا طلحہ اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہم تھے۔ (2)

[249] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن الصباح البزاز وسليمان بن داود أبو الربيع الزهراني العتكي قالا نا إسماعيل بن زكريا نا نصر الخزاز عن عكرمة عن بن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم على حراء فتزعزع بهم الجبل فقال رسول الله أسكن حراء فإنه ليس عليك إلا نبي أو صديق أو شهيد قال وعليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير وسعد وعبد الرحمن بن عوف وسعيد بن زيد

۲۴۹۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبلِ حرا پر تھے، وہ ہلنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حرا! رک جا، تجھ پر صرف نبی، صدیق اور شہید ہیں۔ راوئ حدیث کہتے ہیں: اس وقت پہاڑ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا علی، سیدنا عثمان، سیدنا طلحہ اور سیدنا زبیر، سیدنا سعد، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف، سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہم تھے۔ (3)

[250] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو بكر بن أبي شيبة نا أبو الأحوص عن حصين ح وحدثني عبيد الله بن عمر القواريري نا هشيم قال حصين بن عبد الرحمن أنا عن هلال بن يساف عن عبد الله بن ظالم المازني عن سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بحراء فقال أسكن حراء فإنه ليس عليك إلا نبي أو صديق أو شهيد قيل من هم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير وسعد وابن عوف قيل له من العاشر قال أنا يعني نفسه وقال سعيد بن زيد أشهد على التسعة أنهم في الجنة ولو شهدت على العاشر لم آثم.

۲۵۰۔ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حرا پہاڑ پر تھے (اس نے حرکت کرنا شروع کی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حرا! ٹھہر جا بلاشبہ تجھ پر صرف نبی، صدیق اور شہید ہیں۔ سیدنا سعید رضی اللہ عنہ سے کہا گیا وہ کون تھے؟ تو فرمایا: سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی، سیدنا علی المرتضیٰ، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر، سیدنا

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری: 78/2/2

(2) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 419/2؛ صحیح مسلم: 1880/4

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل النضر بن عبدالرحمٰن ابی عمر الخزار الکوفی فھو متروک والحدیث صحیح کما مر فی غیر موضع؛ تخریج: المعجم الاوسط للطبرانی: 119/2

سعد اور سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم۔ پوچھا گیا دسویں کون ہیں تو فرمایا: میں۔ یعنی سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی ذات خود۔ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ نو جنتی ہیں اور اگر میں دسویں کے بارے میں بھی جنتی ہونے کی گواہی دوں تو میں گنہگار نہیں ہوں گا۔ ❶

[251]حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر نا شعبة عن حصين عن هلال عن عبد الله بن ظالم عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه.

۲۵۱۔ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت بیان کی ہے۔ ❷

[252]حدثنا عبد الله حدثني أبي نا معاوية يعني بن عمرو عن زائدة عن حصين بإسناده مثله.

۲۵۲۔ حصین کی سند سے اسی کے مثل روایت بیان کی ہے۔ ❸

[253]حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قال نا سفيان عن حصين ومنصور عن هلال يعني بن يساف عن سعيد بن زيد قال وكيع قال سفيان عن حصين عن هلال عن بن ظالم عن سعيد بن زيد ولم يحدثه منصور عن هلال عن سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه.

۲۵۳۔ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت بیان کی ہے۔ ❹

[254]حدثنا عبد الله قال حدثني يوسف بن يعقوب أبو يعقوب الصفار مولى بني أمية قثنا عبيد بن سعيد القرشي أخو يحيى بن سعيد قثنا سفيان عن منصور عن هلال بن يساف عن فلان بن حيان عن عبد الله بن ظالم عن سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل قال ثم أنشأ يحدث قال تحرك حراء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أسكن حراء فليس عليك إلا نبي أو صديق أو شهيد وعليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير وعبد الرحمن بن عوف وسعد قال ولو شئت أن أخبركم بالعاشر أخبرتكم يعني نفسه وحديث عبيد بن سعيد أتم وأحسن.

۲۵۴۔ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جبلِ حرا پر تھے (اس نے حرکت کرنا شروع کی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حرا! ٹھہر جا، بلاشبہ تجھ پر صرف نبی، صدیق اور شہید ہیں۔ اس وقت پہاڑ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی، سیدنا علی المرتضیٰ، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف اور سیدنا سعد رضی اللہ عنہم۔ پھر فرمایا: اگر میں چاہوں تو تمہیں دسویں آدمی کی بھی خبر دے سکتا ہوں تو میں تمہیں خبر دیتا ہوں اور وہ میں ہوں، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبید بن سعید کی حدیث مکمل ترین اور بہت اچھی ہے۔ ❺

[255]حدثنا عبد الله قال حدثني أحمد بن المقدام أبو الأشعث قثنا معتمر يعني بن سليمان قال سمعت أبي قثنا قتادة عن أبي غلاب عن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم وأبا بكر وعثمان كانوا على أحد فرجف بهم أو قال تحرك بهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم أثبت أحد فإن عليك نبيا وصديقا وشهيدين.

---

❶ تحقیق: ہذا الاسنادہ حسن لغیرہ لضعف عبداللہ بن ظالم لکنہ توبع۔ ومضیٰ برقم: 81,82

❷ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ کسابقہ

❸ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ کسابقہ

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ ولا تعلل بروایۃ منصور، فان حصینا ثقۃ

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف؛ فلان بن حیان لم اجدہ ولم یتعین لی من ہو؟؛ والحدیث صحیح کما مر برقم: 82-81

۲۵۵۔ ابو غلاب رحمۃ اللہ علیہ نے اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی سے روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم اُحد پہاڑ پر چڑھے تو وہ حرکت میں آ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُحد! رک جا، تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہید ہیں۔ ❶

[256]حدثنا عبد الله حدثني أبي نا وكيع نا شعبة عن الحر بن الصياح عن عبد الرحمن بن الأخنس قال خطبنا المغيرة بن شعبة فنال من فلان فقام سعيد بن زيد فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول النبي في الجنة وأبو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعثمان في الجنة وعلي في الجنة وطلحة في الجنة والزبير في الجنة وعبد الرحمن بن عوف في الجنة وسعد في الجنة ولو شئت أن اسمي العاشر.

۲۵۶۔ عبدالرحمن بن اخنس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا کہ فلاں فلاں سے شکوہ کرتا ہے تو سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر بیان کیا کہ میں نے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) جنت میں، ابوبکر جنت میں، عمر جنت میں، عثمان جنت میں، علی جنت میں، طلحہ جنت میں، زبیر جنت میں، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں، سعد جنت میں اور اگر میں چاہوں تو دسویں آدمی کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔ ❷

[257] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر وحجاج قالا نا شعبة عن الحر بن صياح عن عبد الرحمن بن الأخنس أن المغيرة بن شعبة خطب فنال من فلان قال فقام سعيد بن زيد وقال أشهد أني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول رسول الله في الحنة وأبو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعثمان في الجنة وعلي في الجنة وطلحة في الجنة والزبير في الجنة وعبد الرحمن بن عوف في الجنة وسعد في الجنة ولو شئت أن أسمي العاشر فذكر مثله

۲۵۷۔ عبدالرحمن بن اخنس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا کہ فلاں فلاں سے شکوہ کرتا ہے تو سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر بیان کیا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک خود) جنت میں، ابوبکر جنت میں، عمر جنت میں، عثمان جنت میں، علی جنت میں، طلحہ جنت میں، زبیر جنت میں، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں، سعد جنت میں اور اگر میں چاہوں تو دسویں آدمی کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔ پھر آگے اسی کی مثل روایت کو بیان کیا ہے۔ ❸

[258] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الله بن عمر بن محمد بن أبان بن صالح بن نمير القرشي قثنا عبد الرحمن بن محمد المحاربي قثنا عبد السلام بن حرب عن أبي خالد الدالاني قال حدثني أبو خالد مولى آل جعدة بن هبيرة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاني جبريل عليه السلام فأخذ بيدي فأراني باب الجنة الذي تدخل منه أمتي فقال أبو بكر وددت يا رسول الله أني كنت معك حتى أنظر اليه قال فقال رسول الله أما انك يا أبا بكر أول من يدخل الجنة من أمتي.

۲۵۸۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبریل آئے اور میرا ہاتھ پکڑا تو میں نے جنت کا دروازہ دیکھا جس میں میری اُمت داخل ہوگی تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 81,82

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 87

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 87

میری خواہش ہے کہ میں بھی آپ کے ہمراہ ہوتا تا کہ میں اس کو دیکھ سکتا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر! تو ہی ایسا (شخص) ہے جو میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔ ❶

[259] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا يعمر وهو بن بشر قثنا عبد الله يعني بن المبارك قال أنا إسحاق بن يحيى بن طلحة قال حدثني عيسى بن طلحة عن عائشة قالت أخبرني أبي قال كنت في أول من فاء يوم أحد فرأيت رجلا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقاتل دونه .

۲۵۹۔ سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے باپ نے مجھے بیان کیا کہ غزوۂ اُحد کے دن میں اُن اوّلین میں سے تھا جنھوں نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کی حفاظت میں لڑ رہا تھا۔ ❷

[260] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا سفيان بن عيينة عن بن أبي خالد عن الشعبي عن أبي جحيفة قال سمعت عليا يقول خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر ولو شئت لحدثتكم بالثالث .

۲۶۰۔ سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: اس امت میں نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے بہتر شخص سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔ ❸

[261] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا يوسف بن يعقوب الماجشون أبو سلمة قال أدركت مشيختنا ومن نأخذ عنه منهم ربيعة بن أبي عبد الرحمن ومحمد بن المنكدر وعثمان بن محمد الأخنسي يقولون أبو بكر أول الرجال أسلم .

۲۶۱۔ ابوسلمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں اپنے کئی مشائخ سے ملا ہوں۔ میں نے ان سے استفادہ کیا ہے اور وہ ربیعہ بن عبدالرحمٰن، محمد بن منکدر، عثمان بن محمد اخنسی رحمہم اللہ ہیں۔ وہ کہا کرتے تھے: مردوں میں سب سے پہلے مسلمان سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❹

[262] حدثنا عبد الله قال حدثني يحيى بن أيوب قثنا بن أبي زائدة قال حدثني شعبة عن عمرو بن مرة عن إبراهيم قال أبو بكر أول من أسلم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم .

۲۶۲۔ امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے والے سب سے پہلے انسان ہیں۔ ❺

[263] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر غندر قثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن النخعي قال أول من أسلم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم أبو بكر .

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح لغیرہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 87

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل اسحاق بن یحییٰ بن طلحۃ بن عبید اللہ التیمی ابی محمد، فانہ متروک؛
تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 26/3؛ مسند ابی داؤد للطیالسی: 99/2

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 40

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 147/3

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 317/4؛ المصنف لابن ابی شیبۃ: 263/7

۲۶۳۔ امام ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے سب سے پہلے انسان ہیں۔ ❶

[264] حدثنا عبد الله قال حدثني علي بن مسلم بن سعيد قثنا يوسف بن يعقوب يعني الماجشون قال سمعت مشيختنا أهل الفقه منهم سعد بن إبراهيم وصالح بن كيسان وربيعة بن أبي عبد الرحمن وعثمان بن محمد الأخنسي وغير واحد يذكرون ان أبا بكر أول من أسلم من الرجال.

۲۶۴۔ امام یوسف ماجشون رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم نے اپنے فقہا مشائخ سے سنا ہے، جن میں سعد بن ابراہیم، صالح بن کیسان، ربیعہ بن عبدالرحمٰن، عثمان بن محمد اخنسی کے علاوہ کچھ اور بھی شامل ہیں، وہ اس بات کا تذکرہ کرتے تھے: مردوں میں سب سے پہلے مسلمان سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❷

[265] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا هشام عن مغيرة عن إبراهيم قال أول من أسلم أبو بكر.

۲۶۵۔ امام ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام لانے والے انسان ہیں۔ ❸

[266] حدثنا عبد الله قثنا خلف بن هشام البزار نا أبو عوانة عن مغيرة عن إبراهيم قال أول من صلى أو أسلم من الرجال أبو بكر.

۲۶۶۔ امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سب سے پہلے نماز پڑھنے والے اور مسلمان ہونے والے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❹

[267] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو معمر قثنا عبد العزيز الدراوردي عن عمر بن عبد الله مولى غفرة عن محمد بن كعب قال أول من صلى أبو بكر.

۲۶۷۔ سیدنا محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے نماز پڑھنے والے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❺

[268] حدثنا عبد الله قثنا عبد الله بن صندل قثنا عبد العزيز الدراوردي عن عمر بن عبد الله مولى غفرة عن محمد بن كعب ان أول من أسلم من هذه الأمة برسول الله خديجة وأول رجلين اسلما أبو بكر الصديق وعلي وان أبا بكر أول من أظهر إسلامه.

۲۶۸۔ سیدنا محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس امت میں سب سے پہلی مسلمان [خاتون] سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں، مردوں میں سب سے پہلے مسلمان سیدنا ابوبکر اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما تھے۔ یقیناً سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اپنے اسلام کا اعلان کیا۔ ❻

[269] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الله بن عمر القرشي قثنا بن المبارك قال أخبرني شعبة عن عمرو بن مرة عن إبراهيم قال أول من أسلم أبو بكر الصديق.

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 317/4؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 171/3

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 642/5؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 291/19؛ السنن الکبریٰ للبیہقی: 369/6؛ مسند البزار: 322/9

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح لغیرہ؛ تخریج: سنن الترمذی: 642/5؛ المعجم الاوسط للطبرانی: 190/8؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 171/3

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 642/5

❺ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 176/5؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 172/3

❻ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: دلائل النبوۃ للبیہقی: 416/1

۲۶۹۔ امام ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام لانے والے انسان ہیں۔ ❶

[270] حدثنا عبد الله نا أبي نا وكيع قثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن إبراهيم قال أبو بكر يعني أول من اسلم .

۲۷۰۔ امام ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام لانے والے انسان ہیں۔ ❷

[271] حدثنا عبد الله قال عبد الله بن عمر قثنا بن مبارك قال أخبرني شعبة عن الجريري عن أبي نضرة قال قال أبو بكر أو لست أول من صلى .

۲۷۱۔ ابونضرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں پہلا نمازی نہیں ہوں؟ ❸

[272] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو سعيد الأشج قال حدثني إسماعيل بن الوليد أبو يونس الراسبي عن هشام عن بن سيرين قال أول من اسلم من الرجال أبو بكر وأول من اسلم من النساء خديجة .

۲۷۲۔ امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مردوں میں پہلے مسلمان سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور عورتوں میں پہلی مسلمان سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ❹

[273] حدثنا عبد الله قال حدثني الحسن بن عرفة بن يزيد العبدي قثنا جرير عن مغيرة عن إبراهيم قال أول من اسلم أبو بكر .

۲۷۳۔ امام ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام لانے والے انسان ہیں۔ ❺

[274] حدثنا عبد الله نا زكريا بن يحيى زحمويه قثنا علي بن هشام بن البريد عن كثير النواء عن عبد الله بن مليل قال سمعت عليا يقول ان كل نبي أعطى سبعة نقباء وان رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطى أربعة عشر نقيبا نجيبا انا وابني الحسن والحسين وحمزة وجعفر وأبو بكر وعمر وابن مسعود وحذيفة وأبو ذر والمقداد وسلمان وعمار وبلال رضى الله تعالى عنهم .

۲۷۴۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر نبی کے سات (۷) مخلص ساتھی ہوتے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چودہ (14) نقیب ونجیب ہیں۔ میں (سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ)، میرے دونوں بیٹے حسن وحسین، سیدنا حمزہ، سیدنا جعفر، سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عبداللہ بن مسعود، سیدنا حذیفہ، سیدنا ابوذر، سیدنا مقداد، سیدنا سلمان، سیدنا عمار اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہم۔ ❻

[275] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال انا سفيان عن شيخ لهم يقال له سالم عن عبد الله بن مليل قال سمعت عليا يقول أعطي كل نبي سبعة نجباء من أمته وأعطى النبي أربعة عشر من أمته نجباء منهم أبو بكر وعمر .

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 642/5؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 171/3

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: السنن الکبریٰ للبیہقی: 336/7

❸ تحقیق: رجال الاسناد ثقات لکنہ منقطع لان ابا نضرۃ لم یدرک ابا بکر وہو المنذر بن مالک العبدی ثم الکوفی البصری؛
تخریج: سنن الترمذی: 611/5؛ الموارد لابن حبان؛ ص: 532؛ کتاب العلل لابن ابی حاتم: 388/2

❹ تحقیق: اسماعیل بن الولید ابو یونس الراسی ذکرہ ابن ابی حاتم فی الجرح وسکت عنہ والباقون ثقات؛ تخریج: سنن الترمذی: 642/5؛ مسند بزار: 322/9

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 642/5؛ المعجم الاوسط للطبرانی: 190/8؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 171/3

❻ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف کثیر النواء؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 109

۲۷۵۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر نبی کے سات (۷) مخلص ساتھی ہوتے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چودہ (14) نجبا ہیں جن میں سے سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں۔ ❶

[276] حدثنا عبد الله قثنا معاوية بن هشام قثنا سفيان عن سالم بن أبي حفصة قال بلغني عن عبد الله بن مليل فغدوت اليه فوجدته في جنازة فحدثني رجل عن عبد الله بن مليل قال سمعت عليا يقول أعطي كل نبي سبعة نجباء واعطي نبيكم أربعة عشر نجيبا منهم أبو بكر وعمر وابن مسعود وعمار بن ياسر.

۲۷۶۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر نبی کے سات (۷) مخلص ساتھی ہوتے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چودہ (14) نجبا ہیں جن میں سے سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عبداللہ بن مسعود اور سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ ❷

[277] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو نعيم قال انا فطر عن كثير بياع النواء قال سمعت عبد الله بن مليل قال سمعت عليا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه لم يكن نبي قبلي إلا قد أعطي سبعة رفقاء و نجباء ووزراء واني أعطيت أربعة عشر حمزة وجعفر وعلي وحسن وحسين وأبو بكر وعمر عبد الله بن مسعود وأبو ذر والمقداد وحذيفة وسلمان وعمار وبلال.

۲۷۷۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے پہلے انبیا سات رفقا بطور مشیر، وزیر اور ہم مجلس ہوا کرتے تھے اور میرے چودہ ہیں۔ حمزہ، جعفر، علی، حسن، حسین، ابوبکر، عمر، عبداللہ بن مسعود، مقداد، ابوذر، حذیفہ، سلمان، عمار اور بلال (رضی اللہ عنہم)۔ ❸

[278] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا قتيبة بن سعيد قثنا عبد العزيز بن محمد الدراوردي عن عبد الرحمن بن حميد عن أبيه عن عبد الرحمن بن عوف ان النبي صلى الله عليه وسلم قال أبو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعلي في الجنة وعثمان في الجنة وطلحة في الجنة والزبير في الجنة وعبد الرحمن بن عوف في الجنة وسعد بن أبي وقاص في الجنة وسعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل في الجنة وأبو عبيدة بن الجراح في الجنة رضى الله تعالى عنهم.

۲۷۸۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، علی جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر جنتی ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہیں، سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جنتی ہیں اور ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہیں رضی اللہ عنہم۔ ❹

[279] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا علي بن عاصم قال حصين انا ح قال أبي ونا معاوية بن عمرو قثنا زائدة قثنا حصين بن عبد الرحمن عن هلال بن يساف عن عبد الله بن ظالم قال أقام فلان خطباء يقعون في علي وانا الى جنب سعيد بن زيد فغضب فقال ألا ترى الى هذا الظالم لنفسه الذي يأمر بلعن رجل من أهل الجنة فاشهد على التسعة انهم في الجنة ولو شهدت على العاشر لم آثم قال قلت وما ذاك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اثبت حراء فإنه ليس عليك إلا نبي أو صديق أو شهيد قال قلت من هم فقال رسول الله وأبو بكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن مالك ثم سكت فقلت من العاشر قال انا.

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف مع کون رجالہ ثقات لانقطاع بین سالم وعبداللہ بن مليل كما يظهر من رواية التالية

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لابہام شیخ سالم بن ابی حفصۃ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/142,149؛ کتاب العلل للدارقطنی: 3/262

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف کثیر؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/148؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 6/216؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم الاصبہانی: 1/128

❹ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: سنن الترمذی: 5/647؛ السنن الکبریٰ للنسائی: 7/209

۲۷۹۔ عبداللہ بن ظالم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ کچھ خطیب سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کرتے تھے تو سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ غصے میں آئے اور فرمانے لگے: دیکھو! یہ کیسا ظالم شخص ہے، جو ایک جنتی شخص پر لعن طعن کا حکم دیتا ہے (پھر انہوں نے نو جنتی صحابہ کے نام بتائے) پھر فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ نو جنتی ہیں اور اگر میں دسویں کے بارے میں بھی جنتی ہونے کی گواہی دوں تو گنہگار نہیں ہوں گا۔ میں (عبداللہ بن ظالم) نے پوچھا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟ کہنے لگے: (جب اُحد پہاڑ ہلنے لگا) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حرا! رک جاؤ، تجھ پر نبی ،صدیق اور دو شہید ہیں۔ میں نے پھر پوچھا: وہ کون ہیں؟ (انہوں نے کہا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن مالک رضی اللہ عنہم، پھر آپ (سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ) خاموش ہو گئے، میں (عبداللہ بن ظالم) نے (سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے) پوچھا: دسویں کون ہیں؟ فرمایا: میں۔ (1)

[280] حدثنا عبد الله قال حدثني عبيد الله بن عمر بن ميسرة الجشمي القواريري قال نا يحيى بن سعيد عن سفيان عن السدي عن عبد خبر عن علي قال رحم الله أبا بكر هو أول من جمع بين اللوحين .

۲۸۰۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ سیدنا ابو بکر پر رحم کرے، وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے قرآن کو دو گتوں کے درمیان یکجا کیا (یعنی کتابی شکل میں جمع کیا)۔ (2)

[281] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قال نا جعفر بن برقان عن الزهري قال أول من قطع الرجل أبو بكر .

۲۸۱۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سب سے پہلے جس آدمی نے (دین کی خاطر مشرکین مکہ سے) قطع تعلقی کی وہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ (3)

[282] حدثنا عبد الله حدثني أبي نيا جرير عن منصور عن مجاهد قال أول من أظهر الإسلام سبعة رسول الله وأبو بكر وبلال وخباب وصهيب وعمار وسمية أم عمار .

۲۸۲۔ امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سات (۷) شخصیات جنہوں نے سب سے پہلے اسلام کا اعلان کیا، وہ یہ ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابو بکر، سیدنا بلال، سیدنا خباب، سیدنا صہیب، سیدنا عمار اور سیدہ سمیہ ام عمار رضی اللہ عنہم۔ (4)

[283] حدثنا عبد الله قال حدثني محرز بن عون بن أبي عون قثنا عبد الله بن نافع الصائغ المديني عن عاصم بن عمر عن أبي بكر بن عبد الله عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا أول من تنشق عنه الأرض ثم أبو بكر ثم عمر ثم أهل البقيع ثم أحشر بين الحرمين .

۲۸۳۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے مَیں زمین (قبر) سے اٹھایا جاؤں گا پھر ابو بکر اور عمر، پھر اہل البقیع، پھر حرمین (مکہ اور مدینہ) کے درمیان والے اٹھائے جائیں گے۔ (5)

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف علی بن عاصم وعبداللہ بن ظالم لکنہما توبعا فیکون حسنا لغیرہ وقد مر تخریجہ وتصحیحہ برقم: 81,82

(2) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 193/3

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 256/7؛ ح: 35837

(4) تحقیق: اسنادہ صحیح الی مجاہد؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 191

(5) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عاصم بن عمر بن حفص العمری؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 132

[284] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا اسود بن عامر قال حدثني عبد الحميد بن أبي جعفر يعني الفراء عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن زيد بن يثيع عن علي قال قيل يا رسول الله من يؤمرك بعدك قال ان تؤمروا أبا بكر تجدوه أمينا زاهدا في الدنيا راغبا في الآخرة وان تؤمروا عمر تجدوه قويا أمينا لا يخاف في الله لومة لائم وان تؤمروا عليا ولا اراكم فاعلين تجدوه هاديا مهديا يأخذ بكم الطريق المستقيم.

۲۸۴۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بعد کون خلیفہ بنے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ابوبکر کو بناؤ تو یقیناوہ امین ہیں۔ دنیا سے بے رغبت اور آخرت کا شوق رکھنے والے ہیں۔ اگر تم عمر کو بناؤ تو وہ بھی طاقتور اور امین ہیں۔ وہ اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے اور اگر علی کو بناؤ مگر میرا خیال ہے کہ تم ایسا نہیں کرو گے (کیونکہ ان سے بڑے ابھی موجود ہیں) وہ بھی رہنمائی کرنے والے ہیں۔ تمہیں سیدھے راستے پر چلائیں گے۔ [1]

[285] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الله بن الحارث المخزومي المكي قال حدثني حنظلة بن أبي سفيان عن عبد الرحمن أخيه عن عبيد بن ركانة عن أبي موسى الأشعري انه قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم حشا فقال امسك على الباب قال فجاء أبو بكر فقال أهلي لك رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلت دخل الحش وقال لي امسك على الباب فقال أبو بكر استأذن لي عليه أهلي لك قال فجئت فقلت هذا أبو بكر يستأذن فقال ائذن له وبشره بالجنة قال فجئته فأذنت له وقلت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبشرك بالجنة قال ثم جاء عمر فقال مثل ذلك فدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ائذن له وبشره بالجنة قال فأذنت له وقلت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبشرك بالجنة قال ثم جاء عثمان فقال مثل ذلك فاستأذنت له على رسول الله فسكت ساعة ثم قال ائذن له وبشره بالجنة بعد عناء أو بلاء.

۲۸۵۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے فرمایا: تم دروازے پر ٹھہر جاؤ تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کہا: کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے میں نے کہا: آپ باغ میں داخل ہوئے ہیں اور مجھے آپ فرما گئے ہیں کہ میں دروازے پر رک جاؤں۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کے لئے میرے لیے اجازت لے کر آؤ۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں تو فرمایا: ان کو اجازت دو اور جنت کی بشارت سناؤ۔ میں نے آ کر ان کو اجازت دی اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے بھی انہی کی مثل بات کی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا [اور عرض کیا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں] تو فرمایا: ان کو اجازت دو اور جنت کی بشارت سناؤ۔ میں نے آ کر ان کو اجازت دی اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے بھی انہی کی مثل بات کی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے لیے اجازت مانگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہوئے پھر فرمایا: جاؤ اجازت دو اور ان کو پریشانیوں اور مصیبتوں کی بدولت جنت کی خوشخبری سناؤ۔ [2]

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: کشف الاستار للہیثمی: 255/2، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم الاصبہانی: 64/1

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف عبدالرحمٰن بن ابی سفیان سکت عنہ البخاری وابن ابی حاتم والباقون ثقات؛ والحدیث صحیح وقد مضیٰ برقم: 208؛ عن ابی موسیٰ بسند صحیح

[286] حدثنا عبد الله قال حدثني سويد بن سعيد عن أبي المحياة قال حدثني رجل قال خرجت في سفر ومعنا رجل يسب أبا بكر وعمر فهيناه فلم ينته فخرج ليقضي حاجته فاجتمع عليه الدبر يعني الزنابير فاستغاث فأغثناه فحملت علينا حتى تركناه فما اقلعت عنه حتى قطعته .

۲۸۶۔ ابوالمحیاۃ نے ایک شخص سے روایت بیان کی ہے کہ وہ کہتے ہیں: ہم سفر پر تھے، ہمارے ساتھ ایک شخص تھا جو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو گالیاں دے رہا تھا ہم نے اس کو روکا مگر وہ باز نہ آیا۔ اسی دوران جب وہ قضائے حاجت کے لیے باہر گیا تو اس کے پیشاب والی جگہ پر بھڑ جمع تھے۔ اس کی فریاد پر ہم نے اس کی مدد کی پس کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے پاخانے کی جگہ پر بھڑ جمع ہوئے تھے انہوں نے اس وقت اس کو نہیں چھوڑا جب تک بھڑوں نے اس جگہ کو کاٹ نہ دیا۔ ❶

[287] حدثنا عبد الله قال حدثني إبراهيم بن سعيد الطبري الجوهري قثنا سعيد بن محمد الوراق قثنا فضيل بن غزوان قثنا أبو المغيرة الذهلي قال حدثني فلفلة قال سمعت الحسن بن علي قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني في المنام متعلقا بالعرش ثم رأيت أبا بكر أخذ بحقوي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم رأيت عمر أخذ بحقوي أبي بكر ثم رأيت عثمان أخذ بحقوي عمر ثم رأيت الدم منصبا من السماء إلى الأرض فحدث الحسن بهذا الحديث وعنده ناس من الشيعة فقالوا ما رأيت عليا قال ما كان أحد أحب إلي أن أراه أخذ بحقوي رسول الله من علي ولكن إنما هي رؤيا فقال عقبة بن عمرو أبو مسعود وانكم لتجدون على الحسن في رؤيا رآها لقد كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن غزاة قد أصاب المسلمين جهد شديد حتى عرفت الكآبة في وجوه المسلمين والفرح في وجوه المنافقين فلما رأى ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم قال والله لا تغيب الشمس حتى يأتيكم الله برزق فعلم عثمان ان الله ورسوله سيصدقان فوجه راحلته فإذا هو بأربع عشرة راحلة فاشتراها وما عليها من طعام فوجه منها سبعا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ووجه بسبع الى أهله فلما رأى المسلمون العير قد جاءت فعرف الفرح في وجوه المؤمنين والكآبة في وجوه المنافقين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذا قالوا أرسل بها عثمان هدية لك قال فرأيته رافعا يديه يدعو لعثمان ما سمعته يدعو لأحد قبله ولا بعده اللهم أعط عثمان وافعل بعثمان رافعا يديه حتى رأيت بياض إبطيه .

۲۸۷۔ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرش سے چمٹے ہوئے ہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازار بند کو پکڑا ہوا ہے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر کے ازار بند کو پکڑا ہوا ہے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ازار بند کو پھر میں نے خون دیکھا جو آسمان سے زمین پر برس رہا تھا اس وقت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ شیعہ لوگ تھے انہوں نے پوچھا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کیسا دیکھا؟ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بات سے بڑھ کر پسندیدہ بات بھلا کیا ہو سکتی تھی کہ اگر میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ازار بند پکڑتے ہوئے دیکھتا لیکن یہ ایک خواب تھا۔

سیدنا ابومسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تم سیدنا حسن کے خواب کے بارے میں یہی خیال کرتے ہو، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں تھا جس میں مسلمانوں کو سخت تکلیف پہنچی جو ان کے چہروں سے ظاہر ہو رہی تھی اور منافقین بے حد خوش تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتا لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم ٹھہر جاؤ ابھی تمہیں غروب آفتاب سے پہلے کھانا ملے گا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو علم ہو گیا کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں جھوٹ نہیں بولتے تو انہوں نے چودہ اونٹوں کو خریدا اور اس میں کھانا لادا سات (۷) اونٹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجے اور سات (۷) اونٹ اپنے گھر کی طرف بھیجے جب مسلمانوں نے

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف سوید بن سعید بن سہیل الہروی، وابہام شیخ ابی الحیاۃ؛ تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 1/369

اونٹوں کو آتے ہوئے دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور منافقین غمزدہ ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ بھیجا ہے (راوی کہتے ہیں) میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے فوراً ہاتھ اُٹھائے اور دعا فرمانے لگے: میں نے ایسی دعا نہ کبھی اس سے پہلے سنی تھی اور نہ اس کے بعد، آپ فرما رہے تھے: اے اللہ! عثمان کو مزید عطا کر اور عثمان کے ساتھ اسی طرح کر۔ (آپ ﷺ کے ہاتھوں کی بلندی اس قدر تھی) یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ ❶

[288] حدثنا عبد الله قال نا محمد بن عوف الحمصي الطائي قثنا سلم الخواص عن سليمان بن حيان أبي خالد الأحمر عن إسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم عن سهل بن أبي حثمة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأعرابي إذا انا مت وأبو بكر وعمر وعثمان فإن استطعت ان تموت فمت .

۲۸۸۔ سیدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دیہاتی سے فرمایا: کہ اگر میں فوت ہو گیا اور ابوبکر عمر و عثمان بھی فوت ہو گئے تو تم بھی موت کی تیاری کرنا (یعنی پھر تمہارا وقت اجل بھی قریب ہی ہو گا)۔ ❷

[289] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن الحسين بن أشكاب قثنا روح بن اسلم قثنا شداد بن سعيد عن غيلان بن جرير عن أبي بردة عن أبيه قال كنت قاعدا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حائط وهو ينكت بعشب معه رطبة في ماء وطين فقرع علينا الباب رجل خفي الصوت فقال النبي صلى الله عليه وسلم من هذا قلت أبو بكر قال افتح له وبشره بالجنة ثم جاء آخر غليظ الصوت فقال من هذا قلت عمر قال افتح له وبشره بالجنة قال فلبث ما شاء الله ثم جاء آخر فقرع الباب فقال من هذا قلت عثمان فقال افتح له وبشره بالجنة بعد بلوى قال يقول عثمان المستعان الله المستعان الله .

۲۸۹۔ سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ پانی کے ایک گڑھے پر بیٹھا ہوا تھا آپ ﷺ ایک چھڑی کے ساتھ گدلے پانی کو ہلا رہے تھے کہ اسی دوران دروازے پر کسی نے آہستہ آواز میں دستک دی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کون؟ عرض کیا: میں ابوبکر، آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ ان کے لیے دروازہ کھولو اور انہیں جنت کی خوشخبری سنادو، پھر دوسرے آنے والے نے بھاری آواز میں دستک دی۔ فرمایا: کون؟ عرض کیا میں: عمر، فرمایا: ان کے لیے دروازہ کھولو اور جنت کی خوشخبری دو، پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ فرمایا: کون؟ عرض کیا: عثمان، فرمایا: ان کے لیے دروازہ کھولو اور پریشانیوں کا سامنا کرنے کے بعد جنت کی خوشخبری دو، تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: اللہ مددگار رہے، اللہ مددگار رہے۔ ❸

[290] حدثنا عبد الله قثنا إسماعيل أبو معمر قثنا هشيم عن أبي إسحاق الكوفي عن الشعبي عن الحارث عن علي قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم إذ اقبل أبو بكر وعمر فقال هذان سيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين لا تخبرهما يا علي .

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف سعید بن محمد الوراق الثقفی ابی الحسن الکوفی؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 95/3

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف سلیم بن میمون الخواص الزاہد الرازی؛

تخریج: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 280/8؛ کتاب العلل لابن الجوزی: 197/1؛ کتاب المجروحین لابن حبان: 345/1

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف روح بن اسلم الباہلی؛ والحدیث صحیح تقدم تخریجہ فی رقم: 208,285

۲۹۰۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! یہ اہل جنت کے اولین و آخرین کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔ البتہ انبیا اور رسل اس سے مستثنیٰ ہیں پھر فرمایا: اے علی ان دونوں کو خبر نہ دینا۔ [1]

[291] حدثنا عبد الله قثنا أحمد بن محمد بن أيوب أبو جعفر قثنا إبراهيم بن سعد عن محمد بن إسحاق عن محمد بن عبد الله بن أبي عتيق عن عامر بن عبد الله بن الزبير عن بعض أهله قال قال أبو قحافة لابنه أبي بكر يا بني إني أراك تعتق رقابا ضعافا فلو انك إذ فعلت ما فعلت عتقت رجالا جلدا يمنعونك ويقومون دونك قال فقال أبو بكر يا أبت إني إنما أريد ما أريد قال فيتحدث ما نزل هؤلاء الآيات الا فيه وفيما قال له أبوه { فأما من أعطى واتقى } الى قوله عز وجل { وما لأحد عنده من نعمة تجزى الا ابتغاء وجه ربه الأعلى ولسوف يرضى } .

۲۹۱۔ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اپنے اہل خانہ میں سے کسی ایک سے روایت کرتے ہیں کہ (سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد) سیدنا ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے میرے بیٹے! میں دیکھتا ہوں کہ تم کمزور غلاموں کو آزاد کرتے ہو اگر تم نے ایسا کرنا ہی ہے تو طاقتور اور قوی غلاموں کو آزاد کرواؤ تا کہ وہ تمہاری حفاظت کر سکیں اور تمہاری خاطر لڑ سکیں۔ تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے ابا جان میرا ارادہ وہی ہے جو میں جانتا ہوں۔ راوی نے کہا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل آیات اسی موقع پر ہی نازل کی گئی کہ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے باپ نے ان سے یہ کہا تھا:
''پس جس نے (اپنا مال اللہ کی راہ میں) دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اس نے (انفاق فی سبیل اللہ اور تقویٰ کے ذریعے) نیکی (یعنی دین حق اور آخرت) کی تصدیق کی ہم سے لے کر اور کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو مگر وہ صرف اپنے ربّ کی خوشنودی کے لیے (مال خرچ کرتا ہے) اور عنقریب وہ (اللہ کی عطا سے اور اس کی وفا سے) راضی ہو جائے گا۔'' [2]

[292] حدثنا عبد الله قثنا أحمد بن محمد بن أيوب قثنا إبراهيم بن سعد عن محمد بن إسحاق انه بلغه ان عمر بن الخطاب كان يقول لو ان أبا بكر لم يفضلنا بشيء الا انه اعتق سيدنا بلالا .

۲۹۲۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ہم پر اور کوئی فضیلت نہ بھی ہوتی تو بھی ان (کو ہم پر افضل ہونے) کے لیے کافی ہے کہ انہوں نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کروایا۔ [3]

[293] حدثنا عبد الله قال أخبرت عن أبي يحيى الحماني عن سفيان ومسعر عن عبد الملك بن عمير عن ربعي بن حراش عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقتدوا باللذين من بعدي أبي بكر وعمر .

۲۹۳۔ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد تم ابوبکر اور عمر کی پیروی کرو۔ [4]

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان: اختلاط ابی اسحاق السبیعی ولم یتبین لی ہل سمعہ ہشیم قبل اختلاط ام بعدہ، ضعف الحارث وہو الاعور؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 93

[2] تحقیق: رجال اسنادہ ثقات غیر المبہم وہو اہل عامر فلم یظہر لی من ہو؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 66

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ مع کون رجالہ ثقات؛ والحدیث صحیح عن جابر بلفظ: کان عمر یقول: ابوبکر سیدنا واعتق سیدنا یعنی بلالا۔ اخرجہ البخاری: 7/99

[4] تحقیق: اسنادہ ضعیف لابہام شیخ عبداللہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 198

[294] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو الفضل الخراساني قثنا سهل بن عثمان العسكري قثنا يحيى بن أبي زائدة عن يحيى بن سلمة بن كهيل عن أبيه عن أبي الزعراء عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم اقتدوا باللذين من بعدي أبي بكر وعمر .

۲۹۴۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد تم ابوبکر اور عمر کی پیروی کرو۔ (1)

[295] حدثنا عبد الله قال أخبرت عن أبي يحيى الحماني قثنا عبد الرحمن بن آمين عن سعيد بن المسيب عن أبي واقد الليثي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم ان عبدا خيره الله بين الدنيا وبين ما عنده فاختار ما عنده فلم يفطن أحد منا الا أبو بكر فبكى وقال نفديك يا رسول الله بأبي وامي بأنفسنا واموالنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أحد أمن علينا في صحبته في مال ولا يد من أبي بكر ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت أبا بكر خليلا ولكن صاحبكم خليل الله .

۲۹۵۔ سیدنا واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ نے اپنے ایک بندے کو (دو باتوں میں ایک بات کا) اختیار دیا ہے وہ دنیا میں رہے۔ یا وہ اللہ سے ملاقات کرے اور بے شک بندے نے (ان دو باتوں میں سے) اللہ کی ملاقات کو اختیار کر لیا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم میں اس بات کو صرف سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی نے سمجھا (یہ سن کر) رو پڑے پھر فرمایا: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں۔ ہم سب اپنے والدین اور مال کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت فرمایا: لوگوں میں سے ہم پر صحبت، مال اور ہاتھ کے لحاظ سے کوئی ابن ابی قحافہ سے زیادہ حقدار نہیں ہے اگر میں لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ کو بناتا لیکن تمہارے صاحب نے اپنے اللہ کو اپنا خلیل بنالیا ہے۔ (2)

[296] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا بن نمير وهو عبد الله عن شريك عن عروة بن عبد الله بن قشير عن أبي جعفر قال قال أبو بكر الصديق قلت الصديق قال نعم الصديق وذكر حديثا فيه ذكر عمر فقال أمير المؤمنين عمر قلت أمير المؤمنين قال نعم أمير المؤمنين .

۲۹۶۔ سیدنا عروہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ امام ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے پوچھا: سیّدنا صدیق؟ انہوں نے کہا: ہاں صدیق۔ پھر سیدنا عمر کے متعلق کہا کہ امیر المومنین نے کہا: میں نے کہا: امیر المومنین؟ کہا: ہاں! امیر المومنین۔ (3)

[297] حدثنا عبد الله قثنا إسحاق بن منصور الكوسج من أهل مرو قال انا محمد بن المبارك الصوري قال نا صدقة بن خالد نا زيد بن واقد عن بسر بن عبيد الله عن أبي إدريس الخولاني عن أبي الدرداء قال كنت جالسا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ اقبل أبو بكر آخذا بطرف ثوبه حتى ابدى عن ركبته فلما رآه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أما صاحبكم كذا واقبل حتى سلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انه كان بيني وبين عمر شيء فأسرعت اليه ثم إني ندمت على ما كان مني اليه فسألته ان يغفر لي فأبى علي فتبعته البقيع كله حتى تحرز بداره مني واقبلت إليك فقال رسول الله صلى الله

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا؛ لاجل یحییٰ بن سلمۃ بن کہیل فہو متروک؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 198

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عبدالرحمن بن آمین (أو، یامین)؛ والحدیث صحیح تقدم تخریجہ فی رقم: 21

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل شریک فانہ صدوق یخطئ کثیرا؛ فضائل الصحابۃ للدارقطنی: 61

عليه وسلم يغفر الله لك يا أبا بكر ثلاث مرات ثم ان عمر ندم حين سأله أبو بكر ان يغفر له فأبى عليه ثم خرج من منزله حتى اتى منزل أبي بكر فسأل هل ثم أبو بكر فقالوا لا فعلم انه عند رسول الله فأقبل عمر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى سلم عليه فجعل وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم يتمعر حتى أشفق أبو بكر ان يكون من رسول الله إلى عمر ما يكره فلما رأى ذلك أبو بكر جثا على ركبتيه فقال يا رسول الله انا والله كنت أظلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أيها الناس ان الله بعثني اليكم فقلتم كذبت وقال أبو بكر صدقت وواساني بنفسه وماله فهل أنتم تاركو لي صاحبي ثلاث مرات قال فما اوذي بعدها .

۲۹۷۔ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے ۔ اتنے میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے کپڑوں کے کونوں کو سمیٹتے ہوئے تشریف لائے ، یہاں تک ان کے گھٹنے نظر آ گئے ، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو فرمایا: یہ تمہارا ساتھی ہے ، انہوں نے آ کر سلام کیا اور عرض کرنے لگے : یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! میرے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ اختلاف ہوا ہے لیکن میں پریشان ہوں اور میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے معافی مانگی مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ میں ان کے پیچھے پورا بقیع پھرتا رہا مگر وہ مجھ سے اپنے گھر میں چھپ گئے ۔ اب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! یقیناً اللہ نے آپ کو معاف کیا ہے یہ تین دفعہ فرمایا۔ لیکن دوسری طرف سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی پریشان ہوئے کہ ان سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے معافی طلب کی تھی مگر اس کے باوجود میں نے انکار کیا۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے نکل کر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر چلے گئے اور پوچھا: یہاں ابوبکر ہیں؟ آواز آئی نہیں ! تو ان کو یقین ہو گیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے ہوں گے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے وہاں پہنچے ، سلام کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ گھبرا گئے کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی وجہ سے سختی سے نہ پیش آئیں ، یہ منظر دیکھ کر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ دوزانوں ہو کر بیٹھ گئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم! میں نے ہی ظلم کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! جب میں رسول بنا تو تم نے مجھے جھٹلایا مگر ابوبکر نے میری تصدیق کی اور میرے ساتھ مالی اور جسمانی تعاون کیا اب کیا تم میرے رفیق کو نظر انداز کرتے ہو؟ تین مرتبہ ایسا فرمایا، راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کسی نے تکلیف نہیں پہنچائی۔ (1)

[298] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال حدثتنا أم عمر ابنة لحسان بن زيد قال أبي عجوز صدق قالت حدثني سعيد بن يحيى بن قيس بن عبس عن أبيه قال بلغني ان حفصة ابنة عمر قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أنت مرضت قدمت أبا بكر قال لست انا الذي أقدمه ولكن الله قدمه .

۲۹۸۔ سعید بن یحییٰ بن قیس بن عبس اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دن سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! جب آپ بیمار ہوتے ہیں تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کیوں آگے کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان کو آگے کرتا ہے۔ (2)

[299] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن أبي بكر قال حدثني سعيد بن عبد الجبار يعني الزبيدي قثنا صفوان بن عمرو عن سليم بن عامر عن عمرو بن عبسة قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم هو وأبو بكر وبلال فلقد رأيتني لربع الإسلام .

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 18/7,303/8

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لجہالۃ الراوی عن حفصۃ؛ تخریج: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم الاصبہانی: 230/9

۲۹۹۔ سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ تھے پس میں نے بلاشبہ ربع (چوتھائی) اسلام دیکھ لیا۔ [1]

[300] حدثنا عبد الله قال حدثني هارون بن سفيان البرتي قثنا بشر بن عبيس بن مرحوم قثنا النضر بن عربي الكوفي عن خارجة بن عبد الله عن عبد الله بن أبي سفيان عن أبيه عن أم سلمة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال في السماء ملكان أحدهما يأمر بالشدة والآخر يأمر باللين وكل مصيب أحدهما جبريل والآخر ميكائيل عليهما السلام ونبيان أحدهما يأمر باللين والآخر يأمر بالشدة وكل مصيب إبراهيم ونوح عليهما السلام ولي صاحبان أحدهما يأمر باللين والآخر يأمر بالشدة وكل مصيب وذكر أبا بكر وعمر رضى الله تعالى عنهما.

۳۰۰۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسمان میں دو فرشتے ہیں ایک سختی کا حکم دیتا ہے دوسرا نرمی کا حکم دیتا ہے اور دونوں صحیح ہیں، ایک جبرئیل ہیں، دوسرے میکائیل ہیں، دو نبی تھے، ایک قوم پر سختی کرتا تھا دوسرا نرمی کرتا تھا اور دونوں درستگی پر تھے۔ ان میں سے ایک سیدنا ابراہیم علیہ السلام تھے اور دوسرے سیدنا نوح علیہ السلام۔ اسی طرح میرے بھی دو ساتھی ہیں جن میں ایک نرم ہے اور دوسرا سخت۔ اور دونوں صحیح ہیں، ان میں سے ایک ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور دوسرے عمر رضی اللہ عنہ۔ [2]

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا الاجل سعید بن عبد الجبار الزبیدی ابی عثمان الحمصی فانہ متروک؛ والحدیث صحیح تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 65/3

[2] تحقیق: ہارون بن سفیان لم اجدہ؛ تخریج: الماثور بماثور الخطاب للدیلمی: 135/3؛ رقم: 4365؛ تاریخ دمشق لابن عساکر: 60/44

فضائل سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

[301] حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا يعقوب قثنا أبي عن صالح قال بن شهاب أخبرني عبد الحميد بن عبد الرحمن بن محمد بن زيد أن محمد بن سعد بن أبي وقاص أن أباه سعد بن أبي وقاص قال استأذن عمر على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده نساء من قريش يكلمنه ويستكثرنه عالية أصواتهن فلما استأذن قمن يبتدرن الحجاب فأذن له رسول الله ورسول الله يضحك فقال عمر أضحك الله سنك يا رسول الله قال رسول الله عجبت من هؤلاء اللاتي كن عندي فلما سمعن صوتك ابتدرن الحجاب قال عمر فأنت يا رسول الله كنت أحق أن يهبن ثم قال عمر أي عدوات أنفسهن أتهبنني ولا تهبن رسول الله قلن نعم أنت أغلظ وأفظ من رسول الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ما لقيك الشيطان قط سالكا فجا إلا سلك فجا غير فجك قال يعقوب ما أحصى ما سمعته يعني أباه يقول نا صالح عن بن شهاب.

۳۰۱۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت طلب کی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش کی چند عورتیں بیٹھی بلند آواز سے باتیں کر رہی تھیں۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو وہ اُٹھ کر دوڑیں اور پردہ میں ہوگئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ ہنستا رکھے (تبسم کا کیا سبب ہے؟) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ان عورتوں سے بڑا تعجب ہوا جو میرے پاس بیٹھی تھیں جب انہوں نے تیری آواز سنی تو وہ جلدی سے پردہ میں چلی گئیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈریں، نیز عورتوں سے فرمایا: اپنی جان کی دشمنو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں؟ ان عورتوں نے کہا: ہاں۔ (کیونکہ) آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ سخت ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جس راستہ سے بھی تجھے شیطان ملتا ہے وہ بھی تجھ سے ڈر کر اپنے راستہ بدل لیتا ہے۔ امام یعقوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے شمار نہیں کیا کہ اس روایت کو اپنے باپ سے کتنی بار سنا ہے۔ [1]

[302] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد بن هارون قال أنا إبراهيم بن سعد وهاشم بن القاسم قثنا إبراهيم بن سعد عن صالح بن كيسان عن الزهري عن عبد الحميد بن عبد الرحمن عن محمد بن سعد عن أبيه قال دخل عمر بن الخطاب على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده نسوة من قريش يسألنه ويستكثرنه منه رافعات أصواتهن فذكر الحديث نحوه.

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح تخریج: صحیح البخاری:6/339؛ صحیح مسلم:1863؛ مسند الامام احمد:1/171

۳۰۲۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش کی چند عورتیں تھیں جو سوال کر رہی تھیں اور اونچی آواز میں بول رہی تھیں۔ پھر آگے سابقہ روایت کی مثل الفاظ ہیں۔ ❶

[303] حدثنا عبد الله قال حدثني شجاع بن مخلد قال حدثنا يحيى بن يمان عن سفيان عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن أم أيمن قالت وهى يوم مات عمر.

۳۰۳۔ سیّدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پھر (بعد میں) اسی دن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ ❷

[304] حدثنا عبد الله قثنا شجاع بن مخلد إملاء قثنا يحيى بن يمان عن سفيان عن عمر بن محمد عن سالم بن عبد الله عن أبي موسى الأشعري قال أبطأ عليه خبر عمر فكلم امرأة في بطنها شيطان فقالت حتى يجيء شيطاني فأسأله قال رأيت عمر متزرا بكساء يهنأ إبل الصدقة وقال لا يراه الشيطان إلا خر لمنخريه للملك بين عينيه وروح القدس ينطق على لسانه قال أبو عبد الرحمن حدثنا به شجاع مرتين مرة قال عن أبي موسى ومرة قال أبطأ على أبي موسى خبر عمر.

۳۰۴۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان کے پاس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خبر آنے میں دیر ہوئی تو انہوں نے ایک عورت سے پوچھا جس کے اندر میں شیطان (جن) بولتا تھا، عورت نے کہا: صبر کریں یہاں تک کہ میرا شیطان آجائے میں اس سے پوچھ کر بتاؤں گی، پھر اس عورت نے کہا: میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو زکوۃ کے اونٹوں کے باڑ میں تہبند پہنے ہوئے دیکھا ہے۔ مگر جب شیطان سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھتا ہے تو وہ گر پڑتا ہے، ایک فرشتہ ان کی آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور روح القدس (سیدنا جبرائیل علیہ السلام) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے بات کرتے ہیں۔ ❸

[305] حدثنا عبد الله قال حدثني شجاع قال حدثنا يحيى بن يمان حدثنا عبد الوهاب بن مجاهد عن مجاهد وصالح المؤمنين قال عمر بن الخطاب.

۳۰۵۔ امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرمان (وصالح المومنین) سے مراد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❹

[306] حدثنا عبد الله قثنا أبو الجهم الأزرق بن علي قثنا حسان بن إبراهيم قثنا محمد بن سلمة يعني بن كهيل عن أبيه عن شقيق أبي وائل قال قال عبد الله ما رأيت عمر قط إلا وأنا يخيل الي أن بين عينيه ملكا يسدده.

۳۰۶۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جب بھی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھتا تو مجھے محسوس ہوتا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھوں کے سامنے ایک فرشتہ ہے جو ان کو تلقین کرتا ہے۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم فی سابقہ

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف یحییٰ بن یمان بن العجلی ابوزکریا الکوفی فانہ صدوق یخطیٔ کثیراً وتغیر حفظہ بآخرہ؛

تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 355/6؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 373/3

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ، تقدم تخریجہ فی رقم: 98

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف محمد بن سلمۃ بن کہیل الحضرمی، ذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد: 72/9

[307] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الله بن عمر القرشي نا عبد الرحمٰن المحاربي عن رقبة بن مصقلة العبدي عن عاصم بن أبي النجود عن زر بن حبيش عن عبد الله بن مسعود قال لقد أحببت عمر حبا حتى لقد خفت الله لو أني أعلم أن كلبا يحبه عمر لأحببته ولوددت أني كنت خادما لعمر حتى أموت ولقد وجد فقده كل شيء حتى العضاه إن إسلامه كان فتحا وإن هجرته كانت نصرا وإن سلطانه كان رحمة .

۳۰۷۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اتنی زیادہ محبت ہوگئی، مجھے ڈر ہے اگر مجھے اس بات کا علم ہو جائے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کسی کتے کو پسند کرتے ہیں، تو میں بھی اس کو پسند کرتا، میری خواہش ہے کہ میں مرتے دم تک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خادم رہوں، یقیناً سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی کمی سب کو محسوس ہو رہی ہے حتی کہ کانٹے دار درخت کو بھی۔ ان کا مسلمان ہونا فتح تھی، ان کی ہجرت مدد تھی اور ان کی حکومت رحمت تھی۔ [1]

[308] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الله بن عمر أبو عبد الرحمٰن قثنا عبد الحميد الحماني قثنا النضر بن عبد الرحمٰن أبو عمر عن عكرمة عن بن عباس قال لما أسلم عمر قال المشركون قد انتصف القوم منا .

۳۰۸ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو مشرکین نے کہا: یقیناً ہماری قوم دو حصوں میں تقسیم ہوگئی ہے۔ [2]

[309] حدثنا عبد الله قثنا عبد الله بن عمر أبو عبد الرحمٰن قثنا الوليد بن بكير التميمي قثنا سفيان بن سعيد الثوري عن فضيل بن غزوان عن أبي معشر عن إبراهيم قال من فضل عليا على أبي بكر وعمر فقد أزرى على أصحاب رسول الله المهاجرين والأنصار ولا أدري هل يعطب أم لا .

۳۰۹۔ امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس شخص نے بھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر فضلیت دی۔ یقیناً اس نے تمام مہاجرین اور انصار صحابہ کرام پر عیب لگایا اور اب میں نہیں جانتا کہ وہ آدمی ہلاک ہوگا یا نہیں؟ [3]

[310] حدثنا عبد الله قثنا الحسن بن حماد سجادة قثنا سفيان عن إسماعيل بن أبي خالد عن الشعبي قال قال علي على المنبر ما كنا نبعد أن السكينة تنطق على لسان عمر .

۳۱۰۔ امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے برسر منبر فرمایا: ہم سمجھتے تھے وقار اور اطمینان سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے جاری ہوتا ہے۔ [4]

[311] حدثنا عبد الله قثنا أبو كريب الهمداني محمد بن العلاء قثنا يونس بن بكير عن النضر أبي عمر عن عكرمة عن بن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم أعز الإسلام بأبي جهل بن هشام أو بعمر بن الخطاب فأصبح عمر فغدا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسلم يومئذ .

۳۱۱۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ابوجہل اور عمر بن خطاب میں سے کسی ایک کے ذریعہ اسلام کو عزت عطا فرما، اس دعا کے دوسرے ہی دن سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے۔ [5]

---

[1] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 9/181؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 1/462؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/372

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل النضر بن عبدالرحمٰن ابی عمر الخزار؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/85

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف الولید بن بکیر وھو التمیمی الطھری ابو جناب الکوفی؛ تخریج: کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 3/467

[4] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/106؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 1/42

[5] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل النضر بن عبدالرحمٰن ابی عمر؛ والحدیث صحیح النظر: مسند الامام احمد: 2/95؛ سنن الترمذی: 5/617

[312] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو عامر عبد الملك بن عمرو قثنا خارجة بن زيد بن عبد الله الأنصاري عن نافع عن بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم أعز الإسلام بأحب هذين الرجلين إليك بأبي جهل أو بعمر بن الخطاب قال فكان أحبهما اليه عمر بن الخطاب .

۳۱۲۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ابوجہل اور عمر بن خطاب میں سے اپنے پسندیدہ بندے کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا فرما! نیز فرمایا: الغرض ان دونوں میں سے عمر بن خطاب اللہ کو زیادہ پسند تھے۔ ❶

[313] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو عامر قثنا خارجة بن عبد الله عن نافع عن بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله عز وجل جعل الحق على قلب عمر ولسانه .

۳۱۳۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کیا ہے۔ ❷

[314] قال وقال بن عمر ما نزل بالناس أمر قط فقالوا فيه وقال فيه بن الخطاب أو قال عمر إلا نزل القرآن على نحو مما قال عمر .

۳۱۴۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب لوگ کسی معاملے میں ایک رائے دیتے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کوئی دوسرا نظریہ اختیار کرتے تو قرآن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی موافقت میں نازل ہوتا۔ ❸

[315] حدثنا عبد الله قال نا هارون بن معروف قثنا عبد العزيز بن محمد الدراوردي قال أخبرني سهيل عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال جعل الحق على لسان عمر وقلبه .

۳۱۵۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے۔ ❹

[316] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يعلى بن عبيد قال نا محمد يعني بن إسحاق عن مكحول عن غضيف بن الحارث قال مررت بعمر ومعه نفر من أصحابه فأدركني رجل منهم فقال يا فتى أدع لي بخير بارك الله فيك قال قلت ومن أنت رحمك الله قال أبو ذر قال قلت يغفر الله لك أنت أحق قال إني سمعت عمر يقول نعم الغلام وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الله وضع الحق على لسان عمر يقول به .

۳۱۶۔ غضیف بن حارث رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میرا گزر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا اس وقت ان کے ساتھ صحابہ کرام کا ایک گروہ بھی تھا، ان میں سے ایک آدمی نے میرے پاس آ کر کہا: اے نوجوان! اللہ تجھے برکت دے آپ میرے لیے بھلائی کی دعا کریں۔ میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں ابوذر ہوں۔ میں نے کہا: اللہ آپ کی مغفرت فرمائے آپ زیادہ حقدار ہیں کہ آپ میرے لیے دعا کریں۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں!

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/95؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/267

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 2/95؛ سنن الترمذی: 5/617؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 2/335

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: سنن الترمذی: 5/618؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 1/467

❹ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 2/401

لیکن میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سنا تھا آپ فرمارہے تھے کہ آپ اچھے لڑکے ہیں اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی سنا تھا کہ یقیناً اللہ نے عمر کی زبان پر حق جاری فرمادیا ہے۔ ❶

[317] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يونس يعني بن محمد وعفان قالا نا حماد بن سلمة عن برد أبي العلاء قال عفان في حديثه أنا برد أبو العلاء عن عبادة بن نسي عن غضيف بن الحارث أنه مر بعمر بن الخطاب فقال نعم الفتى غضيف فلقيه أبو ذر بعد ذلك فذكر نحوه إلا أنه قال ضرب بالحق على لسان عمر وقلبه وقال عفان في الحديث على لسان عمر يقول به ۔

۳۱۷۔ سیدنا غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرا گزر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا، انہوں نے (میری طرف اشارہ کرتے ہوئے) کہا: غضیف بہت اچھا نوجوان ہے۔ اس کے بعد مجھے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ ملے پھر آگے حدیث کے الفاظ وہی ہیں مگر اس میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ نے عمر کی زبان پر حق جاری فرمادیا ہے۔ ❷

[318] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا مطلب بن زياد قثنا عبد الله بن عيسى قال كان في وجه عمر خطان أسودان من البكاء

۳۱۸۔ امام عبداللہ بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: زیادہ رونے کی وجہ سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے چہرے پر دو کالی لکیریں پڑ گئی تھیں۔ ❸

[319] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن أبي بكر بن علي المقدمي قثنا معتمر بن سليمان عن عبيد الله بن عمر عن بكر أو أبي بكر بن سالم عن أبيه عن بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رأيت في النوم كأني أعطيت عسا مملوءا من لبن فشربت منه حتى تملأت فرأيته يجري في عروقي بين لحمي وجلدي وفضلت منه فضلة فأعطيتها بن الخطاب فأولوها قالوا يا نبي الله هذا علم أعطاكه الله عز وجل حتى إذا امتلأت منه فضلت منه فضلة فأعطيتها بن الخطاب قال أصبتم .

۳۱۹۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیند کی حالت میں مجھے دودھ کا ایک بڑا پیالہ دیا گیا۔ میں نے اس پیالے سے خوب سیر ہو کر دودھ پیا یہاں تک میں نے دودھ رگوں میں چلتا ہوا محسوس کیا پھر میں نے باقی بچا ہوا سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیا۔ صحابہ کرام نے اس کی تعبیر بیان کی: اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس سے مراد علم ہے کہ اس دودھ سے جب آپ سیر ہو گئے تو باقی بچا ہوا آپ نے ابن خطاب کو عطا فرمادیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم نے درست بتایا۔ ❹

[320] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وهب بن جرير قثنا أبي قال سمعت يونس عن الزهري عن حمزة بن عبد الله بن عمر عن أبيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أتيت وأنا نائم بقدح من لبن فشربت منه حتى جعل اللبن يخرج من أظفاري ثم ناولت فضلي عمر بن الخطاب فقالوا يا رسول الله فما أولته قال العلم .

۳۲۰۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے: میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے وہ پیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی میرے ناخنوں سے نکلنے لگی۔ پھر میں نے بچا

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 5/177؛ سنن ابن ماجۃ: 1/40؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 2/335

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 5/177؛ سنن ابن ماجۃ: 1/40؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 2/335

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ بین عبداللہ بن عیسیٰ وعمر؛ تخریج: الزہد لاحمد بن حنبل؛ ص: 121

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/85؛ ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 1/181

ہوا عمر کو دیا، صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ اس کی کیا تعبیر کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی تعبیر علم ہے۔ ❶

[321] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن بشر قثنا عبيد الله قال حدثني أبو بكر بن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر أن النبي صلى الله عليه و سلم قال أريت في النوم أني أنزع بدلو بكرة على قليب فجاء أبو بكر فنزع ذنوبا أو ذنوبين فنزع نزعا ضعيفا والله يغفر له ثم جاء عمر بن الخطاب فاستقى فاستحالت غربا فلم أر عبقريا من الناس يفري فريه حتى روى الناس وضربوا بعطن

۳۲۱۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا میں نے ایک کنویں سے بذریعہ ڈول پانی نکالا پھر ابوبکر آئے انہوں نے پانی نکالا ایک یا دو ڈول لیکن ان میں کمزوری تھی، اللہ ان کی کمزوری کو معاف فرمائے پھر عمر نے پانی نکالا وہ ڈول ان کے ہاتھ میں بہت بڑا ہو گیا میں نے کسی قوی شخص کو نہیں دیکھا جو عمر کی مثل کام کرتا ہو یہاں تک کہ انہوں نے لوگوں کو سیراب کیا اور اونٹوں کے لیے باڑ مقرر کیا۔ ❷

[322] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قثنا معمر عن الزهري عن سالم عن بن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى على عمر ثوبا أبيض فقال أجديد ثوبك أم غسيل قال فلا أدري بما رد عليه فقال له النبي صلى الله عليه وسلم إلبس جديدا وعش حميدا ومت شهيدا ويرزقك الله قرة عين في الدنيا والآخرة .

۳۲۲۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو سفید کپڑوں میں ملبوس دیکھا۔ آپ ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا نئے کپڑے ہیں یا دھوئے ہوئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں میں نہیں جان سکا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کیا جواب دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آپ کا لباس اچھا ہو، آپ کی زندگی پاکیزہ ہو اور شہادت کی موت نصیب ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی آنکھوں کو دنیا اور آخرت میں ٹھنڈک عطا کرے۔ ❸

[323] حدثنا عبد الله قال حدثني نوح بن حبيب البذشي قثنا عبد الرزاق قثنا معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى على عمر ثوبا فقال أجديد هو أم غسيل قال غسيل فقال إلبس جديدا وعش حميدا ومت شهيدا .

۳۲۳۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لباس کو دیکھ کر دریافت فرمایا: کیا یہ نیا کپڑا ہے یا دھویا ہوا ہے؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: دھویا ہوا تو آپ ﷺ نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا: آپ کا لباس اچھا ہو، زندگی قابل تعریف ہو اور شہادت کی موت نصیب ہو۔ ❹

[324] حدثنا عبد الله قال حدثني نوح بن حبيب قثنا عبد الرزاق قثنا سفيان الثوري عن عاصم بن عبيد الله عن سالم عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وزادك الله قرة عين في الدنيا والآخرة فقال عمر وإياك يا رسول الله .

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 40/7؛ صحیح مسلم: 859/4

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 224

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 329/3؛ الکنی والاسماء للدولابی: 109/1

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 88/2؛ السنن الکبریٰ للنسائی: 85/6؛ سنن ابن ماجۃ: 1178/2

۳۲۴۔ سالم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بھی فرمایا: اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں تیری آنکھوں کی ٹھنڈک میں اضافہ کرے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی بھی۔ ❶

[325] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو صالح الحكم بن موسى قال نا سعيد بن مسلمة بن هشام بن عبد الملك عن إسماعيل بن أمية عن نافع عن بن عمر قال كان سيف عمر بن الخطاب الذي شهد بدرا فيه سبائك من ذهب.

۳۲۵۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میدان بدر میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی تلوار پگھلے ہوئے سونے کی مثل تھی۔ ❷

[326] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو داود سليمان بن داود الطيالسي قثنا إبراهيم بن سعد عن صالح بن كيسان قثنا بن شهاب عن عبد الحميد بن عبد الرحمن عن محمد بن سعد عن أبيه قال استأذن عمر على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده جواري قد علت اصواتهن على صوته فأذن له وبادرن فذهبن فدخل عمر ورسول الله يضحك فقال أضحك الله سنك يا رسول الله بأبي أنت وأمي قال عجبت لجوار كن عندي فلما سمعن حسك بادرن فذهبن فأقبل علهن فقال أي عدوات انفسهن والله لرسول الله كنتن أحق أن تهبن مني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعهن ذعهن عنك يا عمر فوالله آن لقيك الشيطان بفج قط الا أخذ فجا غير فجك.

۳۲۶۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی اس وقت آپ کے پاس کچھ لڑکیاں تھیں جن کی آوازیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچی تھیں، جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت ملی تو یہ سن کر وہ تمام پردے میں چلی گئیں۔ جب سیدنا عمر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ آپ کو ہنستا رکھے آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں (اس قدر تبسم کا کیا سبب ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ان لڑکیوں سے تعجب ہے جو میرے پاس جمع تھیں۔ آپ کا سن کر وہ پردہ میں چلی گئیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان لڑکیوں سے فرمایا: اپنی جان کی دشمنو! مجھ سے زیادہ ڈرنے کا حق تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! ان کو چھوڑ دو۔ اللہ کی قسم! یقیناً شیطان آپ کو دیکھ کر اپنا راستہ بدل دیتا ہے۔ ❸

[327] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا علي بن إسحاق قال أنا عبد الله يعني بن المبارك قال أنا عمر بن سعيد بن أبي حسين عن بن أبي مليكة أنه سمع بن عباس يقول وضع عمر بن الخطاب على سريره فتكنفه الناس يدعون ويصلون قبل أن يرفع وأنا فيهم فلم يرعني إلا رجل قد أخذ بمنكبي من ورائي فالتفت فإذا هو علي بن أبي طالب فترحم على عمر فقال ما خلفت أحدا أحب إلي ان ألقى الله عز وجل بمثل عمله منك وايم الله إن كنت لأظن ليجعلنك الله مع صاحبيك وذلك أني كنت أكثر ان اسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فذهبت أنا وأبو بكر وعمر ودخلت أنا وأبو بكر وعمر وخرجت أنا وأبو بكر وعمر فإن كنت لأظن ليجعلنك الله معهما.

۳۲۷۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بغرض تکفین و تجہیز چارپائی پر رکھا گیا تو لوگوں نے ان کے لیے دعائے خیر کی اور ان کی نماز جنازہ ادا کی، ابھی ان کا جنازہ اٹھایا نہیں گیا تھا، میں وہاں ہی تھا، اسی حالت میں ایک شخص نے میرے پیچھے سے اپنی کہنی میرے کندھے پر رکھی۔ جب میں نے دیکھا تو وہ سیدنا علی

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عاصم بن عبیداللہ بن عاصم بن عمر بن خطاب العدوی المدنی؛
تخریج: مسند الامام احمد: 88/2؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 329/3؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 283/12

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً لاجل سعید بن مسلمۃ بن ہشام؛ ذکرہ الحافظ ابن حجر فی تہذیب التہذیب: 22/2

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 301

بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے بھی دعائے خیر کی اور (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: بے شک آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد کسی شخص کو بھی نہیں چھوڑا کہ جسے دیکھ کر مجھے یہ تمنا ہوتی کہ اس کے عمل جیسا عمل لے کر میں اپنے رب سے ملاقات کروں اور اللہ کی قسم! مجھے اُمید ہے اللہ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے ملائے گا، اس لیے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اکثر سنا کرتا تھا آپ فرماتے تھے: میں، ابوبکر اور عمر گئے۔ میں، ابوبکر اور عمر داخل ہوئے، میں، ابوبکر اور عمر نکلے (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہم کام میں اپنا رفیق سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بناتے) اس لیے میرا یہ گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کو ان دونوں کے ساتھ ملائے گا۔ [1]

[328] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو الربيع سليمان بن داود العتكي الزهراني قال نا عبد الله بن المبارك عن عمر بن سعيد بن أبي حسين عن بن أبي مليكة عن بن عباس فذكر هذا الحديث.

۳۲۸۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی روایت ایک دوسری سند سے بھی منقول ہے۔ [2]

[329] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الله بن محمد القرشي أبو عبد الرحمن قثنا أبو معاوية قثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن إبراهيم عن الأسود عن عبد الله قال رحم الله عمر أنه لما طعن تلك الطعنة رأى غلاما قد أسبل إزاره فقال يا غلام خذ من شعرك وارفع إزارك فإنه أبقى لثوبك وأتقى لربك عز وجل.

۳۲۹۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے جب ان کو نیزہ مارا گیا انہوں نے ایک لڑکے سے فرمایا: جس کی شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹک رہی تھی، اے لڑکے! اپنے بالوں کو کم کرو اور شلوار کو اوپر کرو، بے شک اس میں کپڑوں کی صفائی بھی ہے اور اللہ کی خوشنودی بھی۔ [3]

[329] حدثنا عبد الله قثنا عبد الله بن عمر قثنا عبد الله بن خراش عن العوام بن حوشب عن مجاهد عن بن عباس لما اسلم عمر نزل جبريل فقال يا محمد لقد استبشر أهل السماء بإسلام عمر

۳۳۰۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آسمان والے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے خوش ہیں۔ [4]

[331] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو عبد الرحمن القرشي عبد الله بن عمر قثنا محمد بن فضيل عن سليمان بن قرم عن عبد الله بن الحسن أنه سئل عن المسح على الخفين فقال نعم الحجيج لكم عمر بن الخطاب في المسح على الخفين.

۳۳۱۔ سلیمان بن قرم سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن حسن رحمہ اللہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: موزوں پر مسح کرنے کے اس مسئلہ میں تمہارے لیے بہترین نمونہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ [5]

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح بخاری: 41/7؛ صحیح مسلم: 1858/4

[2] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: تقدم فی سابقہ

[3] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: صحیح البخاری: 59/7

[4] تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عبداللہ بن خراش بن حوشب الشیبانی الحوشبی ابی الجحفر الکوفی؛ تخریج: سنن ابن ماجۃ: 38/1

[5] تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف سلیمان بن قرم بن معاذ التیمی الضبی ابی داؤد النحوی؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 163/1

[332] حدثنا عبد الله قثنا عبيد الله بن معاذ قثنا أبو عمرو العنبري قثنا المعتمر قال قال أبي وقال أبو عثمان إنما كان عمر ميزانا لا يقول كذا ولا يقول كذا

۳۳۲۔ ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ترازو کی مثل تھے جو اِدھر اُدھر کی باتیں نہیں کرتے تھے (یعنی صاف گو تھے)۔ ❶

[333] حدثنا عبد الله قال حدثني يحيى بن أيوب قثنا خلف بن خليفة قال سمعت أبا هاشم عن سعيد بن جبير في قول الله عز وجل وصالح المؤمنين قال نزلت في عمر بن الخطاب رضی الله تعالى عنه.

۳۳۳۔ امام سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان (وصالح المؤمنین) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوا ہے۔ ❷

[334] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عفان قثنا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن الأسود بن سريع قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله أني قد حمدت ربي عز وجل بمحامد ومدح وإياك قال هات ما حمدت به ربك عز وجل قال فجعلت أنشده قال فجاء رجل أدلم فاستأذن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اس اس قال فتكلم ساعة ثم خرج قال فجعلت أنشده قال ثم جاء فاستأذن فقال النبي صلى الله عليه وسلم اس اس ففعل ذلك مرتين أو ثلاثا قال قلت يا رسول الله من هذا الذي استنصتني له قال هذا عمر بن الخطاب هذا رجل لا يحب الباطل.

۳۳۴۔ سیدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اللہ تعالیٰ کی اچھی حمد و ثنا بیان کی ہے اور آپ کی بھی تعریف کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سناؤ، تم نے کیا کچھ کہا ہے؟ پھر میں نے سنانا شروع کر دیا، ایک سیاہ فام شخص اجازت لینے آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: خاموش ہو جاؤ۔ اس شخص سے کچھ دیر تک باتیں کیں، پھر وہ چلا گیا، پھر میں نے اپنی بات سنانا شروع کی تو پھر اس شخص نے اجازت مانگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: خاموش ہو جاؤ، میں پھر خاموش ہو گیا، کچھ دیر تک وہ باتیں کرتے رہے، ایسا دو یا تین بار ہوا تو پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون ہے؟ جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خاموشی کا حکم دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عمر بن خطاب ہیں جو باطل چیزوں کو پسند نہیں کرتے۔ ❸

[335] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حسن بن موسى قثنا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن عبد الرحمن بن أبي بكرة أن الأسود بن سريع قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله اني قد حمدت ربي عز وجل بمحامد ومدح وإياك فذكر الحديث فجاء رجل فاستأذن ادلم طوال اصلع اعسر يسر قال فاستنصتني رسول الله صلى الله عليه وسلم ووصف لنا أبو سلمة يعني حمادا كيف استنصته قال كما يصنع بالهر فدخل فتكلم ساعة ثم خرج فذكر الحديث فقلت يا رسول الله من هذا الذي تستنصتني له فقال هذا رجل لا يحب الباطل هذا عمر بن الخطاب.

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 47

❷ تحقیق: رجال الاسناد ثقات لکنہ معلول باختلاط خلف بن خلیفۃ وھو ابن صاعد الاشجعی ابواحمد؛

تخریج: جامع البیان فی ای القرآن للطبری: 105/28

❸ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ لضعف علی بن زید بن جدعان ولکن تابع علیا الزہری عن عبدالرحمٰن بن أبی بکرۃ فیما أخرجہ الطبرانی: 1/265؛

وأبونعیم فی الحلیۃ: 1/46، فیکون حسنا

۳۳۵۔ سیدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اللہ کی اچھی حمد وثناء بیان کی ہے اور آپ کی بھی۔ اتنے میں ایک شخص آیا جو گندمی رنگ اور دراز قد و قامت والا آدمی تھا جس کے سر میں بال نہ تھے اور دونوں ہاتھوں سے کام کرنے والے (محنت کش) تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خاموش کروا دیا۔ سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ یعنی حماد کہتے ہیں: آپ نے مجھے ایسے خاموش کروایا، جس طرح بلی کو خاموش کروایا جاتا ہے۔ وہ شخص اندر آیا، کچھ دیر تک گفتگو کی، پھر چلا گیا۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ یہ کون تھا؟ جس کی وجہ سے آپ نے مجھے خاموش کروا دیا تو فرمایا: یہ عمر بن الخطاب ہیں جو کہ باطل کو پسند نہیں کرتے۔ (1)

[336] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا روح قثنا حماد يعني بن سلمة قال أنا علي بن زيد عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن الأسود بن سريع قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث.

۳۳۶۔ یہ حدیث سیدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔ (2)

[337] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قثنا هارون الثقفي عن عبد الله بن عبيد يعني بن عمير قال بينا عمر يقسم مالا إذ رفع رأسه فإذا رجل في وجهه ضربة قال ما هذا قال أصابني في غزاة كذا وكذا قال فأمر له بألف درهم ثم مكث ساعة ثم أمر له بألف أخرى حتى أمر له بأربعة آلاف درهم فقالوا استحي فخرج فقال لو مكث لأعطيته ما بقي من المال درهم رجل ضرب في وجهه ضربة في سبيل الله حفرت وجهه.

۳۳۷۔ عبداللہ بن عمیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان مال تقسیم کر رہے تھے انہوں نے جب سر اُٹھایا تو ایک آدمی کو دیکھا جس کے چہرے پر نشانات تھے اس سے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ اللہ کی راہ میں فلاں جہاد کے دوران مجھے زخم آنے کا نشان ہے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو ہزار درہم عطا کیے، تھوڑی دیر کے بعد اسے مزید ایک ہزار درہم دینے کا حکم دیا، یہاں تک کہ چار ہزار درہم اسے دے دیئے۔ لوگوں نے اسے کہا: کچھ خیال کرو، تب وہ شخص وہاں سے چلا گیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ ٹھہرتا میں اسے جتنا مال بچتا، سارا دے دیتا۔ وہ شخص جس کو اللہ کی راہ میں زخم آئے ہوں، یہاں تک کہ اس کے چہرے میں زخم کے نشانات بھی ہوں؟ (3)

[338] حدثنا عبد الله قثنا عبد الأعلى بن حماد قثنا وهيب قال نا يونس عن الحسن ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم أعز الدين بعمر بن الخطاب.

۳۳۸۔ حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! عمر کے ذریعہ دین اسلام کو غلبہ عطا فرما۔ (4)

[339] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الأعلى بن حماد النرسي قثنا وهيب بن خالد قال نا بن عون عن محمد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم أعز الإسلام بعمر بن الخطاب أو عامر بن الطفيل.

---

(1) تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ کسابقہ

(2) تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ کسابقہ

(3) تحقیق: رجال الاسناد ثقات لکن الظاہر انہ منقطع بین عبداللہ بن عبید بن عمیر و بین عمر تخریج: لم اقف علیہ

(4) تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 267/3

۳۳۹۔ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! اسلام کو عمر بن خطاب یا عامر بن طفیل کے ذریعہ غلبہ عطا فرما۔ ❶

[340] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر نا شعبة عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب قال قال عبد الله إذا ذكر الصالحون فحيهلا بعمر بن الخطاب .

۳۴۰۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نیک لوگوں کا تذکرہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شروع کیا جاتا ہے۔ ❷

[341] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب قال كنا نتحدث أن عمر بن الخطاب ينطق على لسانه ملك .

۳۴۱۔ امام طارق بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم (علمائے کرام) کہا کرتے تھے: کوئی فرشتہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر گفتگو کرتا ہے۔ ❸

[342] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر نا شعبة عن سيار عن الشعبي قال إذا اختلفوا في شيء فانظروا إلى قول عمر بن الخطاب .

۳۴۲۔ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب تمہارا کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا قول دیکھو۔ ❹

[343] حدثنا عبد الله قثنا إسماعيل أبو معمر قثنا أبو معاوية عن أبي بكر الهذلي عن محمد بن سيرين عن عبيدة قال بلغ عليا أن رجلا ينال من أبي بكر وعمر فأتي به فجعل يعرض بذكرهما وفطن الرجل فأمسك فقال له علي أما لو أقررت بالذي بلغني عنك لألقيت أكثرك شعرا .

۳۴۳۔ عبیدہ رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی کہ کوئی شخص سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما پر تنقید کرتا ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کو بلا کر پوچھا تو وہ شخص خاموش ہو گیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اس چیز کا اقرار کرتے جس کی مجھے اطلاع ملی ہے تو میں (سزا کے طور پر) تمہارے زیادہ تر بالوں کو گرا دیتا۔ ❺

[344] حدثنا عبد الله قال حدثني إسماعيل أبو معمر قال سمعت سفيان قال قال رجل لعلي إن أردت أن تكون مثل عمر فاخصف نعلك وشمر ثوبك وكل دون الشبع .

۳۴۴۔ امام سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے کہا: اگر تم عمر جیسا بننا چاہتے ہو تو اپنے جوتوں کی خود سلائی کرو، کپڑوں کو لپیٹو اور پیٹ بھر کر نہ کھاؤ۔ ❻

---

❶ تحقیق: رجال الاسناد ثقات لکنہ مرسل کسابقہ؛ تخریج: سنن ابن ماجۃ: 39/1؛ السنن الکبریٰ للبیہقی: 370/6

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 148/6؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 93/3؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 180/9

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 384/8؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 456/1

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ ذکرہ ابن رجب فی جامع العلوم والحکم: 295/1

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا ابو بکر الہذلی سلمی بن عبداللہ متروک؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 76

❻ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ ورجال ثقات غیر الرجل المبہم؛ تخریج: کتاب الزہد لابن ابی عاصم: 320/1

[345] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الأعلى بن حماد قثنا وهيب بن خالد قثنا جعفر بن محمد عن أبيه أن عمر بن الخطاب لما أصيب أرسل إلى المهاجرين فقال عن ملأ منكم كان هذا فقال علي بن أبي طالب إني والله لوددت ان الله نقص من آجالنا في أجلك ثم أتى سريره وقد سجي عليه بثوب فقال ما من أحد اليوم أحب إلي أن ألقى الله بما في صحيفته من هذا المسجى عليه.

۳۴۵۔ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو مہاجرین کے پاس بھیجا گیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سب کچھ تمہارے سامنے ہو گیا؟ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میری خواہش ہے کہ اللہ ہماری عمر آپ کی وجہ سے کم کر دے (یعنی ہماری عمر بھی آپ کو مل جائے اور آپ کی عمر لمبی ہو جائے) پھر چارپائی لائی گئی اور کپڑوں میں لپیٹا گیا اور پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج کے دن کپڑوں میں ڈھانپے جانے والا یہ آدمی اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ (1)

[346] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الأعلى بن حماد قثنا وهيب قثنا أبو جهضم موسى بن سالم عن أبي جعفر أن عمر بن الخطاب لما غسل وكفن ووضع على سريره وسجي عليه بثوب قال علي ما على الأرض أحد أحب إلي أن ألقى الله عز وجل بما في صحيفته من هذا المسجى.

۳۴۶۔ امام ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو غسل دیا گیا، کفن پہنا کر چارپائی پر لٹایا گیا اور کپڑوں سے ڈھانپا گیا، اس وقت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس زمین پر جو اپنے اعمال کے ساتھ اللہ سے ملنے والے ہیں، مجھے ان میں اس کفن میں ڈھانپے ہوئے شخص سے زیادہ کوئی محبوب نہیں ہے۔ (2)

[347] حدثنا عبد الله قال حدثني عبيد الله بن عمر القواريري قثنا حماد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم عن جعفر بن محمد وأيوب عن عمرو بن دينار قال حماد وسمعت عمرا يذكره عن أبي جعفر قال حماد وسمعته من أبي جهضم قال لما طعن عمر وغسل وكفن وسجي ثوبا فدخل عليه علي فترحم عليه وقال ما على الأرض اليوم أحدا أحب إلي أن ألقى الله عز وجل على ما في صحيفته من هذا المسجى.

۳۴۷۔ ابو جہضم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نیزہ سے مارا گیا۔ غسل اور کفن پہنانے کے بعد کپڑوں میں لپیٹا گیا اس وقت سیدنا علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان کے لیے دعائے خیر کی اور فرمایا: آج کے دن روئے زمین پر اس شخص سے بڑھ کر اللہ کو کوئی پسند نہیں جو اپنے نامہ اعمال کے ساتھ اپنے رب کو ملنے والا ہے۔ (3)

[348] حدثنا عبد الله قال حدثني سويد بن سعيد قثنا يونس بن أبي اليعفور عن عون بن أبي جحيفة عن أبيه قال كنت عند عمر وهو مسجى بثوبه قد قضى نحبه فجاء علي فكشف الثوب عن وجهه ثم قال رحمة الله عليك يا أبا حفص فوالله ما بقي بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أحد أحب إلي أن ألقى الله بصحيفته منك.

۳۴۸۔ سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، جب وہ (کفن کے) کپڑوں میں لپیٹے گئے تھے، اس وقت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا: اے ابو حفص! اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ تعالیٰ کو آپ سے زیادہ محبوب شخص کوئی نہیں تھا، جو اپنے نامہ اعمال کے ساتھ اپنے رب سے ملنے والا ہے۔ (4)

---

(1) تحقیق: رجال الاسناد ثقات لکنہ منقطع؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/109؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/370

(2) تحقیق: رجال الاسناد ثقات لکنہ منقطع کسابقہ

(3) تحقیق: منقطع رجالہ ثقات؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/371

(4) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف سوید بن سعید الہروی لکن تابعہ سعید بن منصور عند ابن سعد (3/371) فیکون حسنا لغیرہ

[349] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا هشيم قال أنا العوام عن مجاهد قال إذا اختلف الناس في شيء فانظروا ما صنع عمر فخذوا به .

۳۴۹۔ امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب لوگ کسی چیز کے بارے میں اختلاف کریں تو تم دیکھو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کیا کیا، تم بھی وہی کرو جو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کیا۔ (1)

[350] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن آدم نا أبو شهاب عن الأعمش عن إبراهيم قال كان لا يعدل بقول عمر وعبد الله إذا اجتمعا.

۳۵۰۔ امام ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب سیدنا عمر اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہما کسی بات پر اتفاق کرلیں تو کوئی ان کا مقابلہ نہیں سکتا۔ (2)

[351] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن حسان الأزرق مولى زائدة بن معن بن زائدة الشيباني قثنا حسين بن علي الجعفي عن زائدة عن عبد الملك بن عمير قال حدثني أبو بردة وآخر عن عوف بن مالك الأشجعي أنه قال رأيت في المنام كأن الناس جمعوا فكأني برجل قد فرعهم فوقهم بثلاثة أذرع قال قلت من هذا قالوا عمر بن الخطاب قال قلت لم انه لا تلومه في الله لومة لائم وانه خليفة مستخلف وشهيد مستشهد قال فأتيت أبا بكر فقصصتها عليه قال فأرسل إلى عمر يبشره فقال لي اقصص رؤياك فلما بلغ إلى خليفة قال زبرني عمر وانتهرني قال تقول هذا وأبو بكر حي قال فسكت فلما ولي عمر كان بعد بالشام مررت به وهو على المنبر فدعاني فقال لي اقصص رؤياك قال فلما بلغت لا يخاف في الله لومة لائم قال إني لأرجو أن يجعلني الله منهم وأما خليفة مستخلف فقد والله استخلفني فأسأله أن يعينني على ما ولاني قال فلما بلغت وشهيد مستشهد قال وانى الشهادة وأنا في جزيرة العرب وحولي يغزون ثم قال يأتي الله بها أنى شاء مرتين .

۳۵۱۔ سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خواب دیکھا کہ تمام لوگ جمع ہوئے ہیں ان میں ایک آدمی سب سے تین ہاتھ زیادہ بلندی پر ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور وہ خلیفہ تھے جو اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے سے خوف زدہ نہ ہوتے تھے، نیز وہ شہید بھی تھے۔ میں نے اپنا خواب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سنایا۔ اُنھوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بشارت دینے کے لیے کسی کو بھیجا۔ انہوں نے مجھے فرمایا: تم یہ خواب انہیں سنانا، جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے، انہوں نے مجھے (خواب بیان کرنے سے) روکا اور ڈرایا پھر فرمایا: تم سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہوتے ہوئے اس طرح کہتے ہو، یہ سن کر میں خاموش ہوگیا۔ پھر جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور وہ شام میں منبر پر کھڑے تھے تو مجھے بلا کر فرمایا: (وہ خواب) اب سناؤ (یعنی اب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وفات پا چکے ہیں اور اس وقت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ واقعی ہی لوگوں سے تین ہاتھ سے زیادہ بلند کھڑے تھے) میں سناتے ہوئے جب یہاں تک پہنچا: وہ اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے سے خوفزدہ نہیں ہوتے تو انہوں نے فرمایا: میں اللہ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں۔ جب میں نے کہا: وہ جانشین خلیفہ بنیں گے تو انہوں نے فرمایا: اللہ مجھے جب خلیفہ بنائے گا میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ میری مدد فرمائے جب میں نے کہا: وہ شہید ہوں گے تو فرمایا جزیرۂ عرب میں کہاں سے میرے لیے شہادت آئے گی، جہاد اسی طرف ہو رہا ہے پھر انہوں نے دو مرتبہ فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھے ان شاء اللہ شہادت دے گا۔ (3)

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح الی مجاہد تقدم تخریجہ فی رقم: 342

(2) تحقیق: اسنادہ حسن الی ابراہیم النخعی؛ تخریج: کتاب العلل لاحمد بن حنبل: 91/2

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 331/3؛ التاریخ لابن ابی شیبۃ: 259/2

[352] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن عبد الله بن نمير الهمداني قثنا وكيع قثنا الأعمش عن إبراهيم عن الأسود قال قال عبد الله كان عمر إذا سلك طريقا فاتبعناه وجدناه سهلا وأنه أتي في امرأة وأبوين فقسمهما من أربعة فأعطى المرأة الربع والأم ثلث ما بقي وجعل ثلثي ما بقي للأب.

۳۵۲۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے راستے پر چلتے ہیں تو اس میں ہمارے لیے آسانی ہو جاتی ہے ایک دفعہ انہوں نے میت کی بیوی اور اس کے والدین پر اس طرح میراث تقسیم کی کہ چار حصوں میں سے عورت کو ربع، ماں کو ثلث اور ''مابقی'' (باقی ماندہ) کے طور پر باپ کو دو تہائی دے دیا۔ ❶

[353] حدثنا عبد الله قال نا محمد بن عبد الله بن نمير قثنا يحيى بن عيسى ووكيع قالا نا الأعمش عن إبراهيم عن الأسود قال قال عبد الله إذا ذكر الصالحون فحيهلا بعمر.

۳۵۳۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نیک لوگوں کا تذکرہ ہوتا ہے تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان میں سرفہرست ہوتے ہیں۔ ❷

[354] حدثنا عبد الله قال حدثني هارون بن معروف قال نا عبد العزيز بن محمد الدراوردي قال أخبرني سهيل عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم الرجل أبو بكر نعم الرجل عمر نعم الرجل أبو عبيدة بن الجراح نعم الرجل اسيد بن حضير نعم الرجل ثابت بن قيس بن شماس نعم الرجل معاذ بن جبل نعم الرجل معاذ بن عمرو بن الجموح رضى الله تعالى عنهم أجمعين.

۳۵۴۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر بڑے اچھے آدمی ہیں، عمر بڑے اچھے آدمی ہیں، ابوعبیدہ بن الجراح بڑے اچھے آدمی ہیں، اسید بن حضیر بڑے اچھے آدمی ہیں، قیس بن شماس بڑے اچھے آدمی ہیں، معاذ بن جبل بڑے اچھے آدمی ہیں، معاذ بن عمرو بن الجموح بڑے اچھے آدمی ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ❸

[355] حدثنا عبد الله قثنا أبو عمرو الحارث بن مسكين المصري قثنا بن وهب عن يحيى بن أيوب عن بن عجلان عن نافع عن عبد الله بن عمر أن عمر بن الخطاب بعث جيشا وأمر عليهم رجلا يدعى سارية قال فبينا عمر يخطب الناس يوما قال فجعل يصيح وهو على المنبر يا ساري الجبل يا ساري الجبل قال فقدم رسول الجيش فسأله فقال يا أمير المؤمنين لقينا عدونا فهزمناهم فإذا بصايح يصيح يا ساري الجبل يا ساري الجبل فأسندنا ظهورنا بالجبل فهزمهم الله فقيل لعمر يعني بن الخطاب انك كنت تصيح بذلك قال بن عجلان وحدثني إياس بن معاوية بن قرة بمثل ذلك.

۳۵۵۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ساریہ نامی شخص کی زیر قیادت ایک لشکر بھیجا، اسی دوران سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک باآواز بلند فرمانے لگے: اے ساریہ! پہاڑ کی پناہ لو، اے ساریہ! پہاڑ کی پناہ لو، جب لشکر کا قاصد آیا تو وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: اے امیر المومنین! جب ہمارے لشکر کا دشمن کے ساتھ آمنا سامنا ہوا تو ہم نے ان کو شکست دی، اسی دوران اچانک ہمیں کسی نے آواز دی کہ اے ساریہ! پہاڑ کی پناہ لو، اے ساریہ! پہاڑ کی پناہ لو، البتہ ہم پہاڑ کے دامن میں چلے

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: کتاب السنۃ للبیہقی: 6/228؛ سنن الدارمی: 2/345

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 340

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 2/419؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/233,246,268

گئے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کو شکست دی، اسی دوران کسی نے کہا: وہ آواز دینے والے آپ عمر بن خطاب ہی تھے۔
ابن عجلان کہتے ہیں: یہ روایت مجھے ایاس بن معاویہ بن قرہ نے بھی اسی طرح بیان کی ہے۔ ❶

[356] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الأعلى بن حماد قثنا وهيب قثنا أيوب عن أبي معشر عن إبراهيم قال قال عبد الله بن مسعود إذا ذكر الصالحون فحي هلا بعمر ان عمر كان حائطا حصينا يدخله الإسلام ولا يخرج منه فلما قتل عمر انثلم الحائط فالإسلام يخرج منه ولا يدخل والذي نفسي بيده لوددت أني خادم لمثل عمر حتى أموت والذي نفسي بيده لو أن من في الأرض اليوم وضعوا في كفة الميزان ووضع عمر في الكفة الأخرى لرجح شق عمر ان عمر كان يأمر بالجزور فتنحر فتكون الكبد والسنام وأطايبها لابن السبيل ويكون العنق لآل عمر إذا ذكر الصالحون فحي هلا بعمر.

۳۵۶۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نیک لوگوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سر فہرست ہوتے ہیں، بے شک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک مضبوط دیوار تھے، جس سے اسلام داخل تو ہوتا تھا، مگر نکلتا نہیں تھا۔ مگر جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو وہ دیوار ٹوٹ گئی، جس سے اسلام خارج تو ہوتا ہے مگر داخل نہیں ہوتا۔ اللہ کی قسم! کاش میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مرتے دم تک خادم ہوتا اور اللہ کی قسم! اگر تمام زمین والے ایک پلڑے میں اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ والا پلڑا بھاری ہوتا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اونٹوں کو ذبح کرواتے تھے مگر کوہان، کلیجی اور عمدہ گوشت مسافروں کو ملتا تھا اور گردن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ کے لیے ہوتی تھی اور جب بھی نیک لوگوں کا تذکرہ ہوتا ہے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو ان کا سردار سمجھا جاتا ہے۔ ❷

[357] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الأعلى بن حماد قثنا وهيب قثنا بن عون عن إبراهيم قال قال عبد الله بن مسعود لقد أحببت هذا الرجل حبا قد خفت الله في حبه أن عمر كان حائطا حصينا يدخله الإسلام ولا يخرج منه فلما قتل عمر انثلم الحائط إذا ذكر الصالحون فحي هلا بعمر.

۳۵۷۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اس قدر محبت تھی کہ ان کے ساتھ شدید محبت کی وجہ سے مجھے اللہ سے ڈر لگنے لگا۔ یقیناً سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک مضبوط دیوار تھے، جہاں سے اسلام داخل تو ہوتا تھا مگر نکلتا نہیں تھا اور جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو شہادت ملی تو وہ دیوار ٹوٹ گئی۔ جب نیک لوگوں کا ذکر ہوتا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تمام نیک لوگوں کے سردار تھے۔ ❸

[358] حدثنا عبد الله قثنا إسماعيل أبو معمر قال قال سفيان قال أصحابنا عن أبي إسحاق سمع أبا عبيدة قال قال عبد الله أخلائي من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ثلاثة ولم آل أبو بكر وعمر وأبو عبيدة بن الجراح.

۳۵۸۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تمام صحابہ کرام میں سے میرے تین (خاص) دوست ہیں۔
❶ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ❷ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ❸ سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ۔ ❹

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: دلائل النبوۃ لابی نعیم: 3/210,211؛ ذکرہ ابن تیمیۃ فی الفرقان؛ ص: 74؛ وابن حجر فی الصواعق المحرقۃ؛ ص: 101
❷ تحقیق: اسنادہ صحیح لغیرہ؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 9/79؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/371
❸ تحقیق: اسنادہ صحیح لغیرہ؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/93
❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ بین ابی عبیدۃ بن عبداللہ وابنہ مع ابہام اصحاب سفیان؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/262

[359] حدثنا عبد الله قال حدثني زكريا بن يحيى بن صبيح زحمويه قثنا إبراهيم بن سعد عن أبيه عن أبي سلمة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا أنا نائم إذ أتيت بقدح من لبن فشربت منه حتى أني لأرى الري يخرج من اظفاري ثم أعطيت فضلي عمر بن الخطاب فقال من حوله ما أولته يا رسول الله قال أولته الدين .

۳۵۹۔ سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواب میں مجھے دودھ کا پیالہ دیا گیا تو میں نے اسے خوب پیا۔ یہاں تک کہ میں نے ناخنوں سے دودھ بہتا ہوا محسوس کیا اور باقی ماندہ عمر کو دے دیا، اس پر صحابہ کرام نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی تعبیر کیا ہے؟ فرمایا: اس کی تعبیر دین ہے۔ ❶

[360] حدثنا عبد الله قثنا زكريا بن يحيى زحمويه قثنا إبراهيم يعني بن سعد قثنا أبي عن أبي سلمة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت الناس يعرضون علي وعليهم قمص منها يبلغ الثدي ومنها يبلغ الركب قال وعرض على عمر وعليه قميص يجره فقالوا ما أولته قال العلم .

۳۶۰۔ سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خواب میں مختلف لوگ نظر آئے، وہ مجھ پر پیش کئے گئے۔ بعض کی قمیص ان کی چھاتی تک، بعض کی ٹخنوں تک اور میں نے عمر کو دیکھا تو وہ اپنی قمیص گھسیٹ رہے تھے۔ صحابہ کرام نے پوچھا: اس کی کیا تعبیر ہے؟ تو فرمایا: علم۔ ❷

[361] حدثنا عبد الله قثنا محمد بن عباد المكي قثنا سفيان قال سمعت الزهري عن بعض آل أبي ربيعة وكانت أم كلثوم ابنة أبي بكر عندهم قال وذكر المحصب فقال جزى الله خيرا من أمير وباركت يد الله في ذاك الأويم الممزق

فمن يسع أو يركب جناحي نعامة ليدرك ما قدمت بالأمس يسبق

قضيت أمورا ثم غادرت بعدها بوائج في اكمامها لم تفتق

قالت عائشة فنحلوه الشماخ بن ضرار فسألوه فقال ما قلته

۳۶۱۔ آل ربیعہ کے کسی آدمی کے پاس سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ جب مُحَصَّب کا تذکرہ ہوا تو وہ (آل ربیعہ کا آدمی) کہنے لگا: اللہ تعالیٰ اس خلیفہ کو خیر اور برکت عطا کرے۔ جس کے ساتھ پھٹے ہوئے چیتھڑوں میں اللہ کا ہاتھ (مدد) ہے۔

پر جو شخص گذشتہ کاموں کو پانے کے لیے شتر مرغ کے پروں پر سوار ہوتا تھا تو وہ سبقت لے جاتا تھا۔

(اے خلیفہ) تم ان تمام کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر وہاں سے نکل گئے اور ابھی ران کی رگ بھی نہیں پھٹی تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: لوگوں نے ان اشعار کی نسبت شاخ بن ضرار کی طرف کی ہے لیکن جب اس سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے یہ بات نہیں کہی۔ ❸

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ ورجالہ ثقات

❷ تحقیق: مرسل رجالہ ثقات انظر الحدیث السابق تخریج: صحیح البخاری: 1/73، صحیح مسلم: 4/1859

❸ تحقیق: اسنادہ حسن وبعض آل ربیعۃ ہو ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن ابی ربیعۃ؛

تخریج: دلائل النبوۃ لابی نعیم: 3/210؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/374

[362] حدثنا عبد الله قثنا محمد بن عباد قثنا أبو حمزة عن إبراهيم بن إسماعيل بن مجمع عن بن شهاب أن إبراهيم بن عبد الرحمن بن أبي ربيعة أخبره عن أم كلثوم عن عائشة قالت لما كان آخر حجة حجها عمر حج أمهات المؤمنين فلما صدرنا عن منى مروا بالمحصب فسمعت رجلا على راحلته يقول أين كان أمير المؤمنين فسمعت آخر قال كان ههنا كان أمير المؤمنين قالت فأناخ راحلته ثم قال

عليك سلام من امام وباركت يد الله في ذاك الأديم الممزق
فمن يسع أو يركب جناحي نعامة ليدرك ما قدمت بالأمس يسبق
قضيت أمورا ثم غادرت بعدها بوايج في اكمامها لم يفتق

قالت عائشة فالتمس ذلك الراكب فلم يقدر عليه ولم يدر من هو فكنا نتحدث انه من الجن قال فرجع عمر من ذلك الحج فطعن فمات

۳۶۲۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا آخری حج تھا، جس میں امہات المومنین بھی شریک تھیں، جب ہم منیٰ سے لوٹ آئے اور ہمارا گزر وادی محصب سے ہوا، میں نے ایک آدمی کو سنا جو اپنی سواری پر بیٹھا کہہ رہا تھا: امیر المومنین کہاں ہیں؟ دوسرے نے کہا: وہ یہاں ہیں، اس نے سواری بٹھا کر یہ اشعار پڑھے:

اے امیر المومنین! آپ پر اللہ کی سلامتی اور خیر کثیر ہو۔ اللہ کا ہاتھ (مدد) ان پھٹے ہوئے چمڑوں کے ساتھ ہے۔ پس وہ شخص جو گذشتہ کاموں کو حاصل کرنے کی غرض سے شتر مرغ کے پروں پر سوار ہوتا تھا۔ وہ سبقت حاصل کر لیتا ہے۔ (اے امیر المومنین) البتہ تمام امور کو آپ نے پورا کیا، لوٹ گئے اور ابھی ران کی رگ پھٹی بھی نہیں تھی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کافی جستجو کے باوجود یہ اشعار پڑھنے والا انسان نہ ملا، پس ہم کہنے لگے: بلاشبہ وہ کوئی جن تھا، جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اس حج سے واپس آئے تو انہیں نیزہ مارا گیا اور وہ شہید ہو گئے۔ [1]

[363] حدثنا عبد الله قثنا محمد بن عباد المكي قثنا سفيان قال سمعت الزهري يحدث هذه الأربعة أحاديث حفظتها كما تسمع ولم احفظ اسنادها قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت لعمر أربعة رؤيا رأيت كأني أتيت بإناء فيه لبن فشربت حتى رأيت الري يخرج من أناملي ثم ناولت فضلي عمر قالوا يا رسول الله فما اولت ذاك قال العلم ورأيت كأن أمتي عليهم القمص الى الثدي والى الركب والى الكعب ومر عمر يسحب قميصا قالوا يا رسول الله ما أولت ذلك قال الدين قال ودخلت الجنة فرأيت فيها قصرا أو دارا فقلت لمن هذا قالوا لرجل من قريش فرجوت ان اكون انا هو فقيل لعمر بن الخطاب فأردت ان ادخل فذكرت غيرتك يا أبا حفص فبكى عمر وقال يا رسول الله أو يغار عليك ورأيت كأني وردت بئرا فورد بن أبي قحافة فنزع ذنوبا أو ذنوبين ونزعه فيه ضعف والله يغفر له ثم وردها عمر فاستحالت الدلو في يده غربا فاستقى فأروى الظمئة وضرب الناس بعطن فلم أر أحدا من الناس أو قال عبقريا يفري فريه

۳۶۳۔ امام سفیان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام زہری رحمہ اللہ سے ان چار احادیث کو سند کے بغیر یاد کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے عمر کے متعلق چار دفعہ خواب دیکھا ہے۔

۱۔ مجھے دودھ کا پیالہ دیا گیا تو میں نے اسے خوب پیا، یہاں تک کہ مجھے ناخنوں سے بہتا ہوا محسوس ہوا، پھر میں نے باقی بچا ہوا دودھ عمر کو دیا، صحابہ کرام نے پوچھا: اس کی تعبیر کیا ہے؟ فرمایا: علم۔

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف؛ لاجل ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع بن یزید الانصاری وابراہیم ضعیف لکن تابعہ سفیان عن الزہری فی الروایۃ السابقۃ ورواہ ابن شبۃ فی تاریخ المدینۃ: 2/255، باسناد حسن

۲۔ میں نے اپنی امت کو دیکھا، کچھ کی قمیص چھاتی تک، کچھ کی گھٹنوں تک اور کچھ کی قمیص ٹخنوں تک ہے۔ مگر جب عمر کا گزر ہوا تو وہ اپنی قمیص کو گھسیٹ رہے تھے، صحابہ کرام نے تعبیر پوچھی تو فرمایا: دین۔

۳۔ میں جنت میں داخل ہوا، وہاں میں نے ایک خوبصورت محل یا گھر دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ بتایا گیا: یہ ایک قریشی کا ہے، میں نے امید کی کہ شاید میرا ہو، پھر کسی نے کہا: یہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہے۔ میں نے اس محل میں داخل ہونا چاہا، اے ابوحفص! مگر تیری غیرت مجھے یاد آ گئی۔ یہ سن کر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیرت کروں گا۔

۴۔ میں نے خواب دیکھا کہ میں ڈول کے ساتھ کنویں سے پانی نکال رہا ہوں۔ ابن ابی قحافہ ابوبکر نے ایک یا دو ڈول پانی نکالا ان میں سستی اور کمزوری تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی بخشش فرمائے، پھر عمر نے پانی نکالا تو ڈول ان کے ہاتھ میں بڑا ہو گیا، پس انہوں نے سب کو سیراب کیا اور اونٹوں کے لیے باڑ کو قائم کیا۔ میں نے لوگوں میں کسی قوی شخص کو عمر کی مثل کام کرتے نہیں دیکھا۔ ❶

[364] حدثنا عبد الله قثنا محمد بن عباد المكي قثنا عبد الله بن معاذ عن معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحدث قال بينا انا نائم رأيتني أتيت بقدح فشربت منه حتى إني لأرى الري يجري في اظفاري ثم أعطيت فضلي عمر قالوا ما اولت ذلك يا رسول الله قال العلم قلت للزهري أبلغك ما كان في الإناء قال نعم لبن قال أبو عبد الرحمٰن عبد الله بن معاذ الصنعاني مقيم بمكة .

۳۶۴۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیان کیا کہ خواب میں مجھے دودھ کا پیالہ دیا گیا، میں نے اس سے پیا اور اس قدر سیراب ہوا یہاں تک کہ میرے ناخنوں سے دودھ بہتا ہوا محسوس ہونے لگا، پھر میں نے بچا ہوا دودھ عمر کو دیا۔ صحابہ کرام نے اس کی تعبیر پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم۔ میں نے امام زہری رحمۃ اللہ سے پوچھا: آپ کی معلومات کے مطابق اس برتن میں کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! اس میں دودھ ہی تھا۔

امام ابوعبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: (اس حدیث میں مذکور راوی) عبداللہ بن معاذ صنعانی مکہ میں مقیم تھے۔ ❷

[365] حدثنا عبد الله قال نا محمد بن عباد المكي قثنا أبو ضمرة عن يونس عن الزهري عن حمزة بن عبد الله ان عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا انا نائم أتيت بقدح لبن فشربت حتى إني لأرى الري يخرج من أظفاري ثم أعطيت فضلي عمر قالوا ما اولته يا رسول الله قال العلم

۳۶۵۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: مجھے خواب میں دودھ کا پیالہ دیا گیا، میں نے اس سے خوب پیا یہاں تک کہ دودھ میرے ناخنوں سے بہتا ہوا محسوس ہوا پھر میں نے بچا ہوا عمر کو دیا۔ صحابہ کرام نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی تعبیر کیا ہے؟ تو فرمایا: علم۔ ❸

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن الی الزہری والاحادیث المشار الیہا موصولۃ صحیحۃ؛

تخریج: صحیح بخاری:12/415؛ صحیح مسلم:4/1862؛ مسند الامام احمد:3/309,372,389؛ سنن الترمذی:5/619

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم:319 ❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم:320

[366] حدثنا عبد الله قثنا محمد بن عباد المكي قثنا عبد الله بن معاذ عن معمر عن الزهري عن أبي أمامه بن سهل بن حنيف عن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينا انا نائم رأيت الناس يعرضون علي وعليهم القمص منها ما يبلغ الثدي ومنها ما يبلغ أكثر من ذلك وعرض علي عمر وعليه قميص يجره قالوا فما اولت ذلك يا رسول الله قال الدين .

۳۶۶۔ سیدنا ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بعض صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سو رہا تھا کہ میری امت میرے سامنے پیش کی گئی۔ میں نے دیکھا کہ بعض کی قمیص چھاتی تک، بعض کی اس سے کچھ زیادہ نیچے ہے اور پھر میرے سامنے عمر کو لایا گیا۔ ان کی قمیص اتنی لمبی تھی کہ وہ اسے کھینچ رہے تھے۔ لوگوں نے تعبیر پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین۔ (1)

[367] حدثنا عبد الله قثنا أبو جعفر محمد بن الصباح الدولابي قثنا إسماعيل بن زكريا عن عاصم الأحول عن أبي عثمان قال سمعت بن عمر يغضب إذا قيل انه هاجر قبل عمر قال قدمت انا وعمر على رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة فوجدناه قائلا فرجعنا الى المنزل فبعثني عمر فقال اذهب فانظر هل استيقظ فأتيته فدخلت عليه فبايعته ثم انطلقت الى عمر فأخبرته انه قد استيقظ فانطلقنا إليه فهرول هرولة حتى دخل عليه عمر فبايعه ثم بايعته فكان بن عمر يغضب إذا قيل انه هاجر قبل أبيه .

۳۶۷۔ ابوعثمان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ جب ان کے سامنے کہا جاتا کہ آپ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے ہجرت کی ہے تو اس بات پر انہیں غصہ آجاتا تھا۔ اس پر انہوں نے فرمایا: میں اور میرے والد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مدینہ آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نے قیلولہ کی حالت میں پایا۔ ہم گھر واپس لوٹے پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بھیجا کہ جاؤ دیکھو کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو چکے ہیں۔ (میں آیا دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو چکے تھے۔) میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیعت کی پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جاگ رہے ہیں، پھر ہم دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آپ کے پاس گئے اور بیعت کی، میں نے بھی دوبارہ بیعت کی (امام ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں) پس اس لیے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات غضبناک کر دیتی تھی کہ کوئی یہ کہے: آپ رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے ہجرت کی ہے۔ (2)

[368] حدثنا عبد الله قال حدثني عمرو بن محمد بن بكير الناقد قثنا سفيان بن عيينة عن إسماعيل عن قيس قال سمعت عبد الله يقول ما زلنا أعزة منذ اسلم عمر .

۳۶۸۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیشہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کی وجہ سے ہمیں عزت ملی ہے۔ (3)

[369] حدثنا عبد الله قال حدثني عمرو بن محمد الناقد قثنا سفيان عن إسماعيل عن قيس سمع سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل يقول والله لقد رأيتني وان عمر لموثقي وأخته على الإسلام قبل أن يسلم عمر ولو أن أحدا ارفض للذي صنعتم بابن عفان لكان قد.

---

(1) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 360

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح بخاری: 255/7

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح بخاری: 41، 177/7؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 182/9

۳۶۹۔ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مجھے اسلام پر مضبوط کیا کرتے تھے، جبکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اور حالانکہ ان کی بہن مسلمان تھیں، مگر جو ظلم تم نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا ہے، اگر احد پہاڑ بھی اس کی وجہ سے اپنی جگہ سے ہٹ جاتا تو یہ بات قابلِ تسلیم تھی۔ ❶

[370] حدثنا عبد الله قثنا أحمد بن محمد بن أيوب قثنا إبراهيم بن سعد عن محمد بن إسحاق قال فلما قدم عبد الله بن أبي ربيعة وعمرو بن العاص على قريش ولم يدركوا ما طلبوا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وردهم النجاشي بما يكرهون اسلم عمر بن الخطاب وكان رجلا ذا شكيمة لا يرام ما وراء ظهره امتنع به أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وبحمزة بن عبد المطلب حتى غزا قريشا فكان عبد الله بن مسعود يقول ما كنا نقدر على ان نصلي عند الكعبة حتى أسلم عمر بن الخطاب فلما اسلم قاتل قريشا حتى صلى عند الكعبة وصلينا معه وكان إسلام عمر بعد خروج من خرج من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الى أرض الحبشة.

۳۷۰۔ محمد بن اسحاق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن ابی ربیعہ اور عمرو بن العاص دربار نجاشی سے صحابہ کرام کے خلاف مطالبات پورے کیے بغیر قریش کے پاس واپس آ گئے، اس وقت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اسلام لا چکے تھے، وہ ایک قوی شخص تھے، ان کا پیچھا کرنے کی کسی کو ہمت نہ تھی تو سیدنا عمر اور سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کی وجہ سے صحابہ کرام کو ایک حمایت حاصل ہوئی یہاں تک کہ قریش جنگ پر آمادہ ہو گئے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام سے پہلے ہم بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے سے قاصر تھے۔ پس جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو ہم نے بیت اللہ میں نماز پڑھنا شروع کی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اس وقت اسلام لائے جب بعض صحابہ کرام بغرض ہجرت سرزمینِ حبشہ گئے ہوئے تھے۔ ❷

[371][ا] حدثنا عبد الله قثنا أحمد بن محمد بن أيوب قثنا إبراهيم بن سعد عن محمد بن إسحاق عمن لا يتهم عن عبد العزيز بن عبد الله بن عامر بن ربيعة عن أمه أم عبد الله بنت أبي حثمة قالت والله انه لنرتحل الى أرض الحبشة وقد ذهب عامر في بعض حاجتنا إذ اقبل عمر حتى وقف علي وهو على شركه قالت وكنا نلقى منه البلاء أذى لنا وشرا علينا فقالت فقال إنه لانطلاق يا أم عبد الله قالت قلت نعم والله لنخرجن في أرض الله آذيتمونا وقهرتمونا حتى يجعل الله لنا مخرجا قالت فقال صحبكم الله ورأيت له رقة لم أكن اراها ثم انصرف وقد أحزنه فيما أرى خروجنا قالت فجاء عامر من حاجتنا تلك فقلت له يا أبا عبد الله لو رأيت عمر آنفا ورقته وحزنه علينا قال اطعمت في إسلامه قالت قلت نعم قالت لا يسلم الذي رأيت حتى يسلم حمار الخطاب قالت يأسا لما كان يرى من غلظته وقسوته عن الإسلام.

۳۷۱۔[ا]۔ام عبداللہ بنت ابی حثمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ حبشہ جانے کی تیاری کر رہے تھے جبکہ عامر کسی کام پر گئے تھے۔ اچانک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ہمارے پاس سے گزر ہوا وہ ابھی تک مشرک تھے اور ہمیں شدید مصائب سے دوچار کیا کرتے تھے۔ وہ ہم سے پوچھنے لگے: ام عبداللہ! کہیں جانے کی تیاری ہو رہی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! اللہ کی قسم! ہم اللہ کی زمین کی طرف جائیں گے، تم لوگوں نے ہمیں اذیت دی اور مغلوب کر رکھا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے اس سے نجات کا راستہ بنا دیا ہے، انہوں نے کہا: اللہ کے سپرد۔ میں نے ان کے دل میں نرمی محسوس کی، پھر وہ چلے گئے، جو پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی تھی، وہ چلے تو گئے، لیکن ہمارے کوچ کرنے پر وہ غمزدہ تھے، اتنے میں جب سیدنا عامر رضی اللہ عنہ اپنے کام سے آ

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح، تخریج: صحیح بخاری: 176/7؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 79/3

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ؛ ذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد: 63/9؛ والقرطبی فی تفسیرہ: 43/8

گئے۔ میں نے پوچھا: اے ابوعبداللہ! کاش آپ آج عمر کی نرمی اور (ہمارے کوچ کرنے پر) غمزدگی دیکھتے ؟۔ ابوعبداللہ نے کہا: کیا تم ان کے اسلام لانے کی امید رکھتی ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! (وہ بھی مسلمان ہوجائیں) ابوعبداللہ نے ناامیدی سے کہا: وہ ہرگز اسلام نہیں لائیں گے، حالانکہ خطاب کا گدھا تو ایمان لے آئے گا۔

ام عبداللہ کہتی ہیں: میرے شوہر نے ناامیدی سے یہ کہا تھا کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (قبل از اسلام) اسلام کے خلاف بہت سخت تھے۔ [1]

[371][ب] وكان إسلام عمر بن الخطاب فيما بلغني ان أخته فاطمة بنت الخطاب وكانت عند سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل كانت قد أسلمت واسلم زوجها سعيد بن زيد معها وهم يستخفون بإسلامهم من عمر وكان نعيم بن عبد الله النحام رجلا من قومه من بني عدي بن كعب قد اسلم وكان أيضا يستخفي بإسلامه فرقا من قومه وكان خباب بن الأرت يختلف الى فاطمة بنت الخطاب يقرئها القرآن فخرج عمر يوما متوشحا سيفه يريد رسول الله صلى الله عليه وسلم ورهطا من اصحابه فذكر له انهم قد اجتمعوا في بيت عند الصفا وهم قريب من أربعين من رجال ونساء ومع رسول الله صلى الله عليه وسلم عمه حمزة بن عبد المطلب وعلي بن أبي طالب وأبو بكر الصديق بن أبي قحافة في رجال من المسلمين ممن كان أقام مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة ولم يخرج فيمن خرج الى أرض الحبشة فلقيه نعيم بن عبد الله فقال له أين تريد قال أريد محمدا هذا الصابىء الذي قد فرق أمر قريش وسفه أحلامها وعاب دينها وسب آلهتها فأقتله فقال له نعيم والله لقد غرتك انفسك من نفسك يا عمر اترى بني عبد مناف تاركيك تمشي على الأرض وقد قتلت محمدا أفلا ترجع الى أهل بيتك فتقيم أمرهم قال وأي أهل بيتي قال ختنك وابن عمك سعيد بن زيد واختك فاطمة بنت الخطاب فقد اسلما وتابعا محمد صلى الله عليه وسلم على دينه فعليك بهما فرجع عمر عامدا لختنه وأخته وعندهما خباب بن الأرت معه صحيفة فيها طه يقرئها إياها فلما سمعوا حس عمر تغيب خباب بن الأرت في مخدع لعمر أو في بعض البيت وأخذت فاطمة بنت الخطاب الصحيفة فجعلتها تحت فخذها وقد سمع عمر حين دنا من البيت قراءته عليهما فلما دخل قال ما هذه الهينمة التي سمعتها قالا ما سمعت شيئا قال بلى والله لقد أخبرت عما تابعتما محمدا على دينه وبطش بختنه سعيد بن زيد وقامت اليه فاطمة أخته لتكفه عن زوجها فضربها فشجها فلما فعل ذلك قالت له أخته وختنه نعم قد اسلمنا وآمنا بالله ورسوله فاصنع ما بدا لك ولما رأى عمر ما بأخته من الدم ندم على ما صنع فارعوى وقال لأخته أعطيني هذه الصحيفة التي سمعتكم تقرآن آنفا أنظر ما هذا الذي جاء به محمد وكان عمر كاتبا فلما قال ذلك قالت له أخته انا نخشاك عليها قال لا تخافي وحلف لها بآلهته ليردنها إليها إذا قرأها فلما قال لها فلما قال لها ذلك طمعت في إسلامه فقالت له يا أخي انك نجس على شركك وانه لا يمسها الا الطاهر فقام عمر فاغتسل ثم اعطته الصحيفة وفيها طه فقرأها فلما قرأ صدرا منها قال ما أحسن هذا الكلام واكرمه فلما سمع خباب ذلك خرج اليه فقال له يا عمر والله اني لأرجو ان يكون الله قد خصك بدعوة نبيه صلى الله عليه وسلم فإني سمعته وهو يقول اللهم أيد الإسلام بأبي الحكم بن هشام أو بعمر بن الخطاب فالله الله يا عمر فقال له عند ذلك فادللني عليه يا خباب حتى آتيه فأسلم فقال له خباب هو في بيت عند الصفا معه فئة يعني من أصحابه فأخذ عمر سيفه فتوشحه ثم عمد الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه فضرب عليهم الباب فرآه متوشحا السيف فرجع الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو فزع فقال يا رسول الله هذا عمر بن الخطاب متوشحا المنيف فقال حمزة بن عبد المطلب فائذن له فإن كان يريد خيرا بذلنا له وان كان يريد شرا قتلناه بسيفه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ائذن له فأذن له الرجل ونهض اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى لقيه في الحجرة فأخذ بحجزته أو بجمع ردائه ثم جبذه جبذة شديدة وقال ما جاء بك يا بن الخطاب والله ما أرى ان تنتهي حتى ينزل الله بك قارعة فقال له عمر يا رسول الله جئتك أومن بالله وبرسوله وبما جئت به من عند الله قال فكبر رسول الله صلى الله عليه وسلم تكبيرة عرف أهل البيت من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم أن عمرا قد اسلم فتفرق أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من مكانهم ذلك وقد عزوا في أنفسهم حين اسلم عمر مع إسلام حمزة بن عبد المطلب وعرفوا أنهما سيمنعان رسول الله وينتصفون بهما من عدوهم فهذا حديث الرواة من أهل المدينة عن إسلام عمر بن الخطاب حين اسلم رضى الله تعالى عنه .

[1] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: دلائل النبوۃ لابی نعیم: 9/2

۱۷۳۔ [ب] امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام کے بارے میں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ان کی بہن فاطمہ بنت خطاب کی شادی سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی وہ اور ان کے شوہر دونوں مسلمان ہو چکے تھے، مگر وہ اپنے اسلام کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مخفی رکھتے تھے۔ ان میں سے سیدنا نعیم بن عبداللہ نحام رضی اللہ عنہ بھی اسلام قبول کر چکے تھے، ان کا تعلق بنو عدی بن کعب سے تھا، اسی طرح انہوں نے بھی اپنی قوم کے ڈر کی وجہ سے اپنے اسلام کو مخفی رکھا ہوا تھا، سیدنا خباب بن الارت رضی اللہ عنہ مختلف اوقات میں سیدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا کو قرآن کی تعلیم دیا کرتے۔ ایک دن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنی تلوار لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ صحابہ کرام کو شہید کرنے کی غرض سے گھر سے نکلے، انہیں بتایا گیا کہ اس وقت صفا کے قریب ایک گھر میں چالیس کے قریب مرد اور عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمع ہیں، مردوں میں سے آپ کے ساتھ، آپ کے چچا سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب، سیدنا علی بن ابی طالب اور سیدنا ابوبکر صدیق بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہم بھی ہیں۔ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ ہی میں قیام پذیر ہیں، ان لوگوں کے ساتھ نہیں گئے جو حبشہ کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے تھے۔ راستے میں ان کو سیدنا نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ملے۔ پوچھا: عمر! کہاں جا رہے ہو؟ کہنے لگے: میں آج اس صابی (بے دین) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) قتل کرنے جا رہا ہوں جس نے اہل قریش کے درمیان تفرقہ ڈالا، ہمارے معبودوں کی توہین کی ہے، قریش کی عقل مندی کو بیوقوفی سمجھا اور ان کے دین میں عیب جوئی کی ہے۔ سیدنا نعیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمھارا کیا خیال ہے، ان کے قتل سے تجھے بنی ہاشم ایسے ہی چھوڑ دیں گے کہ تم زمین چلتے رہو گے حالانکہ تم نے محمد کو (نعوذ باللہ) قتل کیا ہوگا۔ یہ تمہاری خام خیالی ہے، بلکہ تم پہلے اپنے گھریلو حالات کا بھی تو پتہ کرو تیری بہن فاطمہ اور تیرا بہنوئی (سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ) مسلمان ہو چکے ہیں اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار بن چکے ہیں، یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے بہنوئی اور بہن کی طرف پلٹے جب گھر پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان دونوں کے پاس سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بھی ہیں جو ان کو قرآن سے سورۃ طٰہٰ پڑھا رہے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاؤں کی آواز سن کر سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ گھر کے ایک کونے میں چھپ گئے اور ان کی بہن سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سورۃ طٰہٰ کو اپنی ران کے نیچے چھپا دیا۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے گھر میں داخل ہو کر پوچھا: یہ کیا آواز تھی جو میں سن رہا تھا؟ ان دونوں نے کہا: کچھ بھی نہیں تھا۔ سیدنا عمر نے کہا: ہاں کچھ تھا اللہ کی قسم! تم دونوں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لے آئے ہو؟ (یہ کہہ کر اپنے بہنوئی سیدنا سعید بن زید پر حملہ کیا تو ان کی بہن فاطمہ بیچ میں حائل ہوئیں۔ تو ان کو مارا یہاں تک کہ وہ زخمی ہو گئیں) ان دونوں نے کہا: ہاں! ہم ایمان لا چکے ہیں، اب تم سے جو کچھ ہو سکتا ہے وہ کر لو۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کے چہرے سے خون بہتا ہوا دیکھا تو ان کو اپنے کیے پر پچھتاوا ہوا اور کہنے لگے: مجھے وہ ورق پکڑاؤ جس سے تم کچھ پڑھ رہے تھے تا کہ مجھے بھی تو پتا چلے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کیا نازل ہوتا ہے؟ ان کی بہن نے کہا: ہمیں ڈر ہے کہ تم کچھ کر ڈالو گے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! کچھ بھی نہیں کروں گا، ان کی بہن فاطمہ نے کہا: تم مشرک ہو، تم اسے نہیں چھو سکتے، جب تک غسل نہ کر لو۔ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور وہ

ورق لیا جس پر سورۂ طٰہٰ لکھی ہوئی تھی، وہ پڑھی اور ایمان لانے کی غرض سے نبی کریم ﷺ کی طرف روانہ ہونے کا قصد کیا تو سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ پردے سے نکلے اور کہا: عمر بن خطاب! یقیناً اللہ نے تمھیں اسلام کے لیے چن لیا ہے، میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا تھا: اے اللہ! دونوں عمر میں سے جس کو آپ پسند کرتے ہیں ہدایت عطا فرما۔ یہ سن کر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا: خباب! بتاؤ سیدنا محمد ﷺ کہاں ہیں تا کہ میں اسلام قبول کروں۔ سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کوہ صفا کے پاس تقریباً ۴۰ صحابہ کرام کے ہمراہ ایک گھر (دار ارقم) میں ہیں، جن میں کچھ عورتیں، سیدنا حمزہ، سیدنا علی، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہم وغیرہ شامل ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار اٹھائی اور اسی طرف چل دیئے، وہاں پہنچ کر دروازہ کو دستک دی، کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ! میں عمر ہوں۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے آنے دو اگر بھلائی چاہتا ہے تو ہم بھی اس کے ساتھ بھلائی کریں گے، اگر برائی چاہتا ہے تو ہم اسے قتل کر دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے آنے دو۔ جب آئے تو آپ ﷺ ان سے ملے اور گریبان سے پکڑا اور پوچھا: عمر! کیوں آئے ہو؟ باز آ جاؤ ورنہ اللہ تجھے عذاب دے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں مسلمان ہونے آیا ہوں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے آیا ہوں۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے اللہ اکبر کہا۔ صحابہ کرام کو پتا چلا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایمان لانے آئے ہیں تو ان کے ایمان لانے سے صحابہ کرام میں جان پڑ گئی، جبکہ ان سے پہلے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بھی مسلمان ہو چکے تھے اور ان کو یقین ہو گیا، اب یہ دونوں نبی کریم ﷺ کے دست و بازو بنیں گے اور دشمنوں کو زیر کریں گے۔ [1]

[372][ا] حدثنا عبد الله قثنا سريج بن يونس قثنا أبو إسماعيل يعني المؤدب عن إسماعيل عن قيس عن بن مسعود قال ما زلنا أعزة مذ اسلم عمر

۳۷۲۔ [ا] سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیشہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کی وجہ سے ہمیں عزت ملی ہے۔ [2]

[372][ب] حدثنا عبد الله قثنا أحمد بن محمد بن أيوب قثنا إبراهيم بن سعد عن محمد بن إسحاق عن نافع مولى عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر قال لما اسلم عمر بن الخطاب قال أي قريش انقل للحديث قيل له جميل بن معمر الجمحي قال فغدا عليه قال عبد الله وغدوت أتبع أثره أنظر ما يفعل وانا غلام وجميل بن معمر هو جد نافع بن عمر بن جميل بن معمر الجمحي أعقل كلما رأيت حتى جاءه فقال أما علمت يا جميل أني قد أسلمت ودخلت في دين محمد صلى الله عليه وسلم قال فوالله ما راجعه حتى قام يجر رجليه واتبعه عمر واتبعت أبي حتى إذا قام على باب المسجد صرخ بأعلى صوته يا معشر قريش وهم في أنديتهم حول الكعبة ألا ان عمر قد صبا قال يقول عمر من خلفه كذب ولكن قد أسلمت وشهدت ان لا إله إلا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله قال وثاروا إليه قال فما برح يقاتلهم ويقاتلونه حتى قامت الشمس على رؤوسهم قال وطلح فقعد وقاموا على رأسه وهو يقول افعلوا ما بدا لكم فاحلف ان لو كنا ثلاثمائة رجل لقد تركناها لكم أو تركتموها لنا قال فبينا هم على ذلك إذ أقبل شيخ من قريش عليه جبة حبرة وقميص قومس حتى وقف عليهم فقال ما شأنكم قالوا صبا عمر بن الخطاب قال فمه رجل اختار لنفسه أمرا فماذا تريدون أترون بني عدى بن كعب يسلمون لكم صاحبهم هكذا عن الرجل قال فوالله لكأنما كانوا ثوبا كشف عنه قال عبد الله فقلت لأبي بعد أن هاجرنا إلى المدينة يا أبت من الرجل الذي زجر القوم عنا بمكة يوم أسلمت وهم يقاتلونك قال ذاك العاص بن وائل السهمي.

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لانہ منقطع؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 267/3

[2] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 368

۳۷۲۔ [ب] سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو کہنے لگے: قریش کا باتونی شخص کون ہے؟ کسی نے کہا: جمیل بن معمر جمحی جو کہ نافع بن عمر بن جمیل بن معمر کے دادا ہیں تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اگلے دن صبح اس کے پاس گئے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بھی ان کے پیچھے گیا تا کہ دیکھوں کہ کیا کرتے ہیں؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے پاس جا کر کہا: اے جمیل! کیا تجھے معلوم ہے کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں داخل ہو گیا ہوں، یہ سنتے ہی جمیل دوڑا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا پیچھا کیا اور میں (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) بھی اپنے باپ کے پیچھے چل دیا۔ وہ (جمیل بن معمر) مسجد کے دروازے پر آیا اور بلند آواز چیخنے لگا: اے قریش کی جماعت! اس وقت قریش اپنی محفلوں میں مگن تھے۔ اعلان کرنے لگا: حضرات! عمر صابی ہو گیا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پیچھے سے آواز لگائی: یہ جھوٹا آدمی ہے مگر میں تو مسلمان ہو گیا ہوں میں کلمہ توحید (لا إله إلا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله) کی گواہی دے چکا ہوں۔ یہ سن کر قریش سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر ٹوٹ پڑے۔ وہ لڑتے جھگڑتے رہے، یہاں تک کہ سورج ان کے سروں پر بلند ہو گیا، جب وہ تھک ہار کر بیٹھ گئے، دوبارہ ان پر ٹوٹ پڑے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر کہنے لگے: جو تم سے ہوتا ہے کر لو، میں قسم دے کر کہتا ہوں کہ ہم اگر تین سو آدمی ہوتے تم ان کو ہمارے (مارنے پیٹنے کے لیے) حوالے کرتے یا ہم ان کو تمہارے حوالے کرتے۔ اسی دوران قریش کا ایک ضعیف العمر شخص جبہ (کوٹ) پہنے ہوئے آیا، اس نے امیرانہ قمیص پہن رکھی تھی، کہنے لگا: کیا بات ہے؟ قریش نے کہا: عمر صابی ہو گیا ہے۔ اس نے کہا: رُک جاؤ، تو پھر کیا ہوا اس نے اپنی مرضی سے یہ کام کیا ہے تو اب تمہارا کیا ارادہ ہے؟ اور تمہارا کیا خیال ہے کہ بنی عدی بن کعب (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا قبیلہ) اس شخص کو تمہارے حوالے کر دیں گے؟ اس شخص نے یہی کیا تو لوگ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر کپڑوں کی طرح لپٹے ہوئے تھے، اس نے آ کر ان کو ہٹا دیا۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہجرت کے بعد میں نے اپنے باپ سے پوچھا: ابا جان! وہ شخص کون تھا کہ جس دن آپ نے اسلام قبول کیا تھا، قریش آپ سے لڑائی کر رہے تھے تو اس نے آ کر اپنی قوم کو ڈانٹا تھا؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ شخص عاص بن وائل سہمی تھا۔ (1)

[373] وحدثنا عبد الله قال وحدثني محمد بن أبي عمر العدني بمكة قثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن بن عمر قال لما اسلم عمر اجتمع الناس عليه فقالوا صبا عمر صبا عمر مرتين وكنت على ظهر بيت فأتى العاص بن وائل السهمي وعليه قباء ديباج مكفوف بحرير فقال صبا عمر صبا عمر أنا له جار فتفرق الناس عنه قال بن عمر فتعجبت من عزه.

۳۷۳۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو لوگ جمع ہو کر کہنے لگے کہ عمر صابی (نعوذ باللہ بے دین) ہو گیا ہے۔ دو مرتبہ یہ کہا۔ میں اپنے گھر کی چھت پر تھا، اس وقت عاص بن وائل سہمی آیا جس نے ریشم کا جبہ پہن رکھا تھا اور اس نے کہا: عمر صابی ہو گیا عمر صابی ہو گیا مگر میں عمر کو پناہ دیتا ہوں یہ سن کر قریش منتشر ہو گئے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مجھے ان کا مقام و مرتبہ دیکھ کر تعجب ہوا۔ (2)

---

(1) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 85/3؛ ذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد: 65/9

(2) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: السنن الکبریٰ للبیہقی: 205/6

[374] حدثنا عبد الله قثنا أحمد بن محمد بن أيوب قثنا إبراهيم بن سعد عن محمد بن إسحاق عن عبد الله بن أبي نجيح المكي عن اصحابه عطاء ومجاهد أو عمن روى ذلك عنه أن إسلام عمر بن الخطاب كان فيما تحدثوا به عنه أنه كان يقول كنت للإسلام مباعدا وكنت صاحب خمر في الجاهلية أحبها وأشربها وكان لنا مجلس يجتمع فيه رجال من قريش بالحزورة عند دار عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم قال فخرجت ليلة أريد جلسائي أولئك في مجلسنا ذاك فلم أجد منهم أحدا قال فقلت لو أني جئت فلانا خمارا كان بمكة رجل يبيع الخمر لعلي أجد عنده خمرا فأشرب منها قال فجئته فلم أجده قال فقلت لو جئت الكعبة فطفت بها سبعا أو سبعين قال فجئت المسجد أريد أن أطوف بالكعبة فإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يصلي وكان إذا صلى استقبل الشام وجعل الكعبة بينه وبين الشام كان مصلاه بين الركنين الركن الأسود والركن اليماني قال فقلت حين رأيته والله لو اني استمعت بمحمد الليلة حتى اسمع ما يقول قال فقلت لئن دنوت منه أسمع منه لأروعنه قال فجئت الكعبة من قبل الحجر فدخلت تحت ثيابها فجعلت امشي رويدا ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يصلي يقرأ القرآن حتى قمت في قبلته ما بيني وبينه إلا ثياب الكعبة قال فلما سمعت القرآن رق له قلبي فبكيت ودخلني الإسلام فلم أزل قائما في مكاني ذلك حتى قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاته ثم انصرف وكان إذا انصرف خرج على دار بني أبي حسين وكانت طريقه حتى خرج إلى المسعى ثم يشتد بين دار عباس بن عبد المطلب وبين دار بن أزهر بن عبد عوف الزهري ثم على دار الأخنس بن شريق حتى يدخل بيته وكان مسكنه صلى الله عليه وسلم في الدار الرقطاء التي كانت بيد معاوية بن أبي سفيان قال عمر فتبعته حتى إذا دخل بين دار عباس بن عبد المطلب وبين دار بن أزهر أدركته فلما سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم حسي قام وعرفني فظن رسول الله صلى الله عليه وسلم أني إنما اتبعته لأوذيه فنهمني ثم قال ما جاء بك يا بن الخطاب هذه الساعة قال قلت أن أؤمن بالله وبرسوله وبما جاء من عند الله عز وجل قال فحمد رسول الله صلى الله عليه وسلم الله وقال قد هداك الله يا عمر ثم مسح صدري ودعا لي بالثبات ثم انصرفت عن رسول الله ودخل رسول الله صلى الله عليه وسلم بيته والله اعلم أي ذلك كان

۳۷۴۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام لانے کے بعد اپنے بارے میں کہا کرتے تھے کہ میں زمانہ جاہلیت میں سب سے زیادہ اسلام سے نفرت کرتا تھا، مجھے شراب پینے کی عادت تھی اور عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم کے گھر کے پاس حزورہ نامی بازار پر ہماری محفل لگا کرتی تھی۔ ایک رات میں اپنے ہم محفلوں کے پاس جانے کے لیے نکلا تو میں نے وہاں کسی کو نہیں پایا تو میں شراب فروخت کرنے والے کے پاس گیا جو مکہ میں شراب بیچتا تھا، تا کہ میں اس سے شراب خرید کر پیوں، مگر جب میں اس کے پاس آیا تو وہ بھی نہیں تھا، پھر میں نے کہا: کعبۃ اللہ جا کر سات یا ستر مرتبہ طواف کرتا ہوں۔ میں طواف کی غرض سے خانہ کعبہ گیا تو کیا دیکھ رہا ہوں، سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ اس وقت قبلہ بیت المقدس تھا جو بیت اللہ اور شام کے درمیان پڑتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصلی رکن یمانی اور رکن شامی کے درمیان تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر مجھے شوق ہوا کہ دیکھوں تو سہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا پڑھ رہے ہیں؟ (پھر میں نے سوچا کہ) اگر میں سننے کے لیے ان کے قریب جاؤں گا تو وہ گھبرا جائیں گے، پس میں حجرے کی طرف سے کعبہ میں داخل ہوا اس کے غلاف کے نیچے خود کو چھپا کر آہستہ آہستہ چلنے لگا، سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نماز میں قرآن کی تلاوت فرما رہے تھے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قدر قریب ہوا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میرے درمیان کعبۃ اللہ کا غلاف حائل تھا۔ جب میں نے قرآن کی تلاوت کو سنا، اس کا مجھ پر گہرا اثر ہوا اور میں رو پڑا۔ مسلمان ہونے کا ارادہ کیا۔ میں اسی حالت میں کھڑا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے، اپنے گھر کی طرف چل پڑے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے جاتے تو بنو ابوالحسین کی طرف سے جاتے، یہاں تک کہ آپ مقام سعی کی طرف نکلے تو عباس بن عبدالمطلب اور ابن ازہر

بن عبد عوف الزہری کے گھروں کے درمیان دوڑنے لگے، پھر اخنس بن شریک کے گھر سے ہوتے ہوئے اپنے گھر میں داخل ہو گئے، آپ ﷺ کا گھر رقطاء مقام پر تھا جو معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کی ملکیت میں تھا، میں بھی پیچھے گیا تو میں نے آپ کو عباس اور ابن الازہر کے گھر کے درمیان پایا۔ جب آپ ﷺ نے میرے پاؤں کی آواز کو سنا تو کھڑے ہو گئے اور مجھے پہچان لیا۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ محسوس ہوا کہ میں ان کو نقصان پہنچانے جا رہا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: ابن خطاب! اس وقت کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں اللہ، اس کے رسول ﷺ اور جو چیز (قرآن) اللہ رب کی طرف سے ان پر نازل ہوئی ہے، اس پر ایمان لاتا ہوں، چنانچہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: عمر! یقیناً تمھیں اللہ نے ہدایت دی ہے، پھر میرے سینے پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے استقامت کی دعا فرمائی، پھر میں واپس آیا اور نبی کریم ﷺ اپنے گھر داخل ہوئے، اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ان دونوں کاموں میں سے کون سا کام ہوا؟ [1]

[375] حدثنا عبد الله قثنا أحمد بن محمد بن أيوب قثنا إبراهيم بن سعد عن محمد بن إسحاق عن عبد الرحمن بن الحارث عن بعض آل عمر أو عن بعض أهله قال قال عمر لما أسلمت تلك الليلة تذكرت أي أهل مكة أشد لرسول الله صلى الله عليه وسلم عداوة حتى آتيه فاخبره أني قد أسلمت قال قلت أبو جهل بن هشام وكان من اخوال أم عمر حنتمة بنت هشام بن المغيرة فأقبلت حين أصبحت حتى ضربت عليه بابه فخرج إلي فقال مرحبا واهلا يا بن أختي ما جاء بك قال قلت جئت أخبرك أني قد آمنت بالله ورسوله محمد صلى الله عليه وسلم وصدقته بما جاء به قال فضرب بالباب في وجهي وقال قبحك الله وقبح ما جئت به فزعموا ان عمر بن الخطاب قال في إسلامه حين أسلم يذكر بدء إسلامه وما كان بينه وبين أخته فاطمة بنت الخطاب حين كان أمره وأمرها ما كان

الحمد لله ذي الفضل الذي وجبت ... منه علينا اياد ما لها غير
وقد بدأنا فكذبنا فقال لنا ... صدق الحديث نبي عنده الخبر
وقد ظلمت أبنة الخطاب ثم هدى ... ربي عشية قالوا قد صبا عمر
وقد ندمت على ما كان من زللي ... وظلمها حين تتلى عندها السور
لما دعت ربها ذا العرش جاهدة ... والدمع من عينها عجلان ينحدر
ايقنت ان الذي تدعو لخالقها ... وكاد يسبقني من عبرة درر
فقلت اشهد ان الله خالقنا ... وان أحمد فينا اليوم مشتهر
نبي صدق أتى بالصدق من ثقة ... وافى الأمانة ما في عوده خور
من هاشم في الذرى والأنف حيث ربت ... منها الذوائب والأسماع والبصر
وحيث يلجأ ذو خوف ومفتقر ... وحيث يسمو إذا ما فاخرت مضر
يتلو من الله آيات منزلة ... يظل يسجد منها النجم والشجر
به هدى الله قوما من ضلالتهم ... وقد أعدت لهم إذ ابلسوا سقر

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ وفیہ علۃ تدلیس ابن ابی نجیح؛ تخریج: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 1/39

۳۷۵۔ عبدالرحمٰن بن حارث سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی آل یا آپ کے اہل خانہ میں کسی سے نقل کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس رات میں مسلمان ہوا تو میں نے سوچا کہ اہل مکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا دشمن کون ہے؟ تا کہ میں اس کو بتادوں کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ پھر میں نے کہا: ابوجہل ہی سب سے بڑا دشمن ہے جو کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی والدہ حنتمہ بنت ہشام بن مغیرہ کا ماموں لگتا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں صبح سویرے اس کے پاس گیا۔ دروازے کو زور سے دستک دی۔ ابوجہل باہر آیا، اس نے مجھے خوش آمدید کہا اور پوچھا: بھانجے! کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا: میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا ہوں، یہ سن کر ابوجہل نے میرے منہ پر دروازہ دے مارا اور کہا: اللہ تجھے برباد کرے اور تم گھٹیا چیز اپنے ساتھ لائے ہو، لوگوں نے گمان کیا: یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کا ابتدائی واقعہ ہے، جب انہوں نے سلام قبول کیا تھا جو ان کے اور ان کی بہن فاطمہ بنت خطاب کے درمیان پیش آیا تھا اور پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے:

حمد ہے اس اللہ کے لیے جو صاحب فضل اور جس کی نعمتیں ہم پر واجب ہیں، ان کا کوئی بدل نہیں۔

اس نے ہمیں پیدا کیا، مگر ہم نے اسے جھٹلایا، اس نے ہمیں سچ بات بتائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کی خبر ہے۔ یقیناً میں نے خطاب کی بیٹی پر ظلم کیا، پس اسی رات مجھے اللہ نے ہدایت بخشی تو لوگ کہنے لگے: عمر صابی ہو گیا ہے۔
میں اپنے اس کیے ظلم پر پشیمان ہوں کہ جب ان کے پاس قرآن کی سورتیں پڑھی جاتی تھیں۔ وہ اپنے عرش والے رب کو بڑی لگن سے پکار رہی تھیں، آنسو ان کی آنکھوں سے تیزی سے بہہ رہے تھے۔ مجھے یقین ہو گیا کہ وہ اپنے خالق کو پکار رہی ہیں، قریب تھا کہ اس کے موتیوں جیسے آنسو مجھ سے سبقت لے جاتے، میں نے گواہی دی کہ اللہ ہمارا خالق ہے اور آج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِسم مبارک ہماری زبانوں پر زدِعام ہے۔ وہ سچے نبی ہیں، سچائی لے کر آئے ہیں اور امانت دار ہیں، جن کے حسب ونسب میں کوئی کمزوری نہیں ہے، ان کا تعلق بنو ہاشم سے ہے اور وہ اونچے ہیں جہاں سے ان کے کانوں اور آنکھوں نے تربیت پائی ہے وہ قبیلہ غریب اور ڈرے ہوئے انسان کو پناہ میں لیتا ہے، وہ مضر قبیلہ سے تفاخر میں بھی آگے ہیں۔ وہ اللہ کی نازل کردہ آیتوں کو پڑھتے ہیں جس کو سن کر ستارے اور درخت بھی سجدے میں گر جاتے ہیں۔ ان ہی کی وجہ سے اللہ نے گمراہ قوموں کو ہدایت دی اور نہ ماننے والوں کے لیے آگ تیار کر رکھی ہے۔ [1]

[376] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن عوف بن سفيان الطائي الحمصي قثنا إسحاق بن إبراهيم الحنيني قال ذكره أسامة بن زيد يعني بن اسلم عن أبيه عن جده اسلم قال قال لنا عمر أتحبون أن أعلمكم بدو إسلامي قلنا نعم قال كنت من أشد الناس على رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينا أنا في يوم حار في بعض طرق مكة إذ لقيني رجل من قريش فقال أين تذهب يا بن الخطاب قال قلت أريد هذا الذي الذي قال عجبا لك تزعم أنك هكذا وقد دخل عليك هذا الأمر بيتك قلت وما ذاك قال أختك قد صبت قال فرجعت مغضبا وقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع الرجل والرجلين إذا اسلما عند الرجل به قوة يصيبان من طعامه قال وقد كان ضم إلى زوج أختي رجلين فجئت حتى قرعت الباب قال من هذا قلت بن الخطاب قال وكانوا يقرأون صحيفة معهم فلما سمعوا صوتي اختفوا ونسوا الصحيفة فقامت المرأة ففتحت لي فقلت يا عدوة نفسها قد بلغني أنك صبوت وارفع شيئا في يدي فاضربها فسال الدم فلما رأت الدم بكت وقالت يا بن الخطاب ما كنت فاعلا فافعل فقد أسلمت قال فجلست عي السرير فنظرت فإذا بكتاب في

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لانہ منقطع ورجالہ ثقات؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 1/64

ناحية البيت فقلت ما هذا أعطينيه قالت لست من أهله إنك لا تغتسل من الجنابة ولا تطهر وهذا لا يمسه إلا المطهرون فلم أزل بها حتى أعطتنيه فإذا فيه بسم الله الرحمن الرحيم فلما مررت بالرحمن الرحيم ذعرت ورميت بالصحيفة ثم رجعت فإذا فيه سبح لله ما في السماوات والأرض وهو العزيز الحكيم كلما مررت باسم من أسماء الله ذعرت ثم رجعت إلى نفسي حتى بلغت آمنوا بالله ورسوله وانفقوا مما جعلكم مستخلفين فيه إلى قوله إن كنتم مؤمنين فقلت اشهد ان لا إله إلا الله وان محمدا رسول الله فخرج القوم يتنادون بالتكبير استبشارا بما سمعوا مني وحمدوا الله وقالوا يا بن الخطاب أبشر فلما أن عرفوا مني الصدق قلت لهم أخبروني بمكان رسول الله قالوا هو في بيت في أسفل الصفا فخرجت حتى قرعت الباب قيل من هذا قلت بن الخطاب وقد عرفوا شدتي على رسول الله ولم يعلموا إسلامي قال فما اجترأ أحد منهم بفتح الباب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افتحوا له فإن يرد الله به خيرا يهده قال ففتحوا لي وأخذ رجل بعضدي حتى دنوت من النبي صلى الله عليه وسلم فقال ارسلوه فأرسلوني فجلست بين يديه فأخذ بمجمع قميصي فجبذني إليه وقال أسلم يا بن الخطاب اللهم أهده قال قلت اشهد ان لا إله إلا الله وانك رسول الله فكبر المسلمون تكبيرة سمعت بطرق مكة وقد كان استخفى وكنت لا أشاء أن أرى رجلا إذا أسلم يضرب الا رأيته فلما رأيت ذلك قلت ما أحب الا أن يصيبني ما يصيب المسلمين فذهبت إلى خالي وكان شريفا فيهم فقرعت عليه الباب فقال من هذا قلت بن الخطاب فخرج فقلت اشعرت أني قد صبوت قال لا تفعل قلت قد فعلت قال لا تفعل واجاف الباب دوني قلت ما هذا بشيء فخرجت حتى جئت رجلا من عظماء قريش فقرعت الباب فخرج فقلت اشعرت أني قد صبوت قال لا تفعل قلت قد فعلت فدخل فأجاب الباب قال فانصرفت فقال لي رجل اتحب أن يعلم بإسلامك قلت نعم قال فإذا جلس الناس في الحجر فائت فلانا رجلا لم يكن يكتم السر فأصغ إليه وقل له فيما بينك وبينه أني قد صبوت فإنه سوف يظهر عليك ويصيح ويعلنه قال فلما اجتمع الناس في الحجر جئت إلى الرجل فدنوت فأصغيت إليه فيما بيني وبينه أني قد صبوت فقال قد صبوت قلت نعم فرفع بأعلى صوته وقال الا إن بن الخطاب قد صبا فثاب إلى الناس فضربوني وضربتهم قال فقال خالي ما هذا فقيل بن الخطاب فقام على الحجر فأشار بكمه ألا أني قد أجرت بن أختي فانكشف الناس عني وكنت لا أشاء أن أرى أحدا من المسلمين يضرب الا رأيته وأنا لا أضرب فقلت ما هذا بشيء حتى يصيبني ما يصيب المسلمين وأمهلت حتى إذا جلس في الحجر دخلت إلى خالي قلت اسمع قال ما أسمع قلت جوارك عليك رد فقال لا تفعل يا بن أختي قلت بلى هو ذاك قال ما شئت قال فما زلت أضرب وأضرب حتى أعز الله الإسلام

۳۷۶۔ زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے اور دادا سے نقل کرتے ہیں کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا: کیا آپ کو پسند ہے کہ میں اپنے اسلام لانے کا قصہ سناؤں؟ ہم نے کہا: ہاں۔ تو فرمانے لگے: میں مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن تھا، میں ایک گرم دن مکہ میں کسی راستے سے گزر رہا تھا، جب ایک قریشی شخص مجھے ملا اور پوچھا: ابن خطاب! کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: فلاں فلاں ارادے سے جا رہا ہوں، (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ قتل کرنے جا رہا ہوں) اس نے کہا: تعجب ہے تم یہ کرنے جا رہے ہو حالانکہ اسلام تمہارے گھر میں داخل ہو چکا ہے۔ میں نے کہا: وہ کیسے؟ کہنے لگا: تمہاری بہن صابی (مسلمان) ہو گئی ہے۔ میں نے بڑے غصے کی حالت میں اس کی طرف رخ کیا، ان دنوں جب ایک دو آدمی مسلمان ہوتے تو ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسے آدمی کے پاس ٹھہراتے، جس کے پاس انہیں کھانا کھلانے کی طاقت ہو، لہٰذا میرے بہنوئی کے ساتھ بھی دو آدمی منسلک تھے، چنانچہ میں گھر آیا دروازہ کھٹکھٹایا تو آواز آئی کون؟ میں نے کہا: میں عمر۔ وہ لوگ آپس میں مل کر قرآن پڑھ رہے تھے جب انہوں نے میری آواز سنی تو وہ چھپ گئے، میری بہن نے دروازہ کھولا، میں نے پوچھا: اے اپنی جان کی دشمن مجھے خبر ملی ہے کہ تم مسلمان ہو گئی ہو؟ یہ کہہ کر میں نے اسے مارنا شروع کیا تو اس کا خون بہنے لگا، جب اس نے خون دیکھا تو رونے لگیں اور کہا: ابن خطاب! جو تم کر سکتے ہو کر لو۔ میں تو مسلمان ہو گئی ہوں پس میں چارپائی پر بیٹھ گیا اور اس صحیفہ پر میری نظر پڑی، میں نے بہن سے کہا: یہ مجھے دو، کہنے لگیں: تم اس کو پکڑنے کے لائق نہیں ہو، کیونکہ تم ناپاک ہو اس کو پاک لوگ ہی چھوتے ہیں۔ میرے بار بار کہنے پر اس نے مجھے

دے دیا جب میں نے پڑھنا شروع کیا تو اس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی تھی، جب میں نے الرحمٰن الرحیم پڑھا تو میں خوف زدہ ہوا اور صحیفہ کو پھینک دیا۔ پھر میں نے اُٹھایا تو اس میں (سبح للہ ما في السماوات والأرض وهو العزيز الحكيم۔ سورة الحديد:1) لکھا تھا جب بھی اس میں اللہ کا نام پڑھتا خوف زدہ ہو جاتا۔ یہاں تک کہ میں نے یہ آیت پڑھی (آمنوا بالله ورسوله وأنفقوا مما جعلكم مستخلفين فيه --- إن كنتم مؤمنين) تو میں نے کلمہ اشهد ان لا إله إلا الله وان محمدا رسول الله پڑھا۔ یہ سن کر سب نے اللہ اکبر کہا، بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے: ابن خطاب! تمہیں مبارک ہو۔ جب انہیں میرے اسلام کا مکمل یقین آ گیا تو میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ صفا پہاڑ کے دامن میں کسی گھر میں ہیں۔ میں سیدھا وہاں گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا، اندر سے آواز آئی: کون؟ میں نے کہا: عمر بن خطاب۔ ان کو میرے سخت رویے کا پتہ تھا تو کسی نے بھی دروازہ کھولنے کی جرأت نہیں کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دروازہ کھولو اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمانا چاہیں تو اسے ہدایت عطا فرما دیتے ہیں جب دروازہ کھولا گیا تو ایک شخص نے مجھے بازو سے پکڑا اور آپ کے قریب لے گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے میری طرف آنے دو۔ اب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گریبان سے پکڑا اور اپنی طرف کھینچ کر فرمایا: اے ابن خطاب مسلمان ہو جاؤ۔ اے اللہ! اسے ہدایت دے۔ میں نے کلمہ پڑھا (اشهد ان لا إله إلا الله وانك رسول الله) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور آپ اللہ کے (سچے) رسول ہیں۔ یہ سن کر تمام مسلمانوں نے اتنی اونچی آواز میں نعرۂ تکبیر بلند کیا کہ اس کی گونج مکہ کی گلیوں میں سنی گئی۔ اس سے پہلے کسی مسلمان کو مار پڑتی تو میں تماشہ دیکھتا، میں نے کہا: مجھے بھی اتنی تکلیف پہنچنی چاہیے جتنی دوسروں کو پہنچتی تھی میں اپنے ماموں (ابوجہل) کے گھر گیا جو کہ سردار تھا، دروازے کو دستک دی، آواز آئی کون؟ میں نے کہا: عمر، جب وہ باہر آئے تو میں نے کہا: میں مسلمان ہو گیا ہوں تو اس نے غصے سے دروازہ بند کر دیا میں نے کہا: یہ تو کچھ بھی نہیں (یعنی یہ تو کوئی میرے لیے بڑی تکلیف نہیں ہے) میں وہاں سے نکلا ایک اور قریبی سردار کے گھر آیا اس کا دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ باہر آیا میں نے کہا: میں مسلمان ہو چکا ہوں اس نے بھی غصے سے دروازہ بند کر دیا۔ میں وہاں سے بھی چل پڑا تو ایک آدمی نے مجھ سے کہا: کیا تم اپنے اسلام کا اعلان کرنا چاہتے ہو میں نے کہا: ہاں! اس نے کہا کہ جب لوگ مجلسوں میں جمع ہو جائیں گے تم فلاں (معمر بن جمیل) آدمی کے پاس جاؤ اس کو بتا دو وہ فوراً اعلان کر دے گا، سب کو خبر دے گا کیونکہ وہ راز کی بات چھپا نہیں سکتا، پس جب لوگ مجلسوں میں جمع ہوئے اور میں نے جا کر اس آدمی کو بتایا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں، اس نے فوراً چیخنا شروع کر دیا کہ عمر صابی (نعوذ باللہ بے دین) ہو گیا ہے۔ یہ سنتے ہی لوگ مجھ پر ٹوٹ پڑے اور مارنا شروع کر دیا میں نے بھی ان کو مارنا شروع کر دیا اس وقت میرے ماموں نے میری ذمہ داری قبول کی تو لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ مجھے یہ پسند نہیں تھا کیونکہ جب بھی کسی مسلمان کی پٹائی ہوتی تو میں تماشہ دیکھا کرتا تھا۔ اب میرے ساتھ بھی وہ کچھ ہونا چاہیے تھا جو

دوسرے مسلمان کے ساتھ ہوتا۔ کچھ دیر بعد میں نے ماموں سے کہا: اپنی ذمہ داری مجھ سے اُٹھالو، انہوں نے کہا: اے میرے بھانجے ایسامت کرو میں نے کہا: نہیں اٹھالو ختم کرو۔ اس نے کہا جیسے تم کہتے ہو۔ پس میرا مسلسل لوگوں سے مارنا پیٹنا رہا یہاں تک اللہ نے اسلام کو قوت بخشی۔ (1)

377- حدثنا عبد الله قال حدثني الحسن بن الصباح البزار أبو علي قثنا أبو يعقوب الحنيني إسحاق بن إبراهيم قثنا أسامة بن زيد يعني بن أسلم عن زيد بن أسلم عن أبيه قال قال لنا عمر بن الخطاب أتحبون أن أعلمكم أول إسلامي قال قلنا نعم قال كنت من أشد الناس على رسول الله صلى الله عليه و سلم قال بينا أنا في يوم شديد الحر في الهاجرة في بعض طرق مكة إذا أنا برجل من قريش قال أين تريد يا بن الخطاب قلت أريد هذا الرجل الذي فقال عجب لك يا بن الخطاب فذكر الحديث بطوله إلى آخره

۳۷۷۔ زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم سے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم میرے قبول اسلام کا قصہ سننا پسند کرو گے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں، جی سنائیں۔ فرمانے لگے: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا دشمن تھا، ایک دن میں شدید گرمی کے وقت مکہ کی کسی گلی سے گزر رہا تھا، اچانک ایک قریشی شخص نے مجھ سے کہا: اے عمر! کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: مجھے اس فلاں (یعنی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم) انسان سے کام ہے۔ اس شخص نے کہا: اے عمر بن خطاب! تعجب ہے تجھ پر۔ پھر اس کے بعد وہ طویل حدیث آخر تک سنائی۔ (2)

[378] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عتاب بن زياد قثنا عبد الله يعني بن المبارك قثنا جرير بن حازم قال سمعت نافعا مولى عبد الله بن عمر يقول أصاب الناس فتحا بالشام فيهم بلال وأظنه ذكر معاذ بن جبل فكتبوا إلى عمر بن الخطاب إن هذا الفيء الذي أصبنا لك خمسه ولنا ما بقي ليس لأحد فيه شيء كما صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم بحنين فكتب عمر أنه ليس على ما قلتم ولكني أقفها للمسلمين فراجعوه الكتاب وراجعهم يأبون ويأبى فلما أبوا قام عمر فدعا عليهم فقال اللهم اكفني بلالا وأصحاب بلال فما حال الحول عليهم حتى ماتوا جميعا رضى الله تعالى عنهم.

۳۷۸۔ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ لوگ شام میں فتح یاب ہوئے ان میں سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے میرا خیال ہے کہ سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بھی تھے انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا کہ اس مال غنیمت میں سے آپ کو پانچواں حصہ ملے گا باقی سب ہمارے حصہ میں آئے گا اور کسی انسان کا اس میں حق نہیں ہے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین کے موقع پر تقسیم کیا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ لوگوں کا کوئی حصہ نہیں ہے، یہ مال سب مسلمانوں کا ہے، دونوں گروہوں کے درمیان خط وکتابت کا سلسلہ جاری ہوا، جب ان کا انکار شدت اختیار کر گیا تو عمر نے دعا فرمائی: اے اللہ! مجھے بلال اور اس کے ساتھیوں سے نجات دے۔ آئندہ سال ابھی نہیں آیا تھا کہ وہ سب فوت ہو گئے۔ (رضی اللہ تعالی عنہم) (3)

[379] حدثنا عبد الله قثنا داود بن رشيد قثنا الوليد يعني بن مسلم عن عمر بن محمد يعني بن زيد بن عبد الله بن عمر قال أخبرني أبي محمد بن زيد أن عمر جعل عبد الله بن عمر في الشورى فأتاه آت فقال يا أمير المؤمنين استخلف عبد الله بن عمر صاحب رسول الله ومن المهاجرين الأولين وابن أمير المؤمنين فقال عمر قد قلت والذي نفسي بيده لتمحين منها حسبنا آل عمر الكفاف لا لنا ولا علينا

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل اسحاق بن ابراہیم الحنینی ابی یعقوب المدنی فانہ ضعیف متفق علی ضعفہ؛
تخریج: دلائل النبوۃ للبیہقی: 54/2؛ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للہیثمی: 63/9

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ؛ ذکرہ ابن الجوزی فی مناقب عمر؛ ص: 24

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ لان نافعا لم یدرک عمرو لا بلالا ومعاذا؛ تخریج: السنن الکبری للبیہقی: 318/6,138/9

۳۷۹۔ محمد بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جب اپنے بیٹے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو شوریٰ کا رکن منتخب کیا، ایک آدمی آ کر کہنے لگا: اے امیر المومنین! اس عبداللہ کو مسلمانوں کا خلیفہ منتخب کرو کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں، پہلے مہاجرین میں سے ہیں اور امیر المومنین کے بیٹے ہیں۔ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم اس کو ہٹاؤ ہم آلِ عمر کے لیے کفایت شعاری کافی ہے۔ جس پر نہ ہمارے لیے سزا ہو گی نہ جزا۔ ❶

[380] حدثنا عبد الله قثنا داود بن رشيد قثنا الوليد يعني بن مسلم عن عمر بن محمد قثنا سالم بن عبد الله قال راث على أبي موسى الأشعري خبر عمر وهو أمير البصرة وكان بها امرأة في جبتها شيطان يتكلم فأرسل إليها رسولا فقال لها مري صاحبك فليذهب فليخبرني عن أمير المؤمنين قال هو باليمن يوشك أن يأتي فمكثوا غير طويل قالوا اذهب فأخبرنا عن أمير المؤمنين فإنه قد راث علينا فقال إن ذاك لرجل ما نستطيع أن ندنوا منه إن بين عينيه روح القدس وما خلق الله عز وجل شيطانا يسمع صوته إلا خر لوجهه

۳۸۰۔ سالم بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ امیر بصرہ کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی کوئی خبر آنے میں دیر ہوئی وہاں بصرہ میں ایک عورت تھی جس کی پیشانی پر ایک شیطان جن گفتگو کرتا تھا، اس کے پاس ایک آدمی بھیجا اور کہا، اس عورت سے کہو کہ وہ اپنے جن سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے قاصد کے بارے میں معلومات کرے اس نے کہا: وہ یمن میں ہے، جلد ہی وہ آ جائے گا، چنانچہ وہ تھوڑی دیر وہاں ٹھہرا رہا۔ لوگوں نے کہا: جاؤ ہمیں امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خبر دو، کیونکہ ان کی خبر کو ہمارے پاس آنے میں دیر ہو گئی ہے، اس (جن) نے کہا: ہم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس نہیں جا سکتے ان کی آنکھوں کے درمیان روح القدس (سیدنا جبرئیل) ہیں۔ جتنے بھی شیاطین کو اللہ رب العزت نے پیدا کیا، ان میں جو بھی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنتا ہے تو ڈر سے منہ کے بل گر پڑتا ہے۔ ❷

[381] حدثنا عبد الله قال حدثني يوسف بن أبي أمية الثقفي بالكوفة سنة ثلاثين ومائتين قال نا قال نا يونس بن عبيد عن الحسن قال قال أبو موسى الأشعري ذات يوم أو ليلة أن عمر بن الخطاب كان إسلامه عزا وكانت إمارته فتحا وكان بين عينيه ملك يسدده وكان الفاروق فرق بين الحق والباطل ونزل القرآن بتصديق رأيه فقال رجل من بني سليم يقال له حرمي كان أبو بكر خيرا منه فأعاد أبو موسى القول فقال السلمي مثل مقالته ثلاثا فلما قفلوا صار إلى عمر فقص عليه القصة فقال عمر ليلة من أبي بكر خير من عمر الدهر كله وليوم من أبي بكر خير من عمر الدهر كله أما يومه فيوم ارتدت العرب وأما ليلته فليلة الغار حين وق النبي صلى الله عليه وسلم بنفسه

۳۸۱۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک دن یا رات سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام عزت کا سبب تھا اور ان کی امارت فتوحات کا ذریعہ تھی، ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ تھا جو ان کو راہ صواب دکھاتا تھا وہ حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والے فاروق تھے۔ قرآن مجید ان کی رائے کی تصدیق میں نازل ہوتا تھا۔ بنو سلیم کے حرمی نامی شخص نے کہا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ان سے بہتر تھے۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس الولید بن مسلم؛ تخریج: لم اقف علیہ

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ؛ ذکرہ ابن الجوزی فی مناقب عمر؛ ص:62

بات دوبارہ کہی، اس سلمی شخص نے بھی اس کی مثل تین دفعہ بات دہرائی۔ البتہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آئے ہم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو یہ واقعہ سنایا تو فرمانے لگے: عمر کی ساری زندگی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایک رات کے برابر نہیں ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک دن عمر کی ساری زندگی سے بہتر ہے کیونکہ ابوبکر کا دن وہ تھا جس دن سارے عرب مرتد ہو گئے تھے اور رات وہ ہے جس رات غار میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے رہے۔ [1]

[382] ذكر مصعب بن عبد الله بن مصعب الزبيري قال حدثني أبي عبد الله بن مصعب عن ربيعة بن عثمان الهديري عن زيد بن أسلم عن أبيه قال خرجنا مع عمر بن الخطاب إلى حرة واقم حتى إذا كنا بصرار إذا نار فقال يا اسلم إني لأرى ها هنا ركبا قصر بهم الليل والبرد انطلق بنا فخرجنا نهرول حتى دنونا منهم فإذا بامرأة معها صبيان صغار وقدر منصوبة على نار وصبيانها يتضاغون فقال عمر السلام عليكم يا أصحاب الضوء وكره أن يقول يا أصحاب النار فقالت وعليك السلام فقال ادنو فقالت ادنو بخير أو دع فدنا فقال ما بالكم قالت قصر بنا الليل والبرد قال فما بال هؤلاء الصبية يتضاغون قالت الجوع قال فأي شيء في هذه القدر قالت ما أسكتهم به حتى يناموا والله بيننا وبين عمر فقال أي رحمك الله وما يدري عمر بكم قالت يتولى عمر أمرنا ثم يغفل عنا قال فأقبل علي فقال انطلق بنا فخرجنا نهرول حتى أتينا دار الدقيق فأخرج عدلا من دقيق وكبة من شحم فقال احمله علي فقلت أنا أحمله عنك قال أنت تحمل عني وزري يوم القيامة لا أم لك فحملته عليه فانطلق وانطلقت معه إليها نهرول فألقى ذلك عندها وأخرج من الدقيق شيئا فجعل يقول لها ذري علي وأنا احرك لك وجعل ينفخ تحت القدر ثم أنزلها فقال أبغيني شيئا فأتته بصحفة فأفرغها فيها ثم جعل يقول لها أطعميهم وأنا أسطح لهم فلم يزل حتى شبعوا وترك عندها فضل ذلك وقام وقمت معه فجعلت تقول جزاك الله خيرا كنت أولى بهذا الأمر من أمير المؤمنين فيقول قولي خيرا إذا جئت أمير المؤمنين وحدثيني هناك إن شاء الله ثم تنحى ناحية عنها ثم استقبلها فربض مربضا فقلنا له ان لنا شأنا غير هذا ولا يكلمني حتى رأيت الصبية يصطرعون ثم ناموا وهدأوا فقال يا أسلم إن الجوع أسهرهم وأبكاهم فأحببت أن لا أنصرف حتى أرى ما رأيت

۳۸۲۔ زید بن اسلم رحمہ اللہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ حرہ واقم (نامی جگہ) کی طرف نکلے جب ہم صرار (جگہ) پہنچے تو ہمیں آگ نظر آئی تو سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلم! میرے خیال میں تاریک رات اور سردی کی وجہ سے یہاں کوئی قافلہ رکا ہوا ہے۔ چلو وہاں چلتے ہیں ہم دوڑتے ہوئے چل پڑے۔ جب ہم ان کے قریب ہوئے تو وہاں ایک عورت تھی۔ اس کے پاس دو چھوٹے بچے تھے، آگ پر ہانڈی تھی اور بچے رو رہے تھے، سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے روشنی والو! تم پر سلام ہو، یہ کہنا پسند نہ کیا اے آگ والو! عورت نے وعلیک السلام سے جواب دیا: سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں قریب آجاؤں؟ عورت نے کہا: ارادہ اچھا ہے تو آجائیں ورنہ واپس چلے جائیں۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے قریب آکر پوچھا: تم لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ عورت کہنے لگی: ہمیں رات اور سخت سردی نے روک رکھا ہے، آپ نے فرمایا: یہ بچے کیوں رو رہے ہیں؟ کہنے لگی: بھوک سے۔ پھر فرمایا: اس ہانڈی میں کیا ہے؟ کہنے لگی: میں نے ان کو خاموش کرانے کی غرض سے (یہ خالی ہنڈیا اوپر رکھی ہوئی ہے) ایسا کیا ہے تاکہ وہ سو جائیں اور اللہ تعالیٰ ہمارے اور سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے درمیان (انصاف کرنے والا) ہے۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تجھ پر رحم کرے آپ کے بارے میں عمر کو کیا پتا؟ عورت کہنے لگی: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ! ہم پر سرپرستی کرتے ہوئے بھلا غافل کیسے رہ سکتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا: میرے ساتھ آؤ ہم وہاں سے دوڑتے

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس الحسن البصری ولہ شاہد صحیح اخرجہ البیہقی فی الدلائل: 2/209

ہوئے نکلے اور آٹے کے گودام میں پہنچے، ایک پیمانہ آٹا اور ایک گولہ چربی لی اور پھر انہوں نے فرمایا: مجھے یہ اٹھواؤ میں نے عرض کیا: میں اٹھاتا ہوں وہ فرمانے لگے: تیری ماں نہ رہے! (یہ عربی محاورہ ہے) کیا تم قیامت کے دن بھی میرے بوجھ کو اٹھاؤ گے؟ پس میں نے سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو وہ بوجھ اٹھوادیا، اٹھا کر نکلے۔ میں بھی ساتھ گیا، انہوں نے دوڑتے ہوئے جا کر ان کے پاس رکھ دیا اور کچھ آٹا نکالا اور کہنے لگے: صاف کر کے مجھے دینا میں تمہارے لیے گوندھتا ہوں اور ساتھ ہانڈی کی راکھ پر بھی پھونکنے لگے پھر اس کو اتار دیا اور فرمایا: مجھے کوئی چیز لا دو وہ عورت ایک برتن لائی تو اس میں ڈال دیا اور کہنے لگے: ان بچوں کو کھلاؤ میں ان کے لیے جگہ برابر کرتا ہوں اسی طرح وہ (کام کاج میں) وہیں رہے یہاں تک کہ وہ بچے سیر ہو گئے، بچا ہوا ان کے پاس چھوڑ دیا اور کھڑے ہو گئے تو میں بھی کھڑا ہوا وہ عورت اس وقت کہہ رہی تھی: جزاک اللہ خیرا! تم امیر المؤمنین سے بڑھ اس منصب کے قابل تھے، انہوں نے فرمایا: اچھی بات کرو جب تم امیر المومنین کے پاس جاؤ گی، ان شاء اللہ! تم مجھے وہاں یہ بات کرنا پھر سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک طرف ہٹ کر سامنے ہو کر ان کے انتظار میں بیٹھ گئے، میں نے سوچا، شاید اس کے علاوہ اور کوئی کام ہو گا مگر انہوں نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا بچے کھیل کر سو گئے، ان کے رونے کی آواز ختم ہوئی پھر فرمایا: اسلم! یقیناً بھوک نے ان کو رُلایا اور بے چین کیا تھا میں نے چاہا کہ میں یہاں سے اس وقت تک نہ جاؤں گا جب تک ان بچوں کو اس حالت میں نہ دیکھ لوں جو میں چاہتا ہوں (کہ بچے پر سکون ہو کر سو جائیں)۔ [1]

[383] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وهب بن جرير قال أنا أبي عن يعلى يعني بن حكيم عن نافع قال وقد سمعته من نافع ثم ترك يعلى ان الزبرقان بن بدر والأقرع بن حابس طلبا إلى أبي بكر أن يقطعهما فأقطعهما وكتب لهما كتابا فقال لهما عثمان أشهدا عمر فإنه الخليفة بعده وهو أجوز لأمركما فأتيا عمر بالكتاب فلما نظر فيه بزق فيه ثم ضرب به وجوههما ثم قال لا ولا نعمة عين ألله لتفلقن وجوه المسلمين بالسيوف والحجارة ثم لنكتبن لكم لفيهم فرجعا إلى أبي بكر فقالا والله ما ندري أنت الخليفة أم عمر قال وما ذاك فأخبراه بالذي صنع فقال وإنا لا نجيز إلا ما أجازه عمر

۳۸۳۔ زبرقان بن بدر اور اقرع بن حابس نے سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے زمین مخصوص کرانے کا کہا تو انہوں نے ان کے لیے خاص کر دی اور ایک تحریر لکھ کر دی تو سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے فرمایا: تم اس بات پر سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو گواہ بناؤ کیونکہ وہ ان کے بعد خلیفہ ہوں گے یہ تمہارے اس کام کا ثبوت ہوں گے۔ وہ سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس تحریر لے کر آئے جب سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تحریر پر نظر ڈالی تو اس پر تھوکا اور ان دونوں کے چہرے پر مارا۔ پھر فرمایا: ہرگز نہیں اور نہ یہ آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ اللہ کی قسم! تم مسلمانوں کے چہروں کو تلواروں اور پتھروں سے پھاڑتے ہو اور پھر ہم تمہارے لیے ان کے مال غنیمت میں سے لکھ لیں۔ پس وہ دونوں سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹے اور کہا: اللہ کی قسم، ہمیں نہیں پتہ کہ آپ خلیفہ ہیں یا سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ؟ انہوں نے فرمایا: کیا ہوا ہے؟ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ ان کے ساتھ کیا تھا اس کی خبر دی تو سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم بھی وہ کام کرتے ہیں جو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کرتے ہیں۔ [2]

---

[1] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: تاریخ الامم والملوک للطبری: 20/5

[2] تحقیق: رجالہ ثقات لکن الظاہر أنہ منقطع لان نافعا لم یدرک ابابکر ولا عمر؛ تخریج: کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 294/3

384 حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وهب بن جرير قثنا أبي قال سمعته من نافع قال وهب وكان يحدثنا به عن يعلى عن نافع قال كتب خالد بن الوليد ويزيد بن أبي سفيان وعمرو بن العاص إلى أبي بكر أن زدنا في أرزاقنا وإلا فابعث إلى عملك من يكفيكه فاستشار أبو بكر في ذلك فقال عمر لا تزدهم درهما واحدا قال فمن لعملهم قال أنا أكفيه ولا أريد أن ترزقني شيئا قال فتجهز فبلغ ذلك عثمان بن عفان فقال لأبي بكر يا خليفة رسول الله إن قرب عمر منك ومشاورته أنفع للمسلمين من شيء يسير فزد هؤلاء القوم وهو الخليفة بعدك فعزم على عمر أن يقيم قال وزادهم ما سألوا قال فلما ولي عمر كتب إليهم ان رضيتم بالرزق الأول وإلا فاعتزلوا عملنا وقال وقد كان معاوية يعني بن أبي سفيان استعمل مكان يزيد قال فأما معاوية وعمرو فرضيا وأما خالد فاعتزل قال فكتب إليهما عمر ان اكتبا لي كل مال هو لكما ففعلا قال فجعل لا يقدر لهما بعد على ما إلا أخذه فجعله في بيت المال

۳۸۴۔ نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا خالد بن ولید، سیّدنا یزید بن ابی سفیان اور سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم نے سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے تنخواہ بڑھانے کا مطالبہ لکھ بھیجا اور کہا: ورنہ ہماری جگہ کوئی دوسرا آدمی بھیج دیجئے، سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں مشورہ کیا تو سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ ان کے لیے ایک درہم بھی نہ بڑھائیں، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر اس کام کو کون کرے ہوگا؟، فرمایا: میں کافی ہوں، مجھے کچھ نہ دینا۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے تیاری کی تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! یقیناً سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا آپ رضی اللہ عنہ کے قریب ہونا اور مشورہ دینا، مسلمانوں کے لیے اس تھوڑی سی چیز کے مقابلے میں زیادہ فائدہ مند ہے پس آپ ان کی تنخواہ بڑھا دیں، یہ (سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ) آپ کے بعد خلیفہ ہوں گے۔ پس انہوں نے سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اصرار کیا کہ وہ ٹھہر جائیں اور ان کی تنخواہ بڑھا دی جس کا وہ مطالبہ کر رہے تھے۔ پس جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو ان کو لکھ بھیجا: اگر سابقہ تنخواہ پر اکتفا کرو گے تو ٹھیک ہے ورنہ کام چھوڑ دو۔ اب سیّدنا یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی جگہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ گورنر تھے۔ پس سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ تو راضی ہو گئے اور سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ذمہ داری کو چھوڑ دیا۔ پھر ان دونوں کو لکھا: تم اپنے تمام مال کا حساب لکھ کر مجھے بھیج دو تو انہوں نے لکھ کر بھیج دیا پس اس کے بعد جو بھی مال ان دونوں کو ملتا وہ سارا لے کر سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیت المال میں ڈالتے۔ (1)

﴿385﴾ حدثنا عبد الله قال حدثني أبو حميد الحمصي أحمد بن محمد قثنا معاوية بن حفص قال نا أبو الأحوص وعمرو بن ثابت قالا سمعنا أبا إسحاق يقول بغض أبي بكر وعمر من الكبائر

۳۸۵۔ ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما سے بغض رکھنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ (2)

386 حدثنا عبد الله قال حدثني أبو حميد قثنا معاوية يعني بن حفص قال نا عباد يعني بن العوام عن الحجاج عن طلحة اليامي قال كان يقال بغض أبي بكر وعمر نفاق وبغض قريش نفاق وبغض الأنصار وبغض المولى العربي نفاق

۳۸۶۔ طلحہ یامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما، قریش سے بغض رکھنا، انصار اور عربی غلاموں سے بغض رکھنا منافقت ہے۔ (3)

---

(1) اسنادہ منقطع ورجالہ ثقات

(2) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: کتاب السنۃ للخلال: 1/290

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس الحجاج بن ارطاۃ فانہ صدوق کثیر الخطا والتدلیس، ذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد: 10/27

387 حدثنا عبد الله قال حدثني أبو حميد قثنا معاوية يعني بن حفص قثنا محمد بن طلحة اليامي قال محمد بن طلحة وحدثني أبو عبيدة عن الحكم بن جحل قال سمعت عليا يقول بلغني أن أناسا يفضلوني على أبي بكر وعمر لا يفضلني أحد على أبي بكر وعمر إلا جلدته حد المفتري

۳۸۷۔ حکم بن حجل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ لوگ مجھے سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دیتے ہیں۔ کوئی شخص مجھے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت نہ دے، جس نے مجھے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دی تو میں اس شخص کو افترا باندھنے والے کی سی سزا دوں گا۔ (1)

388 حدثنا عبد الله قال حدثني أبو حميد أحمد بن محمد الحمصي قال نا معاوية يعني بن حفص الشعبي قال نا مالك بن مغول عن عون قال قال عبد الله يعني بن مسعود لمجلس واحد من عمر أوثق عندي من عمر سنة

۳۸۸۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک مجلس میرے نزدیک سال بھر عمل کرنے سے زیادہ قابل اعتماد ہے۔ (2)

389 حدثنا عبد الله قثنا أبو عبد الرحمن عبد الله بن عمر القرشي قثنا بن نمير قال حدثنا إسماعيل بن مسلم عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم عبد الله أبو بكر نعم عبد الله عمر نعم عبد الله أبو عبيدة بن الجراح نعم عبد الله أبي بن كعب نعم عبد الله معاذ بن جبل نعم عبد الله ثابت بن قيس بن شماس فذكر ستة من الأنصار وثلاثة من المهاجرين فحفظت الثلاثة من الأنصار وذهب مني ثلاثة

۳۸۹۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر صدیق اللہ کے نیک بندے ہیں، عمر فاروق بھی اللہ کے نیک بندے ہیں، ابوعبیدہ بن جراح بھی اللہ کے نیک بندے ہیں، اُبی بن کعب بھی اللہ کے نیک بندے ہیں، معاذ بن جبل بھی اللہ کے نیک بندے ہیں، ثابت بن قیس بن شماس بھی اللہ کے نیک بندے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھے انصاریوں کا تذکرہ فرمایا اور تین مہاجرین کا، چنانچہ تین انصاریوں کے نام مجھے یاد ہیں اور تین کے نام بھول گیا ہوں۔ (3)

390 حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الله بن عمر قثنا عمرو بن محمد يعني العنقري قثنا يونس يعني بن أبي إسحاق عن أبي إسحاق عن عمرو بن ميمون قال إني لأرى هلاك عمر هدم ثلث الإسلام

۳۹۰۔ عمرو بن میمون رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میری رائے کے مطابق سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت پر تہائی اسلام مٹ گیا ہے۔ (4)

391 حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الله بن عمر وهو القرشي قال حدثني أبو بكر بن عياش قثنا عاصم عن المسيب بن رافع قال سار إلينا عبد الله بن مسعود سبعا من المدينة فصعد المنبر فحمد الله وأثنى عليه ثم قال إن غلام المغيرة أبا لؤلؤة قتل أمير المؤمنين عمر قال فضج الناس وصاحوا واشتد بكاؤهم قال ثم قال انا اجتمعنا أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم فأمرنا علينا عثمان بن عفان ولم نأل خيرنا ذا فوق

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف ابی عبیدۃ بن الحکم بن حجل ؛ تخریج: کتاب السنۃ لعبداللہ بن احمد: 562/2

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح ؛ تخریج: لم اقف علیہ

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف اسماعیل بن مسلم ابی اسحاق المکی البصری ؛ تخریج: لم اقف علیہ

(4) تحقیق: اسنادہ صحیح ؛ تخریج: لم اقف علیہ

۳۹۱۔ مسیب بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ساتویں شخص ہیں جو مدینہ منورہ سے ہمارے پاس تشریف لائے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: یقیناً مغیرہ کے غلام ابولؤلؤ نے سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے شور مچایا، چیخے اور زور زور سے روئے پھر فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام جمع ہوئے، اتفاق رائے سے سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا جو (درجے کے لحاظ سے) ہم سب سے اونچے تھے۔ [1]

392 حدثنا عبد الله قثنا أبو هشام محمد بن يزيد الرفاعي قثنا عبد الرحمٰن بن مهدي عن قرة بن خالد عن أبي نهيك قال عبد الله أبو نهيك اسمه القاسم بن محمد عن سالم بن عبد الله عن أبيه أنه قال حين حضر عثمان أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قبض فنظر المسلمون خيرهم فاستخلفوه وهو أبو بكر فلما قبض أبو بكر نظر المسلمون خيرهم فاستخلفوه وهو عمر فلما قبض عمر نظر المسلمون خيرهم فاستخلفوه وهو عثمان فإن قتلتموه فهاتوا خيرا منه

۳۹۲۔ سالم بن عبداللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے اس وقت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو مسلمانوں کی نظروں میں جو سب سے بہتر تھا انہوں نے ان کو خلیفہ بنایا اور وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے۔ تو بھی مسلمانوں کی نظروں میں جو سب سے بہتر تھا اس کو خلیفہ بنایا اور وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ تو بھی مسلمانوں کی نظروں میں جو سب سے بہتر تھا اس کو خلیفہ بنایا اور وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ اب اگر تم انہیں شہید کرنا چاہتے ہو تو ان سے بہتر آدمی کو لے کر تو آؤ۔ [2]

393 حدثنا عبد الله قال حدثني معاذ بن المثنى بن معاذ بن معاذ العنبري قال حدثني سوار بن عبد الله العنبري قال حدثني عبد الله بن معاذ عن أخيه المثنى بن معاذ قال حدثني حيان النحوي قال كان لي جليس يذكر أبا بكر وعمر فأنهاه فيغري فأقوم عنه فذكرهما يوما فقمت عنه مغضبا واغتممت بما سمعت إذ لم أرد عليه الذي ينبغي فنمت فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم في منامي كأنه اقبل ومعه أبو بكر وعمر فقلت يا رسول الله إن لي جليسا يؤذيني في هذين فأنهاه فيغرا يزداد فالتفت صلى الله عليه وسلم إلى رجل قريب منه فقال اذهب إليه فاذبحه قال فذهب الرجل واصبحت فقلت إنها لرؤيا لو أتيته فأخبرته لعله ينتهي فمضيت اريده فلما صرت قريبا من بابه إذا الصراخ وإذا بواري ملقاة فقلت ما هذا قالوا فلان طرقته الذبحة في هذه الليلة

۳۹۳۔ حیان نحوی سے روایت ہے کہ میرا ایک دوست جب میرے پاس بیٹھتا تو سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا برے الفاظ میں تذکرہ کرتا، میں اس کو منع کرتا تو وہ مجھ سے ناراض ہو جاتا چنانچہ میں اس کے پاس سے اُٹھ جاتا، ایک دن پھر اس نے ان دونوں کا (برے الفاظ میں) تذکرہ کیا، میں اس کے پاس سے غصے میں اُٹھا جو کچھ اس سے میں نے سنا، اس پر مجھے پریشانی ہوئی کیونکہ میں اسے وہ کچھ نہیں کہہ سکا جس کا وہ حق دار تھا پس میں سویا، میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی ہیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا ایک دوست ہے جو مجھے تکلیف دیتا ہے، ان دونوں کا برے الفاظ میں تذکرہ کرنے سے جب منع کرتا ہوں تو وہ ناراض ہو جاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس ایک شخص کو دیکھ

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لانہ منقطع وقد ورد الحدیث من طرق اخریٰ متصلۃ صحیحۃ؛ انظر: التاریخ لابن شبۃ: 2/277؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 8/187

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف محمد بن یزید الرفاعی؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 12/246؛ فضائل الخلفاء لابی نعیم: 213

کراُسے ارشاد فرمایا: جاؤ اس کو ذبح کرو۔ راوی کہتا ہے کہ وہ شخص چلا گیا، صبح ہوئی، میں نے کہا: یہ خواب میں جا کر اس دوست کو بتاتا ہوں شاید وہ باز آجائے، میں اس کی طرف نکلا، جب اس کے دروازے کے پاس پہنچا تو رونے کی آوازیں سنائی دیں اور ایک چٹائی پھینکی ہوئی ہے، میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ فلاں ہے جس کو آج رات ذبح کر دیا گیا ہے۔ [1]

394 نا عبد الله حدثني معاذ بن المثنى قثنا الحسين بن الأسود قال حدثني أبو بكر محمد بن المغيرة قال حدثني محمد بن علي السمان قال سمعت رضوان السمان قال كان لي جار في منزلي وسوقي وكان يشتم أبا بكر وعمر قال حتى كثر الكلام بيني وبينه حتى إذا كان ذات يوم شتمهما وأنا حاضر فوقع بيني وبينه كلام كثير حتى تناولني وتناولته قال فانصرفت إلى منزلي وأنا مغموم حزين ألوم نفسي قال فنمت وتركت العشاء من الغم قال فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في منامي من ليلتي فقلت له يا رسول الله فلان جاري في منزلي وفي سوقي وهو يسب أصحابك فقال من أصحابي فقلت أبو بكر وعمر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذ هذه المدية فاذبحه بها قال فأخذته فأضجعته فذبحته قال فرأيت كأن يدي قد أصابها من دمه فألقيت المدية وضربت بيدي الى الأرض فمسحتها بالأرض فانتبهت وأنا أسمع الصراخ من نحو الدار فقلت للخادم أنظر ما هذا الصراخ فقال فلان مات فجاة فلما أصبحنا نظرنا إلى حلقه فإذا فيه خط موضع الذبح

۳۹۴۔ رضوان سمان سے روایت ہے کہ میرے گھر اور بازار کا ایک پڑوسی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو (نعوذ باللہ) برا بھلا کہتا تھا، یہاں تک کہ میرے اور اس کے درمیان بحث طوالت اختیار کر گئی ہے، جب ایک دن اس نے (معاذ اللہ) تنقید کرنا شروع کی۔ میں اس کے پاس تھا، میرے اور اس کے درمیان گفتگو طول پکڑ گئی۔ یہاں تک اس نے مجھے اور میں نے اس کو پکڑا۔ میں اپنے نفس کو ملامت کرتا ہوا غمزدگی کی حالت گھر لوٹ گیا، میں زیادہ غم کی وجہ سے رات کا کھانا کھائے بغیر سو گیا، رات خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں میرے گھر اور بازار کا پڑوسی ہے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو (نعوذ باللہ) گالیاں دیتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کون سے میرے صحابہ؟ میں نے عرض کیا: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ چھری پکڑ کر اُسے ذبح کر دو، میں نے چھری لی، اس کو لٹا کر ذبح کر دیا، میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھ پر اس کا خون لگا ہے تو میں نے چھری پھینک دی اور اپنے ہاتھ کو زمین پر مار کر رگڑا، میں چونک گیا، کیونکہ اس وقت میں اس گھر سے چیخیں سن رہا تھا، میں نے خادم سے کہا: ذرا جا کر دیکھو، یہ چیخ کیسی ہے؟ خادم نے کہا: فلاں آدمی اچانک مر گیا ہے جب صبح ہوئی تو ہم نے اس کی گردن کو دیکھا، اس پر ذبح کی جگہ لکیریں تھیں۔ [2]

395 حدثنا عبد الله قثنا مصعب بن عبد الله بن مصعب الزبيري قثنا بن أبي حازم عن الضحاك بن عثمان عن نافع عن بن عمر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إن الله عز وجل جعل الحق على لسان عمر وقلبه

۳۹۵۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے۔ [3]

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح الی حیان؛ تخریج: لم اقف علیہ

[2] تحقیق: قلت (نوید احمد بشار) سکت علیہ شیخ وصی بن محمد عباس لکن حکم علیہ شیخنا العلامۃ غلام مصطفےٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ بانہ ضعیف

[3] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 315

باب خير هذه الأمة بعد نبيها

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت کے افضل شخص کا بیان

396 حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة عن حصين عن بن أبي ليلى قال تداروا في أمر أبي بكر وعمر فقال رجل من عطارد عمر أفضل من أبي بكر فقال الجارود بل أبو بكر أبو بكر أفضل منه قال فبلغ ذلك عمر قال فجعل ضربا بالدرة حتى شغر برجليه ثم أقبل إلى الجارود فقال إليك عني ثم قال عمر أبو بكر كان خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم في كذا وكذا قال ثم قال عمر من قال غير هذا أقمنا عليه ما نقيم على المفتري

۳۹۶۔ ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ دو بندوں کے درمیان سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں جھگڑا ہو گیا، عطاردی شخص نے کہا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں۔ جارود بن معلّٰی نے کہا: نہیں بلکہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ افضل ہیں۔ جب یہ بات سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انھوں نے اس شخص کو کوڑے مارے، یہاں تک کہ اس کا پاؤں زخمی ہو گیا، پھر جارود سے فرمایا: تم مجھ سے دور ہو جاؤ، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد فلاں فلاں بات میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے بہتر ہیں۔ پھر فرمانے لگے: اگر کسی شخص نے اس کے علاوہ کوئی بات کہی تو ہم افترا باندھنے والے پر حد قائم کریں گے۔ [1]

397- حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو معاوية قثنا هارون بن سلمان عن عمرو بن حريث قال سمعت عليا يقول خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر ولو شئت أن أسمي الثالث

۳۹۷۔ عمرو بن حریث سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے: اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے افضل سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا بھی نام لے سکتا ہوں۔ [2]

398- حدثنا عبد الله قال حدثني أبو الفضل الخراساني قثنا هناد بن السري قثنا عبد الرحمن بن محمد المحاربي عن أبي موسى الفراء مولى عمرو بن حريث قثنا عمرو بن حريث قال سمعت عليا وهو يخطب على المنبر وهو يقول ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ألا أخبركم بالثاني فإن الثاني عمر

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: کتاب السنۃ لاحمد بن حنبل: 579/2

[2] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 40

۳۹۸۔ عمرو بن حریث سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو برسر منبر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمھیں خبر نہ دوں کہ اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل شخص سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، کیا میں تمہیں دوسرے کی بھی خبر نہ دوں؟ دوسرے (بہترین شخص) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❶

[399] حدثنا عبد الله قال حدثني عبيد الله بن عمر القواريري ومحمد بن سليمان لوين قالا نا حماد بن زيد وهذا لفظ القواريري قثنا عاصم عن زر عن أبي جحيفة قال خطبنا علي يوما فقال ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم قال ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها وبعد أبي بكر عمر

۳۹۹۔ سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے دورانِ خطبہ ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل آدمی کے بارے میں خبر دوں؟ وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ کیا میں تمھیں اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے افضل آدمی کے بارے میں خبر دوں؟، وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❷

[400] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن أبي بكر بن علي المقدمي قثنا حماد بن زيد عن عاصم عن زر عن أبي جحيفة قال قال علي فذكر مثله

۴۰۰۔ سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا ہے۔ ❸

[401] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو حميد الحمصي أحمد بن محمد نا معاوية يعني أبو حفص الشعبي نا أبو معاوية عن محمد بن سوقة عن نافع عن بن عمر قال كنا نعد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم أبو بكر وعمر وعثمان ثم نسكت

۴۰۱۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک ہی سے یہ کہا کرتے تھے: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ افضل ہیں پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پھر ہم خاموش ہو جاتے۔ ❹

[402] حدثنا عبد الله قال حدثني وهب بن بقية الواسطي قثنا خالد بن عبد الله عن إسماعيل عن عامر قال قال أبو جحيفة قال علي ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها قلت بلى قال أبو بكر وعمر ثم رجل آخر

۴۰۲۔ سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس امت کے سب سے افضل شخص کے بارے میں خبر نہ دوں؟ میں نے کہا: ہاں، کیوں نہیں، انہوں نے فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پھر ایک اور شخص۔ ❺

[403] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا سفيان بن عيينة عن بن أبي خالد وأبو معاوية قثنا إسماعيل عن الشعبي عن أبي جحيفة قال سمعت عليا يقول خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر ولو شئت لحدثتكم بالثالث لم يقل أبو معاوية سمعت عليا.

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/113؛ مسند ابی یعلی: 1/410

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/106,110,113؛ مسند ابی یعلی: 1/410؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 1/107

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم فی سابقہ

❹ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 2/14؛ مسند ابی یعلی: 10/161؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 12/345

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم فی سابقہ

۴۰۳۔ سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے: اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں اگر میں چاہوں تو تمہیں تیسرے شخص کا بھی نام بتا سکتا ہوں۔ راویٔ حدیث ابو معاویہ نے ''میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سنا'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔ ❶

[404] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو صالح الحكم بن موسى قثنا شهاب بن خراش قثنا الحجاج بن دينار عن حصين بن عبد الرحمن عن أبي جحيفة قال كنت أرى أن عليا أفضل الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت يا أمير المؤمنين إني لم أكن أرى أن أحدا من المسلمين من بعد رسول الله أفضل منك قال أولا أحدثك يا أبا جحيفة بأفضل الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت بلى قال أبو بكر قال أفلا أخبرك بخير الناس بعد رسول الله وأبي بكر قال قلت بلى فديتك قال عمر .

۴۰۴۔ سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو افضل سمجھتا تھا۔ میں نے کہا: امیر المومنین! میری نظر میں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ سے کوئی بہتر نہیں ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور بتادیں۔ تو انہوں نے فرمایا: سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے بہتر شخص کے بارے میں بتاؤں؟ میں نے کہا: ہاں! بتادیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، انہوں نے فرمایا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❷

[405] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا إسماعيل بن إبراهيم قال أنا منصور بن عبد الرحمن يعني الغداني عن الشعبي قال حدثني أبو جحيفة الذي كان يسميه وهب الخير قال قال لي علي يا أبا جحيفة ألا أخبرك بأفضل هذه الأمة بعد نبيها قلت بلى ولم أكن أرى أن أحدا أفضل منه قال أفضل هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وبعد أبي بكر عمر وبعدهما آخر ثالث ولم يسمه .

۴۰۵۔ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ جن کا نام وہب الخیر تھا، انہوں نے کہا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا تھا: ابو جحیفہ! کیا میں تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے سب سے افضل شخص کے بارے میں بتاؤں؟ میں نے کہا: جی! بتادیں۔ میرے خیال کے مطابق (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد) سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے افضل کوئی نہیں تھا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں، ان دونوں کے بعد انہوں (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) نے تیسرے کا نام نہیں لیا۔ ❸

[406] حدثنا عبد الله قال حدثني وهب بن بقية الواسطي قال انا خالد بن عبد الله عن بيان عن عامر عن أبي جحيفة قال قال علي بن أبي طالب ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم عمر ثم رجل آخر .

۴۰۶۔ سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمھیں اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل آدمی کے بارے میں خبر دوں؟ وہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں پھر ایک اور آدمی ہیں۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: فضائل الخلفاء لابی نعیم؛ ص: 139

❷ تحقیق: اسنادہ حسن صحیح لغیرہ؛ ذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد: 53/9

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 106/1

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 304/1؛ کشف الخفاء للعجلونی: 237/1

[407] حدثنا عبد الله قال حدثني حميد بن الربيع نا يحيى بن يمان قثنا سفيان عن أبي إسحاق عن أبي جحيفة قال صعد على المنبر فقال خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم خيرها بعد أبي بكر عمر ولو شئت أن اسمي الثالث سميت.

۴۰۷۔ سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ گر ہوئے اور فرمایا: اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے بہتر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اگر میں چاہتا تو تیسرے شخص کا نام بھی بتا دیتا۔ ❶

[408] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو بكر بن أبي شيبة قثنا شريك عن أبي إسحاق عن أبي جحيفة قال قال علي خير هذه الأمة نبيها أبو بكر وبعد أبي بكر عمر ولو شئت اخبرتكم بالثالث لفعلت

۴۰۸۔ سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے بہتر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اگر میں چاہتا تو تیسرے شخص کا نام بھی بتا دیتا۔ ❷

[409] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الرحمن بن واقد أبو مسلم قثنا شريك عن أبي إسحاق الشيباني عن عامر عن أبي جحيفة قال قال علي بن أبي طالب خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وبعد أبي بكر عمر ولو شئت ان أحدثكم بالثالث لفعلت يعني نفسه وتهجاه خ .

۴۰۹۔ سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں اگر میں چاہتا تو تیسرے شخص کا نام بھی بتا دیتا۔ یعنی آپ رضی اللہ عنہ کا اپنی ذات کی طرف اشارہ تھا۔ ❸

[410] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الرحمن بن واقد قثنا شريك عن أبي حية الهمداني قال سمعت عبد خير يقول سمعت علي بن أبي طالب يقول كان أفضل هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم عمر ثم احدثنا بعدهم احداثا يفعل الله فيها ما يشاء.

۴۱۰۔ عبد خیر سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرمایا کرتے تھے: اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اس کے بعد ہم نے بہت کچھ کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہے گا وہی ہوگا۔ (یعنی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد کون سب سے افضل ہے اس کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔) ❹

[411] حدثنا عبد الله قال نا أبو بكر خلاد بن اسلم قال انا النضر يعني بن شميل قال انا شعبة عن الحكم عن أبي جحيفة ان عليا قال الا أخبركم بخير الناس بعد نبيهم قالوا بلى قال أبو بكر ثم قال الا أخبركم بخير الناس بعد أبي بكر قالوا بلى قال عمر ثم قال الا أخبركم بخير الناس قالوا بلى قال فسكت.

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل حمید بن الربیع بن حمید بن مالک بن سحیم ابی الحسن اللخمی الخزار الکوفی فانہ ضعیف؛ تخریج: تاریخ بغداد للخطیب: 326/1

❷ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛ تخریج: الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: 250/6

❸ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ کسابقہ؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 350/6

❹ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛ تخریج: الاحادیث المختارۃ للضیاء المقدسی: 281/2؛ المصنف لابن ابی شیبۃ: 16/1

۴۱۱۔ سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یقیناً سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تم کو اس بات کی خبر نہ دوں کہ اس امت میں سب سے افضل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تو فرمایا: سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تم کو خبر نہ دوں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد لوگوں میں سب سے زیادہ کون افضل ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، فرمایا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ان کے بعد سب سے افضل شخص کے بارے میں خبر دوں؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، راوی کہتے ہیں: مگر پھر آپ رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔ (1)

[412] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو الفضل الخراساني قال نا قبيصة بن عقبة قال نا فطر بن خليفة عن الحكم عن أبي جحيفة عن علي قال الا أخبركم بأفضل هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم عمر ثم سكت.

۴۱۲۔ سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یقیناً سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تم کو اس بات کی خبر نہ دوں کہ اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہیں؟، فرمایا: سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں، یہ کہہ کر آپ رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔ (2)

[413] حدثنا عبد الله قال حدثني منصور بن أبي مزاحم قثنا خالد الزيات قال حدثني عون بن أبي جحيفة قال كان أبي من شرط علي وكان تحت المنبر فحدثني أبي انه صعد المنبر يعني عليا فحمد الله واثنى عليه وصلى على النبي صلى الله عليه وسلم وقال خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر والثاني عمر وقال يجعل الله الخير حيث أحب.

۴۱۳۔ عون رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میرے باپ ابو جحیفہ رحمہ اللہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خواص میں سے تھے، میرے والد گرامی نے بتایا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لے گئے، میں منبر کے قریب بیٹھا تھا، آپ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر درود پڑھا کرتے تھے، انہوں نے فرمایا: اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین شخص سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور دوسرے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اس کے بعد جس کے ساتھ اللہ زیادہ محبت کرتا ہے، وہ بہتر ہے۔ (3)

[414] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو بكر شعيب الصريفيني قثنا أبو يحيى الحماني عن أبي جناب الكلبي عن الشعبي قال حدثني عبد خير الهمداني وأبو جحيفة السوائي وكانت له صحبة وزر بن حبيش وسويد بن غفلة وعمرو بن معدي كرب كذا قال الشيخ قال أبو عبد الرحمن وانما هو معدي كرب قالوا سمعنا عليا يقول خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم عمر ولو شئت ان أخبركم بالثالث لفعلت.

۴۱۴۔ سیدنا معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے: اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ۔ اگر میں چاہتا تو تیسرے کا بھی نام لیتا۔ (4)

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/422

(2) تحقیق: صحیح؛ تخریج: الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: 1/309

(3) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/114،125

(4) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف ابی جناب الکلبی؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 6/351؛ المعجم الاوسط للطبرانی: 7/85؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 7/200

[415] حدثنا عبد الله قثنا سويد بن سعيد الهروي قثنا شريك بن عبد الله عن أبي إسحاق عن أبي حية عن عبد خير عن علي قال الا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر والثاني عمر وأحدثنا أشياء يفعل الله فيها ما شاء.

۴۱۵۔ عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تم کو اس بات کی خبر نہ دوں کہ اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہیں؟ وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دوسرے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اس کے بعد ہم ان کا تذکرہ کرتے ہیں، جن کا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ ❶

[416] حدثنا عبد الله قال حدثني سويد بن سعيد مرة أخرى قثنا شريك عن أبي حية عن عبد خير عن علي مثله ولم يذكر فيه أبا إسحاق.

۴۱۶۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل روایت مروی ہے اور اس میں ابو اسحاق کا ذکر نہیں ہے۔ ❷

[417] حدثنا عبد الله قال حدثني سويد بن سعيد قال حدثني الضبي بن الأشعث عن أبي إسحاق عن عبد خير عن علي قال الا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر والثاني عمر ولو شئت سميت الثالث قال أبو إسحاق فتهجاها عبد خير لكيلا يمتروا فيما قال علي.

۴۱۷۔ عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، دوسرے نمبر پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اگر میں چاہتا تو تیسرے کا بھی نام لیتا، ابو اسحاق کہتے ہیں: پھر عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ نے الگ الگ کر کے (سیّدنا ابوبکر، سیّدنا عمر اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہم کے اسما کی) وضاحت کی تا کہ لوگ شک نہ کریں۔ فرمایا: وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❸

[418] حدثنا عبد الله قال حدثني سويد بن سعيد قثنا محمد بن الفرات عن أبي إسحاق عن الحارث قال كان علي إذا صعد المنبر سلم قال يا أيها الناس ما قلت لكم قال الله أو قال رسول الله أو في كتاب الله فتعلقوا به فوالله لإن أخر من السماء فتخطفني الطير أو تهوي بي الريح في مكان سحيق أحب إلي من ان اكذب على الله أو على رسوله أو على كتابه وما قلت لكم من تلقاء نفسي فراجعوني خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ومن بعد أبي بكر عمر والثالث لو شئت ان اسميه لسميته ثم يخطب.

۴۱۸۔ امام حارث رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لائے، سلام کیا پھر فرمایا: اے لوگو! میں نے ابھی قال اللہ (اللہ نے فرمایا) یا قال رسول اللہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) یا فی کتاب اللہ (قرآن مجید میں ہے) نہیں کہا کہ تم اس سے چمٹ جاؤ گے، اللہ کی قسم! آسمان سے گرنا اس کے بعد مجھے پرندے کھا جائیں یا ہوائیں مجھے دُور صحرا میں پھینک دیں، یہ مجھے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یا پھر قرآن پر جھوٹ باندھنے سے زیادہ پسند ہے۔ میں نے کوئی بات اپنی طرف سے نہیں کہی، بے شک! تم میری بات ردّ کر سکتے ہو۔ سب سے افضل اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اگر میں تیسرے شخص کا نام بتانا چاہوں تو بتا دوں (یہ کہہ کر) پھر اپنا خطبہ ارشاد فرماتے۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف سوید الہروی وخطا شریک؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 1/107؛ کتاب السنۃ لعبد اللہ بن احمد: 2/585

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل سوید وشریک ضعیف؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 1/107؛ کتاب السنۃ لعبد اللہ بن احمد: 2/585

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف سوید وصبی بن الاشعث السلولی فانہ ایضا ضعیف؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 1/107 مسند الامام احمد: 1/115

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل محمد بن الفرات وھو التمیمی؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/110,115

[419] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الله بن عون الخزاز وكان ثقة قثنا مبارك بن سعيد أخو سفيان عن أبيه وهو سعيد بن مسروق عن حبيب بن أبي ثابت عن عبد خير الهمداني قال سمعت عليا يقول على المنبر الا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها قال فذكر أبا بكر ثم قال الا أخبركم بالثاني قال فذكر عمر ثم قال لو شئت لأنبأتكم بالثالث قال وسكت قال فرأينا انه يعني نفسه فقلت أنت سمعته يقول هذا قال نعم ورب الكعبة.

۴۱۹۔ عبد خیر ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے برسرِ منبر سنا، وہ فرما رہے تھے: کیا میں تم کو اس بات کی خبر نہ دوں کہ اس امت میں سب سے افضل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون ہیں؟ تو انہوں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا، دوسرے نمبر پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا، اگر میں چاہتا تیسرے شخص کا نام بھی بتا دیتا، پھر خاموش ہو گئے، ہمارے خیال کے مطابق تیسرے شخص سے مراد ان کی اپنی ذات ہے۔ عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا: یہ آپ نے خود سنا تھا؟ انھوں نے کعبہ کے رب کی قسم اُٹھا کر کہا کہ میں نے خود سنا تھا۔ [1]

[420] حدثنا عبد الله قال حدثني نصر بن علي الأزدي قال انا بشر بن المفضل عن شعبة عن حبيب بن أبي ثابت عن عبد خير قال سمعت عليا يقول ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر.

۴۲۰۔ عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے میں نے سنا کہ وہ فرما رہے تھے: کیا میں تم کو اس بات کی خبر نہ دوں کہ اس امت میں سب سے افضل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون ہیں؟ وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ [2]

[421] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن سفيان وشعبة عن حبيب بن أبي ثابت عن عبد خير عن علي قال ألا انبئكم خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم عمر.

۴۲۱۔ عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ [3]

[422] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرحمن بن مهدي قثنا سفيان عن خالد بن علقمة عن عبد خير قال سمعت عليا يقول خير هذه الأمة نبيها وخير الناس بعد نبيها أبو بكر ثم عمر ثم أحدثنا أحداثا يقضي الله فيها ما أحب.

۴۲۲۔ عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: اس امت اور تمام لوگوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں پھر ہم اس کا تذکرہ کرتے ہیں کہ جس کے بارے میں اللہ رب العزت نے فیصلہ کر دیا ہے، جو اسے ان کے بعد سب سے زیادہ محبوب ہے۔ [4]

[423] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو بحر عبد الواحد بن غياث البصري قثنا أبو عوانة عن خالد بن علقمة عن عبد خير قال قال علي لما فرغ من أهل البصرة ان خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وبعد أبي بكر عمر وأحدثنا احداثا يصنع الله فيها ما شاء.

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف رجال الاسناد ثقات لکنہ معلول بتدلیس حبیب بن ابی ثابت؛ تخریج: کتاب السنۃ لعبد اللہ بن احمد: 2/586

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف لکن معلول کسابقہ بتدلیس حبیب؛ تخریج: کتاب السنۃ لعبد اللہ بن احمد: 2/586؛ کتاب الاعتقاد للبیہقی: 1/353

[3] تحقیق: الحکم فیہ کسابقہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 420.

[4] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی سابقہ

۴۲۳۔ عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ اہل بصرہ سے فارغ ہوئے تو فرمایا: بلاشبہ اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ہم اس کا تذکرہ کرتے ہیں، جس کا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ [1]

[424] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو صالح الحكم بن موسى قثنا شهاب بن خراش قال حدثني يونس بن خباب عن المسيب بن عبد خير عن عبد خير قال سمعت عليا يقول ان خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم عمر.

۴۲۴۔ عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں اور ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ [2]

[425] حدثنا عبد الله قال حدثني وهب بن بقية قال نا خالد بن عبد الله عن حصين عن المسيب بن عبد خير عن أبيه قال قام علي فقال خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر وانا قد احدثنا بعدهما احداثا يقضي الله فيها ما شاء.

۴۲۵۔ عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ہم اس کا تذکرہ کرتے ہیں کہ جس کے بارے میں اللہ رب العزت نے فیصلہ کر دیا ہے، جو اسے ان کے بعد سب سے زیادہ محبوب ہے۔ [3]

[426] حدثنا عبد الله قال حدثني وهب بن بقية قال انا خالد عن عطاء يعني ابن السائب عن عبد خير عن علي قال الا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم خيرها بعد أبي بكر عمر يجعل الله الخير حيث أحب.

۴۲۶۔ عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے افضل سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں، ان کے بعد وہ افضل ہے، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ زیادہ محبت رکھتا ہے۔ [4]

[427] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو عبد الرحمن عبد الله بن عمر قثنا مسهر بن عبد الملك بن سلع الهمداني عن عبد خير قال سمعت عليا يقول قبض الله نبيه على خير ما قبض عليه نبيا من الأنبياء قال فأثنى عليه ثم استخلف أبو بكر فعمل بعمل رسول الله صلى الله عليه وسلم وسنته ثم قبض على خير ما قبض الله عليه أحدا فكان خير الأمة بعد نبيها ثم استخلف عمر فعمل بعملهما وسنتهما ثم قبض على خير ما قبض عليه أحد فكان خير هذه الأمة بعد نبيها وبعد أبي بكر.

۴۲۷۔ عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سنا آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیا کی طرح بہترین انداز کے ساتھ وفات دی، پھر انہوں نے فرمایا: اس پر اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلافت سے نوازا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی وہ کچھ کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: کتاب السنۃ لابن ابی عاصم: 480/2

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا؛ لاجل یونس بن خباب الاسدی؛ تخریج: مسند الامام احمد: 125/1؛ کتاب السنۃ لعبداللہ بن احمد: 587/2

[3] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ

[4] تحقیق: رجال اسنادہ ثقات لکن فیہ علۃ اختلاط عطاء؛ تقدم تخریجہ

کیا کرتے تھے پھر اللہ نے ان کو بھی وفات دی۔ پس وہ تمام امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل تھے۔ پھر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روح کو اللہ تعالیٰ نے بہترین حالت میں قبض کیا، جس طرح کہ وہ کسی ایک کو اپنے پاس بلاتا ہے، پھر اللہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت سے نوازا۔ پھر وہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کام کرتے رہے، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی روح کو اللہ تعالیٰ نے بہترین حالت میں قبض کیا، جس طرح کہ وہ کسی ایک کو اپنے پاس بلاتا ہے، پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے افضل تھے۔ ❶

[428] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو معاوية قال نا وقاء بن إياس الأسدي عن علي بن ربيعة الوالبي عن علي قال اني لأعرف أخيار هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر ولو شئت أن اسمي الثالث لفعلت.

۴۲۸۔ ربیعہ والبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً میں جانتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں اگر میں چاہوں تو تیسرے کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔ ❷

[429] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن إشكاب قثنا محاضر عن موسى الصغير قال سمعت عبد الملك بن ميسره قال سمعت النزال قال سمعت عليا وهو يخطب في المسجد وهو يقول الا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها ثلاثة ثم ذكر أبا بكر وعمر ولو شئت لسميت الثالث.

۴۲۹۔ نزال رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ برسرِ منبر مسجد میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے: کیا میں تمہیں اس بات کی خبر نہ دوں کہ اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین اشخاص تین ہیں، پھر انہوں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا، مزید فرمایا: اگر میں چاہتا تو تیسرے کا نام بھی بتا دیتا۔ ❸

[430] حدثنا عبد الله قثنا الحسن بن الصباح بن محمد البزاز قثنا عبد الله بن جعفر الرقي قال نا عبد الله يعني بن عمرو الرقي عن خلف بن حوشب عن أبي إسحاق عن أبي مالك عن الحسن بن محمد عن أبيه قال قلت لعلي بن أبي طالب من أفضل هذه الأمة بعد نبيها قال سبحان الله يا بني أبو بكر قال قلت ثم من قال سبحان الله يا بني ثم عمر قال قلت له مخافة ان ازيد فيزيدني ثم أنت يا أمير المؤمنين قال ثم لست هناك ثم انا بعد رجل من المسلمين.

۴۳۰۔ محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس اُمت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل شخص کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! میرے بیٹے! سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر میں نے پوچھا: ان کے بعد کون ہے؟ فرمایا: سبحان اللہ! بیٹے! سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر میں نے اس ڈر سے کہ اگر میں نے کسی اور کا نام زیادہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ بھی کسی اور کا نام زیادہ کر دیں گے (یعنی کسی اور کا نام بتا دیں گے) میں نے کہا: ان کے بعد تو امیر المومنین آپ رضی اللہ عنہ ہی ہیں، فرمایا: میں ان میں سے نہیں ہوں میں تو باقی مسلمانوں کی طرح ایک عام شخص ہوں۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: کتاب السنۃ لعبداللہ بن احمد: 589/2

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ

❹ تحقیق: رجال الاسناد ثقات الا ابا مالک فانہ لم یتعین لی ومضیٰ الحدیث برقم: 136

[431] حدثنا عبد الله قثنا مصعب بن عبد الله الزبيري قثنا هشام بن عبد الله بن عكرمة المخزومي قال غبت غيبة عن المدينة ثم أتيت مالك بن أنس فسلمت عليه فقال لي أين كنت قال قلت كنت بوادي العقيق قال ذاك واد لا يذهب إليه أحد إلا يغرم ولا يأتي أحد منه الا يغنم قال قلت لا تقل ذاك يا أبا عبد الله فإن هشام بن عروة حدثني عن أبيه عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اطلبوا الرزق في خبايا الأرض .

۴۳۱۔ عبداللہ بن عکرمہ مخزومی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ سے کچھ عرصہ غائب رہا پھر وہاں سے نکلا اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کو سلام کیا تو وہ مجھے کہنے لگے کہ تم کہاں تھے؟ میں نے کہا: میں وادیٔ عقیق گیا ہوا تھا تو انہوں نے فرمایا: یہ وہ وادی ہے جہاں جو بھی جاتا ہے، نقصان کر جاتا ہے اور وہاں سے جو بھی آتا ہے، غنیمت پاتا ہے۔ میں نے کہا: ابوعبداللہ! اس طرح مت کہو مجھے ہشام بن عروہ نے بہ روایت عن ابیہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کیا ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم زمین کے نیچے سے رزق تلاش کرو۔ (1)

﴿432﴾ قال أبو عبد الرحمن قال لي مصعب في أول يوم رأيته ما اسمك قلت عبد الله قال حدثني عدة من أصحابنا منهم بن زبالة قال قال بن شهاب

أقول لعبد الله لما لقيته يمبير بأعلى القريتين مشرفا
تتبع خبايا الأرض وادع مليكها لعلك يوما أن تجاب فترزقا

۴۳۲۔ ابوعبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھ سے پہلی ملاقات میں سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کا کیا نام ہے؟ میں نے کہا: عبداللہ، انہوں نے کہا: مجھے ہمارے بے شمار ساتھیوں نے بتایا ہے، جن میں زبالہ بھی ہیں کہ امام ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ یہ اشعار کہتے ہیں: میں نے عبداللہ سے کہا کہ جب میں ان سے ملا اور وہ زمین کے اونچے حصے پر جا رہے تھے کہ تم زمین کے نیچے سے رزق تلاش کرو اور رب تعالیٰ سے دعا کرو، شاید تمہاری دعا قبول ہو اور تم اس دن رزق پاؤ گے۔ (2)

[433] حدثنا عبد الله قثنا مصعب قال حدثني أبي عن هشام بن عروة عن أبيه قال كان الزبير ينقزني وهو يقول أنضر من آل أبي عتيق مبارك من ولد الصديق ألذه كما ألذ ريقي .

۴۳۳۔ ہشام بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آل ابوعتیق سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے خوش و خرم رہے اور انہیں مبارک ہو، میں ان میں اپنے لعاب سے زیادہ مٹھاس محسوس کرتا ہوں۔ (3)

[434] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا بن أبي عدي يعني محمدا عن حميد عن أنس قال قال عمر وافقت ربي عز وجل في ثلاث أو وافقني ربي في ثلاث قال قلت يا رسول الله لو اتخذت المقام مصلى قال فأنزل الله عز وجل واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى وقلت لو حجبت عن أمهات المؤمنين فإنه يدخل عليك البر والفاجر فأنزلت آية الحجاب قال وبلغني عن أمهات المؤمنين شيء فاستقريتهن أقول لهن لتكفن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أو ليبدلنه الله بكن ازواجا خيرا منكن حتى أتيت على إحدى أمهات المؤمنين فقالت يا عمر أما في رسول الله ما يعظ نساءه حتى تعظهن أنت فكففت فأنزل الله عز وجل { عسى ربه ان طلقكن أن يبدله أزواجا خيرا منكن مسلمات مؤمنات قانتات } الآية .

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف؛ تخریج: مسند ابی یعلیٰ: 7/347

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لابہام اصحاب مصعب وابن زبالۃ وہو محمد بن الحسن متروک (3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری: 1/174

۴۳۴۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تین چیزوں میں اپنے رب سے موافقت کی ہے یا میرے رب نے مجھ سے موافقت فرمائی ہے۔

۱۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ کیوں نہیں بناتے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى)

۲۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ امہات المومنین کو پردے کا حکم کیوں نہیں دیتے؟ اس لیے کہ آپ کے پاس نیک و بد دونوں طرح کے لوگ آتے جاتے ہیں پھر اللہ نے آیتِ حجاب نازل فرمائی۔

۳۔ مجھے امہات المومنین کے متعلق کوئی بات پہنچی تو میں نے کہا: امہات المومنین! آپ باز آجائیں، ورنہ اللہ تعالیٰ تم سے بہتر بیویاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے گا۔ پھر میں امہات المومنین میں سے کسی ایک کے پاس آیا تو وہ کہنے لگیں: کیا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کو خود نصیحت نہیں کر سکتے تم ہمیں کیوں نصیحت کرتے ہو؟ پھر میں رُک گیا تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: (عسى ربه ان طلقكن أن يبدله أزواجا خيرا منكن مسلمات مؤمنات قانتات). ❶

[435] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا هشيم قال أنا حميد عن أنس قال قال عمر وافقت ربي في ثلاث قلت يا رسول الله لو اتخذت من مقام إبراهيم مصلى فنزلت { واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى } وقلت يا رسول الله ان نساءك يدخل عليهن البر والفاجر فلو أمرتهن ان يحتجبن فنزلت آية الحجاب واجتمع على رسول الله نساؤه في الغيرة فقلت لهن عسى ربه إن طلقكن ان يبدله أزواجا خيرا منكن فنزلت كذلك.

۴۳۵۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رب تعالیٰ نے میرے ساتھ تین چیزوں میں موافقت کی ہے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کاش آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنالیتے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا (واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى) مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے گھر والوں کے پاس نیک و بد ہر طرح کے لوگ آتے جاتے ہیں۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کو پردے کا حکم دے دیں؟ اس پر آیتِ حجاب نازل ہوئی اور ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس امہات المومنین اکٹھی ہو کر کچھ مطالبات کرنے لگیں۔ میں نے (جس طرح ان) سے کہا، اسی طرح درج ذیل آیت نازل ہوئی: عسى ربه إن طلقكن ان يبدله أزواجا خيرا منكن۔ ❷

[436] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة قال سمعت أبا حمزة الضبعي يحدث عن جويرية بن قدامة قال حججت فأتيت المدينة العام الذي أصيب فيه عمر قال فخطب فقال إني رأيت كأن ديكا نقرني نقرة أو نقرتين شعبة الشاك فكان من أمره أنه طعن فأذن للناس عليه فكان أول من دخل عليه أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم من أهل المدينة ثم أهل الشام ثم أذن لأهل العراق فدخلت فيمن دخل قال وكان كلما دخل عليه قوم أثنوا عليه وبكوا قال فلما دخلنا عليه قال

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 504/1،168/8؛ صحیح مسلم: 1865/4

❷ تحقیق: صحیح؛ تقدم تخریجہ فی سابقہ

وقد عصب بطنه بعمامة سوداء والدم يسيل قال فقلنا اوصنا قال وما سأله الوصية غيرنا فقال عليكم بكتاب الله فإنكم لن تضلوا ما اتبعتموه فقلنا أوصنا قال أوصيكم بالمهاجرين فإن الناس سيكثرون ويقلون فأوصيكم بالأنصار فإنهم شعب الإسلام الذي لجأ إليه وأوصيكم بالاعراب فإنهم أهلكم ومادتكم وأوصيكم بأهل ذمتكم فإنهم عهد نبيكم ورزق عيالكم قوموا عني قال فما زادنا على هؤلاء الكلمات قال محمد قال شعبة ثم سألته بعد ذلك فقال في الاعراب وأوصيكم بالاعراب فإنهم إخوانكم وعدو عدوكم .

۴۳۶۔ ابوحمزہ ضبعی سیدہ جویریہ بنت قدامہ ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ میں اس سال حج کے بعد مدینہ آیا جس سال سیدنا عمر ﷺ کو شہید کیا گیا کہ (ایک دن) سیدنا عمر ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ ایک مرغ نے مجھے ایک یا دو مرتبہ چونچ ماری پھر وہی ہوا کہ ان کو نیزہ مارا گیا، لوگوں کو ان سے ملنے کی اجازت ملی تو سب سے پہلے صحابہ کرام میں سے اہل مدینہ ان کے پاس آئے ان کے بعد اہل شام اور ان کے بعد اہل عراق۔ عراقیوں کے ساتھ میں بھی داخل ہوا۔ لوگوں کا کوئی بھی گروہ جب ان سے ملاقات کرتا تو ضرور ان کی تعریف کرتا اور رونے لگ جاتا۔ جب ہم داخل ہوئے تو خون روکنے کے لیے ان کے پیٹ کو سیاہ عمامہ سے باندھا ہوا تھا اور خون بہہ رہا تھا۔ ہم نے ان سے کہا ہمیں کوئی وصیت فرمائیں؟ ہمارے علاوہ کسی نے بھی ان سے وصیت کا نہیں کہا تھا۔

سیدنا عمر ﷺ نے فرمایا: تم کتاب اللہ کو لازم پکڑو، اس کی پیروی کرنے والے ہرگز گمراہ نہیں ہوں گے۔ ہم نے کہا: مزید وصیت فرمائیں، انہوں نے فرمایا: مہاجرین سے نیکی کرو بے شک وہ زیادہ ہوں یا کم۔ پھر انصار سے نیکی کرو یہ اسلام کی گھاٹی ہے جس میں لوگوں کو پناہ ملی۔ پھر دیہاتیوں سے نیکی کرو کیونکہ یہ تمہارے اہل اور اصل ہیں پھر تم اہل ذمہ سے نیکی سے پیش آو، کیونکہ یہ تمھارے نبی کریم ﷺ کا حکم ہے اور یہ تمھاری اولاد کے لیے ذریعہ رزق ہیں۔ اب تم میرے پاس سے چلے جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: اس کے علاوہ ہمیں انہوں نے کچھ بھی نہیں فرمایا۔

محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ رحمہ اللہ سے پوچھا: یہ دیہاتیوں کے بارے میں جو وصیت فرمائی اس کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا: بے شک دیہاتی تمہارے بھائی ہیں اور تمہارے دشمنوں کے دشمن ہیں۔ [1]

[437] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا يحيى هو بن سعيد قثنا حميد هو الطويل عن أنس هو بن مالك قال قال عمر وافقت ربي عز وجل في ثلاث ووافقني ربي في ثلاث قلت يا رسول الله لو اتخذت من مقام إبراهيم مصلى فأنزل الله عز وجل واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى قلت يا رسول الله انه يدخل عليك البر والفاجر فلو أمرت أمهات المؤمنين بالحجاب فأنزل الله آية الحجاب وبلغني معاتبة النبي صلى الله عليه وسلم بعض نسائه قال فاستقريت أمهات المؤمنين فدخلت عليهن فجعلت أستقريهن واحدة واحدة والله لئن انتهيتن والا ليبدلن الله رسوله خيرا منكن قال فأتيت على بعض نسائه قالت يا عمر أما في رسول الله ما يعظ نساءه حتى تكون أنت تعظهن فأنزل الله عز وجل { عسى ربه إن طلقكن ان يبدله أزواجا خيرا منكن } .

۴۳۷۔ سیدنا انس ﷺ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر ﷺ نے فرمایا: میں نے تین چیزوں میں اپنے رب سے موافقت کی ہے یا میرے رب نے مجھ سے موافقت فرمائی ہے:

① میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ کیوں نہیں بنا لیتے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى)

---

[1] تحقیق: صحیح، تخریج: صحیح مسلم:1/396؛ مسند الامام احمد:1/15,27,48؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد:3/336

② میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ امہات المومنین کو پردے کا حکم کیوں نہیں دیتے؟ اس لیے کہ آپ کے پاس نیک اور بد دونوں طرح کے لوگ آتے جاتے ہیں پھر اللہ نے آیت حجاب نازل فرمائی۔

③ مجھے امہات المومنین کے متعلق کوئی بات پہنچی کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن پر عتاب فرمایا، لہٰذا میں امہات المومنین رضی اللہ عنہن میں سے ہر ایک پاس جا کر پوچھتا رہا اور کہتا رہا: آپ باز آجائیں ورنہ اللہ آپ سے بہتر بیویاں نبی کریم ﷺ کو عطا فرمائے گا۔ پھر میں امہات المومنین رضی اللہ عنہن میں سے کسی ایک کے پاس آیا تو وہ کہنے لگیں: عمر! کیا اللہ کے نبی ﷺ اپنی بیویوں کو خود نصیحت نہیں کر سکتے، آپ ہمیں کیوں نصیحت کرتے ہو؟ پھر میں رُک گیا تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: (عسى ربه ان طلقكن أن يبدله أزواجا خيرا منكن مسلمات مؤمنات قانتات). ❶

[438] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو صالح الحكم بن موسى قثنا شهاب بن خراش قال حدثني الحجاج بن دينار عن أبي معشر عن إبراهيم النخعي قال ضرب علقمة بن قيس هذا المنبر قال خطبنا علي على هذا المنبر فحمد الله وذكر ما شاء الله أن يذكر قال وأن خير الناس كان بعد رسول الله أبو بكر ثم عمر ثم أحدثنا بعدهما احداثا يقضي الله فيها.

۴۳۸۔ امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے ایک منبر کو مار کر فرمایا: یہ وہ منبر ہے جس پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر اللہ تعالیٰ نے جو چاہا انہوں نے بیان کیا، چنانچہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک بہترین انسان نبی کریم ﷺ کے بعد سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں پھر (ان دونوں کے بعد افضل کون ہے اس کے بارے میں) ہم نے اس کے بعد بہت کچھ نئی باتیں بنالی ہیں جن کا فیصلہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ ❷

[439] حدثنا عبد الله قال حدثني عثمان بن محمد بن أبي شيبة قثنا هشيم قال أنا حصين عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علي أنه خطب فقال إن خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ومن بعد أبي بكر عمر ولو شئت أن اسمي الثالث لسميته.

۴۳۹۔ عبداللہ بن سلمہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا: اس اُمت میں نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے افضل شخص سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں اگر میں چاہوں تو تیسرے کا نام بھی لے لیتا۔ ❸

[440] حدثنا عبد الله قال حدثني إسماعيل أبو معمر قثنا عبد الله بن جعفر عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة أنه خطب الناس فقال خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم عمر.

۴۴۰۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ میں ارشاد فرمایا: اس امت میں سب سے بہتر شخص نبی کریم ﷺ کے بعد سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 4/1629؛ مسند الامام احمد: 1/24,36

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 427

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/128

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عبداللہ بن جعفر بن نجیح والد علی بن المدینی؛ تخریج: کتاب السنۃ لابن ابی عاصم: 2/569

[441] حدثنا عبد الله قثنا أبو إسحاق إبراهيم بن زياد سبلان قال أنا عباد بن عباد عن عبيد الله بن عمر قال مر بعمر بن الخطاب حمار عليه عشر لبنات فقام فوضع عنه خمسا وترك عليه خمسا وقال لصاحبه إذا حملت عليه فأحمل عليه هكذا .

۴۴۱۔ عبیداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس پر دس اینٹیں لادی ہوئی تھیں تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پانچ اتار دیں، پانچ چھوڑ دیں اور مالک سے فرمایا: آئندہ جب بھی لادنا تو اس طرح لادنا۔ ❶

[442] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عفان قثنا حماد يعني بن سلمة قال أنا ثابت أن رجلا أتى عمر فقال يا أمير المؤمنين أعطني فوالله لئن أعطيتني لا أحمدك ولئن منعتني لا أذمك قال ولم ذاك قال لئن الله جل ثناؤه هو المعطي وهو المانع قال عمر أدخلوه بيت المال فليأخذ ما شاء فأدخلوه قال فجعل يرى صفراء وبيضاء فقال ما هذا ليس لي فيما ها هنا حاجة إنما أردت زادا وراحلة وإنما أراد عمر أن يزوده فأمر له عمر بزاد وراحلة فرحل له فلما ركب راحلته رفع يده فحمد الله واثنى عليه الذي حمله الذي أعطاه وجعل عمر يمشي خلفه ويتمنى أن يدعو له قال اللهم واجز عمر خيرا وصف عفان اوما حماد بيده خلفه بين كتفيه .

۴۴۲۔ سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے امیر المومنین! آپ مجھے کچھ عنایت کریں، اللہ کی قسم! اگر آپ مجھے کچھ عطا فرمائیں گے تو میں آپ کی تعریف کروں گا اگر نہیں دو گے تو میں آپ کی توہین نہیں کروں گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کیوں؟ اس نے کہا: بے شک اللہ دینے والا اور روکنے والا بھی ہے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو بیت المال تک پہنچاؤ وہاں سے جو مرضی اُٹھائے۔ جب وہ داخل ہوا تو اسے کچھ سفید اور کچھ زرد مال نظر آیا تو کہنے لگا: یہ کیا ہے؟ مجھے اس کی ضرورت نہیں، مجھے تو زادِ راہ اور سواری چاہیے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اس کو سواری اور زادِ راہ دے دو، چنانچہ اسے سواری دے دی گئی، جب وہ آدمی سوار ہوا تو دونوں ہاتھوں کو اُٹھا کر اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور اس ذات کی تعریف کی جس نے سوار ہونے کے لیے سواری عنایت فرمائی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے جا رہے تھے، آپ رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ وہ آپ کے لیے بھی دعا کرے، آخر اس نے کر ہی دی کہ اے اللہ! سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بھی جزائے خیر دے۔ حدیث کی سند کے راوی عفان یا حماد نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی حالت دونوں ہاتھ اپنے پیچھے دونوں کندھوں کے درمیان باندھ کر واضح فرمائی۔ ❷

[443] حدثنا عبد الله قال أخبرت عن عبد الله بن وهب قثنا بن زيد بن أسلم عن أبيه عن جده يعني أسلم قال قال عمر بن الخطاب يوما لقد خطر على قلبي شهوة الطري من حيتان قال فيخرج يرفأ فرحل راحلة له فسار ليلتين مدبرا وليلتين مقبلا واشترى مكتلا فجاء قال ويعمد يرفا إلى الراحلة فغسلها فقال عمر انطلق حتى أنظر إلى الراحلة فنظر عمر ثم قال نسيت ان تغسل هذا العرق الذي تحت اذنها عذبت بهيمة من البهائم في شهوة عمر لا والله لا يذوقه عمر عليك بمكتلك .

۴۴۳۔ اسلم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک دن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تازہ مچھلی کھانے کو جی چاہ رہا ہے، یہ سن کر ان کا یرفا نامی غلام سواری پر بیٹھ کر چلا گیا۔ اس کو دو راتیں جانے میں لگیں دو آنے میں لگیں۔ اس نے ایک ٹوکری خریدی اور واپس آیا جب یرفا نے سواری کو صاف کیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چلو میں سواری دیکھتا ہوں، اس کو دیکھا پھر فرمایا: تم اس سواری کے کان کے نیچے والی جگہ سے پسینہ صاف کرنا بھول گئے ہو اور تم نے عمر کی خواہش پوری کرنے کے لیے ایک جانور کو تکلیف میں ڈالا ہے، اللہ کی قسم! عمر اس ٹوکری سے کچھ بھی نہیں کھائے گا۔ ❸

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف رجال الاسناد ثقات لکنہ منقطع عبیداللہ لم یلق عمر؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 7/127

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ ثابت وھو ابن اسلم البنانی لم یلق عمر؛ تخریج: لم اقف علیہ

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان ابہام شیخ عبداللہ، وضعف ابن زید؛ تخریج: لم اقف علیہ

[444] حدثنا عبد الله قال أخبرت عن داود بن عمرو قثنا مكرم بن حكيم الخثعمي عن أبي محمد صلى الله عليه وسلم عن الحسن عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان في دار فدخل عليه نسوة من قريش يسألنه ويستزدنه رافعات اصواتهن فوق صوته فأقبل عمر فاستأذن فلما سمعن صوت عمر بادرن الحجب أو الحجاب فأذن لعمر فدخل واستضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر أضحك الله سنك يا رسول الله مم ضحكت قال الا إن نسوة من قريش دخلن علي يسألني ويستزدني رافعات اصواتهن فوق صوتي فلما سمعن صوتك بادرن الحجاب أو الحجب فقال عمر أي عدوات أنفسهن تهبنني وتجترئن على رسول الله فقالت امرأة منهن إنك أفظ وأغلظ فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم مه عن عمر فوالله ما سلك عمر واديا قط فسلكه الشيطان .

۴۴۴۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تھے،قریش کی چند عورتیں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں،زیادہ سوالات کرتے ہوئے ان کی آوازیں آپ کی آواز سے بلند ہونے لگیں،اسی دوران سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی ، جب انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو جلدی سے پردہ میں چلی گئیں۔سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اجازت کے بعد اندر داخل ہوئے ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسکرا رہے تھے،انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ ہنستا رکھے،تبسم کا کیا سبب ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:قریش کی چند عورتیں میرے پاس آ کر سوالات کرتے ہوئے اپنی آوازوں کو میری آواز سے بلند کرنے لگیں، جب انہوں نے آپ کی آواز سنی تو جلدی سے پردہ میں چلی گئیں،سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان عورتوں کو فرمایا: اے اپنی جان کی دشمنو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح کی جرأت کا مظاہرہ کرتی ہو؟ ان عورتوں میں سے ایک نے کہا: ہاں! (کیونکہ) آپ بہت سخت اور غصے والے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر کو ایسے مت کہو۔اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جس وادی سے بھی عمر گزرا ہے،شیطان کبھی اس وادی سے نہیں گزرا۔ [1]

[445] حدثنا عبد الله قال أخبرت عن أشعث بن شعبة قثنا منصور بن دينار عن الأعمش والحسن بن عمرو وجامع بن أبي راشد ومحمد بن قيس وأبي حصين عن منذر الثوري عن محمد بن علي قال قلت لأبي علي أي الناس خير بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أبو بكر قلت ثم من قال ثم عمر قال ثم بادرته وخفت ان اسأله فيجيبني بغيره ثم قلت أنت قال لا أنا رجل من الناس لي حسنات ولي سيئات يفعل الله ما يشاء.

۴۴۵۔ محمد بن علی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں کون بہتر ہیں؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: پھر کون؟ انہوں نے فرمایا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ۔ پھر اس ڈر سے کہ کہیں آپ اپنے علاوہ کسی دوسرے کا نام نہ لے دیں، میں نے جلدی سے عرض کیا: ان کے بعد آپ ہیں؟ تو فرمایا: نہیں، میں تو عام لوگوں میں سے ایک ہوں جس کی نیکیاں اور برائیاں دونوں ہیں۔اللہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔ [2]

[446] حدثنا عبد الله قال أخبرت عن أشعث بن شعبة قثنا منصور بن دينار قال حدثني مسعدة الأعور البجلي قال سمعت عليا يقول على منبر الكوفة ألا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم عمر ولو شئت لسميت الثالث .

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ اربع علل، ابہام شیخ عبداللہ، وضعف مکرم بن حکیم الخثعمی ، وجہالۃ عین ابی محمد، وتدلیس الحسن البصری والحدیث من اصح الصحاح؛ تقدم تخریجہ فی رقم:301

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف لابہام شیخ عبداللہ والمتن صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم:136

۴۴۶۔ اعور بجلی رحمہ اللہ سے روایت ہے میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کوفے کے منبر پر کہتے ہوئے سنا: میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اگر میں چاہتا تو تیسرا نام بھی بتا دیتا۔ ❶

[447] حدثنا عبد الله قال أخبرت عن أشعث بن شعبة عن منصور بن دينار عن موسى بن أبي كثير عن أبي كثير مثله سواء .

۴۴۷۔ ابوکثیر سے بھی اسی طرح کی روایت منقول ہے۔ ❷

[448] حدثنا عبد الله قال أخبرت عن أشعث بن شعبة عن منصور عن أبي إسحاق عن عبد خير مثله .

۴۴۸۔ عبد خیر سے بھی اس جیسی روایت مروی ہے۔ ❸

[449] حدثنا عبد الله قال أخبرت عن أشعث بن شعبة عن منصور بن دينار عن خلف بن حوشب عن أبي هاشم عن سعيد بن قيس الخارفي عن علي قال سبق رسول الله وصلى أبو بكر وثلث عمر ثم كنا قوما خبطتنا فتنة ما شاء الله .

۴۴۹۔ قیس خارفی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے سبقت لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور تیسرا مقام سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ ان کے بعد ہمیں تو فتنوں نے جکڑ رکھا ہے، جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا (ہم ان فتنوں میں مبتلا رہیں گے)۔ ❹

[450] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو عبد الرحمن عبد الله بن عمر القرشي قثنا إسحاق بن سليمان قثنا عبد الله بن عمر عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن عائشة قالت استأذن أبو بكر على النبي صلى الله عليه وسلم وهو جالس كاشف فخذيه فأذن له ثم استأذن عمر فأذن له وهو كهيئته ثم استأذن عثمان فأهوى إلى ثوبه فغطى فخذيه قلنا يا رسول الله كأنك كرهت أن يراك عثمان قال ان عثمان حيي ستير تستحي منه الملائكة .

۴۵۰۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ران مبارک سے کپڑا ہٹا رکھا تھا، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی ان کو بھی اسی حالت میں اجازت ملی وہ اندر آئے جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو آپ نے فوراً کپڑے سے اپنی ران کو ڈھانپ لیا، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ ناپسند کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھ لیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ عثمان بہت زیادہ حیادار ہے جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف؛ تخریج: کتاب السنۃ لعبداللہ بن احمد: 590/2

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لابہام شیخ عبداللہ وضعف منصور بن دینار وابوہاشم ہو القاسم بن کثیر الخارفی؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 241,244

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عبداللہ بن عمر العمری والحدیث صحیح، انظر: صحیح مسلم: 1866,1867/4؛ مسند الامام احمد: 71/1

[451] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الله بن عمر أبو عبد الرحمن قثنا حسين بن علي الجعفي عن زائدة قثنا حميد الطويل والمختار بن فلفل عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دخلت الجنة فرأيت فيها قصرا من ذهب فقلت لمن هذا القصر فقيل لشاب من قريش قال فظننت أني أنا هو فقلت من هو فقالوا عمر بن الخطاب قال النبي صلى الله عليه وسلم فلو ما ذكرت من غيرتك أبا حفص لدخلته.

۴۵۱۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جنت میں سونے کا گھر دیکھا میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ بتایا گیا: یہ کسی قریشی نوجوان کا ہے۔ مجھے خیال آیا کہ شاید وہ میں ہوں، البتہ میں نے کہا: وہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: عمر بن خطاب۔ ابوحفص! (سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کنیت) اگر مجھے اس وقت آپ کی غیرت یاد نہ آتی تو میں اس میں داخل ہوتا۔ ❶

[452] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر نا شعبة عن حبيب يعني بن الشهيد عن بن أبي نجيح عن مجاهد أنه قال أول من أعلن التسليم في الصلاة عمر بن الخطاب.

۴۵۲۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس نے نماز میں سب سے پہلے اونچی آواز سے سلام پھیرا وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ ❷

[453] حدثنا عبد الله قال حدثني عمرو بن محمد بن بكير الناقد قثنا سفيان عن عمرو يعني بن دينار عن مجاهد عن طاوس أول من جهر بالسلام عمر فأنكرت الأنصار ذلك عليه.

۴۵۳۔ امام طاوس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نماز میں سب سے پہلے بہ آواز بلند سلام پھیرا تھا جو انصار کو ناگوار گزرا۔ ❸

[454] حدثنا عبد الله قثنا عمرو بن محمد قثنا سفيان عن بن أبي حسين عن طاوس أول من جهر بالسلام عمر فأنكرت الأنصار فقالت ما هذا قال أردت أن يكون أذانا.

۴۵۴۔ امام طاوس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سب سے پہلے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بہ آواز بلند سلام پھیرا تو انصار نے کہا: یہ آپ نے کیا کیا؟ انہوں نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اس کا اعلان ہو جائے۔ ❹

[455] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قثنا بن جريج قال سمعت عطاء وغيره من أصحابنا يزعمون أن عمر أول من رفع المقام فوضعه في موضعه الآن وإنما كان في قبل الكعبة.

۴۵۵۔ امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے فرمایا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مقام ابراہیم کو اپنی جگہ سے اونچا کیا، اسے وہاں رکھا جہاں اب ہے، کیونکہ وہ تو پہلے کعبہ کے سامنے ہی تھا۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 7/140؛ 9/320؛ صحیح مسلم: 4/1863

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس ابن ابی نجیح وفیہ علۃ اخریٰ؛ تخریج: مصنف عبدالرزاق: 2/218

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف للانقطاع فان طاؤس لم یسمع عمر؛ تخریج: لم اقف علیہ

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح الی عطاء؛ تخریج: اخبار المکۃ للازرقی: 2/32

[456] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن عبيد بن حساب قثنا عبد الواحد بن زياد قثنا عاصم الأحول عن محمد بن سيرين قال أول من حصب المساجد عمر .+

۴۵۶۔ امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے مسجدوں میں کنکریاں بچھائیں۔ ❶

[457] حدثنا عبد الله قال حدثني داود بن رشيد قثنا الوليد بن مسلم عن بن جريج عن عمرو بن دينار عن مجاهد وطاوس عن بن عباس قال أول من جهر بالسلام عمر .

۴۵۷۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سب سے پہلے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اونچی آواز سے سلام پھیرا۔ ❷

[458] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن الحسن بن أشكاب قثنا وهب بن جرير قثنا أبي قال سمعت الأعمش يحدث عن عبد الملك بن ميسرة عن مصعب بن سعد ان معاذا قال والله ان عمر في الجنة وما أحب ان لي حمر النعم وانكم تفرقتم قبل أن أخبركم قال ثم ذكر رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم التي رأى في شأن عمر فقال رؤيا النبي حق .

۴۵۸۔ سیدنا مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جنتی ہیں، مجھے سرخ رنگ کے اونٹ پسند نہیں ہیں اور بے شک تم لوگ اختلاف میں پڑو گے، اس سے پہلے کہ میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب بتاؤں؟ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں دیکھا تھا اور نبی کا خواب حق ہوتا ہے۔ ❸

[459] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا موسى بن عبد الحميد قال أبي جار لنا حسن الهيئة قثنا إبراهيم بن سعد عن أبيه قال بينما عمرو بن العاص يوما يسير امام ركبه وهو يحدث نفسه إذ قال لله در ابن حنتمة أي امرئ كان يعني بذلك عمر بن الخطاب .

۴۵۹۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ قافلے سے آگے جا رہے تھے اور اپنے آپ سے کچھ باتیں کر رہے تھے۔ وہ اچانک کہنے لگے: اللہ تعالیٰ ابن حنتمہ کو جزائے خیر دے، وہ بھی کیا عظیم انسان تھے! یعنی سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ۔ ❹

[460] حدثنا عبد الله قال حدثني صالح بن مالك أبو عبد الله قثنا عبد العزيز بن عبد الله بن أبي سلمة الماجشون قال نا محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أريت أني أدخلت الجنة فإذا أنا بالرميصاء امرأة أبي طلحة وأريت خشفا بين يدي فقلت ما هذا يا جبريل قال هذا بلال ورأيت جارية بفناء قصر أبيض قلت يا جارية لمن هذا القصر قالت لشاب من قريش فقلت لأي قريش قالت لعمر بن الخطاب فأردت أن أدخله فذكرت غيرتك يا عمر فقال عمر بأبي أنت وأمي يا رسول الله وعليك أغار

۴۶۰۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے خواب دکھایا گیا کہ میں جنت میں داخل ہوا، اچانک میں ابو طلحہ کی بیوی رمیصاء کے ہمراہ تھا، اسی دوران میں نے ایک آواز سنی۔ جرائیل سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ کہا: یہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ہیں، پھر مجھے سفید محل کے صحن میں ایک لڑکی نظر آئی، میں نے اس سے پوچھا: اے لڑکی! یہ محل

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح الی محمد بن سیرین؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 284/3

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف رجال الاسناد ثقات ولکنہ معلول بتدلیس الولید بن مسلم وابن جریج؛ تخریج: مصنف عبدالرزاق: 218/2

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 245/5

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ لان سعد بن ابراہیم بن سعد الزہری لم یلق عمرو بن العاص؛ تخریج: تاریخ بغداد للخطیب: 32/13

کس کا ہے؟ وہ کہنے لگی: یہ ایک قریشی نوجوان کا ہے، میں نے پوچھا: کون سا قریشی؟ کہنے لگی: عمر بن خطاب۔ چنانچہ میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا، اے عمر! مجھے تیری غیرت یاد آ گئی، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں کیا بھلا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیرت کروں گا؟ ❶

[461] حدثنا عبد الله قال حدثني صالح أبو عبد الله قثنا عبد العزيز الماجشون عن حميد الطويل عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دخلت يعني الجنة فذكر نحوه.

۴۶۱۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں داخل ہوا، یعنی جنت میں، پھر آگے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ ❷

[462] قال أبو عبد الرحمن أخبرت أن المغيرة بن شعبة ذكر عمر بن الخطاب فقال كان والله أفضل من أن يخدع وأعقل من أن يخدع.

۴۶۲۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو یاد کرتے ہوئے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ افضل تھے، کون ان کو دھوکہ دے سکتا تھا؟ وہ سب سے زیادہ عقل مند تھے، کون انہیں دھوکہ دے سکتا تھا؟ ❸

[463] حدثنا عبد الله قال وجدت في كتاب أبي بخط يده نا محمد بن حميد أبو عبد الله قثنا جرير عن ثعلبة عن جعفر عن سعيد بن جبير قال ان مقام أبي بكر وعمر وعلي وعثمان وطلحة والزبير وسعد وعبد الرحمن بن عوف وسعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل كانوا امام رسول الله صلى الله عليه وسلم في القتال وخلفه في الصلاة في الصف ليس لأحد من المهاجرين والأنصار يقوم مقام أحد منهم غاب أم شهد.

۴۶۳۔ سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا علی، سیدنا عثمان، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر سیدنا سعد، سیدنا عبدالرحمن بن عوف اور سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (دفاع کے لیے) آگے ہو جاتے اور نماز میں ان سے پچھلی صف میں ہوتے تھے۔ کوئی مہاجر یا انصاری ان حضرات کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا چاہے یہ حضرات موجود ہوتے یا غائب رہتے۔ ❹

[464] حدثنا عبد الله قال حدثني عثمان بن أبي شيبة قثنا غسان بن مضر عن سعيد بن يزيد عن أبي نضرة عن جابر بن عبد الله قال أول من دون الدواوين وعرف العرفاء عمر بن الخطاب.

۴۶۴۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ناموں کی رجسٹریشن کروائی اور لوگوں میں سردار منتخب کیے گئے۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 40/7

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 451

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاع بین عبداللہ بن احمد والمغیرۃ فان بینہما مفاوز؛ تخریج: کتاب المعارف لابن قتیبۃ؛ ص: 162

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا محمد بن حمید الرازی فانہ متروک؛ تقدم تخریجہ

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 300/3؛ کتاب العلل لاحمد بن حنبل؛ ص: 292

[465] حدثنا عبد الله قال حدثني علي بن مسلم قثنا أبو غسان قثنا زهير قثنا عاصم بن سليمان عن عامر قال أول من جعل العشور في الإسلام عمر.

۴۶۵۔ امام عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سب سے پہلے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام میں ٹیکس کا نظام مقرر کیا۔ ❶

[466] حدثنا عبد الله قال نا محمد بن عبد الملك بن أبي الشوارب قثنا عبد الواحد بن زياد قثنا عاصم عن بن سيرين قال أول من حصب المساجد عمر بن الخطاب كان المسجد سبخة فإذا أراد الرجل ان يتنخع أثاره بقدمه .

۴۶۶۔ امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سب سے پہلے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں کنکریاں بچھائیں کیونکہ مسجد کی زمین دلدل والی تھی، چناں چہ جب کوئی آدمی بلغم پھینکتا تو اپنے پاؤں سے اس کا نشان مٹا دیتا۔ ❷

[467] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو خيثمة زهير بن حرب نا سفيان عن بن أبي حسين عن طاوس قال أول من جهر بالسلام عمر فقالت الأنصار وعليك السلام ما شأنك قال أردت ان يكون أذانا .

۴۶۷۔ امام طاوس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سب سے پہلے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بآواز بلند سلام کیا تو انصار نے کہا: وعلیک السلام! یہ آپ کو کیا ہوا؟ انہوں نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اس کا اعلان ہو جائے۔ ❸

[468] حدثنا عبد الله قال حدثني هارون بن سفيان قثنا معاوية بن عمرو قثنا زائدة قال قال سليمان يعني الأعمش سمعت أصحابنا يقولون قال عبد الله اني لأحسب الشيطان يفرق من عمر فقيل لعبد الله وكيف يفرق الشيطان من أحد فقال نعم يفرق ان يحدث في الإسلام حدثا فيرده عمر فلا يعمل به ابدا .

۴۶۸۔ امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے میں نے اپنے ساتھیوں سے سنا وہ کہتے ہیں، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر شیطان ڈر جاتا ہے۔ کسی نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: بھلا شیطان بھی کسی سے ڈرتا ہے؟ کہا: ہاں! اس بات سے ڈر جاتا ہے کہ اگر اُس نے دین اسلام میں کوئی نئی بات ایجاد کی تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ اُسے ردّ فرما دیں گے۔ پھر اس پر کبھی عمل نہیں کیا جائے گا۔ ❹

[469] حدثنا عبد الله قال حدثني هارون بن سفيان قثنا معاوية هو ابن عمر وقال نا زائدة عن الأمش عن حبيب بن أبي ثابت قال قال عمر والله لئن بقيت لأبعثن الى الراعي باليمن بنصيبه من الفيء ودم وجهه كما هو .

۴۶۹۔ حبیب بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں آیندہ سال زندہ رہا تو مالِ غنیمت میں سے اس یمن کے چرواہے کا بھی حصہ بھیج دوں گا، جس کے چہرے کا خون ابھی اسی طرح ہوگا۔ ❺

[470] حدثنا عبد الله قال حدثني هارون بن سفيان نا معاوية نا زائدة نا بيان عن عامر عن علي قال ان كنا لنتحدث ان السكينة تنطق على لسان عمر .

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح الی الشعبی؛ تخریج: کتاب الاموال لابی عبیدۃ؛ ص:713

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح الی ابن سیرین؛ تقدم تخریجہ فی رقم:456

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح الی طاوس؛ تقدم تخریجہ فی رقم:454

❹ تحقیق: فیہ مبہمون وہم اصحاب الاعمش والاثر صحیح من طریق آخر عن ابن مسعود؛ تقدم تخریجہ فی رقم:46

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ مع کون رجالہ ثقات حبیب لم یسمع عمر و مدلس وقد عنعن؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد:3/299

۴۷۰۔سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم باتیں کیا کرتے تھے کہ سکینت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر جاری ہوتی ہے۔ ❶

[471] حدثنا عبد الله قثنا هارون بن سفيان نا معاوية نا زائدة نا عبد الملك بن عمير عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبيه قال اني لاكل مع عمر خبزا وزيتا وهو يقول اما والله لتمرنن أيها البطن على الخبز والزيت ما دام السمن يباع بالاواقي.

۴۷۱۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کھانا کھا رہے تھے جس میں روٹی اور زیتون شامل تھا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اللہ کی قسم! اے پیٹ! تُو سوکھی روٹی اور زیتون پر ہی گزارا کرے گا، جب تک گھی اوقیہ کے عوض فروخت ہوتا رہے گا۔ ❷

[472] حدثنا عبد الله قال حدثني هارون بن سفيان نا معاوية نا زائدة عن عبد الملك بن عمير قال حدثني قبيصة بن جابر قال ما رأيت رجلا قط اعلم بالله ولا اقرأ لكتاب الله ولا افقه في دين الله من عمر.

۴۷۲۔ قبیصہ بن جابر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر معرفت الٰہی رکھنے والا، قرآن کا قاری اور فقیہ فے الدین کسی کو نہیں دیکھا۔ ❸

[473] حدثنا عبد الله قثنا هارون بن سفيان نا معاوية بن عمرو قثنا زائدة قثنا منصور عن ربعي بن حراش عن حذيفة قال ان عمر لما استخلف كان الإسلام كالرجل المقبل لا يزداد الا قربا فلما قتل عمر كان الإسلام كالرجل المدبر لا يزداد الا بعدا.

۴۷۳۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت ملی تو اسلام اُس سامنے آنے والے آدمی کی طرح تھا جو قرب بڑھاتا ہے، البتہ جب سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے تو اسلام پیٹھ پھیر کر جانے والے اُس شخص کی مانند تھا جو صرف جُدائی اور دوری میں اضافہ کرتا ہے۔ ❹

[474] حدثنا عبد الله قال حدثني هارون بن سفيان نا معاوية بن عمرو نا زائدة قال قال منصور قال عبد الله انه ليس من يوم الا هو شر من الذي قبله وكذلك الآخر فالآخر فقال عبد الله قد كان عام أول فيكم عمر فأزوى العام فيكم مثل عمر.

۴۷۴۔منصور سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر آنے والا دن گزشتہ دن سے بدتر ہے اسی طرح روز بہ روز۔ چنانچہ پچھلے سال سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ تم میں تھے، پس اس سال نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ جیسی ہستی کو تم سے شکار کر لیا ہے۔ ❺

[475] حدثنا عبد الله قال حدثني هارون بن سفيان قثنا معاوية يعني بن عمرو قال نا زائدة عن منصور قال كان عبد الله يقول إذا ذكر الصالحون فحي هلا بعمر ولوددت اني خادم لمثل عمر حتى اموت.

۴۷۵۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب صالحین کا ذکرِ خیر ہوگا تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ اُن کے سرخیل ہیں۔ میری تمنا یہ ہے کہ مرتے دم تک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جیسی ہستی کا خادم رہوں۔ ❻

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 310

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 313/3؛ التاریخ لابن شبۃ: 217/2

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری: 175/1/4

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 373/3

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ منصور ہو ابن المعتمر لم یلق ابن مسعود؛ تخریج: لم اقف علیہ

❻ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ کسابقہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 356,307

[476] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن جعفر الوركاني قال انا أبو معشر نجيح المدني مولى بني هاشم عن نافع عن بن عمر قال وضع عمر بن الخطاب بين المنبر والقبر فجاء علي بن أبي طالب حتى قام بين يدي الصفوف فقال هو ذا ثلاث مرات ثم قال رحمة الله عليك ما من خلق الله أحد أحب إلي من ان ألقاه بصحيفته بعد صحيفة النبي صلى الله عليه وسلم من هذا المسجى عليه ثوبه .

۴۷۶۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا جسدِ اطہر منبر اور قبر کے درمیانی مقام میں رکھا گیا، اتنے میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ صفوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: یہ وہ شخص ہے تین مرتبہ یہ بات دہرائی پھر فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے بعد مخلوقِ خدا میں جن جن کی زیارت کرنے کا مجھے موقع ملا ہے یہ کپڑے میں ڈھکا ہوا شخص اُن سب سے مجھے محبوب تر ہے۔ ❶

[477] حدثنا عبد الله قال ثنا أبي قثنا عبد الرزاق قال انا سفيان عن الأسود بن قيس عن رجل عن علي انه قال يوم الجمل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يعهد إلينا عهدا نأخذ به في امارة ولكنه شيء رأيناه من قبل أنفسنا ثم استخلف أبو بكر رحمة الله على أبي بكر فأقام واستقام ثم استخلف عمر رحمة الله على عمر فأقام واستقام حتى ضرب الدين بجرانه .

۴۷۷۔ ایک شخص سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جنگ جمل کے موقع پر فرمایا: امارت وخلافت کے حوالے سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کوئی وصیت نہیں فرمائی، جسے ہم امر خلافت میں لیں البتہ خلیفہ کا تقرر ہم اپنی رائے سے کرتے رہے۔ پھر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے، ان پر اللہ کی رحمت ہو وہ خود بھی (حق پر) قائم رہے، دوسروں کو بھی قائم رکھا، ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے، ان پر اللہ کی رحمت ہو، وہ خود بھی (حق پر) قائم رہے اور دوسروں کو بھی قائم رکھا۔ یہاں تک دین نے زمین پر اپنے قدم جما لیے۔ ❷

[478] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن سفيان عن عبد الملك بن عمير عن مولى الربعي عن ربعي عن حذيفه قال كنا جلوسا عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني لا أدري ما قدر بقائي فيكم فاقتدوا باللذين من بعدي وأشار الى أبي بكر وعمر

۴۷۸۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ تم میں میری زندگی کے کتنے دن باقی رہ گئے ہیں؟ پھر سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: میرے بعد تم ان کی پیروی کرنا۔ ❸

[479] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن عبيد هو الطنافسي قثنا سالم المرادي عن عمرو بن هرم الأزدي عن أبي عبد الله وربعي بن حراش عن حذيفة قال بينا نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ قال اني لست أدري ما قدر بقائي فيكم فاقتدوا باللذين من بعدي يشير الى أبي بكر وعمر .

۴۷۹۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ میں کتنی دیر تک زندہ رہوں گا، پھر سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: میرے بعد تم ان کی پیروی کرنا۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ابی معشر نجیح والاثر صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 345 ❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/114

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 198 ❹ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 198

[480] حدثنا عبد الله نا أبي قثنا زيد بن الحباب قال حدثني حسين هو بن واقد قال حدثني عبد الله بن بريدة عن أبيه إن أمة سوداء أتت رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجع من بعض مغازية فقالت إني كنت نذرت إن ردك الله أن أضرب عندك بالدف قال إن كنت فعلت فافعلي وإن كنت لم تفعلي فلا تفعلي فضربت فدخل أبو بكر وهي تضرب ودخل غيره وهي تضرب ودخل عمر قال فجعلت دفها خلفها وهي مقنعة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الشيطان ليفرق منك يا عمر أنا جالس هاهنا ودخل هؤلاء فلما أن دخلت فعلت ما فعلت .

۴۸۰۔ سیدنا عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوے سے پلٹے تھے کہ ایک سیاہ فام لونڈی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے نذر مانی تھی اگر اللہ آپ کو باسلامت لوٹادے تو میں آپ کے پاس دف بجاؤں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری مرضی اگر بجانا چاہتی ہے تو بجا اگر نہیں تو پھر نہیں۔ اس لونڈی نے دف بجانا شروع کیا، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے وہ بجاتی رہی اور لوگ آئے تب بھی بجاتی رہی جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے تو اس نے اپنی دف پیچھے کر لی اور خود چھپنے لگی، تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! شیطان تجھ سے بھاگتا ہے، حالانکہ میں بھی یہاں تھا یہ لوگ بھی آئے، مگر جب تم آئے ہو تو اس لونڈی نے بس اتنے ہی کام پر اکتفا کیا جو وہ کر بیٹھی تھی۔ [1]

[481] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا أبو النضر هاشم بن القاسم نا المبارك يعني بن فضالة قثنا أبو عمران الجوني عن ربيعة الأسلمي قال كنت أخدم رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث وقال في آخره ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطاني بعد ذلك أرضا وأعطى أبا بكر أرضا وجاءت الدنيا فاختلفنا في عذق نخلة فقلت انا هي في جدي وقال أبو بكر هي في جدي فكان بيني وبين أبي بكر كلام فقال لي أبو بكر كلمة كرهها وندم عليها وقال لي يا ربيعة رد علي مثلها حتى يكون قصاصا فقلت ما انا بفاعل قال أبو بكر لتقولن أو لأستعدين عليك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت ما انا بفاعل قال ورفض الأرض وانطلق أبو بكر الى النبي صلى الله عليه وسلم وانطلقت اتلوه فجاء ناس من أسلم فقالوا لي رحم الله أبا بكر في أي شيء يستعدي عليك رسول الله وهو الذي قال لك ما قال فقلت أتدرون ما هذا هذا أبو بكر الصديق هذا ثاني اثنين وهذا ذو شيبة المسلمين اتاكم لا يلتفت فيراكم تنصروني عليه فيغضب فيأتي رسول الله فيغضب لغضبه فيغضب الله لغضبهما فتهلك ربيعة قال ما تأمرنا قال ارجعوا وانطلق أبو بكر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فتبعته وحدي حتى اتى رسول الله فحدثه الحديث كما كان فرفع الى رأسه فقال يا ربيعة مالك وللصديق قلت يا رسول الله كان كذا وكذا قال لي كلمة كرهها فقال لي قل كما قلت حتى يكون قصاصا فأبيت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أجل فلا ترد عليه ولكن قل غفر الله لك يا أبا بكر فقلت غفر الله لك يا أبا بكر قال الحسن فولى أبو بكر وهو يبكي .

۴۸۱۔ سیدنا ربیعہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک حصہ زمین عطا فرمائی پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کا ٹکڑا عطا کیا، کچھ عرصہ بعد ہمارے درمیان پھل دار کھجور کے درخت کے بارے میں اختلاف ہوا، میں نے کہا: یہ میرے حصے میں ہے، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرے حصے میں ہے، میرے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درمیان بات بڑھ گئی، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک ایسا کلمہ کہہ ڈالا جسے خود ہی ناپسند سمجھا، مجھ سے کہا: ربیعہ! بطور بدلہ تم بھی مجھے یہی کلمہ کہو، میں نے کہا: میں ایسا نہیں کر سکتا، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: تجھے ضرور کہنا پڑے گا یا پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہاری شکایت کروں گا، میں نے کہا: میں ایسا نہیں کر

[1] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: سنن الترمذی: 621/5؛ مسند الامام احمد: 353/5

سکتا، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ زمین چھوڑ کر نبی کریم ﷺ کی جانب چل دیے اور میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیچھے چل پڑا (راستے میں) قبیلہ بنی اسلم کے کچھ لوگ ملے مجھے کہا: اللہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے، وہ کس بات پر آپ کی شکایت لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس گئے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے ہی تو بات کی ہے؟ میں نے کہا: کیا تم لوگ جانتے ہو یہ کون ہیں؟ یہ آپ ﷺ کے رفیقِ غار ہیں اور مسلمانوں کے بزرگ وار ہیں۔ خبردار! اگر ان کو پتا چل گیا کہ تم لوگ میرے طرف دار ہو تو وہ ناراض ہو کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے اور ان کی ناراضگی کی وجہ سے نبی کریم ﷺ بھی ناراض ہو جائیں گے، ان دونوں کی ناراضگی میرے لیے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنے گا، پھر ربیعہ (یعنی میں) تو ہلاک ہو جائے گا، ان لوگوں نے کہا: پھر ہمیں کیا حکم ہے؟ میں نے کہا: تم لوگ چلے جاؤ۔ چنانچہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس گئے، میں اکیلا ان کے پیچھے چلا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بات جس طرح ہوئی تھی ساری بیان کر دی، تو آپ ﷺ نے میری طرف رخِ انور اٹھا کر فرمایا: ربیعہ! آپ کا اور صدیق کا کیا معاملہ ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ایسے ایسے بات ہوئی ہے کہ انہوں نے مجھے ایک ایسا کلمہ کہہ دیا ہے جو انھیں ناپسند ہوا پھر مجھے فرمایا کہ تو بھی یہی کلمہ کہہ تاکہ اُدلے کا بدلہ ہو جائے، پس میں نہ مانا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے درست کیا، پس تو انھیں وہی کلمہ نہ کہہ! لیکن اُس کی جگہ یہ کہہ دے: اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ تجھے معاف کرے۔ چنانچہ میں نے کہا: اے ابوبکر! اللہ آپ سے درگزر کرے، راوی حسن کہتے ہیں: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں سے روتے روتے چلے گئے۔ [1]

[482] حدثنا أحمد قثنا أحمد بن الحسن بن عبد الجبار قثنا علي بن الجعد قال انا المسعودي عن القاسم قال قال عبد الله وهو ابن مسعود ان إسلام عمر كان عزا وان هجرته كانت فتحا ونصرا وان امارته كانت رحمة والله ما استطعنا ان نصلي حول الكعبة ظاهرين حتى أسلم عمر واني لأحسب أن بين عيني عمر ملكين يسددانه واني لأحسب ان الشيطان يفرقه فإذا ذكر الصالحون فحي هلا بعمر.

۴۸۲۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام فیروزمندی، ان کی ہجرت فتح ونصرت اور ان کی امارت رحمت تھی۔ اللہ کی قسم! ہم کعبۃ اللہ میں کھلے عام نماز نہیں پڑھ سکتے تھے، یہاں تک کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا اور میرے خیال کے مطابق ان کی دو آنکھوں کے درمیان دو فرشتے ہیں جو انھیں درست رکھتے تھے، اسی طرح میں یہ بھی گمان کرتا ہوں کہ شیطان ان سے بھاگتا ہے اور جب صلحا کا تذکرہ ہو تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سرفہرست ہوتے ہیں۔ [2]

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 4/50

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان: اختلاط المسعودی وسمع منہ علی بن الجعد بعد اختلاطہ والانقطاع بین القاسم وابن مسعود؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 340,353

[483] حدثنا أحمد قثنا أحمد بن عبد الجبار قثنا الحسن بن حماد الكوفي الوراق قثنا محمد بن فضيل عن مسعر عن عبد الملك بن ميسرة عن مصعب بن سعد عن معاذ بن جبل قال عمر من أهل الجنة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رأى في نومه أو يقظته فهو حق قال صلى الله عليه وسلم بينا أنا في الجنة إذ رأيت دارا فسألت عنها فقيل لعمر.

۴۸۳۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جنتی ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب یا حالت بیداری میں جو دیکھیں وہ حق ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ میں جنت میں ہوں، اچانک ایک گھر دیکھا۔ میں نے اس کے متعلق سوال کیا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ عمر (رضی اللہ عنہ) کا ہے۔ ❶

[484] حدثنا أحمد قثنا هيثم بن خارجة والحكم بن موسى قالا نا شهاب بن خراش قال حدثني الحجاج بن دينار عن أبي معشر عن إبراهيم النخعي قال ضرب علقمة بن قيس هذا المنبر فقال خطبنا علي على هذا المنبر فحمد الله وذكره ما شاء الله ان يذكره ثم قال الا انه بلغني أن أناسا يفضلوني على أبي بكر وعمر ولو كنت تقدمت في ذلك لعاقبت ولكني أكره العقوبة قبل التقدم فمن قال شيئا من ذلك فهو مفترى عليه ما على المفتري إن خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أبو بكر ثم عمر وانا احدثنا بعدهم احداثا يقضي الله فيها ما أحب ثم قال احبب حبيبك هونا ما عسى ان يكون بغيضك يوما ما وابغض بغيضك هونا ما عسى ان يكون حبيبك يوما ما

۴۸۴۔ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے ایک منبر کو مار کر فرمایا: یہ وہ منبر ہے جس پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور جو اللہ نے چاہا بیان کیا، اس کے بعد فرمایا: خبردار! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ لوگ مجھے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتے ہیں اگر میں اس بارے میں کوئی اقدام اٹھاتا تو ضرور سزا دیتا، لیکن حجت قائم ہونے سے پہلے سزا دینا مجھے پسند نہیں ہے، ایسی بات کرنے والا جھوٹا ہے اور اس پر جھوٹ کی سزا نافذ ہوگی۔ بے شک بہترین انسان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں پھر (ان دونوں کے بعد افضل کون ہے اس کے بارے میں) ہم نے ان کے بعد بہت سی نئی باتیں بنالی ہیں جس کا فیصلہ اللہ کردے گا۔ اپنے دوست سے دوستی ایک حد تک رکھو، کیا پتا کس دن وہ تیرا دشمن بن جائے اور اپنے دشمن سے دشمنی بھی ایک حد تک رکھو، کیا پتہ کس دن وہ آپ کا دوست بن جائے۔ ❷

[485] حدثنا أحمد قثنا سويد بن سعيد قثنا الوليد بن محمد الموقري عن الزهري قال حدثني القاسم بن محمد ان أسماء بنت يزيد أخبرته ان رجلا من المهاجرين دخل على أبي بكر حين اشتكى وجعه الذي توفي فيه فقال يا أبا بكر أذكرك الله واليوم الآخر فإنك قد استخلفت عن الناس رجلا فظا غليظا يزع الناس ولا سلطان لهم وان الله سائلك فقال اجلسوني فأجلسناه فقال أبالله تخوفوني إني أقول اللهم اني استخلفت عليهم خيرهم.

۴۸۵۔ اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مرضِ وفات میں ایک مہاجر شخص ان کے پاس آ کر کہنے لگا: اے ابوبکر! میں آپ کو اللہ اور یوم آخرت کی یاد دلاتا ہوں۔ آپ نے لوگوں پر ایک سخت طبیعت شخص کو خلیفہ بنا دیا ہے۔ جو لوگوں کو جھڑکے گا اور ان کا اس پر کوئی غلبہ نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ آپ سے اس کے بارے میں سوال کرے گا تو سیدنا

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 460

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف؛ لاجل ابی معشر وھو نجیح المدنی؛ تخریج: سنن الترمذی: 4/360؛ کتاب المجروحین لابن حبان: 1/351

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بٹھاؤ۔ ہم نے بٹھایا تو فرمانے لگے: کیا تم مجھے اللہ سے ڈرنے کا حکم دیتے ہو تو میں کہوں گا: اے اللہ! میں نے ان میں سب سے بہتر شخص کو ان پر خلیفہ بنایا ہے۔ ❶

[486] حدثنا أحمد قثنا الحسن بن الطيب البلخي قثنا جعفر بن حميد القرشي قثنا يونس بن أبي يعفور عن أبيه عن مسلم أبي سعيد عن ابن مسعود أنه مر على رجلين في المسجد قد اختلفا في آية من القرآن فقال أحدهما أقرأنيها عمر وقال الآخر أقرأنيها أبي فقال بن مسعود أقرأها كما أقراكها عمر ثم هملت عيناه حتى بل الحصى وهو قائم قال إن عمر كان حائطا كنيفا يدخله المسلمون ولا يخرجون منه فانثلم الحائط فهم يخرجون منه ولا يدخلون ولو أن كلبا أحب عمر لأحببته ولا أحببت أحدا حبي لأبي بكر وعمر وأبي عبيدة بن الجراح .

۴۸۶۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا گزر دو ایسے آدمیوں پر ہوا جو قرآن کی آیت کے بارے میں اختلاف کرر ہے تھے، ایک کہتا تھا کہ مجھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس طرح پڑھایا ہے، دوسرے نے کہا: مجھے سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس طرح پڑھایا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک سے کہا: سناؤ جس طرح تمھیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھایا ہے، (جب اس نے پڑھنا شروع کیا تو تلاوت سن کر) ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے، یہاں تک کنکریاں تر ہوگئیں۔ وہ اس وقت کھڑے تھے، انہوں نے فرمایا: بے شک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک مضبوط دیوار تھے جس سے مسلمان داخل ہوتے تھے مگر نکلتے نہیں تھے، اب وہ دیوار ٹوٹ گئی ہے۔ لوگ نکل تو رہے ہیں مگر داخل نہیں ہو رہے، بالفرض کوئی کتا بھی سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اُنس و محبت رکھے گا تو وہ بھی مجھے محبوب ہو جائے گا (انسان تو پھر انسان ہے) ان شخصیات سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہم سے بڑھ کر میں کسی سے محبت نہیں کرتا۔ ❷

[487] حدثنا عباس بن إبراهيم قثنا إبراهيم بن محشر قثنا أبو معاوية الضرير عن أبي إسحاق عن علي بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حب أبي بكر وعمر إيمان وبغضهما كفر .

۴۸۷۔ علی بن زید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر اور عمر سے محبت ایمان اور ان دونوں سے نفرت کفر کی علامت ہے۔ ❸

[488] حدثنا عباس قال نا الحسن بن يزيد قثنا حماد بن خالد الخياط قثنا خارجه بن عبد الله عن نافع عن بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قال الناس في شيء وقال فيه عمر بن الخطاب الا جاء القرآن بنحو مما يقول .

۴۸۸۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لوگوں اور عمر کے درمیان کسی چیز کے بارے میں اختلاف ہو جاتا تو قرآن عمر کی موافقت میں نازل ہوتا۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً الاجلح الولید بن محمد الموقری؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 274/3؛ مصنف عبدالرزاق: 449/5

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً الحسن بن الطیب البلخی متروک؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 139

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علل تالیۃ: ضعف ابراہیم بن محشر؛ اختلاط ابی اسحاق؛ ضعف علی بن زید بن جدعان؛ ارسالہ؛ ذکرہ ابن الجوزی تاریخ عمر؛ ص: 284؛ والہندی فی کنز العمال: 563/5

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف الحسن بن یزید وھو الموذن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 313،314

[489] حدثنا عباس قثنا الحسن بن يزيد قثنا سلم بن سالم البلخي عن عبد الرحيم بن زيد العمى قال أخبرني أبي قال أدركت مشيختنا من التابعين كلهم يحدثونا عن أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أحب جميع أصحابي وتولاهم واستغفر لهم جعله الله يوم القيامة معهم في الجنة.

۴۸۹۔ زید عمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ کچھ تابعین نے ہمارے چند مشائخ کو بعض صحابہ کرام کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میرے تمام صحابہ سے محبت کرے، ان سے دوستی کرے اور ان کے لیے مغفرت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس شخص کو ان (صحابہ کرام) کے ساتھ اٹھائے گا۔ (1)

[490] حدثنا عباس قثنا العلاء بن مسلمة قثنا إسحاق بن بشر قثنا عمار بن سيف عن أبي هاشم عن سعيد بن جبير في قوله عز وجل وصالح المؤمنين قال عمر بن الخطاب.

۴۹۰۔ سعید بن جبیر نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (وصالح المومنين) سے سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو مراد لیا ہے۔ (2)

[491] حدثنا عباس قال نا العلاء بن مسلمة نا إسحاق بن بشر نا خلف بن خليفة عن أبي هاشم الرماني عن سعيد بن جبير في قوله عز وجل { يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين } قال أبو بكر وعمر

۴۹۱۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس آیت (يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين) سے مراد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (3)

[492] حدثنا عبد الله بن سليمان بن الأشعث السجستاني قثنا إسحاق بن منصور وهو الكوسج قال أنا النضر بن شميل قال أنا حماد بن ثابت عن أنس هو ابن مالك قال لما طعن عمر صرخت حفصة فقال عمر يا حفصة أما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن المعول عليه يعذب وجاء صهيب فقال واعمراه فقال ويلك يا صهيب أما بلغك ان المعول عليه يعذب.

۴۹۲۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا رونے لگیں تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حفصہ! کیا تو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس شخص پر آہ وبکا کی جائے اس کو عذاب ہوگا؟ اس وقت سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ہائے عمر! سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے صہیب! تیرے لیے ہلاکت ہو، کیا تجھے نہیں پتا کہ جس شخص پر آہ وبکا کی جائے اس کو عذاب ہوگا؟ (4)

[493] حدثنا عبد الله بن سليمان قثنا عمرو بن علي قثنا يزيد بن زريع قال نا حميد عن أنس بن مالك قال قال عمر وافقت ربي عز وجل في ثلاث أو وافقني ربي في ثلاث قلت يا نبي الله لو اتخذت من المقام قبلة فأنزل الله عز وجل { واتخذوا من مقام إبراهيم } مصلى وقلت يا رسول الله أنه يدخل عليك البر والفاجر فلو حجبت أمهات المؤمنين فأنزل الله عز وجل آية الحجاب وبلغني عن بعض نساء النبي صلى الله عليه وسلم شدة عليه فأتيتهن أعظهن امرأة امرأة وأنهاها عن أذى رسول الله حتى أتيت على إحداهن فقالت أما في رسول الله ما يعظ نساءه حتى تعظهن أنت فأنزل الله عز وجل { عسى ربه إن طلقكن أن يبدله ازواجا خيرا منكن }.

---

(1) تحقیق: اسنادہ موضوع فیہ متھمان بالکذب سلم وعبدالرحیم وضعیف وھو زید العمی؛ تخریج: تلخیص المتشابہ للخطیب: 74/1

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا وفیہ ایضا متھمان بالکذب وھو العلاء بن مسلمۃ بن عثمان بن محمد بن اسحاق ابو سالم الرواس؛ واسحاق بن بشر بن مقاتل ابو یعقوب او ابو حذیفۃ الکوفی متروک؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 333

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا کسابقہ؛ تخریج: جامع البیان فی ای القرآن للطبری: 46/11

(4) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 151,152/3؛ صحیح مسلم: 640/2

۴۹۳۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین چیزوں میں موافقت کی ہے یا میرے رب نے میرے ساتھ تین چیزوں میں موافقت کی ہے۔

۱۔ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کاش آپ مقام ابراہیم کو مصلیٰ بناتے؟ اس پر اللہ نے اس حکم کو نازل فرمایا: (واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى)

۲۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ کے پاس نیک و بد ہر طرح کے لوگوں کا آنا جانا لگا رہتا ہے، کاش اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن اُن سے پردہ میں رہا کریں۔ اس پر آیت حجاب نازل ہوئی۔

۳۔ مجھے امہات المومنین کے متعلق یہ بات پہنچی کہ ان میں سے کسی پر نبی کریم ﷺ نے سختی کی ہے، چنانچہ میں امہات المومنین میں سے ہر ایک کے پاس جا کر انہیں نبی کریم ﷺ کو تکلیف دینے سے روکتا رہا، یہاں تک کہ میں ان میں کسی زوجہ محترمہ کے پاس آیا، وہ کہنے لگیں: کیا اللہ کے نبی ﷺ کی موجودگی میں آپ ہمیں نصیحت کر رہے ہیں؟ کیا نبی کریم ﷺ ہمیں نصیحت کرنے کے لیے کافی نہیں ہیں؟ آپ ہمیں نصیحت کیوں کرتے ہیں؟ تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: عسى ربه إن طلقكن ان يبدله أزواجا خيرا منكن۔ [1]

[494] حدثنا عبد الله بن سليمان قثنا أبو عبد الرحمن الأذرمي قثنا هشيم عن حميد الطويل عن أنس بن مالك قال قال عمر بن الخطاب وافقت ربي عز وجل في ثلاث فقلت يا رسول الله لو اتخذنا من مقام إبراهيم مصلى وقلت يا رسول الله إن نساءك يدخلن عليهن البر والفاجر فلو امرتهن أن يحتجبن قال فنزلت { واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى } ونزلت آية الحجاب قال واجتمع على رسول الله صلى الله عليه وسلم نساءه في الغيرة قال فقلت عسى ربه إن طلقكن أن يبدله ازواجا خيرا منكن فنزلت كذلك.

۴۹۴۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین چیزوں میں موافقت کی ہے۔

۱۔ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کاش آپ مقام ابراہیم کو مصلیٰ بناتے؟ اس پر اللہ نے اس حکم کو نازل فرمایا: (واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى)

۲۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ کی موجودگی میں آپ کے پاس نیک و بد دونوں طرح کے لوگ آتے جاتے ہیں۔ کاش آپ ﷺ امہات المومنین کو پردہ میں رہنے کا حکم دیں؟ اس پر آیت حجاب نازل ہوئی۔

۳۔ ایک موقع پر آپ ﷺ کے پاس ازواج مطہرات اکٹھی ہوئیں اور کچھ مطالبات پیش کیے۔ میں نے (جس طرح ان سے) کہا: اسی طرح درج ذیل آیت نازل ہوئی: عسى ربه إن طلقكن ان يبدله أزواجا خيرا منكن۔ [2]

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 437

[2] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 437

[495] حدثنا عبد الله بن سليمان قثنا أيوب بن محمد الوزان الرقي قثنا مروان نا حميد الطويل عن أنس بن مالك قال عمر بن الخطاب وافقني ربي عز وجل في ثلاث قلت يا رسول الله لو اتخذنا من مقام إبراهيم مصلى فنزلت واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى قلت يا رسول الله يدخل عليك البر والفاجر فلو حجبت أمهات المؤمنين فأنزل الله آية الحجاب وبلغني أنه كان بينه وبين بعض أزواجه كلام فاستقريتهن امرأة امرأة فقلت لتكفن عن أذى رسول الله أو ليبدلنه الله بكن أزواجا خيرا منكن مسلمات مؤمنات قانتات الآية حتى أتيت على إحدى أمهات المؤمنين فقالت يا عمر أما في رسول الله ما يعظ نساءه حتى تعظهن أنت فأسكت فأنزل الله عز وجل { عسى ربه إن طلقكن أن يبدله ازواجا خيرا منكن مسلمات مؤمنات } الآية .

۴۹۵۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے رب نے مجھ سے تین باتوں میں موافقت فرمائی ہے۔

۱۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مقام ابراہیم کونماز کی جگہ کیوں نہیں بنا لیتے ؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى)

۲۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ امہات المومنین کو پردے کا حکم کیوں نہیں دیتے؟ کیونکہ آپ کے پاس نیک اور بد دونوں طرح کے لوگ آتے جاتے ہیں پھر اللہ نے آیت حجاب نازل فرمائی۔

۳۔ مجھے یہ بات پہنچی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ محترمہ کے درمیان کچھ ناگوار بات ہوگئی ہے۔ میں نے فرداً فرداً امہات المومنین کے پاس جا کر گزارش کی: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رنجیدہ خاطر کرنے سے رُک جائیں، ورنہ اللہ تعالیٰ آپ (رضی اللہ عنہن) سے بہتر صفات کی حامل ازواج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمادے گا۔ یہاں تک کہ میں امہات المومنین رضی اللہ عنہن میں سے کسی ایک کے پاس آیا تو وہ کہنے لگیں: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے آپ ہمیں نصیحت کر رہے ہو؟ اس معاملہ میں لب کشائی نہ کرو بلکہ چپ رہو تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (عسى ربه ان طلقكن أن يبدله أزواجا خيرا منكن مسلمات مؤمنات). [1]

[496] حدثنا عبد الله بن سليمان قال نا محمد بن بشار قثنا عبد الصمد بن عبد الوارث قال سمعت أبي قثنا الحسين المعلم عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال تزوج رئاب بن حذيفة بن سعيد بن سهم أم وائل بنت معمر بن حبيب الجمحية فولدت له ثلاثة غلمة وائلا ومعمرا ورجلا آخر فماتت فورثوها ولاء مواليها وكان عمرو بن العاص عصبة فخرج بهم عمرو إلى الشام فماتوا في طاعون عمواس فلما قدم عمرو جاء بنو معمر بن حبيب إخوة أم وائل فخاصموه في موالي أختهم إلى عمر بن الخطاب فقال عمر اقضي بينكم بما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما أحرز الولد فهو لعصبته من كان قال فكتب عمر بذلك كتابا فيه شهادة عبد الرحمن بن عوف وزيد بن ثابت ورجل آخر فلم يزل الكتاب في أيدينا حتى استخلف عبد الملك بن مروان فمات مولاها وترك ألفي دينار فبلغهم ان الحجاج قد غير هذا القضاء فخاصموه إلى هشام بن إسماعيل فرفعهم إلى عبد الملك بن مروان فرفعنا إلى القاضي فأتيته بكتاب عمر بن الخطاب فقال عبد الملك للقاضي حقيق إذا أتيت بكتاب عمر أن ننتهي إليه ثم قال هذا من القضاء الذي كنت أرى أن أحدا لا يشك فيه وما كنت أرى أنه بلغ من رأي أهل المدينة أن يشكوا وقضى لنا بكتاب عمر فنحن فيه بعد .

۴۹۶۔ عمرو بن شعیب اپنے باپ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رباب بن حذیفہ کی شادی ام وائل بنت معمر بن حبیب جمحیہ سے ہوئی تو اس سے ان کے تین لڑکے ہوئے۔ وائل، معمر اور ایک اور بچہ، جب وہ عورت فوت ہوگئی تو انہوں نے

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح: ذکرہ الحافظ ابن حجر فی فتح الباری شرح صحیح البخاری: 284/9

بطور ولاء اس کے بچوں کو وراثت میں لے لیا اور ان کے ساتھ سیدنا عمرو بن العاص ؓ عصبہ تھے۔ سیدنا عمرو بن العاص ؓ انھیں شام لے گئے۔ وہاں طاعون کی بیماری میں سارے فوت ہو گئے۔ پس جب سیدنا عمرو ؓ شام سے واپس لوٹے تو بنو معمر یعنی ام وائل کے بھائی اپنی بہن کے موالی کی ولاء کے استحقاق کے بارے میں سیّدنا عمر ؓ کی عدالت میں جھگڑا لے کر آئے۔ سیدنا عمر ؓ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے جس طرح سنا تھا اسی طرح فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: جس طرح بھی ہو بیٹے سے بچا ہوا مال (ہر صورت میں) عصبہ کو ملتا ہے۔ سیدنا عمر ؓ نے خط لکھا جس میں سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف اور سیدنا زید بن ثابت ؓ اور ایک دوسرے شخص کی شہادت قلمبند تھی۔ وہ خط عبدالملک بن مروان کی خلافت کے بعد تک ہمیشہ کے لیے محفوظ رہا۔ جب اس کا آقا دو ہزار دینار ترکہ چھوڑ کر فوت ہو گیا تب لوگوں کو معلوم ہوا کہ حجاج بن یوسف نے اس فیصلہ میں تبدیلیاں کی ہیں۔ ان وارثوں نے فیصلہ ہشام بن اسماعیل سے کروانا چاہا تو انہوں نے اس مقدمہ کو عبدالملک بن مروان کے پاس بھیج دیا پھر قاضی کے پاس پہنچایا گیا تو اس وقت میں اس خط کو لے آیا جو سیدنا عمر ؓ نے لکھا تھا یہ دیکھ کر عبدالملک نے قاضی کو ہدایت کی کہ سیدنا عمر ؓ کے فیصلے سے آگے مت جاؤ۔ پھر کہا: یہ وہ فیصلہ ہے جس میں کسی کو کوئی شک نہیں رہتا اور نہ مدینہ کے اہل الرائے اس میں کوئی اعتراض کریں گے۔ اس کے بعد پھر اسی فیصلے کے مطابق فیصلہ ہوا کرتا تھا۔ [1]

[497] حدثنا أبو إسحاق إبراهيم بن عبد الله بن أيوب المخرمي قثنا صالح بن مالك قثنا عبد الغفور قثنا أبو هاشم الرماني عن زاذان قال رأيت علي بن أبي طالب يمسك الشسع بيده يمر في الأسواق فيناول الرجل الشسع ويرشد الضال ويعين الحمال على الجواز ويقرأ هذه الآية { تلك الدار الآخرة نجعلها للذين لا يريدون علوا في الأرض ولا فسادا والعاقبة للمتقين } ثم يقول هذه الآية أنزلت في الولاة وذي القدرة من الناس.

۴۹۷۔ زاذان سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی ؓ کو دیکھا کہ وہ ہاتھ میں جوتے کا تسمہ لیے بازار میں گھوم رہے تھے، جس کا تسمہ ہوتا، اسے دے دیتے، کسی گمشدہ آدمی کو راستہ دکھا دیتے، کسی کا بوجھ اُٹھا کر سواری میں لادتے اور یہ آیات تلاوت کرتے: (تلك الدار الآخرة نجعلها للذين لا يريدون علوا في الأرض ولا فسادا والعاقبة للمتقين) اور ساتھ یہ بھی کہتے تھے کہ یہ آیت بادشاہوں اور صاحب استطاعت لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ [2]

[498] حدثنا إبراهيم بن عبد الله البصري أبو مسلم الكجي قثنا يحيى بن كثير الناجي قثنا ابن لهيعة عن مشرح بن هاعان عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان بعدي نبي كان عمر بن الخطاب.

۴۹۸۔ سیدنا عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔ [3]

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/27؛ سنن ابن ماجۃ: 2/912؛ سنن ابی داود: 3/127

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً الاجل عبدالغفور وہو ابن سعید۔۔۔ فانہ متروک؛ تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری: 1/430

[3] تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 17/310

[499] حدثنا حامد بن شعيب البلخي قثنا عبد الله بن عمر بن أبان وهو الكوفي قثنا المحاربي عن إسماعيل بن أبي خالد عن زبيد اليامي عمن حدثه عن علي قال كنت جالسا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ أقبل أبو بكر وعمر فلما نظر إليهما قال يا علي هذان سيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين إلا النبيين والمرسلين ثم قال يا علي لا تخبرهما .

۴۹۹۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اسی دوران سامنے سے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ ان پر پڑی تو فرمایا: علی! یہ دونوں ماسوائے انبیا اور رسولوں کے تمام جنتی عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں، پھر فرمایا: علی! انھیں یہ بات نہ بتانا۔ ❶

[500] حدثنا حامد قثنا عبد الله بن عون الخزاز قثنا أبو يحيى الحماني عن عبد الرحمن بن عبد الله بن يامين عن سعيد بن المسيب عن أبي واقد الليثي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان قوائم منبري رواتب في الجنة وإن عبدا من عباد الله عز وجل خيره الله بين الدنيا ونعيمها وما عنده فاختار ما عنده فلم يفهمها أحد من القوم غير أبي بكر قال فبكى وقال بل نفديك بالأموال والأنفس والأهلين فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما من أحد أمن علينا في ذات يده من أبي بكر ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت أبا بكر خليلا ولكني خليل الله عز وجل .

۵۰۰۔ سیدنا ابوواقد اللیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اس منبر کے پائے جنت میں بھی قائم ہوں گے، بلاشبہ اللہ نے ایک بندے کو دُنیا اور اس کی نعمتوں یا جو اس کے پاس ہے میں سے ایک کا اختیار دیا ہے مگر اس بندے نے جو چیز اللہ تعالیٰ کے پاس ہے کو اختیار کرلیا ہے، یہ بات سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا لوگوں میں سے کسی کو سمجھ نہ آئی تو انہوں نے روتے ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ پر اپنے مال وجان اور اولاد کو قربان کردیں گے، اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر ابوبکر صدیق جتنا کسی کا احسان نہیں، اگر میں اللہ کے علاوہ کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر کو ہی بناتا، مگر میں نے اپنے اللہ عزوجل کو اپنا خلیل بنالیا ہے۔ ❷

[501] حدثنا حامد قثنا عبد الله بن عمر بن أبان قال نا عبد الله بن خراش الشيباني عن العوام بن حوشب عن مجاهد عن بن عباس قال لما أسلم عمر نزل جبريل فقال يا محمد لقد استبشر أهل السماء بإسلام عمر .

۵۰۱۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے آکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت دی کہ آسمان والے بھی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر خوش ہیں۔ ❸

[502] حدثنا محمد بن محمد بن سليمان الباغندي قثنا هشام بن عمار قال نا صدقة بن خالد عن زيد بن واقد عن بسر بن عبيد الله عن عائذ الله أبي إدريس الخولاني عن أبي الدرداء قال كنت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ أقبل أبو بكر الصديق آخذا بطرف ثوبه حتى أبدى عن ركبته فقال أما صاحبكم فقد غامر فسلم فقال انه كان بيني وبين عمر بن الخطاب شيء فأسرعت إليه ثم ندمت فسألته أن يغفر لي فأبى وتحرز مني بداره فأقبلت إليه فقال يغفر الله لك يا أبا بكر ثم أتى عمر فأتى منزل أبي بكر فسأل أين أبو بكر فقالوا ليس هو ها هنا فأقبل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل وجه رسول الله يتمعر حتى اشفق أبو بكر فجثا على ركبتيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أيها الناس ان الله عز وجل بعثني إليكم فقلتم كذبت وقال أبو بكر صدقت وواساني بنفسه وماله فهل أنتم تاركون لي صاحبي قال فما أوذي بعدها .

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف؛ لابہام شیخ زبید؛ تقدم تخریجہ فی رقم:93

❷ تحقیق: عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن یامین لم اجدہ والباقون ثقات والحدیث صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم:93

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف ابن خراش؛ تقدم تخریجہ فی رقم:330

۵۰۲۔ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ اتنے میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے کپڑوں کو سمیٹتے ہوئے اس حال میں حاضر ہوئے کہ ان کے گھٹنوں کی طرف سے کچھ کپڑا اٹھا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ کر فرمایا: لگتا ہے تمہارے ساتھی کو کسی نے کچھ کہا ہے، انہوں نے حاضر ہو کر سلام کیا اور کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ اختلاف ہوا ہے اور میں نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا، لیکن اب میں پشیمان ہوں، میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے معذرت بھی کی ہے مگر وہ نہ مانے اور اپنے گھر چلے گئے، میں ان ہی کی طرف سے آرہا ہوں، پھر اُن کے سامنے گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر! اللہ تجھے معاف کرے، دوسری طرف سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر گئے اور پوچھا: یہاں ابوبکر ہیں، آواز آئی: وہ یہاں نہیں ہیں تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو گیا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ گھبرا گئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو! اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا ہے، مگر تم نے مجھے جھٹلایا اور صرف ابوبکر نے میری تصدیق کی اور مال وجان سے میری مدد کی، پس کیا تم میرے ساتھی کو نظر انداز کرتے ہو۔

راوی کہتے ہیں: اس دن کے بعد انہیں کوئی تکلیف نہیں دی گئی۔ [1]

[503] حدثنا أبو بكر الباغندي قال نا يحيى بن الفضل الخرقي العنزي قثنا وهيب بن عمرو بن عثمان النمري القاري قثنا هارون الأعور عن أبان بن تغلب عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الرجل من أعلى علبين ليشرف على أهل الجنة فتضيء الجنة لوجهه كأنها كوكب دري مرفوعة الدال لا تهمز قال وان أبا بكر وعمر لمنهم وانعما.

۵۰۳۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی مقام علیین سے باقی جنتیوں کی طرف جھانکے گا تو اس کے چہرے کی چمک سے جنت روشن ہو جائے گی گویا کہ وہ چمکتا ہوا ستارہ ہے (لفظ دری پر ضمہ بلا ہمزہ ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: بلاشبہ ابوبکر اور عمر انہی میں سے ہیں اور دونوں آسودہ حال ہوں گے۔ [2]

[504] حدثنا علي بن الحسن القطيعي قال نا موسى بن عبد الرحمن أبو عيسى المسروقي قثنا أبو أسامة قال حدثني محمد بن عمرو قال حدثني يحيى بن عبد الرحمن قال قالت عائشة لا أزال هائبة لعمر بعد ما رأيت من رسول الله صلى الله عليه وسلم صنعت حريرة وعندي سودة بنت زمعة جالسة فقلت لها كلي فقالت لا أشتهي ولا آكل فقلت لتاكلن أو لألطخن وجهك فلطخت وجهها فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بيني وبينها فأخذت منها فلطخت وجهي ورسول الله يضحك إذ سمعنا صوتا جاءنا ينادي يا عبد الله بن عمر فقال رسول الله قوما فاغسلا وجوهكما فإن عمر داخل فقال عمر السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام عليكم أأدخل فقال أدخل أدخل

۵۰۴۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اس وقت سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے خوف زدہ رہتی ہوں جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ ایک دن میں نے حلوہ بنایا، میرے پاس سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بیٹھی تھیں۔ میں نے ان سے کہا: کھاؤ وہ کہنے لگی: میرا دل نہیں کر رہا، میں نہیں کھاتی، میں نے کہا: کھاؤ ورنہ میں اسے تمہارے چہرے پر مَل دوں

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 297

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عطیۃ ولکن لہ متابعۃ تامۃ فی رقم: 165 فیکون حسنا لغیرہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 165

گی تو میں نے ان کے چہرے پر مَل دیا۔ آپ ﷺ ہم دونوں کے درمیان میں تھے، دیکھ کر مسکرائے پھر میں نے بھی اپنے چہرے پر مَل لیا تو آپ ﷺ پھر سے مسکرائے، اسی دوران اچانک ہم نے ایک آواز لگانے والے کی آواز سنی: میں عبداللہ بن عمر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اب تم دونوں اُٹھو اور اپنے چہرے دھولو کیونکہ عمر آرہا ہے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علیکم۔ کیا میں آجاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آجاؤ، آجاؤ۔ ❶

[505] حدثنا علي بن الحسن قثنا أبو عيسى محمد بن علي بن وضاح البصري قثنا وهب هو بن جرير قثنا أبي قال سمعت يونس الأيلي يحدث عن الزهري عن حمزة بن عبد الله بن عمر عن أبيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أتيت وأنا نائم بقدح من لبن فشربت منه حتى جعل اللبن يخرج من اظفاري فناولت فضلي عمر بن الخطاب فقالوا يا رسول الله فما اولته قال العلم.

۵۰۵۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے سنا۔ رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے: میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے وہ پیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی میں نے اپنے ناخنوں سے نکلتی ہوئی محسوس کی، پھر میں نے بچا ہوا عمر (رضی اللہ عنہ) کو دیا، صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ اس کی کیا تعبیر کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی تعبیر علم ہے۔ ❷

[506] حدثنا علي قثنا أبو عيسى قثنا وهب بن جرير قثنا أبي عن عبيد الله بن عتبة عن بن عباس قال قدم عيينة بن حصن فنزل على بن أخيه الحر بن قيس بن حصن وكان من النفر الذين يدنهم عمر وكان القراء أصحاب مجلس عمر ومشاورته كهولا كانوا أو شبانا قال عيينة لابن أخيه هل لك وجه عند الأمير تستأذن لي عليه ففعل فدخل عليه فقال يا بن الخطاب والله ما تعطينا الجزل ولا تحكم بيننا بالعدل فغضب عمر حتى هم ان يقع به فقال الحر يا أمير المؤمنين ان الله عز وجل قال خذ العفو وأمر بالمعروف وأعرض عن الجاهلين وان هذا من الجاهلين فوالله ما جاوزها حين تلاها وكان وقافا عند كتاب الله عز وجل.

۵۰۶۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عیینہ بن حصن آکر اپنے بھتیجے سیدنا حر بن قیس بن حصن رضی اللہ عنہ کے پاس ٹھہرے، وہ لوگوں کے اس گروہ میں سے تھے، جن کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے پاس بٹھاتے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ہم مجلس اور شوریٰ کے ارکان قرائے کرام ہوتے تھے، جن میں بوڑھے اور نوجوان دونوں شامل تھے۔ ایک دن عیینہ بن حصن نے اپنے بھتیجے سیدنا حر بن قیس بن حصن رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے لیے خلیفہ سے اندر آنے کی اجازت لو انہوں نے اجازت لے دی، وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگا: ابن خطاب! اللہ کی قسم! آپ ہمیں انعامات سے محروم کردیتے ہو اور تقسیم بھی انصاف سے نہیں کرتے؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بڑا غصہ آیا قریب تھا کہ انہیں سزا دیتے۔ حر بن قیس رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین! اللہ کا ارشاد ہے: (خذ العفو وأمر بالمعروف۔۔۔) یہ شخص بھی ناواقف ہے، یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہوئے، اسے کچھ بھی نہ کہا اور آپ رضی اللہ عنہ احکاماتِ الٰہیہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے والے تھے۔ ❸

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: لم اقف علیہ

❷ تحقیق: محمد بن علی بن وضاح ابو عیسیٰ البصری لم اجدہ والباقون ثقات ومضیٰ الحدیث باسناد صحیح برقم: 320

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح متصل؛ تخریج: صحیح البخاری: 8/304؛ 13/250؛ کتاب الفقیہ والمتفقہ للخطیب: 2/27

[507] حدثنا علي قثنا أبو موسى هارون بن موسى هو الفروي قثنا عبد الله بن نافع الصائغ عن عاصم بن عمر عن أبي بكر بن عبد الرحمن عن سالم بن عبد الله عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا أول من تنشق عنه الأرض أنا أبعث أو أحشر بين أبي بكر وعمر وأذهب إلى البقيع فيحشرون معي ثم أنتظر أهل مكة فيحشرون معي فآتي بين الحرمين.

۵۰۷۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے زمین میرے لیے شق کی جائے گی، میں ابوبکر وعمر کے درمیان اٹھایا جاؤں گا اور بقیع الغرقد کی طرف جاؤں گا، پس انھیں اُٹھایا جائے گا، پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا پس انھیں اُٹھایا جائے گا، پھر میں حرمین شریفین کے درمیان آ جاؤں گا۔ ❶

[508] حدثنا علي قال نا عبد الله بن عبد المؤمن نا عمر بن يونس اليمامي أبو حفص قثنا أبو بكر عن بن جريج عن عطاء عن أبي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما طلعت الشمس على أحد أفضل من أبي بكر إلا أن يكون نبي.

۵۰۸۔ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماسوائے انبیائے کرام کے جس شخص پر بھی سورج طلوع ہوتا ہے، ابوبکر ان میں سب سے افضل ہیں۔ ❷

[509] حدثنا جعفر بن محمد الفريابي قثنا قتيبة بن سعيد قثنا عفان بن مسلم نا همام بن يحيى نا ثابت البناني قال سمعت أنس بن مالك يقول سمعت أبا بكر الصديق يقول قلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن في الغار يا رسول الله لو نظر القوم إلينا لأبصرونا تحت أقدامهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا بكر ما ظنك باثنين الله ثالثهما.

۵۰۹۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غارِ ثور میں عرض کیا: اگر ان لوگوں میں سے کسی ایک نے اپنے قدموں کی جانب دیکھ لیا تو وہ ہمیں دیکھ لے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپ کا ان دو افراد کے بارے میں کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہو۔ ❸

[510] حدثنا جعفر بن محمد نا محمد بن المثنى قال نا حبان بن هلال أبو حبيب نا همام نا ثابت قثنا أنس بن مالك أن أبا بكر الصديق حدثه قال نظرت إلى أقدام المشركين ونحن في الغار وهم على رؤوسنا فقلت يا رسول الله لو أن أحدهم نظر إلى قدميه لأبصرنا تحت قدميه فقال يا أبا بكر ما ظنك باثنين الله ثالثهما.

۵۱۰۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب ہم غار میں تھے، میں نے مشرکین کے قدموں کی طرف دیکھا، وہ بالکل ہمارے سروں کے اوپر تھے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ان لوگوں میں سے کسی نے اپنے قدموں کی جانب دیکھ لیا تو وہ ہمیں دیکھ لے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو بکر! آپ کا ان دو افراد کے بارے میں کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہو۔ ❹

[511] حدثنا جعفر قثنا أبو بكر بن أبي شيبة قثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما نفعني مال ما نفعني مال أبي بكر قال فبكى أبو بكر وقال وهل أنا ومالي إلا لك يا رسول الله.

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف عاصم بن عمرو ہو ابن حفص العمری ضعیف؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 132۔

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس ابن جریج وفیہ ابوبکر الراوی عن ابن جریج لم یتعین لی من ہو؟؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 135,137

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 223

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم فی سابقہ

۵۱۱۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کسی مال نے اتنا فائدہ نہیں دیا، جتنا فائدہ ابوبکر صدیق کے مال نے دیا ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اور میرا مال بھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لیے ہیں۔ ❶

[512] حدثنا جعفر بن محمد قثنا هشام بن عمار الدمشقي قثنا الوليد بن مسلم عن بن لهيعة عن أبي الأسود محمد بن عبد الرحمن عن عروة بن الزبير عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عبدا من عباد الله خير ما بين الدنيا وبين ما عند ربه فاختار ما عند ربه فبكى أبو بكر وعلم أنه يريد نفسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سدوا الأبواب الشوارع في المسجد إلا باب أبي بكر فإني لا أعلم أحدا أفضل عندي يدا في الصحبة من أبي بكر.

۵۱۲۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو اختیار دیا کہ وہ دنیا کو پسند کرے یا اللہ کے پاس جانے کو، پس اس بندے نے اللہ کے پاس نعمتوں کو پسند کیا، یہ سن کر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آب دیدہ ہو گئے اور وہ جان گئے تھے کہ اس سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی ذات مبارک ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر کے دروازے کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کر دو، میں نہیں جانتا کہ رفاقت کے لحاظ سے کوئی ابوبکر سے بڑھ کر میرے نزدیک فضیلت والا ہے۔ ❷

[513] حدثنا جعفر قال نا عبيد الله بن عمر القواريري قثنا أبو أحمد الزبيري نا سفيان الثوري عن السدي عن عبد خير عن علي قال ان أعظم أجرا في المصاحف أبو بكر الصديق كان أول من جمع القرآن بين اللوحين

۵۱۳۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مصاحف میں سب سے زیادہ اجر پانے والے ابوبکر ہیں جنہوں نے قرآن کو سب سے پہلے دوگتوں کے درمیان جمع کیا۔ ❸

[514] حدثنا جعفر نا عثمان بن أبي شيبة نا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن السدي عن عبد خير عن علي قال سمعته يقول رحم الله أبا بكر هو أول من جمع القرآن بين اللوحين.

۵۱۴۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے جنہوں نے سب سے پہلے قرآن کو دو گتوں کے درمیان جمع کیا۔ ❹

[515] حدثنا جعفر قال نا قتيبة بن سعيد قثنا الليث بن سعد عن عقيل عن الزهري عن حمزة بن عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا أنا نائم إذ أتيت بقدح لبن فشربت منه ثم أعطيت فضلي عمر بن الخطاب قالوا فما أولته يا رسول الله قال العلم.

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 25

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف ابن لہیعۃ وتدلیس الولید بن مسلم والحدیث صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 33,67

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 280

❹ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 280

۵۱۵۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے اس سے نوش فرما کر باقی ماندہ عمر (رضی اللہ عنہ) کو دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اس کی کیا تعبیر کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی تعبیر علم ہے۔ ❶

[516] حدثنا جعفر قثنا قتيبة بن سعيد قثنا الليث بن سعد عن محمد بن عجلان عن سعد بن إبراهيم عن أبي سلمة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد يكون في الأمم محدثون فإن يكن في أمتي أحد فعمر بن الخطاب .

۵۱۶۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ امتوں میں محدث ہوتے تھے، میری اُمت میں اگر کسی کو الہام ہوا تو وہ عمر کو ہوسکتا ہے۔ ❷

[517] حدثنا جعفر قثنا أبو خيثمة زهير بن حرب نا سفيان بن عيينة قال انا محمد بن عجلان عن سعد بن إبراهيم فذكر بإسناده مثله.

۵۱۷۔ سعد بن ابراہیم سے بھی اسی طرح روایت ہے۔ ❸

[518] حدثنا جعفر قثنا أبو سعيد عبد الرحمن بن إبراهيم الدمشقي قثنا محمد بن أبي فديك عن عبد الرحمن بن أبي الزناد عن بن أبي عتيق عن أبيه عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من نبي إلا وفي أمته من بعده معلم أو معلم فإن يكن في أمتي منهم أحد فهو عمر بن الخطاب ان الحق على لسان عمر وقلبه .

۵۱۸۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کی امت میں کوئی معلَم الخیر (جس کو بہتری سکھائی گئی ہو) یا معلِم الخیر (بہتر سکھانے والا) ہوتا تھا میری امت میں اگر کوئی ہے تو وہ عمر بن خطاب ہے، بے شک اللہ تعالیٰ نے عمر کے دل وزبان پر حق جاری فرمایا ہے۔ ❹

[519] حدثنا جعفر قثنا محمد بن عبد الله بن نمير قثنا عبد الله بن يزيد قال انا حيوة بن شريح عن بكر بن عمرو عن مشرح بن هاعان المعافري قال سمعت عقبة بن عامر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لو كان بعدي نبي لكان عمر بن الخطاب

۵۱۹۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔ ❺

[520] حدثنا جعفر قال نا محمد بن أبي السري العسقلاني قال نا بشر بن بكر قال نا أبو بكر بن أبي مريم عن حبيب بن عبيد عن غضيف بن الحارث عن بلال قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل جعل الحق على قلب عمر ولسانه

۵۲۰۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے۔ ❻

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 320

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 6/512؛ صحیح مسلم: 4/1864

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم فی سابقہ

❹ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 2/335

❺ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: سنن الترمذی: 5/619؛ مسند الامام احمد: 4/154

❻ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ابی بکر بن ابی مریم وھو ابوبکر بن عبداللہ بن ابی مریم الغسانی وسماہ ابوحاتم بکیرا ضعیف؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 313,315

[521] حدثنا جعفر قال نا أبو الأصبغ عبد العزيز بن يحيى الحراني قال نا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحاق عن مكحول عن غضيف بن الحارث قال مررت بعمر بن الخطاب وانا غلام فقال نعم الغلام فقام إلي رجل فقال يا بن أخي ادع الله لي بخير قال قلت ومن أنت قال انا أبو ذر صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يغفر الله لك أنت أحمد أن تدعو لي مني لك قال بلى يا بن أخي قال سمعت عمر آنفا حين مررت به يقول نعم الغلام وقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله وضع الحق على لسان عمر يقول به .

۵۲۱۔ غضیف بن حارث رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میرا گزر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا اس وقت میں چھوٹا لڑکا تھا تو انہوں نے (میری طرف اشارہ کرتے ہوئے) کہا: یہ بہت اچھا لڑکا ہے۔ یہ سن کر ایک آدمی نے کہا: میرے لیے اللہ تعالیٰ سے بھلائی کی دعا کیجیے، میں نے کہا: آپ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: ابوذر (رضی اللہ عنہ)۔ میں نے کہا: اللہ آپ کی مغفرت فرمائے آپ زیادہ حق دار ہیں کہ آپ میرے لیے دعا کریں۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! لیکن میں نے ابھی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے سنا کہ وہ جب یہاں سے گزرے تو کہہ رہے تھے: یہ بہت اچھا لڑکا ہے اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی سنا تھا کہ یقیناً اللہ نے عمر کی زبان پر حق جاری فرما دیا ہے۔ (1)

[522] حدثنا جعفر قثنا محمود بن غيلان المروزي قثنا عبد الرزاق قال انا معمر عن عاصم عن زر عن علي بن أبي طالب قال ما كنا نبعد ان السكينة تنطق على لسان عمر

۵۲۲۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم سمجھتے تھے کہ اطمینان سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے جاری ہوتا ہے۔ (2)

[523] حدثنا جعفر قثنا وهب بن بقية قثنا خالد بن عبد الله عن إسماعيل بن أبي خالد عن الشعبي قال قال علي ما كنا نبعد ان السكينة تنطق على لسان عمر

۵۲۳۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم سمجھتے تھے کہ اطمینان سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے جاری ہوتا ہے۔ (3)

[524] حدثنا جعفر قثنا عبد السلام بن عبد الحميد الحراني قال نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه .

۵۲۴۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے۔ (4)

[525] حدثنا جعفر قال حدثني الحسن بن علي الرزاز الواسطي قثنا يعقوب بن محمد الزهري قثنا عبد العزيز بن أبي حازم عن الضحاك بن عثمان عن نافع عن بن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه

۵۲۵۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے۔ (5)

---

(1) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 316

(2) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مصنف عبدالرزاق: 11/222

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 310

(4) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 313,315,317

(5) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف یعقوب بن محمد بن عیسیٰ بن عبدالملک بن حمید الزہری؛ تقدم تخریجہ فی سابقہ

[526] حدثنا عبد الله بن الصقر السكري قال نا محمد بن مصفى قال نا مؤمل بن إسماعيل قثنا سفيان قال نا عبد الملك بن عمير عن منذر عن ربعي عن حذيفة قال قال رسول الله اقتدوا باللذين من بعدي أبي بكر وعمر

۵۲۶۔ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد تم ابوبکر وعمر کی اقتدا کرو۔ ❶

[527] حدثنا عبد الله بن الصقر قثنا إبراهيم بن المنذر الحزامي قثنا يحيى بن محمد بن حكيم قثنا عبد الله بن عمر عن نافع عن بن عمر عن عمر بن الخطاب قال أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالصدقة فقال عمر وعندي مال كثير فقلت والله لأفضلن أبا بكر قال فاخذت ذلك المال وتركت لأهلي نصفه فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا عمر ان هذا مال كثير فما تركت لأهلك قال قلت نصفه قال وجاء أبو بكر بمال كثير فقال له النبي صلى الله عليه وسلم يا أبا بكر إن هذا مال كثير فما تركت لاهلك قال الله ورسوله

۵۲۷۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صدقہ کرنے کا حکم دیا، میرے پاس کثیر مال تھا، میں نے سوچا اللہ کی قسم! آج میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سبقت لے جاؤں گا، اس لیے میں آدھا مال گھر والوں کے لیے چھوڑ کر باقی آدھا مال لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر! یہ تو بہت زیادہ مال ہے، آپ نے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آدھا مال چھوڑ آیا ہوں۔ اس وقت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی بہت سا مال لے کر آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ابوبکر! یہ تو بہت زیادہ مال ہے، آپ نے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ ❷

[528] حدثنا عبد الله بن الصقر قثنا سوار بن عبد الله بن سوار قال كان أبي يوما يحدث قوما وكان فيما حدثهم ان النبي صلى الله عليه وسلم مر بقبر يحفر فقال قبر من هذا قالوا قبر فلان الحبشي قال يا سبحان الله سيق من أرضه وسمائه الى التربة التي خلق منها قال أبي يا سوار ما اعلم لأبي بكر وعمر فضيلة أفضل من ان يكونا خلقا من التربة التي خلق منها رسول الله صلى الله عليه وسلم

۵۲۸۔ عبداللہ بن سوار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میرے باپ نے ایک دن لوگوں کو وعظ کرتے ہوئے یہ حدیث سنائی کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے، پوچھا: یہ کس کی قبر ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ فلاں حبشی کی قبر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! اسے باقی آسمان وزمین چھوڑ کر اس مٹی کی طرف لایا گیا ہے جس مٹی سے اس کی پیدائش ہوئی۔ پھر میرے باپ نے کہا: سوار! سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے لیے یہی فضیلت بہت ہے کہ انھیں بھی اسی مٹی سے پیدا کیا گیا جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق ہوئی۔ ❸

[529] حدثنا عبد الله بن الصقر قثنا أبو مروان محمد بن عثمان قثنا إبراهيم بن سعد عن أبيه عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه كان فيمن كان قبلكم ناس محدثون فإن يك في أمتي منهم أحد فهو عمر بن الخطاب.

۵۲۹۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلی امتوں میں صاحبِ الہام ہوتے تھے، پس میری امت میں صاحبِ الہام عمر بن خطاب ہیں۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف مؤمل وھو ابن اسماعیل؛ تقدم تخریجہ فی رقم:198

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عبداللہ بن عمر العمری؛ تخریج: سنن ابی داؤد:2/129؛ سنن الترمذی:5/614؛ سنن الدارمی:1/391

❸ تحقیق: اسنادہ منقطع؛ تخریج: کتاب العلل المتناھیۃ لابن الجوزی:1/193؛ کتاب الموضوعات لابن الجوزی:1/328

❹ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم:518

[530] نا عبد الله بن الصقر نا إسحاق بن بهلول الأنباري قثنا أبو ضمرة عن بن عجلان عن سعد بن إبراهيم عن أبي سلمة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه كان فيما خلا قبلكم ناس يحدثون فإن يكن في أمتي منهم أحد فهو عمر بن الخطاب قال إسحاق فقلت لأبي ضمرة ما معنى يحدثون قال يلقي على افئدتهم العلم

۵۳۰۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک تم سے پہلے لوگوں میں بھی بعض کو الہام ہوتا تھا اور میری امت میں الہام کے مالک عمر بن خطاب ہیں۔ میں نے ابوضمرۃ سے پوچھا: ''یحدثون'' کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: جن کے دلوں میں علم کا الہام ہو جاتا ہے۔ ❶

[531] حدثنا محمد بن إبراهيم الأصبهاني جار أبي بكر بن أبي داود قثنا أبو مسعود قال انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة ان عليا قال لأبي بكر والله ما منعنا ان نبايعك إنكار منا لفضلك ولا تنافس منا عليك لخير ساقه الله إليك ولكنا كنا نرى ان لنا في هذا الأمر حقا فاستبددتم علينا ثم ذكر قرابته مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بكى أبو بكر ثم صمت ثم تشهد أبو بكر فقال والله لقرابة رسول الله صلى الله عليه وسلم أحب الي من قرابتي واني والله ما الوت في هذه الأموال التي بيننا وبينكم عن الخير ولكني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا نورث ما تركنا صدقة إنما يأكل آل محمد في هذا المال واني والله ما أدع أمرا صنعه فيه الا صنعته إن شاء الله فقال موعدك العشية للبيعة فلما صلى أبو بكر الظهر أقبل على الناس وعذر عليا ببعض ما اعتذر ثم قام علي فذكر أبا بكر وفضيلته وسابقته ثم قام اليه فبايعه فاقبل الناس الى علي فقالوا أحسنت واصبت وكان الناس قريبا إلى علي حين قارب الأمر المعروف.

۵۳۱۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! ہمارا آپ کی بیعت سے رُکنا آپ کی فضیلت کے انکار سے ہے اور نہ آپ سے نیکی میں بڑھنے کے گھمنڈ سے ہے۔ جس نیکی کی اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق دے رکھی ہے لیکن ہمارا خیال یہ ہے کہ ہمیں بھی اس معاملے میں کچھ حق حاصل ہے پس آپ ہم پر خود مختار رہو گے۔ پھر نبی کریم ﷺ سے قرابت داری کا تذکرہ کیا یہاں تک کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پرنم دیدہ ہو گئے اور پھر چُپ ہوئے اور کہا: اللہ کی قسم! نبی کریم ﷺ کی قرابت داری مجھے اپنی قرابت داری سے زیادہ عزیز ہے۔ پھر گواہی دیتے ہوئے کہا: میں نے اس مال غنیمت کے متعلق کوئی کوتاہی نہیں کی، بلکہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے: جو کچھ نبی چھوڑ جاتا ہے وہ وراثت نہیں بنتا، بلکہ وہ صدقہ ہوتا ہے آل محمد ﷺ اس سے کھاتی رہے گی۔ پھر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم آج آپ سے بیعت کریں گے۔ جب ظہر کی نماز ہوئی، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا قصہ سنایا اور تاخیر بیعت کا عذر بھی بتایا، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پہلے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت و برتری کو بیان کیا۔ پھر ان کی طرف بڑھے اور بیعت کی، لوگ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے: آپ نے بہت اچھا اور درست اقدام اُٹھایا۔ جب سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے سرعام بیعت کی تو لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے اور بھی گرویدہ ہو گئے۔ ❷

[532] حدثنا محمد بن إبراهيم قثنا أبو مسعود قال نا معاوية بن عمرو قثنا محمد بن بشر عن عبيد الله بن عمر عن زيد بن اسلم عن أبيه قال لما بويع لأبي بكر بعد النبي صلى الله عليه وسلم كان علي والزبير بن العوام يدخلان على فاطمة فيشاورانها فبلغ عمر فدخل على فاطمة فقال يا بنت رسول الله ما أحد من الخلق أحب إلينا من أبيك وما أحد من الخلق بعد أبيك أحب إلينا منك وكلمها فدخل علي والزبير على فاطمة فقالت انصرفا راشدين فما رجعا إليها حتى بايعا

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: المعجم الاوسط للطبرانی: 66/9؛ ذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد: 67/9

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح لغیرہ؛ تخریج: صحیح البخاری: 196/6؛ صحیح مسلم: 1380,1381/3

۵۳۲۔ زید بن اسلم رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی گئی تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بغرضِ مشورہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اس کا پتا لگا، وہ بھی آ کر کہنے لگے: دخترِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے ابا جان سے بڑھ کر ہمیں کوئی محبوب نہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ رضی اللہ عنہا بھی ہماری شفقتوں کی سب سے زیادہ مستحق ہیں اور بھی کچھ تسلی کی باتیں کیں۔ تھوڑی دیر بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ آئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہدایت یافتہ بن کر جاؤ۔ اس کے بعد وہ دونوں واپس نہ آئے یہاں تک کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کر دی۔ [1]

[533] حدثنا محمد بن محمد الواسطي الباغندي قثنا جعفر بن مسافر التنيسي قال نا محمد بن إسماعيل بن أبي فديك قثنا بن أبي ذئب قال حدثني سعد بن إبراهيم بن عبد الرحمن بن عوف عن أبيه عن الهمداني يعني عبد خير قال قلت لعلي من خير الناس بعد النبي صلى الله عليه وسلم قال الذي لا نشك فيه والحمد لله أبو بكر أبي قحافة قال قلت ثم من قال الذي لا نشك فيه والحمد لله عمر بن الخطاب قال قلت ثم أنت الذي تليهما قال لا ولا الذي يلي يليهما

۵۳۳۔ عبد خیر سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: لوگوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہیں؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، بلا شک وشبہ سیدنا ابوبکر سب سے افضل ہیں، میں نے کہا: پھر کون ہیں؟ تو فرمایا: تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، بلا شک وشبہ ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر میں نے کہا: اس کے بعد آپ ہے؟ تو فرمایا: میں نہیں، نہ ہی وہ شخص جو ان کے بعد آئے گا۔ [2]

[534] حدثنا محمد بن محمد قال حدثنا شيبان بن فروخ الأبلي قثنا أبو عوانة عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة وعن أبي سعيد الخدري قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا أصحابي فلو أنفق أحدكم مثل أحد ذهبا ما أدرك مد أحدهم ولا نصيفه

۵۳۴۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کرام کو بُرا مت کہو، پس اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو پھر بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے مد برابر یا اس کے نصف مد (دانے خرچ کرنے) کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔ [3]

[535] حدثنا محمد قثنا عبد الأعلى بن حماد النرمي قثنا بشر بن منصور عن سفيان الثوري عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي سعيد قال وقع بين خالد بن الوليد وبين عبد الرحمن بن عوف سباب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا أصحابي فلو أنفق أحدكم مثل أحد ذهبا ما أدرك عمل صاحبه ولا نصيفه

۵۳۵۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کرام کو بُرا مت کہو۔ پس اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو پھر بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے مد برابر یا اس کے نصف مد (دانے خرچ کرنے) کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔ [4]

---

[1] تحقیق: رجال الاسناد ثقات غیر محمد بن ابراہیم فقد سکت عنہ ابونعیم والخطیب؛ تخریج: لم اقف علیہ

[2] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: لم اقف علیہ

[3] تحقیق: رجال الاسناد ثقات لکن الروایۃ عن ابی سعید لا عن ابی ہریرۃ کما مضیٰ برقم: 5,6

[4] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم فی سابقہ

[536] حدثنا محمد بن سليمان العلاف في المحرم سنة تسع وتسعين ومائتين قثنا الربيع بن ثعلب قثنا أبو إسماعيل وهو المؤدب عن إسماعيل بن أبي خالد عن الشعبي عن أبي جحيفة قال سمعت علي بن أبي طالب يخطب فقال خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أبو بكر وعمر ثم رجل لو شئت لأخبرتكم به

۵۳۶۔ سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ منبر پر فرما رہے تھے: اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر شخص سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔ (1)

[537] حدثنا محمد بن سليمان قثنا الربيع بن ثعلب قثنا أبو إسماعيل عن إسماعيل عن أبي إسحاق عن الشعبي عن رجل عن علي قال أتاه أهل نجران فناشدوه لما زدتنا الى ارضنا فقال والله لا افعل ان عمر بن الخطاب كان رشيد الأمر ولن اغير ما فعل

۵۳۷۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس نجران کے کچھ لوگ آئے اور مجھے قسم دلائی کہ میں ان کی زمینوں میں کچھ اضافہ کروں؟ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں یہ کام نہیں کروں گا، یقیناً سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے کاموں میں بڑی بصیرت والے تھے، چنانچہ میں وہ کام نہیں بدل سکتا جو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ہو۔ (2)

[538] حدثنا عباس بن إبراهيم القراطيسي قثنا الحسن بن يزيد قثنا عبد الرحمن بن أبان الرازي عن كنانة بن جبلة عن بكير بن شهاب عن عبيد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أخيركم وأفضلكم أبو بكر واساني بنفسه وزوجني ابنته وخير أموالكم مال أبي بكر اعتق منه بلالا وحمل نبيكم الى دار الهجرة

۵۳۸۔ عبیداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں افضل ترین شخص ابوبکر ہے، جس نے مجھ پر احسان کیا ہے اور اپنی لختِ جگر کا نکاح میرے ساتھ کرایا۔ تمہارے مال میں سے اچھا مال، ابوبکر کا ہے۔ جس نے بلال کو آزاد کیا اور تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بوقتِ ہجرت مدینہ پہنچایا۔ (3)

[539] حدثنا عباس بن إبراهيم قثنا الحسن بن يزيد نا جرير بن عبد الحميد الرازي عن مغيرة عن إبراهيم قال أول من أسلم أبو بكر الصديق

۵۳۹۔ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام لانے والے انسان ہیں۔ (4)

[540] حدثنا عباس قثنا الحسن بن يزيد قال نا يزيد بن هارون عن أبي معشر قثنا أبو وهب مولى أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة أسرى بي قلت ان قومي لا يصدقوني قال فقال له جبريل عليه السلام يصدقك أبو بكر الصديق

۵۴۰۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو میں نے جبرائیل سے کہا: میری قوم مجھے جھٹلائے گی؟ جبرائیل نے جواب دیا: مگر ابوبکر آپ کی تصدیق کریں گے۔ (5)

---

(1) تحقیق: محمد بن سلیمان العلاف ہو ابن بالویۃ بن فہردیۃ بن عبداللہ بن مرزوق ابوبکر العلاف الحرمی ذکرہ الخطیب وسکت عنہ والباقون ثقات؛ تقدم تخریجہ فی رقم:40

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لابہام شیخ الشعبی؛ تخریج: کتاب الخراج لابی یوسف؛ ص:80

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا مع الارسال؛ تخریج: لم اقف علیہ

(4) تحقیق: الحسن بن یزید لم اجدہ والباقون ثقات تقدم تخریجہ فی رقم: 265,273

(5) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف ابی معشر نجیح وجہالۃ ابی وہب مولیٰ ابی ہریرۃ؛ تخریج: المعجم الاوسط للطبرانی: 166/7؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 170/3

[541] حدثنا العباس قثنا الحسن بن يزيد قثنا أبو بكر بن عياش عن عاصم عن زر عن عبد الله قال ان الله عز وجل نظر في قلوب العباد بعد قلب محمد صلى الله عليه وسلم فوجد قلوب اصحابه خير قلوب العباد فجعلهم وزراءه يقاتلون على دينه فما رأى المسلمون حسنا فهو عند الله حسن وما رأى المسلمون سيئا فهو عند الله سيء وقد رأى أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم جميعا ان يستخلفوا أبا بكر

۵۴۱۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے قلب اطہر کے بعد اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے دلوں پر نظر ڈالی تو صحابہ کرام کے دلوں کو بہتر پایا، تب ان کو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے خلفا بنایا جو دین کی خاطر لڑیں گے، پس جو چیز مسلمانوں کے نزدیک اچھی ہو، وہ اللہ کے ہاں بھی اچھی ہے اور جو چیز مسلمانوں کی نظر میں ناپسندیدہ ہو، وہ اللہ کے ہاں بھی ناپسندیدہ ہوگی اور نبی کریم ﷺ کے اصحاب کے نزدیک سیدنا ابوبکر ؓ کی خلافت پر اجماع تھا۔ [1]

[542] حدثنا جعفر بن محمد الفريابي قثنا أبو أيوب سليمان بن عبد الرحمٰن قثنا أيوب بن سويد قال حدثني يونس عن بن شهاب عن حميد بن عبد الرحمٰن ان أبا هريرة حدثه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث أبا بكر في الحجة التي أمره عليها قبل حجة الوداع يؤذن في الناس لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان .

۵۴۲۔ سیدنا ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع سے ایک سال پہلے دوران حج سیدنا ابوبکر ؓ کو سب کا امیر الحج بنایا اور فرمایا تھا کہ لوگوں میں یہ اعلان کر دیں۔ آیندہ کوئی مشرک حج نہیں کر سکے گا اور نہ ہی کوئی برہنہ حالت میں طواف کرے گا۔ [2]

[543] حدثنا جعفر قال نا عمرو بن عثمان بن كثير بن دينار قال نا بشر بن شعيب عن أبيه عن الزهري قال وحدثني حمزة بن عبد الله بن عمر ان عبد الله بن عمر قال لما اشتكى رسول الله صلى الله عليه وسلم شكواه الذي توفي فيه قال ليصل للناس أبو بكر فقالت له عائشة يا رسول الله ان أبا بكر رجل رقيق لا يملك دمعه حين يقرأ القرآن فمر عمر ليصل للناس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصل بهم أبو بكر فراجعته عائشة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصل للناس أبو بكر فإنكن صواحب يوسف فقالت عائشة وما حملني حينئذ على ان اكلمه في ذلك الا كراهية ان يتشاءم الناس بأول رجل يقوم مقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فوالله ما كان يقع في نفسي ان يحب الناس رجلا يقوم مقام رسول الله ابدا

۵۴۳۔ سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مرضِ وفات میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے فرمایا: ابوبکر کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیّدہ عائشہ ؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ تو بہت نرم دل انسان ہیں۔ قرآن پڑھتے وقت روتے رہتے ہیں۔ آپ سیدنا عمر ؓ کو حکم دیجیے کہ وہ نماز پڑھائیں تو آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ابوبکر کو چاہئے کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں پھر سیّدہ عائشہ ؓ نے اسی طرح کہا: پھر آپ نے وہی بات دہرائی اور فرمایا کہ تم صواحباتِ یوسف کی طرح کرنا چاہتی ہو۔ سیّدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں: مجھے تو اس اصرار پر صرف اس بات نے اُبھارا کہ لوگ نبی کریم ﷺ کے پہلے قائم مقام بننے والے شخص سے بدشگون نہ ہو جائیں اور مجھے خیال نہ تھا کہ لوگ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی کو ان کے مقام پر کبھی کھڑے ہونے کے لیے پسند کریں گے۔ [3]

---

[1] تحقیق: الحسن بن یزید لم اجدہ والباقون ثقات؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/379؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 9/118؛ مسند ابی داؤد للطیالسی: 1/33؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/78؛ وقال محب الطبری (ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ: 1/267) ہذا من اقوی ادلۃ علی صحۃ خلافتہ فان الاجماع قطعی

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ایوب بن سوید وہو الرملی؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 177

[3] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 2/165؛ صحیح مسلم: 1/313

[544] حدثنا جعفر قال حدثني عباس العنبري قثنا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهري فذكر بإسناده نحوه

۵۴۴۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اس طرح روایت منقول ہے۔ ❶

[545] حدثنا جعفر قثنا محمد بن خلاد الباهلي قثنا يحيى قثنا إسماعيل قال قال عامر اشهد على أبي جحيفة انه قال اشهد على علي انه قال يا وهب الا أخبرك بأفضل هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم عمر ثم رجل آخر

۵۴۵۔ سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: وہب! کیا میں تمہیں اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل شخص کے بارے میں خبر نہ دوں؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پھر ایک اور شخص ہیں۔ ❷

[546] حدثنا جعفر قثنا وهب بن بقية قال انا خالد بن عبد الله عن إسماعيل بن أبي خالد عن عامر الشعبي قال قال أبو جحيفة قال علي الا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها قلت بلىٰ قال أبو بكر ثم عمر ثم رجل آخر.

۵۴۶۔ سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے سب سے افضل شخص کے بارے میں خبر نہ دوں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! تو انہوں نے فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پھر ایک اور شخص۔ ❸

[547] حدثنا جعفر قثنا وهب بن بقية قال انا خالد بن عبد الله عن بيان بن بشر عن عامر الشعبي عن أبي جحيفة قال قال علي بن أبي طالب الا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم عمر ثم رجل آخر

۵۴۷۔ سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے سب سے افضل شخص کے بارے میں خبر نہ دوں؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پھر ایک اور شخص ہیں۔ ❹

[548] حدثنا جعفر قثنا محمد بن المثنى ومحمد بن بشار قالا نا عبد الرحمن بن مهدي قثنا سفيان الثوري عن حبيب بن أبي ثابت عن عبد خير قال سمعت عليا يقول خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم عمر ولو شئت لسميت الثالث

۵۴۸۔ عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل شخص سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا بھی نام لے سکتا ہوں۔ ❺

[549] حدثنا جعفر قثنا عبيد الله بن معاذ قثنا أبي قثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة قال سمعت عليا وهو يخطب الا أخبركم بخير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أبو بكر ثم قال الا أخبركم بخير الناس بعد أبي بكر عمر

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم فی سابقہ

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 1/304

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: کشف الخفاء للعجلونی: 1/237

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: تقدم فی سابقہ

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: تقدم تخریجہ

۵۴۹۔ سیدنا عبداللہ بن سلمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ برسر منبر فرما رہے تھے: کیا میں تم کو اس بات کی خبر نہ دوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہیں؟ وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد لوگوں میں سب سے زیادہ کون افضل ہیں؟ وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ [1]

﴿550﴾ حدثنا جعفر قثنا عبيد الله بن معاذ قثنا أبي قثنا شعبة عن حبيب بن أبي ثابت سمع عبد خير عن علي مثل ذلك

۵۵۰۔ عبد خیر نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل روایت بیان کی ہے۔ [2]

﴿551﴾ حدثنا جعفر قال نا عبد الله بن عمر بن أبان الجعفي أبو عبد الرحمن قثنا حسين بن علي عن زائدة عن السدي عن عبد خير قال قال علي ان خير من ترك نبيكم بعده أبو بكر ثم عمر ولقد علمت مكان الثالث

۵۵۱۔ عبد خیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد سب سے افضل شخص سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو چھوڑا ہے پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور البتہ میں تیسرے شخص کا بھی نام جانتا ہوں۔ [3]

﴿552﴾ حدثنا جعفر قثنا محمد بن المثنى ومحمد بن بشار قالا نا عبد الرحمن بن مهدي قثنا سفيان الثوري عن جامع بن أبي راشد عن أبي يعلى منذر الثوري عن ابن الحنفية قال قلت يا أبت من خير الناس بعد رسول الله فقال أبو بكر قلت ثم من قال ثم عمر

۵۵۲۔ محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل انسان کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، میں نے کہا: ان کے بعد کون ہیں؟ تو فرمایا: پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ [4]

﴿553﴾ حدثنا جعفر قثنا أحمد بن خالد قثنا إسحاق بن يوسف قثنا سفيان عن جامع عن أبي يعلى عن محمد بن الحنفية قال قلت لعلي يا ابتاه أي الناس خير بعد النبي صلى الله عليه وسلم فقال أبو بكر قلت ثم من قال ثم عمر -

۵۵۳۔ محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ابا جان! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل انسان کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، میں نے کہا: اس کے بعد کون ہیں؟ تو فرمایا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ۔ [5]

[554] حدثنا جعفر قال حدثني أحمد بن خالد قثنا شعيب بن حرب قثنا سفيان الثوري عن جامع بن أبي راشد عن منذر الثوري عن محمد بن الحنفية قال قلت لأبي من خير هذه الأمة بعد نبيها قال يا بني خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر قال قلت ثم من قال ثم عمر

۵۵۴۔ محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ابا جان! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل انسان کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میرے بیٹے! اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے کہا: ان کے بعد کون؟ تو فرمایا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ [6]

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 199/7

[2] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: تقدم فی سابقہ

[3] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: تقدم تخریجہ فی رقم: 170

[4] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: کشف الخفاء للعجلونی: 237/1

[5] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: تقدم فی سابقہ

[6] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: تقدم فی سابقہ

[555] حدثنا جعفر قال حدثني أبو بكر بن أبي شيبة قثنا زيد بن الحباب قال حدثني معاوية بن صالح قال حدثني ربيعة بن يزيد الدمشقي عن عبد الله بن عامر اليحصبي قال سمعت معاوية بن أبي سفيان يقول إياكم والأحاديث إلا حديث كان على عهد عمر فإن عمر كان يخيف الناس بالله سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إنما أنا خازن فمن أعطيته عن طيب نفس فيبارك له فيه ومن أعطيته عن مسألة وشره كان كالذي يأكل ولا يشبع

۵۵۵۔ عبداللہ بن عامر یحصبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: تم صرف سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں روایت کی جانے والی روایات بیان کرو کیونکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا خوف دلاتے تھے اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کا فہم عطا کر دیتا ہے، یہ بھی سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تقسیم کرنے والا ہوں اللہ دینے والا ہے۔ جس کو میں خوشی سے دوں تو اس میں برکت ہوگی اور جسے میں اس کی برائی کی وجہ سے یا مانگنے کے سبب دوں تو وہ کھائے گا تو ضرور مگر سیر نہیں ہوگا۔ ❶

[556] حدثنا الهيثم بن خلف الدوري قثنا عبد الله بن مطيع قثنا هشيم عن حصين قال سمعت المسيب بن عبد خير الهمداني يحدث عن أبيه قال سمعت علي بن أبي طالب على المنبر وهو يقول ان خير هذه الأمة بعد النبي صلى الله عليه وسلم أبو بكر ثم عمر وأنا قد أحدثنا بعدهم احداثا يقضي الله فيها ما أحب

۵۵۶۔ عبد خیر ہمدانی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بر سر منبر فرما رہے تھے: اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں پھر صرف ہماری باتیں ہیں (حقیقت یہ ہے) اس کے بعد اللہ کی مرضی جیسا وہ ارادہ کرے گا وہی ہوگا۔ ❷

[557] حدثنا أبو عمر محمد بن جعفر القرشي الكوفي قثنا جعفر بن حميد القرشي قثنا يونس بن أبي يعفور عن أبيه قال جلست أنا وجعفر بن عمرو بن حريث وسعيد بن اشوع القاضي إلى فلان بن سعيد أو سعيد بن فلان قال فحدثنا أن نفرا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم اتوه فقالوا يا رسول الله أرنا رجلا من أهل الجنة فقال النبي من أهل الجنة وأبو بكر وعمر من أهل الجنة وعثمان من أهل الجنة وعلي من أهل الجنة وطلحة من أهل الجنة والزبير من أهل الجنة وعبد الرحمٰن بن عوف من أهل الجنة وسعد بن أبي وقاص من أهل الجنة قال سعيد بن فلان أو فلان بن سعيد وأنا من أهل الجنة والله لا أخبره بعدكم أحدا ابدا

۵۵۷۔ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں کوئی جنتی آدمی دکھا دیجیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبی (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک خود) جنتی، ابوبکر صدیق جنتی، عمر جنتی، عثمان جنتی، علی جنتی، طلحہ جنتی، زبیر جنتی، عبدالرحمٰن بن عوف جنتی اور سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں، پھر سعید بن فلاں یا فلاں بن سعید نے کہا: میں اہل جنت سے ہوں اور اللہ کی قسم! آج کے بعد یہ خبر میں آپ کسی کو نہیں دوں گا۔ ❸

[558] حدثنا محمد بن يونس القرشي قال نا يونس بن عبيد الله قثنا مبارك بن فضالة عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن بن عمر عن عمر بن الخطاب قال اتهموا الرأي على الدين فلقد رأيتني يوم أبي جندل وأنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم برأيي اجتهادا إليه

---

❶ تحقیق: إسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم: 718/2

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح لغیرہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 128

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 81,82

ما آلو عن الحق والكتاب يكتب بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اكتبوا بسم الله الرحمٰن الرحيم فقال سهيل بن عمرو اذن قد صدقناك بما تقول ولكنا نكتب كما نكتب باسمك اللهم فرضي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبيت عليهم حتى قال لي رسول الله ترى أني قد رضيت وتأبى قال فرضيت

۵۵۸۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ لوگ مجھ پر دین کے متعلق اپنی رائے کی دخل اندازی کی تہمت لگاتے ہیں۔ حالانکہ میں سیدنا ابوجندل رضی اللہ عنہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ اکثر اپنی رائے پر اعتماد کرتا تھا۔ دین کے متعلق کوئی کسر نہیں کرتا تھا اور صلح نامہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لکھا جا رہا تھا تو فرمایا: لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سہیل بن عمرو نے کہا: تب تو ہم نے آپ کی تصدیق کر لی بلکہ اس طرح لکھو جس طرح ہم لکھتے ہیں۔ تیرے نام سے اے اللہ۔ اس بات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو راضی ہو گئے لیکن یہ بات مجھے پسند نہ آئی۔ یہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا: میں تو راضی ہوں، مگر آپ راضی نہیں ہوئے تو پھر میں نے کہا: میں بھی راضی ہوں۔ [1]

[559] حدثنا محمد بن يونس قال نا محمد بن الطفيل قثنا الصبي بن الأشعث عن عطية عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان أهل الدرجات العلى ليراهم من تحتهم كما يرى أحدهم الكوكب الدري الغابر في أفق من آفاق السماء وان أبا بكر وعمر لمنهم وأنعما قلت وما أنعما قال أخصبا

۵۵۹۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جنت میں) مقام علیین والوں کو ان سے نچلے مقام والے اسی طرح دیکھیں گے جیسے تم افق آسمان میں طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو اور بلاشبہ ابوبکر اور عمر انہی میں سے ہیں اور ان سے بھی اچھے ہیں۔ میں نے پوچھا: ''انعما'' کا کیا مطلب ہے تو انہوں نے فرمایا: اس سے بھی زیادہ تروتازہ ہوں گے۔ [2]

[560] حدثنا محمد بن يونس قال نا يحيى بن يعلى قال أبي نا غيلان بن جامع عن جعفر بن إياس عن مجاهد عن بن عباس قال لما نزلت هذه الآية { والذين يكنزون الذهب والفضة } كبر على المسلمين وقالوا ما يستطيع أحد ان يدع مالا لولده فقال عمر بن الخطاب أنا أفرج عنكم فانطلق عمر وأتبعه ثوبان فأتيا النبي صلى الله عليه وسلم فقال عمر يا نبي الله انه قد كبر على أصحابك هذه الآية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله لم يفرض الزكاة إلا ليطيب ما بقي من أموالكم وانما فرض المواريث لأموال تبقى بعدكم قال فكبر عمر وكبر المسلمين

۵۶۰۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ (والذین یکنزون الذھب والفضۃ) تو صحابہ کرام پر یہ بات گراں گزری کہ آئندہ کوئی بھی ہم سے اپنی اولاد کے لیے کچھ مال چھوڑ نہ پائے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ مشکل حل کرتا ہوں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نکلے، ان کے پیچھے سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بھی چل پڑے دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آیت صحابہ کرام پر بہت گراں گزری ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے زکوٰۃ کو اس لیے فرض کیا ہے تاکہ باقی مال کو پاک کیا جائے اور وراثت کو اس مال پر لاگو کیا جو کسی کی موت کے بعد باقی رہتا ہے، یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ کرام نے اللہ اکبر کہا۔ [3]

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف جداالاجل محمد بن یونس بن موسیٰ بن سلیمان السامی الکدیمی القرشی ابوالعباس البصری فانہ متروک

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف جداالاجل الکدیمی؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 131,165

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف جداالاجل الکدیمی؛ تخریج: سنن ابی داود: 126/2؛ السنن الکبریٰ للبیہقی: 83/4؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 408/1

[561] حدثنا محمد بن يونس قثنا بكر بن الأسود قثنا محمد بن أبي حفص العطار عن يزيد بن أبي زياد عن عون بن أبي جحيفة عن أبيه قال سألنا علي بن أبي طالب عن أبي بكر وعمر فقال إني لأحسبهما من السبعين الذين سألهم الله عز وجل موسى بن عمران فأخبرك ما أعطى محمدا ثم تلا { واختار موسى قومه سبعين رجلا } الآية

۵۶۱۔ سیّدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں پوچھا؟ تو انہوں نے فرمایا: میرا گمان ہے ان ستر آدمیوں کو سیدنا موسیٰ بن عمران (علیہ السلام) نے اللہ سے مانگا تھا مگر وہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیے گئے ہیں پھر یہ آیت تلاوت کی: {واختار موسی قومه سبعين رجلا} اور انہوں نے اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو منتخب کیا۔ [1]

[562] حدثنا محمد بن يونس قثنا أبو النعمان محمد بن الفضل السدوسي في صحته سنة ثمان ومائتين واستملى هذا الحديث بندار قثنا ثابت أبو زيد قثنا هلال بن خباب أن رجلا أعمى حدثهم وكان كثير المآثر وكان جليسا لأبي سليمان عن أبي سليمان عن أبي ذر أن النبي صلى الله عليه وسلم توجه نحو أحد فاتبعه أبو ذر فالتفت النبي صلى الله عليه وسلم فقال أبو ذر قال لبيك وسعديك وانا فداءك فذكر حديثا طويلا وقال في آخره أتاني جبريل عليه السلام ان بشر أمتك انه من قال لا إله إلا الله مخلصا فذكر خيرا كثيرا فلما جاء المدينة قال ادعو الى أبا الدرداء فجاء فأمره أن يبشر الناس فرده عمر بن الخطاب قال يا نبي الله إذا يتكل الناس على قول لا إله إلا الله ويتركوا العمل فقال النبي صلى الله عليه وسلم ارشدك الله أو نحوا من هذا

۵۶۲۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبل اُحد کی طرف چل پڑے، ابوذر بھی پیچھے چل دیئے، آپ نے مڑکر دیکھا اور فرمایا: اے ابوذر! سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حاضر ہوں اور آپ پر قربان ہوں، پھر انہوں نے ایک طویل حدیث بیان کی، جس کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل نے مجھ سے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو خوشخبری دو جو بھی ان میں لا الہ الا اللہ اخلاص سے پڑھے گا، اس کے لیے بہت زیادہ بہتری ہے، چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو فرمایا: ابوالدرداء کو بلاؤ، وہ آئے، آپ نے انہیں حکم دیا کہ جاؤ لوگوں کو یہ خوشخبری سناؤ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے گزارش کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس طرح نہ کیجئے تاکہ لوگ سستی نہ کریں اور وہ صرف کلمہ پڑھنے پر ہی اعتماد نہ کرلیں اور اعمال چھوڑ نہ جائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر! اللہ نے تجھے سیدھے راستے پر چلایا ہے یا اس کی مثل کوئی اور بات ارشاد فرمائی۔ [2]

[563] حدثنا محمد بن يونس قثنا عبد الرحمن بن جبلة قثنا العباس بن محمد الهلالي قال نا بريد بن أبي مريم عن أبيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أبو بكر وعمر سيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين ما خلا النبيين والمرسلين

۵۶۳۔ سیدنا برید بن ابی مریم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمار ہے تھے: انبیا ورسل کے علاوہ ابوبکر وعمر تمام جنتی عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔ [3]

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل الکدیمی وفیہ ضعیفان آخران ہما محمد بن ابی حفص العرار الکوفی ویزید بن ابی زیاد؛ ذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد: 24/7

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل الکدیمی وفیہ مجہول وہو شیخ ہلال ابن خباب والحدیث صحیح جزء البشری دون ذکر عمر؛
انظر: صحیح بخاری: 283/10؛ صحیح مسلم: 95/1

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل الکدیمی؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 93

[564] حدثنا عمر بن يوسف بن الضحاك المخرمي املاء في سنة خمس وثمانين ومائتين قال نا محمد بن عبد الله الخراساني قثنا محمد بن أحمد المروزي قال نا عمر بن عبد الله الشجري قال حدثني عمر بن يعقوب قثنا عمرو الخراساني عن حماد بن سلمة عن ثابت عن أنس عن أبي بكر الصديق قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا بكر اعطاك الله رضوانه الأكبر قال بأبي وأمي وما رضوانه الأكبر قال إذا كان يوم القيامة تجلى للخلائق عامة ولك خاصة

۵۶۴۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ابوبکر! اللہ تعالیٰ آپ کو (قیامت کے دن) ''رضوان اکبر'' سے نوازے گا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں یہ رضوان اکبر کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے لیے تجلی عام اور آپ کے لیے تجلی خاص فرمائے گا۔ (1)

[565] حدثنا عمر بن يوسف قثنا إبراهيم بن راشد الأدمي قثنا معلى بن عبد الرحمٰن الواسطي قثنا عبد الحميد بن جعفر عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كنت متخذا خليلا لاتخذت أبا بكر خليلا ولكن أخوة الإسلام أفضل

۵۶۵۔ سیّدہ عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن اسلامی اخوت افضل ہے۔ (2)

[566] حدثنا عمر قثنا إبراهيم بن راشد قال حدثني مسلم بن إبراهيم نا وهيب بن خالد عن أيوب عن عكرمة عن بن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كنت متخذا خليلا لاتخذت أبا بكر خليلا ولكن أخوة الإسلام أفضل

۵۶۶۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوت بہتر ہے۔ (3)

[567] حدثنا عمر نا إبراهيم نا معلى بن عبد الرحمٰن نا عبد الحميد بن جعفر عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سدوا الأبواب التي في المسجد إلا باب أبي بكر

۵۶۷۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر صدیق کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کردو۔ (4)

[568] حدثنا محمد بن محمد الباغندي قثنا محمد بن معمر البحري قال حدثني الحسين بن الحسن قثنا شريك عن إبراهيم بن المهاجر عن عطية عن أبي سعيد يعني الخدري قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إن أهل عليين ليراهم من هو أسفل منهم كما ترون الكوكب الدري وأن أبا بكر وعمر منهم وأنعما

---

(1) تحقیق: اسنادہ موضوع فیہ کذاب وضعیف ومجاہیل؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 78/3؛ کتاب الموضوعات لابن الجوزی: 1/304,308

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل معلّٰی بن عبدالرحمٰن واسطی فانہ متروک متہم بالوضع؛ تخریج: المعجم الاوسط للطبرانی: 306/2؛ سنن الدارمی: 451/2

(3) تحقیق: رجال الاسناد ثقات عدا عمر بن یوسف فقد سکت عنہ الخطیب؛ تقدم فی سابقہ

(4) تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل معلّٰی بن عبدالرحمٰن والحدیث صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 331

۵۶۸۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مقام علیین والوں کو ان سے نچلے مقام والے اسی طرح دیکھیں گے جیسے تم افق آسمان میں طلوع ہونے والے روشن ستارے کو دیکھتے ہو اور بلاشبہ ابوبکر اور عمر انہی میں سے ہیں اور وہ بڑے اچھے ہیں۔ (1)

[569] حدثنا محمد بن محمد قال حدثني الحسن بن أبي شعيب الحراني نا مسكين بن بكير عن هارون النحوي عن أبان بن تغلب عن عطية عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أهل عليين ليرون من أسفل منهم كما ترون الكوكب الدري من آفاق السماء وأن أبا بكر وعمر منهم وأنعما

۵۶۹۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً مقام علیین والوں کو ان سے نچلے مقام والے اسی طرح دیکھیں گے جس طرح کہ تم افق آسمان میں طلوع ہونے والے روشن ستارے کو دیکھتے ہو اور بلاشبہ ابوبکر اور عمر انہی میں سے ہیں اور وہ بڑے اچھے ہیں۔ (2)

[570] حدثنا جعفر بن محمد الفريابي قثنا محمد بن عثمان بن خالد نا إبراهيم بن سعد عن صالح بن كيسان عن بن شهاب عن حمزة بن عبد الله بن عمر انه سمع عبد الله بن عمر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا انا نائم إذ أتيت بقدح لبن فشربت منه حتى اني أرى الري يخرج من اطرافي قال ثم أعطيت فضلي عمر فقال من حوله فما اولت ذلك يا رسول الله قال العلم

۵۷۰۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواب میں میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے وہ پیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی میں نے اپنے ناخنوں سے نکلتی ہوئی محسوس کی، پھر میں نے بچا ہوا عمر کو دیا، اردگرد بیٹھے صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اس کی کیا تعبیر فرماتے ہیں؟ فرمایا: علم۔ (3)

[571] حدثنا جعفر نا قتيبة بن سعيد نا الليث بن سعد عن عقيل عن الزهري عن حمزة بن عبد الله بن عمر بن الخطاب قال لما اشتد برسول الله صلى الله عليه وسلم وجعه الذي توفي فيه قال ليصل للناس أبو بكر

۵۷۱۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرضِ وفات میں ارشاد فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ (4)

[572] حدثنا جعفر قثنا مزاحم بن سعيد نا عبد الله بن المبارك قال انا يونس عن الزهري قال حدثني حمزة بن عبد الله بن عمر ان عبد الله بن عمر قال كان عمر يقول في المسجد بأعلى صوته اجتنبوا اللغو في المساجد

۵۷۲۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: مسجدوں میں بہ آواز بلند عبث گفتگو سے اجتناب کرو۔ (5)

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف فیہ اربعۃ ضعفاء: الحسین بن الحسن الفزاری الکوفی؛ شریک ہو ابن عبداللہ النخعی؛ وابراہیم بن المہاجر بن جابر البجلی الکوفی؛ وعطیۃ بن سعد العوفی والحدیث حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 131,165

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عطیۃ العوفی والباقون ثقات والحدیث حسن کما مضیٰ فیما قبلہ

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 320

(4) تحقیق: مرسل رجالہ ثقات وقد مضیٰ موصولا صحیحا برقم: 78

(5) تحقیق: مزاحم بن سعید لم اجدہ؛ والباقون ثقات؛ تخریج: لم اقف علیہ

[573] حدثنا أبو مسلم إبراهيم بن عبد الله الكشي قثنا حجاج بن المنهال قثنا حماد عن علي بن زيد عن عبد الرحمٰن بن أبي بكرة عن أبيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم تعجبه الرؤيا الحسنة فيسأل عنها فقال ذات يوم أيكم رأى رؤيا فقال رجل رأيت كأن ميزانا من السماء فوزنت وأبو بكر فرجحت بأبي بكر ووزن أبو بكر بعمر فرجح أبو بكر بعمر ثم وزن عمر وعثمان فرجح عمر بعثمان ثم رفع الميزان فاستاء لها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال خلافة نبوة ثم يؤتي الله الملك من يشاء

۵۷۳۔ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام سے جس کو کوئی اچھا خواب آتا تو اس کے بارے میں سوال کرتے۔ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کس نے خواب دیکھا ہے؟ ایک آدمی نے عرض کیا: میں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک میزان اترا اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے وزن میں بھاری رہے، پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پلڑا وزنی ہوا پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ وزنی ثابت ہوئے پھر وہ میزان اوپر اٹھا لیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس خواب سے کبیدہ خاطر ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نبوت والی خلافت ہے پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا بادشاہی عطا کرے گا۔ ❶

[574] حدثنا إبراهيم قثنا الحكم بن مروان قثنا النضر بن إسماعيل البجلي عن محمد بن سوقة عن منذر الثوري عن محمد بن الحنفية قال قلت لأبي يا أبت من خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أبو بكر قلت ثم من قال أو ما علمت قلت لا قال عمر قال ثم عجلت للحداثة فقلت ثم أنت يا أبت فقال يا بني أبوك رجل من المسلمين له ما لهم وعليه ما عليهم

۵۷۴۔ محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، میں نے پوچھا: پھر کون ہیں تو فرمایا: تجھے اس کے بارے میں نہیں پتہ؟ میں نے کہا: نہیں، تو فرمایا: وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے جذباتی ہو کر کہا: ان کے بعد تو آپ ہی ہیں؟ فرمایا: نہیں تمہارا باپ تو عام مسلمان ہے۔ ❷

[575] حدثنا إبراهيم بن عبد الله قثنا الحكم بن مروان قثنا فرات بن السائب عن ميمون بن مهران عن بن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم أراد ان يبعث رجلا في حاجة وأبو بكر عن يمينه وعمر عن يساره فقال علي الا تبعث هذين فقال كيف أبعثهما وهما من الدين كمنزلة السمع والبصر من الرأس

۵۷۵۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی آدمی کو کسی کام پر بھیجنا چاہتے تو اس وقت حالانکہ سیدنا ابوبکر دائیں طرف اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بائیں طرف ہوتے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرماتے: علی! ان شخصیات کو کسی کام پر کیوں نہیں بھیجتے؟ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے: میں ان کو کس طرح کام بھیج سکتا ہوں، ان دونوں کا تو دین اسلام میں مقام ایسے ہی ہے جیسے آنکھ اور کان کا سر میں ہوتا ہے۔ ❸

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل علی بن زید بن جدعان والحدیث صحیح بمتابعتہ وشواہدہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 194

❷ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 403

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً لاجل فرات بن سائب وہو ابوسلیمان وقیل ابوالمعلی الجزری فانہ متروک متہم بالکذب؛

تخریج: تاریخ بغداد للخطیب: 8/459؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 4/93

[576] حدثنا إبراهيم بن عبد الله قثنا محمد بن سنان العوقي قثنا همام عن ثابت عن أنس عن أبي بكر قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن في الغار يا أبا بكر ما ظنك باثنين الله ثالثهما .

۵۷۶۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا، ہم اس وقت غار میں تھے کہ آپ کا ان دو کے بارے میں کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہو۔ (1)

[577] حدثنا إبراهيم قثنا عمرو بن مرزوق قال انا مالك بن أنس عن بن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن بن عباس عن عمر قال لما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم اجتمع المهاجرون الى أبي بكر واجتمعت الأنصار الى سقيفة بني ساعدة وذكره بطوله .

۵۷۷۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا فانی سے رخصت ہوئے تو مہاجرین کا گروہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اور انصار کا گروہ سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو گیا۔ (2)

[578] حدثنا إبراهيم قثنا سليمان بن داود قثنا محمد بن إسماعيل قثنا عاصم بن عمر عن سهيل بن أبي صالح عن محمد بن إبراهيم بن الحارث عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي أروي السدوسي قال كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم فطلع أبو بكر وعمر فقال الحمد لله الذي ايدني بهما

۵۷۸۔ سیدنا ابواروی سدوسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے کہ جس نے تم دونوں کے ذریعہ میری مدد فرمائی۔ (3)

[579] حدثنا إبراهيم قثنا عمر بن موسى الحادي قال حدثني إبراهيم بن سعد قال حدثني أبي عن نافع بن جبير بن مطعم عن أبيه أن امرأة أتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمته في شيء فأمر بأمره فقالت أرأيت إن لم أجدك فقال انت أبا بكر

۵۷۹۔ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خاتون حاضر ہوئی، اس نے کسی معاملہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات چیت کی، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر (میں آؤں اور) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پاؤں، تو کیا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر کے پاس چلی جانا۔ (4)

[580] حدثنا إبراهيم قثنا سليمان بن حرب قثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة قال قال علي الا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها ثم قال أبو بكر ثم قال الا أخبركم بخير هذه الأمة بعد أبي بكر ثم قال عمر

۵۸۰۔ عبداللہ بن سلمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا: خبردار! میں تمہیں اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہتر آدمی کی خبر دیتا ہوں، وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر فرمایا: خبردار! میں تمہیں اس امت میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد بہتر آدمی کی خبر دیتا ہوں، وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (5)

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 23

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 12/144؛ مسند الامام احمد: 1/55

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عاصم بن عمر بن حفص العمری؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 37

(4) تحقیق: اسنادہ ضعیف والحدیث صحیح؛ انظر: صحیح البخاری: 3/17/7,206؛ صحیح مسلم: 4/185؛ مسند الامام احمد: 4/83

(5) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/106؛ کتاب السنۃ لعبداللہ بن احمد: 2/583

[581] حدثنا إبراهيم قثنا إبراهيم بن مرزوق قال المسعودي عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم ان أهل الدرجات العلى ليراهم من هو دونهم كما يرى الكوكب الدري في أفق من آفاق السماء وان أبا بكر وعمر منهم وانعما.

۵۸۱۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ مقام علیین والوں کو ان سے نچلے مقام والے اسی طرح دیکھیں گے جس طرح کہ تم افق آسمان میں طلوع ہونے والے روشن ستارے کو دیکھتے ہو اور بلاشبہ ابوبکر اور عمر انہی میں سے ہیں اور وہ بڑے اچھے ہیں۔ ❶

[582] حدثنا إبراهيم قثنا عبد الله بن رجاء قال انا زائدة عن عبد الملك بن عمير عن أبي بردة بن أبي مومى عن أبيه قال مرض النبي صلى الله عليه وسلم فقال مروا أبا بكر فليصل بالناس فقالت عائشة يا رسول الله ان أبا بكر رجل رقيق فقال مروا أبا بكر فليصل بالناس فقالت عائشة يا رسول الله ان أبا بكر رجل رقيق فقال مروا أبا بكر فليصل بالناس فإنكن صواحبات يوسف قال فأم أبو بكر الناس في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم

۵۸۲۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ مرض ارشاد فرمایا: ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بڑے رقیق القلب انسان ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بڑے رقیق القلب انسان ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں بلاشبہ تم میرے ساتھ صواحباتِ یوسف کی طرح کرنا چاہتی ہو۔

راوی کہتے ہیں: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں لوگوں کی امامت کروائی۔ ❷

[583] حدثنا إبراهيم نا القعنبي قثنا سفيان عن الزهري عن عروة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ما نفعنا مال ما نفعنا مال أبي بكر

۵۸۳۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیں کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا کہ جتنا فائدہ ابوبکر صدیق کے مال نے پہنچایا ہے۔ ❸

[584] حدثنا إبراهيم قثنا القعنبي قثنا سفيان عن عمرو عن يحيى بن جعدة عن بن عباس قال قال لي عمر الآن لو ان لي الدنيا وما فيها لافتديت به من هول يوم المطلع قال بن عباس فقلت صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ففارقك وهو عنك راض وصحبت أبا بكر ففارقك وهو عنك راض ثم وليت المسلمين فعدلت فيهم قال أعد علي كلماتك

۵۸۴۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: اگر میرے پاس دنیا و مافیہا ہوتی تو قیامت کی ہولناکی سے چھٹکارے کے لیے فدیہ میں دے دیتا۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے کہا: آپ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں اور آپ رضامندی کی حالت میں آپ سے جدا ہوئے، پھر آپ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے، انہوں نے رضامندی کی حالت میں آپ کو داغِ مفارقت دیا، پھر آپ خلیفہ بنے اور انصاف کیا، یہ سن کر انہوں نے کہا: یہ باتیں مجھ پر دہراؤ۔ ❹

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لکنہ حسن بمتابعتہ وقد مر رقم: 31,165.

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 78 ❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 24

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/92؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/354؛ التاریخ لابن شبۃ: 1/268

[585] حدثنا إبراهيم قثنا القعنبي قثنا سلمة بن وردان قال سمعت أنسا قال سأل النبي صلى الله عليه وسلم أصحابه من أصبح صائما اليوم قال عمر انا قال فمن تصدق اليوم قال عمر انا قال فمن عاد مريضا قال عمر انا قال فمن شيع جنازة قال عمر انا قال وجبت لك يعني الجنة

۵۸۵۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا: آج کس نے روزہ رکھا ہے؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے، پھر پوچھا: آج کس نے صدقہ دیا ہے؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے، پھر پوچھا: آج کس نے مریض کی عیادت کی ہے؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے، پھر پوچھا: آج کس نے جنازہ پڑھا ہے؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت آپ کے لیے واجب ہوگئی ہے۔ [1]

[586] حدثنا إبراهيم قثنا عمران بن مسيرة قثنا بن إدريس عن ليث عن القاسم أبي هاشم عن سعيد بن قيس الخارفي قال سمعت عليا يقول على المنبر سبق رسول الله صلى الله عليه وسلم وصلى أبو بكر وثلث عمر ثم خبطتنا فتنة فما شاء الله

۵۸۶۔ قیس خارفی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: اوّل درجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوم سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سوم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ ان کے بعد ہمیں فتنوں نے گھیر لیا، اب جو اللہ چاہے گا وہی ہوگا۔ [2]

[587] حدثنا إبراهيم نا الرمادي قثنا سفيان قثنا الأعمش عن عبد الله بن مرة عن أبي الأحوص عن عبد الله قال ونا الرمادي قثنا أبو معاوية الضرير عن الأعمش عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن مسعود ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ابرأ الى كل خليل من خلته ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت أبا بكر خليلا ولكن ود وإخاء ايمان وان صاحبكم خليل الله قال سفيان بن عيينة يعني نفسه صلى الله عليه وسلم

۵۸۷۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمام دوستوں کی دوستی سے اعلان برأت کرتا ہوں اور اگر میں کسی کو (لوگوں میں سے) اپنا دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن ایمانی محبت اور اخوت بہتر ہے بلاشبہ تمہارا نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کا دوست ہے۔ [3]

[588] حدثنا إبراهيم نا الرمادي قثنا سفيان عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت ما أدركت أبوي قط الا وهما يدينان وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتينا في كل يوم طرفي النهار فأتانا ذات يوم في نحرة الظهيرة فقال يا أبا بكر هل علينا من عين فقال يا رسول الله إنما انا وأم رومان وعائشة قال فإن الله عز وجل قد أذن لي بالهجرة قال فالصحبة يا رسول الله قال لك الصحبة قال فإن عندي راحلتين قد أعددتهما لهذا اليوم فخذ إحداهما فقال بالثمن يا أبا بكر فخرجا جميعا قال سفيان ولم اسمعه من الزهري حدثونا عنه

۵۸۸۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ہمیشہ اپنے والدین کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خدمت گزار پایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر دن صبح وشام ہمارے پاس آیا کرتے تھے مگر ایک دن بھری دوپہر تشریف لا کر فرمانے لگے: ہمارے اوپر کوئی جاسوس تو نہیں ہے؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم، عائشہ اور اس کی ماں ام رومان کے علاوہ کوئی بھی نہیں۔ تو فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے ہجرت کا حکم دے دیا ہے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف سلمۃ بن وردان والحدیث صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم: 713/2؛ مصنف عبدالرزاق: 593/3

[2] تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 241

[3] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم: 1856/4؛ سنن الترمذی: 606/5؛ سنن ابن ماجۃ: 36/1

مجھے بھی (اس سفر میں) ساتھ لے لیجئے میرے پاس دو سواریاں (اونٹنیاں) ہیں، جن کو میں نے اس دن کے لیے تیار رکھا ہے، ان میں ایک آپ لے لیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر! قیمتاً لوں گا، پھر دونوں وہاں سے چل نکلے۔

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے خود یہ روایت امام زہری رحمہ اللہ سے نہیں سنی، بلکہ ان کے حوالے سے ہمیں بیان کی گئی ہے۔ ❶

[589] حدثنا إبراهيم قثنا الرمادي نا سفيان عن الزهري عن عروة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في مرضه مروا أبا بكر فليصل بالناس فقالت عائشة فكرهت ان يتشاءم الناس بأبي فقلت لحفصة قولي ان أبا بكر رجل رقيق ومتى ما يقم مقامك يبك فلو أمرت عمر فقال مروا أبا بكر فليصل بالناس قالت عائشة فاعادت عليه فقال انكن صواحبات يوسف مروا أبا بكر فليصل بالناس يأبى الله والمؤمنون الا أبا بكر قال سفيان ولم اسمعه من الزهري حدثونا عنه

۵۸۹۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرضِ وفات میں ارشاد فرمایا: ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے ناپسند کیا کہ لوگ میرے باپ کے بارے میں کسی قسم کی بدشگونی کریں۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے عرض کریں کہ وہ تو بڑے رقیق القلب انسان ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے مقام پر کیسے کھڑے ہو سکتے ہیں، وہ آب دیدہ ہو جائیں گے، اگر آپ پسند فرمائیں تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں مگر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اپنی بات کو دہراتی رہی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تم میرے ساتھ صواحباتِ یوسف جیسا سلوک کرنا چاہتی ہو، ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، اللہ اور مومنین اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ ابوبکر کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھائے۔

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے خود یہ روایت امام زہری رحمہ اللہ سے نہیں سنی، بلکہ ان کے حوالے سے ہمیں بیان کی گئی ہے۔ ❷

[590] حدثنا إبراهيم قثنا الرمادي قثنا سفيان قال سمعت الزهري ويزعمون انه عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله رأيت في النوم كأن ظلة تنطف سمنا وعسلا ورأيت الناس يتكففون منه فالمستقل والمستكثر ورأيت سببا واصلا الى السماء أخذت به فعلوت ثم أخذ به آخر بعدك فعلا ثم أخذ به آخر بعده فعلا ثم أخذ به آخر بعده فانقطع فوصل له فعلا فقال أبو بكر يا رسول الله دعني أعبرها قال اما الظلة فهو الإسلام واما ما تنطف من السمن والعسل فهو القرآن حلاوته ولينه والناس يتكففون منه فالمستقل والمستكثر واما السبب الواصل الى السماء فهو الذي أنت عليه من الحق أخذت به فعلوت ثم اخذ به آخر بعدك فعلا ثم أخذ به آخر بعده فعلا ثم أخذ به آخر بعده فانقطع فوصل له فقال أصبت يا رسول الله قال أصبت بعضا واخطأت بعضا قال اقسمت يا رسول الله قال لا تقسم يا أبا بكر

۵۹۰۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! میں نے خواب دیکھا ہے کہ آسمان کی طرف ایک سایہ ہے جس سے گھی اور شہد گر رہا ہے۔ لوگوں نے

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ والحدیث صحیح؛ انظر: صحیح البخاری: 230/7

❷ تحقیق: اسنادہ منقطع کسابقہ والحدیث صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 78

اسے جمع کیا کسی نے زیادہ اور کسی نے کم پھر آسمان سے زمین کی طرف ایک رسی لٹکائی گئی ہے جسے پکڑ کر آپ ﷺ اوپر چڑھے۔ آپ ﷺ کے بعد ایک اور شخص (یعنی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) چڑھ گئے، اس کے بعد ایک اور شخص (یعنی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ) چڑھ گئے پھر ایک اور شخص (یعنی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ) چڑھنے لگے تو رسی ٹوٹ گئی، رسی جوڑی گئی اور وہ اوپر چڑھ گئے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ٹھہریئے میں اس کی تعبیر کرتا ہوں: رہا سایہ تو اس سے مراد اسلام ہے، گھی اور شہد قرآن ہے اور اس کی مٹھاس ہے۔ لوگوں کے اسے زیادہ اور کم اکٹھا کرنے سے مراد یہ ہے کہ لوگ بھی اعمال کے لحاظ سے مختلف ہیں اور رہی وہ رسی جو آسمان سے لٹک رہی ہے یہ وہ حق ہے جس پر آپ ہیں، جسے تھام کر آپ اوپر چڑھ گئے، پھر ایک تھامنے والے نے اسے پکڑا وہ بھی چڑھ گیا، پھر ایک اور نے تھاما وہ بھی چڑھ گیا، اس کے بعد ایک اور نے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی پھر جوڑی گئی۔ اس کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں کس قدر (خواب کی تعبیر) صحیح بیان کر سکا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ آپ نے صحیح بیان کی اور کچھ غلط ہو گئی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں تو قسم کھا چکا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر! قسم مت کھاؤ۔ [1]

[591] حدثنا إبراهيم قثنا الرمادي قثنا سفيان عن الزهري عن عبيد بن السباق عن زيد بن ثابت قال قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يكن القرآن جمع إنما كان في العسب والكرانيف وجرائد النخل والسعف فلما قتل سالم يوم اليمامة قال سفيان وهو أحد الأربعة الذين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذوا القرآن منهم جاء عمر بن الخطاب إلى أبي بكر فقال ان القتل قد استحر بأهل القرآن وقد قتل سالم مولى أبي حذيفة وأخاف أن لا يلقى المسلمون زحفا آخر الا استحر القتل فيهم فاجمع القرآن في شيء فإني أخاف أن يذهب قال فكيف تأمرني ان أفعل شيئا لم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فلم يزل به حتى شرح الله صدر أبي بكر للذي شرح صدر عمر قال فأرسل إلى زيد بن ثابت فادعه حتى يكون معنا فإنه كان شابا حدثا ثقفا يكتب لرسول الله صلى الله عليه وسلم الوحي فادعه حتى يكون معنا زيد بن ثابت فارسلا إلي فدعواني فجئت إليهما فقالا إنا نريد أن تجمع القرآن في شيء تكون معنا فإنك كنت تكتب الوحي لرسول الله صلى الله عليه وسلم وكنت حدثا نقفا فقلت لهما وكيف تفعلان شيئا لم يفعله النبي صلى الله عليه وسلم فقال أبو بكر قلت ذاك لهذا قال فلم يزالا بي حتى شرح الله صدري للذي شرح له صدورهما قال فتتبعناه فكتبناه

قال سفيان ولم اسمعه من الزهري إنما حدثونا عنه قال وأهل المدينة يسمون زيد بن ثابت كاتب الوحي

۵۹۱۔ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے، اس وقت ابھی قرآن کو بہ صورت کتاب یکجا نہیں لکھا گیا تھا جو کچھ بھی لکھا تھا وہ کھجور کی شاخ، ٹہنیوں، اور سفید پتھروں پر لکھا گیا تھا۔ جب سیدنا سالم رضی اللہ عنہ کو جنگ یمامہ میں شہید کیا گیا۔ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا سالم رضی اللہ عنہ ان چار آدمیوں میں سے تھے جن کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ان سے قرآن سیکھو تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا: یقیناً اہل قرآن پر جنگ زور پکڑ گئی ہے اور سیدنا سالم مولی ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے ہیں، مجھے خدشہ ہے کہ اگر مسلمان میدان میں اُتریں گے تو شہادتیں زیادہ ہو سکتی ہیں، پس مجھے ضیاع قرآن کا خدشہ ہے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انکاراً کہا: آپ مجھے اس کام کا حکم کیوں دیتے ہو جو نبی کریم ﷺ نے نہیں کیا؟! سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اسی

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 12/431؛ صحیح مسلم: 4/1777

کشمکش میں تھے کہ اللہ نے ان کا سینہ کھول دیا جس چیز کے لیے اللہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھولا تھا تو انہوں نے سیدنا زید رضی اللہ عنہ کو بلانے کے لیے ایک آدمی کو بھیجا تا کہ وہ بھی ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں کیونکہ وہ عقلمند نوجوان اور کاتب وحی بھی ہیں، انہیں بلائیں وہ بھی ہمارا ساتھ دیں۔ سیدنا زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: انہوں نے مجھے بلایا، میں ان کے پاس آیا، انہوں نے مجھے کہا: ہم قرآن کو جمع کرنا چاہتے ہیں، آپ بھی ہمارے ساتھ دیں، کیونکہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وحی لکھا کرتے تھے اور عقل مند نوجوان ہو، میں نے ان سے کہا: آپ دونوں وہ کام کیوں کرتے ہو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی عمر سے یہی کہا تھا، سیدنا زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: وہ مسلسل کہتے رہے یہاں تک اللہ نے میرا سینہ کھول دیا، جس کے لیے ان دونوں کا سینہ کھولا تھا، پس ہم نے جستجو اور تلاش کر کے پورا قرآن کتابی صورت میں یکجا کر دیا۔

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے خود یہ روایت امام زہری رحمہ اللہ سے نہیں سنی، بلکہ ان کے حوالے سے ہمیں بیان کی گئی ہے، مزید کہتے ہیں: اہل مدینہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کاتب وحی کہتے تھے۔ [1]

[592] حدثنا إبراهيم قثنا أبو عمر الحوضي حفص بن عمر قال نا سلام الطويل عن زيد العمى عن معاوية بن قرة عن بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يموت نبي حتى يؤمه رجل من أمته

۵۹۲۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت تک کوئی نبی فوت نہیں ہوتا، جب تک ان کی موجودگی میں ان کا اُمتی امامت نہ کر لے۔ [2]

[593] حدثنا إبراهيم قثنا عمران بن ميسرة قثنا المحاربي عن عبد السلام بن حرب قال حدثني أبو خالد الدالاني عن أبي يحيى مولى آل جعدة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أخذ جبريل عليه السلام بيدي فأراني باب الجنة الذي تدخل منه أمتي فقال أبو بكر يا رسول الله وددت أني كنت معك حتى أراه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انك أول من يدخل الجنة من أمتي

۵۹۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل (علیہ السلام) نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھلایا جس میں میری امت داخل ہوگی۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کاش میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتا، تا کہ اس کو دیکھ سکتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر! تو ہی ایسا شخص ہے جو میری اُمت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔ [3]

[594] حدثنا إبراهيم قثنا محمد بن أبي بكر المقدمي قثنا زيد بن الحباب قثنا حسين بن واقد عن عبد الله بن بريدة عن أبيه ان امرأة سوداء نذرت إن الله رد رسوله من غزوة غزاها ان تضرب عنده بالدف فرجع وقد افاء الله عليه فأخبرته فقال اضربي فدخل أبو بكر وهي تضرب ثم دخل عثمان وهي تضرب ثم دخل عمر فلما سمعت حسه ألقت الدف وجلست منقمعة فقال النبي صلى الله عليه وسلم أنا ها هنا وأبو بكر وعثمان اني لأحسب الشيطان يفرق منك يا عمر

---

[1] تحقیق: اسنادہ منقطع بین الثوری والزہری کما صرح بہ الثوری نفسہ، والحدیث صحیح؛ انظر: صحیح البخاری: 7/126؛ صحیح مسلم: 4/1913

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا الاجل سلام بن مسلم ویقال ابن سلیم او ابن سلیمان ابوعبداللہ وہو سلام الطویل المدائنی متروک؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 216

[3] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 285

۵۹۴۔ سیدنا عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوے سے واپس لوٹے کہ ایک سیاہ فام لونڈی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے نذر مانی تھی اگر اللہ تعالیٰ آپ کو باسلامت لوٹا دے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دف بجاؤں گی اور اللہ رب العزت نے میری بات پوری کر دی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو دف بجاؤ۔ اتنے میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے وہ بجاتی رہی اور لوگ آئے تب بھی بجاتی رہی پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آئے، تب بھی بجاتی رہی مگر جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اس نے ان کی آواز کو سنا تو اپنی دف رکھ دی اور چپ کر کے بیٹھ گئی، تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی یہاں تھا ابوبکر اور عثمان بھی تھے۔ عمر! مجھے یقین ہے کہ شیطان تم سے ڈرتا ہے۔ ❶

[595] حدثنا إبراهيم نا مسدد قثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما نفعني مال قط ما نفعني مال أبي بكر فبكى أبو بكر وقال ما أنا ومالي يا رسول الله إلا لك

۵۹۵۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں دیا جتنا فائدہ ابوبکر صدیق کے مال نے دیا ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اور میرا مال بھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لیے ہیں۔ ❷

[596] حدثنا إبراهيم قثنا مسدد نا عبد الله بن داود عن الأعمش عن عطية عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان أهل الدرجات العلى ليراهم من أسفل منهم كما يرى أحدكم الكوكب الدري في أفق السماء وان أبا بكر وعمر منهم وانعما

۵۹۶۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ نیچے والے اہل علیین کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے افق میں چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو اور ابوبکر و عمر ان ہی میں سے ہوں گے اور وہ کتنے انعام یافتہ ہوں گے۔ ❸

[597] حدثنا إبراهيم بن محمد بن شريك الكوفي قثنا أحمد بن عبد الله بن يونس نا معلى بن هلال عن الأعمش عن أبي سفيان عن رجل سقط من كتاب بن مالك اسمه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبغض أبا بكر وعمر مؤمن ولا يحبهما منافق

۵۹۷۔ ابوسفیان ایک ایسے آدمی سے روایت بیان کرتے ہیں جن کا نام ابن مالک کی کتاب سے محو ہو گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) سے کوئی مومن بغض اور کوئی منافق محبت نہیں رکھ سکتا۔ ❹

[598] حدثنا محمد بن سليمان المخرمي قال نا محمد بن بشير قثنا أبو بكر بن عياش قال سمعت أبا حصين يقول والله ما ولد لآدم بعد النبيين والمرسلين أفضل من أبي بكر

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم:482

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم:25

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عطیۃ العوفی لکن متابع؛ تقدم تخریجہ فی رقم:131,164,165

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا؛ تقدم تخریجہ فی رقم:218

۵۹۸۔ ابوبکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا ابوحصین کہہ رہے تھے: سیدنا آدم علیہ السلام کی اولاد میں انبیاء و رسل کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ افضل ہیں۔ ❶

[599] حدثنا محمد بن سليمان قثنا عبد الملك بن عبد ربه أبو إسحاق الطائي قال نا خلف بن خليفة قال سمعت بن أبي خالد يقول نظرت عائشة إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا سيد العرب فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا سيد ولد آدم ولا فخر وأبوك سيد كهول العرب وعلي سيد شباب العرب

۵۹۹۔ ابوخالد سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ کر کہا: اے عرب کے سردار! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور ابوبکر عرب کے عمر رسیدہ لوگوں کا سردار ہے اور علی عرب کے نوجوانوں کا سردار ہے۔ ❷

[600] حدثنا محمد بن سليمان قثنا الربيع بن ثعلب قال نا أبو معاوية الضرير عن عبد الرحمن بن أبي بكر القرشي عن بن أبي مليكة عن عائشة قالت لما ثقل النبي صلى الله عليه وسلم قال لعبد الرحمن بن أبي بكر ائتني بكتاب حتى أكتب لأبي بكر كتابا لا يختلف عليه فلما قام عبد الرحمن قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أبى الله والمؤمنون أن يختلف على رأي أبي بكر الصديق.

۶۰۰۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کافی بوجھل ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو فرمایا: میرے پاس کوئی کتاب لے کر آؤ تاکہ میں ابوبکر کے بارے میں کوئی تحریر لکھ دوں تاکہ کوئی اس میں اختلاف نہ کرے جب سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما جانے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اور مومنین ابوبکر صدیق کے متعلق اتفاق رائے میں اختلاف کا انکار کرتے ہیں۔ ❸

[601] حدثنا محمد بن سليمان قثنا الربيع بن ثعلب قثنا أبو إسماعيل المؤدب عن إسماعيل بن أبي خالد عن الشعبي عن علي قال ما كنا نبعد أن تكون السكينة تنطق بلسان عمر بن الخطاب

۶۰۱۔ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم سمجھتے تھے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان بارعب و باوقار ہے۔ ❹

[602] حدثنا محمد بن يونس القرشي قثنا محمد بن جهضم قثنا سعيد بن مسلمة عن إسماعيل بن أمية عن نافع عن بن عمر قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم المسجد وأبو بكر عن يمينه وعمر عن يساره فقال هكذا نبعث يوم القيامة

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف محمد بن بشیر وہو ابن مروان بن عطاء ابوجعفر الکندی الواعظ یعرف بالدعاء؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 447

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان: الاولی: ضعف عبدالملک بن عبدربہ ابی اسحاق الطائی؛ والثانیۃ: الانقطاع حیث ان اسماعیل بن ابی خالد لم یشہد القصۃ ولم یدرک عائشۃ واما کونہ سید البشر ولد آدم فقد اخرجہ مسلم: 1/1712؛ وأبوداود: 4/218؛ والحاکم فی المستدرک: 3/124

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن عبیداللہ بن ابی ملیکۃ القرشی التیمی والحدیث صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 205,226

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 310

۶۰۲۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے، دائیں جانب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بائیں جانب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسی طرح ہم قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔ ❶

[603] حدثنا محمد قثنا إسماعيل بن سنان أبو عبيدة العصفري قثنا مالك بن مغول عن طلحة بن مصرف عن سعيد بن جبير عن بن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أبو بكر صاحبي ومؤنسي في الغار سدوا كل خوخة في المسجد إلا خوخة أبي بكر

۶۰۳۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر میرے رفیقِ غار اور مونس و غم خوار تھے، ابوبکر کی کھڑکی کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والی تمام کھڑکیوں کو بند کر دو۔ ❷

[604] حدثنا محمد قال نا محمد بن إسماعيل الأنصاري قثنا شعبة عن أبي إسحاق عن خليد بن جعفر عن أبي عمران الألهاني عن أبي عنبة الخولاني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان أول من يثاب على الإسلام أبو بكر وعمر ولو حدثتكم بثواب ما يعطي أبو بكر وعمر ما بلغت

۶۰۴۔ ابوعنبہ خولانی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان ہونے پر سب سے زیادہ ثواب ابوبکر اور عمر کو دیا جائے گا، اگر میں تمہیں بتانا چاہوں کہ ابوبکر اور عمر کو کتنا ثواب دیا جائے؟ تو میں اس تک نہیں پہنچ پاؤں گا۔ (یعنی میں اس کو شمار نہیں کر سکتا۔) ❸

[605] حدثنا محمد بن يونس قثنا حبان بن هلال قثنا حماد بن سلمة عن ثابت البناني عن أنس بن مالك قال ارتدف رسول الله صلى الله عليه وسلم خلف أبي بكر فكان إذا مر على الملأ من قريش قالوا له يا أبا بكر من هذا الرجل معك فيقول هذا رجل يهديني السبيل

۶۰۵۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سواری پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے تو دونوں کا گزر قریش کی ایک جماعت کے پاس سے ہوا تو انہوں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ابوبکر! تمہارے ساتھ کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ راستہ بتلانے والے رہبر ہیں۔ ❹

[606] حدثنا محمد قثنا النضر بن حماد العقدي قال نا سيف بن عمر الأسدي قثنا عبيد الله بن عمر عن نافع عن بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رأيتم الذين يسبون أصحابي فالعنوهم.

۶۰۶۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو گالیاں دیتے ہیں تو تم ان پر لعنت بھیجو۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً الاجل الکدیمی وسعید بن مسلمۃ فکلا ہما ضعیفان جداً؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 77

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً الاجل الکدیمی وہو محمد بن یونس شیخ القطیعی والحدیث عند البخاری [1/558] واحمد [1/270] وابن سعد [2/227] عن ابن عباس بالشطر الاخیر فقط بدون ذکر صاحبی ومونسی ینظر رقم: 33

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً الاجل الکدیمی؛ تخریج: مسند الفردوس للدیلمی: 1/33

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً کسابقہ والحدیث صحیح ولیس فیہ ذکر قریش؛ انظر: صحیح البخاری: 7/249؛ مسند الامام احمد: 3/122,211,287

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً کسابقہ وفیہ النضر بن حماد وسیف بن عمر وکلا ہما ضعیفان؛ تخریج: سنن الترمذی: 5/697

[607] حدثنا إبراهيم بن محمد الكوفي قثنا أحمد بن عبد الله بن يونس قثنا أبو بكر بن عياش عن أبي المهلب الكناني عن عبيد الله بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم عن أبي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله عز وجل اتخذني خليلا كما اتخذ إبراهيم خليلا وانه لم يكن نبي إلا له من أمته خليل إلا إن خليلي أبو بكر

۶۰۷۔ سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل نے مجھے اپنا خلیل بنایا ہے جس طرح کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا اور کوئی بھی نبی ایسا نہیں تھا جس کا اس کی امت میں کوئی خلیل نہ ہو بے شک ابوبکر صدیق میرا خلیل ہے۔ (1)

[608] نا إبراهيم بن محمد قثنا أحمد بن يونس قثنا محمد بن أبان قثنا أبو عون محمد بن عبيد الله قال صدر عمر يعني بن الخطاب من آخر حجة حجها فأتى البطحاء فكوم كوما من البطحاء ثم استلقى فوضع رأسه علها ورفع يديه إلى السماء وقال اللهم كبرت سني ورق عظمي وانتشرت رعيتي وتخوفت العجز فاقبضني إليك غير عاجز ولا مفتون قال فقام من مضجعه فلقيه رجل فقال له جزى الله خيرا من أمير وباركت

يد الله في ذاك الاهاب الممزق قضيت أمورا ثم غادرت بعدها
بوايج في اكمامها لم تفتق فمن يسع أو يركب جناحي نعامة
ليدرك ما قدمت بالأمس يسبق فما كنت أرجو أن تكون وفاته

بكفي سبنتى ازرق العين مطرق ثم ولي عنه فقال عمر على الرجل فطلب فلم يوجد فظن عمر ان الرجل من الجن نعى إليه نفسه فما لبث بالمدينة إلا قليلا حتى أصيب رضى الله تعالى عنه

۶۰۸۔ محمد بن عبیداللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آخری حج کیا تو جب وہ حج سے واپسی پر بطحا کے مقام پر پہنچے، مٹی کا ٹیلا بنایا، اپنا سر اُس پر رکھ کر لیٹ گئے اور دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر دعا فرمائی: اے اللہ! میں بوڑھا ہو گیا ہوں، میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں، میری رعایا پھیل چکی ہے، مجھے اپنی کمزوری کا ڈر ہے تو مجھے اس حال میں موت دے کہ میں کمزور نہ ہوں اور نہ فتنہ زدہ ہوں، جب وہ یہ کہہ کر اپنی جگہ سے اُٹھے تو ان سے ایک آدمی نے ملاقات کی اور کہا: اللہ امیر المومنین کو جزائے خیر اور برکت دے۔ پھر یہ اشعار کہے:

1. اللہ کا ہاتھ اس پھٹے ہوئے چمڑے کے ساتھ ہے (اس میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی طرف اشارہ ہے)
2. بے شک آپ نے بڑے بڑے کارنامے دکھائے اور کئی بڑے فتنے ابھی پوشیدہ ہیں جو بعد میں ظاہر ہوں گی۔
3. پس کون کوشش کرے گا یا شتر مرغ کے پروں پر سوار ہوگا تا کہ گزشتہ کارناموں کو پا سکے (جو آپ رضی اللہ عنہ نے کیے) لامحالہ وہ کمزور ہو جائے گا۔
4. مجھے یہ اُمید نہیں تھی کہ آپ کی وفات سفاک اور زرد آنکھوں والے ذلیل شخص کے ہاتھ سے ہوگی۔ (یہ ابولؤلؤ فیروز کی طرف اشارہ تھا جو کہ رومی النسل تھا اور وہ زرد آنکھوں والا تھا)

یہ شخص (اشعار کہنے والا) چلا گیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آدمی کو ڈھونڈو مگر جستجو کے باوجود نہیں مل سکا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا گمان تھا کہ یہ کوئی جن تھا، جو موت کی خبر دینے آیا تھا، اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کو مدینہ پہنچے تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ وہ (شہادت والا) واقعہ پیش آ گیا۔ (2)

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف ابی المہلب مطرح بن یزید وعلی بن یزید الالہانی؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 73

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ ورجالہ ثقات غیر ابراہیم بن محمد فلم اجدہ؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/92؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/334,335

[609] حدثنا إبراهيم بن محمد الكوفي قثنا أحمد بن يونس نا مالك بن مغول عن الشعبي قال آخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أبي بكر وعمر فأقبل أحدهما آخذا بيد صاحبه فقال النبي صلى الله عليه وسلم من سره أن ينظر إلى سيدي كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين إلا النبيين والمرسلين فلينظر إلى هذين المقبلين

۶۰۹۔ امام شعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کی تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ہوئے تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پسند کرتا ہے کہ انبیا و رسل علیہم الصلاۃ والسلام کے علاوہ تمام اہل جنت کے عمر رسیدہ اولین و آخرین لوگوں کے سردار کو دیکھے تو وہ ان دونوں آنے والوں کی طرف دیکھ لے۔ ❶

[610] حدثنا أبو جعفر محمد بن هشام بن أبي الدميك قثنا الحسن بن سعيد البزاز قثنا خالد بن العوام عن ميمون بن مهران في قوله عز وجل { وإذ أسر النبي إلى بعض أزواجه حديثا } قال أسر إليها أن أبا بكر خليفتي من بعدي

۶۱۰۔ امام میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد (وإذ أسر النبي إلى بعض أزواجه حديثا) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مخفی بات فرمائی تھی کہ میرے بعد ابوبکر خلیفہ ہوں گے۔ ❷

[611] حدثنا محمد قثنا الحسن بن سعيد قثنا خالد بن العوام عن فرات بن السائب في قوله عز وجل { وان تظاهرا عليه فإن الله هو مولاه وجبريل وصالح المؤمنين } أبو بكر وعمر

۶۱۱۔ فرات بن سائب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (وان تظاهرا عليه فإن الله هو مولاه وجبريل وصالح المؤمنين) سے مراد سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ ❸

[612] حدثنا محمد قثنا الحسن بن سهل قال قال عبد الله بن المبارك ما كتم أحد العلم فأفلح

۶۱۲۔ امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص علم چھپاتا ہے وہ کبھی فلاح نہیں پاتا۔ ❹

[613] حدثنا الحسين بن عمر بن أبي الأحوص الكوفي قثنا أحمد بن عبد الله بن يونس قثنا السري بن يحيى قال قرأ الحسن هذه الآية { يا أيها الذين آمنوا من يرتد منكم عن دينه فسوف يأتي الله بقوم يحبهم ويحبونه } حتى قرأ الآية قال فقال الحسن فولاها أبا بكر وأصحابه

۶۱۳۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ آیت تلاوت کی (يا أيها الذين آمنوا من يرتد منكم عن دينه فسوف يأتي الله بقوم يحبهم ويحبونه) تو فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو اس آیت کا مصداق بنایا ہے۔ ❺

[614] حدثنا الحسين قثنا أبي قال قرئ على بن السماك عن إسماعيل بن أبي خالد عن الشعبي عن علي قال ما كنا نبعد ان السكينة تنطق على لسان عمر

---

❶ تحقیق: مرسل رجالہ ثقات؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 93,129

❷ تحقیق: رجال الاسناد ثقات غیر خالد بن العوام البزار فقد سکت عنہ ابن ابی حاتم؛ تخریج: سنن ابن ماجۃ: 1/36؛ المعجم الاوسط للطبرانی: 2/91

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف خالد بن العوام لم یذکر بجرح وتعدیل وفرات متہم بالکذب؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 161,98

❹ تحقیق: الحسن بن سہل لعلہ الجعفری سکت عنہ فی الجرح؛ تخریج: لم اقف علیہ

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح الی الحسن وھو البصری؛ ذکرہ الحافظ ابن کثیر فی تفسیر القرآن العظیم: 2/71

۶۱۴۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم سمجھتے تھے کہ اطمینان سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے جاری ہوتا ہے۔ ❶

[615] حدثنا الحسين قثنا أبي قال قرئ على بن السماك عن إسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم عن عبد الله بن مسعود قال ما زلنا أعزة منذ اسلم عمر

۶۱۵۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیشہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کی وجہ سے ہمیں عزت ملی ہے۔ ❷

[616] حدثنا الحسين قثنا العلاء بن عمرو الحنفي قثنا بن اليمان عن شيخ من قريش عن رجل من الأنصار يقال له الحارث عن طلحة بن عبيد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبي رفيق ورفيقي في الجنة عثمان

۶۱۶۔ سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا کوئی رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرا رفیق عثمان ہے۔ ❸

[617] حدثنا الحسين قثنا أبي قثنا محمد بن الحسن الأسدي عن فطر بن خليفة عن حبيب بن أبي ثابت عن عبد خير قال سمعت عليا يقول خير هذه الأمة بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أبو بكر وعمر ثم قال الا أخبركم بخيرها بعد أبي بكر وعمر ثم سكت

۶۱۷۔ عبدخیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرمار ہے تھے: اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر شخص سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر فرمایا: کیا میں تم کو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بعد بہتر شخص کے بارے میں خبر نہ دوں لیکن پھر آپ خاموش ہو گئے۔ ❹

[618] حدثنا الحسين قثنا أبي عمر بن إبراهيم بن عمر قثنا محمد بن الحسن عن فطر عن أبي إسحاق عن عبد خير عن علي مثله

۶۱۸۔ عبدخیر رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت بیان کی ہے۔ ❺

[619] قال أبي قثنا محمد بن الحسن عن محمد بن عبيد الله عن أبي إسحاق عن عبد خير عن علي مثله

۶۱۹۔ عبدخیر رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت بیان کی ہے۔ ❻

[620] قال ونا أبي نا محمد بن الحسن عن أبيه عن حكيم بن جبير عن أبي جحيفة عن علي مثله

۶۲۰۔ سیّدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت بیان کی ہے۔ ❼

---

❶ تحقیق: والد الحسین عمر بن ابراہیم بن عمر بن عفیف لم اجدہ والباقون ثقات؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 310,603

❷ تحقیق: عمر بن ابراہیم بن عمر بن عفیف ابوالحسین لم اجدہ والباقون ثقات؛ تخریج: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 211/8

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل یحییٰ بن الیمان ولابہام شیخہ مع الانقطاع بین الحارث وطلحۃ؛ تخریج: سنن الترمذی: 624/5؛ سنن ابن ماجۃ: 40/1؛ العلل لابن الجوزی: 201/1

❹ تحقیق: عمر بن ابراہیم بن عمر والد الحسین لم اجدہ والباقون ثقات؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 40

❺ تحقیق: والد الحسین عمر بن ابراہیم بن عمر بن عفیف لم اجدہ والباقون ثقات؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 40

❻ تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً محمد بن عبید اللہ بن ابی سلیمان العرزمی ابوعبدالرحمٰن الفزاری الکوفی متروک، ترکہ غیر واحد من الائمۃ

❼ تحقیق: اسنادہ ضعیف، حسن بن الزبیر والد محمد لم اجدہ وحکیم بن جبیر الاسدی ضعیف ضعفہ اکثر الائمۃ؛ والاثر صحیح ومضیٰ برقم: 40

[621] حدثنا الحسين قثنا أبي قثنا محمد بن القاسم الأسدي عن شعبة عن الحكم عن عبد خير قال قام علي على المنبر فقال الا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها قالوا بلى قال أبو بكر ثم سكت سكتة ثم قال الا أخبركم بخير هذه الأمة بعد أبي بكر عمر

۶۲۱۔ عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ برسر منبر فرما رہے تھے: کیا میں تم کو اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر شخص کے متعلق خبر نہ دوں؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! تو فرمایا: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا: کیا میں تم کو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے بہتر شخص کے متعلق خبر نہ دوں؟ وہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ (1)

[622] حدثنا الحسين نا عقبة بن مكرم الضبي قثنا يونس بن بكير عن الحسن بن عمارة عن الحكم وواصل عن شقيق بن سلمة قال قيل لعلي الا توصي قال ما أوصى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاوصى ولكن ان يرد الله بالناس خيرا فسيجمعهم على خيرهم كما جمعهم بعد نبيهم على خيرهم

۶۲۲۔ شقیق بن سلمہ سے روایت ہے کہ کسی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر کیوں نہیں فرماتے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نامزد نہیں فرمایا تو میں کیسے کروں؟ اللہ تعالیٰ لوگوں کی بہتری کا ارادہ فرمائے گا تو انھیں ان کے بہترین شخص پر جمع فرمادے گا، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انھیں ان کے بہترین شخص پر جمع فرمادیا تھا۔ (2)

[623] حدثنا الحسين قثنا عقبة بن مكرم قال نا نصر بن حسام يعني بن مصك عن الحسن عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرت ان أولي الرؤيا يا أبا بكر

۶۲۳۔ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! مجھے حکم دیا گیا ہے کہ خوابوں کی تعبیر آپ کے حوالے کر دوں۔ (3)

[624] حدثنا الحسين قثنا أحمد بن يونس السري يعني بن يحيى عن محمد بن سيرين عن الأحنف بن قيس قال كان رجال على باب عمر فمرت بهم جارية فقالوا هذه سرية أمير المؤمنين فقالت اني لا أحل اني من مال الله قال فبلغ ذلك عمر فقال أتدرون ما لعمر من مال الله عز وجل لحلتاه حلة لشتاءه وقيظه ومطيته التي يتبلغ عليها لحجه وعمرته وقوته كفوت رجل قال ابن سيرين لا أدري قال من قريش أو من المهاجرين ليس بأرفعهم ولا بأخسهم

۶۲۴۔ سیدنا احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر جمع تھے وہاں سے ایک عورت گزری۔ لوگوں نے کہا: یہ امیر المومنین کی کنیز ہے، اس نے کہا: میں حلال نہیں، میں اللہ کا مال ہوں۔ جب یہ بات سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو کہنے لگے: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ اللہ کے مال میں سے عمر کا کتنا حصہ ہے؟ صرف دو جوڑے کپڑے ایک سردیوں کے لیے، دوسرا گرمیوں کے لیے، ایک سواری جس پر وہ حج و عمرہ کر سکے اور عام آدمی جتنا رزق ہے۔

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا محمد بن القاسم الاسدی ابو ابراہیم الکوفی شامی الاصل قیل ان لقبہ کاو متروک کذبہ من الائمۃ غیر واحد؛ ذکرہ الہندی فی کنز العمال: 32553؛ والالبانی فی سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ: 273/7؛ والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول: 229/1؛ والاثر صحیح

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا فیہ عقبۃ بن مکرم الضبی الکوفی روی عنہ ابن ابی حاتم وابو زرعۃ وسکت البخاری؛ وفیہ الحسن بن عمارۃ بن المضرب البجلی ابو محمد الکوفی متروک؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 275/3

(3) تحقیق: نصر بن حسام بن مصک لم اجدہ؛ ذکرہ الالبانی فی ضعیف الجامع الصغیر: 385/1؛ وابن حجر فی الصواعق المحرقۃ: ص: 34

امام ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ عام آدمی سے مراد قریش کا آدمی ہے یا عام مہاجرین میں سے ہے نہ ان سے بلند تر ہے اور نہ کم تر۔ [1]

[625] حدثنا الحسين نا هناد بن السري قال نا يونس عن النضر أبي عمر عن عكرمة عن بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم ايد الإسلام بابي جهل بن هشام أو بعمر بن الخطاب فأصبح عمر فغدا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسلم ثم خرج فصلى في المسجد

۶۲۵۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ابوجہل بن ہشام اور عمر بن خطاب میں سے کسی ایک کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما، اس دعا کے دوسرے ہی دن سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے پھر خانہ کعبہ میں جا کر نماز ادا فرمائی۔ [2]

[626] حدثنا الحسين قال نا عبادة بن زياد بن موسى الأسدي قال نا يحيى بن العلاء الرازي عن جعفر عن أبيه وأبو البختري المدني عن جعفر عن أبيه وعن عبد السلام بن عبد الله عن عكرمة عن بن عباس ان أبا بكر قال والذي نفسي بيده ما أخذتها رغبة فيها ولا إرادة استئثار على أحد من المسلمين ولا حرصت عليها يوما ولا ليلة قط ولا سألتها الله عز وجل سرا ولا علانية ولقد تقلدت أمرا عظيما لا طاقة لي به الا ان يعينني الله عليه

۶۲۶۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے شوق سے خلافت قبول نہیں کی، نہ میں نے کسی مسلمان پر اپنے لیے اسے ترجیح دینے کا ارادہ کیا، نہ میں نے کبھی اس کا لالچ کیا، نہ کسی دن رات کبھی اس کی حرص کی، نہ پوشیدہ اور ظاہری طور پر اللہ سے اس کا سوال کیا، یقیناً مجھے بہت بڑا کام سونپ دیا گیا ہے جس کی مجھ میں طاقت نہیں، ہاں! اگر اللہ کی مدد شامل حال ہو۔ [3]

[627] حدثنا الحسين بن عمر قثنا محمد بن العلاء قثنا أبو محمد يعني اسيدا قثنا هريم بن سفيان عن إسماعيل بن أبي خالد عن الشعبي قال قال علي ان أبا بكر كان اواها حليما وان عمر ناصح الله فنصحه الله وقد كنا أصحاب محمد نرى ان السكينة تنطق يعني على لسان عمر وقد كنا نرى ان الشيطان يهابه ان يأمره بالخطيئة

۶۲۷۔ امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل اور بردبار تھے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اللہ کے لیے خیر خواہی کرتے تھے اور اللہ ان کی قدردانی کرتا تھا اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ یہ خیال کرتے تھے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت قائم رہتی ہے اور اسی طرح ہم یہ خیال کرتے تھے کہ شیطان انہیں وسوسہ ڈالنے سے ڈرتا ہے۔ [4]

[628] حدثنا الحسين قثنا هناد بن السري قثنا أبو محياة عن داود بن أبي سليمان بن أخي إسماعيل بن أبي خالد عن شيخ كان فيهم قال سمعت أنس بن مالك قال خدمت النبي صلى الله عليه وسلم سبع سنين قال فأخذ بيدي يوما من الأيام فخرج الى حديقة من

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 275/3

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا الاجل النضر بن عبدالرحمٰن ابی عمر الخزاز تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 83/3

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا وفیہ متروکان یحییٰ بن العلاء وابوالبختری والمتن صحیح صححہ الحاکم ووافقہ الذہبی تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 66/3

[4] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا الاجل اسید وھو ابن زید بن نجیح الجمال الہاشمی ابومحمد الکوفی البغدادی فھو متروک؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 178 1121

حدائق المدينة فدخلها واغلقت الباب عليه قال فجاء أبو بكر فدق الباب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افتح له وبشره بالجنة وانه الوالي من بعدي قال ففتحت به الباب وبشرته بالجنة وانه هو الوالي من بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فسبقته عيناه ودخل فاغلقت الباب قال فجاء عمر فدق الباب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افتح له وبشره بالجنة وانه سيلي من بعدي قال ففتحت له الباب وبشرته بالجنة وانه سيلي من بعد رسول الله قال فشهق شهقة ظننت ان رأسه انصدع منها قال ودخلت وغلقت الباب وذكر الحديث

۶۲۸۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سات سال تک خدمت کی۔ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مدینہ منورہ کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ کی طرف چل دیئے، اس میں داخل ہوئے تو میں نے دروازہ بند کر دیا، اسی دوران سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آ کر دروازے کو دستک دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے لیے دروازہ کھولو، جنت کی بشارت دو اور کہہ دو تم میرے بعد خلیفہ بنو گے، جب میں نے دروازہ کھولا تو وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے ان کو بشارت دے دی اور کہا: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ بنیں گے، تو وہ آب دیدہ ہو گئے، وہ اندر داخل ہوئے، میں نے دروازہ بند کر دیا پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے، انہوں نے دستک دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دروازہ کھولو، جنت کی بشارت دو اور کہہ دو کہ وہ بعد میں خلیفہ بنیں گے، میں نے دروازہ کھولا، بشارت دے دی اور کہا: آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد (یعنی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد) خلیفہ بنیں گے، یہ سن کر انہوں نے بہت گہرا سانس لیا، میں نے کہا: شاید اس سے ان کا سر پھٹ گیا ہے وہ اندر داخل ہوئے تو میں نے دروازہ بند کر دیا۔ پھر آگے باقی حدیث کو بیان کیا۔ [1]

[629] حدثنا الحسين قثنا محمد بن بشر الحريري سنة سبع وعشرين ومائتين ومات فيها قثنا زنبور عن عثمان بن عبد الرحمن السعدي عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمرنا ان نصب عليه من ماء سبع قرب لم تحلل أوكيتهن قالت فوضعناه في مخضب لحفصة ثم شننا عليه الماء حتى أشار بيده ان كفوا قالت ثم صعد المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فسدوا هذه الأبواب الشوارع كلها في المسجد الا خوخة أبي بكر فإنه ليس امرؤ أمن علينا في إخائه وذات يده من بن أبي قحافة

۶۲۹۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے تو ہمیں حکم دیا: مجھ پر سات ایسے مشکیزوں کا پانی ڈالو، جن کا منہ نہ کھولا گیا ہو، چنانچہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود ایک ٹب میں بٹھایا، ہم ان مشکیزوں کا پانی آپ پر ڈالتے رہے، یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اشارہ سے فرمانے لگے: رک جاؤ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے، اللہ کی حمد بیان کی اور فرمایا: تمام راستے کھول دو اور ابوبکر کے دروازے کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کر دو کیونکہ سب سے زیادہ احسان ہم پر ابن ابی قحافہ کا ہے۔ [2]

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لابہام تلمیذ انس وداؤد بن ابی سلیمان ابن اخی اسماعیل بن ابی خالد لم اہتد الیہ؛
تخریج: المعجم الاوسط للطبرانی: 5/231؛ ح: 5172؛ السنۃ لابن ابی عاصم: 1150؛ مسند ابی یعلی: 3958

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل عثمان بن عبدالرحمن السعدی ہو ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص الزہری الوقاصی ابو عمرو فانہ متروک والحدیث صحیح عن عائشۃ بدون ذکر سد الابواب؛ أنظر: صحیح البخاری: 8/1،141/302

[630] حدثنا الحسين قثنا إسماعيل بن محمد الطلحي قثنا داود بن عطاء المدني عن صالح بن كيسان عن بن شهاب عن سعيد بن المسيب عن أبي بن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أول من يصافحه الحق عمر وأول من يسلم عليه وأول من يأخذ بيده يدخله الجنة

۶۳۰۔ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے حق تعالیٰ جس سے مصافحہ فرمائیں گے وہ عمر ہیں، سب سے پہلے حق تعالی (روز قیامت) جن پر سلام فرمائیں گے وہ عمر ہیں اور سب سے پہلے حق تعالی (روز قیامت) ان کا ہاتھ تھام کر جنت میں داخل فرمائیں گے۔ ❶

[631] حدثنا عبد الله بن سليمان بن الأشعث قثنا إسحاق بن الأخيل العنمي قثنا أبو سعيد الأنصاري عمر بن حفص قال حدثني مالك بن مغول ومسعر بن كدام عن عطية عن أبي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان أهل الجنة ينظرون الى أهل الدرجات فوقهم كما ينظر أحدكم الى الكوكب الدري في الأفق من آفاق السماء وان أبا بكر وعمر من أولئك وأنعما

۶۳۱۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ جنت میں نیچے والے اہل علیین کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے افق میں چمک دار ستارے کو دیکھتے ہو اور بے شک ابوبکر و عمر ان ہی میں سے ہوں گے اور سب سے بہتر ہیں۔ ❷

[632] حدثني يحيى بن محمد بن صاعد قثنا علي بن شعيب السمسار وإبراهيم بن راشد الآدمي وإبراهيم بن عبد الرحمن الدهقان واللفظ لإبراهيم بن راشد قثنا بشار بن موسى الخفاف نا شريك عن فراس عن الشعبي عن الحارث عن علي قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فأقبل أبو بكر وعمر فقال يا علي هذان سيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين الا النبيين والمرسلين لا تخبرهما يا علي

۶۳۲۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی! یہ اولین و آخرین جنتیوں کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔ البتہ انبیا و رسل اس سے مستثنیٰ ہیں پھر فرمایا: علی! ان دونوں کو خبر نہ دینا۔ ❸

[633] حدثنا يحيى قثنا موسى بن عبد الرحمن بن مسروق الكندي وأحمد بن عثمان بن حكيم الاودي قالا نا عبيد بن الصباح قثنا فضيل بن مرزوق عن فراس عن الشعبي عن الحارث عن علي قال أبصر رسول الله صلى الله عليه وسلم أبا بكر وعمر مقبلين وقال أحمد في حديثه كنت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل أبو بكر وعمر فقال يا علي هذان المقبلان سيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين الا النبيين والمرسلين لا تخبرهما يا علي بذلك

۶۳۳۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ سامنے سے آ رہے تھے، میں اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! یہ دونوں آنے والے اولین و آخرین جنتی عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔ البتہ انبیا اور رسل اس سے مستثنیٰ ہیں پھر فرمایا: اے علی! اس بات کی ان دونوں کو خبر نہ دینا۔ ❹

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف داؤد بن عطاء ابی سلیمان المزنی؛ تخریج: سنن ابن ماجۃ: 1/39؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/84

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عطیۃ العوفی؛ تخریج: مسند ابی یعلی: 2/369

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ ضعفاء بشار الخفاف وشریک والحارث الاعور؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 93

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف ایضا لاجل عبید بن الصباح البزار والحارث؛ تخریج: سنن الترمذی: 5/611؛ سنن ابن ماجۃ: 1/36

[634] حدثنا يحيى بن محمد قثنا يعقوب بن إبراهيم نا عبد الله بن إدريس عن الشيباني وإسماعيل بن أبي خالد عن الشعبي قال قال علي ما كنا نبعد أن السكينة تكون على لسان عمر

۶۳۴۔ امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم سمجھتے تھے کہ اطمینان سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے جاری ہوتا ہے۔ ❶

[635] حدثنا أحمد بن الحسن بن عبد الجبار الصوفي قثنا محمد بن أبي سمينة التمار قثنا عبد الله بن داود عن سويد مولى عمرو بن حريث يعني عن عمرو بن حريث قال سمعت عليا يقول خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر وعثمان

۶۳۵۔ عمرو بن حریث سے روایت ہے کہ میں نے سنا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❷

[636] حدثنا أحمد قثنا محرز بن عون قثنا عبد الله بن نافع المدني عن عاصم بن عمرو عن أبي بكر بن عبد الله عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا أول من تنشق الأرض عنه ثم أبو بكر وعمر ثم أهل البقيع يبعثون معي ثم أهل مكة ثم احشر بين الحرمين

۶۳۶۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے میں زمین (قبر) سے اٹھایا جاؤں گا پھر ابوبکر و عمر اور ان کے بعد میرے ساتھ جنت البقیع والے اٹھائے جائیں گے پھر اہل مکہ، پھر حرمین (مکہ اور مدینہ) کے درمیان والے اٹھائے جائیں گے۔ ❸

[637] حدثنا علي بن طيفور النسوي قثنا يعقوب بن حميد بن كاسب قثنا بن عيينة عن بن جريج عن بن أبي مليكة عن عبد الله بن الزبير ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لو كنت متخذا خليلا لاتخذت أبا بكر خليلا

۶۳۷۔ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ ❹

[638] حدثنا علي قثنا يعقوب بن حميد قثنا بن عيينة عن الثوري عن واصل الأحدب عن أبي وائل قال جلست الى شيبة بن عثمان فقال جلس الى عمر بن الخطاب مجلسك هذا فقال لقد هممت ان لا ادع صفراء ولا بيضاء الا قسمتها فقلت انه كان لك صاحبان النبي صلى الله عليه وسلم وأبو بكر لم يفعلا ذلك قال هما المرآن اقتد بهما

۶۳۸۔ ابووائل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں شیبہ بن عثمان رحمہ اللہ کی مجلس میں بیٹھا، انہوں نے کہا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اس جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے، جہاں تم بیٹھے ہو اور کہا: میری خواہش ہے کہ میں تمام سونا اور چاندی کو تقسیم کروں؟ میں نے کہا: آپ کے پیش رو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کام نہیں کیا؟ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: وہی دونوں تو میرے اس کام میں پیش رو ہیں۔ (یعنی وہ سونا اور چاندی کو تقسیم کر دیا کرتے تھے) ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 310

❷ تحقیق: رجال الاسناد ثقات غیر سوید مولی عمرو بن حریث ابی الاسود؛ تخریج: کتاب السنۃ لابن شاہین؛ ص: 314؛ تاریخ بغداد للخطیب: 376/8

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف عاصم بن عمر بن حفص العمری ضعیف؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 509

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس ابن جریج؛ تقدم تخریجہ

❺ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: صحیح البخاری: 265/6

[639] حدثنا علي قثنا يعقوب بن حميد نا محمد بن فليح بن سليمان عن هشام بن عروة عن أبيه قال سئل عمرو بن العاص ما أشد ما رأيت المشركين نالوا من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أشد ما رأيت منهم نالوا منه قط أنهم عدوا عليه يوما فاخذوه وهو يطوف يعني بالبيت فاخذوا بجمع ردائه فلببوه وقالوا أنت الذي تسب آلهتنا وتنهانا عما كان يعبد آباؤنا فيقول النبي صلى الله عليه وسلم نعم انا ذاك وأبو بكر محتضنه اليه يقول بأعلى صوته يا قوم { أتقتلون رجلا ان يقول ربي الله وقد جاءكم بالبينات من ربكم } قال وعيناه تسفحان

۶۳۹۔ عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا: مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسی سخت تکلیف پہنچائی؟ سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: سب سے سخت تکلیف یہ پہنچائی کہ مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن پکڑا اور چادر سے جکڑ کر گھسیٹا اور کہنے لگے: تم وہ شخص ہو جو ہمارے معبودوں کو گالیاں دیتے ہو؟ اور ہمیں ان کی عبادت سے روکتے ہو، جن کی ہمارے باپ دادا بھی عبادت کیا کرتے تھے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! وہ میں ہی ہوں۔ اس وقت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چمٹ گئے اور اونچی آواز سے کہنے لگے: اے لوگو! تم اس شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے میرا رب صرف اللہ ہے اور اس پر ان کے پاس اپنے رب کی طرف سے واضح دلائل بھی موجود ہیں۔ راوی حدیث کہتے ہیں: اس وقت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ [1]

[640] حدثنا علي قثنا قتيبة بن سعيد قثنا صالح بن موسى الطلحي عن عبد الرحمن بن أبي بكر عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احفظوني في أصحابي وأزواجي واصهاري

۶۴۰۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ، میری ازواج اور میرے سسرال والوں کا احترام کرو۔ [2]

[641] حدثنا علي قثنا قتيبة بن سعيد قثنا عبد العزيز بن محمد عن سهيل عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان على حراء هو وأبو بكر وعمر وعلي وعثمان وطلحة والزبير فتحركت الصخرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إهدئي فما عليك إلا نبي أو صديق أو شهيد

۶۴۱۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا علی، سیدنا عثمان، سیدنا طلحہ اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہم حراء پہاڑ پر چڑھے تو وہ حرکت میں آ گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رُک جاؤ! تجھ پر صرف نبی، صدیق یا شہید ہیں۔ [3]

[642] حدثنا علي قثنا قتيبة بن سعيد نا أبو عوانة عن عثمان بن المغيرة عن علي بن ربيعة عن أسماء بن الحكم الفزاري قال سمعت عليا يقول اني كنت إذا سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا نفعني الله منه بما شاء أن ينفعني وإذا حدثني رجل من أصحابه استحلفته فإذا حلف لي صدقته وانه حدثني أبو بكر وصدق أبو بكر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من رجل مؤمن يذنب ذنبا ثم يقوم فيتطهر فيحسن الطهور ثم يصلي ثم يستغفر الله إلا غفر الله له ثم قرأ هذه الآية { والذين إذا فعلوا فاحشة أو ظلموا أنفسهم } إلى آخر الآية

---

[1] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: صحیح البخاری: 22,165/7

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً لاجل صالح بن موسیٰ بن اسحاق بن طلحہ بن عبید اللہ الطلحی الکوفی فانہ متروک؛ تخریج: الکامل لابن عدی: 108/1/2

[3] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: صحیح مسلم: 188/4

۶۴۲۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات سنتا تو اللہ جتنا چاہتا اتنا مجھے نفع دیتا اور جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے حدیث سنتا تو میں اس سے قسم لیتا، جب وہ قسم اُٹھاتا تو میں تصدیق کرتا، یقیناً مجھے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی اور بلاشبہ انہوں نے سچ بیان کیا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمار ہے تھے: کوئی مومن بندہ جب گناہ کرتا ہے تو فوراً اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے اور مغفرت طلب کرتا ہے پس اللہ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: (والذين إذا فعلوا فاحشة أو ظلموا أنفسهم۔۔۔۔) (جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہوجائے یا یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں۔۔۔۔) ❶

[643] حدثنا علي قثنا قتيبة بن سعيد قثنا بن لهيعة عن الأعرج أن أبا سلمة بن عبد الرحمن أخبره أنه سمع أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا رجل يسوق بقرة فبدا له أن يركبها فأقبلت به فقالت له إنا لم نخلق لهذا إنما خلقنا للحراثة فقال من حول رسول الله سبحان الله سبحان الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فإني آمنت به أنا وأبو بكر وعمر ولم يكن ثم أبو بكر ولا عمر وقال بينما رجل في غنمه إذ جاء الذئب فذهب بشاة من الغنم فطلبه فلما أدركه لفظها ثم أقبل عليه فقال فمن لها يوم السبع يوم لا راعي يكون لها غيري فقال من حول رسول الله سبحان الله سبحان الله فقال رسول الله فإني آمنت به أنا وأبو بكر وعمر ولم يكن ثم أبو بكر ولا عمر

۶۴۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی بیل پر بوجھ لادے ہوئے بازار میں جارہا تھا جب وہ اس پر سوار ہونے لگا، وہ اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: بلاشبہ مجھے بار برداری کے لیے تو پیدا نہیں کیا گیا بلکہ مجھے تو صرف کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد بیٹھے لوگوں نے یہ سن کر تعجب کرتے ہوئے کہا: سبحان اللہ، سبحان اللہ (بڑی عجیب بات ہے کیا بیل بھی کلام کرتا ہے؟) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً میں اس پر ایمان لایا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ حالانکہ وہاں سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما نہیں تھے۔۔ پھر (مزید اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے) فرمایا: ایک چرواہا اپنی بکریوں میں موجود تھا اچانک ایک بھیڑیا اس کے ریوڑ پر حملہ آور ہوا اور اس نے اس میں سے ایک بکری دبوچ لی۔ چرواہے نے بکری کے حصول کے لیے اس کا تعاقب کیا حتیٰ کہ اس سے اپنی بکری چھڑا لی۔ بھیڑیے نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا: درندوں کے دن ان کا محافظ کون ہوگا؟ اس دن میرے علاوہ ان کا کوئی چرواہا نہیں ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد بیٹھے لوگوں نے پھر تعجب کرتے ہوئے کہا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! (کیا بھیڑیا بھی باتیں کرتا ہے؟) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً میں اس پر ایمان لایا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ حالانکہ وہاں سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما نہیں تھے۔ ❷

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 142

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف ابن لہیعۃ والحدیث من اصح الصحاح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 183

[644] حدثنا علي بن طيفور قثنا قتيبة قثنا بن لهيعة عن أبي الزبير عن جابر عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سياتي على الناس زمان يبعث منهم بعث فيقولون انظروا هل فيكم أحد من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم فيوجد الرجل الواحد فيفتح لهم به ثم يبعث من الناس بعث فقال انظروا هل فيكم من أصحاب رسول الله أحد فلا يوجد أحد منهم قال وسمعته يقول سياتي على الناس يوم فلو سمعوا برجل من أصحابي من وراء البحور لالتمسوه ثم لا يجدونه

۶۴۴۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایسا وقت آئے گا جب وہ لشکر بھیجیں گے تو کہیں گے دیکھو تم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی صحابی ہے، پھر وہ ایک شخص کو پالیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس لشکر کو ان کے طفیل فتح عطا فرمائے گا پھر لوگ دوبارہ لشکر بھیجیں گے تو کہیں گے: تم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی صحابی ہے، مگر ان میں کوئی ایسا آدمی نہیں پائیں گے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: عنقریب لوگوں پر ایک ایسا دن بھی آئے گا کہ اگر وہ لوگ یہ سنیں کہ ایک صحابی سمندروں کے پار رہتا ہے تو وہ اسے تلاش کریں گے مگر ایسا کوئی شخص وہ نہیں پائیں گے۔ [1]

[645] حدثنا أحمد بن زنجويه القطان قثنا هشام بن عمار الدمشقي قثنا أسد عن الحجاج بن أرطاة عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر الحديث وقال ومن أبغض أبا بكر وعمر فهو منافق

۶۴۵۔ سیدنا ابوسعید الخدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر اور عمر سے بغض رکھنے والا شخص منافق ہے۔ [2]

[646] حدثنا أحمد نا هشام بن عمار قثنا بن أبي الجون نا فطر بن خليفة عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن أهل الدرجات العلى ينظرون إلى عليين كما تنظرون إلى الكوكب الطالع في السماء وإن أبا بكر وعمر منهم وأنعما

۶۴۶۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ مقام علیین والوں کو ان سے نچلے مقام والے اس طرح دیکھیں گے جس طرح کہ تم آسمان کے افق میں چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو اور ابوبکر اور عمر انہی میں سے ہیں اور وہ بڑے اچھے ہیں۔ [3]

[647] حدثنا أحمد بن الحسن الصوفي نا الحكم بن موسى أبو صالح قثنا بن أبي الرجال قال إسحاق بن يحيى بن طلحة أخبرني قال أخبرني عمي عيسى بن طلحة قال سألت بن عباس فقلت يا أبا عباس أخبرني عن سلفنا حتى كأني عاينتهم قال تسألني عن أبي بكر كان والله يا بن أخي تقيا يرى الخير فيه من رجل يصادى منه غرب قال يعني الحد تسألني عن عمر كان والله في علمي قويا تقيا قد وضعت له الحبائل بكل مرصد فهو لها حذر من رجل سوقه عنف وذكر الحديث

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف ابن لہیعۃ وتدلیس ابی الزبیر وھو محمد بن مسلم بن تدرس الاسدی ابو الزبیر المکی وھو مخالف لما اخرجہ البخاری: 610,8/6؛ ومسلم: 1962/4

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عطیۃ العوفی؛ تخریج: الکامل لابن عدی: 114/4؛ ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 662/1

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ لضعف عطیۃ العوفی وابن ابی الجون ھو عبدالرحمن بن سلیمان بن ابی الجون العنسی ابو سلیمان الدمشقی الدارانی صدوق یخطئ؛ تخریج: مسند ابی الجعد: 296/1

۶۴۷۔ عیسیٰ بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ مجھے ہمارے سابقون کے بارے ایسی خبر بیان کریں، گویا کہ میں ان کو دیکھ رہا ہوں؟ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کرتے ہو۔ بھتیجے، اللہ کی قسم! وہ سب سے زیادہ پرہیزگار تھے، ان سے خیر و بھلائی نظر آتی تھی اور کبھی وہ سخت مزاجی سے بھی کام لیتے تھے پھر فرمایا: تم سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھتے ہو۔ اللہ کی قسم! وہ میرے علم کے مطابق سخت قول اور پرہیزگار تھے۔ یقیناً ان کے لیے ہر مورچہ گاہ میں رسیاں بچھائی ہوئی ہیں، وہ ان سے بڑے محتاط رہتے تھے وہ شخص (سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ) جس کا ہانکنا بہت سخت تھا۔ [1]

[648] حدثنا أحمد قثنا علي بن الجعد قال سمعت مقاتلا يقول في قول الله عز وجل فإن الله هو مولاه وجبريل وصالح المؤمنين قال أبو بكر وعمر وعلي

۶۴۸۔ مقاتل کہتے ہیں: اس آیت (إن الله هو مولاه وجبريل وصالح المؤمنين) سے مراد سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم ہیں۔ [2]

[649] حدثنا أحمد نا علي بن الجعد قال أخبرنا شعبة بن الحجاج عن أبي عمر ان عبد الملك بن حبيب قال كتب عمر بن الخطاب إلى أبي موسى انه لم يزل للناس وجوه يرفعون بحوائج الناس فاكرم وجوه الناس فبحسب المسلم الضعيف من العدل أن ينصف في العطية والقسمة

۶۴۹۔ عبدالملک بن حبیب سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو فرمان جاری کیا کہ لوگوں کے لیے ایسے سردار ہمیشہ رہیں گے جن کے سامنے لوگوں کے مقدمے پیش ہوں گے، اس لیے بڑوں کی عزت کرو، کمزور مسلمان کے حق میں یہ بھی بڑا انصاف ہے کہ عطیات اور مال غنیمت کی تقسیم میں اُن کے ساتھ منصفانہ رویہ ہو۔ [3]

[650] حدثنا محمد بن الليث البزاز قثنا عبد الرحمن بن يونس الرق السراج قثنا بن فضيل قثنا سالم بن أبي حفصة والأعمش وعبد الله بن صهبان وكثير النواء وابن أبي ليلى عن عطية عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أهل الدرجات العلى ليراهم من تحتهم كما ترون النجم الطالع في أفق السماء الا وان أبا بكر وعمر منهم وأنعما

۶۵۰۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ مقام علیین والوں کو ان سے نچلے مقام والے اس طرح دیکھیں گے جس طرح کہ تم آسمان کے افق میں چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو اور ابوبکر اور عمر انہی میں سے ہیں اور وہ بڑے اچھے ہیں۔ [4]

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل اسحاق بن یحییٰ بن طلحۃ فانہ متروک؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 259

[2] تحقیق: اسنادہ صحیح الی مقاتل ومقاتل متروک متہم بالکذب؛ تخریج: تاریخ بغداد للخطیب: 160/13؛ الطبقات لابی الشیخ: 106/2

[3] تحقیق: رجال الاسناد ثقات لکنہ منقطع عبدالملک بن حبیب ابوعمران الازدی لم یلق عمر ولا اباموسی؛ تخریج: السنن الکبریٰ للبیہقی: 168/8؛ تاریخ الامم والملوک للطبری: 566/2

[4] تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عطیۃ وکثیر النواء لکن لہ متابعۃ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 165

[651] حدثنا إبراهيم بن عبد الله البصري قثنا عبد الله بن رجاء الغداني قال أخبرني عمران يعني القطان عن الحجاج عن ميمون بن مهران عن بن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في آخر الزمان قوم ينبزون الرافضة يرفضون الإسلام ويلفظونه فاقتلوهم فإنهم مشركون

۶۵۱۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جن کو رافضہ کہا جائے گا جو کہ اسلام کو چھوڑنے والے ہوں گے اسلام کے دعوے دار بھی ہوں گے پس تم ان کو قتل کرو بے شک وہ مشرک ہیں۔ ❶

[652] حدثنا الفضل بن الحباب البصري قثنا القعنبي قثنا سليمان بن بلال عن جعفر بن محمد يعني الصادق عن أبيه قال لما غسل عمر بن الخطاب وكفن وحمل على سريره وقف عليه علي بن أبي طالب فقال والله ما على الأرض رجل أحب إلي من أن ألقى الله بصحيفته من هذا المسجى

۶۵۲۔ جعفر بن محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نہلا کر کفن دیا گیا اور چارپائی پر لٹایا گیا تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے وہاں کھڑے ہو کر فرمایا: اللہ کی قسم! اس زمین پر جو اللہ سے ملنے والے ہیں، ان میں سے کوئی بھی اپنے اعمال سمیت مجھے اس کفن میں ڈھانپے ہوئے شخص سے بڑھ کر محبوب نہیں ہے۔ ❷

[653] حدثنا عبد الله بن الحسن الحراني قثنا أبو الأصبغ الرملي قثنا أيوب بن سويد قثنا بن شوذب عن محمد بن جحادة عن سلمة بن كهيل عن هزيل بن شرحبيل الاودي قال سمعت عمر بن الخطاب يقول لو وزن إيمان أبي بكر بإيمان أهل الأرض لرجح بهم

۶۵۳۔ شرحبیل سے روایت ہے کہ میں نے سنا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: اگر تمام انسانوں کے ایمان کا ابوبکر کے ایمان سے وزن کیا جائے تو ابوبکر کا ایمان سب سے وزنی ہوگا۔ ❸

[654] حدثنا إبراهيم بن محمد الكوفي قثنا أبو هشام الرفاعي قثنا وكيع قثنا الأعمش عن أبي صالح عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا أصحابي فوالذي نفسي بيده لو أن أحدكم أنفق مثل أحد ذهبا ما أدرك مد أحدهم ولا نصيفه

۶۵۴۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کرام کو برا مت کہو۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے پس اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو پھر بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے مد برابر یا نصف مد (دانے خرچ کرنے) کے بھی برابر نہیں پہنچ سکتا۔ ❹

[655] حدثنا إبراهيم بن محمد قثنا عقبة بن مكرم قثنا يونس بن بكير عن أبي عبد الله الجعفي عن عروة بن عبد الله قال أتيت أبا جعفر محمد بن علي فقلت ما قولك في حلية السيوف فقال لا بأس قد حلى أبو بكر الصديق سيفه قال فقلت وتقول الصديق قال فوثب وثبة واستقبل القبلة ثم قال نعم الصديق نعم الصديق نعم الصديق ثلاث مرات فمن لم يقل له الصديق فلا صدق الله له قولا في الدنيا ولا في الآخرة

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف حجاج بن تمیم وھو الجزری؛ تخریج: زیادات المسند لعبداللہ بن احمد: 1/103؛ ذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد: 10/22

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 345

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً لاجل ایوب بن سوید الرملی؛ تخریج: شعب الایمان للبیہقی: 1/25

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ابی ہشام محمد بن یزید الرفاعی والحدیث صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 5

۶۵۵۔ عروہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفر محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آ کر پوچھا: تلوار کو آراستہ کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بلاشبہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی تلوار کو آراستہ کرتے تھے، میں نے تعجب کرتے ہوئے کہا: کیا آپ نے ان کو "صدیق" کہا ہے؟ وہ دفعتاً اُچھلے اور قبلہ رُخ ہو کر کہا: ہاں! وہ صدیق ہیں، جی ہاں! وہ صدیق ہیں، وہ واقعی ہی صدیق ہیں، تین باران کلمات کو انہوں نے دہرایا، مزید فرمایا: جو ان کو صدیق نہیں کہتا تو اللہ تعالیٰ اس کی بات کو دنیا و آخرت میں سچا نہ کرے۔ (1)

[656] حدثنا إبراهيم قثنا أحمد بن يونس قثنا الزنجي عن إسماعيل بن أمية قال أول مؤمن إلى النبي صلى الله عليه وسلم أبو بكر يعني أول من أسلم

۶۵۶۔ اسماعیل بن امیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان لانے والے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (2)

[657] حدثنا إبراهيم قثنا أبو السائب سلم بن جنادة قثنا وكيع عن شعبة عن عمرو بن مرة عن إبراهيم قال أبو بكر يعني أول من أسلم

۶۵۷۔ امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سب پہلے مسلمان سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (3)

[658] حدثنا إبراهيم قثنا أحمد بن عبد الله بن يونس قثنا أبو بكر بن عياش عن الأعمش عن عبد الله بن مرة عن أبي الأحوص عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابرأ إلى كل خليل من خله ولو كنت متخذا أحدا خليلا لاتخذت أبا بكر خليلا

۶۵۸۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ہر دوست کی دوستی سے بری ہوں اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ (4)

[659] حدثنا إبراهيم قثنا أحمد بن يونس قثنا أبو الحارث الوراق عن بكر بن خنيس عن محمد بن سعيد عن عبادة بن نسي عن عبد الرحمٰن بن غنم عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل في السماء ليكره أن يخطأ أبو بكر في الأرض

۶۵۹۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسمانوں پر اللہ تعالیٰ کو یہ پسند نہیں کہ ابوبکر کو زمین میں کوئی غلط کہے۔ (5)

[660] حدثنا إبراهيم بن محمد قثنا إبراهيم بن إسماعيل بن يحيى بن سلمة بن كهيل قال نا أبي عن أبيه عن سلمة عن عامر عن مسروق عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لأصحابه أيكم أصبح صائما قال أبو بكر أنا قال أيكم عاد مريضا قال أبو بكر أنا قال أيكم شيع جنازة قال أبو بكر أنا قال النبي صلى الله عليه وسلم هنيئا من كملت له هذه بنى الله له بيتا في الجنة

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل ابی عبداللہ الجعفی وهو عمرو بن شمر فانه متروک؛ تقدم تخریجه فی رقم: 296

(2) تحقیق: رجال الاسناد ثقات الی اسماعیل بن امیة غیر ابراهیم فقد سکت عنه الخطیب؛ تخریج: لم اقف علیه

(3) تحقیق: رجال الاسناد ثقات غیر ابراهیم فقد سکت عنه الخطیب؛ تقدم تخریجه فی رقم: 207

(4) تحقیق: رجال الاسناد ثقات غیر ابراهیم فقد سکت عنه الخطیب والحدیث صحیح؛ تقدم تخریجه فی رقم: 69

(5) تحقیق: موضوع لاجل محمد بن سعید بن حسان الاسدی المصلوب الشامی وفیه ابوالحارث الوراق وهو نصر بن حماد بن عجلان البجلی ابوالحارث ایضا متروک وبکر بن خنیس الکوفی العابد نزیل بغداد ضعیف؛ تخریج: کتاب الموضوعات لابن الجوزی 1/219

۶۶۰۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے دریافت کیا: آج کے دن تم میں سے کون روزے دار ہے؟ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کس نے آج کے دن مریض کی عیادت کی ہے تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں، پھر فرمایا: تم میں سے آج کے دن کون جنازے کے ساتھ گیا ہے؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں یہ تمام صفات پوری ہو گئیں تو اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ [1]

[661] حدثنا إبراهيم قثنا أحمد بن عبد الله بن يونس قثنا فضيل يعني بن عياض عن هشام قال أخبرني حميد بن قيس الأعرج عن الزهري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لكل باب من أبواب البر بابا من أبواب الجنة فإذا استعلت على عمل الرجل منها شيء دعاه ذلك الباب وباب الصوم يدعى الريان قال أبو بكر يا رسول الله هل يدعوني شيء منها قال انها لتدعوك وانك لتدخل من أيها شئت

۶۶۱۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نیکی کے لیے جنت میں الگ الگ دروازہ ہے، ہر انسان کو اپنی نیکی کے حساب سے اسی دروازے سے بلایا جائے گا اور روزے داروں کو "ریان" نامی دروازے سے پکارا جائے گا، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا مجھے بھی کسی دروازے سے بلایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! آپ کو بھی بلایا جائے اور آپ اپنی پسند کے دروازے سے جاؤ گے۔ [2]

[662] حدثنا إبراهيم قثنا أحمد بن عبد الله قال حدثني رجل بمكة وأثنى عليه خيرا عن ابن جريج عن عطاء عن أبي الدرداء قال رآني رسول الله صلى الله عليه وسلم امشي امام أبي بكر فقال اتمشي امام من هو خير منك في الدنيا والآخرة ما طلعت الشمس ولا غربت على أحد بعد النبيين والمرسلين خير أو قال أفضل من أبي بكر

۶۶۲۔ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے آگے چل رہا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تم اس شخصیت کے آگے کیوں چل رہے ہو جو تم سے دنیا اور آخرت میں بہتر ہے اور انبیا و رسل کے بعد ابوبکر ہر اس شخص سے بہتر ہیں، جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: افضل ہیں۔ [3]

[663] حدثنا إبراهيم قثنا أحمد بن يونس قثنا أبو بكر بن عياش قال حدثني قيس السعيدي عن بن شهاب قال رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم رؤيا فقصها على أبي بكر قال يا أبا بكر إني رأيت في النوم رؤيا كأني ابتدرت أنا وأنت درجة فسبقتك بمرقاتين ونصف قال له أبو بكر خيرا يا رسول الله يبقيك الله حتى ترى ما يسرك فأعادها عليه قال يا أبا بكر اني رأيت في النوم كأني ابتدرت أنا وأنت درجة فسبقتك بمرقاتين ونصف قال خيرا يا رسول الله يبقيك الله حتى يقر عينك وترى ما يسرك فأعادها الثالثة فقال يا أبا بكر اني رأيت في النوم كأني ابتدرت أنا وأنت درجة فسبقتك بمرقاتين ونصف قال خيرا يا رسول الله يبقيك الله إلى رحمته ومغفرته وأبقى بعدك سنتين ونصفا قال أبو بكر بن عياش كان أبو بكر يعبر

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدالاجل اسماعیل بن یحیٰی بن سلمۃ بن کہیل وابیہ فکلا ہما متروکان واما ابراہیم بن اسماعیل بن یحیٰی بن سلمۃ بن کہیل الحضرمی ابو اسحاق الکوفی فضعیف والمتن صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 107,585

[2] تحقیق: ہذا اسناد مرسل رجالہ ثقات غیر ابراہیم والحدیث صحیح؛ انظر: صحیح البخاری: 211/4؛ صحیح مسلم: 712/2

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس ابو جریج والحدیث حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 135,137

۶۶۳۔ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا، جسے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بتایا: ابوبکر! میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں اور تم سیڑھی پر چڑھ رہے ہیں تو میں تم سے اڑھائی سیڑھیاں آگے نکل گیا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خیر ہو اللہ آپ کو لمبی زندگی عطا فرمائے یہاں تک آپ اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر لیں اور تمام خوشیاں دیکھ لیں، اس طرح آپ نے ان کو تین مرتبہ خواب دہرایا: ابوبکر! میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں اور تم سیڑھی پر چڑھ رہے ہیں تو میں تم سے اڑھائی سیڑھیاں آگے نکل گیا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خیر ہو اللہ آپ کو لمبی زندگی عطا فرمائے اور اپنی رحمت اور مغفرت سے نوازے، (سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس خواب کی یہ تعبیر بیان کی کہ) میں آپ کے بعد اڑھائی سال زندہ رہوں گا اور ایسا ہی ہوا۔

ابوبکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اس خواب کی تعبیر بیان فرما رہے تھے۔ [1]

[664] حدثنا أبو بكر محمد بن أحمد القاضي البوراني قثنا الاحتياطي قثنا علي بن جميل عن جرير عن ليث عن مجاهد عن بن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما في الجنة شجرة إلا مكتوب على كل ورقة محمد رسول الله أبو بكر الصديق عمر الفاروق عثمان ذو النورين

۶۶۴۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کے تمام درختوں کے پتوں پر یہ کلمات درج ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم۔ [2]

[665] نا محمد بن أحمد قثنا محمد بن عبيد قثنا عبد الحميد قثنا عبد الأعلى بن أبي المساور عن الشعبي عن زيد بن أرقم قال أرسلني النبي صلى الله عليه وسلم إلى أبي بكر يعني الصديق فبشرته بالجنة وإلى عمر فبشرته بالجنة وإلى عثمان فبشرته بالجنة

۶۶۵۔ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت دینے کے لیے بھیجا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت دینے بھیجا اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت دینے بھیجا۔ [3]

[666] حدثنا محمد قثنا موسى بن عبد الرحمن قثنا عبيد بن الصباح قثنا فضيل عن خراش عن الشعبي عن الحارث عن علي قال أبصر رسول الله صلى الله عليه وسلم أبا بكر وعمر مقبلين فقال هذان المقبلان سيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين الا النبيين والمرسلين لا تخبرهما يا علي

۶۶۶۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ سامنے سے آرہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی! یہ دونوں آنے والے اولین وآخرین جنتی عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔ البتہ انبیا اور رسل اس سے مستثنیٰ ہیں پھر فرمایا: علی! یہ بات انھیں نہ بتانا۔ [4]

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ ولاجل السعیدی فھو مجھول واسمہ ھنا قیس ولم اجدہ من الرواۃ من اسمہ قیس السعیدی؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/177

[2] تحقیق: موضوع والمتھم بہ علی بن جمیل بن یزید ابوالحسن الرقی؛

تخریج: حلیۃ الاولیاء طبقات الاصفیاء لابی نعیم: 3/34؛ کتاب الموضوعات لابن الجوزی: 1/336

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل عبدالاعلی؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 5/192

[4] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عبید بن الصباح الخزار والحارث الاعور والحدیث صحیح بمجموع طرقہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 93

[667] حدثنا محمد قثنا علي بن حرب قثنا محمد بن فضيل قثنا الأعمش وعبد الله بن صهبان وكثير النواء وابن أبي ليلى وسالم بن أبي حفصة عن عطية عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان أهل الدرجات العلى لبراهم من هو أسفل منهم كما ترون الكوكب الدري في أفق السماء وإن أبا بكر وعمر منهم وأنعما

٦٦٧۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً مقام علیین والوں کو ان سے نچلے مقام والے اس طرح دیکھیں گے جس طرح کہ تم آسمان کے افق میں چمک دار ستارے کو دیکھتے ہو، ابوبکر اور عمر انہی میں سے ہیں اور وہ بڑے اچھے ہیں۔ ❶

[668] حدثنا محمد قثنا علي بن داود قثنا عبد الله قثنا المعلى بن هلال عن ليث عن مجاهد عن بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبي أمينان ووزيران فوزيراي من أهل السماء جبريل وميكائيل عليهما السلام وأميناي ووزيراي من أهل الأرض أبو بكر وعمر

٦٦٨۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کے دو امین اور دو وزیر تھے، آسمان والوں سے میرے دو وزیر جبرائیل اور مکائیل ہیں اور زمین والوں سے میرے دو امین اور وزیر ابوبکر اور عمر ہیں۔ ❷

[669] حدثنا محمد قثنا الحسين بن علي قال حدثنا أبو داود الطيالسي قثنا بن عطية قثنا ثابت عن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يدخل المسجد وفيه المهاجرون والأنصار فما أحد منهم يرفع رأسه من حبوته الا أبو بكر وعمر فإنه يبتسم إليهما ويبتسمان إليه

٦٦٩۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی مسجد میں داخل ہوتے تو اس میں مہاجرین اور انصار بھی ہوتے تھے، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر سر نہیں اُٹھاتا تھا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی ان کی طرف دیکھتے تو مسکراتے اور اسی طرح یہ ان دونوں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ کر مسکراتے۔ ❸

[670] حدثنا محمد قثنا يعقوب بن إبراهيم قثنا سفيان عن عبد الملك بن عمير عن ربعي عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتدوا باللذين من بعدي أبي بكر وعمر

٦٧٠۔ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد تم ابوبکر اور عمر کی پیروی کرنا۔ ❹

[671] حدثنا محمد قثنا يعقوب وكيع قثنا الأعمش عن عبد الله بن مرة عن أبي الأحوص عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اني ابرأ الى كل خليل من خله ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت أبا بكر خليلا وان صاحبكم خليل الله

٦٧١۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمام دوستوں کی دوستی سے اعلان برأت کرتا ہوں اور اگر میں کسی کو (لوگوں میں) اپنا دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا بلاشبہ تمہارے صاحب (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نے اللہ رب العزت کو دوست بنالیا ہے۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عطیۃ ولکنہ متابع فی الحدیث رقم:165

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل معلی بن ہلال فانہ متروک؛ تقدم تخریجہ فی رقم:105

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم:239

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم:198,293,294

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم:157

[672] حدثنا محمد قثنا يعقوب قثنا وكيع نا بن أبي خالد عن قيس ان عمرو بن العاص قال للنبي صلى الله عليه وسلم حين رجع من غزوة ذات السلاسل يا رسول الله من أحب الناس إليك قال عائشة قال إنما أقول من الرجال قال أبوها

۶۷۲۔ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے غزوۂ ذات السلاسل سے واپسی پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو سب سے زیادہ محبوب انسان کون ہے؟ فرمایا: عائشہ! میں نے عرض کیا: مردوں میں سے کون ہے؟ فرمایا: اُن کے والد (یعنی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ)۔ ❶

[673] حدثنا محمد بن أحمد القاضي قثنا يعقوب قثنا وكيع قثنا الأعمش عن عطية بن سعد عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان أهل الدرجات العلى يراهم من أسفل منهم كما ترون الكوكب الطالع في الأفق وقال عمرو في الأفق من آفاق السماء وان أبا بكر وعمر منهم وانعما

۶۷۳۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مقام علیین والوں کو ان سے نچلے مقام والے اس طرح دیکھیں گے جس طرح کہ تم آسمان کے افق میں چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو، ابوبکر اور عمر انہی میں سے ہیں اور وہ بڑے اچھے ہیں۔ ❷

[674] حدثنا محمد قثنا يعقوب قثنا وكيع قثنا الفضل بن دلهم عن الحسن فسوف يأتي الله بقوم يحبهم ويحبونه قال هو أبو بكر وأصحابه

۶۷۴۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کے اس فرمان (فسوف يأتي الله بقوم يحبهم ويحبونه) سے مراد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی ہیں۔ ❸

[675] حدثنا محمد قثنا العباس ب أبي طالب قثنا هاشم بن القاسم قثنا عبد العزيز بن النعمان قثنا يزيد بن حيان عن عطاء عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يجمع حب هؤلاء الأربعة الا قلب مؤمن أبو بكر وعمر وعثمان وعلي

۶۷۵۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر، عمر، عثمان اور علی چاروں کی حقیقی محبت صرف مومن کے دل میں اکٹھی ہو سکتی ہے۔ ❹

[676] حدثنا محمد قثنا محمد بن عبيد الكوفي قثنا أبو عبد الرحمن المقري قثنا حيوة بن شريح عن مشرح بن هاعان عن رجل عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو لم أبعث فيكم لبعث عمر بن الخطاب

۶۷۶۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں تم میں مبعوث نہ کیا جاتا تو عمر تم میں بھیجے جاتے۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی:5/706؛ سنن ابن ماجۃ:1/38

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عطیۃ ولکن توبع کما مر غیر مرۃ؛ تقدم تخریجہ فی رقم:165

❸ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم:615

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف للانقطاع بین عطاء وابی ہریرۃ؛ تخریج: ذکرہ الحافظ فی المطالب العالیۃ:4/84

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف لابہام الرجل؛ تخریج: کتاب الموضوعات لابن الجوزی:1/320

[677] حدثنا محمد قثنا الحسن بن عرفة قثنا عبد الله بن إبراهيم الغفاري عن عبد الرحمٰن بن زيد بن اسلم عن أبيه عن بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عمر بن الخطاب سراج أهل الجنة

۶۷۷۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر تمام جنتیوں کا آفتاب ہے۔ (1)

[678] حدثنا محمد قثنا الحسن بن عرفة قثنا الوليد بن الفضل قثنا إسماعيل بن عبيد العجلي عن حماد بن أبي سليمان عن إبراهيم النخعي عن علقمة بن قيس عن عمار بن ياسر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عمار أتاني جبريل عليه السلام فقلت يا جبريل حدثني بفضائل عمر بن الخطاب في السماء فقال يا محمد لو حدثتك بفضائل عمر بن الخطاب في السماء مثل لبث نوح في قومه ألف سنة الا خمسين عاما ما نفدت فضائل عمر وان عمر حسنة من حسنات أبي بكر

۶۷۸۔ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: عمار! میرے پاس جرائیل آئے، میں نے کہا: جرائیل! مجھے آسمانوں میں عمر کی فضیلتیں بیان کرو، جرائیل نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں عمر بن خطاب کے فضائل جو آسمان میں ہیں، ان کو سیدنا نوح (علیہ السلام) کے اپنی قوم کی طرف دور بعثت یعنی ساڑھے نو سال کے عرصہ کے برابر تک بیان کرتا رہوں، تب بھی انہیں شمار نہیں کرسکتا اور عمر ابوبکر کی ایک چھوٹی سی فضیلت کی مثال ہے۔ (2)

[679] حدثنا محمد قثنا رزق الله بن موسى قثنا بهز قثنا همام نا قتادة قثنا أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دخلت الجنة فرأيت قصرا فقلت لمن هذا يا جبريل فقال لعمر بن الخطاب ثم سرت هنيئة فرأيت قصرا هو أحسن من القصر الأول فقلت لمن هذا يا جبريل فقال لعمر بن الخطاب وان فيه لمن الحور العين فما منعني ان أدخله الا ما عرفت من غيرتك يا أبا حفص فبكى عمر وقال أعليك أغار يا رسول الله

۶۷۹۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں (خواب کی حالت میں) جنت میں داخل ہوا پھر میں نے ایک محل دیکھ کر پوچھا: جبریل! یہ کس کا ہے؟ جرائیل نے کہا: عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کا، پھر میں تھوڑا سا آگے چلا تو میں نے پہلے سے بھی ایک زیادہ خوبصورت محل دیکھا۔ میں نے پوچھا: جرائیل! یہ کس کا ہے؟ جرائیل نے کہا: عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کا، میں نے اس میں ایک خوبصورت آنکھوں والی حور دیکھی۔ اے ابوحفص! صرف آپ کی غیرت نے مجھے اس محل میں داخل ہونے سے روک دیا۔ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آب دیدہ ہو گئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں کیا بھلا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیرت کروں گا؟ (3)

[680] حدثنا محمد قثنا محمد بن يوسف قثنا الفضل بن دكين عن جعفر يعني بن حيان عن ثابت قال خطب عمر ابنة أبي سفيان فأبوا ان يزوجوه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين لابتي المدينة رجل خير من عمر

۶۸۰۔ سیدنا ثابت سے روایت ہے کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے لیے نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے رشتہ دینے سے انکار کیا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ کے گردونواح میں عمر سے بہتر شخص کوئی نہیں ہے۔ (4)

---

(1) تحقیق: موضوع والمتہم بہ عبداللہ بن ابراہیم بن ابی عمر الغفاری؛ تخریج: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 33/6

(2) تحقیق: موضوع؛ الولید بن الفضل العنزی متروک؛ تخریج: کتاب الموضوعات لابن الجوزی: 1/321؛ ذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد: 68/9

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 453,462

(4) تحقیق: رجال الاسناد ثقات لکنہ منقطع ثابت لیس ابن اسلم بل ابن الحجاج الکلابی ولم یلق عمر؛ تخریج: لم اقف علیہ

[681] حدثنا محمد قثنا زياد بن أيوب قثنا هشيم عن أيوب أبي العلاء أو بعض أصحابنا عن أبي هاشم عن سعيد بن جبير في قوله عز وجل وصالح المؤمنين قال عمر بن الخطاب

۶۸۱۔ امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان (وصالح المومنین) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوا ہے۔ ❶

[682] حدثنا محمد قثنا زياد قثنا هشيم قال انا حميد عن أنس بن مالك قال قال عمر بن الخطاب وافقت ربي عز وجل في ثلاث قلت يا رسول الله ولو اتخذت من مقام إبراهيم مصلى فنزلت { واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى } قلت يا رسول الله ان نساءك يدخل عليهن البر والفاجر فلو امرتهن ان يحتجبن فنزلت آية الحجاب واجتمع على رسول الله صلى الله عليه وسلم نساءه في الغيرة فقلت عسى ربه ان طلقكن ان يبدله ازواجا خيرا منكن فنزلت كذلك

۶۸۲۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تین چیزوں میں اپنے رب سے موافقت کی ہے۔

۱۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ کیوں نہیں بنا لیتے؟ تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: (واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى)

۲۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کاش! آپ امہات المومنین کو پردے کا حکم دیں؟ اس لیے کہ آپ کے پاس نیک و بد دونوں طرح کے لوگوں کا آنا جانا لگا رہتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب نازل فرمائی۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات غیرت کرتے ہوئے آپ کے پاس جمع ہوئیں تو میں نے ان سے کہا: (آپ اس بات سے باز آجائیں ورنہ) اللہ آپ سے بہتر بیویاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے گا، اس کی تائید میں اللہ رب العزت نے اسی طرح حکم نازل فرما دیا۔ ❷

[683] حدثنا محمد نا العباس بن أبي طالب نا قبيصة عن سفيان عن عبد الله بن سعيد عن مكحول عن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه

۶۸۳۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کیا ہے۔ ❸

[684] حدثنا محمد قثنا أحمد بن الوليد نا إبراهيم بن حمزة قال حدثنا الدراوردي عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله

۶۸۴۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کے مثل روایت منقول ہے۔ ❹

[685] حدثنا محمد قثنا علي بن داود نا عبد الله نا بن لهيعة عن بن الهاد عن علي بن حسين عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أظلت الخضراء ولا أقلت الغبراء بعد النبيين على رجل خير منك يا عمر

---

❶ تحقیق: رجال الاسناد ثقات لکن فیہ علۃ تدلیس ہشیم؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 98

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 436

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 313,314

❹ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم فی سابقہ

۶۸۵۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! نبیوں کے بعد تم سے بہتر کوئی آدمی ایسا نہیں جسے آسمان نے سایہ دے رکھا ہو اور زمین نے اُٹھا رکھا ہو۔ ❶

[686] حدثنا محمد نا علي بن داود قثنا رجل قال نا محمد بن إسماعيل عن الحسن بن عطية عن عبد العزيز بن المطلب بن عبد الله بن حنطب عن أبيه عن جده عبد الله بن حنطب قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فنظر الى أبي بكر وعمر فقال هذان السمع والبصر

۶۸۶۔ عبداللہ بن حنطب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھ کر فرمایا: یہ دونوں میرے لیے کان اور آنکھ کی مانند ہیں۔ ❷

[687] حدثنا محمد قثنا محمد بن يزيد قال نا عبدة ويعلى قالا نا محمد بن إسحاق عن مكحول وغضيف بن الحارث عن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل وضع الحق على لسان عمر

۶۸۷۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل نے عمر کی زبان پر حق جاری کیا ہے۔ ❸

[688] حدثنا الحسن بن علي البصري قثنا محمد بن تميم النهشلي قثنا خازم بن جبلة عن أبي العبدي عن أبيه عن جده عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لأبي بكر وعمر يا أبا بكر ويا عمر والله اني لأحبكما ووالله ان الله ليحبكما لحبي اياكما ووالله ان الملائكة لتحبكما لحب الله اياكما أحب الله من أحبكما ووصل الله من وصلكما قطع الله من قطعكما ابغض الله من أبغضكما

۶۸۸۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: ابوبکر و عمر! اللہ کی قسم! میں آپ دونوں سے محبت کرتا ہوں، میری محبت کی وجہ سے اللہ بھی آپ دونوں سے محبت کرتا ہے، اللہ کی قسم! فرشتے بھی آپ دونوں کو محبوب رکھتے ہیں کیونکہ اللہ تم سے محبت کرتا ہے اور اللہ ہر اس شخص سے محبت کرتا ہے جو تم سے محبت کرے گا، اللہ اسے ملائے گا جو تم سے ملا رہتا ہے، اللہ اس شخص کو کاٹے گا جو تم سے قطع تعلقی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھتا ہے جو تم دونوں سے بغض رکھتا ہے۔ ❹

[689] حدثنا الحسن قثنا عبد الواحد بن غياث قثنا الوضاح عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن الحارث عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا بكر ان الله عز وجل أعطاني ثواب من آمن به منذ يوم خلق الله آدم الى ان تقوم الساعة وان الله أعطاك يا أبا بكر ثواب من آمن بي منذ يوم بعثني الله الى ان تقوم الساعة

۶۸۹۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر! بے شک اللہ نے مجھے آدم کی پیدائش سے لے کر قیامت قائم ہونے تک ایمان لانے والے شخص کے برابر ثواب دیا اور ابوبکر! جس دن اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا، اس دن سے لے کر قیامت قائم ہونے تک مجھ پر ایمان لانے والے شخص کے برابر آپ کو ثواب عطا کیا۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم:670

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لابہام شیخ علی بن داؤد؛ تخریج: سنن الترمذی:5/613؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم:3/69

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم:316,317

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا الحسن بن علی بن زکریا بن صالح ابوسعید العدوی البصری، متروک وشیخہ محمد بن تمیم النہشلی مجہول؛ ذکرہ الحافظ فی لسان المیزان:5/229

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا کسابقہ لاجل الحسن؛ تخریج: تاریخ بغداد للخطیب:4/256؛ کتاب العلل لابن الجوزی:1/184

[690] حدثنا الحسن قثنا لؤلؤ بن عبد الله أبو بكر العوفي قال نا محمد بن عبد الرحمن عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جده عن علي في قوله عز وجل { محمد رسول الله } قال محمد رسول الله والذين معه أبو بكر أشداء على الكفار عمر رحماء بينهم عثمان بن عفان تراهم ركعا سجدا علي بن أبي طالب يبتغون فضلا من الله ورضوانا طلحة والزبير سيماهم في وجوههم من أثر السجود عبد الرحمن بن عوف وسعد ذلك مثلهم في التوراة ومثلهم في الإنجيل كزرع اخرج شطأه فآزره فاستغلظ فاستوى على سوقه يعجب الزراع المؤمنون المحبون لهم ليغيظ بهم الكفار المبغضون لهم وعد الله الذين آمنوا وعملوا الصالحات منهم مغفرة واجرا عظيما

۶۹۰۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر یوں کرتے ہیں: (محمد رسول الله) سے مراد سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، (والذين معه) سے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، (أشداء على الكفار) سے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ، (رحماء بينهم) سے سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما، (تراهم ركعا سجدا) سے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ، (يبتغون فضلا من الله ورضوانا) سے سیّدنا طلحہ اور سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہما، (سيماهم في وجوههم من أثر السجود) سے سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور سیدنا سعد رضی اللہ عنہ، (ذلك مثلهم في التوراة ومثلهم في الإنجيل كزرع اخرج شطأه فآزره فاستغلظ فاستوى على سوقه يعجب الزراع) سے مراد وہ مومنین ہیں جو ان صحابہ کرام سے محبت کرتے ہیں اور (ليغيظ بهم الكفار) سے مراد ہر وہ شخص ہے جو ان سے نفرت کرے (وعد الله الذين آمنوا وعملوا الصالحات منهم مغفرة واجرا عظيما)۔ [1]

[691] حدثنا الحسن قثنا أحمد بن محمد أبو بكر المكي قثنا محمد بن إسماعيل الأنصاري قثنا شعيب بن إسحاق عن خليد بن دعلج وأبي الجودي عن سعيد بن مهاجر عن المقدام بن معدي كرب قال جاءوا برجل من الأنصار الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد أصاب حدا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لأصحابه ما ترون فيه فقال عمر بن الخطاب أرى أن توجع قرنيه فقال الأنصار يا رسول الله إنك إن تطع عمر في أمتك تشتد عليهم وانصرف النبي صلى الله عليه وسلم فأتى جبريل فقال يا محمد إن ربك عز وجل أعز الإسلام بعمر بن الخطاب فالقول ما قال عمر فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبر الناس وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عمر مني وانا من عمر واحل حيث يحل عمر ودعا بالأنصاري فأقام عليه الحد

۶۹۱۔ سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری کو حد لگانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے دریافت کیا: تمہارا اس بارے میں کیا رائے ہے؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اس کو ایسی حد لگے کہ اس کے سر کی چوٹی پھٹ جائے۔ اس پر انصار نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ ان کی مانیں گے تو یہ اُمت پر بہت سخت ہوگی یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھوڑ دیا۔ اس وقت سیّدنا جبرائیل علیہ السلام نے آ کر کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے اسلام کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ذریعے عزت بخشی ہے، چنانچہ (حق) بات وہ تھی جو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہی تھی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کیا کہ میں عمر سے ہوں اور عمر مجھ سے ہے۔ جہاں عمر جاتا ہے میں بھی وہاں جاتا ہوں، چنانچہ اس انصاری کو دوبارہ بلایا گیا اور اس پر حد قائم کی گئی۔ [2]

[692] حدثنا الحسن قثنا عثمان بن عمرو قثنا عبد الحكم عن هشام قثنا عبد الملك بن عمير عن قبيصة بن جابر قال ما رأيت أحدا أعلم بالله ولا اقرأ لكتاب الله ولا أفقه في دين الله من عمر بن الخطاب

۶۹۲۔ قبیصہ بن جابر رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر عالم، قرآن کا قاری اور فقیہ فی الدین کسی کو نہیں دیکھا۔ [3]

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا کسابقہ؛ ذکرہ الطبری فی ریاض النضرۃ: 228/1

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل الحسن بن علی وخلید بن دعلج السدوسی ابوحلبس ویقال ابوعبید البصری ضعیف؛ تخریج: لم اقف علیہ

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا کسابقہ؛ والاثر مضی باسناد صحیح عن قبیصۃ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 482

[693] حدثنا الحسن قثنا كامل بن طلحة الجحدري قثنا بن لهيعة عن سعيد بن أبي سعيد وهو المقبري عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في السماء الدنيا ثمانين ألف ملك يستغفرون الله لمن أحب أبا بكر وعمر وفي السماء الثانية ثمانون ألف ملك يلعنون من أبغض أبا بكر وعمر

۶۹۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیائے آسمان میں 80 ہزار فرشتے ان لوگوں کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں جو ابوبکر اور عمر سے محبت کرتے ہیں اور دوسرے آسمان میں 80 ہزار فرشتے ہیں جو لعنت بھیجتے ہیں ہر اس شخص پر جو ابوبکر اور عمر سے نفرت کرتا ہے۔ ❶

[694] حدثنا الحسن قثنا محمد بن نمير النهشلي أبو عبد الله قثنا وهب الله قثنا حيوة بن شريح عن بكر بن عمرو عن مشرح بن هاعان عن عقبة بن عامر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لو كان بعدي نبي لكان عمر بن الخطاب

۶۹۴۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہی ہوتا۔ ❷

[695] حدثني الحسن بن عبد الجبار قثنا علي بن الجعد قثنا المسعودي عن القاسم قال كان لأبي بكر غلام يأتيه بكسرته كل ليلة فيسأله عنها من أين أصبته قال أصبته من كذا وكذا فأتى ليلة بكسبه وأبو بكر قد طال صيامه فنسي أن يسأله فوضع يده فأكل فقال الغلام لأبي بكر كنت تسألني كل ليلة عن كسبي إذا جئتك فلم أر سألتني عن كسبي الليلة قال فأخبرني من أين هو قال كنت تكهنت لقوم في الجاهلية فلم يعطوني أجر كهانتي حتى كان اليوم فلقيتهم اليوم فاعطوني وانما كان كذبة قال فأدخل أبو بكر أصبعه في حلقه فجعل يتقيأ قال فذهب الغلام إلى النبي صلى الله عليه وسلم فأخبره فقال النبي صلى الله عليه وسلم هيه أكذبت أبا بكر قال فضحك أحسبه قال ضحكا شديدا وقال ويحك ان أبا بكر يكره أن يدخل بطنه إلا طيب

۶۹۵۔ قاسم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا غلام ہر رات ان کو کھانا کھلاتا تو وہ پوچھتے: یہ روٹی کا ٹکڑا کہاں سے ملا؟ غلام کہتا: ایسے ایسے مجھے ملا ہے۔ پھر ایک رات غلام اپنی کمائی لایا مگر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ لمبے روزے کی وجہ سے پوچھنا بھول گئے اور کھانے کے لیے برتن میں ہاتھ ڈالا اور کھالیا تو غلام نے کہا: روزانہ جب میں آپ کے پاس آتا ہوں، مجھ سے میری کمائی کے متعلق پوچھتے ہیں؟ مگر آج رات آپ نے مجھ سے میری کمائی کے بارے میں دریافت نہیں کیا؟ تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں بتاؤ کہاں سے لایا؟ غلام نے کہا: میں زمانہ جاہلیت میں نجومی تھا، فلاں لوگوں نے اس وقت سے میری کہانت کا معاوضہ نہیں دیا تھا تو اب وہ لوگ مجھے ملے، انہوں نے وہ معاوضہ دے دیا، حالانکہ میری کہانت جھوٹی تھی، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیاں حلق میں ڈالیں اور قے کردی، اسی وقت وہ غلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ کو اس کی خبر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تعجب فرمایا: تو نے ابوبکر سے جھوٹ بولا؟ غلام کہتا ہے: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور کچھ زیادہ ہی مسکرائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے لیے ہلاکت ہو یقیناً ابوبکر اپنے پیٹ میں صرف حلال چیزوں کو داخل کرنا ہی پسند کرتے ہیں۔ ❸

[696] حدثنا أحمد قثنا علي بن الجعد قثنا زهير قثنا أبو إسحاق قال حدثني غير واحد وقد ذكر طلحة بن مصرف قال قال عمر بن الخطاب أليس هذا مقام خليل ربنا عز وجل يا رسول الله قال بلى قال ألا نتخذه مصلى قال فأنزل الله عز وجل { واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى } قال فأمرهم أن يتخذوا

---

❶ تحقیق: موضوع لاجل الحسن وابن لہیعۃ عبداللہ ضعیف؛ تخریج: تاریخ بغداد للخطیب: 373,374/7

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا کسابقہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 678

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ فان قاسما لم یدرک ابا بکر؛ تخریج: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 31/1

۶۹۶۔ طلحہ بن مصرف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم اپنے عزت وجلال والے رب کے خلیل (ابراہیم علیہ السلام) کے مقام کو نماز کی جگہ نہ بنالیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرات! ہم نے اس مقام کو نماز کی جگہ بنالیا ہے تو اللہ عزوجل نے اس آیت کو نازل فرمایا: (واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى) تو اللہ نے اس طرح انہیں اس مقام کو نماز کی جگہ بنانے کا حکم دے دیا۔ [1]

[697] حدثنا أحمد قثنا أبو إبراهيم الترجماني قثنا داود بن الزبرقان عن مطر وسعيد عن قتادة عن أنس بن مالك أنه حدثهم قال رجف أحد فقال اسكن حراء عليك نبي وصديق وشهيدان الصديق أبو بكر والشهيدان عمر وعثمان

۶۹۷۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حراء پہاڑ حرکت میں آگیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رُک جاؤ! تجھ پر صرف نبی، صدیق اور دو شہید ہیں۔ صدیق سے مراد ابوبکر اور دو شہید سے مراد عمر اور عثمان ہیں۔ [2]

[698] حدثنا أحمد قثنا الترجماني قال حدثتني أم عمرو بنت حسان بن زيد أبي الغصن صلى الله عليه وسلم قالت سمعت أبا الغصن يقول دخلت المسجد الأكبر يعني مسجد الكوفة وعلي بن أبي طالب قائم يخطب الناس على المنبر فنادى ثلاث مرات بأعلى صوته يا أيها الناس نبئت انكم تكثرون في وفي عثمان بن عفان وان مثلي ومثله كما قال الله عز وجل ونزعنا ما في صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين

۶۹۸۔ ابوغصن سے روایت ہے کہ میں مسجد الاکبر یعنی مسجد کوفہ میں داخل ہوا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمارہے تھے اور انہوں نے تین مرتبہ باآواز بلند فرمایا: اے لوگو! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم میں اکثر لوگ میرے اور عثمان کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں، میری اور ان کی مثال یہ آیت ہے (ونزعنا ما في صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين۔ سورة الحجر: 47) ہم ان جنتیوں کے دل سے باہمی کینہ وبغض نکال دیں گے۔ [3]

[699] حدثنا أحمد قثنا محمد بن قدامة الجوهري قثنا يحيى بن سليم الطائفي قثنا جعفر بن محمد عن أبيه عن عبد الله بن جعفر قال ولينا أبو بكر خير خليفة الله أبره واحناه علينا

۶۹۹۔ سیدنا عبداللہ بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے بہترین خلیفہ بنے جو سب سے زیادہ نیک اور تمام مخلوق سے زیادہ ہم پر مہربان تھے۔ [4]

[700] حدثنا أحمد قثنا أبو نصر التمار قثنا كوثر بن حكيم عن نافع عن ابن عمر ان أبا بكر بعث يزيد بن أبي سفيان إلى الشام فمشى معه نحوا من ميلين فقيل يا خليفة رسول الله لو انصرفت فقال لا اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من أغبرت قدماه في سبيل الله حرمهما الله على النار وقال أبو بكر الصديق بلغنا ان الله عز وجل يأمر يوم القيامة مناديا فينادي من كان له عند الله شيئا فليقم فيقوم أهل العفو فيكافئهم الله على ما كان من عفوهم

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان: الاولی اختلاط ابی اسحاق وسمعہ زہیر بن معاویۃ بن خدیج بعد اختلاطہ؛ والعلۃ الثانیۃ الانقطاع فان طلحۃ لم یدرک عمر البتۃ وقیل انہ ادرک انسا لم یسمع منہ؛ والمتن صحیح؛ انظر: صحیح البخاری: 1/157؛ سنن الترمذی: 5/206؛ سنن الدارمی: 2/67

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل داؤد بن الزبرقان الرقاشی ابی عمرو وقیل ابو عمر البصری؛ ومضی الحدیث باسناد صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 81

[3] تحقیق: اسنادہ صحیح الی حسان بن زید واحسان لم اجدہ ترجمۃ؛ تخریج: تاریخ بغداد للخطیب: 14/432

[4] تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛ تخریج: کتاب الام للشافعی: 1/163

۷۰۰۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدنا یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو شام بھیجا تو دومیل تک ان کے ساتھ چلتے رہے، انہوں نے کہا: اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ واپس تشریف لے جائیں، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس کا پاؤں اللہ کی راہ میں خاک آلود ہوجائے تو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ ان دونوں پاؤں پر حرام کر دیتے ہیں اور ہمیں یہ بات بھی پہنچی ہے کہ قیامت کے دن اللہ منادی کرنے کا حکم دے گا کہ اگر کسی کا کوئی حق اللہ پر ہو تو وہ کھڑا ہو جائے، درگزر کرنے والے لوگ کھڑے ہو جائیں گے تو اللہ ان کے اس عمل کا پورا بدلہ دے گا۔ ❶

[701] حدثنا أحمد قثنا محمد بن قدامة الجوهري قثنا محمد بن فضيل بن غزوان قثنا عبيد المكتب عن أبي معشر قال كنت معه في الكناسة فرأى رجلا فقال تعرف هذا قال قلت لا قال هذا المكمل في الشر قلت لم سمي هذا المكمل في الشر قال ينتقص أبا بكر وعمر ليس بالكوفة أحد ينتقصهما غيره

۷۰۱۔ ابومعشر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں کناسہ (کوفہ میں ایک جگہ) میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، انہوں نے ایک شخص کو دیکھا تو فرمایا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں! فرمایا: یہ وہ فلاں ہے جو شر اور برائی کی انتہا کو پہنچا ہوا ہے، میں نے پوچھا: اسے ایسا کیوں کہا جاتا ہے؟ فرمایا: یہ ابوبکر اور عمر کے بارے میں زبان دراز ہے۔ اس کے علاوہ پورے کوفہ شہر میں کوئی ایسا نہیں جو اس کی طرح ان دونوں (سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما) کے خلاف بدزبان ہو۔ ❷

[702] حدثنا أحمد قثنا علي بن الجعد قال أخبرني عمر ان بن زيد التغلبي عن الحجاج بن تميم عن ميمون بن مهران عن بن عباس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يكون في آخر الزمان قوم ينبزون الرافضة يرفضون الإسلام ويلفظونه فاقتلوهم فإنهم مشركون

۷۰۲۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ نمودار ہوں گے جس کو "رافضہ" کہا جائے گا جو کہ اسلام کو چھوڑنے والے ہونگے اور وہ اسلام کا دعویٰ بھی کرتے ہوں گے پس تم ان کو قتل کرو بے شک وہ مشرک ہیں۔ ❸

[703] حدثنا أحمد قال أخبرني خالي قال أنا أبو معاوية الضرير محمد بن خازم قال أنا أبو جناب الكلبي عن أبي سليمان الهمداني قال قال علي بن أبي طالب يأتي قوم بعدنا ينتحلون شيعتنا وليسوا بشيعتنا لهم نبزو آية ذلك انهم يشتمون أبا بكر وعمر فإذا لقيتموهم فاقتلوهم فإنهم مشركون

۷۰۳۔ ابوسلیمان ہمدانی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ لوگ بعد میں ہمارا گروہ ہونے کا دعوے کریں گے مگر وہ ہم میں سے نہیں ہوں گے اور ان کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کو تنقیص وتنقید کا نشانہ بنائیں گے اگر اس طرح کے لوگ تم کو مل جائیں تو ان کو قتل کرو بے شک وہ مشرک ہیں۔ ❹

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل کوثر بن حکیم فھو متروک؛ ذکرہ الطبری فی ریاض النضرۃ: 1/213

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف محمد بن قدامۃ الجوہری والباقون ثقات: تخریج: لم اقف علیہ

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عمران وحجاج؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 653

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف ابی جناب یحییٰ بن ابی حیۃ الکلبی؛ تخریج: السنن الواردۃ فی الفتن للدانی: 3/616

[704] حدثنا أحمد قثنا الترجماني قال حدثتني أم عمرو بنت حسان بن زيد أبي الغصن قال حدثني صاحبي وكان يقال له سعيد بن يحيى بن قيس بن عبس صاحب الطائف استعمله عليها عثمان بن عفان عن أبيه قال بلغني ان حفصة بنت عمر قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أنت مرضت قدمت أبا بكر قال ليس أنا أقدمه ولكن الله عز وجل يقدمه

۷۰۴۔ اہل طائف میں سے سعید بن یحییٰ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے مرض کے دوران نماز کے لیے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کیوں آگے کیا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ان کو آگے نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں آگے کیا ہے۔ (1)

[705] حدثنا يحيى بن محمد بن صاعد قثنا إبراهيم بن عبد الله بن بشار الواسطي قدم علينا سنة أربع وأربعين ومائتين إلى بغداد قثنا أبو قتيبة عن يونس بن أبي إسحاق عن الشعبي عن أبي هريرة قال أقبل أبو بكر وعمر فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذان سيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين إلا النبيين والمرسلين قال أبو محمد ورواه غير أبي قتيبة عن الشعبي عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم

۷۰۵۔ سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اولین وآخرین عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہیں۔ البتہ انبیاورُسل اس سے مستثنیٰ ہیں۔

ابو محمد کہتے ہیں: اس روایت کو ابوقتیبہ کے علاوہ امام شعبی کے حوالے سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا گیا ہے۔ (2)

[706] حدثنا يحيى قثنا محمد بن خالد بن خداش العتكي قثنا أبو قتيبة سلم بن قتيبة نا يونس بن أبي إسحاق عن الشعبي عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ابن الرجل من أهل الجنة ليشرف على أهل الجنة كأنه كوكب دري وان أبا بكر وعمر لمنهم وأنعما ورواه إسرائيل بن يونس عن أبيه.

۷۰۶۔ سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنتی آدمی اپنے سے نیچے والے کو اس طرح دیکھے گا جس طرح تم آسمان کے افق میں چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو اور ابوبکر وعمر ان ہی میں سے ہوں گے اور وہ کتنے اچھے ہیں۔ (3)

[707] حدثنا يحيى قثنا حميدبن الأصبغ بعسقلان قثنا آدم بن أبي إياس نا قيس بن الربيع نا إسماعيل بن أبي خالد عن أبي عمرو الشيباني عن علي بن أبي طالب قال ما كنا نبعد أن السكينة تنزل على لسان عمر بن الخطاب.

۷۰۷۔ ابوعمرو شیبانی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم سمجھتے تھے کہ اطمینان سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے جاری ہوتا ہے۔ (4)

[708] حدثنا يحيى قثنا محمد بن عبد الله المخرمي نا ورد بن عبد الله المخرمي نا محمد بن طلحة بن مصرف عن عبد الأعلى الثعلبي عن الشعبي عن علي قال كنت جالسا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس معنا إلا الله فرأى أبا بكر وعمر فقال هذان سيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين إلا النبيين والمرسلين لا تخبرهما يا علي.

---

(1) تحقیق: سعید بن یحییٰ بن قیس بن عبس لم اجدہ والظاہر انہ ثقۃ؛ والاثر مضیٰ برقم: 298

(2) تحقیق: ابراہیم بن عبداللہ بن بشار الواسطی سکت عنہ الخطیب والباقون ثقات؛ ومضیٰ باسناد حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 200

(3) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 131,164,165

(4) تحقیق: حمید بن الاصبغ لم اجدہ والباقون ثقات؛ ومضیٰ الحدیث باسناد صحیح عن علی؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 310

۷۰۸۔ سیدنا علی المرتضیٰ ؓ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی ہمارے ساتھ نہیں تھا، اتنے میں آپ ﷺ نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر ؓ کو دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی! یہ اولین و آخرین عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہیں۔ البتہ انبیا و رُسل اس سے مستثنیٰ ہیں پھر فرمایا: علی! ان دونوں کو خبر نہ دینا۔ ❶

[709] حدثنا يحيى قثنا محمد بن عمرو بن سليمان نا هشيم قال أنا مالك بن مغول عن الشعبي وأبو إسحاق الكوفي عن الشعبي عن علي قال أقبل أبو بكر وعمر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وكل واحد منهما آخذ بيد صاحبه قال فلما رآهما قال هذان سيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين إلا النبيين والمرسلين لا تخبرهما يا علي.

۷۰۹۔ سیدنا علی المرتضیٰ ؓ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر ؓ اور سیدنا عمر ؓ نبی کریم ﷺ کی طرف تشریف لا رہے تھے، دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ تھام رکھا تھا، جب آپ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا تو فرمایا: علی! یہ اولین و آخرین عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہیں۔ البتہ انبیا و رُسل اس سے مستثنیٰ ہیں پھر فرمایا: علی! ان دونوں کو خبر نہ دینا۔ ❷

[710] حدثنا يحيى قثنا أبو حصين بن أحمد بن يونس نا أبي نا مالك بن مغول عن الشعبي قال آخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أبي بكر وعمر فأقبلا آخذا أحدهما بيد صاحبه فقال من سره أن ينظر إلى سيدي كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين إلا النبيين والمرسلين فلينظر إلى هذين المقبلين.

۷۱۰۔ امام شعبی ؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوبکر ؓ اور سیدنا عمر ؓ کے درمیان مواخات قائم کی تو سیدنا ابوبکر ؓ اور سیدنا عمر ؓ ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ہوئے تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو پسند کرتا ہے کہ انبیا اور رسل کے علاوہ تمام اہل جنت کے عمر رسیدہ اولین و آخرین لوگوں کے سردار کو دیکھے تو وہ ان دونوں آنے والوں کی طرف دیکھ لے۔ ❸

[711] حدثنا يحيى قثنا يعقوب بن إبراهيم نا أبو النضر هاشم بن القاسم قثنا أبو عقيل قثنا أبو إسماعيل كثير قال حدثني الشعبي قال قال علي ما كنا نبعد أن السكينة تنطق على فم عمر وقد كنا نرى فيما نرى أن شيطان عمر يهاب عمر أن يأمر بمعصيه.

۷۱۱۔ امام شعبی ؒ سے روایت ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ ؓ نے فرمایا: ہم یہ خیال کرتے تھے کہ سکینت سیدنا عمر ؓ کے منہ سے جاری ہوتی ہے نیز ہم یہ بھی خیال کرتے تھے کہ شیطان ان سے ڈرتا ہے کہ انہیں کسی بُرائی کی طرف مائل کرنے سے ڈرتا ہے۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم:93

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم:93

❸ تحقیق: مرسل رجالہ ثقات؛ تقدم تخریجہ

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف ابی عقیل وکثیر ابی اسماعیل النواء وجزء السکینۃ ثابت عن علی؛ تقدم تخریجہ فی رقم:310,603,616

[712] حدثنا محمد بن يونس قثنا روح بن عبادة قثنا هشام عن محمد بن سيرين عن الحكم بن أبي العاص قال كنت إلى جانب عمر بن الخطاب ودخل عليه رجل فقال ممن أنت فقال من أهل نجران قال هل لك نسب في غيرهم قال لا والله قال بلى والله حتى تحالفا حتى لكأني وجدت على أمير المؤمنين في نفسي ثم قال أعزم على كل مسلم يعلم أنه له نسبا في غير أهل نجران إلا قام فقام رجل فقال يا أمير المؤمنين جدته أو جدة أبيه من غير أهل نجران فقال عمر مه انا نقفو الأثر ثلاثا .

۷۱۲۔ حکم بن ابی العاص رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ان کے پاس ایک آدمی آیا، اس سے پوچھا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں اہل نجران سے ہوں، پھر پوچھا: اس کے علاوہ کوئی آپ کا نسب ہو۔ کہا: نہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں! یہاں تک کہ دونوں میں گرما گرمی ہوئی، تو مجھے امیر المومنین پر غصہ آیا، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا کسی کو معلوم ہے کہ اس کا نسب اہل نجران کے علاوہ کسی اور طرف ہے تو ایک آدمی نے کہا: ہاں! اس کی دادی یا اس کے باپ کی دادی اہل نجران میں سے نہیں تھی۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ ہم بھی کافی نسب جاننے والے ہیں، اس بات کو انہوں نے تین بار دہرایا۔ (1)

[713] حدثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل قال حدثني أبي قثنا علي بن الحسن وهو بن شقيق قثنا حسين بن واقد قثنا بن بريدة عن أبيه قال دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بلالا فقال يا بلال بم سبقتني إلى الجنة إني دخلت الجنة البارحة فسمعت خشخشتك أمامي فأتيت على قصر من ذهب مربع فقلت لمن هذا القصر قالوا لرجل من أمة محمد قلت فأنا محمد لمن هذا القصر قالوا لرجل من العرب قلت أنا عربي لمن هذا القصر قالوا لرجل من قريش قلت أنا قرشي لمن هذا القصر قالوا لعمر بن الخطاب .

۷۱۳۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو بلا کر پوچھا: بلال! تو مجھ سے جنت میں داخل ہونے سے سبقت کیسے لے گیا کیونکہ جب میں ٹھنڈک والی جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے کھٹکھٹاہٹ کو سنا پھر میں جنت میں سونے کے ایک محل کے پاس آیا، میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ تو انہوں (فرشتوں) نے کہا: یہ امت محمدیہ کے ایک شخص کا ہے۔ میں نے کہا: میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں، یہ محل کس کا ہے؟ تو انہوں نے کہا: اہل عرب میں سے ایک آدمی کا ہے تو میں نے کہا: میں عربی ہوں، یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: اہل قریش میں سے ایک آدمی کا ہے میں نے کہا: میں قریشی ہوں تو یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کا۔ (2)

[714] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن قتادة عن أنس أو عن النضر بن أنس عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله عز وجل وعدني أن يدخل الجنة من أمتي أربعمائة ألف فقال أبو بكر زدنا يا رسول الله قال وهكذا وجمع كفه قال زدنا يا رسول الله قال وهكذا فقال عمر حسبك يا أبا بكر فقال أبو بكر دعني يا عمر وما عليك أن يدخلنا الله الجنة كلنا فقال عمر إن الله عز وجل إن شاء أدخل خلقه الجنة بكف واحد فقال النبي صلى الله عليه وسلم صدق عمر .

۷۱۴۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے چار لاکھ آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اور اضافہ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اضافہ کرتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو ملایا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

---

(1) تحقیق: ہذا اسناد ضعیف جدا لاجل محمد بن یونس الکدیمی؛ اخرجہ ابن سعد: 3/279 باسناد صحیح من طریق الحکم

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام أحمد: 5/360

اور بھی اضافہ کریں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابوبکر! بہت ہے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: عمر! تم چھوڑو، اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت داخل کرے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اگر چاہے گا تو پوری مخلوق کو ایک ہی مٹھی میں جنت میں داخل کر دے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی تصدیق فرمائی۔ (1)

[715] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا يحيى هو بن سعيد عن حميد عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال دخلت الجنة فرأيت قصرا من ذهب قلت لمن هذا قالوا هذا لشاب من قريش فظننت اني أنا هو قالوا لعمر بن الخطاب.

۷۱۵۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا، وہاں سونے کا گھر دیکھا، میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ کسی قریشی نوجوان کا ہے۔ مجھے خیال آیا کہ شاید وہ میں ہوں تو فرشتوں نے کہا: یہ عمر بن خطاب کا ہے۔ (2)

[716] حدثنا عبد الله نا أبي وكيع عن سفيان عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارحم أمتي أبو بكر وأشدها في دين الله عمر.

۷۱۶۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والا ابوبکر ہے اور سب سے سخت دین کے معاملے میں عمر ہے۔ (3)

[717] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا مكي بن إبراهيم قثنا الجعيد بن عبد الرحمن عن يزيد بن خصيفة عن السائب بن يزيد أنه قال أتى إلى عمر بن الخطاب فقالوا يا أمير المؤمنين انا لقينا رجلا يسأل عن تأويل القرآن فقال اللهم أمكني منه قال فبينا عمر ذات يوم جالس يغدي الناس إذ جاءه وعليه ثياب وعمامة فغداه ثم إذا فرغ قال يا أمير المؤمنين والذاريات ذروا فالحاملات وقرا قال عمر أنت هو فمال إليه وحسر عن ذراعيه فلم يزل يجلده حتى سقطت عمامته ثم قال واحملوه حتى تقدموه بلاده ثم ليقم خطيبا ثم ليقل ان صبيغا ابتغى العلم فاخطأ فلم يزل وضيعا في قومه حتى هلك وكان سيد قومه.

۷۱۷۔ سائب بن یزید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگے: امیر المومنین! ہمیں ایک آدمی ملا ہے جو لوگوں سے قرآن کے متعلق طرح طرح کے سوالات کرتا ہے (جس کا نام صبیغ ہے)۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! اس کو مجھ سے ملا دے پس ایک دن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مجلس میں بیٹھے لوگوں کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے، وہ شخص آیا، اس پر کپڑے اور پگڑی تھی، جب فارغ ہوئے تو اس نے پوچھا: اے امیر المومنین! (والذاریات ذروا فالحاملات وقرا) کی تفسیر بیان کیجئے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم وہی شخص ہو؟ یہ کہہ کر اپنا بازو اوپر کیا اور اس کو مسلسل مارتے رہے، یہاں تک کہ اس کی پگڑی گر پڑی، پھر فرمایا: اس کو اپنے وطن بھیجو، وہاں جا کر یہ خطبہ دے گا اور یہ بھی کہے گا: صبیغ نے علم حاصل تو کیا تھا مگر غلط طریقے سے۔ پس ایسا ہی ہوا، وہ اپنی قوم میں ذلیل ہو کر ہلاک ہوا حالانکہ اس سے پہلے وہ اپنی قوم کا سردار تھا۔ (4)

---

(1) تحقیق: رجال الاسناد ثقات لکنہ معلول بتدلیس قتادۃ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 165/3

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 451

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: کتاب الفقیہ والمتفقہ للخطیب: 139/2؛ سنن سعید بن منصور: 2/1/3

(4) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الشریعۃ للآجری؛ ص: 73

[718] قال بن مالك حدثنا من سمع إبراهيم الحربي قثنا محمد بن إسحاق عن محمد بن عمر عن رجاله المسلمين قالوا ممن شهد بدرا عمر بن الخطاب بن نفيل بن عبد العزى بن عبد الله بن قرط بن رباح بن قرط بن رزاح بن عدي بن كعب بن لؤي قال إبراهيم الحربي ليس كذا نسب عمر هذا وهم من بن إسحاق إنما هو عمر بن الخطاب بن عبد الله بن رباح بن عبد الله بن قرط بن رزاح .

۷۱۸۔ محمد بن اسحاق رحمہ اللہ نے کچھ مسلمان آدمیوں سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا نسب بیان کیا ہے، جو غزوۂ بدر میں شریک تھے کہ ان کا نسب یوں ہے: عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن عبداللہ بن قرط بن ریاح بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی۔

مگر ابراہیم حربی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابن اسحاق کو وہم ہوا ہے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا نسب ایسے نہیں ہے بلکہ ان کا نسب یوں ہے: عمر بن خطاب بن عبداللہ بن ریاح سے عبداللہ بن قرط بن رزاح۔ [1]

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ مجاہیل ومتروک؛ تخریج: مسند الامام احمد: 5/33

فضائل سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

[719] أخبرنا أبو بكر أحمد بن جعفر بن حمدان بن مالك القطيعي قثنا أبو عبدالرحمٰن عبد الله بن أحمد بن محمد بن حنبل قال حدثني أبي قثنا إسماعيل بن إبراهيم قال انا الجريري عن عبد الله بن شقيق عن بن حوالة قال أتيت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو جالس في ظل دومة وعنده كاتب يملي عليه فقال انكتبك يا بن حوالة قلت فيم يا رسول الله فاعرض عني واكب على كاتبه يملي عليه ثم رفع رأسه إلي فقال انكتبك يا بن حوالة قلت فيم يا رسول الله فاعرض عني واكب على كاتبه يملي عليه فنظرت فإذا في الكتاب عمر فعرفت ان عمر لا يكتب الا في خير فقال انكتبك يا بن حوالة قلت نعم فقال يا بن حوالة كيف تفعل في فتن تخرج في أطراف الأرض كأنها صياصي بقر قلت لا أدري ما خار الله لي ورسوله فقال فكيف تفعل في أخرى تخرج بعدها كأن الأولى فيها انتفاخة ارنب قلت لا أدري ما خار الله لي ورسوله قال اتبعوا هذا ورجل مقفى حينئذ فانطلقت فسعيت فأخذت بمنكبيه فأقبلت به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت أهذا وقال إسماعيل مرة هذا قال نعم يعني وإذا هو عثمان.

۷۱۹۔ ابن حوالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے سائے تلے تشریف فرما تھے اور کاتب سے کچھ لکھوا رہے تھے، مجھے فرمایا: ابن حوالہ! کیا تیرے لیے بھی کچھ لکھوادوں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس ضمن میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے منہ پھیرا اور ہمہ تن کاتب سے لکھوانے میں مشغول ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن حوالہ! کیا تیرے لیے بھی کچھ لکھوادوں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس ضمن میں؟ اسی دوران اچانک میری نظر پڑی کہ کتابت میں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ مشغول تھے، میں نے کہا: سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ بھلائی کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں لکھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن حوالہ! کیا تیرے لیے بھی کچھ لکھوادوں؟ میں نے کہا: جی ہاں! لکھوادیں تو فرمایا: ابن حوالہ! ان فتنوں کے ظہور کے وقت کیا کرو گے؟ جو زمین کے مختلف اطراف سے گائے کے سینگ کی طرح رونما ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے کیا تجویز فرماتے ہیں؟ تو پھر فرمایا: اس فتنے سے کیا کرو گے جو پہلے سے بھی برا ہوگا؟ میں نے کہا: جو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے تجویز کریں گے۔ تو فرمایا: تم اس وقت اس شخص کی پیروی کرو، وہ آدمی اس وقت ہماری طرف پیٹھ کیے بیٹھا تھا، میں ان کے پیچھے دوڑا اور ان کو کندھے سے پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا۔ میں نے عرض کیا: کیا وہ یہ شخص ہیں؟ اسماعیل نے ایک مرتبہ یہ الفاظ بیان کیے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! میں نے جب ان کو دیکھا تو وہ سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ [1]

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 33/5

[720] حدثنا عبد الله قثنا علي بن مسلم قثنا سليمان بن حرب قثنا أبو هلال عن قتادة عن عبد الله بن شقيق عن مرة البهزي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تهيج على الأرض فتن كصياصي البقر فمر رجل متقنع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا وأصحابه يومئذ على الحق فقمت اليه فكشفت قناعه واقبلت بوجهه إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله هو هذا قال هو هذا قال فإذا بعثمان بن عفان .

۷۲۰۔ مرہ بہزی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین پر گائے کے سینگ کی مانند فتنے ظہور پذیر ہوں گے، اس وقت ایک شخص منہ ڈھانپے ہوئے وہاں سے گزرا، ان کو دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اور اس کے ساتھی اس وقت حق پر ہوں گے، میں فوراً ان کی طرف اٹھا اور ان کے چہرے سے پردہ ہٹایا اور ان کا منہ نبی کریم ﷺ کی طرف کر کے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہی ہے وہ؟ فرمایا: وہ یہی ہے، سو وہ سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ ❶

[721] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا إسحاق بن سليمان الرازي قثنا مغيرة بن مسلم عن مطر الوراق عن بن سيرين عن كعب بن عجرة قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة فقربها وعظمها قال ثم مر رجل متقنع في ملحفة فقال هذا يومئذ على الحق قال فانطلقت مسرعا أو محضرا فأخذت بضبعيه فقلت هذا يا رسول الله قال هذا فإذا عثمان بن عفان .

۷۲۱۔ سیّدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنے کا تذکرہ کیا، نیز اس کی قربت وشدت کا بیان فرمایا تو وہاں سے ایک شخص چادر سے اپنے سر اور چہرے کو ڈھانپے ہوئے گزر رہا تھا ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہ اور اس کے ساتھی اس وقت حق پر ہوں گے، میں تیزی سے ان کے پاس گیا، اُن کا پہلو تھام کر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ شخص؟ فرمایا: ہاں! یہی، سو وہ سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ ❷

[722] حدثنا أبي قثنا يزيد بن هارون قال انا هشام عن محمد عن كعب بن عجرة قال كنت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر فتنة فقربها فمر رجل متقنع فقال هذا يومئذ على الهدى قال فاتبعته حتى أخذت بضبعيه فحولت وجهه اليه وكشفت عن رأسه فقلت هذا يا رسول الله قال نعم فإذا هو عثمان بن عفان .

۷۲۲۔ سیّدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قریب آنے والے ایک فتنے کا تذکرہ کیا تو وہاں قریب سے ایک شخص چہرہ ڈھانپے ہوئے گزر رہا تھا ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہ شخص اس وقت ہدایت پر ہوگا میں نے اُن کا پیچھا کیا یہاں تک کہ میں نے انہیں پہلو سے تھام کر چہرہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کیا اور ان سے کپڑا ہٹا کر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ شخص؟ تو فرمایا: ہاں! سو وہ سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ ❸

[723] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عفان قثنا وهيب قال حدثنا موسى بن عقبة قال حدثني أبو أمي حبيبة انه دخل الدار وعثمان محصور فيها وانه سمع أبا هريرة يستأذن عثمان في الكلام فأذن له فقام فحمد الله واثنى عليه ثم قال اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انكم تلقون بعدي فتنة واختلافا أو قال اختلافا وفتنة فقال له قائل من الناس فمن لنا يا رسول الله فقال عليكم بالامين وأصحابه وهو يشير الى عثمان بذلك .

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ابی ہلال فانہ صدوق یخطئ ومضطرب الحدیث فی قتادۃ خاصۃ والحدیث صحیح؛

تخریج: مسند الامام احمد:4/235؛ سنن الترمذی:5/628

❷ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛ تخریج: مسند الامام احمد:4/243؛ سنن ابن ماجۃ:1/41

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد:4/242

۷۲۳۔ سیّدنا موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے ام حبیبہ کے والد نے بیان کیا کہ وہ اُس گھر میں داخل ہوا جہاں سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قید تھے، اس وقت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اجازت لی، ان کو اجازت مل گئی، پس انہوں نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا، پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، بے شک تم میرے بعد بہت زیادہ اختلافات اور فتنے پاؤ گے پس اس وقت کسی نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر ہمارا اس دن کون ہوگا؟ فرمایا: امین اور اس کے ساتھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ اشارہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔ ❶

[724] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا اسود بن عامر قثنا سنان بن هارون عن كليب بن وائل عن ابن عمر قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة فمر رجل فقال يقتل هذا المقنع يومئذ مظلوما قال فنظرت فإذا هو عثمان بن عفان.

۷۲۴۔ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا تذکرہ فرمایا تو وہاں سے ایک آدمی گزر رہا تھا ان کو دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص اس دن مظلوم قتل کیا جائے گا جب میں نے دیکھا تو وہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ ❷

[725] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عبد الرحمن بن مهدي قال نا شعبة عن شيخ من بجيلة قال سمعت ابن أبي أوفى يقول استأذن أبو بكر على النبي صلى الله عليه وسلم وجارية تضرب بالدف فدخل ثم استأذن عمر فدخل ثم استأذن عثمان فامسكت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عثمان رجل حيي.

۷۲۵۔ سیّدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچی دف بجا رہی تھی، وہ اندر داخل ہوئے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح بیٹھے رہے) پھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ اجازت طلب کرنے کے بعد اندر داخل ہوئے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح بیٹھے رہے) پھر جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو لونڈی خاموش ہوگئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ عثمان بہت باحیا انسان ہے۔ ❸

[726] حدثنا عبد الله قثنا محمد بن بشر قثنا مسعر قثنا عبد الملك بن عمير عن موسى بن طلحة قال قالت عائشة اسمعوا نحدثكم عما جئتمونا له انكم عتبتم على عثمان في ثلاث خلال في امارة الفتى وموضع الغمامة وضربه بالسوط والعصا حتى إذا مصتموه موص الثوب بالصابون عدوتم عليه الفقر الثلاث حرمة البلد وحرمة الخلافة وحرمة الشهر الحرام وان كان عثمان لأحصنهم فرجا واوصلهم للرحم.

۷۲۶۔ موسیٰ بن طلحہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے لوگو! سنو ہم وہ بات بیان کرتے ہیں جس کے لیے تم یہاں جمع ہوئے ہو کہ بے شک تم نے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر تین طرح کے اعتراضات کیے ہیں:

۱۔ انہوں نے نوجوانوں کو خلافت میں حصہ دار بنایا ہے۔

۲۔ غمامہ نامی جگہ کے متعلق۔

۳۔ ان کے لاٹھی اور کوڑے مارنے کے متعلق۔

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 345/2؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 99/3

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 115/2؛ سنن الترمذی: 63/5

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لابہام شیخ شعبۃ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 353/4

یہاں تک کہ تم نے ان کو ایسے نچوڑا جس طرح کپڑوں سے صابن کو نچوڑا جاتا ہے پھر تم لوگ حد سے گزر گئے اور تین حرمتوں کا بھی خیال نہیں رکھا، اس شہر کی حرمت، خلافت کی حرمت اور حرمت والے مہینے کی حرمت۔ حالانکہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ پاکدامن اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ ❶

[727] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا المطلب بن زياد قثنا عبد الله بن عيسى قال قال عبدالرحمٰن بن أبي ليلى رأيت عليا رافعا حضنيه يقول اللهم اني ابرأ إليك من دم عثمان.

۷۲۷۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر کہہ رہے تھے: اے اللہ! میں عثمان کے خون سے بری ہوں۔ ❷

[728] حدثنا عبد الله قثنا الهيثم بن خارجة أبو أحمد قثنا إسماعيل بن عياش عن صفوان بن عمرو عن عبدالرحمٰن بن جبير بن نفير عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعثمان إن الله عز وجل كساك يوما قميصا وان أرادك المنافقون ان تخلعه فلا تخلعه.

۷۲۸۔ جبیر بن نفیر رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: اللہ تعالیٰ آپ کو قمیص پہنائے گا اور اگر منافقین اُسے اتارنے کی کوشش کریں تو تم اسے مت اُتارنا۔ ❸

[729] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال حدثتنا أم عمر بنت حسان بن يزيد أبي الغصن قال أبي وكانت عجوز صدق قالت حدثني أبي قال دخلت المسجد الأكبر مسجد الكوفة قال وعلي بن أبي طالب قائم على المنبر يخطب الناس وهو ينادي بأعلى صوته ثلاث مرار يا أيها الناس يا أيها الناس يا أيها الناس إنكم تكثرون في عثمان فإن مثلي ومثله كما قال الله عز وجل ونزعنا ما في صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين.

۷۲۹۔ ابوغصن سے روایت ہے کہ میں کوفہ کی مرکزی مسجد میں داخل ہوا تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ برسرِ منبر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور انہوں نے تین مرتبہ باآواز بلند فرمایا: اے لوگو! اے لوگو! اے لوگو! تم عثمان کے بارے میں بڑی باتیں کرتے ہو، حالانکہ میری اور ان کی مثال یہ آیت ہے: **ونزعنا ما في صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين۔**
ترجمہ: اور ہم وہ ساری کدورت باہر کھینچ لیں گے جو (دنیا میں) ان کے سینوں میں (مغالطہ کے باعث ایک دوسرے سے) تھی، وہ (جنت میں) بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں۔ ❹

[730] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال حدثتنا أم عمر بنت حسان قال أبي عجوز صدق قالت سمعت أبي يقول بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من جهز جيش العسرة فله الجنة قال فقال عثمان علي مائة راحلة ثم قال أقلني يا رسول الله فأقاله فقال علي عددها من الخيل فسر ذاك رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن عنده ثم قال له عند ذلك كلاما حسنا فحفظه أبوها ونسيته أم عمر قالت وسمعت أبي يقول ان عثمان جهز جيش العسرة مرتين.

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 82/3؛ الاستیعاب لابن عبدالبر: 74/2

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 82/3؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 103/3

❸ تحقیق: مرسل رجال اسنادہ ثقات ولہ طریق مرفوع صحیح؛ انظر: مسند الامام احمد: 75,86,114,149/6؛ سنن ابن ماجۃ: 41/1

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح الی حسان؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 698

۷۳۰۔ ام عمر بنت حسان اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو (تبوک کے) جیش العسرۃ کے لیے انتظام کرے گا اُسے جنت ملے گی۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سو (۱۰۰) اونٹ دوں گا۔ پھر عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ پر مزید بوجھ ڈالیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید بوجھ ڈالا تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں مزید اتنے گھوڑے دوں گا، یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں بڑی خوب صورت بات ارشاد فرمائی جو راوی یہ ام عمر کے باپ کو یاد تھی مگر ام عمر بھول گئی، وہ کہتی ہیں: میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے دو دفعہ جیش العسرۃ کے لیے سامان مہیا کیا تھا۔ (1)

[731] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا أبو معاوية قال حدثني الأعمش عن عبد الله بن سنان قال قال عبد الله حين استخلف عثمان ما ألونا عن اعلاها ذي فوق

۷۳۱۔ عبداللہ بن سنان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ منصب خلافت پر فائز ہوئے تو سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے صاحب فضیلت کے انتخاب میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ (2)

[732] حدثنا عبد الله قال نا محمد بن حميد وهو الرازي قال نا جرير عن أشعث بن إسحاق عن جعفر بن أبي المغيرة الخزاعي عن سعيد بن جبير عن بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يطلع عليكم من هذا الفج رجل من أهل الجنة فطلع عثمان بن عفان.

۷۳۲۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب تم پر اس راستے سے ایک جنتی آدمی نمودار ہوگا تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ وہاں سے نمودار ہوئے۔ (3)

[733] حدثنا عبد الله نا أبي قال حدثنا أبو معاوية قال حدثنا أبو مالك الأشجعي عن سالم بن أبي الجعد عن محمد بن الحنفية قال بلغ عليا ان عائشة تلعن قتلة عثمان في المربد قال فرفع يديه حتى بلغ بهما وجهه فقال وانا ألعن قتلة عثمان لعنهم الله في السهل والجبل قال مرتين أو ثلاثا.

۷۳۳۔ محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میرے باپ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ''مربد'' میں قاتلینِ عثمان رضی اللہ عنہ پر لعنت بھیجی ہے تو انہوں نے اپنے ہاتھ اُٹھائے یہاں تک کہ انہیں اپنے چہرے کے برابر لے آئے اور کہا: میں بھی قاتلینِ عثمان رضی اللہ عنہ پر لعنت بھیجتا ہوں، اللہ تعالیٰ بھی قاتلین عثمان پر میدان اور پہاڑ میں (جہاں کہیں بھی ہیں) لعنت بھیجے۔ دو یا تین مرتبہ انہوں نے یہ بات کہی۔ (4)

[734] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا هشيم عن عبد الملك بن عمير عن موسى بن طلحة قال قالوا يا أم المؤمنين أخبرينا عن عثمان قال فاستجلست الناس فحمدت الله واثنت عليه فقالت يا أيها الناس انا نقمنا على عثمان ثلاثا إمرة الفتى والحمى وضربه السوط ثم تركتموه حتى إذا مصتموه موص الثوب عدوتم عليه الفقر الثلاث حرمة دمه الحرام وحرمة البلد الحرام لعثمان كان اتقاهم للرب واحصنهم للفرج واوصلهم للرحم.

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ والحدیث صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 70/1؛ سنن النسائی: 46/6

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسائل احمد لابن ہانی: 170/2؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 86/2

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل محمد بن حمید الرازی؛ تخریج: لم اقف علیہ

(4) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: تاریخ المدینہ لابن شبہ 382/2

۷۳۴۔ موسیٰ بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا: اے ام المومنین! ہمیں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایئے؟ انہوں نے لوگوں کو بیٹھنے کا کہا تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: اے لوگو! سنو بے شک ہم نے سیّدنا عثمان (رضی اللہ عنہ) پر تین طرح کے اعتراضات کیے ہیں۔

۱۔ انہوں نے نوجوانوں کو خلافت میں حصہ دار بنایا ہے۔

۲۔ اپنے لیے چراگاہ مخصوص کی ہے۔

۳۔ ان کے لاٹھی اور کوڑے مارنے کے متعلق۔

پھر تم نے اسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ تم نے ان کو ایسے نچوڑا جس طرح کپڑوں سے صابن کو نچوڑا جاتا ہے پھر تم اس کے متعلق لوگ حد سے گزر گئے، تین حرمتوں کا بھی خیال نہیں رکھا، اس شہر کی حرمت، خلافت کی حرمت اور حرمت والے مہینے کی حرمت۔ حالانکہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے سب سے زیادہ اپنے رب سے ڈرنے والے، پاک دامن اور صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ [1]

[735] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا هشيم عن يونس يعني بن عبيد عن الوليد بن مسلم عن جندب قال أتيت باب حذيفة فاستأذنت ثلاثا فلم يؤذن لي فذكر هشيم قصة فيها قال ذهبوا ليقتلوه قلت فأين هو قال في الجنة قلت فأين قتلته قال في النار يعني قتلة عثمان .

۷۳۵۔ سیّدنا جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا تو مجھے تین دفعہ اجازت طلب کرنے کے باوجود اجازت نہ ملی تو ہشیم نے مجھے اس بارے میں پورا قصہ بیان کیا کہ سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ قتل کرنے کی غرض سے چلے گئے ہیں۔ میں (سیّدنا جندب رضی اللہ عنہ) نے کہا: اب وہ کہاں ہیں؟ فرمایا: جنت میں۔ میں نے پوچھا: مگر اُن کے قاتل کہاں ہیں؟ فرمایا: جہنم میں۔ یعنی قاتلینِ عثمان جہنم میں ہیں۔ [2]

[736] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا محمد بن القاسم الأسدي عن الأوزاعي عن حسان بن عطية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غفر الله لك يا عثمان ما قدمت وما أخرت وما أسررت وما أعلنت وما أخفيت وما أبديت وما هو كائن الى يوم القيامة .

۷۳۶۔ حسان بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان! اللہ تعالیٰ نے تیری پہلے کی، بعد والی، پوشیدہ، اعلانیہ، مخفی اور ظاہری قیامت تک ہونے والی تمام خطائیں معاف کر دی ہیں۔ [3]

[737] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا هاشم بن القاسم قثنا أبو معاوية يعني شيبان عن عثمان بن عبد الله قال جاء رجل من مصر قد حج البيت فرأى قوما جلوسا فقال من هؤلاء فقالوا هؤلاء قريش قال فمن الشيخ فيهم قالوا بن عمر فاتى فقال يا بن عمر ان سألتك عن شيء تحدثني قال نعم قال أنشدك بحرمة هذا البيت أتعلم ان عثمان فر يوم أحد قال نعم قال فتعلمه تغيب عن بدر فلم يشهده قال نعم قال فتعلم انه يعني تغيب عن بيعة الرضوان فلم يشهدها قال نعم قال فكبر قال فقال له بن عمر تعال حتى أخبرك وأبين لك ما سألتني عنه أما فراره يوم أحد فأنا أشهد أن الله قد عفا عنه وغفر له وأما تغيبه عن بدر

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 726

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس ہشیم بن بشر والولید بن مسلم؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 516/5

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل محمد بن قاسم کاذب مع الانقطاع؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 346/6

فإنه كانت تحته ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت مريضة فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ان لك أجر رجل شهد بدرا وسهمه لك واما تغيبه عن بيعة الرضوان فإنه لو كان أحد أعز ببطن مكة من عثمان لبعثه فبعث عثمان وكانت بيعة الرضوان بعد ما ذهب عثمان الى مكة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده اليمنى هذه يد عثمان فضرب بيده الأخرى عليها فقال هذه لعثمان فقال له بن عمر اذهب بهذه الثلاث معك.

۷۳۷۔ سیّدنا عثمان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مصر سے ایک شخص حج کرنے کے لیے آیا تو کچھ لوگوں کو بیٹھے دیکھ کر اُس نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ قریشی ہیں۔ اس نے کہا: ان میں الشیخ (معتبر عالم دین) کون ہیں؟ کہا: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما! اس آدمی نے کہا: ابن عمر! اگر میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھوں گا تو آپ بیان فرمائیں گے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! (جی پوچھیے)، بولا: میں آپ کو اس گھر کی حرمت کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں کیا آپ جانتے ہیں کہ عثمان (رضی اللہ عنہ) جنگ اُحد سے فرار ہو گئے تھے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں! بولا: کیا آپ جانتے ہیں کہ عثمان (رضی اللہ عنہ) جنگ بدر میں بھی شریک نہیں ہوئے؟ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی ہاں! مزید پوچھا: کیا آپ جانتے ہیں کہ عثمان (رضی اللہ عنہ) بیعتِ رضوان سے بھی غائب تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی ہاں!

اس کے بعد اس نے کہا: اللہ اکبر (یعنی میں سچا ہوں جو عثمان (رضی اللہ عنہ) کے خلاف ہوں) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ادھر آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں اور تم پر واضح کرتا ہوں کہ جن چیزوں کے بارے میں تو نے مجھ سے سوال کیا ہے تو فرمایا: رہا ان کا احد میں فرار ہونا تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے ان کو معاف فرما دیا ہے اور بخش دیا ہے۔ رہا ان کا بدر سے غائب ہونا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ان کی اہلیہ تھیں جو کہ بیمار تھیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: تم کو غزوہ بدر میں شریک ہونے والے کے برابر اجر دیا جائے گا اور اس کے برابر تمہارے لیے مالِ غنیمت سے حصہ بھی ہے۔ رہا ان کا حدیبیہ سے غائب رہنا تو اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مکہ بھیجا تھا اگر اہل مکہ کے نزدیک ان کے علاوہ اور کوئی معزز ہوتا تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو کبھی بھی مکہ نہ بھیجتے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے دائیں ہاتھ مبارک کو بائیں ہاتھ مبارک پر رکھ کر فرمایا تھا: یہ ہاتھ عثمان کے لیے ہے۔ پھر سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس آدمی کو فرمایا: اب یہ جوابات اپنے ساتھ لے جانا (یعنی اپنے دلائل کے ساتھ ان کا آپریشن بھی اپنے دماغ میں ہمیشہ کے لیے محفوظ رکھنا) [1]

[738] حدثنا عبد الله قال حدثني هارون بن معروف قثنا ضمرة بن ربيعة قال نا عبد الله بن شوذب عن عبد الله بن القاسم عن كثير مولى عبد الرحمن بن سمرة عن عبد الرحمن بن سمرة قال جاء عثمان بن عفان الى النبي صلى الله عليه وسلم بألف دينار في ثوبه حين جهز النبي صلى الله عليه وسلم جيش العسرة قال فصبها في حجر النبي صلى الله عليه وسلم قال فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقلبها وهو يقول ما ضر ابن عفان ما عمل بعد اليوم يردد ذلك مرارا.

۷۳۸۔ سیّدنا عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جیش العسرۃ کی تیاری کے موقع پر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چندے کا اعلان کیا تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے میں ایک ہزار دینار لے کر آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جھولی میں ڈال دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اپنے سامنے رکھ کر فرما رہے تھے: اگر ابن عفان آج کے بعد کوئی عمل بھی نہ کرے تو کچھ نقصان نہ ہوگا اس بات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بار بار دہراتے رہے۔ [2]

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 7/363-54؛ سنن الترمذی: 5/629؛ مسند الامام احمد: 2/101

[2] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 5/63؛ کتاب المعرفۃ للفسوی: 1/283؛ سنن الترمذی: 5/626

[739] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي بهز بن أسد قال نا حماد يعني بن سلمة قال حدثني العرار بن سويد الكوفي عن عميرة بن سعد قال كنا مع علي على شاطئ الفرات فمرت سفينة مرفوع شراعها فقال علي يقول الله عز وجل وله الجوار المنشآت في البحر كالاعلام والذي أنشأها في بحر من بحاره ما قتلت عثمان ولا مالأت على قتله .

۷۳۹۔ عمیرة بن سعد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ دریائے فرات کے کنارے پر تھے تو اتنے میں ایک بادبانی کشتی گزری تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتے ہیں (وله الجوار المنشآت في البحر كالاعلام) اور اس ذات کی قسم! جس نے اس (کشتی) کو اپنے سمندروں میں سے ایک سمندر میں چلایا ہے۔ نہ میں نے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا اور نہ ہی قاتلین کے ساتھ مل کر کوئی سازش کی۔ [1]

[740] حدثنا عبد الله قثنا عبد الله بن عمر أبو عبد الرحمٰن القرشي وهو الكوفي قال نا يحيى بن يمان قال حدثني عبد الرحمٰن بن مهدي قال سمعت زمعة بن صالح قال سمع طاوس رجلا وهو يقول لرجل ما رأيت رجلا قط شرا منك فقال له أنت لم تر قاتل عثمان .

۷۴۰۔ زمعہ بن صالح رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ امام طاؤس رحمہ اللہ نے ایک آدمی سے سنا جو ایک دوسرے آدمی سے کہہ رہا تھا: میں نے تم سے زیادہ برا آدمی کبھی نہیں دیکھا تو امام طاؤس رحمہ اللہ نے فرمایا: تم نے پھر قاتلینِ عثمان کو نہیں دیکھا (یعنی وہ اس سے زیادہ برے ہیں۔) [2]

[741] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الله بن عمر قثنا مسهر بن عبد الملك بن سلع قال أنا عيسى بن عمر عن عمرو بن مرة عن مرة بن شراحيل قال لئن أكون يومئذ قتلت مع عثمان في الدار أحب إلي من كذا كذا .

۷۴۱۔ مرہ بن شراحیل رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر مجھے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر میں قتل کیا جاتا تو کتنا اچھا ہوتا۔ [3]

[742] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الله بن عمر قثنا بن المبارك عن الزبير بن عبد الله قال حدثتني جدتي ان عثمان بن عفان كان لا يوقظ أحدا من أهله من الليل إلا أن يجده يقظان فيدعوه فيناوله وضوءه وكان يصوم الدهر .

۷۴۲۔ سیّدنا زبیر بن عبداللہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مجھے میری دادی نے بتایا تھا کہ سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ گھر والوں کو کسی خدمت کی غرض سے نمازِ تہجد کے لیے نہیں جگاتے تھے، ہاں اگر کوئی جاگ رہا ہوتا تو ان سے وضو کے لیے پانی ضرور منگوا لیتے اور ہمیشہ روزے کی حالت میں رہتے۔ [4]

[743] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الله بن عمر قثنا حفص بن غياث عن أشعث عن بن سيرين قال كتب عثمان إلى عبد الله يعزم عليه أن لا يضع كتابه من يده حتى يشخص إليه قال فاتى بالكتاب فجعل يذهب ويجيء والكتاب في يده لا يقرأه فقالت له أمه أين تذهب والكتاب في يدك افتح الكتاب فاقرأه فقال يا بنت الكافرين أتريدين أن أبيت عاصيا لأمير المؤمنين أو اشخص من ليلتي .

---

[1] تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛ تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری: 4/1/68؛ 2/2/171
[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ ضعیفان زمعۃ ویحیٰی بن یمان الیمانیان؛ تخریج: کتاب السنۃ للخلال: 2/327؛ تاریخ ابن معین: 3/133
[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل مسہر بن عبدالملک بن سلع الہمدانی؛ تخریج: لم اقف علیہ
[4] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/60؛ کتاب الزہد لاحمد بن حنبل؛ ص: 727-126

۷۴۳۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو پیغام لکھ بھیجا اور قسم دلوائی کہ یہ خط اپنے ہاتھ سے نیچے نہ رکھنا جب تک مجھے اس کا جواب نہیں لوٹا دیتے، راوی کہتے ہیں: جب خط آیا تو وہ خط اُٹھا کر ادھر ادھر جانے لگے حالانکہ خط ان کے ہاتھ میں تھا اور اسے نہ پڑھا، ان کی ماں نے کہا: ہاتھ میں خط اٹھائے کہاں جا رہے ہو؟، اسے کھول کر پڑھو تو انہوں نے کہا: اے کافروں کی بیٹی! کیا میں امیر المومنین کی نافرمانی میں رات بسر کروں یا پھر میں آج رات یہاں سے کوچ کر جاؤں گا۔ ❶

[744] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الله بن عمر قال أنا حسين الجعفي عن سفيان بن عيينة عن مسعر عن مهاجر التيمي عن بن عمر قال لا تسبوا عثمان فإنا كنا نعده من خيارنا .

۷۴۴۔ مہاجر تیمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم سیّدنا عثمان (رضی اللہ عنہ) کو سب وشتم مت کرو، کیونکہ ہم انھیں اپنے بہترین لوگوں میں شمار کیا کرتے تھے۔ ❷

[745] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا يوسف بن يعقوب الماجشون عن بن شهاب قال لو هلك عثمان بن عفان وزيد بن ثابت في بعض الزمان لهلك علم الفرائض إلى يوم القيامة ولقد جاء على الناس زمان وما يعلمها غيرهما .

۷۴۵۔ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جلد دارِ فانی سے کوچ کر جاتے تو وراثت کا علم قیامت تک ناپید ہو جاتا، پھر لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا، جس میں اس علم کو ان دونوں کے علاوہ کوئی جاننے والا نہ ہوگا۔ ❸

[746] حدثنا عبد الله قثنا هارون بن معروف عن عبد الله بن إدريس قال ليث حدثناه عن يزيد بن المليح عن أبيه عن بن عباس قال لو اجتمع الناس على قتل عثمان لرموا بالحجارة كما رمي قوم لوط .

۷۴۶۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر بالفرض لوگ قتل عثمان (رضی اللہ عنہ) پر متفق ہو جاتے تو اُن پر قومِ لوط کی مانند آسمان سے پتھروں کی بارش برستی۔ ❹

[747] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن سعيد ووكيع عن مسعر عن عبد الملك قال يحيى في حديثه قال حدثني عبد الملك بن ميسرة عن النزال قال لما استخلف عثمان قال عبد الله أمرنا خير من بقي ولم نأل .

۷۴۷۔ نزال سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو خلافت ملی تو سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ہم نے باقی ماندہ افراد سے بہترین شخص کو امیر بنانے میں کوتاہی نہیں کی۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: لم اقف علیہ

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 364/6

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح الی الزہری؛ تخریج: السنن الکبریٰ للبیہقی: 211/6

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل زیاد ولہ متابعۃ صحیحۃ؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 80/3؛ الاستیعاب لابن عبدالبر: 188/9

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 188/9؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 760/2

[748] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا هاشم بن القاسم قثنا أبو معاوية يعني شيبان عن أبي اليعفور عن عبد الله بن سعيد المدني عن حفصة بنت عمر قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فوضع ثوبه بين فخذيه فجاء أبو بكر يستأذن فأذن له ورسول الله على هيئته ثم جاء عمر يستأذن فأذن له ورسول الله صلى الله عليه وسلم على هيئته وجاء ناس من أصحابه فأذن لهم وجاء علي يستأذن فأذن له ورسول الله صلى الله عليه وسلم على هيئته ثم جاء عثمان بن عفان فاستأذن فتجلل ثوبه ثم أذن له فتحدثوا ساعة ثم خرجوا فقلت يا رسول الله دخل عليك أبو بكر وعمر وعلي وناس من أصحابك وأنت في هيئتك لم تحرك فلما دخل عثمان تجللت ثوبك قال ألا استحي مما تستحي منه الملائكة.

۷۴۸۔ ام المومنین سیّدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنی ران مبارک میں کپڑا سمیٹے ہوئے میرے ہاں تشریف فرما تھے، اتنے میں سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے ان کو اجازت دی مگر رسول اللہ ﷺ اپنی اسی حالت میں رہے پھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے ان کو اجازت دی مگر تب بھی رسول اللہ ﷺ اپنی اسی حالت میں رہے، پھر آپ کے صحابہ کرام میں سے کچھ لوگ آئے، انہیں اجازت ملی اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے ان کو اجازت دی مگر تب بھی رسول اللہ ﷺ اپنی اسی حالت میں رہے لیکن جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو پہلے خود کو کپڑے سے ڈھانپا پھر ان کو اجازت دی پھر وہ تھوڑی دیر تک باتیں کرنے کے بعد چلے گئے تو میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! سیّدنا ابوبکر، سیّدنا عمر، سیّدنا علی رضی اللہ عنہم اور آپ کے کچھ صحابہ کرام جب آئے تو آپ ﷺ اپنی حالت پر ہی رہے مگر جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے کپڑے سے اپنے جسم کو ڈھانپ لیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں؟ جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔ [1]

[749] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا روح بن عبادة قثنا بن جريج قال حدثني أبو خالد عن عبد الله بن أبي سعيد المدني قال حدثتني حفصة بنت عمر بن الخطاب قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم قد وضع ثوبا بين فخذيه فجاء أبو بكر فاستأذن فأذن له والنبي صلى الله عليه وسلم على هيئته ثم عمر بمثل هذه القصة فذكر مثل معنى حديث شيبان أبي معاوية

۷۴۹۔ ام المومنین سیّدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنی ران مبارک سے کپڑا سمیٹے تشریف فرما تھے، اتنے میں سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے ان کو اجازت دی مگر رسول اللہ ﷺ اسی طرح رہے پھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی پھر آگے وہی (گزشتہ حدیث والا) قصہ بیان کیا۔ [2]

[750] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حجاج قثنا ليث قال حدثني عقيل يعني بن خالد عن بن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم كانت تقول يا ليتني كنت نسيا منسيا فأما الذي كان من شأن عثمان فوالله ما أحببت أن ينتهك من عثمان أمر قط الا انتهك مني مثله حتى لو أحببت قتله قتلت يا عبيد الله بن عدي لا يغرنك أحد بعد الذي تعلم فوالله ما احتقرت أعمال أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى نجم النفر الذين طعنوا في عثمان فقالوا قولا لا يحسن مثله وقرأوا قراءة لا يحسن مثلها وصلوا صلاة لا يصلي مثلها فلما تدبرت الصنيع اذن والله ما تقاربوا أعمال أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فإذا أعجبك حسن قول امرئ فقل { اعملوا فسيرى الله عملكم ورسوله والمؤمنون } ولا يستخفنك أحد.

۷۵۰۔ عروۃ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں: کاش! میں صفحہ ہستی سے بھولی بسری ہو جاتی۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو ہوا، اللہ کی قسم! مجھے سیّدنا عثمان (رضی اللہ عنہ) کی توہین کرنا ہرگز پسند

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 6/155۔62؛ صحیح مسلم: 4/1866

[2] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 6/288

نہیں تھا کیونکہ ان کی توہین میری توہین تھی، میں اُن کی جگہ قتل ہونا بھی پسند کرتی۔ اے عبید اللہ بن عدی! اس حقیقت کے انکشاف کے بعد تجھے کوئی دھوکہ میں مت ڈالے، اللہ کی قسم! میں نے اصحاب محمد ﷺ کے اعمال کو کبھی حقیر نہیں سمجھا یہاں تک کہ وہ گروہ پیدا ہوا جنہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق زبان درازی کی، انہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شان میں نامناسب بات کی کہ ان کی قرأت اور نمازیں اچھی نہیں ہیں۔ جب میں نے اس معاملہ پر غور کیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ کی قسم! اصحاب محمد ﷺ کے اعمال سے (افضل تو کجا) کوئی بھی مقابلہ نہیں کر سکتا اگر تمھیں کسی کی باتیں تعجب میں ڈالیں تو ان آیات کی تلاوت کر لینا (اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ والمؤمنون، توبہ: ۱۰۵) اور تجھے کوئی بھی شخص ہلکا نہ کرے۔ [1]

[751] حدثنا عبد الله قال نا أبو قطن قثنا يونس يعني بن أبي إسحاق عن أبيه عن أبي سلمة بن عبد الرحمن قال أشرف عثمان من القصر وهو محصور فقال أنشد بالله من شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حراء إذ اهتز الجبل فركله بقدمه ثم قال اسكن حراء ليس عليك إلا نبي أو صديق أو شهيد وأنا معه فانتشد له رجال فقال أنشد بالله من شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم بيعة الرضوان إذ بعثني إلى المشركين إلى أهل مكة قال هذه يدي وبد عثمان فبايع لي فانتشد له رجال قال أنشد بالله من شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يوسع لنا هذا البيت في المسجد فانتشد له رجال قال وأنشد بالله من شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم جيش العسرة قال من ينفق اليوم نفقة متقبلة فجهزت نصف الجيش من مالي قال فانتشد له رجال قال وأنشد بالله من شهد رومة يباع ماءها ابن السبيل فابتعتها من مالي فأبحتها بن السبيل قال فانتشد له رجال

۷۵۱۔ سیدنا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو کاشانہ اقدس میں محصور کر دیا گیا تو پھر ایک دن چھت کے اوپر سے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

میں ان لوگوں سے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جو حرا والے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے (جب نبی کریم ﷺ اس پر چڑھے تھے) تو پہاڑ نے ہلنا شروع کر دیا تھا تو آپ ﷺ نے اپنا قدم مبارک اس پر مار کر فرمایا تھا: اے حرا! ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے علاوہ اور کوئی نہیں اور میں اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ تو اس پر ان آدمیوں نے قسم اٹھائی (کہ ہاں واقعی ایسا ہوا)

پھر فرمایا: میں ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں جو بیعت رضوان کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے کہ جب نبی کریم ﷺ نے مجھے مشرکین مکہ کی طرف روانہ کیا تو فرمایا تھا یہ میرا ہاتھ ہے (اور اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا تھا) یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور میرے حصے کی بیعت کی تھی۔ تو اس پر ان آدمیوں نے قسم اٹھائی (کہ ہاں واقعی ایسا ہوا)

پھر فرمایا: میں ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ہمارے لیے اس گھر مسجد نبوی کو کون وسیع کرے گا (تو میں نے آپ ﷺ کی خواہش کو پورا کیا تھا)۔ تو اس پر ان آدمیوں نے قسم اٹھائی (کہ ہاں واقعی ایسا ہوا)

پھر فرمایا: میں ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں کہ (جب غزوۂ تبوک کی تیاری کا موقع تھا)

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: خلق افعال العباد للبخاری؛ ص: 25

آپ ﷺ نے فرمایا تھا: کون آج قبول شدہ مال کو خرچ کرے گا تو میں نے آدھے لشکر کی تیاری اپنے مال سے کی تھی۔ تو اس پر ان آدمیوں نے قسم اٹھائی (کہ ہاں واقعی ایسا ہوا)

پھر فرمایا: میں ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: (مسلمانوں کے لیے) کون بئر رومہ خرید کر فی سبیل اللہ وقف کرے گا تو میں نے اپنے مال سے خرید کر اسے فی سبیل اللہ وقف کیا تھا۔ تو اس پر ان آدمیوں نے قسم اٹھائی (کہ ہاں واقعی ایسا ہوا) [1]

[752] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا إسحاق بن سليمان الرازي قال سمعت مغيرة بن مسلم أبا سلمة يذكر عن مطر عن نافع عن ابن عمر أن عثمان أشرف على أصحابه وهو محصور فقال علام تقتلوني فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل دم امرئ مسلم إلا بإحدى ثلاث رجل زنى بعد احصانه فعليه الرجم أو قتل عمدا فعليه القود أو ارتد بعد إسلامه فعليه القتل فوالله ما زنيت في جاهلية ولا إسلام ولا قتلت أحدا فأقيد نفسي منه ولا ارتددت منذ أسلمت إني أشهد أن لا إله إلا الله وان محمدا عبده ورسوله.

۷۵۲۔ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب لوگوں نے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو دولت کدہ میں محصور کر دیا گیا تو چھت پر چڑھ کر مجمع کو شرفِ تخاطب سے نوازتے ہوئے فرمایا: آپ لوگ مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہو؟ حالانکہ میں نے سنا، رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: تین وجوہ کے علاوہ مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں:

۱۔ جب شادی شدہ زنا کرے تو اسے رجم کیا جائے گا۔

۲۔ جب قتل کرے تو اس پر قصاص ہے۔

۳۔ جب اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جائے تو اسے قتل کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کی قسم! نہ میں نے زمانہ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی حالتِ اسلام میں، نہ آج تک میں نے کسی کو قتل کیا اور نہ ہی میں اسلام لانے کے بعد آج تک مرتد ہوا ہوں، تاکہ میں اپنے نفس کو قصاص کے لیے پیش کروں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہٰ نہیں اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ [2]

[753] حدثنا عبد الله قال أنا أحمد بن جميل أبو يوسف قال أنا بن المبارك قال أنا يونس عن الزهري عن أبي سلمة بن عبد الرحمن ان أبا قتادة ورجلا آخر معه من الأنصار دخلا على عثمان وهو محصور فاستأذن في الحج فأذن لهما ثم قالا مع من نكون إن ظهر هؤلاء القوم قال عليكم بالجماعة قالا أرأيت ان أصابك هؤلاء القوم وكانت الجماعة فيهم قال الزموا الجماعة حيث كانت قال فخرجنا من عنده فلما بلغنا باب الدار لقينا الحسن بن علي داخلا فرجعنا على أثر الحسن لننظر ما يريد فلما دخل الحسن عليه قال يا أمير المؤمنين إنا طوع يدك فمرني بما شئت فقال له عثمان يا بن أخي ارجع فاجلس في بيتك حتى يأتي الله بأمره فلا حاجة لي في هراقة الدماء.

۷۵۳۔ سیّدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور ایک انصاری سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ وہ ایامِ حج میں اپنے گھر میں محصور تھے، ہم نے اجازتِ حج طلب کی، آپ رضی اللہ عنہ نے ہم دونوں کو اجازت دے دی، پھر ہم نے عرض کیا: اگر یہ

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح لغیرہ؛ تخریج: سنن الترمذی: 5/627؛ سنن النسائی: 6/236

[2] تحقیق: اسنادہ حسن والحدیث صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/65 ـ 61؛ سنن الترمذی: 4/460؛ سنن ابن ماجۃ: 2/848

لوگ (سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف فتنہ کھڑا کرنے والے) غالب آ جائیں تو ہم کن کا ساتھ دیں؟ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جماعت کو لازم پکڑو۔ پھر ہم نے پوچھا: اگر یہ غالب آ جائیں اور جماعت بھی ان کے ساتھ ہو جائے؟ تو فرمایا: ہر حال میں جماعت ہی کو لازم پکڑو۔ واپسی پر جب ہم گھر کے دروازے پر پہنچے تو ہماری ملاقات سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے ہوئی تو ہم سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر واپس ان کے پیچھے چلے تا کہ دیکھ سکیں کہ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کیا ارادہ رکھتے ہیں جب سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو کہنے لگے: امیر المومنین! میں آپ کی دسترس میں ہوں، مجھ سے مَن چاہی خدمت لیجیے۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے بھتیجے! اپنے گھر بیٹھ جا، یہاں تک کہ اللہ کا کوئی فیصلہ آ جائے، میں خون خرابا نہیں چاہتا۔ [1]

[754] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عفان قثنا حماد بن زيد عن يحيى بن سعيد عن أبي امامة بن سهل قال كنت مع عثمان في الدار وهو محصور قال وكنا ندخل مدخلا إذا دخلناه سمعنا كلام من على البلاط قال فدخل عثمان يوما لحاجة فخرج إلينا منتقعا لونه فقال انهم ليتواعدوني بالقتل آنفا قال قلنا يكفيكم الله يا أمير المؤمنين قال وبم يقتلوني فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انه لا يحل دم امرئ مسلم إلا في إحدى ثلاث رجل كفر بعد إيمانه أو زنا بعد احصانه أو قتل نفسا بغير نفس فوالله ما زنيت في الجاهلية ولا إسلام قط ولا تمنيت ان لي بديني بدلا منذ هداني الله له ولا قتلت نفسا فبم يقتلوني.

۷۵۴۔ سیّدنا ابو اُمامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ اُن کے دولت کدہ میں محصور تھا، ہم دیوار کے پاس ایسی جگہ جاتے جہاں سے ہمیں باہر کے لوگوں کی باتیں سنائی دیتی تھیں، ایک دن سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ بھی کسی ضرورت سے وہاں آ پہنچے جبکہ غم و گھبراہٹ سے آپ کا چہرہ متغیر تھا، فرمانے لگے: وہ اب میرے قتل کی سازش تیار کر رہے ہیں۔ ہم نے کہا: امیر المومنین! اللہ تعالیٰ آپ کو کافی ہے۔ انہوں نے فرمایا: یہ لوگ میرے قتل کے درپے کیوں ہیں؟ حالانکہ میں نے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: کسی مسلمان کے قتل سے پہلے تین میں سے کسی ایک وجہ کا ہونا ضروری ہے:

۱۔ جو ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرے۔
۲۔ اگر کوئی شادی شدہ ہونے کے بعد بدکاری کرے۔
۳۔ اگر کوئی کسی کو ناحق قتل کرے۔

پس اللہ کی قسم! نہ میں نے زمانہ جاہلیت میں زنا کیا ہے اور نہ ہی کبھی اسلام میں، جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی ہے، اس دن سے کبھی میں نے اپنے دین کو تبدیل کرنے کی خواہش نہیں کی اور نہ میں نے کسی نفس کو (ناحق) قتل کیا ہے تو پھر یہ لوگ مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں۔ [2]

[755] حدثنا عبد الله قال حدثني عبيد الله بن عمر القواريري قثنا حماد بن زيد قثنا يحيى بن سعيد قثنا أبو أمامة بن سهل بن حنيف قال إني لمع عثمان في الدار وهو محصور فكنا ندخل مدخلا إذا دخلناه سمعنا كلام من على البلاط فدخل يوما ذاك المدخل فخرج إلينا متغير اللون قال وبم يقتلوني وقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل دم امرئ مسلم إلا من

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 88/3

[2] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 65/1؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 67/3

إحدى ثلاث رجل كفر بعد إسلامه أو زنا بعد احصانه أو قتل نفسا بغير نفس فوالله ما زنيت في جاهلية ولا إسلام قط ولا أحببت ان لي الدنيا بديني بدلا منذ هداني له ولا قتلت نفسا فبم يقتلوني.

۷۵۵۔ سیّدنا ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں ان کے ساتھ محصور تھا، ہم ایسی جگہ جاتے، جہاں سے ہمیں لوگوں کی باتیں سنائی دیتی تھیں ایک دن سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ بھی کسی ضرورت سے وہاں تشریف لے آئے جبکہ غم و گھبراہٹ سے ان کا چہرہ متغیر تھا اور فرمانے لگے: یہ مجھے قتل کرنے کی سازش کر رہے ہیں، ہم نے کہا: امیر المومنین! اللہ تعالیٰ آپ کو کافی ہے۔ پھر فرمایا: یہ مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کسی مسلمان کا خون تین میں سے کسی ایک صورت میں ہی رَوا ہے:

۱۔ جو ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرے۔

۲۔ اگر کوئی شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرے۔

۳۔ کوئی کسی کو ناحق قتل کرے۔

چنانچہ اللہ کی قسم! نہ میں نے زمانہ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی کبھی اسلام میں، جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت سے نوازا، میں نے کبھی آج تک اپنے دین کو تبدیل کرنے کی خواہش نہیں کی، کوئی ناحق خون نہیں بہایا تو پھر یہ لوگ مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں؟ [1]

[756] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عفان قثنا أبو عوانة عن عاصم عن المسيب يعني بن رافع عن مومى بن طلحة عن حمران قال كان عثمان بن عفان يغتسل كل يوم مرة منذ أسلم.

۷۵۶۔ حمران رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اسلام لانے کے بعد روزانہ ایک مرتبہ غسل کرنا سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا معمول تھا۔ [2]

757 حدثنا عبد الله قال حدثني أبو مروان العثماني قثنا أبي عن عبد الرحمٰن بن أبي الزناد عن أبيه عن الأعرج عن أبي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه و سلم قال لكل نبي رفيق في الجنة ورفيقي فيها عثمان بن عفان

۷۵۷۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا جنت میں ایک رفیق ہوگا اور میرا رفیق عثمان بن عفان ہے۔ [3]

[758] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة عن حبيب بن الزبير قال سمعت عبد الرحمٰن بن الشريد قال سمعت عليا يخطب فقال إني لأرجو أن أكون أنا وعثمان كما قال الله عز وجل ونزعنا ما في صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين.

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/62

[2] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: لم اقف علیہ

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً والد ابی مروان ہو عثمان بن خالد بن عمر بن عبداللہ بن الولید بن عثمان بن عفان الاموی ابو عفان متروک؛
تخریج: سنن الترمذی: 5/624؛ سنن ابن ماجۃ: 1/40؛ کتاب الزیادات لعبداللہ بن احمد: 1/74

۷۵۸۔ عبدالرحمٰن بن شریدؒ سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ برسرِ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے: میں امید کرتا ہوں کہ میں اور عثمان (روزِ قیامت جنت میں) ایسے ہوں گے کہ جس طرح اللہ عزوجل نے فرمایا ہے (ونزعنا ما في صدورهم من غل اخوانا علی سرر متقابلين) ترجمہ: اور ہم وہ ساری کدورت باہر کھینچ لیں گے جو (دنیا میں) ان کے سینوں میں (مغالطہ کے باعث ایک دوسرے سے) تھی، وہ (جنت میں) بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ (1)

[759] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عفان قثنا حماد يعني ابن سلمة قثنا عاصم بن بهدلة عن أبي وائل ان عبد الله بن مسعود سار من المدينة إلى الكوفة ثمانيا حين استخلف عثمان بن عفان فحمد الله وأثنى عليه ثم قال أما بعد فإن أمير المؤمنين عمر بن الخطاب مات فلم ير يوم أكثر نشيجا من يومئذ وإنا اجتمعنا أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم فلم نأل عن خيرنا ذي فوق فبايعنا أمير المؤمنين عثمان فبايعوه.

۷۵۹۔ ابو وائلؒ سے روایت ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بننے کے بعد سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے کوفہ چلے گئے وہاں جا کر انہوں نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر خطبہ ارشاد فرمایا: امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وفات پا گئے اس دن سے بڑھ کر ہمارے لیے کوئی غم کا دن نہیں تھا ان کے بعد ہم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اتفاق رائے سے اپنے میں سب سے بہتر اور ہم پر فوقیت رکھنے والے شخص امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے پس تم بھی بیعت کرو۔ (2)

[760] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن الزهري عن يحيى بن سعيد بن العاص عن عائشة قالت استأذن أبو بكر على رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا معه في مرط واحد ثم خرج وآخر قالت فأذن له فقضى حاجته وهو معي في المرط ثم خرج ثم استأذن عليهم عمر فأذن له فقضى إليه حاجته على تلك الحال ثم خرج ثم استأذن عليه عثمان فاصلح عليه ثيابه وجلس فقضى إليه حاجته ثم خرج فقالت عائشة فقلت له يا رسول الله استأذن عليك أبو بكر فقضى إليك حاجته على حالك تلك ثم استأذن عليك عمر فقضى حاجته على حالك ثم استأذن عثمان عليك فكأنك احتفظت فقال إن عثمان رجل حيي وإني لو أذنت له على تلك الحال خشيت ألا يقضي إلي حاجته قال الزهري وليس كما يقول الكذابون ألا استحيي من رجل تستحيي منه الملائكة.

۷۶۰۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کے لیے اجازت طلب کی، میں اس وقت آپ کے ساتھ ایک ہی لحاف میں تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح رہے وہ اپنا مقصد پورا کر کے چلے گئے پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دی مگر تب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اسی حالت میں رہے وہ بھی اپنا مقصد پورا کر کے چلے گئے، لیکن جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو اپنے کپڑے درست کرتے ہوئے بیٹھ گئے پھر انہیں اجازت دی، وہ تھوڑی دیر تک باتیں کرنے کے بعد چلے گئے، میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے اپنی حاجت پوری کی،

---

(1) تحقیق: عبدالرحمٰن بن شرید لم اجدہ والباقون ثقات؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 700

(2) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 63/3؛ کتاب المعرفۃ للفسوی: 76/2؛ المصنف لابن ابی شیبۃ: 277/2

آپ ﷺ اپنی حالت پر رہے، پھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے، انہوں نے اپنی حاجت پوری کی، آپ ﷺ اپنی حالت پر رہے مگر جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے اپنے آپ کو سمیٹ لیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عثمان بہت باحیا آدمی ہے، مجھے خدشہ تھا کہ اگر میں اپنی اسی حالت میں رہتا تو عثمان اپنے مقصد کو پورا نہ کر پاتا (یعنی شرم کی وجہ سے وہ اپنی بات کی صحیح طرح وضاحت نہ کر پاتے) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بات اس طرح نہیں ہے جیسے جھوٹے (راوی) بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں؟ جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ [1]

[761] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا إسماعيل بن إبراهيم قثنا سعيد بن أبي عروبة عن رجل عن مطرف بن الشخير قال لقيت عليا بهذا الحزيز فقال أحب عثمان منعك أن تأتينا مرتين فلما تنفس عن اصحابه قال أن تحبه فإنه كان خيرنا واوصلنا.

۷۶۱۔ مطرف بن شخیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میری ملاقات صحرا میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا عثمان (رضی اللہ عنہ) کی محبت آپ کو ہمارے ساتھ دوہری ملاقات سے روکتی ہے؟ جب وہ اپنے ساتھیوں سے الگ ہونے لگے تو فرمایا: اگر تم عثمان (رضی اللہ عنہ) سے محبت کرتے ہو (تو اس میں حرج والی کوئی بات نہیں کیونکہ وہ لائقِ محبت ہیں) بے شک وہ ہم سب سے بہتر اور سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ [2]

[762] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا روح قثنا سعيد عن الخليل بن أخي مطرف عن مطرف قال لقيت عليا بهذا الحزيز أي بهذه الصحراء بعد الجمل وهو في موكبه فأسرع بدابته قال فقلت أنا كنت أحق أن أسرع إليك فقال أحب عثمان منعك أن تأتينا فجعلت أعتذر إليه فقال أحب عثمان منعك أن تأتينا فلما علم ان اصحابه لا يسمعون مقالته قال والله لئن أحببته إن كان لخيرنا وافضلنا.

۷۶۲۔ مطرف بن شخیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے بعد صحرا میں میری ملاقات سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی، اس وقت وہ اپنے قافلے کے ساتھ تھے (مجھے دیکھ کر) وہ جلدی سے اپنی سواری کے ساتھ میرے پاس آئے، میں نے عرض کیا: میرا زیادہ حق بنتا تھا کہ میں آپ کی طرف جلدی کرتا تو انہوں نے فرمایا: کیا سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی محبت آپ کو ہمارے پاس آنے سے روکتی ہے؟ میں نے بطور عذر کچھ کہنا چاہا تو (میرے بولنے سے پہلے) دوبارہ انہوں نے فرمایا: کیا سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی محبت آپ کو ہمارے پاس آنے نہیں دیتی؟ جب وہ جان گئے کہ ان کے ساتھی ان کی بات نہیں سن رہے تو انہوں نے فرمایا: اگر تو اُن سے محبت کرتا ہے (تو کرتا رہ کیونکہ) سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے بہتر اور زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ [3]

[763] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا روح قثنا بن عون عن نافع إن ابن عمر لبس يومئذ الدرع مرتين يعني يوم الدار.

۷۶۳۔ نافع سے روایت ہے کہ (جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے) سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے شہادتِ عثمان رضی اللہ عنہ کے دن دو مرتبہ زرہ پہنی تھی۔ [4]

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم: 1866/4؛ مسند الامام احمد: 15/6

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف لجہالۃ شیخ ابن ابی عروبۃ؛ ذکرہ ابن الجوزی فی صفۃ الصفوۃ: 306/1

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف خلیل لم اجدہ والباقون ثقات وروح سمع بن ابی عروبۃ قبل اختلاطہ؛ تخریج: کتاب السنۃ لابن ابی عاصم: 573/2

[4] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ ذکرہ الحافظ ابن کثیر فی البدایہ والنہایہ 182/7

[764] حدثنا عبد الله قثنا بشار بن موسى قثنا حماد بن زيد قثنا بن عون عن محمد بن سيرين قال كانوا لا يفقدون الخيل البلق في المغازي حتى قتل عثمان فلما قتل فقدت فلم ير منها شيء قال وكانوا يرونها الملائكة قال وكانوا لا يختلفون في الأهلة حتى قتل عثمان فلما قتل عثمان لبست عليهم قال وكانت الصدقة تدفع الى النبي صلى الله عليه وسلم ومن أمر به والى أبي بكر الصديق ومن أمر به والى عمر بن الخطاب ومن أمر به فلما قتل عثمان اختلفوا فرأى قوم يقسمونها برأيهم ورأى قوم يرفعونها الى السلطان قال ابن عون وسمعت إبراهيم النخعي يقول لما نزلت ثم انكم يوم القيامة عند ربكم تختصمون قال أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ما خصومتنا هذه وانما نحن اخوان فلما قتل عثمان قالوا هذه هذه.

۷۶۴۔ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میدانِ جنگ میں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے سفید نشانات والے گھوڑوں کا کبھی فقدان نہ تھا مگر جب وہ شہید ہوئے تو یہ (گھوڑے میدانوں سے) مفقود ہو گئے، پس ان میں سے کوئی دِکھائی نہیں دیتا تھا حالانکہ لوگ ان کو فرشتے سمجھتے تھے۔ اسی طرح سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے لوگوں میں کبھی رویتِ ہلال کے متعلق نقطہ نظر مختلف نہیں ہوا۔ لیکن سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ان پر یہ (چاند وغیرہ کا) معاملہ مشتبہ ہو گیا، لوگ زکوٰۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے یا جن کو آپ والی مقرر کرتے، اسی طرح سیّدنا ابوبکر اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہما کو دیتے یا جنہیں وہ والی بناتے، لیکن سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ادائے زکوٰۃ کے طریقہ کار میں نقطہ نظر مختلف ہو گیا۔ بعض اپنی مرضی کے مطابق خود بانٹنا چاہتے تھے، بعض کا خیال تھا کہ معاملہ خلیفہ وقت کے سپرد ہونا چاہئے۔

عون راوی کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے: جب یہ آیت نازل ہوئی (ثم انکم یوم القیامۃ عند ربکم تختصمون)۔ صحابہ کرام نے فرمایا: ہماری کون سی خصومت مراد لی گئی ہے، بلکہ ہم تو سب بھائی بھائی ہیں لیکن جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو لوگوں نے اس آیت سے طرح طرح کا مطلب بیان کیا۔ [1]

[765] حدثنا عبد الله قثنا عبيد الله بن معاذ أبو عمرو العنبري قثنا المعتمر قال قال أبي تا أبو نضرة عن أبي سعيد مولى أبي اسيد الأنصاري قال سمع عثمان ان وفد أهل مصر قد اقبلوا قال فاستقبلهم قال وكان في قرية له خارجا من المدينة أو كما قال فلما سمعوا به اقبلوا نحوه الى المكان الذي هو فيه أراه قال وكره ان يقدموا عليه المدينة أو نحوا من ذلك قال فأتوه فقالوا ادع لنا بالمصحف فدعا بالمصحف فقالوا له افتح السابعة قال وكانوا يسمون سورة يونس السابعة قال فقرأها حتى اتى على آخر هذه الآية قل ارأيتم ما انزل الله لكم من رزق فجعلتم منه حراما وحلالا قل آلله اذن لكم أم على الله تفترون قال قالوا له قف قال قالوا له أرأيت ما حميت من الحمى الله اذن لك أم على الله تفتري قال فقال امضه نزلت في كذا وكذا قال وأما الحمى فإن عمر حمى الحمى قبلي لا بل الصدقة فزدت في الحمى لما زاد من إبل الصدقة امضه قال فجعلوا يأخذونه بالآية فيقول امضه نزلت في كذا وكذا قال والذي يلي كلام عثمان يومئذ في سنك قال يقول أبو نضرة يقول لي ذاك أبو سعيد قال أبو نضرة وانا في سنك يومئذ قال ولم يخرج وجهي يومئذ لا أدري لعله قد قال مرة أخرى وانا يومئذ بن ثلاثين سنة قال وأخذ عليهم ان لا يشقوا عصا المسلمين ولا يفارقوا جماعة ما أقام لهم شرطهم أو كما أخذوا عليه قال فقال لهم وما تريدون قالوا نريد ان لا يأخذ أهل المدينة عطاء فانما هذا المال لمن قاتل عليه ولهذه الشيوخ من أصحاب محمد قال فرضوا واقبلوا معه إلى المدينة راضين قال فقام فخطب قال الا ان من كان له زرع فليلحق بزرعه ومن كان له ضرع فليلحق به الا انه لا مال لكم عندنا إنما هذا المال لمن قاتل عليه ولهذه الشيوخ من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم قال فغضب الناس وقالوا مكر بني أمية قال ثم رجع الوفد المصريون راضين فبينا هم بالطريق إذا هم براكب يتعرض لهم ثم يفارقهم ثم يرجع إليهم ثم يفارقهم ويسبهم قال فقالوا له ما لك ان لك لأمرا ما شأنك قال انا رسول أمير المؤمنين الى عامله بمصر قال ففتشوه فإذا هم بالكتاب على لسان عثمان عليه خاتمه الى عامل مصر ان يصلبهم أو يقتلهم أو يقطع أيديهم وارجلهم قال فاقبلوا حتى قدموا المدينة قال فأتوا عليا فقالوا ألم تر انه

[1] تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛ تخریج: کتاب الاموال لابی عبید؛ ص: 751

كتب فينا بكذا وكذا فمر معنا اليه قال لا والله لا اقوم معكم قالوا فلم كتبت إلينا قال لا والله ما كتبت اليكم كتابا قط قال فنظر بعضهم الى بعض فقال بعضهم لبعض الهذا تقاتلون أو لهذا تغضبون قال وانطلق علي فخرج من المدينة الى قرية وانطلقوا حتى دخلوا على عثمان فقالوا كتبت فينا بكذا وكذا فقال إنما هما اثنتان ان تقيموا على رجلين من المسلمين أو يميني بالله الذي لا اله الا هو ما كتبت ولا أمليت ولا علمت قال وقال قد تعلمون أن الكتاب يكتب على لسان الرجل وقد ينقش الخاتم على الخاتم قال حصروه في القصر قال فاشرف عليهم ذات يوم فقال السلام عليكم قال فما أسمع أحد من الناس رد عليه الا ان يرد رجل في نفسه قال فقال أنشدكم الله هل علمتم اني اشتريت رومة من مالي يستعذب بها قال فجعلت رشاي فيها كرشاء رجل من المسلمين قال قيل نعم قال فعلام تمنعوني ان اشرب منها حتى أفطر على ماء البخر قال وانشدكم الله هل علمتم اني اشتريت كذا وكذا من الأرض فزدته في المسجد قال قيل نعم قال فهل علمتم ان أحدا من الناس منع ان يصلي فيه قبلي قال وانشدكم الله هل سمعتم نبي الله صلى الله عليه وسلم يذكر شيئا في شأنه وذكر أرى كتابه المفصل قال ففشا النهي قال فجعل الناس يقولون مهلا عن أمير المؤمنين مهلا عن أمير المؤمنين قال وفشا النهي قال فقام الأشتر قال فلا أدري أيومئذ أم يوم آخر قال فلعله قد مكر بي وبكم قال فوطئه الناس حتى ألقى كذا وكذا قال ثم اشرف عليهم مرة أخرى فوعظهم وذكرهم فلم تأخذ فيهم الموعظة قال وكان الناس تأخذ فيهم الموعظة أول ما يسمعونها فإذا اعيدت عليهم لم تأخذ فيهم أو كما قال قال ورأى في المنام كأن النبي صلى الله عليه وسلم يقول أفطر عندنا الليلة قال ثم انه فتح الباب ووضع المصحف بين يديه قال فزعم الحسن ان محمد بن أبي بكر دخل عليه فأخذ بلحيته فقال عثمان لقد أخذت مني مأخذا أو قعدت مني مقعدا ما كان أبو بكر ليقعده أو ليأخذه قال فخرج وتركه قال وقال في حديث أبي سعيد ودخل عليه رجل فقال بيني وبينك كتاب الله قال فخرج وتركه قال فدخل عليه آخر فقال بيني وبينك كتاب الله قال والمصحف بين يديه قال فهوي اليه بالسيف قال فاتقاه بيده فقطعها فلا أدري ابانها أم قطعها ولم يبنها فقال اما والله انها لأول كف قد خطت المفصل قال ودخل عليه رجل يقال له الموت الأسود قال فخنقه وخنقه قال ثم خرج قبل ان يضرب السيف فقال والله ما رأيت شيئا قط هو ألين من حلقه والله لقد خنقته حتى رأيت نفسه مثل نفس الجان يتردد في جسده قال وفي غير حديث أبي سعيد فدخل عليه التجوبي فاشعره مشقصا قال فانتضح الدم على هذه الآية { فسيكفيكهم الله وهو السميع العليم } قال فإنها في المصحف ما حكت قال وأخذت ابنة القرافصة في حديث أبي سعيد حليها فوضعته في حجرها وذلك قبل ان يقتل قال فلما اشعر وقتل تفاجت عليه فقال بعضهم قاتلها الله ما أعظم عجيزتها قالت فعرفت ان أعداء الله لم يريدوا الا الدنيا.

۷۶۵۔ سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ ان کے پاس مصر سے ایک وفد یا قافلہ آرہا ہے، انہوں نے اس کا استقبال کیا، راوی کہتے ہیں: وہ اس وقت مدینہ منورہ سے باہر ایک قریبی بستی میں تھے، یا اس جیسی کوئی اور بات راوی نے کہی، جب اہل قافلہ نے سنا تو قافلہ اس جانب چل پڑا، جہاں وہ تھے، راوی کہتے ہیں: سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ مدینہ میں ان سے ملاقات کریں یا اسی طرح کی کوئی اور بات کہی، چنانچہ جب وہ آئے تو ان لوگوں نے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا: ہمارے پاس قرآن منگوایئے۔ قرآن لایا گیا تو انہوں نے کہا: ساتویں سورۃ کھولیے اور ساتویں سورۃ کا نام سورۃ یونس تھا، سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سورۃ یونس کو پڑھ رہے تھے یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچے: (قل ارأیتم ما انزل اللہ لکم من رزق فجعلتم منہ حراما و حلالا قل اللہ اذن لکم أم علی اللہ تفترون) ان لوگوں نے کہا: ٹھہر جایئے۔ ہمیں اس چراگاہ کے بارے میں بتایئے، جو آپ نے اپنے لیے مخصوص کر رکھی ہے، کیا یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے یا آپ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہو، یہ سن کر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو مجھ سے پہلے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بھی بنایا تھا لیکن جب صدقات کے اونٹ زیادہ ہوگئے تو میں نے چراگاہ کو مزید کشادہ کر دیا، مگر وہ اسی آیت کو دہراتے رہے، ابو نضر کہتے ہیں: سیّدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات کہی تھی کہ جو شخص سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے اس دن گفتگو کر رہا تھا، وہ

تیری عمر کا تھا، ابونضر اپنے شاگرد سے کہتے ہیں: میں بھی اس وقت تیری عمر کا تھا، راوی کہتے ہیں: اس وقت میرے چہرے پر ڈاڑھی نہیں تھی، مجھے نہیں پتہ کہ شاید انہوں نے کسی دوسری مرتبہ یہ بات کہی ہو، جب میں تیس سال کا تھا، چنانچہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے وعدہ لیا کہ جب تک میں تمہاری شروط پوری کروں گا تم لوگ مسلمانوں کی جماعت میں تفرقہ نہ ڈالو گے اور نہ ہی ان کی جماعت سے الگ ہو جاؤ گے؟ یا جس طرح اُن لوگوں نے اُن سے وعدہ لیا تھا، پھر ان سے پوچھا: آخر تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: اس مال (غنیمت) سے اہل مدینہ کو محروم کیا جائے بلکہ یہ مجاہدین اور سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کبار صحابہ کرام میں تقسیم ہو۔ پھر وہ لوگ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بحالت رضامندی مدینہ آ گئے، مدینہ منورہ پہنچ کر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! جن کے پاس کھیتیاں ہیں وہ اپنے کھیتوں میں جائے اور صاحب مویشی اپنے مویشیوں کے پاس رہے۔ آیندہ سے اس مال (غنیمت) سے تمہارا کوئی حصہ نہیں، بلکہ یہ تو صرف مجاہدین اور سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کبار صحابہ کرام میں تقسیم ہوگا۔ اس پر لوگ غضبناک ہو کر کہنے لگے: یہ ضرور بنی امیہ کا فریب ہے، اس کے بعد وہ مصری وفد بخوشی واپس چلا گیا۔ اچانک وہ راستے میں تھے تو ایک سوار آدمی نے ان کا پیچھا کیا۔ کبھی ان سے الگ ہوتا پھر ان کی طرف پلٹتا اور پھر ان سے الگ ہوا اور ان کو سب وشتم کرنے لگا، انہوں نے کہا: تجھے کیا ہوا کیا تیرے پاس کوئی حکم ہے اور اگر ہے تو کیا؟ تو اس نے کہا: میں امیر المومنین کا والی مصر کی طرف قاصد ہوں۔ جب اس وفد نے اس شخص کی تلاشی لی تو اس سے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک خط برآمد ہوا جس پر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی مہر بھی ثبت تھی اور اس میں مصر کے والی کو یہ لکھا تھا (کہ یہ وفد جب واپس مصر آ جائے تو) ان کو سولی پر چڑھایا جائے یا انہیں قتل کر دیا جائے یا پھر ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں۔ (یہ خط پڑھ کر) وہ وفد واپس مدینہ لوٹا اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور انہیں کہا: کیا آپ کو پتہ نہیں کہ انہوں نے ہمارے بارے میں ایسی ایسی باتیں لکھی ہیں، آپ ہمارے ساتھ ان کے پاس چلیں، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ہرگز نہیں اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا، انہوں نے کہا: تو پھر اس طرح کا خط آپ نے ہمیں کیوں لکھا ہے؟ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کے نام کی قسم اٹھاتا ہوں میں نے تمہارے بارے میں ایسا کوئی خط نہیں لکھا، چنانچہ وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر کہنے لگے: تم اس (علی رضی اللہ عنہ) کے لیے لڑ رہے ہو اور غصہ کا اظہار کر رہے ہو۔

راوی کہتے ہیں: سیّدنا علی رضی اللہ عنہ مدینہ سے باہر ایک بستی کی طرف چلے گئے، پس وہ وفد سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف گیا اور کہنے لگا: آپ نے اس اس طرح کا خط ہمارے خلاف لکھا ہے، انہوں نے کہا: اس بات پر تم لوگ مسلمانوں میں سے دو گواہ پیش کر دو یا پھر میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے کہ میں نے نہ لکھا ہے، نہ ہی لکھوایا ہے اور نہ ہی اُس کا مجھے علم ہے۔ مزید کہا: تم جانتے ہو کہ خط انسان کی اپنی زبان میں لکھا جا سکتا ہے اور اُسی جیسی مہر بھی بنائی جا سکتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو کاشانہ اقدس میں محصور کر دیا، پس ایک دن انہوں نے مکان کی چھت سے ان کی طرف جھانکا، السلام علیکم کہا، کسی آدمی نے ان کو جواب نہیں سنایا مگر دل ہی میں جواب دے دیا تو انہوں نے قسم دلا کر فرمایا: کیا تمھیں پتہ ہے؟ میٹھے پانی والا بئر رومہ میں نے خریدا تھا، میں بھی اس سے ایک عام آدمی کی طرح پانی لیتا رہا، کہا گیا: جی ہاں! انہوں نے کہا: آج تم لوگ مجھے اس کے پانی سے کیوں روکتے ہو اور مجھے سمندر کے پانی سے افطار کرنا پڑتا ہے؟ اور

میں اللہ کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم کو پتہ ہے؟ کہ میں نے اتنی اتنی زمین مسجد کی توسیع کے لیے خریدی تھی؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے مزید کہا: کیا تم جانتے ہو کہ مجھ سے پہلے کسی کو اس مسجد میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہو؟ اور میں تمہیں قسم دلا کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم میں سے کسی نے اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے کوئی بات سن رکھی ہے؟ اسی طرح انہوں نے مفصل سورتیں لکھنے کا تذکرہ کیا اور کہا: مگر اب تو روکا جانا عام ہو گیا ہے پس لوگ کہنے لگے: امیر المومنین ٹھہر جائیے!، امیر المومنین ٹھہر جائیے!۔

اس پر اشتر نے کھڑے ہو کر کہا: مجھے نہیں پتہ کہ صرف آج کے دن یا کسی اور دن؟ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید یہ میرے اور تمہارے خلاف سازش کی گئی ہو؟ پس لوگوں نے ان کو تسلی دی، یہاں تک کہ انہوں نے فلاں فلاں بات کہی۔

اسی طرح کچھ دنوں بعد انہوں نے دوبارہ جھانکا اور لوگوں کو وعظ کیا مگر ان پر کچھ اثر نہ ہوا، پس لوگوں پر وعظ سننے کا شروع میں تو کچھ اثر ہوتا مگر بعد میں ان پر کوئی اثر نہ رہتا، اسی دوران سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے: عثمان آج روزہ ہمارے ہاں افطار کرنا، اس کے بعد انہوں نے دروازہ بند کر لیا اور قرآن سامنے رکھا۔

راوی کہتے ہیں: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا گمان ہے کہ محمد بن ابی بکر نے ان کے پاس آ کر ان کی ڈاڑھی پکڑی تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے مجھے ایسی جگہ سے پکڑا ہے کہ سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی اس جگہ سے نہ پکڑتے اور نہ ایسی جگہ بیٹھتے، یہ سن کر وہ باہر چلا گیا۔

سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اس وقت ایک اور شخص آیا تو اس سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے اور تیرے درمیان قرآن فیصلہ کرے گا، یہ سن کر وہ بھی باہر چلا گیا پھر ایک اور شخص آیا، اس سے بھی کہا: میرے اور تیرے درمیان قرآن فیصلہ کرے گا، قرآن سامنے تھا، اس نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر تلوار کا وار کیا، انہوں نے ہاتھ سے روکنا چاہا تو وہ کٹ گیا۔ راوی کہتے ہیں: مجھے پتہ نہیں چل سکا کہ وہ ہاتھ جدا ہوا گیا تھا یا صرف کٹا ہی تھا، انہوں نے کہا: یہ وہ پہلی ہتھیلی ہے جو جوڑ سے کاٹی گئی۔

پھر ایک اور شخص آیا جسے ''کالی موت'' کے نام سے پکارا جاتا تھا، اس نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا گلہ دبایا تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے جواباً اس کا گلہ دبایا پھر وہ تلوار کا وار کئے بغیر وہاں سے چلا گیا۔ اس نے کہا: میں نے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے گلے سے نرم کسی کے گلے کو نہیں پایا، اللہ کی قسم! جب میں نے ان کا گلہ دبایا، میں نے دیکھا: انہوں نے ایسے سانس لیا جس طرح سانپ سانس لیتا ہے۔ (یعنی ان کا گلہ اتنا نرم تھا)

سیّدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت کے علاوہ دوسری روایات میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اسی حالت میں ''تجوبی'' نامی شخص آیا، اس نے ہتھوڑے سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر وار کیا، جس سے ان کے خون کا قطرہ قرآن پاک کی اس آیت کریمہ پر (فسیکفیکھم اللہ......) پر گرا، وہ قطرہ اسی طرح رہا کسی نے اس کو نہیں مٹایا۔

سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے بنت القرافصہ (زوجہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جن کا نام نائلہ تھا) نے اپنے تمام زیورات اپنی گود میں ڈال دیئے لیکن جب ان کو معلوم ہوا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں تو ان کی طرف لپکیں تو کسی (گستاخ) نے کہا: اللہ اس عورت کو ہلاک کرے اس کے مقعد کتنے بڑے ہیں۔ یہ بات سن کر بنت قرافصہ نے جان لیا کہ اللہ کے ان دشمنوں کا مقصد صرف حصول دنیا ہے۔ [1]

[766] حدثنا عبد الله حدثني أبي نا عفان قال حدثني معتمر قال سمعت أبي قثنا أبو نضرة عن أبي سعيد مولى الأنصار قال سمع عثمان ان وفد أهل مصر قد اقبلوا فذكر الحديث وقال حصروه في القصر فاشرف عليهم ذات يوم فقال أنشدكم الله هل علمتم اني اشتريت رومة من مالي ليستعذب منها فجعلت رشائي فيها كرشاء رجل من المسلمين فقيل نعم قال فعلام تمنعوني ان اشرب منها حتى أفطر على ماء البحر قال والمصحف بين يديه فاهوى اليه بالسيف فتلقاه بيده فقطعها فلا أدري ابانها أو قطعها فلم يبنها فقال اما والله انها لأول كف قد خطت المفصل وفي غير حديث أبي سعيد فدخل عليه التجوبي فاشعره مشقصا فانتضح الدم على هذه الآية { فسيكفيكهم الله وهو السميع العليم } فإنها في المصحف ما حكت وأخذت ابنة القرافصة في حديث أبي سعيد حليها فوضعته في حجرها وذلك قبل ان يقتل فلما اشعر وقتل تفاجت عليه فقال بعضهم قاتلها الله ما أعظم عجيزتها قالت فعرفت ان أعداء الله لم يريدوا الا الدنيا .

۷۶۶۔ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ ان کے پاس مصر سے ایک وفد یا قافلہ آرہا ہے۔ پھر آگے انہوں نے مذکورہ روایت کو بیان کیا۔ جب انھیں کاشانہ اقدس میں محصور کر دیا گیا۔ چنانچہ ایک دن انھوں نے چھت سے جھانکتے ہوئے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تمھیں پتہ ہے کہ میٹھے پانی والا بئر رومہ میں نے خریدا تھا، میں بھی اس سے ایک عام آدمی کی طرح پانی لیتا رہا۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو پھر آج تم لوگ مجھے اس کے پانی سے کیوں روکتے ہو اور مجبوراً سمندر کے کھارے پانی سے افطار کرنا پڑتا ہے؟

راوی کہتے ہیں: قرآن سامنے تھا، اس نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر تلوار کا وار کیا، جس کا دفاع آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے کیا پس اُس نے ہاتھ کاٹ دیا۔ راوی کہتے ہیں: مجھے پتہ نہیں چل سکا کہ وہ ہاتھ جدا ہو گیا تھا یا صرف کٹا ہی تھا، یہ وہ پہلی ہتھیلی ہے جو جوڑ سے کاٹی گئی ہے۔

سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت کے علاوہ دوسری روایات میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اسی حالت میں تجوبی نامی شخص آیا اس نے ہتھوڑے سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر وار کیا، جس سے ان کے خون کا قطرہ قرآن پاک کی اس آیت کریمہ پر (فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم) پر گرا، وہ قطرہ اسی طرح رہا کسی نے اس کو نہیں مٹایا۔

سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ سیّدنا عثمان کی شہادت سے پہلے بنت القرافصہ (زوجہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جن کا نام نائلہ تھا) نے اپنے تمام زیورات اپنی جھولی میں ڈال لیے جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا خون نکلا تو سیّدہ نائلہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہ کا سر اپنی گود میں رکھ دیا۔ اسی دوران کسی گستاخ نے کہا: اللہ اس عورت کو ہلاک کرے اس کے مقعد کتنے بڑے ہیں۔ یہ بات سن کر بنت قرافصہ نے جان لیا کہ اللہ کے اِن دشمنوں کا مقصد صرف حصول دنیا تھا۔ [2]

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ ابوسعید مولی ابی اسید الانصاری وذکرہ ابن سعد فی الطبقات: 128/7؛ وقال الہیثمی ثقہ

[2] تحقیق: اسنادہ صحیح

[767] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وهب بن جرير قثنا أبي سمعت يعلى بن حكيم عن نافع عن بن عمر قال استشارني عثمان وهو محصور فقال ما ترى فيما يقول المغيرة بن الأخنس قلت ما يقول قال يقول ان هؤلاء القوم إنما يريدون ان تخلع هذا الأمر وتخلي بينهم وبينه فقلت أرأيت ان فعلت أمخلف أنت في الدنيا قال لا قلت أفرأيت ان لم تفعل هل يزيدون على ان يقتلوك قال لا قلت أفيملكون الجنة والنار قال لا قلت فإني لا أرى أن تسن هذه السنة في الإسلام كلما استخطوا أميرا خلعوه ولا ان تخلع قميصا ألبسكه الله عز وجل .

۷۶۷۔ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو دولت کدہ میں محصور کر دیا گیا تو انہوں نے مجھ سے مشورہ طلب کرتے ہوئے فرمایا: مغیرہ بن اخنس کی بات کے بارے میں آپ کا کیا مشورہ ہے؟ میں نے کہا: وہ کیا کہتا ہے؟ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کہتا ہے یہ لوگ مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ اس خلافت سے دستبردار ہو جائیں، ان لوگوں اور خلافت کے درمیان سے ہٹ جائیں، میں نے کہا: خلافت سے دستبردار ہو جائیں گے تو کیا دنیا میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: اگر آپ ایسا نہیں کرو گے تو کیا یہ لوگ آپ کو قتل سے بڑھ کر نقصان پہنچا سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں! میں نے کہا: کیا یہ لوگ جنت اور جہنم کے مالک ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں! میں نے کہا: پھر میں نہیں چاہتا کہ آپ اسلام میں یہ طریقہ اختیار کریں کہ آیندہ جب بھی کوئی خلیفہ لوگوں کو اچھا نہ لگے تو وہ اس سے دستبرداری کا مطالبہ کریں گے اور نہ ہی آپ یہ قمیص اتارنا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو پہنائی ہے۔ (1)

[768] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا إسماعيل بن إبراهيم قثنا أيوب عن نافع قال دخلوا على عثمان من باب فسدد الحربة لرجل منهم فولى وقال الله الله يا عثمان فقال عثمان الله الله يا عثمان الله الله يا عثمان ثم كف حتى قتل .

۷۶۸۔ نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب قاتلین دروازے سے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر داخل ہوئے تو ایک شخص ان کی طرف اپنے نیزے کو سیدھا کر کے کہنے لگا: اے عثمان! اللہ سے ڈرو۔ تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عثمان! اللہ سے ڈرو، اے عثمان! اللہ سے ڈرو، پھر آپ رضی اللہ عنہ رک گئے یہاں تک کے آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ (2)

[769] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قثنا الأعمش عن أبي صالح عن عبد الله بن سلام قال لا تقتلوا عثمان فانكم ان فعلتم لم تصلوا جميعا ابدا .

۷۶۹۔ ابوصالح رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے (قاتلین سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: تم لوگ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو مت قتل کرو کیونکہ قتل عثمان کے بعد کبھی تم اکٹھے نماز نہیں پڑھ سکو گے۔ (3)

[770] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر نا شعبة عن أبي عون قال سمعت محمد بن حاطب قال سألت عليا عن عثمان فقال هو من الذين آمنوا ثم اتقوا ثم آمنوا ثم اتقوا ولم يختم الآية .

۷۷۰۔ محمد بن حاطب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: وہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا: (آمنوا ثم اتقوا ثم آمنوا ثم اتقوا)۔ مکمل آیت نہیں پڑھی۔ (4)

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 66/3

(2) تحقیق: مرسل رجالہ ثقات؛ نافع مولی ابن عمر لم یسمع عثمان کما صرح بہ الائمۃ؛ تخریج: لم اقف علیہ

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: کتاب السنۃ للخلال: 337/2:2

(4) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: لم اقف علیہ

[771] حدثنا عبد الله نا أبي نا يحيى بن سعيد عن شعبة قال حدثني أبو بشر عن يوسف بن سعد عن محمد بن حاطب قال سمعت عليا يقول يعني ان الذين سبقت لهم منا الحسنى منهم عثمان .

۷۷۱۔ محمد بن حاطب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: (ان الذين سبقت لهم منا الحسنى) سے مراد سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❶

[772] حدثنا عبد الله حدثني أبي نا حماد بن أسامة أبو أسامة عن هشام قال حدثني أبي عن عبد الله بن الزبير قال قلت لعثمان يوم الدار قاتلهم فوالله لقد أحل لك قتالهم فقال له والله لا أقاتلهم ابدا قال فدخلوا عليه فقتلوه وهو صائم ثم قال وقد كان عثمان أمر عبد الله بن الزبير على الدار فقال عثمان من كانت لي عليه طاعة فليطع عبد الله بن الزبير .

۷۷۲۔ سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کے یوم الدار کے دن کہا جس دن انہیں شہید کیا گیا کہ اللہ کی قسم! ان لوگوں کے ساتھ لڑنا آپ کے لیے جائز ہے تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں کبھی بھی ان سے نہیں لڑوں گا۔ وہ (قاتلین) اندر گھسے اور آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا، اُس وقت آپ رضی اللہ عنہ روزے دار تھے۔ ان دنوں میں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب بنا کر فرمایا تھا: جو مجھے خلیفہ مانتا ہے وہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی بات مانے گا۔ ❷

[773] حدثنا عبد الله قال حدثني يحيى بن معين انا سألته فحدثني قال نا هشام بن يوسف عن عبد الله بن بحير القاص عن هاني مولى عثمان قال كان عثمان إذا وقف على قبر بكى حتى تبتل لحيته فقيل له تذكر الجنة والنار وتبكي من هذا قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان القبر أول منازل الآخرة فإن نجا منه فما بعده أيسر منه وان لم ينج منه فما بعده أشد منه قال وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله ما رأيت منظرا الا والقبر افظع منه قال وكان النبي صلى الله عليه وسلم إذا فرغ من دفن الميت وقف عليه ثم قال استغفروا لأخيكم وسلوا له بالتثبت فإنه الآن يسأل .

۷۷۳۔ ہانی مولیٰ عثمان سے روایت ہے کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو وہاں اس قدر روتے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی ڈاڑھی تر ہو جاتی، آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: آپ رضی اللہ عنہ جنت وجہنم کا تذکرہ کرتے ہوئے نہیں روتے مگر قبر کا ذکر کرتے ہوئے رو پڑتے ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک قبر منازل آخرت میں سے پہلی منزل ہے، اگر اس سے بچ گیا تو اس کے بعد جو منازل ہیں وہ آسان تر ہیں، اگر اس سے نجات نہ ہوئی تو اس کے بعد جو منازل ہیں وہ اس سے زیادہ سخت ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے قبر کے منظر سے ڈراؤنا منظر کبھی نہیں دیکھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو دفن کرنے سے فارغ ہوتے تو اس کی قبر پر کھڑے ہو کر فرماتے: اب تم اپنے اس بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو کیونکہ ابھی اس سے سوالات ہونگے پس اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو۔ ❸

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: لم اقف علیہ

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: لم اقف علیہ

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: سنن الترمذی: 553/4؛ سنن ابن ماجۃ: 426/2؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 371/1

[774] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو إبراهيم الترجماني قال حدثني شعيب يعني ابن صفوان الثقفي عن عبد الملك بن عمير عن رجل حدثه عن محمد بن يوسف بن عبد الله بن سلام انه اتى الحجاج ليدخل عليه فأنكره البوابون فردوه فلم يتركوه حتى جاء عنبسة بن سعيد فاستأذن له فأمر به ان يدخل عليه فسلم فرد عليه السلام ثم مشى فقبل رأسه فأمر الحجاج رجلين مما يلي السرير ان يوسعا له فجلس فقال له الحجاج لله أبوك هل تعلم حديثا حدثه أبوك عبد الملك أمير المؤمنين عن عبد الله بن سلام جدك قال أي حديث يرحمك الله قال حديث عثمان إذ حصره أهل مصر فقال نعم قد علمت ذلك الحديث فقال اقبل عبد الله بن سلام فصرخ الناس له حتى دخل على عثمان فوجد عثمان وحده في الدار ليس معه أحد قد عزم على الناس ان يخرجوا عنه فخرجوا فسلم عليه عبد الله بن سلام فقال السلام عليك أمير المؤمنين ورحمة الله فقال له أمير المؤمنين ما جاء بك يا عبد الله بن سلام قال جئت لابيت معك حتى يفتح الله لك أو استشهد معك فإني لا أرى هؤلاء إلا قاتليك فإن يقتلوك فخير لك وشر لهم قال عثمان فإني اعزم عليك بما لي عليك من الحق لما خرجت إليهم خير يسوقه الله بك أو شر يدفعه الله بك فسمع واطاع فخرج إلى القوم فلما رأوه عظموه وظنوا انه قد جاءهم ببعض الذي يسرهم فقام خطيبا فاجتمعوا اليه فحمد الله واثنى عليه فقال ان الله بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بشيرا ونذيرا يبشر بالجنة وينذر بالنار فاظهر الله من اتبعه من المؤمنين على الدين كله ولو كره المشركون ثم اختار الله له المساكن فجعل مسكنه المدينة فجعلها دار الهجرة والإيمان وجعل بها قبره وقبر أزواجه ثم قال ان الله بعث محمدا هدى ورحمة فمن يهتدي من هذه الأمة فإنما يهتدي بهدى الله ومن يضل منهم فإنما يضل بعد السنة والحجة فبلغ محمد صلى الله عليه وسلم الذي أرسل به ثم قبضه الله اليه ثم انه كان من قبلكم من الأمم إذا قتل النبي بين ظهرانيهم كانت ديته سبعين ألف مقاتل كلهم يقتل به وإذا قتل الخليفة كانت ديته خمسة وثلاثين ألف مقاتل كلهم يقتل به فلا تعجلوا الى هذا الشيخ أمير المؤمنين بقتل اليوم فإني أقسم بالله لقد حضر أجله نجده في كتاب الله ثم اقسم لكم بالله الذي نفسي بيده لا يقتله رجل منكم الا لقي الله عز وجل يوم القيامة مشلا يده مقطوعة ثم اعلموا انه ليس للوالد على ولده حق الا لهذا الشيخ عليكم مثله وقد اقسم لكم بالله ما زالت الملائكة بهذه المدينة منذ دخلها رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليوم وما زال سيف الله مغمودا عنكم منذ دخلها رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا تسلوا سيف الله بعد إذ غمد عنكم ولا تطردوا جيرانكم من الملائكة فلما قال ذلك لهم قاموا يسبونه ويقولون كذب اليهودي فقال لهم عبد الله كذبتم والله وأثمتم ما انا باليهودي اني لاحد المؤمنين يعلم ذلك الله ورسوله والمؤمنون ولقد انزل الله عز وجل في قرآنا فقال في آية من القرآن { قل ارأيتم إن كان من عند الله وكفرتم به وشهد شاهد من بني إسرائيل على مثله فآمن واستكبرتم } وانزل في آية أخرى { قل كفى بالله شهيدا بيني وبينكم ومن عنده علم الكتاب } فانصرفوا من عنده ودخلوا على عثمان فذبحوه كما تذبح الحملان فقام عبد الله بن سلام على باب المسجد حين فرغوا منه وقتلته في المسجد فقال يا أهل مصر يا قتلة عثمان اقتلتم أمير المؤمنين فوالذي نفسي بيده لا يزال بعده عهد منكوث ودم مسفوح ومال مقسوم ابدا ما بقيتم وقد دخل عليه قبل ان يقتل كثير بن الصلت الكندي ليلة قتل فيها من آخر النهار فقال عثمان يا كثير اني مقتول غدا فقال له كثير يا أمير المؤمنين بل يعلي الله كعبك ويكبت عدوك فقال له الثانية يا كثير اني مقتول غدا فقال يا أمير المؤمنين بل يعلي الله كعبك ويكبت عدوك فقال له الثالثة أيضا فقال له كثير عمن تقول هذا يا أمير المؤمنين فقال له عثمان أتاني أول الليل رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه أبو بكر وعمر فقال يا عثمان إنك مقتول غدا فإنا والله يا كثير بن الصلت مقتول غدا فقتل رحمه الله .

۷۷۴۔ محمد بن یوسف بن عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ میں حجاج بن یوسف سے ملاقات کے لیے گیا لیکن محافظین نے روک لیا اور واپس کر دیا، اندر نہیں جانے دیا یہاں تک عنبسہ بن سعید نے آ کر اجازت طلب کی تو انھیں اندر جانے کی اجازت دے دی گئی، انہوں نے داخل ہو کر سلام کیا، حجاج نے سلام کا جواب دیا اور ان کے سر کو بوسہ دیا، حجاج نے اپنی کرسی کے قریب دو آدمیوں کو کشادہ ہونے کا حکم دیا پس وہ بیٹھ گئے۔ حجاج نے اُن سے کہا: اللہ کی قسم! کیا تم نے اپنے باپ امیر المومنین عبدالملک سے کوئی حدیث سنی ہے جو کہ تمہارے دادا عبداللہ بن سلام سے روایت کی گئی ہو تو انھوں نے کہا: اللہ تجھ پر رحم کرے وہ کون سی حدیث ہے؟ بولا: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ جب اہل مصر نے ان کو کاشانہ اقدس میں محصور کر دیا

تھا۔ کہا: ہاں! میں اس حدیث کو جانتا ہوں، چنانچہ انہوں نے بیان کیا کہ سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آئے تو لوگوں نے اس پر شور مچایا، یہاں تک وہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے، انہوں نے اس وقت ان کو گھر میں اکیلے پایا، ان کے ساتھ کوئی نہیں تھا، البتہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اصرار کیا تھا کہ وہ باہر نکلیں، چنانچہ لوگ باہر نکل چکے تھے، سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے ان کو سلام کرتے ہوئے کہا: امیر المومنین! آپ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اور پوچھا: عبداللہ بن سلام! کیسے آنا ہوا؟ جواب دیا: آج کی رات میں آپ کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں یا تو اللہ آپ کو فتح دے گا یا میں بھی آپ کے ساتھ شہید ہو جاؤں گا، کیونکہ مجھ کو لگتا ہے یہ لوگ آپ کو قتل ہی کریں گے اگر انہوں نے آپ کو شہید کر دیا تو آپ کے لیے اچھا اور ان کے لیے برا ہوگا۔

سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اصرار کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ جو آپ پر میرا حق ہے کہ آپ باہر جا کر لوگوں سے کچھ کہہ دو، شاید تمہاری وجہ سے اللہ کچھ بہتری لائے گا یا ان کے شر میں تیری وجہ سے کمی آئے گی۔ سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرمانبرداری کرتے ہوئے باہر آ گئے جب لوگوں نے ان کو دیکھا تو اُن کی بڑی تعظیم کی اور سمجھے کہ شاید کوئی خوش خبری لائے ہیں۔

پس وہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے البتہ انہوں نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: لوگو! سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا تھا وہ جنت کی خوشخبری اور آگ سے ڈرانے والے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کی پیروی کرنے والے مومنین کو تمام ادیان پر غلبہ عطا فرمایا اگرچہ مشرکین کو یہ بات ناپسند لگے۔

پھر اللہ نے ان کے لیے مدینہ منورہ کو مسکن منتخب کیا، مدینہ منورہ کو ان کے لیے دارالہجرۃ اور دارالایمان بنایا، یہیں ان کی اور ان کی ازواج مطہرات کی قبریں ہیں۔ پھر (سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: اسی طرح اللہ نے سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہادی اور رحمت بنا کر بھیجا تھا پس جس نے ہدایت پائی، وہ (ہدایت) اللہ کی طرف سے ہے اور جو گمراہ ہو گیا یقیناً وہ سنت اور حجت قائم ہونے کے باوجود گمراہ ہو گیا کیونکہ سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ رسالت مکمل کر دی اور دنیا سے رحلت فرما گئے ہیں، یقیناً تم سے پہلے اُمتوں کو یہ حکم تھا اگر کوئی نبی کو شہید کر دیتا تو اس کی دیت یہ تھی کہ اُس کے بدلے ستر ہزار (70,000) لڑنے والوں کو قتل کیا جائے گا، اگر کسی نبی کے خلیفہ کو قتل کرے تو اس کے بدلے پینتیس ہزار (35,000) لڑنے والوں کو قتل کیا جائے گا، اب تم لوگ اس بزرگ امیر المومنین (سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ) کو قتل کرنے میں جلدی نہ کرو، اللہ کی قسم! ان کا مقررہ وقت قریب ہے، میں کتاب اللہ میں اس بات کو پاتا ہوں، پھر میں تمہارے لیے اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جو شخص ان کو قتل کرے گا تو قیامت کے دن شل شدہ ہاتھوں سے اللہ کو ملے گا اور جان لو اس شخص (سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ) کا تم پر اتنا حق ہے جس طرح کہ کسی باپ کا اپنے بچوں پر ہوتا ہے۔ اللہ کی قسم! اس مدینہ میں تمہارے ساتھ آج تک فرشتے بھی ہیں، جب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں، اور اللہ کی تلوار نیام میں بند ہے۔ جب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں، پس تم خدا کی تلوار کو بے نیام مت کرو حالانکہ وہ نیام میں ہے، نہ ہی اپنے پڑوسی فرشتوں

کو یہاں سے بھگاؤ۔ یہ خطبہ سن کر لوگوں نے شور مچایا، ان پر سب وشتم کرنے لگے اور کہا: اے یہودی! تم نے جھوٹ بولا تو سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ تم نے جھوٹ بولا اور تم نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے، میں یہودی نہیں ہوں بلکہ میں تو ایک مسلمان ہوں۔ اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور مومنین اس بات کو جانتے ہیں، اللہ نے میرے بارے میں قرآن نازل کیا۔ (قل ارأيتم إن كان من عند الله و كفرتم به و شهد شاهد من بني إسرائيل على مثله فآمن و استكبرتم .....)

ایک اور جگہ فرمایا: (قل كفى بالله شهيدا بيني و بينكم و من عنده علم الكتاب)

اس کے بعد وہ تمام لوگ ان کو چھوڑ کر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف دوڑے اور ان کو ذبح (شہید) کیا جس طرح کسی بار بردار جانور کو ذبح کیا جاتا ہے۔ سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ان کی شہادت کے بعد مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور لوگ خوف زدہ تھے اور قاتلین عثمان مسجد میں تھے، انہوں نے فرمایا۔ اے اہل مصر! اور اے قاتلین عثمان! کیا تم لوگوں نے امیر المومنین کو قتل کر دیا ہے؟ اللہ کی قسم! ان کے بعد اب جب تک تم زندہ ہو، مسلسل عہد شکنی، خون بہنا عام ہو گا اور مال تقسیم ہو گا۔

سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے ایک رات پہلے ان کے پاس سیّدنا کثیر بن الصلت الکندی رضی اللہ عنہ آئے تھے، ان سے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کثیر! مجھے کل شہید کر دیا جائے گا۔ کثیر نے کہا: اے امیر المومنین! اللہ ہر حال میں آپ کو اونچا رکھے گا اور آپ کے دشمنوں کو ذلیل کرے گا پھر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے دوسری مرتبہ فرمایا: اے کثیر! مجھے کل شہید کر دیا جائے گا۔ کثیر نے کہا: امیر المومنین! اللہ ہر حال میں آپ کو اونچا رکھے گا اور آپ کے دشمنوں کو ذلیل کرے گا۔ پھر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ فرمایا: اے کثیر! مجھے کل شہید کر دیا جائے گا۔ کثیر نے کہا: اے امیر المومنین! کس نے آپ کو اس کے بارے میں بتایا ہے۔ پھر فرمایا: گزشتہ رات خواب میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیّدنا ابوبکر اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہما کی زیارت ہوئی تھی، انہوں نے کہا تھا: عثمان! تمھیں کل شہید کر دیا جائے گا۔ لہٰذا کثیر بن صلت! یقیناً کل مجھے شہید کر دیا جائے گا۔

راوی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے پس وہ شہید کر دیئے گئے۔ (1)

[775] حدثنا عبد الله قال حدثني إسماعيل أبو معمر قثنا سفيان قال قال عثمان لو طهرت قلوبكم ما شبعت من كلام الله عز وجل.

۷۷۵۔ امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! اگر تمہارے دل صاف ہوتے تو اللہ کے قرآن سے کبھی سیر نہ ہوتے۔ (2)

[776] قال وقال عثمان ما أحب ان يأتي علي يوم ولا ليلة الا أنظر في كلام الله يعني القراءة في المصحف.

۷۷۶۔ امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ یہ بھی فرماتے تھے: مجھے یہ بات پسند نہیں کہ مجھ پر کوئی دن یا رات کلام اللہ کو دیکھے بغیر گزرے یعنی اس کی تلاوت کے بغیر گزرے۔ (3)

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف للجہالۃ شیخ عبدالملک؛ تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری: 262/1/1

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ البین؛ تخریج: کتاب الزہد لاحمد بن حنبل؛ ص: 128

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ کسابقہ؛ تخریج: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 7/300-272

[777] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرحمٰن بن مهدي عن حماد بن زيد عن أيوب عن أبي قلابة عن عثمان قال ما من عامل يعمل عملا الا كساه الله رداء عمله .

۷۷۷۔ ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ردائے عمل پہنائے گا (یعنی عمل کا بدلہ دے گا)۔ ❶

[778] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا إسحاق بن عيسى الطباع عن أبي معشر قال وقتل عثمان يوم الجمعة لثمان عشرة مضت من ذي الحجة سنة خمس وثلاثين فكانت خلافته ثنتي عشرة سنة الا اثني عشر يوما .

۷۷۸۔ ابومعشر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت جمعہ کے دن 18 ذی الحجہ 35 ہجری میں ہوئی تھی اور ان کی مدت خلافت 12 دن کم 12 سال تھی۔ ❷

[779] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حسن بن موسى قال انا أبو هلال قال نا قتادة ان عثمان قتل وهو ابن تسعين سنة أو ثمان وثمانين .

۷۷۹۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ شہادت کے وقت سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی عمر 90 یا 88 سال تھی۔ ❸

[780] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا زكريا بن عدي قال انا عبيد الله بن عمرو عن عبد الله بن محمد بن عقيل قال قتل عثمان سنة خمس وثلاثين وكانت الفتنة خمس سنين منها أربعة اشهر للحسن .

۷۸۰۔ محمد بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو 35 ہجری میں شہید کیا گیا اور یہ آزمائش پانچ سال تک رہی چار مہینے سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئے۔ ❹

[781] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال انا معمر عن قتادة قال صلى الزبير على عثمان ودفنه وكان أوصى اليه .

۷۸۱۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا جنازہ ان کی وصیت کی مطابق سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے پڑھایا تھا اور انہوں نے ہی ان کو دفن کیا تھا۔ ❺

[782] حدثنا عبد الله قثنا إسماعيل أبو معمر قثنا يحيى بن سليم قال سمعت عبد الله بن الحسن قال بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ألا أبو ايم ألا ولي ايم ألا أخو ايم يزوج عثمان فلو كانت عندي ثالثة لزوجته وما زوجته إلا بوحي من السماء .

۷۸۲۔ عبداللہ بن حسن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا غیر شادی شدہ عورت کا باپ، سرپرست یا بھائی عثمان کو رشتہ نہیں دے گا؟ اگر میرے پاس تیسری بیٹی بھی ہوتی تو میں عثمان کے ساتھ اس کا نکاح کرتا اور جو کچھ میں نے کیا وہ مجھ پر آسمان کی طرف سے وحی تھی۔ ❻

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس ابی قلابۃ ورجالہ ثقات؛ تخریج: کتاب الزہد لاحمد بن حنبل؛ ص: 126

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ وضعف ابی معشر وہو نجیح بن عبدالرحمٰن السندی؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/74

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ فان قتادۃ لم یشہد القصۃ ولم یسندہا؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 1/34؛ تاریخ الامم والملوک للطبری: 5/146

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/74

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ ورجالہ ثقات؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/74؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/78؛ مصنف عبدالرزاق: 3/471

❻ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ ورجالہ رجال الحسن؛ تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری: 2/1/307

[783] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الله بن عمر القواريري قال حدثني القاسم بن الحكم بن أوس الأنصاري قال حدثني أبو عبادة الزرقي الأنصاري من أهل المدينة عن زيد بن أسلم عن أبيه قال شهدت عثمان يوم حوصر في موضع الجنائز فرأيت عثمان اشرف من الخوخة التي تلي مقام جبريل فقال أيها الناس افيكم طلحة فذكر الحديث بطوله قال ما كنت أرى أن تكون في جماعة تسمع ندائي ثم لا تجيبني أنشدك الله يا طلحة تذكر يوم كنت أنا أنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في موضع كذا وكذا ليس معه أحد من أصحابه غيري وغيرك قال نعم فقال لك رسول الله صلى الله عليه وسلم يا طلحة انه ليس من نبي إلا ومعه من أصحابه رفيق من أمته معه في الجنة وان عثمان بن عفان هذا يعنيني رفيقي معي في الجنة قال طلحة اللهم نعم ثم انصرف.

۷۸۳۔ سیّدنا زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں وہاں موجود تھا کہ جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو جنازہ گاہ میں محصور کیا گیا تھا، میں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے مقام جبریل کے ساتھ والی کھڑکی سے جھانکا اور فرمایا: لوگو! کیا تم میں طلحہ بن عبید اللہ (رضی اللہ عنہ) ہیں؟ راوی نے طویل حدیث بیان کی، پھر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا یہ خیال نہیں تھا کہ ایک جماعت میری آواز سن کر جواب نہ دے، میں طلحہ تمہیں اللہ کی قسم دلاتا ہوں کہ آپ کو تو یاد ہوگا کہ فلاں مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف میں اور آپ تھے، ہم دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا، سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ بولے: اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو فرمایا تھا: طلحہ! ہر نبی کے ساتھ ان کے صحابہ میں سے جنت میں ایک رفیق ہوگا، یہ عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) جنت میں میرا رفیق ہوگا: سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں! پھر سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ چلے گئے۔ [1]

[784] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا هاشم بن القاسم قثنا عبد الحميد يعني بن بهرام قال حدثني المهلب أبو عبد الله انه دخل على سالم بن عبد الله بن عمر بن الخطاب وكان الرجل ممن يحمد علي بن أبي طالب ويذم عثمان فقال الرجل يا أبا الفضل ألا تخبرني هل شهد عثمان البيعتين كلتهما بيعة الرضوان وبيعة الفتح فقال سالم لا فكبر الرجل وقام ونفض رداءه وخرج منطلقا فلما ان خرج قال له جلساءه والله ما أراك تدري ما أمر الرجل قال أجل وما أمره قالوا فإنه ممن يحمد عليا ويذم عثمان فقال علي بالرجل فأرسل إليه فلما أتاه قال يا عبد الله الصالح إنك سألتني هل شهد عثمان البيعتين كلتهما بيعة الرضوان وبيعة الفتح فقلت لا فكبرت وخرجت شامتا فلعلك ممن يحمد عليا ويذم عثمان فقال أجل والله إني لمنهم قال فاسمع مني وافهم ثم ارو علي فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما بايع الناس تحت الشجرة كان بعث عثمان في سرية وكان في حاجة الله وحاجة رسوله وحاجة المؤمنين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ان يميني يدي وشمالي يد عثمان فضرب شماله على يمينه فقال هذه يد عثمان واني قد بايعت له ثم كان من شأن عثمان في البيعة الثانية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث عثمان إلى علي وكان أمير اليمن فصنع به مثل ذلك ثم كان من شأن عثمان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لرجل من أهل مكة يا فلان ألا تبيعني دارك أزيدها في مسجد الكعبة ببيت أضمنه له في الجنة فقال له الرجل يا رسول الله والله ما لي بيت غيره فإن أنا بعتك داري لا يؤويني وولدي بمكة شيء ألا بل بعني دارك أزيدها في مسجد الكعبة ببيت أضمنه لك في الجنة فقال الرجل والله ما لي في ذلك حاجة ولا اريده فبلغ ذلك عثمان وكان الرجل ندمانا لعثمان في الجاهلية وصديقا فأتاه فقال يا فلان بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم أراد منك دارك ليزيدها في مسجد الكعبة ببيت يضمنه لك في الجنة فأبيت عليه قال أجل قد أبيت فلم يزل عثمان يراوده حتى اشترى منه داره بعشرة آلاف دينار ثم أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله بلغني انك أردت من فلان داره لتزيدها في مسجد الكعبة ببيت تضمنه له في الجنة وإنما هي داري فهل أنت آخذها مني ببيت تضمنه لي في الجنة قال نعم فأخذها منه وضمن له بيتا في الجنة وأشهد له على ذلك المؤمنين ثم كان من جهازه جيش العسرة ان

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل ابی عبادۃ عیسیٰ بن عبد الرحمٰن ابن فروۃ الزرقی الانصاری المدنی فانہ متروک؛
تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/97؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 3/310

رسول الله صلى الله عليه وسلم غزا غزوة تبوك فلم يلق في غزوة من غزواته ما لقي فيها من المخمصة والظمأ وقلة الظهر والمجاعات فبلغ ذلك عثمان فاشترى قوتا وطعاما وأدما وما يصلح رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه فجهز إليه عيرا فحمل على الحامل والمحمول وسرحها إليه فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى سواد قد أقبل قال هذا حمل اسعد قد جاءكم بخير فأنيخت الركاب ووضع ما عليها من الطعام والأدم وما يصلح رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه يلوي بهما إلى السماء اللهم رضيت عن عثمان فارض عنه ثلاث مرات ثم قال يا أيها الناس ادعوا لعثمان فدعا له الناس جميعا مجتهدين ونبيهم صلى الله عليه وسلم معهم ثم كان من شأن عثمان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان زوجه ابنته فماتت فجاء عثمان إلى عمر وهو عند رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس فقال يا عمر إني خاطب فزوجني بنتك فسمعه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا عمر خطب إليك عثمان ابنتك زوجني ابنتك وأنا أزوجه ابنتي فتزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم ابنة عمر وزوجه ابنته فهذا ما كان من شأن عثمان.

۷۸۴۔ ابوعبداللہ مہلب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم کے پاس ایک شخص آیا، وہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے والا اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی مذمت کرنے والا تھا، اس نے سالم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: اے ابوالفضل! مجھے بتایئے! کیا سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیعت رضوان اور بیعت فتح کے دونوں موقعوں پر موجود تھے؟ جواب دیا: نہیں! یہ سن کر وہ آدمی بڑی خوشی سے اپنی چادر لپیٹتے ہوئے اللہ اکبر کہہ کر چل دیا۔ جب وہ چلا گیا تو اہل مجلس نے سالم رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں اس شخص نے یہ کیوں کیا؟ فرمایا: نہیں! اہل مجلس نے بتایا کہ یہ شخص سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا محب اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے نفرت کرنے والا ہے۔ یہ سن کر سالم رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کو بلانے کے لیے ایک آدمی بھیجا، جب وہ آیا تو اس نے کہا: مردِ صالح! تم نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیعت رضوان اور بیعت فتح کے دونوں موقعوں پر موجود تھے؟ میں نے کہا: نہیں! تم خوش ہوتے ہوئے اللہ اکبر کہہ کر وہاں سے چل دیئے، شاید تم سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے والے اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی مذمت کرنے والے ہو؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں انہی میں سے ہوں تو انہوں نے فرمایا: اب میری سن کر ان باتوں (کی اصل حقیقت) کو سمجھو اور میرے حوالے سے بیان کرو کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل شجرہ سے بیعت لینا چاہی تو اس وقت سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اللہ، رسول اور تمام مسلمانوں کے مقصد کی غرض سے (مکہ) بھیجا گیا تھا پھر بیعت کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: یہ دایاں ہاتھ میرا ہے اور بایاں ہاتھ عثمان کا ہے پھر بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے اوپر رکھ کر فرمایا تھا: یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور میں نے عثمان کے ساتھ بیعت کرلی ہے۔ پھر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی یہی حالت دوسری بیعت کے وقت رہی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تھا جب وہ امیر یمن بنائے گئے تھے، پھر ان کے ساتھ وہی طریقہ اپنایا گیا، پھر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی حالت یہی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ کے ایک شخص سے کہا کہ تم اپنا گھر ہمیں فروخت کردو تاکہ ہم کعبہ کی توسیع کرلیں اور اس کے بدلے میں تمہیں جنت میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں، اس شخص نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس اس کے علاوہ کوئی گھر نہیں، پس اگر میں یہ گھر آپ کو بیچ دیتا ہوں تو میری اولاد کے لیے مکہ میں کوئی رہنے کا گھر نہیں ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ فرمایا: گھر ہم کو بیچ دو تاکہ اس سے کعبہ کی توسیع کی جائے اور میں تمھیں جنت میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں۔

اس شخص نے کہا: مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے نہ ہی میں فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو وہ شخص سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ جاہلیت کا ساتھی اور دوست نکلا۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اے فلاں! مجھے پتہ

چلا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کعبہ کی توسیع کے لیے تم سے گھر کو قیمتاً خریدنے کا ارادہ فرمایا ہے اور اس پر تجھے جنت میں گھر کی ضمانت بھی دی ہے مگر تو نے اس پر انکار کیا ہے، اس نے کہا: ہاں! میں نے انکار کیا ہے۔ پس سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ اس کے پاس مسلسل آتے رہے یہاں تک اس سے وہ گھر دس ہزار دینار کے عوض خرید لیا پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کسی شخص کا گھر خرید کر مسجد کعبہ کی توسیع کرانا چاہتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں گھر کی ضمانت دے رہے ہیں؟ اب یہ گھر میرا ہے، کیا یہ گھر آپ مجھ سے جنت میں گھر کے بدلے خرید لیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! ان سے گھر لے لیا اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے جنت میں گھر کی ضمانت دی پھر تمام مسلمانوں کو اس پر گواہ بنایا۔

اسی طرح جب غزوہ تبوک کے لشکر کی تیاری کا موقع آیا، مسلمانوں کو اس غزوہ کی مانند کسی دوسرے غزوے میں تکالیف نہیں آئیں، اس میں شدت پیاس، بھوک اور سواریوں کی کمی کا سامنا ہوا تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو جب اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے ان سب کے لیے غلہ، کھانا، سالن، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کو ضروری درکار چیزوں اور غلے کے اونٹوں کا انتظام فرمایا، جب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ کوئی شخص اونٹ کو ساز وسامان کے ساتھ لے کر آ رہا ہے تو فرمایا: یہ بہت زیادہ سعادت مند سوار بھلائی کے ساتھ آ رہا ہے، جب اونٹوں کو بٹھایا گیا اور ان کے اوپر سے غلہ، سالن اور رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کو درکار اشیا اُتاری گئیں، اس وقت آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف اُٹھایا اور فرمایا: اے اللہ! میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی راضی ہو جا، یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے گئے۔ پھر لوگوں سے فرمایا: اے لوگو! عثمان کے لیے دعا کرو، تمام صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ مل کر ایک پرزور دعا کی۔

پھر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی حالت یہ تھی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کیا اور وفات پا گئیں تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ اس وقت نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف فرما تھے تو انہیں فرمایا: اے عمر! میں آپ کی بیٹی کے لیے نکاح کا پیغام بھیجتا ہوں، پس (اس لیے مجھے یہ شرف بخشیں کہ) اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کر دیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: اے عمر! عثمان آپ کی صاحبزادی کے لیے نکاح کا پیغام بھیج رہا ہے، آپ اپنی بیٹی کی شادی ان سے کر دیں، میں بھی اپنی (دوسری) صاحبزادی کا نکاح عثمان سے کرتا ہوں۔ یوں رسول اللہ ﷺ نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور اپنی دختر نیک اختر کا نکاح سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دیا، یہ ہیں وہ واقعات جو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شان وعظمت پر دلالت کرتے ہیں۔ [1]

[785] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا علي بن عياش قثنا الوليد بن مسلم قال وأخبرني الأوزاعي عن محمد بن عبد الملك بن مروان حدثه عن المغيرة بن شعبة أنه دخل على عثمان وهو محصور فقال إنك امام العامة وقد نزل بك ما ترى وإني أعرض عليك خصالا ثلاثا اختر إحداهن إما أن تخرج فتقاتلهم فإن معك عددا وقوة وأنت على الحق وهم على الباطل واما أن تخرق لك بابا سوى الباب الذي هم عليه فتقعد على رواحلك فتلحق بمكة فإنهم لن يستحلوك وأنت بها واما ان تلحق بالشام فإنهم أهل

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ لأن سالما لم یشهد الوقائع التی حکاها ولا صرح بسماعہ من عثمان ولا غیرہ من الصحابۃ والتابعین والشاهدین للواقعۃ؛
تخریج: المعجم الاوسط للطبرانی: 208/7؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 104/3

الشام وفيهم معاوية فقال عثمان اما أن أخرج فأقاتل فلن أكون أول من خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم في أمته يسفك الدماء واما أن أخرج إلى مكة فإنهم لن يستحلوني بها فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يلحد رجل من قريش بمكة يكون عليه نصف عذاب العالم فلن أكون إياه وإما أن ألحق بالشام فإنهم أهل الشام وفيهم معاوية فلن أفارق دار هجرتي ومجاورة رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۷۸۵۔ سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ان دنوں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا جب وہ محصور تھے، میں نے کہا: آپ سب کے امام ہیں، آپ کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے، آپ اس سے بہ خوبی واقف ہیں، میں آپ کے سامنے تین راستے پیش کرتا ہوں، ان میں سے کوئی ایک راستہ اختیار کر لیں۔

۱۔ ان لوگوں کے مقابلے میں باہر نکل کر جنگ کیجیے، بے شک آپ کے پاس تعداد اور قوت دونوں موجود ہیں، نیز آپ حق پر ہیں اور یہ لوگ باطل پر ہیں۔

۲۔ جس دروازے پر لوگ بیٹھے ہیں، اس کے علاوہ نکلنے کا کوئی راستہ بنایا جائے اور آپ اونٹوں پر سوار ہو کر سیدھے مکہ چلے جائیں، کیونکہ وہاں یہ آپ کا خون نہیں بہائیں گے۔

۳۔ یا پھر یہاں سے شام چلے جائیں، وہاں شامی باشندے ہیں جن میں سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نکلوں اور جنگ کروں یہ تو میں نہیں کروں گا کیونکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ پہلا آدمی بننا نہیں چاہتا جو مسلمانوں کا خون بہائے، اب رہا یہ کہ میں مکہ چلا جاؤں، وہاں میرا خون نہیں بہائیں گے، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ایک قریشی آدمی مکہ میں الحاد اور فساد کرے گا تو اس پر آدھے جہان والوں کا عذاب ہوگا۔ مجھے نہیں پسند کہ وہ انسان میں بنوں، اس لیے میں یہ بھی نہیں کروں گا اور رہا یہ کہ میں شام میں چلا جاؤں، وہاں شامی باشندے جن میں سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں، لیکن میں دار الہجرۃ (مدینہ) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس کو نہیں چھوڑوں گا۔ [1]

[786] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد بن عبد ربه قال نا الحارث بن عبيدة قال حدثني محمد بن عبد الرحمن بن مجبر عن أبيه عن جده ان عثمان أشرف على الذين حصروه فسلم عليهم فلم يردوا عليه فقال عثمان افي القوم طلحة قال طلحة نعم قال فإنا لله وإنا إليه راجعون أسلم على قوم أنت فهم فلا يردون قال قد رددت قال أهكذا الرد أسمعتك ولا تسمعني يا طلحة أنشدك الله أسمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل دم المسلم إلا واحدة من ثلاث أن يكفر بعد ايمانه أو يزني بعد احصانه أو يقتل نفسا فيقتل بها قال اللهم نعم فكبر عثمان فقال والله ما أنكرت الله عز وجل منذ عرفته ولا زنيت في جاهلية ولا إسلام وقد تركته في الجاهلية تكرما وفي الإسلام تعففا وما قتلت نفسا يحل بها قتلي.

۷۸۶۔ محمد بن عبد الرحمن بن مجبر رحمہ اللہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی طرف جھانکا جنہوں نے ان کو گھر تک محصور کیا تھا ان کو سلام کیا تو کسی نے بھی سلام کا جواب نہیں دیا تو فرمایا: تم میں طلحہ ہیں؟ تو سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: إنا للہ وإنا إلیہ راجعون، میں نے ایسی جماعت کو سلام کیا جن میں طلحہ بھی ہوں اور اس کے باوجود سلام کا جواب نہ آئے، سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ کو جواب دیا ہے، سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جواب ایسا ہوتا ہے کہ میں نے سلام کی آواز سنائی مگر آپ کی آواز مجھ تک نہیں پہنچی، مزید کہا: طلحہ! تجھے اللہ کی قسم! کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نہیں سنی کہ تین موقعوں کے علاوہ کسی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں ہے۔

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/68؛ التاریخ الکبیر للبخاری: 1/1/163

۱۔ ایمان لانے کے بعد کفر کرے۔
۲۔ شادی کے بعد زنا کرے۔
۳۔ کسی نفس کو ناحق قتل کرے۔

انہوں نے کہا: جی ہاں! (سنی ہے)۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا، پھر فرمایا: جب سے میں نے اپنے رب کی معرفت حاصل کی ہے تب سے اس (ذات) کا انکار نہیں کیا ہے، میں نے تو زمانہ جاہلیت میں زنا نہیں کیا، نہ اسلام میں اور نہ ہی میں نے کسی انسان کو ناحق قتل کیا۔ [1]

[787] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا يزيد بن هارون قال أنا سعيد بن أبي عروبة عن يونس عن الحسن قال جاء عثمان إلى النبي صلى الله عليه وسلم بدنانير في غزوة تبوك قال فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقلبها بيده وهو يقول ما على بن عفان ما عمل بعد هذه .

۷۸۷۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ بہت سے دینار لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دستِ مبارک میں اُلٹ پُلٹ کرتے ہوئے فرمار ہے تھے: ابن عفان آج کے بعد کوئی عمل بھی نہ کریں تو انہیں کچھ نہ ہوگا (یعنی انہیں کوئی عذاب نہ ہوگا)۔ [2]

[788] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا يزيد قال أنا سعيد عن قتادة قال وكان بن سلام يقول ليحكمن في قتلته يوم القيامة .

۷۸۸۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے بارے میں فیصلہ قیامت کے دن ہوگا۔ (یعنی انہیں کس نے قتل کیا یا پھر کس جرم کی بنا پر انہیں شہید کیا گیا)۔ [3]

[789] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا بهز بن أسد قثنا حماد بن سلمة قال نا سعيد بن جهمان عن سفينة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الخلافة ثلاثون عاما ثم يكون بعد ذلك الملك قال سفينة أمسك خلافة أبي بكر سنتين وخلافة عمر عشر سنين وخلافة عثمان اثنتي عشرة سنة وخلافة علي ست سنين .

۷۸۹۔ سیّدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدت خلافت 30 سال ہوگی۔ سیّدنا سفینہ رضی اللہ عنہ نے (اپنے شاگرد سے) فرمایا: شمار کرو، 2 سال سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت، 10 سال سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت، 12 سال سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت اور 6 سال سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت ہوئی۔ [4]

[790] حدثنا عبد الله قثنا هدبة بن خالد قثنا حماد بن سلمة عن سعيد بن جمهان عن سفينة أبي عبد الرحمن قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الخلافة ثلاثون عاما ثم يكون بعد ذلك ملكا قال سفينة فخذ سنتين أبو بكر وعشرا عمر وثنتي عشرة عثمان وستا علي .

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف الحارث بن عبیدۃ الحمصی ابی وہب الکلاعی؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/163

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس الحسن البصری؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 7/425

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس قتادۃ؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/82

[4] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: سنن ابی داوٗد: 4/211؛ سنن الترمذی: 4/503

۷۹۰۔ سیّدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدت خلافت 30 سال ہوگی اس کے بعد بادشاہت ہوگی، سیّدنا سفینہ رضی اللہ عنہ نے (اپنے شاگرد سے) فرمایا: شمار کرو، 2 سال سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت، 10 سال سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت، 12 سال سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت اور 6 سال سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت ہوئی۔ [1]

[791] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا بشر بن شعيب قال حدثني أبي عن الزهري قال حدثني عروة بن الزبير أن عبيد الله بن عدي بن الخيار أخبره أن المسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن الأسود بن عبد يغوث قالا له ما يمنعك أن تكلم خالك يكلم أمير المؤمنين عثمان في الوليد بن عقبة وقد أكثر الناس فيما فعل قال عبيد الله فاعترضت لأمير المؤمنين عثمان حين خرج إلى الصلاة فقلت له إن لي إليك حاجة هي نصيحة قال قال يا أيها المرء اني أعوذ بالله منك قال فانصرفت فلما قضيت الصلاة جلست إلى المسور وابن عبد يغوث فحدثتهما بالذي قلت لأمير المؤمنين وقال لي فقالا قد قضيت الذي عليك فبينا أنا جالس معهما جاءني رسول أمير المؤمنين عثمان فقالا لي قد ابتلاك الله فانطلقت حتى دخلت على عثمان فقال ما نصيحتك التي ذكرت لي آنفا قال فتشهدت ثم قلت له ان الله عز وجل بعث محمدا بالحق وأنزل عليه الكتاب فكنت ممن استجاب لله ولرسوله وآمن فهاجرت الهجرتين الأولين ونلت صهر رسول الله صلى الله عليه وسلم ورأيت هديه وقد أكثر الناس في شأن الوليد فحق عليك أن تقيم عليه الحد قال فقال لي بن أختي أدركت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فقلت لا ولكن خلص إلي من علمه واليقين ما يخلص إلى العذراء في سترها قال فتشهد ثم قال أما بعد فإن الله بعث محمدا بالحق فكنت ممن استجاب لله ولرسوله وآمن بما بعث به محمد صلى الله عليه وسلم ثم هاجرت الهجرتين كما قلت ونلت صهر رسول الله صلى الله عليه وسلم وبايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم فوالله ما عصيته ولا غششته حتى توفاه الله ثم استخلف بعده أبو بكر فبايعناه فوالله ما عصيته ولا غششته حتى توفاه الله ثم استخلف عمر فوالله ما عصيته ولا غششته حتى توفاه الله ثم استخلفني الله أفليس لي عليكم مثل الذي كان لهم علي قال فقلت بلى قال فما هذه الأحاديث التي تبلغني عنكم فأما ما ذكرت من شأن الوليد فسنأخذ فيه إن شاء الله بالحق قال فجلد الوليد أربعين سوطا وأمر عليا بجلده فكان هو يجلده.

۷۹۱۔ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث نے سیّدنا عبیداللہ بن عدی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ اپنے ماموں سے کیوں نہیں کہتے کہ وہ ولید بن عقبہ کے بارے میں امیر المومنین سے بات کرے کیونکہ لوگوں نے ان کے بارے میں بڑی بڑی باتیں کی ہیں، عبیداللہ نے کہا: میں امیر المومنین سے ملا، جب وہ نماز کے لیے باہر آ رہے تھے، میں نے کہا: مجھے آپ سے کچھ کام ہے جو کہ ایک خیر خواہی ہے، انہوں نے کہا: اے شخص! میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں، پس میں وہاں سے چلا گیا، جب نماز ہوگئی، میں مسور بن مخرمہ اور ابن عبدیغوث کے پاس بیٹھا، وہ کارگزاری سنائی تو ان دونوں نے کہا: آپ نے اپنی ذمہ داری پوری کردی ہے، اسی حالت میں ان دونوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ امیر المومنین سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا قاصد آ گیا تو ان دونوں نے کہا: لگتا ہے اللہ تعالیٰ نے تجھے آزمائش میں ڈال دیا ہے، میں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، انہوں نے کہا: وہ کونسی خیر خواہی کی بات تھی جو تم مجھ سے کرنا چاہتے تھے، میں نے خطبہ پڑھا اور کہا: یقیناً سیّدنا محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا تھا اور کتاب بھی نازل کی اور آپ ان لوگوں میں سے تھے جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اطاعت گزار ہیں پس آپ ایمان لائے، دو ہجرتیں کیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سسرالی رشتہ بھی قائم ہوا، میں نے آپ کا طریقہ بھی دیکھا ہے، یقیناً ولید کے بارے میں لوگ طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں اور اب آپ پر لازم ہے کہ ولید پر حد قائم کریں انہوں نے مجھ سے کہا: میرے بھانجے! کیا تمہیں زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف حاصل ہے؟ میں نے کہا: نہیں! لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ

کا علم اور حق پوری طرح ہم تک پہنچ چکا ہے، جس طرح کسی کنواری تک پردہ کے پیچھے پہنچتا ہے۔ یہ سن کر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا اور کہا: اللہ تعالیٰ نے سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر قرآن نازل کیا تو میں ان پر ایمان لایا، دو ہجرتیں بھی کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سسرالی رشتہ بھی قائم کیا اور ان سے بیعت بھی کی۔ اللہ کی قسم! میں نے کسی قسم کی نافرمانی نہیں کی اور نہ ہی دھوکہ دیا، یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے، آپ کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے، ان سے بیعت کی، اللہ کی قسم! نافرمانی کی اور نہ دھوکہ دیا، یہاں تک کہ وہ بھی وفات پا گئے اور ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے، اللہ کی قسم! نافرمانی کی اور نہ دھوکہ دیا، یہاں تک کہ وہ بھی وفات پا گئے اور ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے خلافت سونپ دی، کیا مجھے تم لوگوں پر اس قدر بھی حق نہیں ہے جو حق ان کا مجھ پر تھا، میں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے کہا: پھر میں تم لوگوں سے کیوں طرح طرح کی باتیں سنوں۔ رہا ولید کا معاملہ اس کا بھی میں حق فیصلہ کروں گا۔ پس ان کو 40 کوڑے لگا دیئے، ان پر حد لگانے پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مامور کیا، انہوں نے ان کو 40 کوڑے بطور حد لگائے۔ (1)

[792] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد بن هارون قال أنا فرج بن فضالة عن مروان بن أبي أمية عن عبد الله بن سلام قال أتيت عثمان وهو محصور أسلم عليه فقال مرحبا بأخي مرحبا بأخي ما يسرني أنك وراءك ألا أحدثك ما رأيت الليلة في المنام قلت بلى قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذه الخوخة وإذا خوخة في البيت فقال حصروك قلت نعم قال أعطشوك قلت نعم قال فأدلى لي دلوا من ماء فشربت منه حتى رويت فإني لأجد برده بين كتفي وبين يدي قال إن شئت نصرت عليهم وإن شئت افطرت عندنا فاخترت أن أفطر عنده قال فقتل في ذلك اليوم رضى الله تعالى عنه .

۷۹۲۔ سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے ملنے آیا جب آپ اپنے دولت خانہ میں محصور تھے، میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے دو مرتبہ کہا: میرے بھائی خوش آمدید! مجھے آپ کا میرے پیچھے رہ جانا پسند نہیں ہے مگر میں ایک خواب سنانا چاہتا ہوں جو آج رات میں نے دیکھا ہے، میں نے کہا: جی ہاں سناؤ، کہنے لگے: میں نے اس کھڑکی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، دیکھا وہ گھر ہی کی ایک کھڑکی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے محصور کیا گیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! پھر فرمایا: انہوں نے تمھیں پیاسا کر دیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پانی کا ایک ڈول دیا، میں نے خوب سیر ہو کر پانی پیا۔ جس کی ٹھنڈک میں اب بھی اپنے دو کندھوں کے درمیان اور ہاتھوں میں محسوس کر رہا ہوں۔ پھر مجھے فرمایا: عثمان! اگر تم چاہو تو ان کے مقابلے میں محصور کر دیئے جاؤ گے، اگر چاہو تو ہمارے پاس افطار کرو؟ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ افطار کرنا پسند کیا۔ راوی کہتے ہیں: اسی دن آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔ (2)

[793] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حجاج قثنا ليث قثنا عقيل عن بن شهاب عن يحيى بن سعيد بن العاص أن سعيد بن العاص أخبره ان عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم وعثمان حدثاه ان أبا بكر استأذن على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو مضطجع على فراشه لابس مرط عائشة فأذن لأبي بكر وهو كذلك فقضى إليه حاجته ثم انصرف ثم استأذن عمر فأذن له وهو على ذلك الحال فقضى إليه حاجته ثم انصرف قال عثمان ثم استأذنت عليه فجلس وقال لعائشة اجمعي عليك

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 7/53,187,263؛ مسند الامام احمد: 1/67,175

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف فرج بن فضالۃ بن النعمان بن نعیم التنوخی القضاعی ابی فضالۃ الحمصی الدمشقی ضعفہ اکثر الائمۃ؛
تخریج: تاریخ الامم والملوک للطبری: 5/125؛ سنن سعید بن منصور: 2/389

ثيابك فقضيت إليه حاجتي ثم انصرفت فقالت عائشة يا رسول الله ما لي لم أر فزعت لأبي بكر وعمر كما فزعت لعثمان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عثمان رجل حيي وإني خشيت ان أذنت له على تلك الحال أن لا يبلغ إلي في حاجته وقال ليث وقال جماعة الناس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعائشة ألا استحيي ممن تستحيي منه الملائكة.

۷۹۳۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حاضری کی اجازت طلب کی اس وقت آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھے ہوئے اپنے بستر میں لیٹے ہوئے تھے تو سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اجازت دی گئی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اسی حالت میں رہے وہ اپنا مقصد پورا کر کے چلے گئے پھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دی مگر تب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اسی حالت میں رہے وہ بھی اپنا مقصد پورا کر کے چلے گئے لیکن جب میں نے اجازت طلب کی تو آپ بیٹھ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میرے کپڑے کو مجھ پر درست کر دو، پس میں بھی اپنا مقصد پورا کر کے چلا گیا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہوا مجھے کہ میں نے آپ کو سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے گھبراتے ہوئے نہیں دیکھا، جس طرح آپ عثمان رضی اللہ عنہ سے گھبرائے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ عثمان بہت باحیا آدمی ہے، مجھے خدشہ تھا کہ اگر میں اپنی اسی حالت میں رہتا تو عثمان اپنے مقصد کو پورا نہ کر پاتا (یعنی شرم کی وجہ سے وہ اپنی بات کی صحیح طرح وضاحت نہ کر پاتے۔)

امام لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لوگوں کی ایک جماعت نے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا: کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں؟ جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ [1]

[794] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يعقوب قثنا أبي عن صالح قال بن شهاب أخبرني يحيى بن سعيد بن العاص ان سعيد بن العاص أخبره ان عثمان وعائشة حدثاه ان أبا بكر استأذن على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو مضطجع على فراشه لابس مرط عائشة فذكر مثل حديث عقيل.

۷۹۴۔ ام المومنین سیدہ عائشہ اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حاضر خدمت ہونے کی اجازت طلب کی، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھے ہوئے اپنے بستر میں لیٹے ہوئے تھے پھر آگے اسی کی مثل روایت بیان کی۔ [2]

[795] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا أبو المغيرة قثنا صفوان قال حدثني شريح ابن عبيد وغيره ان عبد الله بن سلام كان يقول يا أهل المدينة لا تقتلوا عثمان فوالله إن سيف الله مغمود عنكم وإن ملائكة الله ليحرسون المدينة من كل ناحية ما من نقاب المدينة من نقب إلا وعليه ملك سال سيفه فلا تسلوا سيف الله المغمود عنكم ولا تنفروا ملائكة الله الذين يحرسونكم.

۷۹۵۔ شریح بن عبید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: اہلِ مدینہ! تم سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید مت کرو، اللہ کی قسم! اللہ کی تلوار ابھی تمہارے لیے بے نیام نہیں ہوئی، یقیناً اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہر طرف سے مدینہ منورہ کی حفاظت فرما رہے ہیں، مدینہ منورہ کا کوئی بھی راستہ ایسا نہیں ہے کہ جس میں ایک فرشتہ اپنی تلوار کو بے نیام کیے

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم: 1866/4

[2] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم: 1867/4؛ مسند الامام احمد: 71/1

ہوئے کھڑا نہ ہو، پس تم اللہ کی تلوار کو بے نیام مت کرو اور نہ ہی اس شہر سے فرشتوں کو بھگاؤ جو کہ تمہاری حفاظت کے لیے مامور ہیں۔ ❶

[796] حدثنا عبد الله نا علي بن سهل بن أخي علي الراقم قثنا اسود بن عامر قثنا سنان بن هارون البرجمي عن كليب بن وائل عن بن عمر قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة ومر رجل متقنع فقال هذا يقتل يومئذ مظلوما فقمت إليه فإذا هو عثمان.

۷۹۶۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے کا تذکرہ فرمایا تو وہاں سے ایک آدمی گزر رہا تھا ان کو دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص اس دن مظلوم قتل کیا جائے گا جب میں اس کی طرف کھڑا ہوا تو وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ ❷

[797] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة عن سعد بن إبراهيم انه سمع أباه يحدثه انه سمع عثمان يقول هاتان رجلاي فإن وجدتم في كتاب الله أن تضعوهما في القيود فضعوهما.

۷۹۷۔ سیدنا سعد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ لوگوں سے فرمارہے تھے: یہ دونوں میرے پاؤں ہیں اگر قرآن کے مطابق تم ان کو جکڑنا چاہتے ہو تو جکڑ لو۔ ❸

[798] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يعقوب قثنا أبي عن أبيه عن جده قال سمعت عثمان لما حصر يقول إن وجدتم في كتاب الله أن تضعوا رجلي في قيود فضعوهما.

۸۹۸۔ سیدنا یعقوب رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو قید کے دنوں میں یہ کہتے ہوئے سنا: یہ میرے دو پاؤں ہیں اگر بحکم قرآن ان کو جکڑنا چاہتے ہو تو دونوں کو جکڑ لو۔ ❹

[799] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أزهر بن سعد السمان قال أنا بن عون قال أنا الحسن قال لما اشتد أمرهم يوم الدار قال قالوا فمن فمن قال فبعثوا إلى أم حبيبة فجاءوا بها على بغلة بيضاء وملحفه قد سترت فلما دنت من الباب قالوا ما هذا قالوا أم حبيبة قالوا والله لا تدخل فردوها.

۸۹۹۔ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر قید کی بندش سخت کی گئی تو پوچھا گیا: یہ کون لوگ ہیں؟ چناں چہ اُمّ المومنین سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی طرف لوگ بھیجے گئے تو وہ چادر زیب تن کیے سفید خچر پر سوار ہو کر تشریف لائیں، جب دروازے کے قریب پہنچیں تو محاصرین نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو بتایا گیا: یہ سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ باغی کہنے لگے: ان کو بھی اندر جانے کی اجازت نہیں ہے چناں چہ انہیں بھی وہاں سے واپس کر دیا گیا۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 774

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 724

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/72؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/69,70

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/70

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: لم اقف علیہ

[800] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا إسحاق بن سليمان قثنا أبو جعفر يعني الرازي عن يونس بن عبيد عن الحسن قال رأيت عثمان قائلا في المسجد في ملحفة ليس حوله أحد وهو أمير المؤمنين .

۸۰۰۔ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین ہونے کے باوجود مسجد میں چادر لپیٹے قیلولہ کرتے ہوئے دیکھا، ان کے آس پاس کوئی بھی نہیں تھا۔ ❶

[801] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا إسحاق بن سليمان قال نا مغيرة بن مسلم عن مطر الوراق عن بن سيرين عن حذيفة قال لما بلغه قتل عثمان قال اللهم انك تعلم براءتي من دم عثمان فان كان الذين قتلوه أصابوا بقتله فإني بريء منه وان كانوا اخطأوا بقتله فقد تعلم براءتي من دمه وستعلم العرب لئن كانت أصابت بقتله لتحتلبن بذلك لبنا وان كانت أخطأت بقتله لتحتلبن بذلك دما فاحتلبوا بذلك دما ما رفعت عنهم السيوف ولا القتل .

۸۰۱۔ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کو شہادتِ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خبر پہنچی تو فرمانے لگے: اے اللہ! تو جانتا ہے میں عثمان کے خون میں شریک نہیں ہوں۔ اگر قاتلین نے ان کو حق بہ جانب قتل کیا ہے تب بھی میں اس سے بیزار ہوں اگر ناحق قتل کیا ہے تب بھی تو جانتا ہے میں عثمان کے خون سے بری ہوں۔ آئندہ عرب لوگ جان لیں گے اگر ان کا قتل حق بجانب ہے تو یہ دودھ دھوئیں گے۔ (یعنی ان کے قتل سے ان کو فائدہ ہوگا) اگر ناحق قتل کیا ہے تو یہ خون نکالیں گے لیکن ان کو خون ہی نکالنا پڑا ان کے قتل کے بعد ان سے تلواریں نہیں ہٹائی گئیں نہ ہی قتل وغارت کا سلسلہ رکا۔ ❷

[802] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن عبد الله بن الزبير قثنا إسرائيل عن أبي إسحاق عن حارثة بن مضرب قال سمعت حاديا يحدو في امارة عمر الا ان الأمير بعده عثمان وسمعته يحدو في إمرة عثمان ان الأمير بعده علي .

۸۰۲۔ حارثہ بن مغرب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک اونٹوں کے چرواہے کو سریلی آواز سے ہانکتے ہوئے سنا: سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہوں گے، بعد میں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ ❸

[803] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن سفيان عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث وقال في آخره واصدقها حياء عثمان .

۸۰۳۔ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے آخر میں ان الفاظ کو ذکر کیا: سب سے سچا حیا کرنے والا عثمان ہے۔ ❹

[804] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى هو ابن سعيد عن إسماعيل بن أبي خالد قال نا قيس هو بن أبي حازم عن أبي سهلة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادعوا لي بعض أصحابي قلت أبو بكر قال لا قلت عمر قال لا قلت

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ ذکرہ الحافظ ابن الجوزی فی صفۃ الصفوۃ: 1/303

❷ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/83

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ ذکرہ الحافظ فی فتح الباری شرح صحیح البخاری: 13/198

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 3/184؛ سنن ابن ماجۃ: 1/55

بن عمك علي قال لا قالت قلت عثمان قال نعم فلما جاء قال تنحي فجعل يساره ولون عثمان يتغير فلما كان يوم الدار وحصر قلنا يا أمير المؤمنين الا تقاتل قال لا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد إلي عهدا واني صابر نفسي عليه .

۸۰۴۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے فلاں صحابی کو بلاؤ میں نے عرض کیا: سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو؟ فرمایا: نہیں! میں نے کہا: سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو؟ فرمایا: نہیں! میں نے کہا: آپ کے چچازاد سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو؟ فرمایا: نہیں! میں نے کہا: سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو؟ تو فرمایا: ہاں! پس جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو ان سے تنہائی میں بات کی تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا رنگ بدل گیا، جب ان کی محصوریت کا دن آیا تو ہم نے کہا: امیر المومنین! ان سے جنگ کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں! مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ لیا تھا کہ میں اس میں صبر کا مظاہرہ کروں گا۔ [1]

[805] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو قطن قثنا يونس يعني بن أبي إسحاق عن أبيه عن أبي سلمة بن عبد الرحمن قال اشرف عثمان وهو محصور فقال انشد بالله من شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حراء إذ اهتز الجبل فركله بقدمه ثم قال اسكن حراء ليس عليك الا نبي أو صديق أو شهيد وانا معه فانتشد له رجال وقال انشد بالله من شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم بيعة الرضوان إذ بعثني الى المشركين الى أهل مكة قال هذه يدي وهذه يد عثمان فبايع لي فانتشد له رجال انشد بالله من شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يوسع لنا بهذا البيت في المسجد ببيت له في الجنة فابتعته من مالي فوسعت به المسجد فانتشد له رجال قال وأنشد بالله من شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم جيش العسرة قال من ينفق اليوم نفقة متقبلة فجهزت نصف الجيش من مالي قال فانتشد له رجال وأنشد بالله من شهد رومة يباع ماءها بن السبيل فابتعتها من مالي فأبحتها بن السبيل قال فانتشد له رجال .

۸۰۵۔ سیّدنا ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو کاشانہ اقدس میں محصور کیا گیا تو وہ ایک دن گھر کی چھت پر چڑھے اور لوگوں سے خطاب فرمایا:

میں ان لوگوں سے اللہ کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں جو حرا والے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے (جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر تھے) تو پہاڑ نے ہلنا شروع کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قدم مبارک اس پر مار کر فرمایا تھا: اے حرا! ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے علاوہ اور کوئی نہیں اور میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ تو اس پر ان آدمیوں نے قسم اٹھائی (کہ ہاں واقعی ایسا ہوا)

پھر فرمایا: میں ان لوگوں سے اللہ کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں جو بیعت رضوان کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشرکین مکہ کی طرف روانہ کیا تو فرمایا تھا یہ میرا ہاتھ ہے (اور اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر رکھ کر فرمایا تھا) یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور میرے حصے کی بیعت کی تھی۔ تو اس پر ان آدمیوں نے قسم اٹھائی (کہ ہاں واقعی ایسا ہوا)

پھر فرمایا: میں ان لوگوں سے اللہ کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ہمارے لیے اس گھر کو خرید کر جنت میں گھر کے بدلے مسجد کو کون وسیع کرے گا؟ پس میں نے اسے اپنے مال سے خرید کر مسجد کی توسیع کی، اس پر ان آدمیوں نے قسم اٹھائی (کہ ہاں واقعی ایسا ہوا)

پھر فرمایا: میں ان لوگوں سے اللہ کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں کہ (جب غزوۂ تبوک کی تیاری کا موقع تھا)

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/ 58,69؛ سنن ابن ماجۃ: 1/ 42

آپ ﷺ نے فرمایا تھا: کون آج مقبول مال خرچ کرے گا تو میں نے آدھے لشکر کی تیاری اپنے مال سے کی تھی۔ تو اس پر ان آدمیوں نے قسم اٹھائی (کہ ہاں واقعی ایسا ہوا)

پھر فرمایا: میں ان لوگوں سے اللہ کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: (مسلمانوں کے لیے) بئر رومہ کو کون خرید کر فی سبیل اللہ وقف کرے گا تو میں نے اپنے مال سے خرید کر اسے فی سبیل اللہ وقف کیا تھا۔ تو اس پر ان آدمیوں نے قسم اٹھائی (کہ ہاں واقعی ایسا ہوا) ❶

[806] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سليمان بن حرب وعفان قالا نا حماد بن زيد قثنا يحيى بن سعيد عن أبي امامة بن سهل قال كنا مع عثمان وهو محصور في الدار فدخل مدخلا إذا دخله سمع كلامه من على البلاط قال فدخل ذلك المدخل وخرج إلينا فقال انهم يتوعدوني بالقتل آنفا قال قلنا يكفيكهم الله يا أمير المؤمنين قال وبم يقتلوني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل دم امرئ مسلم الا بإحدى ثلاث رجل كفر بعد إسلامه أو زنى بعد احصانه أو قتل نفسا فيقتل بها فوالله ما أحببت ان لي بديني بدلا منذ هداني الله ولا زنيت في جاهلية ولا في إسلام قط ولا قتلت نفسا فبم يقتلوني .

۸۰۶۔ سیّدنا ابو اُمامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب وہ محصور تھے ہم ایسی جگہ جاتے تھے وہاں سے ہم تک باہر کے لوگوں کی باتیں سنائی دیتی تھیں، ایک دن سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کسی کام سے وہاں آئے اور ہماری طرف نمودار ہوئے، فرمانے لگے: وہ لوگ اب مجھے قتل کرنے کی سازش کر رہے ہیں ہم نے کہا: امیر المومنین! اللہ تعالیٰ آپ کا محافظ ہے۔ انہوں نے فرمایا: یہ لوگ مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ کسی مسلمان کا خون بہانا درج ذیل تین آدمیوں کے علاوہ حرام ہے:

۱۔ جو ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرے۔
۲۔ اگر کوئی شادی شدہ ہونے کے باوجود بدکاری کرے۔
۳۔ اگر کوئی کسی کو ناحق قتل کرے۔

پس اللہ کی قسم! نہ میں نے زمانہ جاہلیت میں زنا کیا ہے اور نہ ہی کبھی اسلام میں، جب سے اللہ نے مجھے ہدایت دی ہے، اس دن سے کبھی میں نے اپنے دین کو تبدیل کرنے کی خواہش نہیں کی اور نہ میں نے کسی نفس کو (ناحق) قتل کیا ہے تو پھر یہ لوگ مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں۔ ❷

[807] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا إسحاق بن سليمان قال سمعت مغيرة بن مسلم أبا سلمة يذكر عن مطر عن نافع عن بن عمر ان عثمان اشرف على اصحابه وهو محصور فقال علام تقتلوني فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل دم امرئ مسلم الا بإحدى ثلاث رجل زنى بعد احصانه فعليه الرجم أو قتل عمدا فعليه القود أو ارتد بعد إسلامه فعليه القتل فوالله ما زنيت في جاهلية ولا إسلام ولا قتلت أحدا فأقيد نفسي منه ولا ارتددت منذ أسلمت اني اشهد ان لا إله إلا الله وان محمدا عبده ورسوله .

۸۰۷۔ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب لوگوں نے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو دولت کدہ میں محصور کر دیا تو

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح لغیرہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 751

❷ تحقیق: صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 754

مکان (کی چھت) پر چڑھے اور لوگوں سے خطاب فرمایا: آپ لوگ کیوں میرے قتل کے درپے ہو؟ حالانکہ میں نے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: تین وجوہ کے علاوہ مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں ہے:

۱۔ جب شادی شدہ زنا کرے تو اسے رجم کیا جائے گا۔
۲۔ جب قتل کرے تو اس پر قصاص ہے۔
۳۔ جب اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جائے تو اسے قتل کیا جائے گا۔

اللہ کی قسم! نہ میں نے زمانہ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی حالتِ اسلام میں، نہ آج تک میں نے کسی کو قتل کیا تاکہ میں اپنے نفس کو قصاص کے لیے پیش کروں اور نہ ہی میں اسلام لانے کے بعد آج تک مرتد ہوا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور بے شک سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ ❶

[808] حدثنا عبد الله قثنا سويد بن سعيد نا إبراهيم بن سعد قثنا أبي عن أبيه قال قال عثمان ان وجدتم في كتاب الله ان تضعوا رجلي في القيد فضعوهما.

۸۰۸۔ یعقوب رحمہ اللہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ میرے دو پاؤں حاضر ہیں، اگر قرآن بیڑیاں ڈالنے کی اجازت دیتا ہے تو انھیں بیڑیاں ڈال دو۔ ❷

[809] حدثنا عبد الله قال حدثني عثمان بن أبي شيبة قثنا يونس بن أبي اليعفور العبدي عن أبيه عن مسلم أبي سعيد مولى عثمان بن عفان ان عثمان بن عفان اعتق عشرين مملوكا ودعا سراويل فشدها عليه ولم يلبسها في جاهلية ولا في إسلام قال اني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم البارحة في النوم ورأيت أبا بكر وعمر وانهم قالوا لي اصبر فإنك تفطر عندنا القابلة ثم دعا بمصحف فنشره بين يديه فقتل وهو بين يديه.

۸۰۹۔ ابوسعید مولیٰ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے 20 غلاموں کو آزاد کیا اور ایک شلوار زیب تن کی جو نہ کبھی جاہلیت میں پہنی تھی اور نہ ہی اسلام میں پہنی اور فرمایا: رات کو مجھے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے اور مجھ سے فرمایا: صبر کرو افطار ہمارے ساتھ کرنا، پھر قرآن منگوا کر کھولا اور اسی حالت میں شہید کیے گئے۔ ❸

[810] حدثنا عبد الله قال حدثني سريج بن يونس قثنا محبوب بن محرز عن إبراهيم بن عبد الله بن فروخ عن أبيه قال شهدت عثمان بن عفان دفن في ثيابه بدمائه ولم يغسل رضى الله تعالى عنه.

۸۱۰۔ عبداللہ بن فروخ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو ان کو غسل کے بغیر انہی خون آلود کپڑوں میں دفنایا گیا۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 752

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف سوید بن سعید الہروی والحدیث صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 797,798

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/72

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف محبوب بن محرز التمیمی القواریری العطار ابو محرز الکوفی ضعیف

[811] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن أبي بكر المقدمي قثنا زهير بن إسحاق قثنا داود بن أبي هند عن زياد بن عبد الله عن أم هلال بنت وكيع عن نائلة بنت القرافصة امرأة عثمان بن عفان قالت نعس أمير المؤمنين عثمان فاغفى فاستيقظ فقال ليقتلنني القوم قلت كلا لم تبلغ ذلك ان رعيتك استعتبوك قال اني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في منامي وأبا بكر وعمر فقالوا تفطر عندنا الليلة .

۸۱۱۔ سیّدہ نائلہ بنت قرافصہ رضی اللہ عنہا (زوجہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھوڑا سا ستا لینے کے بعد بیدار ہوئے، پھر فرمایا: یہ لوگ مجھے قتل کریں گے، میں نے کہا: ہرگز نہیں! کیا ان کو یہ نہیں پتہ کہ آپ کے ساتھ لشکر ہے جو آپ کی مدد کرے گا تو فرمایا: میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، سیّدنا ابوبکر اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے، وہ سب فرما رہے تھے: آج شام ہمارے ساتھ (روزہ) افطار کرنا۔ ❶

[812] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا هشيم بن بشير قال انا محمد بن قيس الأسدي عن موسى بن طلحة قال سمعت عثمان بن عفان وهو على المنبر والمؤذن يقيم وهو يستخبر الناس يسألهم عن اخبارهم وأسعارهم .

۸۱۲۔ موسیٰ بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ منبر پر بیٹھتے اور مؤذن اذان کہتا اور وہ لوگوں کے حال احوال پوچھتے نیز نرخ کے بارے میں بھی دریافت کرتے۔ ❷

[813] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عبد الصمد هو بن عبد الوارث قال حدثتني فاطمة بنت عبد الرحمن قالت حدثتني أمي انها سألت عائشة وارسلها عمها فقال إن أحد بنيك يقرئك السلام ويسألك عن عثمان بن عفان فان الناس قد شتموه فقالت لعن الله من لعنه فوالله لقد كان قاعدا عند نبي الله صلى الله عليه وسلم وان رسول الله صلى الله عليه وسلم لمسند ظهره إلي وان جبريل عليه السلام ليوحي اليه القرآن انه ليقول له اكتب يا عثيم فما كان الله عز وجل لينزله تلك المنزلة الا وهو كريم على الله ورسوله .

۸۱۳۔ سیّدہ فاطمہ بنت عبدالرحمٰن کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: انہیں ان کے چچا نے بھیجا تھا، میں نے کہا: آپ کا ایک بیٹا (ام المومنین ہونے کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا امت محمدیہ کے ہر فرد کی ماں ہیں) آپ کو سلام عرض کرتا ہے اور آپ سے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کرتا ہے کہ لوگ ان پر لعن طعن کرتے ہیں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی لعنت ہو ہر اس شخص پر جو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو برا کہتا ہے۔ اللہ کی قسم! وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے، سیّدنا جبریل علیہ السلام قرآن کی وحی لے کر نازل ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے (بہ طور محبت وشفقت) فرماتے: اے عثیم! لکھو، اللہ نے یہ مقام سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو صرف اس لیے دیا تھا کہ وہ اللہ اور رسول کو پیارے تھے۔ ❸

[814] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا يونس هو بن محمد قثنا عمر بن إبراهيم اليشكري قال سمعت أمي تحدث ان أمها انطلقت الى البيت حاجة والبيت يومئذ له بابان قالت فلما قضيت طوافي دخلت على عائشة قالت يا أم المؤمنين ان بعض بنيك بعث يقرئك السلام وان الناس قد أكثروا في عثمان فما تقولين فيه قالت لعن الله من لعنه لا احسبها الا قالت ثلاث مرار لقد

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف فیہ ضعفاء؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 75/3؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 103/3

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 73/1؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 59/3

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف؛ تخریج: مسند الامام احمد: 250/6

رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو مسند فخذه الى عثمان فإني لأمسح العرق عن جبين رسول الله صلى الله عليه وسلم وان الوحي ينزل عليه ولقد زوجه ابنتيه إحداهما بعد الأخرى وانه ليقول اكتب عثيم قالت ما كان الله لينزل عبدا من نبيه بتلك المنزلة الا عبدا عليه كريما .

۸۱۴۔ عمر بن ابراہیم یشکری کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے مقصد کے لیے بیت اللہ کا رُخ کیا، ان دنوں اس کے دو دروازے تھے، جب میں نے طواف پورا کیا تو میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور ان سے دریافت کیا کہ آپ کا ایک بیٹا (امہات المومنین ہونے کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا امت محمدیہ کے ہر فرد کی ماں ہیں) آپ کو سلام عرض کرتا ہے اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو لوگ اکثر باتیں کرتے ہیں، اس کے بارے میں سوال کرتا ہے۔ آپ ان کے بارے میں کیا رائے رکھتی ہیں؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لعنت ہو ہر اس شخص پر جو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو برا کہتا ہے۔ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ٹیک لگائے تشریف فرما تھے، قرآن نازل ہو رہا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے فرماتے: اے عثیم! لکھو (محبت و شفقت کرتے ہوئے اہل عرب بطور ترخیم کبھی نام کا کچھ حصہ حذف کر دیتے ہیں) اللہ نے یہ مقام سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اس لیے دیا تھا کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑے پیارے تھے۔ [1]

[815] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا موسى بن داود نا فرج بن فضالة عن محمد بن الوليد الزبيدي عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا عائشة لو كان عندنا من يحدثنا قالت قلت يا رسول الله الا ابعث الى أبي بكر فسكت ثم قال لو كان عندنا من يحدثنا فقلت الا ابعث الى عمر فسكت قالت ثم دعا وصيفا بين يديه فساره فذهب قالت فإذا عثمان يستأذن فأذن له فدخل فناجاه النبي صلى الله عليه وسلم طويلا ثم قال يا عثمان ان الله مقمصك قميصا فان أرادك المنافقون على ان تخلعه فلا تخلعه لهم ولا كرامة يقولها له مرتين أو ثلاثا

۸۱۵۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! کاش کوئی ہوتا جو ہم سے باتیں کرتا، میں نے عرض کیا: سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف کسی کو بھیجوں؟ کچھ دیر خاموشی کے بعد فرمایا: کاش! کوئی ہوتا جس سے میں باتیں کرتا، میں نے عرض کیا: سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف کسی کو بھیجوں؟ آپ خاموش ہو گئے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پھر میری موجودگی میں ایک غلام کو بلایا، اس سے کچھ سرگوشی کی، چنانچہ وہ چلا گیا تو اچانک سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ آ گئے، انہوں نے اجازت طلب کی، اجازت ملنے کے بعد اندر آئے، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لمبی گفتگو فرماتے رہے، پھر فرمایا: عثمان! بے شک اللہ تجھے ایک قمیص پہنائے گا، مگر منافق تجھ سے اُتروانے کی کوشش کریں گے مگر تم مت اُتارنا۔ یہ (قمیص اتارنا) کوئی باعث عزت بات نہ ہوگی، اس جملہ کو دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ [2]

[816] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو المغيرة قثنا الوليد بن سليمان قال حدثني ربيعة بن يزيد عن عبد الله بن عامر عن النعمان بن بشير عن عائشة قالت أرسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى عثمان بن عفان فاقبل عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم أقبلت احدانا على الأخرى فكان من آخر كلام كلمه أن ضرب بين منكبيه وقال يا عثمان إن الله عز وجل عسى أن يلبسك قميصا فإن أرادك المنافقون على خلعه فلا تخلعه حتى تلقاني يا عثمان إن الله عسى أن يلبسك قميصا فإن أرادك المنافقون على خلعه فلا تخلعه حتى تلقاني ثلاثا فقلت لها يا أم المؤمنين فأين كان هذا عنك قالت نسيته والله فما ذكرته قال فأخبرته معاوية بن أبي سفيان .

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لم اعرف ام عمر بن ابراہیم ولا جدتہ والبقیۃ ثقات؛ تخریج: مسند الامام احمد: 261/6

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف فرج بن فضالۃ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 75/6؛ سنن ابن ماجۃ: 41/1

۸۱۶۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو بلانے کے لیے کسی آدمی کو بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سامنے آئے جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو ہم بھی آمنے سامنے ہوئے، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر آخری بات یہ ارشاد فرمائی: عثمان! بے شک اللہ تجھے ایک قمیص پہنائے گا مگر منافق تجھ سے اُتروانے کی کوشش کریں گے مگر تم مت اتارنا، یہاں تک کہ تم مجھ سے ملاقات کرلو، اس بات کو تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ راوی سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: مومنوں کی ماں! یہ بات آپ کو کس نے بیان کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں بھول گئی مجھے یاد نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پس میں نے یہ بات سیّدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو بتائی۔ (1)

[817] حدثنا عبد الله قثنا أبو عامر العدوي حوثرة بن اشرس قال نا جعفر بن كيسان أبو معروف عن عمرة بنت أرطاة العدوية قالت خرجت مع عائشة سنة قتل عثمان الى مكة فمررنا بالمدينة ورأينا المصحف الذي قتل وهو في حجره فكانت أول قطرة قطرت من دمه على هذه الآية { فسيكفيكهم الله وهو السميع العليم } قالت عمرة فما مات رجل منهم سويا .

۸۱۷۔ عمرۃ بنت ارطاۃ رحمہا اللہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ گھر سے نکلی۔ مکہ جاتے ہوئے ہم نے اس قرآن کو دیکھا، جو بہ وقت شہادت سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا اور جس پر آپ کے خون کا قطرہ ٹپکا تھا، وہ قطرہ اس آیت پر (فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم) گرا تھا۔

عمرۃ بنت ارطاۃ رحمہا اللہ کہتی ہیں: قاتلین سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں سے کوئی بھی شخص اچھی موت نہیں مرا۔ (2)

[818] حدثنا عبد الله نا أبي نا يحيى بن سعيد نا سعيد نا قتادة ان أنس بن مالك حدثهم ان النبي صلى الله عليه وسلم صعد أحدا فتبعه أبو بكر وعمر وعثمان فرجف بهم فقال له اسكن نبي وصديق وشهيدان .

۸۱۸۔ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سیّدنا ابوبکر، سیّدنا عمر اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہم بھی چڑھے تو اُحد پہاڑ حرکت میں آ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے احد! رک جا، تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہید ہیں۔ (3)

[819] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عبد الرزاق قال انا معمر عن أبي حازم عن سهل بن سعد انه رجف أحد وعليه النبي صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمر وعثمان فقال النبي صلى الله عليه وسلم اسكن أحد ما عليك الا نبي وصديق وشهيدان .

۸۱۹۔ سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد لرزنے لگا جبکہ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، سیّدنا ابوبکر، سیّدنا عمر اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہم چڑھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے احد! رک جا، تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہید ہیں۔ (4)

[820] حدثنا عبد الله قثنا شجاع بن مخلد نا يحيى بن يمان عن شيخ من بني زهرة كان يجالس مسعر بن كدام عن الحارث بن عبد الرحمن عن طلحة بن عبيد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبي رفيق ورفيقي عثمان بن عفان .

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 86,149/6

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: کتاب الزہد لاحمد بن حنبل؛ ص: 127

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 22/7؛ مسند الامام احمد: 112/3

(4) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 241

۸۲۰۔ سیّدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا جنت میں ایک رفیق ہوگا اور جنت میں میرا رفیق عثمان ہے۔ ❶

[821] حدثنا عباس بن إبراهيم القراطيسي قثنا علي بن شعيب قثنا الوضاح بن حسان الأنباري عن طلحة بن زيد عن عبيدة بن حسان عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعثمان أنت ولبي في الدنيا وأنت ولبي في الآخرة وأظنه عن عطاء عن جابر.

۸۲۱۔ سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عثمان! تم میرے دنیا اور آخرت میں دوست ہو۔ ❷

[822] حدثنا أبو مسلم إبراهيم بن عبد الله البصري قثنا حجاج بن نصير قثنا سكن بن المغيرة القرشي عن الوليد بن زياد عن فرقد أبي طلحة عن عبد الرحمن بن خباب السلمي قال إني لتحت منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر فحضض على جيش العسرة فلم يجبه أحد فقام عثمان بن عفان فقال يا رسول الله علي مائة بعير بأحلاسها واقتابها عونا في هذا الجيش ثم حضض فلم يجبه أحد فقام عثمان فقال يا رسول الله على مائتا بعير بأحلاسها واقتابها عونا في هذا الجيش ثم حضض فلم يجبه أحد فقام عثمان بن عفان فقال يا رسول الله علي ثلاثمائة بعير بأحلاسها واقتابها عونا في هذا الجيش فقال عبد الرحمن بن خباب فكأني أنظر إلى يد رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول ما على عثمان ما عمل بعد هذا اليوم.

۸۲۲۔ سیّدنا عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جیش العسرۃ کی تیاری کے موقع پر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صدقے کا اعلان) فرمایا: پس کسی نے جواب نہ دیا تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس لشکر کی ایک سو اونٹ زین اور کجاوے کے ساتھ (یعنی سامان سے لدے ہوئے) مدد کروں گا۔ (پھر فرمایا) ان کے علاوہ کوئی دوسرا؟ پس پھر بھی کسی نے جواب نہ دیا تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس لشکر کی دو سو اونٹ زین اور کجاوے کے ساتھ (یعنی سامان سے لدے ہوئے) مدد کروں گا، (پھر فرمایا) ان کو چھوڑ کر اور کوئی؟ پس پھر بھی کسی نے جواب نہ دیا تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس لشکر کی تین سو اونٹ زین اور کجاوے کے ساتھ (یعنی سامان سے لدے ہوئے) مدد کروں گا۔

سیّدنا عبد الرحمٰن بن خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: آج کے بعد عثمان کا کوئی عمل بھی اُسے ضرر نہیں دے گا۔ ❸

[823] حدثنا إبراهيم قثنا عمر بن مرزوق قال أنا السكن بن المغيرة عن الوليد بن أبي هشام عن فرقد أبي طلحة عن عبد الرحمن بن خباب قال شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر نحوه.

۸۲۳۔ سیّدنا عبد الرحمٰن بن خباب رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت منقول ہے۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف یحیی بن الیمان وابہام شیخہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 616

❷ تحقیق: موضوع وفیہ متروکان متہمان بالوضع طلحۃ وعبیدۃ؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم 3/97؛ کتاب الموضوعات لابن الجوزی ج1/334

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف وشیخ القطیعی ابو مسلم ہو الکجی ضعفہ اکثر الائمۃ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 4/75

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف فرقد والباقون ثقات؛ تخریج: تقدم فی سابقہ

[824] حدثنا إبراهيم قثنا حجاج بن نصير قثنا سعيد بن أبي عروبة عن محمد بن سيرين عن كعب ابن عجرة قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة فقربها فمر رجل متقنع فقال هذا وأصحابه يومئذ على الحق فقام إليه رجل فأخذ بمنكبه واستقبل بوجهه النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله هذا قال نعم فإذا هو عثمان.

۸۲۴۔ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب آنے والے ایک فتنے کا تذکرہ کیا تو وہاں قریب سے ایک شخص چادر اوڑھے ہوئے گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ شخص اور اس کے ساتھی اس وقت ہدایت پر ہوں گے، ایک آدمی ان کی طرف کھڑا ہوا، اس نے کندھے سے پکڑ کر ان کا چہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کیا اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ شخص؟ فرمایا: ہاں! سو وہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ [1]

[825] حدثنا إبراهيم قثنا حجاج بن منهال قثنا حماد هو بن سلمة عن سعيد الجريري عن عبد الله بن شقيق عن عبد الله بن حوالة قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو تحت دومة وهو يكتب الناس فرفع رأسه فقال يا بن حوالة أكتبك قلت ما خار الله لي ورسوله ثم جعل يملي على الكاتب ثم رفع رأسه فقال يا بن حوالة أكتبك فقلت ما خار الله لي ورسوله ثم جعل يملي على الكاتب ثم رفع رأسه فقال يا بن حوالة أكتبك فقلت ما خار الله لي ورسوله ثم جعل يملي على الكاتب ثم رفع رأسه فقال أكتبك فقلت ما خار الله لي ورسوله فجعل يملي على الكاتب فنظرت في الكتاب فإذا فيه أبو بكر وعمر فعلمت أنهما لم يكتبا إلا في خير قال يا بن حوالة أكتبك فقلت نعم فكتبني ثم قال يا بن حوالة كيف أنت وفتنة تكون باقطار الأرض كأنها صياصي البقر والتي تلها كنفخة أرنب قلت الله ورسوله أعلم قال فإنه يومئذ ومن معه على الحق قال فذهبت فلفته فإذا هو عثمان بن عفان فقلت هذا يا رسول الله فقال نعم قال وقال ذات يوم يدخل علي رجل معتجر ببرد حبرة يبايع الناس من أهل الجنة قال فهجمنا على عثمان وهو معتجر ببرد حبرة يبايع الناس.

۸۲۵۔ ابن حوالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے سائے تلے تشریف فرما تھے اور کاتب سے کچھ لکھوا رہے تھے، مجھے فرمایا: ابن حوالہ! کیا تیرے لیے بھی کچھ لکھوا دوں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے کس چیز کا انتخاب کیا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ تن کاتب سے لکھوانے میں مشغول ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور فرمایا: ابن حوالہ! کیا تیرے لیے بھی کچھ لکھوا دوں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے کس چیز کا انتخاب کیا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور فرمایا: ابن حوالہ! کیا تیرے لیے بھی کچھ لکھوا دوں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ اور اس کے رسول نے میرے لیے کس چیز کا انتخاب کیا ہے؟ اسی دوران میری کاتبین کی طرف نظر پڑی تو وہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما تھے، میں جان گیا کہ یہ دونوں تو بھلائی کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں لکھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن حوالہ! کیا تیرے لیے بھی کچھ لکھوا دوں؟ میں نے عرض کیا: ہاں! لکھوا دیں تو فرمایا: ابن حوالہ! ان فتنوں کے مقابلے میں کیا کرو گے جو زمین کے اطراف سے گائے کے سینگ کی مانند رونما ہوں گے، جو اس کے بعد آئے گا، وہ تو خرگوش کی پھونک کی مانند (تیز) ہوگا، میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ پھر فرمایا: اس وقت وہ شخص اور اس کے پیروکار حق پر ہوں گے، میں گیا، دیکھا تو سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ شخص؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف حجاج بن نصیر ضعیف وسعید بن ابی عروبۃ مختلط لکن تابعہ مطر الوراق فی رقم: 721؛ فیکون حسنا لغیرہ؛
تخریج: مسند الامام احمد: 4/235؛ المصنف لابن ابی شیبۃ: 6/360

فرمایا: جی ہاں!، راوی کہتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابھی میرے پاس خوبصورت چادر اوڑھے ہوئے ایک شخص آئے گا، لوگوں سے بیعت لے گا، وہ جنتی ہے۔ ہم دوڑے، اچانک سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے جبکہ آپ رضی اللہ عنہ لوگوں سے بیعت لے رہے تھے۔ ❶

[826] حدثنا إبراهيم قثنا حجاج قثنا أبو عوانة عن عثمان بن عبد الله بن موهب قال جاء رجل من أهل مصر حج البيت فرأى قوما جلوسا فقال من هؤلاء القوم قالوا قريش قال من الشيخ فيهم قالوا عبد الله بن عمر قال فقال يا بن عمر إني سائلك عن شيء فحدثني أنشدك الله بحرمة هذا البيت أتعلم أن عثمان فر يوم أحد قال نعم قال أتعلم أن عثمان تغيب عن بدر فلم يشهدها قال نعم أتعلم أن عثمان تغيب عن بيعة الرضوان فلم يشهدها قال نعم فكبر قال الله أكبر فقال بن عمر تعال أبين لك كل ما سألتني عنه أما فراره يوم أحد فأشهد أن الله قد عفا عنه وغفر له وأما تغيبه عن بدر فإنه كانت تحته ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم فمرضت فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم لك أجر رجل شهد بدرا وسهمه وأما تغيبه عن بيعة الرضوان فإنه لو كان أحد أعز ببطن مكة من عثمان بعثه مكانه بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عثمان إلى مكة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده اليمنى هذه يد عثمان فضرب بها على يده صلى الله عليه وسلم وقال هذه لعثمان قال بن عمر للرجل اذهب بهذا الآن معك .

۸۲۶۔ سیّدنا عثمان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مصر سے ایک شخص حج کرنے کے لیے آیا تو اس نے کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر کہا یہ کون لوگ ہیں انہوں نے بتایا: یہ قریشی ہیں اس نے کہا: ان میں الشیخ (معتبر عالم دین) کون ہے، انہوں نے کہا: سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تو اس آدمی نے کہا: ابن عمر! میں تم سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرتا ہوں، آپ بیان کریں، میں آپ کو اس گھر کی حرمت کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں، کیا آپ جانتے ہیں کہ عثمان جنگ اُحد سے فرار ہو گئے تھے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں! اس نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ عثمان جنگ بدر میں بھی شریک نہیں ہوئے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی ہاں! اس نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ عثمان بیعت رضوان (مقامِ حدیبیہ پر بیعت کے موقع) سے بھی غائب تھے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی ہاں۔

اس کے بعد اس نے کہا: اللہ اکبر (یعنی میں سچا ہوں جو سیّدنا عثمان کے خلاف ہوں) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ادھر آؤ، میں تمہیں بتاتا ہوں اور تم پر واضح کرتا ہوں کہ جن چیزوں کے بارے میں تو نے مجھ سے سوال کیا ہے تو فرمایا: رہا ان کا اُحد کے میدان میں کچھ دیر کے لیے فرار ہونا تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف فرما دیا اور بخش دیا ہے۔ رہا ان کا بدر سے غائب ہونا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بیٹی ان کی اہلیہ تھیں اور وہ بیمار تھیں تو نبی کریم ﷺ نے ان سے از خود فرمایا تھا: تم کو غزوہ بدر میں شریک ہونے والے کے برابر اجر دیا جائے گا اور اس کے برابر تمہارے لیے مالِ غنیمت سے حصہ بھی ہے۔ رہا ان کا بیعت رضوان سے غائب رہنا تو وہ اس لیے ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو مکہ بھیجا تھا اگر اہل مکہ کے نزدیک ان کے علاوہ اور کوئی معزز ہوتا تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو کبھی بھی مکہ نہ بھیجتے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے خود اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر رکھ کر فرمایا تھا: یہ ہاتھ عثمان کے لیے ہے (جو زیر بیعت ہے)۔ پھر سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس آدمی کو فرمایا: اب یہ جوابات اپنے ساتھ لے جانا ❷

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 5/33

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 737

[827] حدثنا إبراهيم بن عبد الله قثنا حجاج بن نصير قثنا أبو عوانة عن حصين قال قلت لعمرو بن جاوان لم كان اعتزل الأحنف قال قال الأحنف انطلقنا حجاجا فمررنا بالمدينة فبينما نحن في منزلنا إذ آتانا آت فقال إن الناس قد فزعوا في المسجد قال فانطلقت أنا وصاحبي فإذا الناس مجتمعون على نفر في وسط المسجد قال فتخللتهم حتى قمت عليهم وإذا علي بن أبي طالب وطلحة والزبير وسعد بن أبي وقاص قعود فلم يكن ذلك بأسرع من أن جاء عثمان يمشي في المسجد عليه ملية صفراء قد رفعها فقلت لصاحبي كما أنت حتى أنظر ما جاء به فلما دنا قالوا هذا بن عفان قال أهينا علي قال نعم قال أهينا الزبير قالوا نعم قال أهينا طلحة قالوا نعم قال أهينا سعد قالوا نعم قال أنشدكم الله الذي لا إله إلا هو أتعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يبتاع مربد بني فلان فابتعته قال حصين أحسبه قال بعشرين ألفا أو بخمسة وعشرين ألفا فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله إني قد ابتعته قال فاجعله في مسجدنا وأجره لك قالوا اللهم نعم قال أنشدكم الله الذي لا إله إلا هو هل تعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يبتاع بئر رومة غفر الله له فابتعتها بكذا وكذا فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت إني قد ابتعت بئر رومة قال اجعلها سقاية للمسلمين وأجرها لك قالوا نعم أنشدكم الله الذي لا إله إلا هو أتعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نظر في وجوه القوم يوم جيش العسرة فقال من يجهز هؤلاء غفر الله له فجهزتهم حتى ما يفقدون خطاما ولا عقالا قالوا اللهم نعم قال اللهم اشهد اللهم اشهد اللهم اشهد ثم انصرف.

۸۲۷۔ احنف سے روایت ہے کہ ہم حج کے ارادے سے روانہ ہوئے، ہمارا گزر مدینہ منورہ سے ہوا، اسی دوران ہم کسی گھر میں تھے تو اچانک ایک شخص نے آ کر کہا: لوگ مسجد میں خوف زدگی کے عالم میں ہیں؟ میں بھی اپنے ساتھی کے ساتھ گیا، جب ہم مسجد پہنچے تو مسجد کے درمیان ایک شخص کے پاس سارے لوگ جمع تھے، میں ان میں گھس کر ان کے پاس جا کھڑا ہوا، وہاں سیّدنا علی بن ابی طالب، سیّدنا طلحہ، سیّدنا زبیر، سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم وغیرہم تشریف فرما تھے، کوئی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ زرد رنگ کی پگڑی زیب تن کیے مسجد میں آتے ہوئے دکھائی دیئے، میں نے ساتھی سے بولا: تم ادھر ہی رہو، میں دیکھتا ہوں کہ ان کو کون لے کر آیا ہے، جب وہ قریب آئے تو لوگوں نے کہا: یہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ آ گئے ہیں، انہوں نے کہا: یہاں پر علی رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے کہا: ہاں، پھر فرمایا: یہاں پر طلحہ رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے کہا: ہاں، پھر فرمایا: یہاں پر سعد رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے کہا: ہاں۔ پھر ان سے متوجہ ہو کر فرمانے لگے: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے علاوہ کوئی الہ نہیں ہے کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بنی فلاں کے میدان کو کون خریدے گا؟ تو میں نے خریدا۔

راویٔ حدیث حصین کہتے ہیں: میرے گمان کے مطابق انہوں نے کہا: میں نے بیس یا پچیس ہزار کے عوض وہ جگہ خریدی تھی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے وہ زمین خریدی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو ہماری مسجد میں شامل کر دیں، اور اس کا اجر آپ کو ملے گا، سب نے کہا: جی ہاں!

پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے علاوہ کوئی الہ نہیں ہے، کیا تم جانتے ہو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: جو بھی بئر رومہ خریدے گا، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے گا تو میں نے وہ کنواں اتنی اتنی قیمت کا خریدا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے وہ بئر رومہ مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے خرید لیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا اجر آپ کو ملے گا، سب نے کہا: جی ہاں!

پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے علاوہ کوئی الہ نہیں ہے کیا تم جانتے ہو جب

رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر لوگوں کے چہروں کو دیکھا تو فرمانے لگے: اِن کے لیے جو ضروری چیزیں تیار کرے گا تو اللہ اس کی مغفرت کرے گا تو میں نے وہ سامان نکیل اور رسیوں سمیت تیار کیا تھا، سب نے کہا: جی ہاں۔ پھر فرمایا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا، اے اللہ! تو گواہ ہو جا، اے اللہ! تو گواہ ہو جا، اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے۔ ❶

[828] حدثنا إبراهيم قثنا سليمان بن حرب قثنا حماد وهو بن زيد عن أيوب عن أبي قلابة عن أبي الأشعث قال سمعت خطباء بالشام في الفتنة فقام رجل يقال له مرة بن كعب أو بن كعيب قال لولا حديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لم أقم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر فتنة كائنة فمر رجل متقنع فقال هذا وأصحابه يومئذ على الهدى فإذا عثمان بن عفان.

۸۲۸۔ ابو الاشعث رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ فتنے کے دور میں میں نے شامی خطبا کو سنا تو ایک آدمی کھڑا ہوا جس کو مرہ بن کعب یا ابن کعیب کہا جاتا تھا اس نے کہا: اگر میں نے نبی کریم ﷺ سے حدیث نہ سنی ہوتی تو میں نہ کھڑا ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کا تذکرہ کیا تو وہاں سے ایک شخص خود کو ڈھانپے ہوئے گزر رہا تھا (ان کی طرف اشارہ کیا اور) فرمایا: یہ اور اس کے ساتھی اس دن حق پر ہوں گے۔ پس وہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ ❷

[829] حدثنا إبراهيم قال حدثنا سليمان بن حرب قثنا أبو هلال قثنا قتادة عن عبد الله بن شقيق عن مرة البهزي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تهيج على الأرض فتنة كصياصي البقر فمر رجل متقنع فقال هذا وأصحابه يومئذ على الحق فقمت إليه فأخذت بمجامع ثوبه فقلت هو ذا يا رسول الله قال هو ذا فإذا هو عثمان بن عفان

۸۲۹۔ مرہ بہزی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین پر فتنہ گائے کے سینگ کی طرح اُبھرے گا تو وہاں قریب سے ایک شخص چادر اوڑھے گزر رہا تھا، آپ ﷺ ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ شخص اور اس کے ساتھی اس وقت ہدایت پر ہوں گے، میں ان کی طرف کھڑا ہوا، میں نے اس شخص کے کپڑے پکڑ لیے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ شخص؟ فرمایا: ہاں۔ (جب میں نے اسے دیکھا تو) وہ سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ ❸

[830] حدثنا إبراهيم قثنا سليمان بن حرب قثنا حماد بن زيد قثنا يحيى بن سعيد عن أبي أمامة بن سهل قال كنا مع عثمان وهو محصور في الدار وكان في الدار مدخل كان من دخله سمع كلام من على البلاط فدخله فخرج إلينا وهو متغير لونه قال إنهم ليتوعدوني بالقتل آنفا فقلنا يكفيكهم الله يا أمير المؤمنين قال وبم يقتلوني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل دم امرئ مسلم إلا بإحدى ثلاث رجل كفر بعد إسلامه أو زنى بعد احصانه أو قتل نفسا بغير نفس فوالله ما زنيت في جاهلية ولا إسلام قط ولا أحببت أن لي بديني بدلا منذ هداني الله ولا قتلت نفسا فبم يقتلوني

۸۳۰۔ سیّدنا ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، جب وہ محصور تھے، ہم ایسی جگہ جاتے تھے جہاں سے ہمیں لوگوں کی باتیں سنائی دیتی تھیں، ایک دن سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ بھی کسی ضرورت کے لیے اس جگہ تشریف لائے، جبکہ غم و گھبراہٹ سے آپ کا چہرہ متغیر تھا، فرمانے لگے: یہ لوگ اب مجھے قتل کرنے کی سازش تیار کر رہے

❶ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛ تخریج: سنن النسائی: 6/233

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 4/235؛ سنن الترمذی: 5/628

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل أبی ہلال؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 720

ہیں، ہم نے کہا: امیر المومنین! اللہ تعالیٰ آپ کا محافظ ہے۔ انہوں نے فرمایا: یہ لوگ مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں؟ حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کسی مسلمان کا خون تین میں سے کسی ایک صورت میں ہی روا ہے:

۱۔ جو ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرے۔

۲۔ اگر کوئی شادی شدہ ہونے کے بعد بدکاری کرے۔

۳۔ کوئی ان کے علاوہ کسی کو ناحق قتل کرے۔

چنانچہ اللہ کی قسم! نہ میں نے زمانہ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی کبھی اسلام میں، جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت سے نوازا ہے، نہ میں نے کبھی آج تک اپنے دین کو تبدیل کرنے کی خواہش کی ہے، نہ میں نے کسی نفس کو (ناحق) قتل کیا ہے تو پھر یہ لوگ کیوں میرے قتل کے درپے ہیں۔ [1]

[831] حدثنا إبراهيم قثنا عبد الله بن عبد الوهاب قال حدثني بكار بن عبد الرحمن الخزاعي عن شيخ من أهل مكة قد لقي عطاء قال حدثني عبد الله بن الحر الأموي قال لما ماتت ابنة النبي صلى الله عليه وسلم الثانية عند عثمان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أبو ايم ألا ولي ايم ينكح عثمان إني انكحته ابنتي ولو كانت عندي ثالثة لأنكحته وما انكحته إحدى ابنتي إلا بوحي من السماء

۸۳۱۔ عبداللہ بن حر اموی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیٹی جو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں وہ فوت ہوگئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا غیر شادی شدہ عورت کا باپ یا سرپرست عثمان کو رشتہ نہیں دے گا، بلاشبہ میں نے اپنی دو صاحبزادیوں کو ان کے نکاح میں دیا، اگر میرے پاس تیسری بیٹی بھی ہوتی تو میں عثمان کے ساتھ اس کا نکاح کر دیتا اور ان میں سے کسی ایک کا نکاح میں نے نہیں کیا مگر یہ کہ مجھ پر آسمان سے وحی کی گئی تھی (کہ میں عثمان کے ساتھ اپنی بیٹیوں کا نکاح یکے بعد دیگرے کردوں)۔ [2]

[832] حدثنا إبراهيم قثنا سليمان الشاذكوني قثنا عبد الحميد الحماني قثنا إسماعيل بن عبد الملك عن بن أبي مليكة عن عائشة قالت ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو لفرد إلا لعثمان بن عفان فإني رأيته يعني يدعو حتى رأيت ضبعيه

۸۳۲۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے کسی شخص کے لیے خاص طور پر دعا نہیں مانگی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا ان کے لیے خصوصی طور پر دُعا مانگ رہے تھے جبکہ زیادہ ہاتھ اُٹھانے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغل کی سفیدی بھی نظر آ رہی تھی۔ [3]

[833] حدثنا الهيثم بن خلف الدوري قال نا زكريا بن يحيى المدائني قثنا شبابة بن سوار قال حدثني المغيرة عن مطر عن بن سيرين عن كعب بن عجرة قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا مع اصحابه إذ ذكر فتنة فقربها فجاء رجل متقنع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا يومئذ ومن تبعه على الهدى قال فلحقته فأخذت بضبعيه فميلته إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقلت هذا يا رسول الله قال هذا فنظرت فإذا هو عثمان

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 754

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف للارسال؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 782

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل سلیمان الشاذکونی فہو متروک متہم بالکذب؛ تخریج: لم اقف علیہ

۸۳۳۔ سیّدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کے اصحاب کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے، اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی آنے والے ایک فتنے کا تذکرہ کیا تو وہاں سے ایک شخص چادر اوڑھے ہوئے گزر رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ اور اس کے ساتھی اس وقت حق پر ہوں گے، میں تیزی سے ان کے پاس گیا، اُن کی کلائی پکڑ کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ہے وہ شخص؟ فرمایا: ہاں! یہی، سو وہ سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ [1]

[834] حدثنا الهيثم قال نا الخليل بن عمرو البغوي قال نا محمد بن سلمة الحراني أبو عبد الله عن أبي عبد الرحيم عن زيد بن أبي أنيسة عن محمد بن عبد الله عن المطلب عن أبي هريرة قال دخلت على رقية ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة عثمان بن عفان وفي يدها مشط فقالت خرج من عندي رسول الله صلى الله عليه وسلم آنفا رجلت رأسه فقال كيف تجدين أبا عبد الله قلت كخير الرجال قال أكرميه فإنه من أشبه أصحابي بي خلقا

۸۳۴۔ سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا ان کے ہاتھ میں کنگھی تھی، فرمانے لگیں: ابھی ابھی میرے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے ہیں میں نے ان کے بالوں کو کنگھی کی ہے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم نے ابوعبداللہ! (عثمان) کو کیسا پایا ہے؟ میں نے کہا: وہ بہترین انسان ہیں تو فرمایا: ان کی خوب عزت کر، وہ میرے صحابہ میں سے اخلاق کے لحاظ سے مجھ جیسے ہیں۔ [2]

[835] حدثنا أحمد بن الحسن بن عبد الجبار الصوفي قثنا وهب بن بقية هو الواسطي قثنا خالد عن الجريري عن أبي بكر العدوي قال سألت عائشة هل عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى أحد من أصحابه قبل موته فقالت معاذ الله غير إني سأحدثك ثم أقبلت على حفصة فقالت يا حفصة نشدتك الله أن تكذبيني بحق أو تصدقيني بباطل قالت أفعل فقالت عائشة هل تعلمين أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أغمي عليه فقلت أفرغ قلت لا أدري فافاق فقال افتحوا عنه فقلت أبي فسكت فقلت أنت أبي فسكت فأغمي عليه ثلاثا أقول له مثل ذلك فقلت أتعلمين أن على الباب لرجلا ما هو بأبي ولا أبيك فانظري من هو فإذا هو عثمان بن عفان فدخل فقال ادنه ثلاثا حتى اتكا رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده فجعلها من وراء عنقه ثم ساره فلما فرغ قال فهمت قال سمعت أذناي ووعي قلبي حتى فعل ذلك ثلاث مرات ثم قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت حفصة نعم

۸۳۵۔ سیّدنا ابوبکر عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے پہلے کسی صحابی سے کوئی وعدہ لیا تھا؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: معاذ اللہ! ہاں مگر میں تجھے بتاؤں گی، پھر وہ سیّدہ حفصہ سے کہنے لگی: حفصہ! تجھے اللہ کی قسم! اگر میں جھوٹ بولوں تو تم حق بات بیان کرنا اور باطل میں میری تائید نہ کرنا تو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہاں! ٹھیک ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: کیا آپ جانتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی طاری ہوئی، میں نے کہا: کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہوش میں آئے ہیں؟ تم نے کہا: مجھے نہیں پتہ، چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہوش میں آئے تو فرمایا: دروازہ کھولو! میں نے کہا: میرے باپ (سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے)؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے تو تم نے کہا: میرے والد (سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے لیے)؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہے، اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی طاری ہوگئی، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی بات کہہ رہی تھی کہ تم نے کہا: کیا تم جانتی ہو کہ دروازے پر کوئی بندہ آیا ہے جو نہ میرا باپ ہے اور نہ تیرے والد، دیکھو کون ہے؟

---

[1] تحقیق: زکریا بن یحییٰ المدائنی لم اجدہ والباقون ثقات غیر مطر فہو صدوق یخطئ کثیرا؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 721

[2] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ ذکرہ الطبری فی ریاض النضرۃ: 14/3

جب دیکھا تو وہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے، پس وہ داخل ہوئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تین مرتبہ قریب آنے کا کہا، یہاں تک کہ آپ ہاتھ کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے اُسے ان کی گردن کے پیچھے لے گئے، پھران کے ساتھ سرگوشی فرمائی، جب فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا سمجھ گئے ہو؟ تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! میرے کانوں نے سن لیا اور میرے دل نے محفوظ کرلیا، یہاں تک کہ یہ باتیں تین مرتبہ دہرائیں، اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہو گئے تو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے بطور تصدیق کہا: ہاں!۔ [1]

[836] حدثنا أحمد قثنا مصعب بن عبد الله الزبيري قال جدثني أبي عن موسى بن عقبة عن أبي حبيبة وهو جد موسى أبو أمه قال بعثني الزبير إلى عثمان وهو محصور فدخلت عليه في يوم صائف وهو على فرش ذي ظهر وعنده الحسن بن علي وأبو هريرة وعبد الله بن عمرو عبد الله بن الزبير وبين يديه مراكن ماء مملوءة ورياط مطرحة فقلت بعثني إليك الزبير وهو يقرئك السلام ويقول إني على طاعتك لم أبدل ولم أنكث فإن شئت دخلت الدار معك فكنت رجلا من القوم وإن شئت أقمت وإن بني عمرو بن عوف وعدوني أن يصبحوا على بابي ثم يمضوا لما آمرهم به فلما سمع الرسالة قال الله أكبر الحمد لله الذي عصم أخي اقرئه السلام وقل له أن يدخل الدار لا يكون إلا رجلا من القوم فمكانك أحب إلي وعسى أن يدفع الله بك عني فلما سمع الرسالة أبو هريرة قام فقال ألا أخبركم بما سمعت أذناي من رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا بلى يا أبا هريرة قال أشهد لسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تكون بعدي فتن وأمور وأحداث قلنا فأين المنجا منها يا رسول الله قال إلى الأمين وحزبه وأشار إلى عثمان بن عفان فقام الناس فقالوا قد امكننا البصائر فائذن لنا في الجهاد فقال عثمان عزمت على من كانت لي عليه طاعة ألا يقاتل قال فبادر الذين قتلوا عثمان ميعاد بني عمرو بن عوف فقتلوه رضى الله تعالى عنه

۸۳۶۔ سیّدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے نانا کہتے تھے کہ سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھے محاصرے کے دنوں میں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام دے کر بھیجا، تو میں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گرمیوں کے ایام میں گیا، وہ اپنے بستر پر تھے، ان کے پاس سیّدنا ابوہریرۃ، سیّدنا عبداللہ بن عمر، سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے، سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے بڑے برتن میں پانی تھا، ایک رسی پڑی ہوئی تھی،، میں نے کہا: مجھے سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے آپ کی طرف بھیجا ہے، وہ آپ کو سلام دے رہے تھے، نیز پیغام دیا ہے کہ میں آپ کی اطاعت پر ہوں، نہ میں بدلا ہوں اور نہ میں نے بدعہدی کی ہے، اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے ساتھ گھر میں ایک آدمی کی صورت میں رہوں گا، آپ چاہیں تو میں کھڑا رہوں گا، بنی عمرو بن عوف نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ کل میرے دروازے پر آئیں گے اور میں ان کو جو حکم دوں گا وہ کریں گے، جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ پیغام سنا تو فرمایا: اللہ اکبر! تعریف اللہ کی ہے جس نے میرے بھائی کو بچالیا ہے، انہیں میرا اسلام دینا اور ان سے کہنا: وہ میرے گھر میں صرف قوم کے ایک فرد کی حیثیت سے آئیں گے، آپ کی موجودگی مجھے پسند ہے، شاید آپ کی وجہ سے اللہ میری آزمائش کو ٹال دے، جب سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ پیغام سنا تو کھڑے ہوکر کہنے لگے: میں آپ کو وہ حدیث نہ سناؤں، جسے میرے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، لوگوں نے کہا: جی سنایئے! تو کہنے لگے: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے: میرے بعد طرح طرح کے فتنے ہوں گے، ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر ان سے کیسے بچا جائے گا؟ تو فرمایا: تم امین اور ان کی جماعت کے ساتھ رہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی طرف تھا، یہ سن کر لوگ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اب حقائق سے پردہ اُٹھ چکا ہے اس لیے

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 263/6

ان لوگوں کے ساتھ ہمیں جہاد کرنے کا حکم دیں تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے اطاعت گزاروں کو لڑنے کا حکم نہیں دیتا، پھر قاتلین سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بنی عمرو بن عوف کے وقت مقررہ سے عہد شکنی کی اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ (1)

[837] حدثنا أحمد بن عبد الجبار قثنا الحسن بن حماد الكوفي قثنا أبو عبد الله الواسطي عن عمير بن عمران الحنفي عن بن جريج عن عطاء عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله عز وجل أوحى إلي أن ازوج كريمتي عثمان

۸۳۷۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں اپنی دختر نیک اختر کا نکاح عثمان سے کراؤں۔ (2)

[838] حدثنا أحمد قثنا سريج بن يونس نا عباد المهلبي عن جعفر بن الزبير عن القاسم عن أبي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارحم هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وذكر الحديث وقال في آخره وان أشد هذه الأمة بعد نبيها حياء عثمان بن عفان

۸۳۸۔ سیّدنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبی کے بعد اس اُمت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکر ہیں پھر باقی حدیث بیان کرنے کے بعد آخر میں فرمایا: اور اس امت میں نبی کے بعد سب سے زیادہ حیا کرنے والے عثمان بن عفان ہیں۔ (3)

[839] حدثنا محمد بن محمد الواسطي قثنا أبو عمير بن النحاس ومحمد بن سماعه وعيسى بن يونس الرملي قالوا نا ضمرة بن ربيعة قثنا بن شوذب عن عبد الله بن القاسم عن كثير مولى عبدالرحمٰن بن سمرة عن عبد الرحمٰن بن سمرة قال جاء عثمان يعني بن عفان بدنانير فصبها في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقلبها بيده ويقول ما على عثمان بن عفان ما عمل بعد هذا

۸۳۹۔ سیّدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (کہ جیشِ عسرہ کی تیاری کے موقع پر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقے کا اعلان کیا) تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بہت سے دینار لا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جھولی میں ڈال دیئے۔ میں نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنے سامنے رکھ کر مبارک ہاتھوں سے الٹ پلٹ کرتے ہوئے فرما رہے تھے: آج کے بعد عثمان بن عفان اگر کوئی عمل نہ کرے تو کچھ نقصان نہ ہوگا۔ (4)

[840] حدثنا محمد بن محمد قثنا عبد السلام بن عبد الحميد الحراني قثنا محمد بن سلمة عن أبي عبد الرحيم خالد بن أبي يزيد عن زيد بن أبي أنيسة عن محمد بن عبد الله بن عمرو بن عثمان عن المطلب عن أبي هريرة قال دخلت على رقية بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي يدها مشط فقالت خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من عندي آنفا فرجلت رأسه فقال كيف تجدين أبا عبد الله يعني عثمان قالت قلت كخير الرجال قال أكرميه فإنه من أشبه أصحابي بي خلقا

۸۴۰۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا، ان کے ہاتھ میں کنگھی تھی، وہ فرمانے لگیں: ابھی ابھی میرے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے ہیں، میں نے ان کے بالوں کو کنگھی کی ہے۔

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 345/2:2

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عمیر بن عمران الحنفی؛ ذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد: 83/9

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل جعفر بن الزبیر الحنفی الشامی فانہ متروک؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 716

(4) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 738

انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم نے ابوعبداللہ (عثمان) کو کیسا پایا ہے؟ میں نے کہا: وہ بہترین انسانوں جیسے ہیں، تو فرمایا: ان کی عزت کرو، وہ میرے صحابہ میں سے اخلاق کے لحاظ سے مجھ جیسے ہیں۔ ❶

[841] حدثنا محمد بن أحمد قثنا محمد بن يزيد نا يحيى بن يمان قال نا شيخ من بني زهرة عن الحارث بن عبد الرحمن عن طلحة بن عبيد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبي رفيق في الجنة ورفيقي عثمان بن عفان في الجنة

۸۴۱۔ سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا جنت میں کوئی رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرا رفیق عثمان بن عفان ہے۔ ❷

[842] حدثنا محمد بن جعفر الكوفي نا جعفر بن حميد القرشي قثنا يونس بن أبي يعفور عن أبيه قال جلست أنا وجعفر بن عمرو بن حريث وسعيد بن أشوع القاضي إلى فلان بن سعيد أو سعيد بن فلان قال فحدثنا أن نفرا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أتوه فقالوا يا رسول الله أرنا رجلا من أهل الجنة فقال النبي صلى الله عليه وسلم النبي من أهل الجنة وذكر الحديث وقال في آخره وعثمان من أهل الجنة

۸۴۲۔ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں کوئی جنتی آدمی دکھایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تمہارے) نبی جنتی ہیں؟ راوی نے پوری حدیث بیان کرنے کے بعد آخر یہ الفاظ بھی بیان کیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عثمان جنتی ہیں۔ ❸

[843] حدثنا عبد الله بن الصقر السكري قثنا أبو مروان محمد بن عثمان قثنا أبي عن عبد الرحمن بن أبي الزناد عن أبيه عن الأعرج عن أبي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لكل نبي رفيق في الجنة ورفيقي فيها عثمان بن عفان

۸۴۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا جنت میں کوئی رفیق ہوتا ہے اور میرا جنتی رفیق عثمان ہے۔ ❹

[844] حدثنا عبد الله قثنا أبو مروان قثنا أبي عن عبد الرحمن بن أبي الزناد عن أبيه عن الأعرج عن أبي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم لقي عثمان عند باب المسجد فقال يا عثمان هذا جبريل يخبرني ان الله عز وجل قد زوجك أم كلثوم بمثل صداق رقية وعلى مثل صحبتها

۸۴۴۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو مسجد کے دروازے کے پاس ملے تو فرمایا: عثمان! مجھے ابھی جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُم کلثوم کا نکاح آپ سے کر دیا ہے۔ مہر اتنا ہی ہے جتنا رقیہ کا تھا۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 834

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف یحییٰ بن یمان وجہالۃ شیخہ ومحمد بن یزید لم اجدہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 616,820

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 557

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل عثمان بن خالد والد ابی مروان؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 757

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا کسابقہ؛ تخریج: کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 3/159

[845] حدثنا جعفر بن محمد الفريابي قثنا هدبة بن خالد قثنا حماد بن سلمة عن الجريري عن عبد الله بن شقيق عن عبد الله بن حوالة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يهجمون على رجل يبايع الناس معتجر ببرد حبرة من أهل الجنة فهجمنا على عثمان وهو معتجر ببرد حبرة يبايع الناس

۸۴۵۔ ابن حوالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی پر لوگ ہجوم کی شکل میں لپکیں گے، جو خوب صورت چادر اوڑھے لوگوں سے بیعت لے رہا ہوگا، وہ جنتی ہے پس ہم سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر ہجوم کی شکل میں اکٹھے ہوئے جو خوبصورت چادر اوڑھے لوگوں سے بیعت لے رہے تھے (یعنی بہت بعد کے زمانہ میں اپنی خلافت کی بیعت لے رہے تھے۔) ❶

[846] حدثنا جعفر قثنا محمد بن السري العسقلاني قثنا ضمرة بن ربيعة عن عبد الله بن شوذب عن عبد الله بن القاسم عن كثير مولى عبد الرحمٰن بن سمرة القرشي عن عبد الرحمٰن بن سمرة قال جاء عثمان بن عفان الى النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك وهو يتجهز إلى غزوة تبوك وفي كمه ألف دينار فصبها في حجر النبي صلى الله عليه وسلم ثم ولى قال عبد الرحمٰن فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم يقلبها بيده في حجره ويقول ما ضر عثمان ما عمل بعد هذا ابدا

۸۴۶۔ سیّدنا عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک کی تیاری کے موقع پر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعانت کا اعلان کیا تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے آستین میں ایک ہزار دینار لا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جھولی میں ڈال دیئے۔ سیّدنا عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنی گود میں رکھ کر اُلٹ پلٹ کرتے ہوئے فرمارہے تھے: اگر آج کے بعد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کوئی عمل بھی نہ کرے تو اسے کچھ نقصان نہ ہوگا۔ ❷

[847] حدثنا جعفر قال وحدثني أبو عمير بن النحاس الرملي نا ضمرة بن ربيعة عن عبد الله بن شوذب فذكر بإسناده مثله

۸۴۷۔ عبداللہ بن شوذب سے بھی اسی طرح روایت آتی ہے۔ ❸

[848] حدثنا جعفر قثنا محمد بن عزيز الأيلي قال حدثني سلامة بن روح عن عقيل بن خالد قال قال ابن شهاب الزهري حمل عثمان بن عفان في غزوة تبوك على تسع مائة وأربعين بعيرا ثم جاء بستين فرسا فأتم بها الألف

۸۴۸۔ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر ہزار سواریوں کا انتظام کیا تھا۔ جن میں 940 اونٹ اور 60 گھوڑے تھے۔ ❹

[849] حدثنا أحمد بن الحسن بن عبد الجبار قثنا أبو نصر التمار قثنا عبيد الله بن عمرو وهو الرقى عن زيد بن أبي أنيسة عن أبي إسحاق عن أبي عبد الرحمٰن السلمي قال لما حصر عثمان وأحيط بداره اشرف على الناس فقال أنشدكم بالله هل تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حين انتفض حراء اثبت حراء فما عليك الا نبي أو صديق أو شهيد قالوا اللهم نعم قال أنشدكم بالله هل تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في غزوة العسرة من ينفق نفقة متقبلة والناس يومئذ معسرون مجهدون فجهزت ثلث ذلك الجيش من مالي قالوا اللهم نعم قال أنشدكم بالله هل تعلمون ان رومة لم يكن يشرب منها الا بثمن فابتعتها بمالي فجعلتها للغني والفقير وابن السبيل قالوا اللهم نعم في أشياء حدثها

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 98/3

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 738,839

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم فی سابقہ

❹ تحقیق: مرسل ورجالہ ثقات؛ تخریج: لم اقف علیہ

۸۴۹۔ سیدنا ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو دولت کدہ میں محصور کر دیا گیا اور ان کے گھر کو گھیرے میں لے لیا گیا تو انہوں نے ایک دن لوگوں کی طرف جھانکا اور کہنے لگے: اے لوگو! میں تمہیں اللہ کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ جب حرا پہاڑ نے ہلنا شروع کر دیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: اے حرا ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے علاوہ اور کوئی نہیں، لوگوں نے کہا: جی ہاں۔

اے لوگو! میں تمہیں اللہ کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو، جب غزوۂ تبوک کی تیاری کے موقع پر فرمایا تھا: کون آج مقبول مال کو خرچ کرے گا اور لوگ اس وقت تنگ دستی اور سختی کا شکار تھے تو میں نے ایک تہائی لشکر کو اپنے مال سے تیار کیا تھا، لوگوں نے کہا: جی ہاں۔

مزید کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو، جب بئر رومہ کا پانی قیمت ادا کیے بغیر کوئی نہیں پی سکتا تھا تو میں نے اپنے مال سے اسے خرید کر غنی، فقیر اور مسافر کے لیے وقف کیا تھا؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں!۔ ان اشیا میں جنھیں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ [1]

[850] حدثنا أحمد قثنا الحكم بن موسى نا صدقة نا يحيى بن الحارث وهو الذماري عن القاسم أبي عبد الرحمٰن قال كان عثمان بن عفان يفتتح ليلة الجمعة بالبقرة الى المائدة وبالأنعام الى هود ويوسف الى مريم وبطه الى طسم فرعون وبالعنكبوت الى ص وتنزيل الى الرحمٰن ثم يختتم فيفتتح ليلة الجمعة ويختم ليلة الخميس

۸۵۰۔ قاسم ابوعبدالرحمٰن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جمعہ کی رات قرآن کی تلاوت شروع کرتے (پہلی رات) سورۃ بقرہ سے لے کر سورۃ مائدہ تک۔ (دوسری رات) سورۃ انعام سے لے کر سورۃ ھود تک، (تیسری رات) سورۃ یوسف سے لے کر سورۃ مریم تک، (چوتھی رات) سورۃ طہ سے لے کر سورۃ طسم تک۔ (پانچویں رات) سورۃ عنکبوت سے لے کر سورۃ ص تک، (چھٹی رات) سورۃ الم سجدہ سے لے کر سورۃ رحمٰن تک اور جمعرات کی رات پورا قرآن ختم کر دیتے تھے۔ [2]

[851] حدثنا أحمد قثنا الترجماني قال حدثتني أم عمرو ابنة حسان بن زيد أبي الغصن قالت سمعت أبا الغصن يقول دخلت المسجد الأكبر يعني مسجد الكوفة وعلي بن أبي طالب يخطب الناس قائما على المنبر فنادى ثلاث مرار بأعلى صوته يا أيها الناس نبئت انكم تكثرون في وفي عثمان بن عفان وان مثلي ومثله كما قال الله عز وجل ونزعنا ما في صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين وقالت سمعت أبي يقول ان عثمان جهز جيش العسرة مرتين

۸۵۱۔ ابوغصن سے روایت ہے کہ میں مسجد کوفہ میں داخل ہوا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور انہوں نے تین مرتبہ بآواز بلند فرمایا: اے لوگو! تم میرے اور عثمان کے بارے میں بہت باتیں کرتے ہو، جبکہ میری اور ان کی مثال یہ آیت ہے: (ونزعنا ما في صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين) اور ہم وہ ساری کدورت باہر کھینچ لیں گے جو (دنیا میں) ان کے سینوں میں (مغالطہ کے باعث ایک دوسرے سے) تھی، وہ (جنت میں) بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 751

[2] تحقیق: اسنادہ منقطع؛ تخریج: لم اقف علیہ

ام عمرو کہتی ہیں: میں نے اپنے باپ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے دو مرتبہ جیش العسرۃ کے لیے تعاون کیا۔ ❶

[852] حدثنا إبراهيم بن شريك الكوفي نا زكريا بن يحيى الكسائي قثنا إسحاق بن الوزير قال نا إسماعيل بن عبد الرحمن عن أنس بن مالك قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وضع يده على كتف عثمان وقال كيف أنتم إذا قتلتم إمامكم وتجالدتم بأسيافكم وورث دنياكم شراركم فبؤس لأمتي فبؤس إذا فعلوه

۸۵۲۔ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اس وقت تمہارا کیا بنے گا، جب تم اپنے حکمران کو قتل کرو گے، تلواروں سے نبرد آزما ہو جاؤ گے اور برے لوگ دنیا کے وارث ہوں گے، جب میری اُمت یہ کام کرے گی تو ان کے لیے رسوائی ہوگی۔ ❷

[853] حدثنا إبراهيم قثنا زكريا بن يحيى قثنا أبو إبراهيم محمد بن القاسم الأسدي عن الأوزاعي عن حسان بن عطية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غفر الله لك يا عثمان ما قدمت وما أخرت وما أسررت وما أعلنت وما أخفيت وما أبديت وما هو كائن وما يكون الى يوم القيامة

۸۵۳۔ سیّدنا حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عثمان! اللہ تعالیٰ نے تیری پہلے کی، بعد والی، پوشیدہ، اعلانیہ، مخفی اور ظاہری قیامت تک ہونے والی تمام لغزشیں معاف کر دی ہیں۔ ❸

[854] حدثنا إبراهيم قثنا زكريا بن يحيى نا سليمان بن حيان عن عبد الله بن دينار قال سمعت ابن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من زاد بيتا في المسجد فله الجنة ومن جهز جيش العسرة فله الجنة قال ففعل ذلك عثمان بن عفان فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما ضر عثمان ما عمل غفر الله لك يا عثمان ثم ذكر مثل حديث أبي إبراهيم

۸۵۴۔ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس ہماری مسجد کی توسیع کرے گا اس کے لیے جنت ہے اور جو شخص تبوک کے لیے لشکر تیار کرے گا اس کے لیے بھی جنت ہے یہ کام سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے بعد اگر عثمان کوئی بھی عمل نہ کرے تو اس کو کچھ نقصان نہیں ہوگا۔ عثمان! اللہ نے تجھ کو بخش دیا ہے، پھر آگے راوی نے ابو ابراہیم کی مثل روایت بیان کی۔ ❹

[855] حدثنا إبراهيم بن شريك قثنا عقبة بن مكرم قثنا سلمة بن رجاء قثنا عيسى بن فروة الأنصاري قثنا زيد بن اسلم عن أبيه قال وأنا سعد بن عقبة الأنصاري قال اطلع عثمان من الكوة التي ناجي منها جبريل عليه السلام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لطلحة نشدتك بالله هل سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وانا معه وأنت معه جالس ان لكل نبي رفيقا يوم القيامة ورفيقي عثمان بن عفان قال يعني طلحة اما إذ نشدتني بالله عز وجل فقد كان ذلك

۸۵۵۔ سیّدنا سعد بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم پر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ اس روشن دان سے نمودار ہوئے جہاں سے

---

❶ تحقیق: اسنادہ الی حسان صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 698,729

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا زکریا بن یحییٰ الکسائی الکوفی متروک؛ تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 73/3

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا وفیہ متروکان؛ زکریا بن یحییٰ الکسائی ومحمد بن قاسم کاوو فیہ اخری وہی الارسال

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا کسابقہ؛ تخریج: سنن الترمذی: 626/5؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 110/3

سیّدنا جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آیا کرتے تھے تو انہوں نے سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب ہو کر فرمایا: (اے طلحہ!) میں آپ سے اللہ کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم نے نہیں سنا کہ جب آپ ﷺ فرما رہے تھے اور میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا اور آپ ﷺ کے ساتھ تم بھی بیٹھے ہوئے تھے کہ (آپ ﷺ نے فرمایا تھا) ہر نبی کا روزِ قیامت کوئی رفیق ہوگا اور میرا رفیق عثمان بن عفان ہے۔ سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حلفاً کہتا ہوں کہ واقع ایسا ہی تھا۔ (1)

[856] حدثنا محمد بن الليث البزاز قثنا يوسف بن مومى قثنا عبد الملك بن هارون عن أبيه عن جده قال قال عثمان ان النبي صلى الله عليه وسلم زوجني ابنتيه إحداهما بعد الأخرى ثم قال الا أبو ايم الا أخو ايم يزوجها عثمان لو كان عندنا شيء زوجناه

۸۵۶۔ عبدالملک بن ہارون اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے یکے بعد دیگرے اپنی دو صاحبزادیوں کی شادی مجھ سے کی، پھر فرمایا: خبردار! کنواری کا باپ، کنواری کا سرپرست عثمان (رضی اللہ عنہ) کی شادی کرائے، اگر میرے پاس کوئی اور بیٹی بھی ہوتی تو میں عثمان کے ساتھ ان کا نکاح کر دیتا۔ (2)

[857] حدثنا عبد الله بن الحسن الحراني أبو شعيب قال نا يزيد بن قرة قثنا بشر بن شعيب عن أبيه شعيب بن أبي حمزة عن الزهري عن سالم عن عبد الله بن عمر قال كنا نتحدث على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم عمر ثم عثمان فيبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا ينكره

۸۵۷۔ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ہم عہدِ رسالت میں کہا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ اور پھر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، البتہ یہ بات آپ ﷺ تک پہنچتی رہی تھی اور آپ ﷺ اس کا ردّ نہیں کیا کرتے تھے۔ (3)

[858] حدثنا محمد بن يونس القرشي قثنا محمد بن عثمان بن خالد قثنا أبي عثمان بن خالد عن عبد الرحمن بن أبي الزناد عن أبيه عن الأعرج عن أبي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لقي عثمان على باب المسجد فقال يا عثمان هذا جبريل يقول لي عن الله عز وجل اني قد زوجتك أم كلثوم على مثل ما زوجتك رقية وعلى مثل صحبتها

۸۵۸۔ سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو مسجد کے دروازے کے پاس ملے تو فرمایا: عثمان! یہ جبرائیل کہہ رہے ہیں کہ اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ میں رُقیہ کی طرح ام کلثوم کی شادی آپ سے کروادوں۔ (4)

[859] حدثنا الفضل بن صالح الهاشمي في سنة تسع وتسعين ومائتين قثنا هدية بن عبد الوهاب الكلبي قثنا زافر يعني بن سليمان الكوفي قثنا محمد بن زياد عن محمد بن عجلان عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بجنازة رجل من اصحابه يصلي عليه فأبى ان يصلي عليه فقيل يا رسول الله ما تركت الصلاة على أحد من أمتك الا على هذا فقال ان هذا يبغض عثمان فلم يصل عليه

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً لاجل عیسیٰ بن فروۃ ابی عبادۃ الزرقی فانہ متروک؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 782

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً لاجل عبدالملک بن ہارون بن عنترۃ؛ تخریج: کتاب السنۃ لابن عاصم: 592/2

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح لغیرہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 56

(4) تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً وفیہ متروکان الکدیمی وعثمان بن خالد ابومروان؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 844

۸۵۹۔ سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھانے سے انکار کیا۔ صحابہ کرام نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کے علاوہ آپ نے کبھی کسی اپنے اُمتی کے جنازے سے انکار نہیں کیا (اس کا جنازہ نہ پڑھنے کی وجہ کیا ہے)؟ تو فرمایا: یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جنازہ نہیں پڑھایا۔ ❶

[860] حدثنا أحمد بن عبد الجبار قثنا شجاع بن مخلد قثنا بن يمان عن شيخ من بني زهرة كان يجالس مسعر بن كدام عن الحارث بن عبد الرحمن عن طلحة بن عبيد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبي رفيق ورفيقي في الجنة عثمان بن عفان

۸۶۰۔ سیّدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا جنت میں کوئی رفیق ہوگا اور میرا جنتی رفیق عثمان ہوگا۔ ❷

[861] حدثنا أبو بكر محمد بن أحمد القاضي البوراني قال نا محمد بن يزيد قثنا بن يمان قال حدثني شيخ من بني زهرة عن الحارث بن عبد الرحمن عن طلحة بن عبيد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبي رفيق وعثمان رفيقي في الجنة

۸۶۱۔ سیّدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا جنت میں کوئی رفیق ہوگا اور میرا جنتی رفیق عثمان ہوگا۔ ❸

[862] حدثنا محمد قال نا محمد بن عبيد قثنا عبد الحميد قثنا إسماعيل بن عبد الملك عن عبد الله بن أبي ملكية عن عائشة قالت ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو الا لعثمان قال اللهم لا تنس هذا اليوم لعثمان

۸۶۲۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی شخص کے لیے خاص دعا کرتے ہوئے نہیں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! عثمان کا یہ دن ناقابل فراموش ہے۔ ❹

[863] حدثنا محمد قثنا أبو عيسى موسى بن عبد الرحمن قال نا هشام بن زفر قال نا محمد بن زياد عن محمد بن عجلان عن أبي الزبير عن جابر قال دعي النبي صلى الله عليه وسلم الى جنازة رجل ليصلي عليها قال فلم يصل عليها فقالوا يا رسول الله ما رأيناك تركت الصلاة على أحد الا على هذا قال كان يبغض عثمان ابغضه الله

۸۶۳۔ سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک آدمی کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے بلایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھانے سے انکار کیا۔ صحابہ کرام نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کے علاوہ آپ نے کبھی کسی اپنے اُمتی کے جنازے سے انکار نہیں کیا (اس کا جنازہ نہ پڑھنے کی وجہ کیا ہے)؟ تو فرمایا: یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا اور اللہ اس سے بغض رکھتا ہے۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ موضوع محمد بن زیاد الیشکری الطحان الکوفی ویقال الجندی الاعور الفافا المعروف بالمیمونی متروک وضاع کادوا ان یجمعوا علی تکذیبہ وترکہ؛ تخریج: کتاب المجروحین لابن حبان: 250/2

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف یحیٰی بن الیمان وجہالۃ شیخہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 820,616

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ؛ تخریج: سنن الترمذی: 624/5؛ سنن ابن ماجۃ: 40/1

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف اسماعیل بن عبدالملک؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 832

❺ تحقیق: اسنادہ موضوع محمد بن زکریا کذاب وضاع؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 859

[864] حدثنا محمد قال نا علي بن عيسى قثنا عبد الرحمن بن عفان قثنا عبد الرحمن بن إبراهيم عن ليث بن سعد عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الخير عن عقبة بن عامر الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما عرج بي الى السماء دخلت جنة عدن فوضع في كفي تفاحة قال فانفلقت عن حوراء مرضية كان اشفار عينيها مقاديم اجنحة النسور فقلت لمن أنت فقالت انا للخليفة المقتول من بعدك عثمان بن عفان

۸۶۴۔ سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے معراج کی رات سیر کرائی گئی تو میں جنت عدن گیا، وہاں میری ہتھیلی پر سیب رکھا گیا تو ایک خوبصورت حور سے میرا سامنا ہوا، جس کی آنکھوں کی پلکیں گدھ پرندے کے پروں کی طرح تھیں، میں نے پوچھا: تم کس کی ہو؟ تو کہنے لگی: میں آپ کے بعد شہید ہونے والے خلیفہ سیّدنا عثمان بن عفان کی جنتی حور ہوں۔ (1)

[865] حدثنا محمد قثنا حميد بن الربيع نا يحيى بن يمان نا سفيان عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أصدقكم حياء عثمان

۸۶۵۔ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے سچا حیا کرنے والا عثمان ہے۔ (2)

[866] حدثنا محمد قثنا محمد بن يزيد قال نا يحيى بن يمان قال حدثنا عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يشفع عثمان بن عفان يوم القيامة في مثل ربيعة ومضر

۸۶۶۔ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت عثمان ربیعہ اور مضر (قبیلے) کے برابر شفاعت کریں گے۔ (3)

[867] حدثنا محمد نا يعقوب بن إبراهيم قثنا علي بن الحسين بن واقد قثنا الحسين بن واقد قال نا عبد الله بن بريدة عن أبيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا ومعه أبو بكر وعمر وعثمان فتحرك الجبل فقال له النبي صلى الله عليه وسلم اثبت حراء فإنه ليس عليك إلا صديق أو شهيد

۸۶۷۔ سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیّدنا ابوبکر، سیّدنا عمر اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہم (پہاڑ پر) بیٹھے ہوئے تھے تو پہاڑ نے حرکت کرنا شروع کر دیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حرا! رک جا، تجھ پر صرف صدیق اور شہید ہیں۔ (4)

[868] حدثنا محمد قثنا أحمد بن منصور قثنا وضاح قال نا طلحة بن زيد عن عبيدة بن حسان عن عطاء عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعثمان أنت ولِيي في الدنيا وأنت ولِيي في الآخرة

---

(1) تحقیق: اسنادہ موضوع لاجل عبد الرحمن بن عفان ختن مهدی بن حفص؛ تخریج: کتاب الموضوعات لابن الجوزی: 1/329

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف فیہ ضعیفان حمید بن الربیع ویحییٰ بن یمان؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 803

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف فیہ محمد بن یزید لم اجدہ ویحییٰ بن یمان ضعیف وشیخہ مبہم؛
تخریج: کتاب الشریعۃ للآجری؛ ص: 351؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/103

(4) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد 5/346

۸۶۸۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عثمان! تم میرے دنیا اور آخرت میں دوست ہو۔ ❶

[869] حدثنا محمد قثنا محمد بن إسحاق قثنا روح قثنا شعبة عن قتادة عن أنس قال صعد النبي صلى الله عليه وسلم حراء أو أحدا ومعه أبو بكر وعمر وعثمان فرجف الجبل فقال اثبت نبي وصديق وشهيدان

۸۶۹۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرا یا اُحد پہاڑ پر چڑھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم تھے تو پہاڑ نے حرکت کرنا شروع کر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹھہر جا! تجھ پر صرف نبی، صدیق، اور دو شہید ہیں۔ ❷

[870] حدثنا محمد قثنا محمد بن يحيى قثنا عبد الله بن داود التمار الواسطي قثنا محمد بن مومى عن الذيال بن عمرو عن ابن عباس قال ونا داود بن عبد الرحمن العطار عن ثابت عن أنس قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سألت ربي عز وجل لأصهاري الجنة فأعطانيها البتة

۸۷۰۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے رب تعالیٰ سے اپنے سسرو داماد وغیرہ کے لیے جنت مانگی تو اللہ تعالیٰ نے عنایت فرما دی۔ ❸

[871] حدثنا أحمد بن الحسين بن عبد الجبار قثنا الحسين بن محمد الذارع نا عبد المؤمن بن عباد العبدي قال حدثني يزيد بن معن عن عبد الله بن شرحبيل عن زيد بن أبي أوفى قال دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم مسجده فذكر حديث مواخاته بين اصحابه ثم دعا عثمان فقال ادن يا أبا عمرو ادن يا أبا عمرو فلم يزل يدنو منه حتى ألصق ركبتيه بركبتيه فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى السماء فقال سبحان الله العظيم ثلاث مرار ثم نظر الى عثمان وكانت إزاره محلولة فزرها رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده ثم قال اجمع عطفي ردائك على نحرك ثم قال ان لك شانا في أهل السماء أنت ممن يرد على حوضي وأوداجه تشخب دما فأقول من فعل بك هذا فيقول فلان بن فلان وذلك كلام جبريل إذا هاتف يهتف من السماء فقال الا ان عثمان أمير على كل مخذول ثم تنحى عثمان

۸۷۱۔ سیدنا زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو آپس میں بھائی بھائی بنا رہے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: ابو عمرو! قریب ہو جاؤ، وہ اس قدر قریب ہوئے یہاں تک کہ ان کے گھٹنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک گھٹنے سے جا ملے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف دیکھا اور سبحان اللہ العظیم تین بار پڑھا، پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا تو اُن کا ازار کھلا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے ہاتھوں سے بند کیا اور فرمایا: اپنی چادر کو سینے پر سمیٹو! اے عثمان! تیری آسمانوں میں بہت بڑی شان ہے، تو میرے پاس حوض کوثر پر خون بہاتا آئے گا، میں پوچھوں گا: یہ کس نے کیا؟ جبرائیل مجھے بتائے گا کہ فلاں بن فلاں نے کیا ہے، اچانک آسمان سے غیبی آواز آئی کہ عثمان ہر مظلوم شخص کا امیر ہے، پھر عثمان الگ ہو گئے۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ موضوع والمتہم بہ عبیدۃ بن حسان؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 821

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 22/7؛ مسند الامام احمد: 112/3

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عبداللہ بن داؤد ابو محمد التمار الواسطی فانہ ضعیف؛ تخریج: کتاب الموضوعات لابن الجوزی: 213/1

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ عبدالمومن بن عباد العبدی؛ تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری: 386/1/2

[872] حدثنا جعفر بن محمد الفريابي قثنا مزاحم بن سعيد المروزي قال انا عبد الله بن المبارك قال انا الأوزاعي قال حدثني الزهري قال حدثني حميد بن عبد الرحمٰن بن عوف قال حدثني عبيد الله بن عدي بن الخيار انه دخل على عثمان بن عفان وهو محصور فقال له انك امام العامة وقد نزل بك ما ترى وهو ذا يصلي بنا امام فتنة وانا احرج من الصلاة معه فقال له عثمان ان الصلاة أحسن ما يعمل الناس فإذا أحسن الناس فأحسن معهم فإذا اساءوا فاجتنب اساءتهم

۸۷۲۔ سیّدنا عبیداللہ بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس قید کے دنوں میں آئے اور کہا: آپ ہمارے امام ہو اور آپ کے ساتھ یہ کچھ ہو رہا ہے، اسے آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہمیں ایک فتنہ گر امام نماز پڑھا رہا ہے پس ہم مجبوراً ان کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز اچھا عمل ہے کوئی بھی انسان اچھا عمل کرے تو ان کے ساتھ مل کر کرنا چاہیے اور اگر برائی کرنے لگے تو تم اس سے بچو۔ ❶

[873] حدثنا جعفر نا عبد الرحمٰن بن إبراهيم الدمشقي قثنا الوليد بن مسلم نا الأوزاعي عن الزهري فذكر بإسناده مثله

۸۷۳۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح روایت آتی ہے۔ ❷

[874] حدثنا جعفر نا عبيد الله بن معاذ العنبري نا أبي قثنا شعبة عن الحكم بن عتيبة سمع أبا جحيفة يقول انه سمع عليا يقول الا أخبركم بخير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أبو بكر ثم قال الا أخبركم بخير الناس بعد أبي بكر عمر ثم قال الا أخبركم بخير الناس بعد عمر ثم سكت قال شعبة وحدثني عون بن أبي جحيفة عن أبيه عن علي مثل ذلك

۸۷۴۔ سیّدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے: خبردار! میں تم کو اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر شخص کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، خبردار! کیا میں تم کو اس امت میں سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے بہتر شخص کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ خبردار! کیا میں تم کو اس امت میں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے بہتر شخص کے متعلق نہ بتاؤں؟ پھر وہ خاموش ہو گئے۔ ❸

[875] حدثنا جعفر نا قتيبة بن سعيد قثنا أبو الأحوص عن أبي إسحاق عن أبي جحيفة قال سمعت عليا وهو على المنبر بالكوفة يقول ان خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم خيرهم بعد أبي بكر عمر والثالث لو شئت سميته

۸۷۵۔ سیّدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں منبر پر جلوہ گر ہوئے اور فرمایا: اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اگر میں چاہتا تو تیسرے شخص کا نام بھی بتا دیتا۔ ❹

[876] حدثنا جعفر قثنا محمد بن عبيد بن حساب قثنا حماد بن زيد قثنا عاصم عن زر عن أبي جحيفة قال خطبنا علي يوما فقال الا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها فقال أبو بكر ثم قال الا أخبركم بخير هذه الأمة بعد نبيها وبعد أبي بكر عمر

---

❶ تحقیق: مزاحم بن سعید لم اجدہ والباقون اثبات والحدیث صحیح؛ انظر: صحیح البخاری: 188/2

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم فی سابقہ

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 40

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 128/1؛ المعجم الاوسط للطبرانی: 139/3

۸۷۶۔ سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے دورانِ خطبہ ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل آدمی کے بارے میں خبر نہ دوں؟ وہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ کیا میں تم کو اس امت میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے بہتر شخص کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❶

[877] حدثنا جعفر قثنا محمد بن خلاد الباهلي نا يحيى بن سعيد نا إسماعيل بن أبي خالد قال قال عامر الشعبي اشهد على أبي جحيفة انه قال أشهد على علي انه قال يا وهب الا أخبرك بأفضل هذه الأمة بعد نبيها فذكره

۸۷۷۔ امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں، انہوں نے بیان کیا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا: اے وہب! کیا میں تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے سب سے افضل شخص کے بارے میں بتاؤں، پھر آگے باقی حدیث بیان کی۔ ❷

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/106

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: لم اقف علیہ

فضائل سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

[878] حدثنا أبو عبد الرحمٰن عبد الله بن أحمد بن محمد بن حنبل قال حدثني أبي رحمه الله قثنا محمد بن عبيد قثنا مختار بن نافع عن أبي مطر قال رأيت عليا مؤتزرا بإزار مرتديا برداء معه الدرة كأنه أعرابي يدور بدوي حتى بلغ اسواق الكرابيس فقال يا شيخ أحسن بيعي في قميص بثلاثة دراهم فلما عرفه لم يشتر منه شيئا ثم اتى آخر فلما عرفه لم يشتر منه شيئا فأتى غلاما حدثا فاشترى منه قميصا بثلاثة دراهم ثم جاء أبو الغلام فأخبره فأخذ أبوه درهما ثم جاء به فقال هذا الدرهم يا أمير المؤمنين قال ما شأن هذا الدرهم قال كان قميصا ثمن درهمين قال باعني رضاي وأخذ رضاه

۸۷۸۔ ابومطر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو شلوار اور چادر میں ملبوس دیکھا ان کے ہاتھ میں دُرّہ (کوڑا) تھا، وہ دیہاتی کی طرح بازار میں گھوم رہے تھے یہاں تک کہ وہ کرابیس بازار پہنچے، انہوں نے کہا: اے بوڑھے، میرے ساتھ اچھی سودا بازی کرو اور اس قمیص کی تین درہم قیمت لگاؤ، مگر جب اس نے پہچان لیا تو آپ نے اس سے کچھ نہ خریدا،، پھر دوسرے شخص کے پاس چلے گئے، اس نے بھی پہچان لیا تو اس سے کچھ نہ خریدا، پھر ایک نوجوان لڑکے کے پاس آئے، اس سے تین درہم کی قمیص خریدی۔ چنانچہ جب نوجوان کا باپ آیا، اس نے بتا دیا، اس کا باپ ایک درہم لے کر واپس آیا اور کہنے لگا: امیر المومنین! یہ ایک درہم واپس لے لیں، آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس درہم کو کیا ہوا؟ اس نے کہا: قمیص کی قیمت دو درہم تھی، یہ سن کر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: سودا ہم دونوں کی مرضی سے ہوا تھا۔ [1]

[879] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قثنا علي بن صالح عن يحيى بن هاني بن عروة المرادي قال خرج علي الى ظهر الكوفة فرأى حمرة تطير فقال يا لك من حمرة بمعمر خلا لك الجو فبيضي واصفري وزاد فيه غير علي ونقري ما شئت ان تنقري

۸۷۹۔ ہانی بن عروہ مرادی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ ایک دفعہ کوفہ سے باہر گئے، وہاں ایک پرندے کو اُڑتے دیکھا اور فرمایا: اے پرندے! تم کتنے خوش نصیب ہو، یہ فضا تیرے لیے خالی ہے۔ جہاں مرضی انڈے دو، جیسے چاہو سیٹی بجاؤ۔ علی بن صالح رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ بعض راویوں نے یہ الفاظ زائد بیان کیے ہیں: جہاں سے مرضی چونچ مار کر دانے اٹھاؤ۔ [2]

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف مختار بن نافع التیمی ویقال العکلی منکر الحدیث وابومطر البصری مجہول؛
تخریج: الزہد لاحمد بن حنبل ص:130، واخرجہ ابویعلی کما فی مجمع الزوائد 119/5

[2] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: تاریخ الامم والملوک للطبری: 295/3

[880] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قال نا عمر بن منبه السعدي عن أوفى بن دلهم العدوي قال بلغني عن علي أنه قال تعلموا العلم تعرفوا به واعملوا به تكونوا من أهله فإنه سيأتي من بعدكم زمان ينكر الحق فيه تسعة أعشارهم لا ينجو منه إلا كل نومة أولئك أئمة الهدى ومصابيح العلم ليسوا بالعجل المذاييع بذرا

۸۸۰۔ اوفی بن دلہم عدوی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! علم حاصل کرو اور اسے جان لو، اس پر عمل کرو تا کہ تم اہل علم بن جاؤ، تمہارے بعد ایسا وقت آئے گا کہ لوگ حق کے دسویں حصے میں سے نو حصوں کا انکار کریں گے، اس سے کوئی بھی نہیں بچے گا مگر وہ شخص جو سورہا ہو۔ یہی لوگ ہدایت کے امام ہوں گے، علم کے چراغ بنیں گے، نسل پھیلانے والے بچھڑے نہ ہوں گے۔ ❶

[881] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قثنا بن أبي خالد عن زبيد قال قال علي قال وكيع ونا يزيد بن زياد بن أبي الجعد عن مهاجر العامري عن علي قال ان اخوف ما اتخوف عليكم اثنتين طول الأمل واتباع الهوى فأما طول الأمل فينسي الآخرة واما اتباع الهوى فيصد عن الحق الا وان الدنيا وقد ولت مدبرة والآخرة مقبلة ولكل واحدة منهما بنون فكونوا من أبناء الآخرة ولا تكونوا من أبناء الدنيا فإن اليوم عمل ولا حساب وغدا حساب ولا عمل

۸۸۱۔ مہاجر عامری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو چیزیں سب سے زیادہ ڈرانے والی ہیں، لمبی لمبی اُمیدیں اور خواہش پرستی، لمبی اُمید سے آخرت بھول جاتی ہے اور خواہش پرستی حق سے روکتی ہے۔ اے لوگو! دنیا جانے والی اور قیامت آنے والی ہے، ان دونوں (یعنی دُنیا و آخرت) کے طالب موجود ہیں، البتہ تم آخرت کے طالب بنو اور دُنیا کے طالب مت بنو۔ آج (اس دنیا میں) عمل ہوگا مگر حساب نہیں ہوگا اور کل (روزِ قیامت) حساب ہوگا مگر عمل نہیں ہوگا۔ ❷

[882] حدثنا عبد الله قثنا سريج بن يونس قثنا هارون بن مسلم عن أبيه مسلم بن هرمز قال أعطى علي الناس في سنة ثلاث عطيات ثم قدم عليه مال من أصبهان فقال هلموا الى عطاء الرابع فخذوا ثم كنس بيت المال وصلى فيه ركعتين وقال يا دنيا غري غيري قال وقدم عليه حبال من أرض فقال أيش هذا قال حبال جيء بها من أرض كذا وكذا قال اعطوها الناس قال فأخذ بعضهم وترك بعضهم فنظروا فإذا هو كتان يعمل فبلغ الحبل آخر النهار دراهم

۸۸۲۔ مسلم بن ہرمز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک سال میں تین مرتبہ لوگوں میں عطیات تقسیم کیے۔ جب چوتھی مرتبہ اصبہان سے مال آیا تو فرمایا: عطیات کی تقسیم رابع کی طرف آ کر لے لو، پھر بیت المال کو جھاڑ و لگا کر وہاں دو رکعت پڑھی اور فرمانے لگے۔ اے دنیا! تم میرے علاوہ کسی اور کو دھوکہ دو۔ پھر کہیں سے کچھ رَسیاں آئیں، پوچھا: یہ کیا ہے؟ بتایا گیا: یہ رسیاں ہیں فلاں جگہ سے آئی ہیں تو فرمایا: ان کو بھی لوگوں میں تقسیم کرو۔ کچھ لوگوں نے لیں اور کچھ لوگوں نے نہیں لیں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ کتان کپڑے سے بنی تھیں۔ شام کے وقت ایک رسی کی قیمت چند درہموں تک پہنچ چکی تھی۔ ❸

[883] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو معاوية قثنا ليث عن مجاهد عن عبد الله بن سخبرة عن علي قال ما أصبح بالكوفة أحد الا ناعما ان ادناهم منزلة ليأكل من البر ويجلس في الظل ويشرب من ماء الفرات

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ ورجالہ ثقات؛ تخریج: کتاب الزہد لابن المبارک؛ ص:504

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم:93

❸ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛ تخریج: لم اقف علیہ

۸۸۳۔ عبداللہ بن سخیرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج کوفہ میں ہر شخص خوش حال ہے، اب تو ایک غریب تر بھی اپنا گھر رکھتا ہے، بیٹھنے کے لیے سایہ میسر ہے، کھانے کے لیے گندم کے دانے ہیں اور پینے کے لیے فرات کا پانی ہے۔ ❶

[884] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وهب بن إسماعيل قال انا محمد بن قيس عن علي بن ربيعة الوالبي عن علي بن أبي طالب قال جاءه بن التياح فقال يا أمير المؤمنين امتلأ بيت مال المسلمين من صفراء وبيضاء قال الله أكبر قال فقام متوكيا على بن التياح حتى قام على بيت مال المسلمين فقال هذا جناي وخياره فيه وكل جان يده الى فيه يا بن التياح علي بأشياخ الكوفة قال فنودي في الناس فاعطى جميع ما في بيت المسلمين وهو يقول يا صفراء يا بيضاء غري غيري هاوها وهو يقول يا صفراء يا بيضاء غري غيري هاوها حتى ما بقي فيه دينار ولا درهم ثم أمر بنضحه وصلى فيه ركعتين

۸۸۴۔ علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک دن ابن تیاح نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا: امیر المومنین! بیت المال چاندی اور سونے سے بھر گیا ہے تو فرمایا: اللہ اکبر، پھر ابن تیاح کا سہارا لیتے ہوئے کھڑے ہوئے اور بیت المال کے پاس آئے اور کہا: یہ میرا جمع شدہ مال ہے، اس میں عمدہ چیزیں موجود ہیں، جب کہ ہر صاحب مال کا ہاتھ منہ پر ہوتا ہے۔ ابن تیاح! کوفہ کے بوڑھوں کو میرے پاس بلاؤ، چنانچہ لوگوں میں اعلان ہوا، مسلمانوں کے بیت المال کی تمام چیزوں کو لوگوں میں تقسیم کرتے ہوئے فرمائے جا رہے تھے: اے چاندی اور سونے! میرے علاوہ کسی اور کو فریب دینا۔ نیز فرمانے لگے: اے چاندی اور سونے! میرے علاوہ کسی اور کو فریب دینا۔ یہاں تک کہ درہم و دینار میں سے کچھ بھی نہ بچا، پھر صاف کرنے کا حکم دیا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ ❷

[885] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع نا مسعر عن أبي بحر عن شيخ لهم قال رأيت على علي إزارا غليظا قال اشتريته بخمسة دراهم فمن اربحني فيه درهما بعته ورأيت معه دراهم مصرورة فقال هذه بقية نفقتنا من ينبع

۸۸۵۔ ابو بحر رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاد سے روایت کرتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک موٹی شلوار تھی، وہ فرما رہے تھے کہ میں نے اس کو پانچ درہم کے عوض خریدا ہے اور جو بھی ایک درہم منافع دے گا میں اس کو فروخت کر دوں گا، میں نے دیکھا، ان کے بٹوے میں کچھ درہم تھے۔ فرمانے لگے: یہ ہماری کمائی سے نان ونفقہ کے لیے بچا ہوا کچھ مال ہے۔ ❸

[886] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا يحيى بن سعيد عن أبي حيان قال حدثني مجمع وهو التيمي ان عليا كان يأمر ببيت المال فيكنس ثم ينضح ثم يصلي رجاء ان يشهد له يوم القيامة انه لم يحبس فيه المال عن المسلمين

۸۸۶۔ مجمع تیمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بیت المال میں جھاڑو لگواتے، پھر پانی چھڑکوا کر وہاں نماز پڑھتے، اِس اُمید سے کہ قیامت کے دن یہ بیت المال گواہی دے کہ علی (رضی اللہ عنہ) نے مال کو مسلمانوں سے نہیں روکا۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل لیث وھو ابن ابی سلیم؛ تخریج: کتاب الزہد للہناد: 2/107

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ ذکرہ الطبری فی الذخائر؛ ص: 101

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لجہالۃ شیخ ابی بحر؛ تخریج: کتاب الزہد لاحمد بن حنبل؛ ص: 130

❹ تحقیق: اسنادہ حسن؛ ذکرہ الطبری فی الذخائر؛ ص: 101

[887] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا بهز هو بن أسد قثنا جعفر هو بن سليمان قثنا مالك بن دينار قال حدثتني عجوز من الحي زوج أبو موسى الأشعري بعض بنيه فأولم عليه فدعا الناس قالت فأتى علي قيل قيل جاء أمير المؤمنين ففتحت باب الدار قالت فدخل علي وفي يده درة وعليه قميص ليس له جربان

۸۸۷۔ مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے حی قبیلہ کی ایک بڑھیا نے بیان کیا کہ سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بیٹے کی شادی تھی، ولیمہ میں دعوت عام تھی، اس بڑھیا نے بیان کیا: اس وقت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ آئے، کہا گیا کہ امیر المومنین آئے ہیں، گھر کا دروازہ کھولا گیا، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے، ان کے ہاتھ میں درّہ تھا اور انہوں نے بغیر گریبان کے قمیص پہن رکھی تھی۔ ❶

[888] نا عبد الله نا أبي حدثنا يحيى بن آدم قثنا مندل عن مطرف عن أبي إسحاق عن سعيد بن وهب عن عبد الله قال ما تقولون ان أعلم أهل المدينة بالفرائض علي بن أبي طالب

۸۸۸۔ سیّدنا سعید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمام اہل مدینہ میں سے علم الفرائض (وراثت کے مسائل) کے بڑے عالم سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❷

[889] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو المنذر إسماعيل بن عمر قال نا سفيان عن سعيد بن عبيد عن علي بن ربيعة ان عليا كانت له امرأتان كان إذا كان يوم هذه اشترى لحما بنصف درهم وإذا كان يوم هذه اشترى لحما بنصف درهم

۸۸۹۔ علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں تھیں، جب ایک کی باری ہوتی تو اس کے لیے آدھے درہم کا گوشت لاتے اور جب دوسری کی باری آتی تو اس کے لیے بھی آدھے درہم کا گوشت لاتے۔ ❸

[890] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو عمرو الأزدي نصر بن علي قثنا بشر يعني بن المفضل عن أبي هارون الغنوي عن حطان بن عبد الله قال قال علي تدرون كيف أبواب جهنم قال قلنا كنحو هذه الأبواب قال لا ولكنها هكذا ووضع يده فوق وبسط أبو عمرو يده على يده

۸۹۰۔ حطان بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو جہنم کے دروازے کیسے ہیں؟ ہم نے کہا: عام دروازوں کی طرح ہوں گے، فرمایا: نہیں بلکہ اس طرح ہیں، اپنے ہاتھ کو اوپر رکھا (یعنی ہول کی طرح دروازے ہوں گے) ابوعمرو نے اپنے ہاتھ کے اوپر ہاتھ رکھ کر کیفیت بیان کی۔ ❹

[891] حدثنا عبد الله قال حدثني علي بن حكيم الأودي قثنا شريك عن الأجلح عن بن أبي مليكة قال لما أرسل عثمان إلى علي في اليعاقيب وجده متزرا بعباءة محتجزا العقال وهو يهنأ بعيرا له

۸۹۱۔ ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس یعاقیب (علاقے کا نام) بھیجا تو میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو اس حال میں پایا کہ انہوں نے گرہ کے بغیر شلوار پہن رکھی تھی اور اپنے اونٹ کی تیل سے مالش کر رہے تھے۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: لم اقف علیہ

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف مندل بن علی العنزی ابوعبداللہ الکوفی یقال اسمہ عمرو ومندل لقبہ فہو ضعیف؛ تخریج: الاستیعاب لابن عبدالبر: 41/3

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: کتاب الزہد لاحمد بن حنبل؛ ص: 131؛ ذخائر العقبی للطبری؛ ص: 101

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: کتاب الزہد لاحمد بن حنبل؛ ص: 131

❺ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: کتاب زیادات الزہد لعبداللہ بن احمد؛ ص: 131

[892] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو معمر قثنا أبو أسامة عن سفيان عن الأعمش قال كان علي يغدى ويعشي ويأكل هو من شيء يجيئه من المدينة

۸۹۲۔ اعمش رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ ناشتہ کرتے، رات کا کھاتے اور ہر وہ چیز تناول فرماتے جو مدینہ منورہ سے آتی تھی۔ ❶

[893] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو عبد الله السلمي قثنا إبراهيم بن عيينة عن سفيان الثوري عن عمرو بن قيس قال قيل لعلي يا أمير المؤمنين لم ترفع قميصك قال يخشع القلب ويقتدي به المؤمن

۸۹۳۔ عمرو بن قیس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ کسی نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا: امیر المومنین! آپ اپنی قمیص کیوں اُوپر کرتے ہیں؟ تو فرمایا: اس دل کو خوف آتا ہے اور مسلمان اس کی پیروی کرتا ہے۔ ❷

[894] حدثنا عبد الله قال حدثني أحمد بن عبد الله الدورقي قثنا عبد الرحمن بن مهدي قال حدثنا سفيان عن عمرو بن قيس عن عدي بن ثابت ان عليا أتي بفالوذج فلم يأكله قال أبو عبد الرحمن وذكر الفالوذج قال ما رأيته أكله قط يعني أباه رحمه الله

۸۹۴۔ سیّدنا عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے سامنے فالودہ (۱) پیش کیا گیا، مگر انہوں نہ کھایا۔ جب فالودہ کا تذکرہ کیا گیا تو ابوعبدالرحمٰن نے کہا: میرے والد رحمہ اللہ نے کبھی فالودہ نہیں کھایا۔ ❸

(۱)۔ اس کے اجزائے ترکیبی آٹا، گھی اور چینی ہیں، جسے عام طور "چوری" کا نام دیا جاتا ہے، نہ کہ اس سے مراد وہ فالودہ ہے جو ہمارے ہاں مشہور ہے۔

[895] حدثنا عبد الله قال حدثني أحمد بن إبراهيم نا عبد الصمد نا عمران وهو القطان قثنا زياد بن مليح ان عليا أتي بشيء من خبيص فوضعه بين أيديهم فجعلوا يأكلون فقال علي ان الإسلام ليس ببكر ضال ولكن قريش رأت هذا فتناحرت عليه

۸۹۵۔ زیاد بن ملیح رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس حلوہ لایا گیا تو انہوں نے اسے لوگوں کے سامنے رکھا، لوگوں نے کھانا شروع کر دیا تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام کوئی گمشدہ اونٹ کی مانند نہیں لیکن قریش نے جب اس کو دیکھا تو مخالفت پر اُتر آئے۔ ❹

[896] حدثنا عبد الله قال حدثني علي بن حكيم الأودي نا شريك عن موسى الطحان عن مجاهد عن علي قال جئت إلى حائط أو بستان فقال لي صاحبه دلو وتمرة فدلوت دلوا بتمرة فملأت كفي ثم شربت من الماء ثم جئت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بملء كفي فأكل بعضه وأكلت بعضه

۸۹۶۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں کسی باغ میں گیا، باغبان نے مجھے کہا: یہ پانی کا ڈول اور کھجوریں ہیں (تناول فرمالیں)۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے پانی پیا اور کچھ کھجوریں ساتھ لے لیں۔ کھجوروں کی مٹھی بھرے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو کچھ میں نے اور کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھائیں۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانہ منقطع رجالہ ثقات؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 28/3

❷ تحقیق: ابوعبداللہ السلمی ذکرہ الخطیب فی تاریخ بغداد وسکت عنہ والباقون ثقات لکن ہذا الحدیث منقول باسنادہ صحیح؛
تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 28/3؛ کتاب الزہد لابن ابی عاصم؛ ص: 131؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 83/1

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: زوائد الزہد لعبداللہ بن احمد؛ ص: 131

❹ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: کتاب الذخائر للطبری؛ ص: 101

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانہ منقطع ورجالہ رجال الحسن؛ تخریج: کتاب الزہد لابن ابی عاصم: 131/1؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 71/1

[897] حدثنا عبد الله قال حدثني زكريا بن يحيى الكساني قثنا بن فضيل عن الأعمش عن مجمع التيمي عن يزيد عن محجن قال كنا مع علي وهو بالرحبة فدعا بسيف فسلة فقال من يشتري سيفي هذا فوالله لو كان عندي ثمن إزار ما بعته

۸۹۷۔ محجن سے روایت ہے کہ ہم ایک وسیع میدان میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، انہوں نے اپنی تلوار منگوا کر بے نیام کی اور فرمایا: میری تلوار کو کون خریدے گا؟ اللہ کی قسم اگر میرے پاس شلوار خریدنے کے پیسے ہوتے تو میں اس تلوار کو کبھی بھی فروخت نہ کرتا۔ ❶

[898] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو سعيد الأسدي عباد بن يعقوب قثنا عبد الله بن عبد القدوس عن الأعمش عن موسى بن طريف عن عباية قال قال علي احاج الناس يوم القيامة بتسع بإقام الصلاة وايتاء الزكاة والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر والعدل في الرعية والقسم بالسوية والجهاد في سبيل الله وإقامة الحدود واشباهه

۸۹۸۔ عبایہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں قیامت کے دن لوگوں سے نو (۹) چیزوں کے بارے میں جھگڑا کروں گا۔ نماز، زکوٰۃ، نیکی کا حکم، برائی سے روکنا، رعایا کے ساتھ انصاف، مال میں برابر (منصفانہ) تقسیم اور جہاد فی سبیل اللہ، حدود کو قائم کرنے کے متعلق اور اس کے مشابہہ دوسری چیزیں۔ ❷

[899] حدثنا عبد الله قال حدثني علي بن حكيم قثنا شريك عن عاصم بن كليب الجرمي عن محمد بن كعب القرظي قال سمعت عليا قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم واني لأربط على بطني الحجر من الجوع وان صدقتي اليوم لأربعون الفا

۸۹۹۔ محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: میں غربت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شدت بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا، مگر آج خوش حالی کا یہ عالم ہے کہ میں یومیہ 40 ہزار (درہم) صدقہ کرتا ہوں۔ ❸

[900] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو معمر قثنا هشيم قال أنا إسماعيل بن سالم عن عمار الحضرمي عن زاذان أبي عمر ان رجلا حدثه ان عليا سأل رجلا عن حديث في الرحبة فكذبه فقال إنك قد كذبتني فقال ما كذبتك قال فادعو الله عليك إن كنت قد كذبتني ان يعمي الله بصرك قال فدعا الله عز وجل أن يعميه فعمى

۹۰۰۔ زاذان، ابوعمر سے روایت ہے کہ مجھے ایک شخص نے بتایا کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے رحبہ میں کسی بات کے متعلق پوچھا تو اُس نے غلط بتایا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے غلط بیانی کی ہے، اُس نے انکار کیا تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھے جھوٹا نہیں سمجھتا، البتہ تُو غلط بیانی کر رہا ہے، تو میں بددُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تجھے اندھا کر دے۔ جب انہوں نے اللہ عزّوجل سے بددُعا کی تو وہ آدمی اندھا ہو گیا۔ ❹

[901] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي عن أبي معاوية عن الأعمش عن عمرو بن مرة عن أبي صالح قال دخلت على أم كلثوم بنت علي فإذا هي تمشط في ستر بيني وبينها فجاء حسن وحسين فدخلا عليها وهي جالسة تمتشط فقالا الا تطعمون أبا صالح

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل زکریا الکسائی متروک؛ تخریج: کتاب الزہد لاحمد بن حنبل؛ ص:131

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً و موضوع فیہ کذابان متروکان؛ تخریج: التمہید لابن عبدالبر: 284/2

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل شریک؛ تخریج: الکنی والاسماء للدولابی: 163/2

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لجہالۃ شیخ زاذان؛ تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری: 29/1/4؛ الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 391/1/3

شيئا قال فاخرجوا لي قصعة فيها مرق بحبوب قال فقلت تطعموني هذا وانتم امراء فقالت أم كلثوم يا أبا صالح كيف لو رأيت أمير المؤمنين يعني عليا وأتى باترج فذهب حسن يأخذ منه اترجة فنزعها من يده ثم أمر به فقسم بين الناس

۹۰۱۔ ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں سیّدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کے پاس آیا، وہ پردے میں کنگھی کر رہی تھیں، اس وقت سیّدنا حسن اور سیّدنا حسین رضی اللہ عنہما تشریف لائے، وہ بیٹھی ہوئی کنگھی کر رہی تھیں، تو انہوں نے کہا: کیا تم نے ابوصالح کو کچھ نہیں کھلایا؟ تو وہ ایک برتن لائے جس میں دانہ دار شوربہ تھا، میں نے کہا: تم شہزادے ہو کر بھی مجھے یہ کھلا رہے ہو؟ سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: اگر آپ امیر المومنین سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھتے کہ ایک دن وہ مالٹا لائے، سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھ سے مالٹا لے لیا، تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فوراً ان کے ہاتھ سے چھین کر لوگوں میں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ (1)

[902] حدثنا عبد الله قال حدثني علي بن مسلم قثنا أبو عامر قثنا محمد بن طلحة عن زبيد عن أخيه قال سمعت عليا إذا جيء بالأموال وضعها في الرحبة يقول

هذا جناي وخياره فيه إذ كل جان يده إلى فيه

۹۰۲۔ زبید اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس بہت زیادہ مال آیا تو انہوں نے اس کو ایک وسیع میدان میں رکھوایا اور یہ شعر پڑھا:

''یہ میرا جمع شدہ مال ہے، اس میں عمدہ چیزیں موجود ہیں جب کہ ہر صاحب مال کا ہاتھ منہ پر ہوتا ہے۔'' (2)

[903] حدثنا عبد الله قال حدثني علي بن مسلم قثنا عبيد الله بن مومى عن عثمان بن ثابت أبي عبد الرحمن الهمداني عن جدته عن أبيها قال أتى على دار فرات فقال لخياط أتبيع القميص أتعرفني قال نعم قال لا حاجة لي فيه فأتى آخر فقال أتعرفني قال لا قال بعني قميص كرابيس قال فباعه ثم قال له مد يد القميص فلما بلغ أطراف أصابعه قال اقطع ما فوق ذلك وكفه ولبسه فقال الحمد لله الذي كساني ما أتوارى به وأتجمل به في خلقه

۹۰۳۔ ابوعبدالرحمٰن ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی دادی سے وہ اپنے باپ سے بیان کرتی ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرات کے گھر آئے، درزی سے کہا: یہ قمیص بیچو گے؟ اور کیا تم مجھے جانتے ہو؟ درزی نے کہا: ہاں!، فرمایا: پھر مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے، پھر دوسرے کے پاس آ کر کہا: کیا تم مجھے جانتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، فرمایا: یہ کرابیسی قمیص مجھے فروخت کر دو؟ اس نے بیچ دی تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اس کے بازو لمبے کرو، جب وہ ان کی انگلیوں تک پہنچ گئی تو فرمایا: ہاتھ سے اضافی قمیص کاٹ کر باقی سلائی کر دو، پھر پہن کر یہ دُعا پڑھی: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے مجھے کپڑے پہنائے، جس سے میں ستر پوشی کرتا ہوں اور لوگوں میں اپنے آپ کو خوبصورت بناتا ہوں۔ (3)

[904] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو عبد الله الأسدي عبادة بن زياد بن مومى قثنا محمد بن أبي حفص العطار عن عمران بن مسلم عن أبي إسحاق عن عبيدة السلماني قال صحبت عبد الله بن مسعود سنة ثم صحبت عليا فكان فضل علي على عبد الله في العلم كفضل المهاجر على الأعرابي

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 281/3

(2) تحقیق: اخو زبید بن الحارث الیامی لم اجدہ والباقون ثقات؛ تخریج: کتاب الاموال لابی عبید؛ ص: 384

(3) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: کتاب الذخائر للطبری؛ ص: 101

۹۰۴۔ عبیدہ سلمانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں ایک سال سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہا پھر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا تو میں نے سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو علمی اعتبار سے اس قدر صاحب فضیلت پایا جتنا کوئی مہاجر صحابی کسی دیہاتی شخص پر فضیلت رکھتا ہے۔ (۱)

[905] حدثنا عبد الله قثنا علي بن مسلم نا عبيد الله بن موسى عن عثمان بن ثابت يعني الهمداني أبو عبد الرحمن عن جدته عن أبيها قال كان إذا أتى بيت المال قال يعني عليا قال غري غيري فيقسمه حتى لا يبقى منه شيء ثم يكنسه ويصلي فيه ركعتين

۹۰۵۔ ابو عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ اپنے نانا سے روایت کرتے ہیں کہ جب سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بیت المال آتے تو سیّدنا علی فرماتے: میرے علاوہ کسی اور کو دھوکہ دینا، چنانچہ تمام چیزوں کو لوگوں پر تقسیم کرتے، پھر وہاں جھاڑو لگوا کر دو رکعت نماز ادا کرتے۔ (۲)

[906] حدثنا عبد الله قال حدثني إسماعيل أبو معمر قال حدثناه جرير عن سفيان بن عيينة قال قال علي بن أبي طالب تعلموا العلم فإذا علمتموه فاكظموا عليه ولا تخلطوه بضحك فتمجه القلوب قال أبو معمر قلت لسفيان بن عيينة ان جريرا حدثنا به عنك فممن سمعته أنت قال حدثنيه حسن بن حي

۹۰۶۔ سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو! علم حاصل کرو اور جب حاصل کرو تو اسے نگل جاؤ (یعنی اپنے دل میں جذب کرلو) اور اس کے ساتھ ہنسی مذاق کی آمیزش مت کرو تاکہ دل اسے باہر نہ پھینکے۔

ابومعمر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: بلاشبہ جریر رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں آپ کے حوالے سے بیان کیا ہے، البتہ آپ نے کس سے سنا ہے، انہوں نے کہا: مجھے حسن بن حی نے بیان کیا ہے۔ (۳)

[907] حدثنا عبد الله قال حدثني إسماعيل أبو معمر قثنا زافر بن سليمان عن أبي سنان الشيباني قال حدثني رجل بهراة قال رأيت علي بن أبي طالب يمشي إلى العيد

۹۰۷۔ ابوسنان شیبانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھے ہرات میں ایک آدمی نے کہا: میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو عیدگاہ کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ (۴)

[908] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حسين بن محمد قثنا شريك عن أبي المغيرة وهو عثمان بن المغيرة عن زيد بن وهب قال قدم علي على وفد من أهل البصرة منهم رجل من رؤوس الخوارج يقال له الجعد بن بعجة فخطب الناس فحمد الله وأثنى عليه وقال يا علي اتق الله فإنك ميت وقد علمت سبيل المحسن يعني بالمحسن عمر ثم قال إنك ميت فقال علي كلا والذي نفسي بيده بل مقتول قتلا ضربة على هذا يخضب هذه قضاء مقضي وعهد معهود وقد خاب من افترى ثم عاتبه في لبوسه فقال ما يمنعك أن تلبس قال ما لك وللبوسي إن لبوسي هذا أبعد من الكبر وأجدر أن يقتدي به المسلم

۹۰۸۔ زید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اہل بصرہ کے خارجیوں کے ایک وفد کے پاس آئے، جن کا

---

(۱) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف محمد بن ابی حفص العطار؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 561

(۲) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 884

(۳) تحقیق: اسنادہ ضعیف لاعضالہ ورجالہ ثقات؛ تخریج: سنن الدارمی: 1/ 143

(۴) تحقیق: اسنادہ ضعیف لابہام شیخ ابی سنان؛ تخریج: سنن ابن ماجۃ: 1/ 41

سردار جعد بن بعجہ تھا، اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد کہا: علی! اللہ سے ڈرو، بے شک تم مرنے والے ہو اور تم محسن (یعنی سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ) کا راستہ جانتے ہو، یقیناً تم مرنے والے ہو، تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! اللہ کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں شمشیر لگنے سے شہید کیا جاؤں گا، جس سے یہ (سر اور ڈاڑھی) خون آلود ہو گی، یہ ایک فیصلہ ہے جو ہو چکا ہے، ایک مقررہ وعدہ ہے جو پورا ہونے والا ہے، یقیناً جھوٹ باندھنے والا خسارے میں ہے، پھر اس شخص نے لباس کے متعلق اعتراض کیا اور کہا: تم لباس پورا کیوں نہیں پہنتے؟ تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے لباس سے آپ کا کیا تعلق؟ کیونکہ یہ میرا لباس تو تکبر سے دوری کی علامت ہے، چاہیے کہ ہر مسلمان اس کی پیروی کرے۔ ❶

[909] حدثنا عبد الله قال أنا علي بن حكيم قال أنا شريك عن عثمان بن أبي زرعة عن زيد قال قدم علي على قوم من أهل البصرة من الخوارج فيهم رجل يقال له الجعد بن بعجة فقال له اتق الله يا علي فإنك ميت فقال علي بل مقتول قتلا ضربة على هذا تخضب هذه يعني لحيته ورأسه عهد معهود وقضاء مقضي وقد خاب من افترى وعاتبه في لباسه فقال ما لكم وللباسي هو أبعد من الكبر وأجدر أن يقتدي بي المسلم

۹۰۹۔ زید بن وہب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اہل بصرہ کے خارجیوں کے ایک وفد کے پاس آئے، اس میں ایک شخص تھا جسے جعد بن بعجہ کہا جاتا تھا، اس شخص نے کہا: علی! اللہ سے ڈرو، بے شک تم مرنے والے ہو تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! بلکہ میں شمشیر لگنے سے شہید کیا جاؤں گا، جس سے سر اور ڈاڑھی خون آلود ہو گی، یہ ایک مقررہ وعدہ ہے جو پورا ہونے والا ہے، ایک فیصلہ ہے جو ہو چکا ہے، یقیناً جھوٹ باندھنے والا نامراد ہے، پھر اس شخص نے لباس کے متعلق اعتراض کیا تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے لباس سے آپ کا کیا تعلق؟ کیونکہ یہ میرا لباس تو تکبر سے دوری کی علامت ہے، چاہیے کہ ہر مسلمان اس کی پیروی کرے۔ ❷

[910] حدثنا عبد الله قال حدثني سفيان بن وكيع قثنا أبو غسان عن أبي داود المكفوف عن عبد الله بن شريك عن حبة وهو العرني عن علي انه أتى بفالوذج فوضع قدامه فقال انك لطيب الريح حسن اللون طيب الطعم ولكني أكره أن اعود نفسي ما لم تعتاد

۹۱۰۔ حبہ عرنی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے سامنے فالودہ (1) لایا گیا تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری خوشبو اور رنگت بہت اچھی ہے، ذائقہ بھی مزیدار ہے لیکن میں اپنے نفس کو اس طرح کی چیزوں کا عادی نہیں بنانا چاہتا جس کی اسے عادت نہ ہو۔ ❸

ا۔ اس کے اجزائے ترکیبی آٹا، گھی اور چینی ہیں، جسے عام طور ''چوری'' کا نام دیا جاتا ہے، نہ کہ اس سے مراد وہ فالودہ جو ہمارے ہاں مشہور ہے۔

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: کتاب الذخائر للطبری؛ ص:101

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 143/3

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف فیہ متروک وضعیفان سفیان بن وکیع بن الجراح الرواسی ابو محمد الکوفی ضعیف؛
تخریج: کتاب زیادات الزہد لعبداللہ بن احمد؛ ص:133

[911] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن يحيى الأزدي قثنا الوليد بن القاسم قثنا مطير بن ثعلبة التميمي قثنا أبو النوار بياع الكرابيس قال أتاني علي بن أبي طالب ومعه غلام له فاشترى مني قميص كرابيس قال لغلامه اختر أيهما شئت فأخذ أحدهما وأخذ علي الآخر فلبسه ثم مد يده فقال اقطع الذي يفضل من قدر يدي فقطعه وكفه فلبسه وذهب

۹۱۱۔ ابوالنوار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کرابیسی کپڑا بیچتے تھے، میرے پاس سیّدنا علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے، ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا، انہوں نے مجھ سے کرابیسی قمیص خریدی، اپنے غلام کو کہا: ان دونوں میں سے کوئی ایک پسند کر لے تو اس نے ان میں سے ایک لے لی تو دوسری سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے لے کر پہنی، پھر اپنے بازو کو لمبا کیا تو فرمایا: ہاتھ سے اضافی کپڑا کاٹ دو، چنانچہ اس نے کاٹ کر باقی کو سلائی کر دیا تو آپ رضی اللہ عنہ پہن کر چلے گئے۔ (1)

[912] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الله بن مطيع بن راشد قثنا هشيم عن إسماعيل بن سالم عن أبي سعد الأزدي وكان إماما من أئمة الأزد قال رأيت عليا أتى السوق فقال من عنده قميص صالح بثلاثة دراهم فقال رجل عندي فجاء به فأعجبه قال فلعله خير من ذاك قال لا ذاك ثمنه قال فرأيت عليا يقرض رباط الدراهم من ثوبه فأعطاه فلبسه فإذا هو يفضل على أطراف أصابعه فأمر فقطع ما فضل عن أطراف أصابعه

۹۱۲۔ ازدی امام ابوسعد ازدی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو بازار آتے دیکھا، انہوں نے کہا: کسی کے پاس تین درہم قیمت کی اچھی قمیص ہے؟ ایک شخص نے کہا: میرے پاس۔ وہ لے کر آیا تو انہیں پسند آگئی، لگتا ہے کہ اس سے وہ قمیص بہتر ہے، اس نے کہا: وہ مہنگی ہے، راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اپنے کپڑوں سے درہم رکھنے کی جگہ (یعنی جیب) کاٹ رہے تھے، تو درہم دے کر قمیض لے کر پہن لی، جب دیکھا تو وہ انگلیوں سے زیادہ لمبی تھی، پھر انہوں نے انگلیوں سے زائد کٹوا دی۔ (2)

[913] حدثنا عبد الله قال حدثني نصر بن علي الجهضمي نا سفيان بن عيينة عن عاصم بن كليب عن أبيه ان عليا قسم ما في بيت المال على سبعة اسباع ثم وجد رغيفا فكسره سبع كسر ثم دعا امراء الأجناد فأقرع بينهم

۹۱۳۔ عاصم بن کلیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے بیت المال سات حصوں میں تقسیم کر دیا تو ایک روٹی بچی تھی تو اس کو بھی سات حصوں میں کاٹ کر لشکروں کے امیروں میں بہ ذریعہ قرعہ اندازی بانٹ دیا۔ (3)

[914] حدثنا عبد الله قال حدثني نصر بن علي قثنا سفيان عن عمار يعني بن أبي الجعد عن أبيه قال رأيت الغنم تيعر في بيت مال علي فيقسمه

۹۱۴۔ ابوجعد رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے بیت المال میں بکریوں کو آوازیں نکالتے ہوئے دیکھا جو کہ انہوں نے تقسیم کیں۔ (4)

---

(1) تحقیق: مطیر سکت عنہ البخاری وابوالنوار لم اجدہ؛ تخریج: کتاب زیادات الزہد لعبداللہ بن احمد؛ ص:133؛ التاریخ الکبیر للبخاری:4/2/21

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم:1/83

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الاستیعاب لابن عبدالبر:3/49

(4) تحقیق: عمار بن ابی الجعد لم اجدہ وابوالجعد ہو الضمری قیل اسمہ اورع وقیل عمرو قیل جنادۃ صحابی لہ حدیث قیل قتل یوم الجمل، انظر: التقریب التہذیب لابن حجر:2/405؛ تخریج: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم:7/300

[915] حدثنا عبد الله قال حدثني نصر بن علي نا سفيان عن الأعمش عن رجل ان عليا كان إذا قسم ما في بيت المال نضحه ثم صلى فيه ركعتين

۹۱۵۔ امام اعمش بن مہران رحمۃ اللہ علیہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ جب سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بیت المال کا سب کچھ تقسیم کر لیتے تو اسے صاف کرا کر اس میں دو رکعت نماز ادا کرتے۔ ❶

[916] حدثنا عبد الله قال حدثني سريج بن يونس قثنا علي بن هاشم عن صالح بياع الأكسية عن أمه أو جدته قالت رأيت علي بن أبي طالب اشترى تمرا بدرهم فحمله في ملحفته فقالوا نحمل عنك يا أمير المؤمنين قال لا أبو العيال أحق ان يحمل

۹۱۶۔ صالح رحمۃ اللہ علیہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو ایک درہم کی کھجوریں خریدتے دیکھا جن کو وہ اپنے کندھوں پر اٹھا کر لا رہے تھے، لوگوں نے کہا: امیر المومنین! ہمیں اُٹھانے دیجیے! تو فرمایا: نہیں! بچوں کا باپ زیادہ حقدار ہے کہ وہ خود اُٹھائے۔ ❷

[917] حدثنا عبد الله قال حدثني سريج بن يونس قثنا علي بن هاشم عن إسماعيل عن أم موسى خادم كانت لعلي قال قلت يا أم موسى فما كان لباسه يعني عليا قالت الكرابيس السنبلانية

۹۱۷۔ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی خادمہ ام موسیٰ سے پوچھا کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا لباس کس طرح کا تھا تو وہ کہنے لگیں: کھردرا کپڑا تھا۔ ❸

[918] حدثنا عبد الله قال حدثني سريج قال نا علي بن هاشم وهو ابن الزبد عن الضحاك بن عمير قال رأيت قميص علي بن أبي طالب الذي اصيب فيه كرابيس سنبلانية ورأيت أثر دمه عليه كهيئة الدردى

۹۱۸۔ ضحاک بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو شہادت کے بعد کھردرا قمیص میں دیکھا، اس میں بھنور کی طرح خون کے نشانات بھی دیکھے۔ ❹

[919] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو عامر العدوي وهو حوثرة بن اشرس قال أخبرني عقبة بن أبي الصهباء أبو خزيم الباهلي عن أبيه قال رأيت علي بن أبي طالب بشط الكلأ يسأل عن الاسعار

۹۱۹۔ ابوخریم باہلی رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے باپ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو شط الکلاء (جگہ کا نام ہے) میں دیکھا وہاں وہ نرخ (ریٹ) کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ ❺

[920] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو عمار العدوي قال أخبرني فضالة بن عبد الملك عن كريمة بنت همام الطابية قالت كان علي يقسم فينا الورس بالكوفة قال فضالة حملناه على العدل منه رضى الله تعالى عنه

۹۲۰۔ کریمہ بنت ہمام رحمۃ اللہ علیہا سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں ہمیں رنگ دار کپڑے تقسیم کرتے تھے، فضالہ کہتے ہیں: آپ کے انصاف کی بدولت ہمیں یہ حاصل ہوا۔ ❻

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لابہام الراوی عن علی ومضیٰ باسناد صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم:886

❷ تخریج: کتاب الزہد لاحمد بن حنبل؛ ص:133

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: لم اقف علیہ

❹ تحقیق: الضحاک بن عمیر لم اجدہ والباقون ثقات؛ تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 271/3

❺ تحقیق: ابوالصہباء والد عقبۃ ذکرہ ابن ابی حاتم فی الجرح: 394/2/4؛ وسکت عنہ والباقون ثقات؛ تخریج: ذخائر العقبیٰ للطبری: ص:109

❻ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری: 126/1/4

[921] حدثنا عبد الله قال حدثنا أبو معمر عن بن عيينة قال كان علي بن أبي طالب يقول كفوا عني عن خفق نعالكم فإنها مفسدة لقلوب نوكى الرجال

۹۲۱۔ سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے اپنے جوتوں کی آہٹ دور کرو، کیونکہ یہ آواز بے وقوف انسان کے دلوں کو خراب کرتی ہے۔ ❶

[922] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا وكيع عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن عمرو بن حبشي قال خطبنا الحسن بن علي بعد قتل علي فقال لقد فارقكم رجل أمس ما سبقه الاولون بعلم ولا أدركه الآخرون ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليبعثه ويعطيه الراية فلا ينصرف حتى يفتح له وما ترك من صفراء ولا بيضاء الا سبعمائة درهم من عطائه كان يرصدها لخادم أهله

۹۲۲۔ عمرو بن حبشی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: یقیناً تم سے کل وہ شخص جدا ہو گیا جس سے علم میں اولون (قدیم علمائے کرام) آگے نہیں تھے اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کا مقام پائیں گے۔ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جھنڈا دیتے اور جہاد کے لیے روانہ کرتے وہ تب لوٹتے جب ان کو فتح ملتی اور انہوں نے اپنے اہل وعیال کے لیے سوائے 700 درہم کے کچھ بھی نہیں چھوڑا تا کہ اس سے گھر والوں کے لیے خادم کا بندوبست کیا جائے۔ ❷

[923] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا وكيع عن سفيان عن عمرو بن قيس قال رئي على علي ثوب مرقوع فعوتب في لباسه فقال يقتدي المؤمن ويخشع القلب

۹۲۳۔ عمرو بن قیس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پیوند شدہ کپڑوں کو دیکھ کر کسی نے اعتراض کیا تو فرمایا: مسلمان اس کی پیروی کرتے ہیں اور یہ دل میں خشیت الٰہی پیدا کرتا ہے۔ ❸

[924] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن شريك عن عثمان الثقفي عن زيد بن وهب أن بعجة عاتب عليا في لباسه فقال يقتدي المؤمن ويخشع القلب

۹۲۴۔ زید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے لباس کو دیکھ کر کسی نے اعتراض کیا تو انہوں نے فرمایا: مسلمان اس کی پیروی کرتے ہیں اور یہ دل میں خوف پیدا کرتا ہے۔ ❹

[925] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا بن نمير قال وانا أبو حبان التيمي عن مجمع أبي رجاء قال خرج علي معه سيف الى السوق فقال من يشتري مني هذا ولو كان عندي ثمن إزار لم أبعه قال قلت يا أمير المؤمنين أنا أبيعك وأنسئك إلى العطاء

۹۲۵۔ ابورجاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اپنی تلوار لے کر (بیچنے کے لیے) بازار کی طرف نکلے تو انہوں

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ ورجالہ ثقات؛ تخریج: سنن الدارمی: 1/144

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 3/246؛ ح: 1719؛ صحیح ابن حبان: 922؛ المصنف لابن ابی شیبۃ: 6/369؛ ح: 32094؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/154؛ ح: 4688

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف عمرو بن قیس ھو الملائی لم یدرک علیا؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/128

❹ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/143

نے فرمایا: مجھ سے یہ کون خریدے گا؟ اور اگر میرے پاس شلوار خریدنے کے پیسے ہوتے تو میں اس (تلوار) کو کبھی بھی فروخت نہ کرتا، میں نے کہا: امیر المومنین! میں فی الحال آپ کو شلوار فروخت کر رہا ہوں؛ البتہ باقی معاملہ عطیات آنے تک مؤخر کرتا ہوں۔ ❶

[926] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا يحيى بن يمان قال أخبرني مجالد عن الشعبي قال ما ترك علي الا سبعمائة درهم من عطائه أراد ان يشتري بها خادما

۹۲۶۔ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی آمدنی سے اپنے اہل وعیال کے لیے 700 درہم کے علاوہ کچھ بھی نہیں چھوڑا تا کہ ان کے اہل عیال اس (سات سو درہم) سے خادم خرید لیں۔ ❷

[927] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا حجاج قثنا شريك عن عاصم بن كليب عن محمد بن كعب القرظي عن علي قال لقد رأيتني مع رسول الله صلى الله عليه وسلم واني لاربط الحجر على بطني من الجوع وان صدقتي اليوم لاربعون الفا

۹۲۷۔ محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں غربت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شدت بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا، مگر آج میری خوش حالی کا یہ عالم ہے کہ میں یومیہ چالیس (۴۰) ہزار (درہم یا دینار) صدقہ کرتا ہوں۔ ❸

[928] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عبيدة وهو بن حميد قال حدثني عمار الدهني عن حبيب بن أبي ثابت ان حسينا كان يريد ان يحرم ومعه اصحابه فقدم إليهم طيبا فادهنوا به وادهن هو بزيت

۹۲۸۔ حبیب بن ابی ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ احرام باندھا، کسی نے خوشبو لگانے کے لیے پیش کی تو سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ نے تیل لگایا اور ان کے ساتھیوں نے خوشبو لگائی۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف وجمع ہو ابن سمعان لم یدرک علیا؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 897

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل یحییٰ بن یمان ومجالد؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 922

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف شریک صدوق سیئ الحفظ والباقون ثقات؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 899

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف؛ حبیب بن ابی ثابت ثقہ مدلس ولم یصرح بحضورہ القصۃ وان کان سنہ تحتمل ذالک

امیر المومنین سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا نسب

[929] حدثنا عبد الله بن أحمد قال قال أبي علي رحمه الله بن أبي طالب واسم أبي طالب عبد مناف بن عبد المطلب واسم عبد المطلب شيبة بن هاشم واسم هاشم عمرو بن عبد مناف واسم عبد مناف المغيرة بن قصي واسم قصي زيد بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن الياس بن مضر

۹۲۹۔ عبداللہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میرے والد گرامی (امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا نسب نامہ یہ ہے: علی بن ابی طالب (ابوطالب کا اصل نام عبد مناف تھا) بن عبد المطلب (عبد المطلب کا نام شیبۃ بن ہاشم اور ہاشم کا نام عمرو بن عبد مناف تھا) بن عبد مناف (جس کا نام مغیرۃ بن قصی تھا) بن قصی (جن کا نام زید تھا) بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر تھا۔ [1]

[930] حدثنا به عبد الله بن محمد بن عبد العزيز البغوي قال حدثني إبراهيم بن هاني قال سمعت أحمد بن محمد بن حنبل يقول علي بن أبي طالب وذكر مثله سواء

۹۳۰۔ امام احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح نسب نامہ بتایا ہے۔ [2]

[931] حدثنا عبد الله بن أحمد قال انا عمرو بن محمد الناقد قثنا سفيان قال قال جعفر قتل علي وهو ابن ثمان وخمسين يعني سنة

۹۳۱۔ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بہ وقت شہادت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی عمر 58 سال تھی۔ [3]

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ ذکرہ الحافظ ابن کثیر فی البدایۃ والنہایۃ: 333/7؛ وقال نص علی ذلک الامام احمد وغیر واحد من علماء النسب

[2] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: تقدم فی سابقہ

[3] تحقیق: اسنادہ صحیح الی جعفر وہو الصادق؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 145/3؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 38/3

سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ کا نام ونسب

[932] حدثنا عبد الله بن أحمد قثنا أحمد بن محمد بن يحيى القطان قثنا محمد بن بشر قثنا زكريا عن عامر وهو الشعبي قال أم علي بن أبي طالب فاطمة بنت أسد بن هاشم

۹۳۲۔ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی ماں کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھا۔ ❶

[933] قال وذكر مصعب الزبيري ان أم علي بن أبي طالب فاطمة بنت أسد بن هاشم بن عبد مناف بن قصي وهي أول هاشمية ولدت هاشميا وهاجرت الى النبي صلى الله عليه وسلم وماتت وشهدها النبي صلى الله عليه وسلم .

۹۳۳۔ مصعب زبیری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی ہے۔ یہ پہلی ہاشمی خاتون ہے جس نے ہاشمی (مرد) کو جنم دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی اور وہاں (مدینہ منورہ میں) وفات پائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ان کے جنازہ میں) حاضر ہوئے تھے۔ ❷

[934] حدثنا عبد الله بن محمد البغوي قثنا الحسين بن حماد سجادة قثنا علي بن عابس عن أبي إسحاق قال أبي يا بني تريد ان اريك أمير المؤمنين يعني عليا قلت نعم فرفعني على يديه فإذا أنا برجل أبيض الرأس واللحية أصلع عظيم البطن عريض ما بين المنكبين

۹۳۴۔ ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے باپ نے کہا: اے بیٹے! کیا تم امیر المومنین سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے مجھے اپنے ہاتھوں پر اُٹھایا تو میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ کے سر کے بال اور داڑھی سفید ہو گئی تھی، پیٹ قدرے بڑا اور کندھوں کے درمیان فاصلہ زیادہ تھا۔ ❸

[935] حدثنا عبد الله بن أحمد قثنا سويد بن سعيد قثنا علي بن مسهر عن الأعمش عن أبي سعد التيمي قال كنا نبيع الثياب على عواتقنا ونحن غلمان في السوق فإذا رأينا عليا قد أقبل قلنا بوذا شكنب فقال علي ما يقولون فقيل له يقولون عظيم البطن قال أجل أعلاه علم وأسفله طعام

۹۳۵۔ ابو سعد تیمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم بچپن میں اپنے کندھوں پر بازاروں میں کپڑے فروخت کرتے تھے جب سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو ہم نے کہا: بوذا شکنب، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا کہہ رہے ہیں؟ کسی نے بولا: عظیم البطن (بڑے پیٹ والے)، آپ نے فرمایا: ہاں! مگر پیٹ کا اوپر والا حصہ علم اور نچلا حصہ کھانے کا ہے۔ ❹

❶ تحقیق: اسنادہ حسن الی الشعبی؛ تخریج: معجم الصحابۃ للبغوی؛ ص:418

❷ تحقیق: ذکرہ عن مصعب ہکذا ایضا فی معجم الصحابۃ؛ ص:418

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل علی بن عابس؛ واخرجہ ابن سعد:3/25؛ من طریق صحیح عن ابی اسحاق قال: (رایت علیا فقال لی ابی قم یاعمرو فانظر الی امیر المومنین فقمت الیہ فلم ارہ یخضب لحیتہ ضخم اللحیتہ)

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل سوید ابن سعید بن سہل الہروی؛ تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری:3/137

[936] حدثنا عبد الله بن أحمد قثنا سفيان بن فروخ قثنا أبو هلال نا سوادة بن حنظلة قال رأيت عليا اصفر اللحية

۹۳۶۔ سوادہ بن حنظلہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی ڈاڑھی زرد رنگ کی تھی۔ ❶

[937] حدثنا عبد الله بن أحمد قثنا نصر بن علي قال انا عبد الله بن داود عن مدرك أبي الحجاج قال رأيت عليا له وفرة واتى بصبي فبرك عليه ومسح على رأسه

۹۳۷۔ مدرک ابوحجاج رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا لمبے لمبے بالوں والے تھے ان کے پاس کوئی بچہ لایا گیا تو اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ ❷

[938] حدثنا عبد الله قثنا عبد الله بن عمر قال انا أبو نعيم قثنا حر بن جرموز المرادي عن أبيه قال رأيت عليا وهو يخرج من القصر وعليه قطريتان إزاره الى نصف الساق ورداءه مشمر قريبا منه ومعه الدرة يمشي في الأسواق ويأمرهم بتقوى الله وحسن البيع ويقول أوفوا الكيل والميزان ولا تنفحوا اللحم

۹۳۸۔ جرموز مرادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو محل سے نکلتے ہوئے دیکھا، انہوں نے دو چادریں زیب تن کر رکھی تھیں، ان کی تہبند نصف پنڈلی تک تھی اور چادر سے خود کو لپیٹا ہوا تھا۔ ہاتھ میں دُرّہ لے کر بازار میں گشت فرمایا کرتے تھے۔ لوگوں کو تقویٰ اور خرید و فروخت میں حُسن سلوک کا حکم دیتے اور فرماتے: ناپ تول کو پورا کرو اور گوشت (یعنی ہڈی) سے گودا نہ نکالو۔ ❸

[939] نا عبد الله بن محمد البغوي قثنا سوار بن عبد الله قال حدثني معتمر قال قال أبي حدثني حريث بن مخش ان عليا قتل صبيحة إحدى وعشرين من شهر رمضان

۹۳۹۔ حریث بن مخش رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو ماہ رمضان کی 21ویں تاریخ کو صبح کے وقت شہید کیا گیا۔ ❹

[940] حدثنا عبد الله بن أحمد قال حدثني أحمد بن منصور قثنا يحيى بن بكير المصري قال أخبرني الليث بن سعد ان عبد الرحمٰن بن ملجم ضرب عليا في صلاة الصبح على دهش بسيف كان سمه بالسم ومات من يومه ودفن بالكوفة

۹۴۰۔ لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن ملجم نامی شخص نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ پر نماز فجر میں زہر آلود تلوار سے وار کیا، آپ رضی اللہ عنہ اسی دن وفات پا گئے اور کوفہ میں دفنائے گے۔ ❺

[941] حدثنا عبد الله بن أحمد قثنا سلم بن جنادة قال نا حفص قثنا أبو روق مولى لعلي ان الحسن كبر على علي أربعا

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 26/3

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل مدرک ابی الحجاج؛ تخریج: الاستیعاب لابن عبدالبر: 585/2

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 28/3؛ الاستیعاب لابن عبدالبر: 48/3

❹ تحقیق: حریث بن مخش بتشدید الشین من غیر یاء قالہ ابن ماکولا وقال الذہبی فی المشتبہ وذکرہ البخاری وسکت عنہ؛
تخریج: کتاب الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 262/2/1؛ التاریخ الکبیر للبخاری: 70/1/2

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح الی اللیث؛ تخریج: لم اقف علیہ

۹۴۱۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے غلام ابوروق سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا جنازہ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے چار تکبیروں کے ساتھ پڑھایا۔ ❶

[942] حدثنا عبد الله بن محمد البغوي قال حدثني إبراهيم بن هاني قثنا أحمد بن حنبل قثنا إسحاق بن عيسى عن أبي معشر قال قتل علي في رمضان يوم الجمعة في تسع عشرة ليلة من رمضان سنة أربعين وكانت يعني خلافته خمس سنين وثلاثة اشهر

۹۴۲۔ ابو معشر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو جمعہ کی رات 40 ہجری ماہ رمضان کی 19 تاریخ کو شہید کیا گیا، ان کی خلافت پانچ سال اور تین ماہ تھی۔ ❷

[943] حدثنا عبد الله بن أحمد قثنا إسحاق بن إبراهيم نا حميد بن عبد الرحمٰن عن حسن بن صالح عن هارون بن سعد قال كان عند علي مسك فوصى ان يحنط به وقال فضل من حنوط رسول الله صلى الله عليه وسلم

۹۴۳۔ ہارون بن سعد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس خوشبو تھی، انہوں نے وصیت کی کہ انہیں یہ خوشبو لگائی جائے، راوی نے کہا: یہ خوشبو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باقی بچی تھی۔ ❸

[944] حدثنا عبد الله بن محمد البغوي قثنا إسحاق بن إبراهيم المروزي قثنا عفيف بن سالم الموصلي قثنا الحسن بن كثير عن أبيه قال وكان قد أدرك عليا قال خرج علي الى الفجر فأقبلن الوز يصحن في وجهه فطردوهن عنه فقال ذروهن فإنهن نوائح فضربه ابن ملجم فقلت يا أمير المؤمنين خل بيننا وبين مراد فلا تقوم لهم زاعبة أو راعية أبدا قال لا ولكن احبسوا الرجل فإن أنا مت فاقتلوه وإن أعش فالجروح قصاص

۹۴۴۔ حسن بن کثیر رحمہ اللہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا تھا، انہوں نے بیان کیا: سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کے لیے جا رہے تھے تو بڑی بطخوں نے ان کے سامنے آوازیں نکالنا (چہچہانا) شروع کیا، لوگوں نے انہیں بھگانا چاہا تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: انہیں چھوڑ دو، یہ واویلا کر رہی ہیں، پس ان پر ابن ملجم نے وار کیا، میں نے کہا: امیر المومنین! ہم جانیں اور وہ (ابن ملجم اور اس کا قبیلہ) جانے؟ پس نہ کبھی اُن کا کوئی لیڈر ہوگا اور نہ رعایا، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! اسے قتل مت کرنا، البتہ گرفتار کرلو، اگر میں فوت ہو گیا تو اس کو قتل کر دینا، اگر میں بچ گیا تو زخموں کا قصاص ہوگا۔ ❹

[945] حدثنا عبد الله بن محمد نا عبد الله بن عمر نا يونس بن أرقم قثنا مطير بن أبي خالد عن ثابت البجلي عن سفينة قال أهدت امرأة من الأنصار الى رسول الله صلى الله عليه وسلم طيرين بين رغيفين فقدمت اليه الطيرين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم ائتني بأحب خلقك إليك والى رسولك ورفع صوته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا فقال علي فقال فافتح له ففتحت فأكل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من الطيرين حتى فنيا

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: کتاب الذخائر للطبری؛ ص:101

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح الی ابی معشر وابومعشر ہو نجیح بن عبدالرحمٰن السندی ضعیف؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/114

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ہارون بن سعد الکوفی صاحب الرایۃ علی فانہ مجہول؛ تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 3/301

❹ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی: 1/314؛ کتاب الذخائر للطبری؛ ص:101

۹۴۵۔ سیّدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو پرندوں کا سالن بنا کر دو روٹیوں سمیت پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُونچی آواز سے دعا فرمائی: اے اللہ! جو بندہ تجھے اور تیرے رسول کو محبوب ہے، اسے میرے پاس لے آ۔ اتنے میں کسی آدمی نے آواز دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون؟ بولے: علی!، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر ان کے لیے دروازہ کھولا گیا تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان دو پرندوں کو تناول فرمایا، یہاں تک کہ کچھ باقی نہ رہا۔ [1]

[946] حدثنا الفضل بن الحباب قثنا محمد بن عبد الله الخزاعي قثنا حماد بن سلمة عن سماك بن حرب عن أنس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث ببراءة مع أبي بكر الى أهل مكة فلما بلغ ذا الحليفة بعث اليه فرده وقال لا يذهب بها الا رجل من أهل بيتي فبعث عليا

۹۴۶۔ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ برأت (التوبۃ) کا اعلان دے کر مکہ والوں کی طرف بھیجا، جب وہ ذوالحلیفہ (جگہ کا نام ہے) پہنچے تو انہیں پیغام بھیجا کہ وہ سورۃ برأت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو دے دیں۔ نیز فرمایا: اس سورۃ کو صرف میرے اہل بیت میں سے بندہ کوئی فرد لے کر جائے گا چنانچہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو دے کر بھیجا۔ [2]

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف مطیر بن ابی خالد ضعیف؛ تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری: 358/1/1

[2] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: سنن الترمذی: 283/5, 275؛ مسند الامام احمد: 212/3

سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل

[947] حدثنا أبو عبد الرحمٰن عبد الله بن أحمد بن حنبل قال حدثني أبي رحمه الله قثنا وكيع قثنا الأعمش عن سعد بن عبيدة عن ابن بريدة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كنت وليه فعلي وليه

۹۴۷۔ سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے۔ ❶

[948] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا وكيع قثنا الأعمش عن عدي بن ثابت عن زر بن حبيش عن علي قال عهد إلى النبي صلى الله عليه وسلم انه لا يحبك الا مؤمن ولا يبغضك الا منافق

۹۴۸۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: آپ سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔ ❷

[949] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا وكيع نا الأعمش عن عطية بن سعد العوفي قال دخلنا على جابر بن عبد الله وقد سقط حاجباه على عينيه فسألناه عن علي فقلت أخبرنا عنه قال فرفع حاجبيه بيديه فقال ذاك من خير البشر

۹۴۹۔ عطیہ بن سعد عوفی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ زیادہ بڑھاپے کی وجہ سے اَبروآنکھوں پر جلوہ فرما تھے، ہم نے ان سے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے ابروچشم کو اپنے ہاتھوں سے آشکارا فرمایا اور گویا ہوئے: وہ بہترین لوگوں میں سے تھے۔ ❸

[950] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا وكيع عن بن أبي ليلى عن المنهال عن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى قال كان أبي يسمر مع علي وكان علي يلبس ثياب الصيف في الشتاء وثياب الشتاء في الصيف فقيل لي لو سألته عن هذا فسألته فقال صدق إن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث إلي وأنا أرمد يوم خيبر فقلت يا رسول الله إني أرمد فتفل في عيني فقال اللهم أذهب عنه الحر والبرد فما وجدت حرا ولا بردا بعد قال وقال لأبعثن رجلا يحبه الله ورسوله ويحب الله ورسوله ليس بفرار قال فتشرف لها الناس فبعث عليا

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 63/5؛ مسند الامام احمد: 638/4

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 643/5؛ سنن ابن ماجۃ: 1/142؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 185/4

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عطیۃ العوض والباقون ثقات؛ تخریج: ذخائر العقبیٰ للطبری؛ ص: 96

۹۵۰۔ ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ میرے والد گرامی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کو محوِ گفتگو ہوا کرتے تھے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ سردیوں میں گرمیوں والا اور گرمیوں میں سردیوں والا لباس زیبِ تن فرمایا کرتے تھے۔ کسی نے مجھ سے کہا: کاش! آپ ان سے دریافت فرمائیں کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ میں نے اس بارے میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا آپ رضی اللہ عنہ نے تصدیق فرمائی کہ میں ایسا کرتا ہوں اور وجہ یہ ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن میری طرف کسی کو بھیجا مگر میں آشوبِ چشم میں مبتلا تھا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری آنکھ میں تکلیف ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھ میں لعابِ دہن ڈالا اور دعا فرمائی۔ اے اللہ! علی سے گرمی اور سردی کی تکلیف کو دور فرما۔ اس دن سے مجھے نہ گرمی محسوس ہوتی ہے اور نہ سردی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: میں ضرور جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، وہ میدان سے بھاگنے والا نہیں ہے۔ لوگ ادھر ادھر دیکھنے لگے، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ ❶

[951] حدثنا عبد الله حدثني أبي نا وكيع قثنا الأعمش عن عمرو بن مرة عن أبي البختري أو عن عبد الله بن سلمة شك الأعمش قال قال علي يهلك في رجلان محب مفرط ومبغض مفتري

۹۵۱۔ ابو بختری یا عبداللہ بن سلمہ رحمۃ اللہ (یہ اعمش کو شک ہوا ہے) سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاک ہو جائیں گے: محبت میں غلو کرنے والے اور بغض رکھنے والے جھوٹا۔ ❷

[952] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن شعبة عن أبي التياح عن أبي السوار قال قال علي ليحبني قوم حتى يدخلوا النار في حبي وليبغضني قوم حتى يدخلوا النار في بغضي

۹۵۲۔ ابو سوار رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: کچھ لوگ میری محبت میں اِفراط کے سبب جہنم میں جائیں گے اور کچھ لوگ مجھ سے زیادہ بغض رکھنے کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے۔ ❸

[953] حدثنا عبد الله حدثني أبي نا وكيع قال حدثني قتيبة بن قدامة الرؤاسي عن أبيه عن الضحاك بن مزاحم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي تدري من شر الأولين وقال وكيع مرة عن الضحاك عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي تدري من أشقى الأولين قلت الله ورسوله أعلم قال عاقر الناقة قال تدري من شر وقال مرة من أشقى الآخرين قلت الله ورسوله اعلم قال قاتلك

۹۵۳۔ ضحاک بن مزاحم رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: علی! کیا تو جانتا ہے کہ سابقہ لوگوں میں سب سے بڑا بدبخت کون تھا؟ کبھی امام وکیع رحمۃ اللہ، ضحاک بن مزاحم رحمۃ اللہ سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی! کیا تو جانتا ہے کہ سابقہ لوگوں میں سب سے بڑا بدبخت کون تھا؟ میں

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی؛ تخریج: سنن ابن ماجۃ: 1/43؛ خصائص علی للنسائی؛ ص:5

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف فان کانت الروایۃ عن ابی البختری سعید بن فیروز فلا انقطاعہا لانہ لم یسمع من علی وان کانت عن عبداللہ بن سلمۃ المرادی فلا ختلاطہ؛ تخریج: کتاب زیادات المسند لعبداللہ بن احمد: 1/160؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/123

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: ذخائر العقبی للطبری؛ ص:930

نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں، تو فرمایا: جس نے (قومِ صالح کی) اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں۔ کیا تو جانتا ہے کہ اب بدترین کون ہوگا؟ کبھی راوی نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: آنے والے لوگوں میں سب سے بدبخت کون ہوگا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں، تو فرمایا: تمہارا قاتل۔ [1]

[954] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قثنا فضيل بن مرزوق عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي أنت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي

۹۵۴۔ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہاری میرے ساتھ نسبت وہی ہے جو (سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام) کو (سیّدنا) ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی، مگر میرے بعد نبی نہیں ہے۔ [2]

[955] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا وكيع عن هشام بن سعد عن عمر بن أسيد عن بن عمر قال كنا نقول في زمن النبي صلى الله عليه وسلم رسول الله خير الناس ثم أبو بكر ثم عمر ولقد أوتي بن أبي طالب ثلاث خصال لئن تكن لي واحدة منها أحب الي من حمر النعم زوجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ابنته وولدت له وسدت الأبواب الا بابه في المسجد وأعطاه الراية يوم خيبر

۹۵۵۔ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں سب سے بہتر رسول اللہ ﷺ کو، ان کے بعد سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے ہیں، لیکن سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو تین اعزازات سے نوازا گیا ہے، ان میں سے کسی ایک کا بھی مجھے مل جانا سرخ اونٹوں سے زیادہ پسندیدہ ہے:

۱۔ آپ ﷺ نے اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کرایا، انہوں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی اولاد کو جنم دیا۔

۲۔ ان کے دروازے کے علاوہ مسجد نبوی ﷺ کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کروا دیا۔

۳۔ خیبر کے مقام پر ان کو جھنڈا دیا۔ [3]

[956] حدثنا عبد الله حدثني أبي حدثنا عبد الرزاق قال انا معمر عن قتادة وعلي بن زيد بن جدعان قالا نا بن المسيب قال حدثني ابن لسعد بن أبي وقاص عن أبيه قال فدخلت على سعد فقلت حديث حدثته عنك حدثنيه حين استخلف النبي صلى الله عليه وسلم عليا على المدينة قال فغضب سعد وقال من حدثك به فكرهت ان أخبره ان ابنه حدثنيه فيغضب عليه ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حين خرج في غزوة تبوك استخلف عليا على المدينة فقال علي يا رسول الله ما كنت أحب ان تخرج وجها الا وأنا معك فقال أو ما ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى غير انه لا نبي بعدي

۹۵۶۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابن سعد بن ابی وقاص رحمہ اللہ نے سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے ایک حدیث بیان کی، پھر جب سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری ہوئی تو عرض کیا: ایک حدیث بیان کرتا ہوں، آپ رضی اللہ عنہ از خود وہ مجھے بیان کیجیے کہ جب نبی کریم ﷺ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ اس پر سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ ناراض ہوئے اور فرمایا: یہ آپ کو کس نے بیان کی ہے؟ میں نے اُن کے بیٹے کا نام لینا اچھا نہیں سمجھا کہ وہ اُس پر غصہ ہوں گے۔ پھر انھوں نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ غزوۂ تبوک کے لیے روانہ ہوئے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی؛ تخریج: سنن ابن ماجۃ: 1/43؛ خصائص علی للنسائی؛ ص: 5

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عطیۃ العوفی والحدیث صحیح؛ انظر: صحیح البخاری: 7/71؛ صحیح مسلم: 4/1870

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف ہشام بن سعد؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/116

مدینہ میں اپنا جانشین بنایا، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری خواہش تو یہ ہے کہ آپ جہاں بھی جائیں میں آپ کے ساتھ رہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہاری میرے ساتھ نسبت وہی ہے جو (سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام) کو (سیّدنا) ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد نبی نہیں ہے۔ (1)

[957] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا سفيان بن عيينة عن علي بن زيد عن سعيد بن المسيب عن سعد ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لعلي أنت مني بمنزلة هارون من موسى قيل لسفيان غير انه لا نبي بعدي قال نعم

۹۵۷۔ سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہاری میرے ساتھ نسبت وہی ہے جو (سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام) کو (سیّدنا) ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی، امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: کیا یہ الفاظ بھی ہیں کہ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے؟، انہوں نے جواب دیا: جی بالکل!۔ (2)

[958] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال انا معمر عن أيوب عن عكرمة وعن أبي يزيد المديني قالا لما أهديت فاطمة الى علي لم يجد أو تجد عنده الا رملا مبسوطا ووسادة وجرة وكوزا فأرسل النبي صلى الله عليه وسلم الي علي لا تقرب امرأتك حتى آتيك فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فدعا بماء فقال فيه ما شاء الله ان يقول ثم نضح به صدر علي ووجهه ثم دعا فاطمة فقامت اليه تعثر في ثوبها وربما قال معمر في مرطها من الحياء فنضح عليها أيضا وقال لها أما إني لم آل أن أنكحك أحب أهلي الي فرأى رسول الله صلى الله عليه وسلم سوادا وراء الباب فقال من هذا قالت أسماء قال أسماء بنت عميس قالت نعم قال أمع بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم جئت كرامة لرسول الله قالت نعم قالت فدعا لي دعاء أنه لأوثق عملي عندي قالت ثم خرج ثم قال لعلي دونك أهلك ثم ولى في حجرة فما زال يدعو لهما حتى دخل في حجرة

۹۵۸۔ عکرمہ اور ابو یزید مدنی رحمۃ اللہ علیہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رخصت کیا تو اس وقت ان کے پاس بچھی ہوئی ریت، تکیے، لوٹے اور مٹکے کے علاوہ کچھ بھی نہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ اس وقت تک اپنی زوجہ محترمہ کے پاس نہ جانا جب تک میں نہیں آجاتا۔ پس جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو پانی منگوایا پھر اس میں اللہ نے جو کچھ چاہا پڑھ کر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے سینے اور چہرے پر چھڑکا۔ پھر سیّدہ فاطمۃ رضی اللہ عنہا کو بلایا تو وہ کپڑوں میں لپٹی ہوئی آئیں، کبھی معمر بیان کرتے ہیں: اپنی چادر میں باحیا حالت میں اٹھیں، اُن پر بھی پانی چھڑکا اور فرمایا: فاطمہ! میں نے تمہارا نکاح اپنے خاندان میں سب سے بہتر شخص سے کیا ہے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کے پیچھے کچھ سیاہی سی دیکھی، فرمایا: کون؟ عرض کیا: اسماء، فرمایا: کیا اسماء بنت عمیس؟ عرض کیا: جی ہاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام میں ان کی بیٹی کے ساتھ آئی ہو؟ اسماء کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: جی ہاں! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دعا فرمائی، وہ میرے نزدیک سب سے مضبوط عمل ہے، بعد ازاں! آپ وہاں سے تشریف لے گئے اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنی بیوی کے ساتھ رہو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرۂ مبارکہ کی طرف چل پڑے اور ان دونوں کے لیے دعا کرتے رہے یہاں تک کہ حجرہ میں داخل ہو گئے۔ (3)

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/177؛ مصنف عبدالرزاق: 11/226

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عطیۃ العوفی والحدیث صحیح؛
انظر: صحیح البخاری: 7/71؛ صحیح مسلم: 4/1870؛ سنن الترمذی: 5/641؛ مسند الامام احمد: 3/32

(3) تحقیق: رجال الاسناد ثقات؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/159؛ مصنف عبدالرزاق: 11/228

[959] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سلمة بن كهيل قال سمعت أبا الطفيل يحدث عن أبي سريحة أو زيد بن أرقم شعبة الشاك عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من كنت مولاه فعلي مولاه فقال سعيد بن جبير وأنا قد سمعت مثل هذا عن بن عباس قال محمد أظنه قال فكتمته

۹۵۹۔ سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے، سعید بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: اسی طرح کی روایت میں نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سن رکھی ہے، محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی کہا: میں نے اس روایت کو چھپائے رکھا ہے۔ [1]

[960] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر نا شعبة عن الحكم عن مصعب بن سعد عن سعد بن أبي وقاص قال خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن أبي طالب في غزوة تبوك فقال يا رسول الله تخلفني في النساء والصبيان فقال أما ترضى أن تكون بمنزلة هارون من موسى غير انه لا نبي بعدي

۹۶۰۔ سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا جانشین بنایا تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے عورتوں اور بچوں کی حفاظت کے لیے پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہاری میرے ساتھ نسبت وہی ہے جو (سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام) کو (سیّدنا) ہارون (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد نبی نہیں ہے۔ [2]

[961] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا بن نمير قثنا الأعمش عن عدي بن ثابت الأنصاري عن زر بن حبيش قال قال علي والله ان لمما عهد إلي النبي صلى الله عليه وسلم أنه لا يبغضني إلا منافق ولا يحبني إلا مؤمن

۹۶۱۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص راز کی بات مجھ سے یہ فرمائی: آپ سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔ [3]

[962] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا بن نمير قثنا عامر بن السبط قال حدثني أبو الجحاف عن معاوية بن ثعلبة عن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي انه من فارقني فقد فارق الله ومن فارقك فقد فارقني

۹۶۲۔ سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی! جو مجھ سے الگ ہوا تو یقیناً اللہ اس سے الگ ہوا اور جو تم سے الگ ہوگا تو بلاشبہ وہ مجھ سے الگ ہوگا۔ [4]

[963] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا محمد بن جعفر نا شعبة عن حصين عن هلال بن يساف عن عبد الله بن ظالم قال جاء رجل الى سعيد بن زيد فقال اني أحببت عليا حبا لم أحبه شيئا قط قال نعم ما رأيت أحببت رجلا من أهل الجنة وجاءه رجل فقال إني أبغضت عثمان بغضا لم أبغضه شيئا قط قال بئس ما رأيت أبغضت رجلا من أهل الجنة

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 948

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عطیۃ العوفی والحدیث صحیح؛ انظر: صحیح البخاری: 71/7؛ صحیح مسلم: 1870/4

[3] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 84/1؛ کتاب الفقیہ والمتفقہ للخطیب: 54/2

[4] تحقیق: معاویۃ بن ثعلبۃ ذکرہ البخاری فی الکبیر وابن ابی حاتم وسکتا عنہ؛
تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 123/3؛ کتاب الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 378/1/4

۹۶۳۔ عبداللہ بن ظالم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے ایک شخص نے سیّدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا: مجھے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے ہر چیز سے زیادہ محبت ہے، انہوں نے کہا: اچھی بات ہے، کیونکہ تم جنتی انسان سے محبت کرتے ہو، ایک دوسرا شخص آیا اس نے سیّدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا: میں ہر چیز سے زیادہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہوں تو انہوں نے فرمایا: تیرے لیے ہلاکت ہے، کیا تم ایک جنتی انسان سے بغض رکھتے ہو؟ [1]

[964] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا وكيع عن نعيم بن حكيم عن أبي مريم قال سمعت عليا يقول يهلك في رجلان مفرط غال ومبغض قال

۹۶۴۔ ابومریم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے: محبت اور بغض میں غلو سے کام لینے والے۔ [2]

[965] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا يحيى بن آدم نا إسرائيل عن أبي إسحاق قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا لم يغز لم يعط سلاحه إلا عليا أو أسامة

۹۶۵۔ ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ میں شریک نہ ہوتے تو اپنے ہتھیار سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو یا سیّدنا اُسامہ رضی اللہ عنہ کو ہی عنایت فرماتے۔ [3]

966- حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن آدم نا يونس عن أبي إسحاق عن زيد بن يثيع قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم لينتهين بنو وليعة أو لأبعثن إليهم رجلا كنفسي يمضي فيهم أمري يقتل المقاتلة ويسبي الذرية قال فقال أبو ذر فما راعني إلا برد كف عمر في حجزتي من خلفي فقال من تراه يعني قلت مايعنيك ولكن يعني خاصف النعل

۹۶۶۔ زید بن یثیع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنو ولیعہ! اگر باز نہیں آتے تو میں ان پر ایسا شخص بھیج دوں گا جو مجھے اپنے نفس جیسا ہے جو میرا حکم ان پر نافذ کرے گا، لڑنے والوں کو قتل کرے گا اور بچوں کو قیدی بنائے گا۔

سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ابھی کوئی حرکت نہیں کی تھی کہ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے پیچھے سے پکڑ کر فرمایا: بھلا یہ آدمی کون ہو سکتا ہے؟ میں نے کہا: اس سے مراد آپ رضی اللہ عنہ نہیں ہیں بلکہ اس کے مصداق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک گانٹھنے والے ہیں۔ [4]

[967] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن آدم قثنا حنش بن الحارث بن لقيط النخعي عن رياح الحارث قال جاء رهط إلى علي بالرحبة فقالوا السلام عليك يا مولانا فقال كيف أكون مولاكم وأنتم قوم عرب قالوا سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم غدير خم من كنت مولاه فهذا مولاه قال رياح فلما مضوا اتبعتهم فسألت من هؤلاء قالوا نفر من الأنصار فيهم أبو أيوب الأنصاري

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عبداللہ بن ظالم؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 81

[2] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 951

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ وفیہ علۃ اخری وہی ان اسرائیل سمع ابا اسحاق بعد اختلاطہ؛

تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 237/3

[4] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 419/5

۹۶۷۔ ریاح بن حارث رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس وسیع میدان میں ایک وفد آیا اور کہا: اے ہمارے سردار السلام علیکم! سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم تو عرب لوگ ہو میں تمہارا سردار کیسے ہوا؟ ان لوگوں نے کہا: ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غدیر خم کے موقع پر سنا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے۔ ریاح کہتے ہیں: جب وہ لوگ چلے گئے تو میں ان کے پیچھے چل دیا، میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ انصار کا گروہ تھا جن میں سیّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ (1)

[968] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا اسود بن عامر قثنا إسرائيل عن عثمان بن المغيرة عن علي بن ربيعة قال لقيت زيد بن أرقم وهو داخل على المختار أو خارج من عنده فقلت له سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إني تارك فيكم الثقلين قال نعم

۹۶۸۔ علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی، وہ اس وقت مختار ثقفی کے پاس سے ابھی آئے ہی تھے یا اس کے پاس سے جانے والے تھے تو میں نے ان سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! (2)

[969] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا إسحاق بن يوسف قثنا عبد الملك يعني بن أبي سليمان عن سلمة بن كهيل عن سالم بن أبي الجعد عن محمد بن الحنفية قال كنت مع علي وعثمان محصور قال فأتاه رجل فقال ان أمير المؤمنين مقتول ثم جاء آخر فقال ان أمير المؤمنين مقتول الساعة قال فقام علي قال محمد فأخذت بوسطه تخوفا عليه فقال خل لا أم لك قال فأتى علي الدار وقد قتل الرجل فأتى داره فدخلها وأغلق عليه بابه فأتاه الناس فضربوا عليه الباب فدخلوا عليه فقالوا إن هذا الرجل قد قتل ولا بد للناس من خليفة ولا نعلم أحدا أحق بها منك فقال لهم علي لا تريدوني فإني لكم وزير خير مني لكم أمير فقالوا لا والله ما نعلم أحدا أحق بها منك قال فإن أبيتم علي فإن بيعتي لا تكون سرا ولكن أخرج إلى المسجد فمن شاء أن يبايعني بايعني قال فخرج إلى المسجد فبايعه الناس

۹۶۹۔ محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ (سیّدنا علی رضی اللہ عنہ) کے ساتھ تھا، جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے۔ ایک شخص نے آ کر کہا: امیر المومنین کو شہید کیا جائے گا، ایک دوسرے نے آ کر بھی کہا: امیر المومنین! ابھی اسی وقت شہید کیے جائیں گے، یہ سن کر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فوراً کھڑے ہوئے، میں نے کسی اندیشہ کے پیش نظر ان کو روکا تو فرمانے لگے: مجھے چھوڑ دو تیری ماں نہ رہے۔ جب سیّدنا علی رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے تو وہ شخص (سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ) شہید ہو چکے تھے، یہ حالت دیکھ کر واپس اپنے گھر آئے اور دروازہ بند کر دیا۔ پیچھے سے لوگ آئے، دروازے کو دستک دی اور سب اندر آ کر کہنے لگے: وہ تو شہید ہو چکے ہیں، اب لوگوں کو خلیفہ کی ضرورت ہے اور آپ سے بڑھ کر اس کا کوئی حق دار نہیں ہے؟ تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرا ارادہ نہ کرو، البتہ تمہارے لیے میرا وزیر بننا امیر بننے سے بہتر ہوگا، لوگوں نے دوبارہ کہا: اللہ کی قسم! آپ سے زیادہ کوئی اس کا حق دار نہیں ہے، اگر تم اس پر اصرار کرتے ہو تو میں چھپ کر بیعت نہیں کروں گا بلکہ مسجد جاؤں گا اور جو چاہے آ کر مجھ سے بیعت کر لے۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ رضی اللہ عنہ مسجد تشریف لائے، وہاں سب کے سامنے لوگوں نے ان کی بیعت کی۔ (3)

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ مسند الامام أحمد: 419/5

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 170

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: تاریخ الامم والملوک للطبری: 5/153۔152

[970] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وهب بن جرير قثنا جويرية بن أسماء قال حدثني مالك بن أنس عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن المسور بن مخرمة قال قتل عثمان وعلي في المسجد قال فمال الناس إلى طلحة قال فانصرف علي يريد منزله فلقيه رجل من قريش عند موضع الجنائز فقال انظروا إلى رجل قتل بن عمه وسلب ملكه قال فولى راجعا فرقى في المنبر فقيل ذاك علي على المنبر فمال الناس عليه فبايعوه وتركوا طلحة

۹۷۰۔ سیّدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، اس وقت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ مسجد میں تھے۔لوگوں نے سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ سے بیعت کرنی چاہی تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر جانے کا ارادہ کیا، ان کو ایک قریشی آدمی جنازہ گاہ کے پاس ملا اور کہا: دیکھو! اس شخص کو جس نے اپنے چچازاد بھائی کو قتل کر کے اس کی حکومت لُوٹ لی، راوی کہتے ہیں: یہ سن کر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ واپس مسجد آ کر منبر پر چڑھے، تو کسی نے کہا: دیکھو یہ علی رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہیں تو سارے لوگوں نے ان کی طرف مائل ہو کر بیعت کرنے لگے اور سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔ ❶

[971] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة عن واقد بن محمد بن زيد انه سمع أباه يحدث عن بن عمر عن أبي بكر الصديق انه قال يأيها الناس ارقبوا محمدا في أهل بيته

۹۷۱۔ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! سیّدنا محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کی قربت) کو ان کے اہل بیت میں ڈھونڈو۔ ❷

[972] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عبد الملك بن عمرو قال حدثنا قرة قال سمعت أبا رجاء يقول لا تسبوا عليا ولا أهل هذا البيت إن جارا لنا من بني الهجيم قدم من الكوفة فقال ألم تروا هذا الفاسق بن الفاسق إن الله قتله يعني الحسين عليه السلام قال فرماه الله بكوكبين في عينه فطمس الله بصره

۹۷۲۔ ابورجاء عطاردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تم سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل بیت پر لعن طعن مت کرو۔بنو ہجیم سے تعلق رکھنے والا ہمارا ایک پڑوسی جو کوفہ سے آیا تھا، اس نے کہا: دیکھو! اس فاسق ابن فاسق کو یعنی سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک کر دیا۔راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت اس شخص کی دونوں آنکھوں میں دو آسمانی انگارے مارے جس سے اس کی بینائی ختم ہو گئی۔ ❸

[973] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن آدم نا شريك عن سعيد بن مسروق عن منذر عن الربيع بن خيثم انهم ذكروا عنده عليا فقال ما رأيت أحدا مبغضيه أشد له بغضا ولا محبيه أشد له حبا ولم أرهم يجدون عليه في حكمه والله عز وجل يقول { ومن يؤت الحكمة فقد أوتي خيرا كثيرا }

۹۷۳۔ ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ان کے سامنے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوا تو فرمانے لگے: میں نے ان سے بغض رکھنے والوں کو بغض میں بہت شدید پایا، ان سے محبت کرنے والوں کو اس میں غلو کرتے پایا، لیکن میں نے ان کے فیصلوں میں کسی کو اختلاف کرتے ہوئے نہیں پایا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جن کو حکمت دی گئی یقیناً اسے خیر کثیر عطا کیا گیا۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی: 1/314؛ کتاب الذخائر للطبری؛ ص: 101

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 7/95۔78

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 3/119

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل شریک؛ تخریج: کتاب السنۃ لعبداللہ بن احمد: 2/572

[974] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن آدم نا مالك بن مغول عن اكيل عن الشعبي قال لقيت علقمة فقال أتدري ما مثل علي في هذه الأمة قال قلت وما مثله قال مثل عيسى بن مريم أحبه قوم حتى هلكوا في حبه وأبغضه قوم حتى هلكوا في بغضه

۹۷۴۔ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میری علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: اس امت میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی مثال کیا ہے؟ میں نے کہا: (ہاں بتایئے) اس امت میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی مثال کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی مثال سیّدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام جیسی ہے، جن کے بارے میں کچھ لوگ اِفراطِ محبت میں ہلاک ہوئے اور کچھ لوگ اِفراطِ بغض کے سبب ہلاکت کا شکار ہوئے۔ ❶

[975] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا وكيع قال نا علي بن صالح عن أبيه عن سعيد بن عمرو القرشي عن عبد الله بن عياش الزرقي قال قلت له أخبرنا عن هذا الرجل علي بن أبي طالب قال ان لنا أخطارا وأحسابا ونحن نكره أن نقول فيه ما يقول بنو عمنا قال كان علي رجلا تلعابة يعني مزاحا قال وكان إذا فزع فزع إلى ضرس حديد قال قلت ما ضرس حديد قال قراءة القرآن وفقه في الدين وشجاعة وسماحة

۹۷۵۔ سعید بن عمرو قرشی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عیاش زرقی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شخصیت کے بارے میں مجھے بتایئے تو کہنے لگے: ہم لوگ بڑے شرافت اور بڑے نسب والے ہیں۔ ہم سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں وہ نہیں کہیں گے جو ہمارے چچازاد کہتے ہیں: سیّدنا علی رضی اللہ عنہ تو بڑی خوش طبعی کرنے والے تھے، جب ان کو ڈر لگتا تھا تو وہ لوہے کے دانتوں کا سہارا لیتے تھے۔ میں نے پوچھا: لوہے کے دانت کیا ہیں؟ تو فرمایا: تلاوت قرآن، تفقہ فی الدین اور شجاعت وفیاضی۔ ❷

[976] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال نا محمد يعني بن راشد قال حدثني عوف قال كنت عند الحسن فذكروا أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بن جوشن الغطفاني يا أبا سعيد إنما ازري بأبي موسى اتباعه عليا قال فغضب الحسن حتى تبين الغضب في وجهه قال فمن يتبع قتل أمير المؤمنين عثمان مظلوما فعمد الناس إلى خيرهم فبايعوه فمن يتبع حتى ردها مرارا

۹۷۶۔ عوف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ان کے سامنے صحابہ کرام کا تذکرہ ہوا تو ابن جوشن غطفانی نے کہا: ابوسعید! میں تو ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی تنقیص کرتا ہوں، جو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پیروکار ہیں، یہ سن کر سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ اس قدر شدتِ غضب میں آئے کہ غصہ ان کے چہرے پر نمودار ہونے لگا تو فرمایا: کس کی پیروی کی جائے؟ جب امیر المومنین سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو مظلوم شہید کیا گیا تب لوگوں نے سب سے بہتر شخص کے انتخاب کا ارادہ کیا تو ان کی بیعت کی تو پھر کس کی پیروی کی جائے؟ یہ بات کئی مرتبہ دہرائی۔ ❸

[977] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد بن هارون قال أنا شريك عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يطلع عليكم رجل من أهل الجنة أو قال يدخل عليكم رجل من أهل الجنة فجاء

---

❶ تحقیق: اکیل مستور والبقیۃ ثقات؛ تخریج: الاستیعاب لابن عبدالبر: 65/3

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ ذکرہ المحب الطبری فی الریاض النضرۃ: 255/3

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح الی الحسن

أبو بكر ثم قال يطلع أو يدخل شك يزيد رجل من أهل الجنة قال فجاء عمر ثم قال يطلع أو يدخل عليكم رجل من أهل الجنة اللهم اجعله عليا اللهم اجعله عليا فجاء علي

۹۷۷۔ سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی ایک جنتی آدمی تم پر نمودار ہوگا یا یہ فرمایا: ابھی تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا تو سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے پھر فرمایا: ابھی تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے پھر فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا (ساتھ ہی فرمایا) اے اللہ! یہ علی ہو، اے اللہ! یہ علی ہو۔ پس سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی تشریف لائے۔ [1]

[978] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا محمد بن مصعب وهو القرقساني قثنا الأوزاعي عن شداد أبي عمار قال دخلت على واثلة بن الأسقع وعنده قوم فذكروا عليا فشتموه فشتمته معهم فلما قاموا قال لي لم شتمت هذا الرجل قلت رأيت القوم شتموه فشتمته معهم فقال ألا أخبرك بما رأيت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت بلى فقال أتيت فاطمة اسألها عن علي فقالت توجه إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلست انتظره حتى جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه علي وحسن وحسين آخذا كل واحدا منهما بيده حتى دخل فأدنى عليا وفاطمة فأجلسهما بين يديه وأجلس حسنا وحسينا كل واحد منهما على فخذه ثم لف عليهم ثوبه أو قال كساء ثم تلا هذه الآية { إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت } ثم قال اللهم هؤلاء أهل بيتي وأهل بيتي أحق

۹۷۸۔ شداد ابو عمار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں سیّدنا واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہاں کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے جو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو سب وشتم کا نشانہ بنا رہے تھے تو میں نے بھی ان کے ساتھ مل کر (برا بھلا کہنا شروع) کیا۔ جب وہ لوگ وہاں سے چلے گئے تو سیّدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: تم نے کیوں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں زبان درازی کی؟ میں نے کہا: وہ لوگ کر رہے تھے تو میں بھی شریک ہوگیا تو سیّدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمھیں بتاؤں میں نے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا میں نے کہا: ہاں بتائیں تو وہ کہنے لگے: میں نے ایک دفعہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا (کہ وہ کہاں ہیں) تو وہ کہنے لگیں: وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے ہیں۔ میں نے وہاں انتظار کیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا علی، سیّدنا حسن اور سیّدنا حسین رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑے ہوئے آئے تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سامنے بیٹھایا اور سیّدنا حسن اور سیّدنا حسین رضی اللہ عنہما کو اپنی رانوں پر بٹھایا، پھر سب کو ایک چادر میں اپنے ساتھ لپیٹا اور یہ آیت تلاوت کی (إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت) پھر فرمایا: اے اللہ! یہ بھی میرے اہل بیت ہیں اور میرے اہل بیت اس بشارت کے زیادہ حق دار ہیں۔ [2]

[979] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا اسود بن عامر قثنا إسرائيل عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي سعيد الخدري قال إنما كنا نعرف منافقي الأنصار ببغضهم عليا

۹۷۹۔ سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم انصار کے منافقین کو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔ [3]

---

[1] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 206

[2] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: سنن الترمذی: 5/663_351

[3] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للہیثمی: 9/132؛ الاستیعاب لابن عبد البر: 3/47

[980] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا معتمر بن سليمان عن أبيه عن مغيرة عن أم موسى عن علي قال ما رمدت عيني منذ تفل النبي صلى الله عليه وسلم في عيني

۹۸۰۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھوں میں لعابِ دہن لگایا ہے، تب سے میں نے اپنی آنکھوں میں کوئی تکلیف محسوس نہیں کی۔ [1]

[981] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا يعقوب نا أبي نا محمد بن إسحاق عن أبان بن صالح عن الفضل بن معقل بن سنان عن عبد الله بن نيار الأسلمي عن عمرو بن شاس الأسلمي قال وكان من أصحاب الحديبية قال خرجت مع علي إلى اليمن فجفاني في سفري ذلك حتى وجدت عليه في نفسي فلما قدمت أظهرت شكاية في المسجد حتى بلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخلت المسجد ذات غداة ورسول الله صلى الله عليه وسلم في ناس من اصحابه فلما رآني أحدني عينيه يقول حدد إلي النظر حتى إذا جلست قال يا عمرو أما والله لقد آذيتني قلت أعوذ بالله أن أوذيك يا رسول الله قال بلى من آذى عليا فقد آذاني

۹۸۱۔ اہل حدیبیہ والوں میں سے ایک صحابی سیّدنا عمرو بن شاس اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کی طرف نکلا، انہوں نے میرے ساتھ دورانِ سفر اچھا سلوک نہیں کیا، یہاں تک کہ میں نے اس بات کو اپنے نفس میں محسوس کیا، واپسی پر میں نے مسجد میں ان کے بارے میں کچھ شکوہ کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر مل گئی چنانچہ جب میں صبح مسجد میں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنے صحابہ کرام میں تشریف فرما رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے فرمایا: میری طرف دیکھو! جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا تو فرمایا: عمرو! اللہ کی قسم! تو نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، کیا میں آپ کو اذیت پہنچاؤں گا تو فرمایا: کیوں نہیں! جس نے علی کو تکلیف پہنچائی گویا اس نے مجھے ہی تکلیف پہنچائی ہے۔ [2]

[982] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا بن نمير قال أنا الأعمش عن عمرو بن مرة عن عن بن أبي ليلى قال ذكر عنده قول الناس في علي فقال عبد الرحمن قد جالسناه وحادثناه وواكلناه وشاربناه وقمنا له على الأعمال فما سمعته يقول شيئا مما تقولون أو لا يكفهم أن يقولوا ابن عم رسول الله وختنه وشهد بيعة الرضوان وشهد بدرا

۹۸۲۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس کسی نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں لوگوں کی بات کا تذکرہ کیا تو عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ نے کہا: ہم ان کے ساتھ بیٹھتے، باتیں کرتے، ساتھ کھاتے پیتے اور ان کے ساتھ بعض اوقات کاموں بھی شریک ہوتے تھے، میں نے تو ان سے کوئی ایسی بات نہیں سنی جو تم کہتے ہو، کیا ان لوگوں کے لیے یہی کافی نہیں ہے؟ کہ وہ یہ بات کریں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی اور داماد تھے، نیز بیعت رضوان اور غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ [3]

[983] حدثنا عبدالله قال حدثني أبي قثنا ابن نمير قثنا الأعمش عن عمرو بن مرة عن أبي البختري قال أتى رجل عليا يمدحه وقد كان يقع فيه فقال علي ما انا كما تقول واني لخير مما في نفسك

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح لغیرہ؛ تخریج: مجمع الزوائد للہیثمی: 123/9

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان الفضل بن معقل مستور لم یروعنہ الا ابان بن صالح والعلۃ الثانیۃ الانقطاع؛
تخریج: کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 329/1

[3] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: کتاب السنۃ لعبداللہ بن احمد بن حنبل: 572/2؛ المصنف لابن ابی شیبۃ: 369/6

۹۸۳۔ ابوبختری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ان کی تعریف کی تو انہوں نے کہا: میں اس طرح نہیں جس طرح تم کہتے ہو بلکہ میں اس سے بھی بہتر ہوں جو تیرے دل میں میری قدر کا اندازہ ہے۔ ❶

[984] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا ابن نمير نا الأعمش عن عمرو بن مرة عن أبي البختري عن علي قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى اليمن وأنا شاب فقلت يا رسول الله تبعثني إلى قوم أقضي بينهم ولا علم لي بالقضاء فقال ادن فدنوت فضرب يده على صدري فقال اللهم اهد قلبه وثبت لسانه قال فما شككت في قضاء بين اثنين

۹۸۴۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اہل یمن کی طرف (قاضی بنا کر) بھیجا، اس وقت میں ایک نوجوان آدمی تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے ایک قوم کی طرف فیصلہ کرنے والا بنا کر بھیج رہے ہیں حالانکہ مجھے فیصلہ کرنے کا علم نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہو جاؤ جب میں قریب ہوا تو اپنے ہاتھ مبارک کو میرے سینے پر رکھا اور فرمایا: اے اللہ اس کے دل کو ہدایت سے نواز دے اور اس کی زبان کو ثابت قدمی عطا فرما۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے بعد مجھے کبھی فیصلہ کرنے میں مشکل پیش نہیں آئی۔ ❷

[985] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا محمد بن جعفر نا عوف عن ميمون أبي عبد الله عن زيد بن أرقم قال كان لنفر من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم أبواب شارعة في المسجد فقال يوما سدوا هذه الأبواب إلا باب علي قال فتكلم في ذلك أناس قال فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فحمد الله وأثنى عليه ثم قال أما بعد فإني أمرت بسد هذه الأبواب غير باب علي فقال فيه قائلكم وإني ما سددت شيئا ولا فتحته ولكني أمرت بشيء فاتبعته

۹۸۵۔ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت کے گھروں کے دروازے مسجد کی طرف کھلتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا: علی کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے ان تمام دروازوں کو بند کر دو، بعض لوگوں نے اس کے متعلق کچھ باتیں کی (جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: البتہ میں نے حکم دیا تھا کہ علی کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے ان تمام دروازوں کو بند کر دو، اس پر کچھ نے اعتراض کیا ہے، مگر میں نے نہ ان کے دروازے کو بند کروایا ہے اور نہ کھلوایا ہے، مگر میں نے تو صرف اس بات کی پیروی کی ہے جس کا مجھے حکم دیا گیا تھا۔ ❸

[986] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا عوف عن أبي المعدل عطية الطفاوي عن أبيه ان أم سلمة حدثته قالت بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتي يوما إذ قالت الخادم ان عليا وفاطمة بالسدة قالت فقال لي قومي فتنحي لي عن أهل بيتي قالت فقمت فتنحيت في البيت قريبا فدخل علي وفاطمة والحسن والحسين وهما صبيان صغيران قالت فأخذ الصبيين فوضعهما في حجره فقبلهما واعتنق عليا بإحدى يديه وفاطمة باليد الأخرى فقبل فاطمة فأغدف عليهم خميصة سوداء فقال اللهم إليك لا إلى النار انا وأهل بيتي قال قلت وأنا يا رسول الله قال وأنت

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانہ منقطع ورجالہ ثقات؛ ذکرہ الحافظ ابن کثیر فی البدایۃ والنہایۃ: 7/8

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانہ منقطع؛ والحدیث صحیح؛ انظر: مسند الامام احمد: 1/156۔88؛ اخبار القضاۃ للوکیع: 1/84؛ سنن ابن ماجۃ: 2/774؛ شعب الایمان للبیہقی: 10/86؛ الخصائص علی للنسائی؛ ص: 11

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل میمون ابی عبداللہ البصری الکندی ویقال القرشی فانہ تابعی ضعیف؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/175؛ التاریخ الکبیر للبخاری: 1/1/408

۹۸۶۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے، نوکرانی نے کہا: سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ دروازے پر آئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم جاؤ! میرے اہل بیت کو آنے دو۔ میں وہاں سے اُٹھ کر گھر کے کونے میں ہوگئی، تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ، سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا، سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ اندر آئے، وہ دونوں اس وقت چھوٹے بچے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکڑ کر اپنی گود میں بٹھایا اور پیار کیا، ایک ہاتھ سے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے ہاتھ سے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پکڑا، پھر سب پر ایک کالی چادر ڈال دی اور فرمایا: اے اللہ! مجھے اور میرے اہل بیت کو اپنی امان کی طرف لے جا اور آگ سے محفوظ فرما۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے بھی تو یاد رکھیے۔ فرمایا: آپ کو بھی۔ [1]

[987] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن عبد الله بن الزبير قثنا إسرائيل عن عبد الله بن عصمة قال سمعت أبا سعيد الخدري يقول أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم الراية فهزها فقال من يأخذها بحقها فقال فلان انا فقال امط ثم جاء رجل آخر فقال امط ثم قال والذي كرم وجه محمد لأعطينها رجلا لا يفر هاك يا علي فانطلق حتى فتح الله عليه خيبر وجاء بعجوتها وقديدها

۹۸۷۔ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے موقع پر جھنڈے کو لہراتے ہوئے فرمایا: کون ہے جو اسے پکڑ کر اس کا پورا حق ادا کرے؟ ایک شخص نے کہا: میں، آپ نے فرمایا: پیچھے ہو جاؤ، دوسرا شخص آیا اس سے بھی فرمایا: پیچھے ہو جاؤ، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چہرے کو رونق بخشی ہے، یہ جھنڈا میں اس شخص کو دوں گا، جو بھاگنے والا نہیں ہے، پھر فرمایا: علی! اس کو لے کر جاؤ، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے ہاتھوں خیبر کی فتح عطا فرمائی تو وہ بہت سارا مال غنیمت لے کر جس میں کھجوریں اور ہانڈیاں شامل تھیں، واپس آئے۔ [2]

[988] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يوم خيبر لأدفعن الراية الى رجل يحبه الله ورسوله أو يحب الله ورسوله فدعا عليا وانه لأرمد ما يبصر موضع قدمه فتفل في عينه ثم دفعها اليه ففتح الله عليه

۹۸۸۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا کہ جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں، وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ وہ اس وقت آشوبِ چشم میں مبتلا تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا پھر جھنڈا ان کو عطا فرمایا۔ اللہ نے ان (کے ہاتھ) پر (مسلمانوں کو) فتح عطا فرمائی۔ [3]

[989] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا الفضل بن دكين قال قال بن أبي غنية عن الحكم عن سعيد بن جبير عن بن عباس عن بريدة قال غزوت مع علي الى اليمن فرأيت منه جفوة فلما قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرت عليا فتنقصته فرأيت وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم يتغير فقال يا بريدة ألست أولى بالمؤمنين من أنفسهم قلت بلى يا رسول الله فقال من كنت مولاه فعلي مولاه

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عطیۃ ابی المعدل الطفاوی؛ تخریج: الکنی والاسماء للدولابی: 2/122-121

[2] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: صحیح البخاری: 6/144۔111؛ صحیح مسلم: 4/1871

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف لانہ مرسل ورجالہ ثقات والحدیث صحیح موصولا بشواہدہ؛ تخریج: مصنف عبدالرزاق: 11/228

۹۸۹۔ سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ یمن میں ایک غزوے پر گئے وہاں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا میرے ساتھ سلوک اچھا نہیں تھا یمن سے واپسی پر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور کچھ خلافِ شان باتیں کیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو گیا اور فرمایا: بریدہ! کیا میں مسلمانوں کو ان کی جان سے عزیز نہیں ہوں؟ میں نے کہا: جی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو فرمایا: جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے۔ ❶

[990] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا بن نمير قثنا عبد الملك بن أبي سليمان عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني قد تركت فيكم ما ان أخذتم به لن تضلوا بعدي الثقلين واحد منهما أكبر من الآخر كتاب الله حبل ممدود من السماء الى الأرض وعترتي أهل بيتي الا وانهما لن يتفرقا حتى يردا علي الحوض قال ابن نمير قال بعض أصحابنا عن الأعمش قال انظروا كيف تخلفوني فيهما

۹۹۰۔ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے بعد تم میں دو بھاری چیزوں کو چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک تم ان کو تھامے رکھو گے، کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ ایک دوسری سے بڑی ہے جو کہ کتاب اللہ ہے، وہ اللہ کی رسی ہے جو آسمان سے لٹکائی گئی ہے (یعنی قرآن) دوسرے میرے اہل بیت ہیں، یہ دونوں چیزیں آپس میں جڑی ہوئی ہیں یہاں تک کہ یہ دونوں حوض کوثر میں مجھے ملیں گے۔

ابن نمیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہمارے بعض ساتھیوں نے امام اعمش رحمہ اللہ سے یہ بھی نقل فرمایا ہے: (کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید یہ بھی فرمایا) دیکھنا تم میرے بعد ان سے کیسا سلوک کرتے ہو۔ ❷

[991] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا بن نمير نا عبد الملك عن أبي عبد الرحيم الكندي عن زاذان أبي عمر قال سمعت عليا في الرحبة وهو ينشد الناس من شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم غدير خم وهو يقول ما قال فقام ثلاثة عشر رجلا فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه

۹۹۱۔ زاذان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے ایک وسیع میدان میں سنا، وہ لوگوں کو قسم دے کر کہہ رہے تھے: کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غدیر خم میں دیکھا تھا؟ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو تیرہ (۱۳) بندوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا: جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے، اے اللہ! علی کے دوست کو تو بھی اپنا دوست بنا اور علی کے دشمن کو اپنا دشمن بنا۔ ❸

[992] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا بن نمير نا عبد الملك عن عطية العوفي قال أتيت زيد بن أرقم فقلت له ان ختنا لي حدثني عنك بحديث في شأن علي يوم غدير خم فانا أحب ان اسمعه منك فقال انكم معشر أهل العراق فيكم ما فيكم فقلت له ليس عليك مني بأس قال نعم كنا بالجحفة فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم إلينا ظهرا وهو أخذ بعضد علي فقال أيها الناس الستم تعلمون اني أولى بالمؤمنين من أنفسهم قالوا بلى فمن كنت مولاه فعلي مولاه قال فقلت له هل قال اللهم وال من والاه وعاد من عاداه قال إنما أخبرك كما سمعت

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: خصائص علی للنسائی؛ ص:21؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم:110/3

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عطیۃ العوفی والحدیث صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی:663/5؛ مسند الامام احمد:59/3

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الکنی والاسماء للدولابی:88/2؛ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للہیثمی:107/9

۹۹۲۔ عطیہ عوفی سے روایت ہے کہ میں سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کہا: میرے ایک عزیز نے مجھے آپ سے ایک حدیث بیان کی ہے، اس لیے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو غدیر خم والی حدیث ہے، وہ بیان کیجئے، میں چاہتا ہوں کہ از خود آپ سے وہ سماعت کروں تو سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل عراق کی جماعت! تم میں وہ کچھ ہے جو تم میں ہے، میں نے کہا: میری طرف سے آپ کو کوئی مسئلہ نہیں ہوگا، انہوں نے کہا: ٹھیک ہے (یعنی میں حدیث بیان کرتا ہوں) ہم مقام جحفہ میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کے لیے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا بازو پکڑے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ میں تمام مومنین کو ان کی جانوں سے زیادہ پیارا ہوں، لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! (تو فرمایا) تو پھر جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے، پھر میں نے کہا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: اے اللہ! جو علی کا دوست ہے، اس کو تُو بھی اپنا دوست بنا جو علی کا دشمن ہے اس کو تُو بھی اپنا دشمن بنا، تو انہوں نے کہا: میں تمہیں صرف وہی کچھ بتا رہا ہوں جو میں نے سنا ہے۔ [1]

[993] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا بن نمير وأبو أحمد هو الزبيري قالا نا العلاء بن صالح عن المنهال بن عمرو عن عباد بن عبد الله قال سمعت عليا يقول انا عبد الله وأخو رسوله قال بن نمير في حديثه وانا الصديق الأكبر لا يقولها بعد قال أبو أحمد بعدي الا كاذب مفتري ولقد صليت قبل الناس سبع سنين قال أبو أحمد ولقد أسلمت قبل الناس بسبع سنين

۹۹۳۔ عباد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: میں اللہ کا بندہ، اس کے رسول کا بھائی ہوں، میں ہی بڑا سچا ہوں، میرے بعد کوئی یہ دعوی نہیں کرے گا، ابواحمد نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: میرے بعد کوئی جھوٹا ہی اس بات کی تکذیب کرے گا۔ یقیناً میں نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی ہے۔ ابواحمد نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: یقیناً میں لوگوں سے سات سال پہلے اسلام لا چکا تھا۔ [2]

[994] حدثنا عبد الله أبي نا بن نمير قثنا عبد الملك عن عطاء بن أبي رباح قال حدثني من سمع أم سلمة تذكر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان في بيتها فأتته فاطمة ببرمة فيها حريرة فدخلت بها عليه فقال ادعي لي زوجك وابنيك قالت فجاء علي وحسن وحسين فدخلوا عليه فجلسوا يأكلون من تلك الحريرة وهو على منامة له على دكان تحته كساء خيبري قالت وانا في الحجرة أصلي فأنزل الله عز وجل هذه الآية { إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا } قالت فأخذ فضل الكساء فغشاهم به ثم اخرج يده فألوى بها إلى السماء ثم قال اللهم هؤلاء أهل بيتي وحامتي فأذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا قالت فأدخلت رأسي البيت قلت وانا معكم يا رسول الله قال انك الى خير انك الى خير

۹۹۴۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں تھے تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہانڈی میں حلوہ بنا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے شوہر اور بچوں کو بھی میرے پاس لاؤ۔

اتنے میں سیّدنا علی، سیّدنا حسن، سیّدنا حسین رضی اللہ عنہم بھی آ گئے، پس وہ سب آ کر کھانے پر بیٹھ گئے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیبری چادر اوڑھے اونچی جگہ لیٹے ہوئے تھے، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اس وقت حجرہ میں نماز

---

[1] تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ عطیۃ لعوفی ضعیف لکن تابعہ الصحابی الجلیل ابوالطفیل عامر بن واثلۃ عن زید بن ارقم؛

تخریج: خصائص علی للنسائی؛ ص:21

[2] تحقیق: اسنادہ منکر لاجل عباد بن عبداللہ الاسدی الکوفی؛ تخریج: سنن ابن ماجۃ: 1/44؛ الاستیعاب لابن عبدالبر: 3/35

پڑھ رہی تھی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: {إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهر كم تطهيرا} آپ ﷺ نے چادر اُٹھائی، سب کو ڈھانپا اور اپنے ہاتھوں کو نکالا اور آسمان کی طرف اُٹھا کر یہ دُعا فرمائی: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور عزیز ہیں، ان سے نجاست دور فرما اور انہیں خوب پاک کر دے، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے بھی اپنا سر اس (چادر) میں داخل کیا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تو بہتری پر ہو، تم تو بہتری پر ہو (یعنی تجھے تو پہلے ہی میرا بہترین اہل بیت ہونے کا مقام حاصل ہے)۔ [1]

[995] قال عبد الملك وحدثني بها أبو ليلى عن أم سلمة مثل حديث عطاء سواء

۹۹۵۔ ابولیلیٰ سے بھی اس طرح روایت منقول ہے۔ [2]

[996] قال عبد الملك وحدثني داود بن أبي عوف أبو الجحاف عن شهر بن حوشب عن أم سلمة بمثله سواء

۹۹۶۔ شہر بن حوشب سے بھی یہ روایت آتی ہے۔ [3]

[997] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عبد الرزاق قال نا معمر قال أخبرني عثمان الجزري عن مقسم عن ابن عباس ان عليا أول من اسلم.

۹۹۷۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ [4]

[998] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال انا معمر عن قتادة عن الحسن وغيره ان عليا أول من اسلم بعد خديجة وهو يومئذ ابن خمس عشرة سنة أو ست عشرة سنة

۹۹۸۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد پہلے مسلمان سیّدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں جبکہ اس وقت ان کی عمر پندرہ (۱۵) یا سولہ (۱۶) سال تھی۔ [5]

[999] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة عن سلمة بن كهيل قال سمعت حبة العرني قال سمعت عليا يقول انا أول من صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

۹۹۹۔ حبہ عرنی سے روایت ہے کہ میں نے سنا سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ انہوں نے سب سے پہلے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ [6]

[1000] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة عن أبي حمزة عن زيد بن أرقم قال أول من اسلم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن أبي طالب قال فذكرت ذلك للنخعي فأنكره وقال أول من اسلم أبو بكر مع رسول الله عليه السلام

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لابہام شیخ عطاء والحدیث صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 298/6

[2] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: تقدم فی سابقہ

[3] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: تقدم فی سابقہ

[4] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عثمان الجزری ضعیف؛ تخریج: مسند الامام احمد: 317/4؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 136/3

[5] تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس قتادۃ؛ تخریج: الاستیعاب لابن عبدالبر: 30/3

[6] تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف حبۃ بن جوین العرنی؛ تخریج: مسند الامام احمد: 141/1؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 21/3

۱۰۰۰۔ سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے اسلام لانے والے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں، راوی حدیث ابوحمزہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب میں نے اس بات کا تذکرہ امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے کیا تو انہوں نے اس بات کا رد کرتے ہوئے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔ ❶

[1001] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قثنا عكرمة بن عمار قال انا أبو زميل انه سمع بن عباس يقول كاتب الكتاب يوم الحديبية علي بن أبي طالب

۱۰۰۱۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حدیبیہ کا صلح نامہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے لکھا تھا۔ ❷

[1002] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال انا معمر قال سألت الزهري من كان كاتب الكتاب يوم الحديبية فضحك وقال هو علي ولو سألت هؤلاء قالوا عثمان يعني بني أمية

۱۰۰۲۔ معمر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام زہری رحمہ اللہ سے پوچھا: حدیبیہ میں معاہدہ لکھنے والا کون تھا؟ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا: سیّدنا علی رضی اللہ عنہ۔ البتہ اگر تم یہی سوال بنوامیہ سے پوچھو گے تو وہ کہیں گے وہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ ❸

[1003] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد بن هارون قال انا شعبة عن سلمة بن كهيل قال سمعت حبة العرني يقول سمعت عليا يقول انا أول رجل صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم أو اسلم

۱۰۰۳۔ حبہ عرنی سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے یا یہ کہا کہ میں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ ❹

[1004] حدثنا عبد الله نا أبي قثنا يزيد بن هارون قال انا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت أبا حمزة يحدث عن زيد بن أرقم قال أول من صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم علي فذكرت ذلك للنخعي فأنكره وقال أبو بكر أول من اسلم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عمرو فذكرت ذلك لإبراهيم فأنكر ذلك وقال أبو بكر

۱۰۰۴۔ ابوحمزہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی، میں نے یہ بات امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے ذکر کی تو انہوں نے اس بات کا رد کرتے ہوئے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے اسلام لانے والے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ عمرو نے کہا: میں نے بھی امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے اس بات کو ذکر کیا تو انہوں نے انکار کرتے ہوئے کہا: وہ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❺

[1005] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر نا شعبة عن سعد بن إبراهيم قال سمعت إبراهيم بن سعد يحدث عن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لعلي اما ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 263

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مصنف عبدالرزاق: 342/5

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح الی الزہری؛ تخریج: مصنف عبدالرزاق: 343/5

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف حبۃ بن جوین العرنی؛ تخریج: مسند الامام احمد: 141/1

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 263

۱۰۰۵۔ سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہاری میرے ساتھ نسبت وہی ہے جو (سیّدنا) ہارون (علیہ السلام) کو (سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ تھی۔ ❶

[1006] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو سعيد قال نا سليمان بن بلال قثنا الجعيد بن عبد الرحمن عن عائشة بنت سعد عن أبيها ان عليا خرج مع النبي صلى الله عليه وسلم حتى جاء ثنية الوداع وعلي يبكي يقول تخلفني مع الخوالف فقال اما ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى الا النبوة

۱۰۰۶۔ سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ثنیۃ الوداع کا مقام آ گیا تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے روتے ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے پیچھے رہنے والوں کے ساتھ چھوڑ کر جا رہے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہاری میرے ساتھ نسبت وہی ہے جو (سیّدنا) ہارون (علیہ السلام) کو (سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔ ❷

[1007] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال انا معمر عن ابن طاوس عن أبيه قال لما بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن عليا خرج بريدة الأسلمي معه فعتب على علي في بعض الشيء فشكاه بريدة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كنت مولاه فإن عليا مولاه

۱۰۰۷۔ امام طاؤس رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان کے ساتھ سیّدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بھی گئے ان کو کسی معاملے میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ پر غصہ آیا (واپسی پر) سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی شکایت لگائی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں، بلاشبہ علی بھی اس کا دوست ہے۔ ❸

[1008] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال انا معمر عن بن طاوس عن المطلب بن عبد الله بن حنطب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لوفد ثقيف حين جاؤه والله لتسلمن أو لابعثن اليكم رجلا مني أو قال مثل نفسي فليضربن اعناقكم وليسبين ذراريكم وليأخذن أموالكم قال عمر فوالله ما اشتهيت الامارة الا يومئذ جعلت انصب صدري له رجاء ان يقول هذا فالتفت الى علي فأخذ بيده ثم قال هو هذا هو هذا مرتين

۱۰۰۸۔ مطلب بن عبداللہ بن حنطب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بنی ثقیف کا وفد آیا تو ان سے فرمایا: اللہ کی قسم! تم لوگ مسلمان ہو جاؤ، ورنہ میں تمہاری طرف ایسے شخص کو بھیجوں گا جو مجھ سے ہے یا مجھے میرے نفس کی مانند ہے، جو تمہاری گردن مارے گا، تمہارے بچوں کو قیدی بنائے گا، تم سے مال کو حاصل کر لے گا، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے کبھی امارت کی خواہش نہیں ہوئی، صرف اسی دن میں نے اپنے سینے کو اس اُمید سے ابھارا کہ شاید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کہیں گے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یہ ہے وہ، یہ ہے وہ۔ دو مرتبہ فرمایا۔ ❹

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عطیۃ العوفی والحدیث صحیح؛ انظر: صحیح البخاری: 71/7؛ صحیح مسلم: 4/1870

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عطیۃ العوفی والحدیث صحیح؛ انظر: صحیح البخاری: 71/7؛ صحیح مسلم: 4/1870

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 947

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانہ مرسل ورجالہ ثقات؛ تخریج: مصنف عبدالرزاق: 226/11؛ ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 3/153

[1009] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا زيد بن الحباب قال حدثني الحسين بن واقد قال حدثني عبد الله بن بريدة قال سمعت أبي يقول حاصرنا خيبر فأخذ اللواء أبو بكر فانصرف ولم يفتح له ثم أخذه من الغد عمر فخرج فرجع ولم يفتح له واصاب الناس يومئذ شدة وجهد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني دافع اللواء غدا الى رجل يحبه الله ورسوله أو يحب الله ورسوله لا يرجع حتى يفتح له وبتنا طيبة أنفسنا ان الفتح غد فلما أصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الغداة ثم قام قائما فدعا باللواء والناس على مصافهم فدعا عليا وهو ارمد فتفل في عينيه ودفع إليه اللواء وفتح له قال بريدة وانا فيمن تطاول لها

۱۰۰۹۔ سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا تو سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ جھنڈا تھام کر میدان میں اُترے، لیکن وہ اسے فتح نہ کر سکے پھر اگلے دن صبح سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جھنڈا پکڑ کر نکلے، لیکن وہ بھی بغیر فتح کیے، واپس لوٹ آئے، لوگوں کو اس دن بڑی سختی اور جدوجہد کا سامنا کرنا پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہے اور وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، وہ فتح حاصل کیے بغیر واپس نہیں پلٹے گا ہم نے پرسکون رات بسر کی کہ کل ضرور فتح نصیب ہوگی، پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح نماز فجر ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوئے۔ جھنڈا پکڑا، لوگ اس وقت صفوں میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ وہ اس وقت آشوبِ چشم میں مبتلا تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور جھنڈا اُنہیں عطا فرمایا۔ اللہ نے ان کے ہاتھ پر (مسلمانوں کو) فتح عطا فرمائی۔ راوی سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں بھی انہی لوگوں میں سے تھا جو اس (جھنڈے) کے اُمیدوار تھے۔ ❶

[1010] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا يحيى بن أبي بكير وابن آدم يعني يحيى قالا نا إسرائيل عن أبي إسحاق عن حبشي بن جناده قال ابن آدم السلولي وكان قد شهد حجة الوداع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علي مني وانا منه ولا يقضي عني ديني الا انا أو علي قال بن آدم ولا يؤدي عني الا أنا أو علي

۱۰۱۰۔ ابن آدم سلولی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر موجود تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔ میرا قرض میرے یا علی کے علاوہ کوئی نہیں اتارے گا۔ ابن آدم نے کہا: یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: میرا قرض میرے یا علی کے علاوہ کوئی نہیں ادا کرے گا۔ (یعنی یقضی لفظ کی بجائے یؤدي لفظ بیان کیا ہے۔ دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے) ❷

[1011] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا يحيى بن أبي بكير نا إسرائيل عن أبي إسحاق عن أبي عبد الله الجدلي قال دخلت على أم سلمة فقالت لي أيسب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيكم قلت معاذ الله أو سبحان الله أو كلمة نحوها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سب عليا فقد سبني

۱۰۱۱۔ ابوعبداللہ جدلی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہو؟ میں نے کہا: معاذ اللہ! یا یہ کہا: سبحان اللہ! یا پھر اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہا تو وہ کہنے لگیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس نے علی کو برا بھلا کہا، بے شک اس نے مجھے برا بھلا کہا۔ ❸

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح ان کان سمع عبداللہ من ابیہ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 4/164؛ سنن ابن ماجۃ: 1/44

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف؛ تخریج: مسند الامام احمد: 4/164؛ سنن ابن ماجۃ: 1/44

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 6/323؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/121

[1012] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال نا معمر عن أبي إسحاق عن العلاء بن عرار قال سألت ابن عمر عن علي وعثمان فقال أما علي فهذا بيته لا أحدثك عنه بغيره وأما عثمان فإنه أذنب فيما بينه وبين الله عز وجل ذنبا عظيما فغفره له وأذنب فيما بينكم وبينه ذنبا صغيرا فقتلتموه

۱۰۱۲۔ علاء بن عرار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سیّدنا علی اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہما کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا تو یہ گھر ہے، ان کی غیر موجودگی میں میں ان کے متعلق بات نہیں کرتا، رہے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ تو ان سے ایک بڑا گناہ ہوا تھا جو اللہ تعالیٰ اور ان کے درمیان تھا، اللہ تعالیٰ نے تو ان کو بخش دیا تھا مگر جب تمہارے اور ان کے درمیان ایک چھوٹی سی کوتاہی ہوئی تو تم لوگوں نے ان کو قتل کر دیا۔ ❶

[1013] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن عمرو بن حبشي قال خطبنا الحسن بن علي بعد قتل علي رضى الله تعالى عنه فقال لقد فارقكم رجل أمس ما سبقه الاولون بعلم ولا أدركه الآخرون إن كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليبعثه ويعطيه الراية فلا ينصرف حتى يفتح له ما ترك من صفراء ولا بيضاء الا سبعمائة درهم من عطائه كان يرصدها لخادم لأهله

۱۰۱۳۔ عمرو بن حبشی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: یقیناً تم سے کل وہ شخص جدا ہو گیا جس سے علم میں اولون (قدیم علمائے کرام) آگے نہیں تھے اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کا مقام پائیں گے۔ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جھنڈا دیتے اور جہاد کے لیے روانہ کرتے وہ تب لوٹتے جب ان کو فتح ملتی اور انہوں نے اپنے اہل وعیال کے لیے سات سو (۷۰۰) درہم کے علاوہ کچھ بھی نہیں چھوڑا تاکہ ان کے اہل وعیال اس (سات سو درہم) سے خادم کا بندوبست کر لیں۔ ❷

[1014] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال ونا إسحاق عن شريك عن أبي إسحاق عن هبيرة قال خطبنا فذكر نحوه ليس فيه ما ترك الحسن بن علي

۱۰۱۴۔ ہبیرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیا، پھر سابقہ روایت کی مثل روایت بیان کی مگر اس روایت میں وہ الفاظ نہیں ہیں جو سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے چھوڑے تھے۔ ❸

[1015] حدثنا عبد الله حدثني أبي نا وكيع عن سفيان عن جعفر بن محمد عن أبيه عن علي بن حسين قال حدثني ابن عباس قال أرسلني علي إلى طلحة والزبير يوم الجمل قال فقلت لهما ان اخاكما يقرئكما السلام ويقول لكما هل وجدتما علي في حيف في حكم أو في استئثار في أو في كذا قال فقال الزبير ولا في واحدة منها ولكن مع الخوف شدة المطامع

۱۰۱۵۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے دن سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے مجھے سیّدنا طلحہ اور سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا، میں نے ان سے کہا: آپ دونوں کا بھائی آپ کو سلام دے رہا ہے اور آپ سے کہہ رہا ہے: کیا تم لوگوں نے مجھے کسی حکم میں ظالم یا خود کو مال فے میں ترجیح دینے والا یا کسی دوسری چیز میں ظالم پایا ہے؟ تو سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے کچھ بھی نہیں دیکھا لیکن شدت خوف کے ساتھ خواہشات بڑھتی ہیں۔ ❹

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: خصائص علی للنسائی؛ص:28
❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم:922
❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: تقدم فی سابقہ
❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ:6/192؛7/532

[1016] حدثنا عبد الله قثنا أبي نا عفان قثنا حماد بن سلمة قال أنا علي بن زيد عن عدي بن ثابت عن البراء بن عازب قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فنزلنا بغدير خم فنودي فينا الصلاة جامعة وكسح لرسول الله صلى الله عليه وسلم تحت شجرتين فصلى الظهر وأخذ بيد علي فقال ألستم تعلمون اني أولى بالمؤمنين من أنفسهم قال بلى قال ألستم تعلمون اني أولى بكل مؤمن من نفسه قالوا بلى قال فأخذ بيد علي فقال اللهم من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه قال فلقيه عمر بعد ذلك فقال هنيئا لك يا بن أبي طالب أصبحت وأمسيت مولى كل مؤمن ومؤمنة

۱۰۱۶۔ سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ غدیرِ خم کے مقام پر پڑاؤ ڈالا، ہم میں کسی نے نماز کا اعلان کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو درختوں کے نیچے جگہ صاف کی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر پڑھ کر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں مومنین کے لیے ان کی جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہوں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں مومنین کے لیے ان کی جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہوں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! فرمایا: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے اللہ! جس کا میں دوست ہوں، علی اس کا دوست ہے۔ اے اللہ! علی کے دوست کو تُو بھی اپنا دوست بنا اور علی کے دشمن کو تُو بھی اپنا دشمن کو بنا۔ اس کے بعد جب بھی سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرتے تو کہتے: ابن ابی طالب! تمھیں مبارک ہو، تم صبح اور شام اس حال میں کرتے ہو کہ ہر مومن اور مومنہ کے محبوب ہوتے ہو۔ ❶

[1017] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عفان نا أبو عوانة عن المغيرة عن أبي عبيدة عن ميمون أبي عبد الله قال قال زيد بن أرقم وانا أسمع نزلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بواد يقال له وادي خم فأمر بالصلاة فصلاها بهجير قال فخطبنا وظلل لرسول الله صلى الله عليه وسلم بثوب على شجرة سمرة من الشمس فقال ألستم تعلمون أو لستم تشهدون اني أولى بكل مؤمن من نفسه قال بلى قال فمن كنت مولاه فإن عليا مولاه اللهم عاد من عاداه ووال من والاه

۱۰۱۷۔ سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک وادی میں پڑاؤ ڈالا جس کو وادیٔ ''خم'' کہا جاتا تھا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا حکم دیا اور سخت گرمی میں جماعت کروائی پھر ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اس حال میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سورج کی گرمی سے بچانے کے لیے درخت پر کپڑا لٹکا کر سایہ کیا گیا تھا تو فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں ہر مومن کے لیے اُس کی جان سے بھی زیادہ عزیز ہوں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! پھر فرمایا: جس کا میں دوست ہوں علی اس کا دوست ہے۔ اے اللہ! علی کے دشمن کو تُو بھی اپنا دشمن بنا اور علی کے دوست کو تُو بھی اپنا دوست بنا۔ ❷

[1018] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا سفيان عن أبي موسى عن الحسن عن علي قال فينا والله أنزلت { ونزعنا ما في صدورهم من غل إخوانا على سرر متقابلين }

۱۰۱۸۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہمارے بارے میں ہے (ونزعنا ما في صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين) اور ہم وہ ساری کدورت باہر کھینچ لیں گے جو

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل علی بن زید بن جدعان؛ تخریج: مسند الامام احمد: 281/4؛ والحدیث صحیح تقدم تخریجہ فی رقم: 947؛ ویاتی فی رقم: 1024

❷ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ میمون ابو عبداللہ ضعیف لکن تابعہ ابو الطفیل عامر بن واثلۃ الصحابی الجلیل؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 110/3

(دنیا میں) ان کے سینوں میں (مغالطہ کے باعث ایک دوسرے سے) تھی، وہ (جنت میں) بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں۔ ❶

[1019] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا زيد بن الحباب قال حدثني حسين بن واقد قال حدثني مطر الوراق عن قتادة عن سعيد بن المسيب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم آخى بين أصحابه فبقي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمر وعلي فآخى بين أبي بكر وعمر وقال لعلي أنت أخي وأنا أخوك

۱۰۱۹۔ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ باقی بچ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان اخوت قائم کردی اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں۔ ❷

[1020] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن سعيد عن موسى الجهني قال دخلت على فاطمة بنت علي فقال رفيقي أبو مهل كم لك قلت ست وثمانون سنة قال ما سمعت من أبيك شيئا قالت حدثتني أسماء بنت عميس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي أنت مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه ليس بعدي نبي

۱۰۲۰۔ موسیٰ جہنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں سیّدہ فاطمہ بنت علی رحمہا اللہ کے پاس آیا تو میرے دوست ابومہل نے ان سے کہا: آپ کی کتنی عمر ہے تو کہا: ۸۶ سال تو انہوں نے پوچھا: کیا آپ نے اپنے والد گرامی کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ تو وہ فرمانے لگیں: مجھے سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہاری میرے ساتھ نسبت وہی ہے جو (سیّدنا) ہارون (علیہ السلام) کو (سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد نبی نہیں ہے۔ ❸

[1021] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا محمد بن جعفر نا شعبة عن أبي إسحاق قال سمعت سعيد بن وهب قال نشد على الناس فقام خمسة أو ستة من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فشهدوا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كنت مولاه فعلي مولاه

۱۰۲۱۔ سعید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے لوگوں سے (سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں) گواہی لینا چاہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے پانچ یا چھ صحابی کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے۔ ❹

[1022] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر نا شعبة عن أبي إسحاق قال سمعت عمرا ذامر وزاد فيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره وأحب من أحبه قال شعبة أو قال أبغض من أبغضه

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ فان الحسن لم یصح لہ سماع من علی؛ تخریج: جامع البیان فی ای القرآن للطبری: 25/14

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ العلل مطر ہو ابن طہمان صدوق یخطئ کثیرا وقتادۃ مدلس وقد عنعن وارسال سعید بن المسیب؛
تخریج: سنن الترمذی: 636/5

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح تخریج: مسند الامام احمد: 118/1

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 947

۱۰۲۲۔ عمر ذومر رحمہ اللہ نے اپنی روایت یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! علی کے دوستوں سے دوستی کر، ان کے دشمنوں سے دشمنی کر، جو ان کی مدد کرے اس کی مدد کر اور جو اس سے محبت کرے اُس سے محبت کر۔
شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں یا یہ کہا: اس سے بغض رکھ جو اُن سے بغض رکھے۔ (1)

[1023] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن آدم نا شريك عن أبي إسحاق عن حبشي بن جنادة السلولي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول علي مني وأنا منه لا يؤدي عني إلا أنا أو علي قال شريك فقلت لأبي إسحاق أين سمعت منه قال موضع كذا لا احفظه

۱۰۲۳۔ حبشی بن جنادہ سلولی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں: میری ذمہ داری میرے اور علی کے علاوہ کوئی نہیں ادا کرے گا۔
شریک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو اسحاق رحمہ اللہ سے پوچھا: یہ حدیث آپ نے ان (حبشی بن جنادہ سلولی رحمہ اللہ) سے کس جگہ سنی ہے، انہوں نے کہا: کسی جگہ میں نے سنی ضرور ہے لیکن میں اُسے بھول گیا ہوں۔ (2)

[1024] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن آدم قال نا شريك عن عياش العامري عن عبد الله بن شداد بن الهاد قال قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم من أهل اليمن وفد ليشرح قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لتقيمن الصلاة أو لأبعثن إليكم رجل يقتل المقاتلة ويسبي الذرية قال ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم أنا أو هذا وانتشل بيد علي

۱۰۲۴۔ عبداللہ بن شداد بن ہاد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اہل یمن میں سے ایک وفد (اپنے کسی مسئلے کی) وضاحت کی غرض سے آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لازمی نماز کی پابندی کرو، ورنہ میں تمہاری طرف ایک ایسے شخص بھیج دوں گا جو تمہارے مردوں سے جنگ کرے گا اور تمہاری اولاد کو قیدی بنائے گا۔ پھر فرمایا: اے اللہ! میں یا یہ۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ نچلے حصے سے پکڑ رکھا تھا۔ (3)

[1025] حدثنا عبد الله قال وجدت في كتاب أبي بخط يده وأظنني قد سمعته منه نا وكيع عن شريك عن عثمان أبي اليقظان عن زاذان عن علي قال مثلي في هذه الأمة كمثل عيسى ابن مريم أحبته طائفة وأفرطت في حبه فهلكت وأبغضته طائفة وأفرطت في بغضه فهلكت وأحبته طائفة فاقتصدت في حبه فنجت

۱۰۲۵۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری مثال اس امت میں سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام جیسی ہے جن کے بارے میں ایک گروہ زیادہ محبت کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوا اور ایک گروہ زیادہ بغض کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوا اور ایک گروہ نے میانہ روی سے محبت کی تو وہ نجات پا گیا۔ (4)

(1) تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛ تخریج: میزان الاعتدال للذہبی: 294/3
(2) تحقیق: اسنادہ حسن صحیح لغیرہ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 165/4؛ سنن ابن ماجۃ: 44/1؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 16/4؛ سنن الترمذی: 636/5
(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل شریک ولا رسالہ من عبداللہ بن شداد؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 966
(4) تحقیق: اسنادہ ضعیف فیہ شریک صدوق سیئ الحفظ وعثمان ابی الیقظان وہو عثمان بن عمیر البجلی ابوالیقظان الکوفی الاعمی ویقال ابن قیس ضعیف مختلط مدلس؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 984

[1026] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا وكيع عن شريك عن عاصم عن أبي رزين قال خطبنا الحسن بن علي بعد وفاة علي وعليه عمامة سوداء فقال لقد فارقكم رجل لم يسبقه الأولون بعلم ولا يدركه الآخرون

۱۰۲۶۔ ابورزین سے روایت ہے کہ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ہمیں خطبہ دیا اور انہوں نے اس وقت سیاہ رنگ کا عمامہ پہنا ہوا تھا تو فرمایا: یقیناً تم سے کل وہ شخص جدا ہو گیا جس سے علم میں اولون (قدیم علمائے کرام علم میں) آگے نہیں تھے اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کا مقام پائیں گے۔ ❶

[1027] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا بهز قثنا حماد بن سلمة قثنا سعيد بن جمهان عن سفينة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الخلافة ثلاثون عاما ثم يكون بعد ذلك الملك قال سفينة أمسك خلافة أبي بكر سنتين وخلافة عمر عشر سنين وخلافة عثمان اثنتا عشرة سنة وخلافة علي ست سنين

۱۰۲۷۔ سیّدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: مدت خلافت ۳۰ سال ہو گی اس کے بعد بادشاہت ہو گی، سیّدنا سفینہ رضی اللہ عنہ نے (اپنے شاگرد سے) فرمایا: شمار کر لو، ۲ سال سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت، ۱۰ سال سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت، ۱۲ سال سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت اور ۶ سال سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت ہوئی۔ ❷

[1028] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عفان نا حماد بن سلمة قال أنا محمد بن إسحاق عن محمد بن إبراهيم عن سلمة بن أبي طفيل عن علي بن أبي طالب ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له يا علي ان لك كنزا في الجنة وانك ذو قرنيها فلا تتبع النظرة النظرة فإن لك الأولى وليست الآخرة

۱۰۲۸۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: اے علی! تمہارے لیے جنت میں خزانے ہیں، تم دو سینگوں والے ہو، تم مسلسل نظر نہ دوڑاؤ، یقیناً پہلی آپ کی اور البتہ دوسری نہیں ہے۔ ❸

[1029] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عفان نا حماد بن سلمة قال انا علي بن زيد عن شهر بن حوشب عن أم سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لفاطمة ائتيني بزوجك وابنيك فجاءت بهم فألقى عليهم كساء فدكيا قالت ثم وضع يده عليه ثم قال اللهم ان هؤلاء آل محمد فاجعل صلواتك وبركاتك على محمد وعلى آل محمد انك حميد مجيد قالت أم سلمة فرفعت الكساء لأدخل معهم فجذبه من يدي وقال انك على خير

۱۰۲۹۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اپنے شوہر اور بچوں کو میرے پاس لاؤ، وہ ان کو بلا کر لائیں تو ان پر چادر کو اوڑھ دیا پھر اس پر اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر دعا فرمائی: اے اللہ! یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اہل بیت ہیں، تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے اہل بیت پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرما، بے شک تو بزرگی والا اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے چادر کو اٹھایا تا کہ میں بھی اس میں داخل ہو جاؤں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ سے چادر کو کھینچا اور فرمایا: تم تو بہتری پر ہو۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ لشواہدہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 922۔1013

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 789

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لعلۃ تدلیس محمد بن اسحاق؛ تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری: 2/2/77؛ سنن الدارمی: 2/298

❹ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ علی بن زید بن جدعان ضعیف ولکن تابعہ عبدالحمید بن بہرام؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 978

[1030] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عفان نا وهيب قثنا سهيل عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر لأدفعن الراية إلى رجل يحب الله ورسوله يفتح الله عليه قال فقال عمر فما أحببت الامارة قبل يومئذ فتطاولت لها واستشرفت رجاء ان يدفعها إلي فلما كان الغد دعا عليا فدفعها إليه فقال قاتل ولا تلتفت حتى يفتح عليك فسار قريبا ثم نادى يا رسول الله علام أقاتل قال حتى يشهدوا الا إله إلا الله وان محمدا رسول الله فإذا فعلوا ذلك فقد منعوا مني دماءهم وأموالهم إلا بحقها وحسابهم على الله

۱۰۳۰۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس دن کے علاوہ کبھی امارت کی تمنا نہیں کی، میں اس نیت سے جھانکتا رہا کہ شاید مجھے عنایت کیا جائے، چنانچہ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر جھنڈا دیا اور فرمایا: جاؤ لڑو ادھر ادھر التفات نہ کرنا یہاں تک کہ اللہ تمہیں فتح عطا فرمائے تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ تھوڑا سا دور جا کر ٹھہر گئے پھر آواز دی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کس بنیاد پر جنگ کروں گا؟ تو فرمایا: اس وقت تک جنگ کرنا جب تک کہ وہ گواہی دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور بلا شبہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں جب وہ ایسا کریں تو پھر انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا الا یہ کہ ان پر کسی کا حق ہو اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔ [1]

[1031] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا حسن نا حماد بن سلمة عن سهيل عن أبيه عن أبي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم خيبر لأدفعن الراية فذكر نحوه إلا انه قال قام ولم يلتفت للعزمة فقال علام أقاتل

۱۰۳۱۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا پھر آگے اسی کی مثل الفاظ ہیں مگر اس روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ثابت قدمی رکھنے کے لیے ادھر ادھر التفات نہ کرنا، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کس بنیاد پر جنگ کروں گا؟ [2]

[1032] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي حدثنا اسود بن عامر نا شريك عن الركين عن القاسم بن حسان عن زيد بن ثابت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني تارك فيكم خليفتين كتاب الله حبل ممدود ما بين السماء والأرض أو ما بين السماء والأرض وعترتي أهل بيتي وانهما لن يتفرقا حتى يردا علي الحوض

۱۰۳۲۔ سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم میں دو چیزوں کو چھوڑ کر جا رہا ہوں، ایک تو کتاب اللہ ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی رسی جو آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی ہوئی ہے یا (یہ فرمایا) جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے (یعنی قرآن) دوسرے میرے اہل بیت ہیں، یہ دونوں چیزیں آپس میں جڑی ہوئی ہیں، یہاں تک کہ یہ دونوں حوض کوثر میں مجھے ملیں گی۔ [3]

[1033] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر نا شعبة عن أبي إسحاق عن عبد الرحمن بن يزيد عن علقمة عن عبد الله قال كنا نتحدث ان أفضل أهل المدينة علي بن أبي طالب

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 977,988

[2] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح ابن حبان: 15/379

[3] تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 170

۱۰۳۳۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اہل مدینہ میں سب سے افضل سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو سمجھتے تھے۔ ❶

[1034] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا روح ومحمد بن جعفر قالا نا عوف عن ميمون أبي عبد الله قال روح الكردي عن عبد الله بن بريدة عن أبيه بريدة الأسلمي ان نبي الله صلى الله عليه وسلم لما نزل بحضرة أهل خيبر قال لأعطين الراية غدا رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله فلما كان الغد دعا عليا وهو أرمد فتفل في عينيه وأعطاه اللواء ونهض معه الناس فلقوا أهل خيبر فإذا مرحب بين أيديهم يرتجز وإذا هو يقول

قد علمت خيبر اني مرحب شاكي السلاح بطل مجرب
إذا الليوث أقبلت تلهب أطعن أحيانا وحينا أضرب

فاختلف هو وعلي ضربتين فضربه على رأسه حتى عض السيف باضراسه وسمع أهل العسكر صوت ضربته قال فما تتام آخر الناس حتى فتح لأولهم قال بن جعفر آخر الناس مع علي ففتح له ولهم

۱۰۳۴۔ سیّدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر پہنچ کر پڑاؤ ڈالا تو فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے محبت کرتے ہیں، جب اگلی صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلایا، اس وقت وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ میں اپنا لعابِ دہن ڈالا اور ان کو جھنڈا دیا اور لوگ ان کی معیت میں قتال کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کا سامنا اہل خیبر کے ساتھ ہوا اور اچانک مرحب نے آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے آ کر یہ رجزیہ اشعار پڑھے:

اہل خیبر مجھے جانتے ہیں کہ میں ایک ہتھیار والا اور تجربہ کار جنگجو ہوں۔ جب شیر میری طرف دوڑتا ہے تو میں اس کو کبھی نیزہ مارتا ہوں اور کبھی تلوار سے حملہ کرتا ہوں۔

پھر دونوں کی ضربوں کے درمیان تصادم ہوا پس کیا ہوا کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کے سر پر وار کیا یہاں تک کہ تلوار اس کے سر کو چیرتی ہوئی، اس کے دانتوں تک آ پہنچی اور تمام اہل لشکر نے اس ضرب کی آواز سنی۔ ابھی لشکر کا پچھلا حصہ نہیں پہنچا تھا کہ اگلے ہی کو فتح مل گئی۔

ابن جعفر کہتے ہیں: لشکر کا آخری حصہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا یہاں تک کہ اللہ نے ان سب کو فتح عطا فرمائی۔ ❷

[1035] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عبد الرزاق وعفان المعني وهذا حديث عبد الرزاق قالا نا جعفر بن سليمان قال حدثني يزيد الرشك عن مطرف بن عبد الله عن عمران بن حصين قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية وأمر عليهم علي بن أبي طالب فأحدث شيئا في سفره فتعاهد قال عفان فتعاقد أربعة من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ان يذكروا أمره لرسول الله صلى الله عليه وسلم قال عمران وكنا إذا قدمنا من سفر بدأنا برسول الله صلى الله عليه وسلم فسلمنا عليه قال فدخلوا عليه فقام رجل منهم فقال يا رسول الله إن عليا فعل كذا وكذا فاعرض عنه ثم قام الثاني فقال يا رسول الله إن عليا فعل كذا وكذا فاعرض عنه ثم قام الثالث فقال يا رسول الله إن عليا فعل كذا وكذا فأعرض عنه ثم قام الرابع فقال يا رسول

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الاستیعاب لابن عبدالبر: 39/3

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل میمون ابی عبداللہ والحدیث صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 353/5؛ خصائص علی للنسائی؛ ص: 5

الله إن عليا فعل كذا وكذا قال فأقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم على الرابع وقد تغير وجهه فقال دعوا عليا دعوا عليا إن عليا مني وأنا منه وهو ولي كل مؤمن بعدي

۱۰۳۵۔ سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی قیادت میں بھیجا۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کچھ ایسا کام کیا جس پر چار صحابہ کرام نے اتفاق کیا کہ اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور کریں گے۔ سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب ہم سفر سے واپس لوٹتے ہمارا معمول یہ ہوتا تھا کہ ہم سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرتے۔ جب وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایسے ایسے ایک کام کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا پھر دوسرے ساتھی نے کھڑے ہو کر کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایسے ایسے ایک کام کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی منہ پھیر لیا پھر تیسرے شخص نے کھڑے ہو کر کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فلاں فلاں کام کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی منہ پھیر لیا پھر چوتھے شخص نے کھڑے ہو کر کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے یوں یوں کام کیا ہے، آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا اور فرمایا: علی کو بلاؤ! علی کو بلاؤ! (دو مرتبہ فرمایا) پھر فرمایا: علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور یہ میرے بعد ہر مومن کا دوست ہے۔ [1]

[1036] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو النضر قال نا عكرمة بن عمار قال حدثني إياس بن سلمة قال أخبرني أبي قال بارز عمي يوم خيبر مرحبا اليهودي فقال مرحب

قد علمت خيبر إني مرحب — شاكي السلاح بطل مجرب
إذ الحروب أقبلت تلهب — فقال عمي عامر
قد علمت خيبر أناي عامر — شاكي السلاح بطل مغامر

فاختلفا ضربتين فوقع سيف مرحب في ترس عامر وذهب يسفل له فرجع السيف على ساقه فقطع اكحله فكانت فيها نفسه قال سلمة بن الأكوع فلقيت ناسا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا بطل عمل عامر قتل نفسه قال سلمة بن الأكوع قلت يا رسول الله بطل عمل عامر قتل نفسه قال من قال ذلك قلت ناس من أصحابك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذب من قال ذلك بل له أجره مرتين انه حين خرج إلى خيبر جعل يرتجز بأصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وفيهم النبي صلى الله عليه وسلم يسوق الركاب وهو يقول

تالله لولا الله ما اهتدينا
وما تصدقنا ولا صلينا
إن الذين قد بغوا علينا
إذا أرادوا فتنة أبينا
ونحن عن فضلك ما استغنينا
فثبت الاقدام إن لاقينا
وانزلن سكينة علينا

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا قال عامر يا رسول الله قال غفر لك ربك قال وما استغفر لإنسان قط يخصه إلا استشهد فلما بلغ ذلك عمر بن الخطاب قال يا رسول الله لو متعتنا بعامر فاستشهد قال سلمة ثم ان نبي الله صلى الله عليه

[1] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 4/437؛ خصائص علی للنسائی؛ ص:23

وسلم أرسلني إلى علي فقال لأعطين الراية اليوم رجلا يحب الله ورسوله أو يحبه الله ورسوله قال فجئت به اقوده أرمد فبصق نبي الله صلى الله عليه وسلم في عينيه ثم أعطاه الراية فخرج مرحب يخطر بسيفه ويقول

قد علمت خيبر اني مرحب

شاكي السلاح بطل مجرب

إذا الحروب أقبلت تلهب

فقال علي بن أبي طالب

أنا الذي سمتني أمي حيدره

كليث غابات كريه المنظره

أو فيهم بالصاع كيل السندره

ففلق رأس مرحب بالسيف وكان الفتح على يديه

۱۰۳۶۔ سیّدنا ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ میرے چچا (عامر) کا مقابلہ یہودی سردار مرحب سے ہوا تو مرحب کہنے لگا: خیبر مجھے جانتا ہے کہ میں زرہ پوش اور تجربہ کار جنگجو ہوں جب شیر میری طرف دوڑتا ہے تو میں اس کو کبھی نیزہ مارتا ہوں اور کبھی تلوار سے حملہ کرتا ہوں۔ اس کے جواب میں میرے چچا عامر نے کہا: یقیناً اہل خیبر مجھے جانتے ہیں کہ میں زرہ پوش اور سخت جنگجو پہلوان ہوں۔

پھر دونوں کی ضربوں کے درمیان تصادم ہوا، مرحب نے جب وار کیا تو اس کی تلوار سیّدنا عامر رضی اللہ عنہ کی ڈھال میں پڑ گئی جس سے سیّدنا عامر رضی اللہ عنہ کی رگ کٹ گئی اور کمزور ہو گئے تو سیّدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میری ملاقات کچھ صحابہ کرام سے ہوئی انہوں نے کہا: عامر نے خودکشی کر کے اپنے اعمال کو برباد کر دیا ہے۔

سیّدنا سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی کہ لوگ کہہ رہے ہیں: عامر نے خودکشی کی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس نے یہ کہا ہے؟ میں نے کہا: آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے کہا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو یہ کہتا ہے وہ خلاف واقعہ بات کرتا ہے، بلکہ عامر کے لیے دوگنا اجر ہے۔ پھر جب وہ مدینہ سے خیبر آ رہے تھے تو صحابہ کرام کے ساتھ آتے ہوئے رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ موجود تھے۔ وہ اونٹنیوں کو ہانک رہے تھے، ساتھ یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

اگر اللہ کی توفیق نہ ہوتی تو نہ ہدایت پاتے، نہ نماز پڑھتے اور نہ صدقہ کرتے۔ بے شک باغی (کافر) لوگوں نے ہم پر ظلم کرنا چاہا تو ہم نے اس کا انکار کیا، اے اللہ! ہم تیرے فضل سے مستغنی نہیں ہیں، جنگ کے وقت ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور ہم پر سکینت ضرور نازل فرما۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عامر ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمھیں بخش دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب خاص طور پر کسی انسان کے لیے مغفرت مانگتے تو وہ ضرور شہید

ہوجاتا۔ جب یہ بات سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچی تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کاش آپ ﷺ ہمیں عامر کے ذریعے مزید لطف اندوز کرتے۔ پس وہ شہید ہوگئے۔

سیّدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے مجھے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلانے کے لیے بھیجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں آج جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور رسول کو محبوب ہے، یا فرمایا: اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، (یہ راوی کا شک ہے) پھر میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت وہ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے پس نبی کریم ﷺ نے اپنا لعابِ دہن ان کی آنکھوں میں ڈالا اور ان کو جھنڈا دیا تو مرحب اپنی تلوار کو لہراتے ہوئے نکلا اور کہنے لگا:

خیبر مجھے جانتا ہے کہ میں زرہ پوش، تجربہ کار پہلوان ہوں اور جنگوں میں آگ بھڑکانے والا ہوں۔

اس کے جواب میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا:

میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے اور جنگلی شیروں کی طرح ہیبت ناک ہوں اور وسیع پیمانے پر قتل وخون ریزی پھیلانے والا ہوں۔

پھر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک ہی ضرب میں مرحب کے سر کو پھاڑ دیا پھر فتح آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ہوئی۔ (1)

[1037] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا قتيبة بن سعيد قثنا يعقوب بن عبد الرحمن عن أبي حازم قال أخبرني سهل بن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم خيبر لأعطين الراية غدا رجلا يفتح الله على يديه يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله قال فبات الناس يدوكون ليلتهم أيهم يعطي فلما أصبح الناس غدوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم كلهم يرجوا ان يعطاها فقال أين علي بن أبي طالب فقال هو يا رسول الله يشتكي عينيه قال فأرسلوا إليه فأتي به فبصق رسول الله صلى الله عليه وسلم في عينيه ودعا له حتى كأن لم يكن به وجع فأعطاه الراية فقال علي يا رسول الله أقاتلهم حتى يكونوا مثلنا قال أنفذ على رسلك حتى تنزل بساحتهم ثم ادعهم إلى الإسلام وأخبرهم بما يجب عليهم من حق الله فيه فوالله لأن يهدي الله بك رجلا واحدا خير لك من أن تكون لك حمر النعم

۱۰۳۷۔ سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے خیبر والے دن فرمایا تھا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا، جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں: صحابہ کرام نے اس اضطراب کی کیفیت میں رات گزاری کہ آپ ﷺ کس کو جھنڈا عطا فرمائیں گے، جب صبح ہوئی، صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور ہر ایک شخص امید کیے ہوئے تھا کہ آپ ﷺ اسی کو جھنڈا عطا فرمائیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو بلاؤ۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور دعا فرمائی تو ان کی آنکھیں اس طرح ٹھیک ہوگئیں گویا کہ کوئی تکلیف تھی ہی نہیں، پھر آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا دیا۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں ان سے اس وقت تک جہاد کرتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح نہ ہوجائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: نرمی سے روانہ ہونا جب تم ان کے پاس میدان جنگ

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 463/7؛ صحیح مسلم: 3/1429_147

میں پہنچ جاؤ تو ان کو اسلام کی دعوت دینا اور ان کو بتانا کہ ان پر اللہ تعالیٰ کے کیا حقوق واجب ہیں، بخدا! اگر تمہاری وجہ سے ایک شخص بھی ہدایت پا جاتا ہے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ ❶

[1038] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو أحمد وهو الزبيري قال نا سفيان عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر هو بن عبد الله الأنصاري قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم عند امرأة من الأنصار صنعت له طعاما فقال النبي صلى الله عليه وسلم وذكر الحديث وقال في آخره يدخل عليكم رجل من أهل الجنة فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم يدخل رأسه تحت الودي ويقول اللهم إن شئت جعلته عليا فدخل علي فهنيناه

۱۰۳۸۔ سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری عورت کے گھر میں تھے، اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا تھا تو پھر آگے باقی حدیث کو بیان کیا، اس کے آخر میں فرمایا: ابھی تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا، میں نے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کھجور کے چھوٹے چھوٹے درختوں کی نچلی جانب دیکھ رہے تھے اور ساتھ فرما رہے تھے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو وہ علی ہی ہو، چنانچہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی تشریف لائے، ہم نے انہیں مبارک باد پیش کی۔ ❷

[1039] حدثنا أبو مسلم إبراهيم بن عبد الله بن مسلم البصري قراءة عليه يوم الإثنين في شهر ربيع الآخر من سنة ثمان وثمانين ومائتين قثنا أبو عاصم وهو الضحاك بن مخلد عن أبي الجراح قال حدثني جابر بن صبيح عن أم شراحيل عن أم عطية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث عليا في سرية فرأيته رافعا يديه وهو يقول اللهم لا تمتني حتى تريني عليا

۱۰۳۹۔ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی زیر قیادت لشکر بھیجا اور ہاتھ اٹھا کر ان کے لیے دعا فرمائی۔ اے اللہ! مجھے زندہ رکھنا کہ میں دوبارہ علی کو دیکھ سکوں۔ ❸

[1040] حدثنا إبراهيم قثنا أبو الوليد قثنا شعبة عن عمرو يعني بن مرة قال سمعت أبا حمزة يقول سمعت زيد بن أرقم يقول أول من صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم علي بن أبي طالب

۱۰۴۰۔ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے پڑھی ہے۔ ❹

[1041] حدثنا إبراهيم قثنا حجاج بن المنهال قال نا حماد يعني ابن سلمة عن علي بن زيد عن سعيد بن المسيب قال قلت لسعد بن مالك إني أريد ان أسألك عن حديث وانا أهابك ان أسألك عنه قال فقال لا تفعل يا ابن أخ إذا علمت ان عندي علما فسلني عنه ولا تهبني فقلت قول النبي صلى الله عليه وسلم لعلي حين خلفه في المدينة في غزوة تبوك فقال علي يا رسول الله تخلفني في الخالفة في النساء والصبيان قال أما ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى قال بلى فرجع مسرعا كأني انظر الى غبار قدميه يسطع

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 70,476/7؛ صحیح مسلم: 1872/4

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 206۔233

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ مجہولان ابوالجراح المہری وام شراحیل تفرد عنہما جابر بن صبیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 643/5

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1004

۱۰۴۱۔ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر میں آپ سے ایک حدیث کے بارے میں سوال کروں پھر اس کے بدلے جو آپ مجھ سے مانگیں گے میں آپ رضی اللہ عنہ کو دوں گا تو انہوں نے فرمایا: میرے بھتیجے! ایسا مت کر، اگر حدیث میرے علم میں ہے جس کے بارے میں تم مجھ سے سوال کرنا چاہتے ہو تو میں تم سے (اس کے بدلے) کچھ نہیں لوں گا تو پھر میں نے ان سے کہا: جب غزوۂ تبوک کے موقع پر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ پیچھے رہے تھے تو اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟ (تو انہوں نے کہا: اس وقت جب) سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے رہ جانے والوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہاری میرے ساتھ نسبت وہی ہو جو (سیّدنا) ہارون (علیہ السلام) کو (سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ تھی تو پھر انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! تو وہ اس قدر خوشی خوشی واپس پلٹے کہ جیسے میں اُن کے قدموں سے اُڑتی غبار دیکھ رہا ہوں۔ ❶

[1042] حدثنا إبراهيم قثنا حجاج قثنا حماد عن علي ابن زيد عن عدي بن ثابت عن البراء وهو ابن عازب قال اقبلنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع حتى كنا بغدير خم فنودي فينا ان الصلاة جامعة وكسح لرسول الله صلى الله عليه وسلم تحت شجرتين فأخذ بيد علي فقال ألست أولى بالمؤمنين من أنفسهم قالوا بلى يا رسول الله قال هذا مولى من انا مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فلقيه عمر فقال هنيئا لك يا ابن أبي طالب أصبحت وامسيت مولى كل مؤمن ومؤمنة.

۱۰۴۲۔ سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع سے واپس آرہے تھے کہ غدیر خم کے مقام پر ہم نے پڑاؤ ڈالا ہم میں سے ایک آدمی نے نماز کا اعلان کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو درختوں کے نیچے جگہ صاف کی گئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھائی تو پھر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما اور فرمایا: کیا میں مومنین کے لیے ان کی جانوں سے بھی زیادہ عزیز نہیں ہوں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں علی اس کا دوست ہے، اے اللہ! علی کے دوست کو تُو بھی اپنا دوست بنا اور علی کے دشمن کو تُو بھی اپنا دشمن بنا۔ اس کے بعد جب بھی سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرتے تو کہتے: ابن ابی طالب! تمہیں مبارک ہو تم صبح اور شام اس حال میں کرتے ہو کہ ہر مومن اور مومنہ تمہارا دوست ہوتا ہے۔ ❷

[1043] حدثنا إبراهيم نا حجاج نا حماد عن الكلبي عن أبي صالح عن ابن عباس أن الوليد بن عقبة قال لعلي ألست ابسط منك لسانا وأحد منك سنانا واملأ منك حشوا فأنزل الله عز وجل { أفمن كان مؤمنا كمن كان فاسقا لا يستوون }

۱۰۴۳۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ولید بن عقبہ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا: میں آپ سے زیادہ تیز زبان، زیادہ تیز دانتوں اور زیادہ طاقت والا ہوں۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: (أفمن كان مؤمنا كمن كان فاسقا لا يستوون) ترجمہ: بھلا کہیں یہ ہوسکتا ہے کہ جو شخص مومن ہو وہ اُس شخص کی طرح ہو جائے جو فاسق ہو؟ یہ دونوں برابر نہیں ہوسکتے۔ (سورۃ السجدۃ:۱۸) ❸

❶ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ علی بن زید بن جدعان ضعیف ولکن مضیٰ برقم:956

❷ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ علی بن زید بن جدعان ضعیف ولکنہ توبع فیما مضیٰ برقم:1016؛ والحدیث صحیح وقد مضیٰ برقم:947

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً الکلبی ہو محمد بن سائب بن بشر الکلبی ابو النضر الکوفی النسابۃ المفسر کادالائمۃ ان یجمعوا علی تضعیفہ؛ جامع البیان فی ای القرآن للطبری:21/67

[1044] حدثنا إبراهيم قثنا حجاج بن المنهال قثنا حماد عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم خيبر لأدفعن اللواء الى رجل يحب الله ورسوله ثم يفتح الله على يديه فقال عمر فما أحببت الامارة قبل يومئذ فتطاولت لها فقال النبي صلى الله عليه وسلم قم يا علي فدفع اليه اللواء قال اذهب ولا تلتفت حتى يفتح الله عليك فقال علي ما أقاتل الناس قال صلى الله عليه وسلم ان يشهدوا ان لا إله إلا الله واني رسول الله

۱۰۴۴۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس دن کے علاوہ کبھی امارت کی تمنا نہیں کی، میں نے اس دن امید لگا رکھی تھی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ! اے علی! اس جھنڈے کو اٹھاؤ، جاؤ لڑو، ادھر ادھر التفات نہ کرنا یہاں تک کہ اللہ تمہیں فتح عطا فرمائے، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کس بنیاد پر جنگ کروں گا؟ تو فرمایا: اس وقت تک جنگ کرنا جب تک کہ وہ گواہی دے دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور بلاشبہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ (1)

[1045] حدثنا إبراهيم قثنا إبراهيم بن بشار الرمادي قال نا سفيان بن عيينة عن علي بن زيد بن جدعان عن سعيد بن المسيب قال سمعت سعد بن أبي وقاص يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم لعلي أنت مني بمنزلة هارون من موسى قال سفيان أراه قال غير انه لا نبي بعدي

۱۰۴۵۔ سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہاری میرے ساتھ نسبت وہی ہے جو (سیّدنا) ہارون (علیہ السلام) کو (سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ تھی۔

امام سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے خیال میں (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) یہ بھی فرمایا: مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (2)

[1046] حدثنا إبراهيم قثنا عبد الرحمن بن حماد الشعيثي قثنا ابن عون قثنا محمد وهو ابن سيرين عن عبيدة قال قال لي لا أنبئك إلا ما أنبأني علي بن أبي طالب فهم مودن اليد أو مثدون اليد أو مخدج اليد لولا ان تبطروا لأنبأتكم ما وعد الله الذين يقاتلونهم على لسان محمد صلى الله عليه وسلم قال قلت أنت سمعته من محمد قال إي ورب الكعبة إي ورب الكعبة يعني ثلاثا

۱۰۴۶۔ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابوعبیدہ رحمہ اللہ نے مجھے کہا: میں تمہیں وہ کچھ بتادوں گا جو کچھ مجھے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ ان (خارجیوں) میں ایک ناقص ہاتھ والا ہوگا، اگر تم میری بات کو رد نہیں کرو گے تو بتا دیتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ان لوگوں کے ساتھ وعدہ کیا ہے جو ان سے جنگ کریں گے، راوی ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا: کیا آپ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بذات خود سنا ہے؟ انہوں (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ہاں! ربِ کعبہ کی قسم، ربِ کعبہ کی قسم (تین مرتبہ یہ قسم اٹھائی)۔ (3)

[1047] حدثنا علي بن الحسن القاضي قثنا أبو مسعود محمد بن عبيد بن عقيل قثنا عبد العزيز بن الخطاب قثنا عيسى

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 987

(2) تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ لضعف علی بن زید بن جدعان لکن توبع ومضیٰ برقم 1041

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم: 2/747؛ مسند الامام احمد: 1/122: 121

ذكره عن داود بن أبي هند عن أبي جعفر وسمعته يذكره عن رجل عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي تؤتى يوم القيامة بناقة من نوق الجنة فتركبها وركبتك مع ركبتي وفخذك مع فخذي حتى تدخل الجنة

۱۰۴۷۔ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: قیامت کے دن جنت سے ایک اونٹ لایا جائے گا جس پر میں اور تم ایک ساتھ سوار ہوں گے، تیرا گھٹنہ میرے گھٹنے کے ساتھ ہوگا، تیری ران میری ران کے ساتھ ہوگی یہاں تک کہ ہم جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ [1]

[1048] حدثنا علي بن الحسين قثنا إبراهيم بن إسماعيل قثنا أبي عن أبيه عن سلمة بن كهيل عن أبي ليلى الكندي انه حدثه قال سمعت زيد بن أرقم يقول ونحن ننتظر جنازة فسأله رجل من القوم فقال أبا عامر أسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم غدير خم لعلي من كنت مولاه فعلي مولاه قال نعم قال أبو ليلى فقلت لزيد بن أرقم قالها رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم قد قالها له أربع مرات فقال نعم

۱۰۴۸۔ ابو لیلیٰ کندی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے، ہم اس وقت ایک جنازے کا انتظار کر رہے تھے کہ ایک آدمی نے ان سے سوال کیا تو ابو عامر نے کہا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خم والے دن سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے فرما رہے تھے: جس کا میں دوست ہوں تو علی بھی اس کا دوست ہے تو انہوں (سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ) نے کہا: جی ہاں!

ابو لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! میں نے چار مرتبہ ان سے یہی سوال کیا: تو انہوں نے کہا: ہاں!۔ [2]

[1049] حدثنا عبد الله بن سليمان بن الأشعث قال حدثنا إسحاق بن إبراهيم النهشلي قثنا سعد بن الصلت قثنا أبو الجارود الرحبي عن أبي إسحاق الهمداني عن الحارث عن علي قال لما كانت ليلة بدر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يستقي لنا من الماء فأحجم الناس فقام علي فاحتضن قربة ثم اتى بئرا بعيدة القعر مظلمة فانحدر فيها فأوحى الله عز وجل الى جبريل وميكائيل واسرافيل تأهبوا لنصر محمد عليه السلام وحزبه فهبطوا من السماء لهم لغط يذعر من سمعه فلما حاذوا البئر سلموا عليه من عند آخرهم اكراما وتجليلا

۱۰۴۹۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے موقع پر اعلان کیا: آج کون ہمارے لیے پانی لائے گا؟ لوگ کچھ جھجک گئے تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اپنا مشکیزہ اُٹھا کر کنویں پر گئے جو اندھیری گہرائی والا تھا، اس میں اتر گئے تو اللہ نے سیّدنا جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل سے کہا: جاؤ! سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی مدد کرو وہ آسمان سے ہر چیز کو ڈراتے ہوئے کنویں تک آئے اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو ان کے عزت وجلال کی وجہ سے سب نے سلام کیا۔ [3]

[1050] حدثنا إبراهيم بن عبد الله بن أيوب المخرمي قثنا سليمان بن عمر الأقطع قثنا عتاب بن بشير عن إسحاق بن راشد عن الزهري عن علي بن الحسين عن الحسين بن علي ان عليا أخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم طرقه وفاطمة ليلة فقال لهم الا تصلون فقال علي يا رسول الله ان أنفسنا بيد الله عز وجل ان شاء ان يبعثنا بعثنا فانصرف فلم يرجع اليه شيئا وهو يقول وكان الإنسان أكثر شيء جدلا [الكهف:54]

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لابہام من روی عن انس؛ تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری، ص:91

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا اسماعیل بن یحییٰ بن سلمۃ بن کہیل متروک؛ تقدم تخریجہ فی رقم:660؛ والحدیث صحیح کما مضیٰ مرارا

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف الحارث الاعور؛ تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری، ص:69

۱۰۵۰۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ان کے گھر تشریف لائے اور کہا: کیا تم دونوں تہجد نہیں پڑھتے تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری جان اللہ کے ہاتھ میں ہے جب چاہے وہ ہمیں اٹھائے گا یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے واپس تشریف لے گئے اور کچھ بھی نہ کہا، (کان الإنسان أکثر شيء جدلا) ترجمہ: انسان ہر چیز میں جھگڑتا ہے (سورۃ کہف: 54)۔ ❶

[1051] حدثنا أبو عمرو محمد بن محمود الأصبهاني قثنا علي بن خشرم المروزي قثنا الفضل بن موسى السيناني عن الحسين بن واقد عن عبد الله بن بريدة عن أبيه ان أبا بكر وعمر خطبا الى النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة فقال إنها صغيرة فخطبها علي فزوجها منه

۱۰۵۱۔ سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا ابوبکر اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نکاح کا پیغام لے کر گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ ابھی بہت چھوٹی ہے۔ ان کے بعد سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا تو ان سے نکاح کر دیا۔ ❷

[1052] حدثنا هيثم بن خلف قثنا محمد بن أبي عمر الدوري قثنا شاذان قثنا جعفر بن زياد عن مطر عن أنس يعني ابن مالك قال قلنا لسلمان سل النبي صلى الله عليه وسلم من وصيه فقال له سلمان يا رسول الله من وصيك قال يا سلمان من كان وصي موسى قال يوشع بن نون قال فإن وصيي ووارثي يقضي ديني وينجز موعودي علي بن أبي طالب

۱۰۵۲۔ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں کہ آپ کا وصی کون ہے؟ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا وصی کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلمان! موسیٰ (علیہ السلام) کا وصی کون تھا؟ میں نے کہا: یوشع بن نون تو فرمایا: میرا وصی وہ ہے جو میرا قرض اُتارے گا اور میرے وعدوں کو علی بن ابی طالب پورا کرے گا۔ ❸

[1053] حدثنا أبو عمرو محمد بن محمود قثنا علي بن خشرم قثنا الفضل يعني ابن موسى عن حسين بن واقد عن أبي إسحاق عن الحارث عن علي قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لعلي الا أعلمك دعاء إذا دعوت به غفر الله لك وان كنت مغفورا لك قال بلى قال لا إله إلا الله العلي العظيم لا إله إلا الله الحليم الكريم وسبحان الله رب العرش العظيم

۱۰۵۳۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: علی! کیا میں تم کو ایسی دعا نہ سکھلاؤں کہ جب تم اس دعا کو کرو تو اللہ تم کو بخش دے باوجود اس کے کہ تمہاری بخشش ہو چکی ہے تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیوں نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو: (لا إله إلا الله العلي العظيم لا إله إلا الله الحليم الكريم وسبحان الله رب العرش

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ابراہیم بن عبداللہ المخرمی شیخ القطیعی والحدیث صحیح؛
انظر: صحیح البخاری: 10/3؛ صحیح مسلم: 537/1؛ مسند الامام احمد: 1/112-91-77

❷ تحقیق: ابوعمرو بن محمد بن محمود بن عدی بن خالد المروزی وقیل الفسوی سکت عنہ الخطیب فی تاریخہ: 260/3؛
اخرجہ النسائی: 62/6؛ والحدیث صحیح ان کان عبداللہ بن بریدۃ سمع من ابیہ

❸ تحقیق: اسنادہ موضوع محمد بن ابی عمرو الدوری ونسبہ فی الموضوعات الدورقی لم اجدہ؛
تخریج: کتاب؛ المجروحین لابن حبان: 5/3؛ الکامل لابن عدی: 127/4

العظیم) اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو بلند اور بڑا ہے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو بردبار اور عزت والا ہے، پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا مالک ہے۔ ❶

[1054] حدثنا العباس بن إبراهيم القراطيسي قثنا خلاد بن اسلم قثنا النضر بن شميل قثنا إسرائيل عن عبد الله بن عصمة قال سمعت أبا سعيد الخدري وهو يقول أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم الراية فهزها ثم قال من يأخذها بحقها قال فجاء الزبير فقال أمط ثم جاء آخر ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي كرم وجه محمد لأعطينها رجلا لا يفر بها هاك يا علي قال فانطلق ففتح الله عليه خيبر وفدك

۱۰۵۴۔ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے موقع پر جھنڈے کو لہراتے ہوئے فرمایا: یہ جھنڈا تھام کر کون اس کا پورا حق ادا کرے گا؟ سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیچھے ہو جاؤ، دوسرا شخص آیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چہرے کو رونق بخشی ہے، یہ جھنڈا میں اس شخص کو دوں گا، جو بھاگنے والا نہیں ہے، علی! اسے پکڑو، راوی کہتے ہیں تو پھر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اس کو لے کر میدان میں اُترے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر اور فدک کی فتح عطا کر دی۔ ❷

[1055] حدثنا أحمد بن الحسن بن عبد الجبار قثنا أبو عمرو سهل بن زنجلة الرازي قثنا الصباح بن محارب عن عمر بن عبد الله عن أبيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم آخى بين الناس وترك عليا حتى بقي آخرهم لا يرى له أخا فقال يا رسول الله آخيت بين الناس وتركتني قال ولم تراني تركتك إنما تركتك لنفسي أنت أخي وأنا أخوك فإن ذاكرك أحد فقل انا عبد الله وأخو رسوله لا يدعيها بعد الا كذاب

۱۰۵۵۔ سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ تمام لوگوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا، یہاں تک کہ وہ آخر میں اکیلے رہ گئے، انہیں کوئی بھائی نہ ملا تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھوڑ کر باقی لوگوں میں مواخات قائم کر دی ہے؟ تو فرمایا: علی! میں نے تجھے صرف اپنے لیے باقی چھوڑا ہے، تو میرا بھائی اور میں تیرا بھائی ہوں جب بھی کوئی تم سے اس بات کا تذکرہ کرے تو یوں کہو: میں اللہ کا بندہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں تاکہ آئندہ کوئی جھوٹا اس طرح کا دعویٰ نہ کرے۔ ❸

[1056] حدثنا جعفر بن محمد بن الحسن الفريابي سنة تسع وتسعين ومائتين قثنا إبراهيم بن الحجاج السامي قثنا حماد بن سلمة عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم خيبر لأدفعن الراية غدا الى رجل يحب الله ورسوله يفتح الله عليه فقال عمر فما أحببت الامارة الا يومئذ فتطاولت لها قال فقال لعلي قم فدفع اللواء اليه ثم قال اذهب ولا تلتفت للعزيمة فقال علي علام أقاتل الناس فقال النبي صلى الله عليه وسلم قاتلهم حتى يشهدوا الا إله الا الله فإذا قالوها فقد منعوا مني دماءهم وأموالهم الا بحقها وحسابهم على الله

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف فیہ علتان: ابو اسحاق وہو السبیعی مختلط ولم یتبین سماع حسین منہ قبل الاختلاط ام بعدہ والحارث الاعور ضعیف؛
تخریج: سنن الترمذی: 529/5

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 987

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا الاجل عمر بن عبداللہ بن یعلی بن مرۃ الثقفی الکوفی؛ تخریج: کتاب المجروحین لابن حبان: 92/2

۱۰۵۶۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس دن کے علاوہ کبھی امارت کی تمنا نہیں کی، میں نے اس دن اُمید لگائے رکھی، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جاؤ! لڑو، ادھر ادھر عزیمت کے لیے التفات نہ کرنا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کس بنیاد پر جنگ کروں گا؟ تو فرمایا: اس وقت تک جنگ کرنا جب تک کہ وہ گواہی دے دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، جب وہ ایسا کریں تو پھر انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کرلیا الا یہ کہ ان پر کسی کا حق ہو اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔ ❶

[1057] حدثنا جعفر بن محمد قال نا عبد الله بن معاذ نا أبي نا الأشعث عن محمد بن سيرين عن أبي صالح عن علي قال إني لأرجو ان اكون انا وعثمان وطلحة والزبير ممن قال الله عز وجل ونزعنا ما في صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين

۱۰۵۷۔ ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ میں، عثمان، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم (روز قیامت جنت میں) ایسے ہوں گے کہ جس طرح اللہ عزوجل نے فرمایا ہے (**ونزعنا ما في صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين**) ترجمہ: اور ہم وہ ساری کدورت باہر کھینچ لیں گے جو (دنیا میں) ان کے سینوں میں (مغالطہ کے باعث ایک دوسرے سے) تھی، وہ (جنت میں) بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ ❷

[1058] حدثنا محمد بن محمد الواسطي نا عباد بن يعقوب قال نا موسى بن عمير عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جده عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معشر بني هاشم والذي بعثني بالحق ولو أخذت بحلقة باب الجنة ما بدأت إلا بكم

۱۰۵۸۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خاندان بنو ہاشم! اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، اگر میں جنت کے دروازوں کی کنڈی پکڑوں، تب بھی میں تمھارے علاوہ کسی اور سے شروع نہیں کروں گا۔ ❸

[1059] حدثنا أحمد بن عبد الجبار نا محمد بن عباد قثنا محمد بن فضيل عن أبي نصر عبد الله بن عبد الرحمن عن مساور الحميري عن أمه قالت دخلت على أم سلمة فسمعتها تقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي لا يبغضك مؤمن ولا يحبك منافق

۱۰۵۹۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 987

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 544/7؛ الاستیعاب لابن عبدالبر: 767/2

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل موسیٰ بن عمیر القرشی فانہ متروک متہم؛ تخریج: تاریخ بغداد للخطیب: 439/9

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل مساور الحمیری وامہ فانہما مجہولان؛

تخریج: سنن الترمذی: 635/5؛ مسند الامام احمد: 29/6۔ لکن ہذا الحدیث صحیح وسبق برقم: 948

[1060] حدثنا أحمد بن عبد الجبار قثنا أبو خيثمة وهو زهير بن حرب قثنا عفان بن مسلم قثنا جعفر بن سليمان قال أخبرني يزيد الرشك عن مطرف عن عمران بن حصين قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية فاستعمل يعني عليا فصنع شيئا انكروه فتعاقدوا أربعة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني شكاته وكانوا إذا قدموا من سفر بدأوا برسول الله صلى الله عليه وسلم فسلموا عليه ونظروا اليه ثم ينصرفون الى رحالهم فلما قدمت السرية سلموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام أحد الأربعة فقال يا رسول الله ألم تر الى علي صنع كذا وكذا فأعرض عنه ثم قام آخر منهم فقال يا رسول الله ألم تر الى علي صنع كذا وكذا فأقبل اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرف الغضب في وجهه وقال ما تريدون من علي علي مني وانا من علي وعلي ولي كل مؤمن بعدي

۱۰۶۰۔ سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی قیادت میں بھیجا۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کچھ ایسا کام کیا جس پر چار صحابہ کرام نے ان سے اختلاف کیا اور کہا کہ اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور کریں گے۔ جب سفر سے واپس آئے تو سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھنے لگے پھر وہ اپنے گھروں کو چلے گئے جب باقی لشکر پہنچا تو انہوں نے بھی آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو ان چاروں میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ کو معلوم ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایسے ایسے ایک کام کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا پھر دوسرے ساتھی نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ کے علم میں ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فلاں فلاں کام کیا ہے؟۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے، رخِ انور پر غصہ کے آثار نمایاں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم علی کے بارے میں کیا ارادہ رکھتے ہو۔ بلاشبہ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی (دوست) ہے۔ [1]

[1061] حدثنا جعفر بن محمد نا قتيبة بن سعيد نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان على حراء هو وأبو بكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير فتحركت الصخرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إهدئي فما عليك الا نبي وصديق وشهيد

۱۰۶۱۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرا کے پہاڑ پر تھے آپ کے ساتھ اس وقت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ، سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے تو وہ حرکت کرنے لگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حراء! ٹھہر جا، تجھ پر صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم، صدیق رضی اللہ عنہ اور شہید ہیں۔ [2]

[1062] حدثنا أبو بكر أحمد بن محمد بن منصور الحاسب سنة تسع وتسعين ومائتين قثنا أبو عمران الوركاني قثنا المعافى بن عمران عن مختار التمار عن أبي مطر البصري انه شهد عليا اتى أصحاب التمر وجارية تبكي عند التمار فقال ما شأنك قالت باعني تمرا بدرهم فرده مولاي فأبى ان يقبله قال يا صاحب التمر خذ تمرك وأعطها درهمها فإنها خادم وليس لها أمر فدفع عليا فقال له المسلمون تدري من دفعت قال لا قالوا أمير المؤمنين فصب تمرها واعطاها درهمها قال أحب ان ترضى عني قال ما ارضاني عنك إذا أوفيت الناس حقوقهم

---

[1] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1035

[2] تحقیق: اسنادہ حسن والحدیث صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 81,82

۱۰۶۲۔ ابومطر بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک لڑکی کو کھجور فروش کے پاس روتے ہوئے دیکھا تو پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ کہنے لگی: میں نے ایک درہم کی کھجوریں خریدیں تو میرے سردار نے کہا: واپس کرو! اب یہ دوکاندار دوبارہ نہیں لے رہا، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کھجور فروش! کھجوریں واپس لے لو اور درہم واپس کرو یہ تو خادمہ ہے، صاحب اختیار نہیں ہے، یہ سن کر دوکاندار نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو دھکا دیا، لوگوں نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ تم نے کس کو دھکا دیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں! لوگوں نے کہا: یہ امیر المومنین ہیں، تو اس نے کھجوریں واپس لے کر درہم واپس دے دیا اور کہا: امیر المومنین! اب آپ مجھ سے راضی ہو جائیں تو فرمایا: میں تب راضی ہوں، جب تم لوگوں کو ان کے حقوق پورے ادا کرو گے۔ (1)

[1063] حدثنا أحمد بن محمد قثنا الوزكاني قثنا المعافي بن عمران عن يونس بن أبي إسحاق قال حدثني أبو الوضاح الشيباني قال حدثني رجل قال رأيت عليا مر بجارية تبتاع من لحام فقالت زدني فالتفت اليه علي فقال زدها ويحك فإنه أعظم لبركة البيع

۱۰۶۳۔ ایک شخص سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ قصاب سے کہہ رہے تھے جب اس سے ایک لونڈی نے گوشت خریدا اور کچھ اضافہ کرنے کا مطالبہ کیا تو فرمایا: اسے زیادہ دو اس سے خرید وفروخت میں برکت آتی ہیں۔ (2)

[1064] حدثنا أبو إسحاق إبراهيم بن عبد الله بن أيوب المخرمي املاء من كتابه نا صالح بن مالك نا عبد الغفور قال حدثنا أبو هاشم الرماني عن زاذان قال رأيت علي ابن أبي طالب يمسك الشسوع بيده يمر في الأسواق فيناول الرجل الشسع ويرشد الضال ويعين الحمال على الحمولة وهو يقرأ هذه الآية { تلك الدار الآخرة نجعلها للذين لا يريدون علوا في الأرض ولا فسادا والعاقبة للمتقين } ثم يقول هذه الآية أنزلت في الولاة وذوي القدرة من الناس

۱۰۶۴۔ زاذان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ہاتھ میں جوتے کا تسمہ لیے بازار میں گھوم رہے تھے، جس کا تسمہ ہوتا، اسے دے دیتے، کسی گمشدہ آدمی کو راستہ دکھا دیتے تھے، کسی کا بوجھ اُٹھا کر سواری میں لادتے تھے، ساتھ یہ آیات تلاوت کرتے تھے (تلك الدار الآخرة نجعلها للذين لا يريدون علوا في الأرض ولا فسادا والعاقبة للمتقين) اور مزید یہ بھی کہتے تھے: یہ آیت بادشاہوں اور صاحب طاقت لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (3)

[1065] حدثنا محمد بن يونس القرشي قثنا الضحاك بن مخلد أبو عاصم النبيل الشيباني وأبو بكر الحنفي وأبو علي الحنفي قالوا نا بن أبي ذئب عن بن شهاب عن طلحة بن عبد الله عن عبد الرحمن بن ازهر عن جبير بن مطعم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان للقرشي مثلي قوة رجلين يعني من غيره قال ابن شهاب يريد بذلك نبل الرأي

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف مختار بن نافع التمار منکر الحدیث وابومطر البصری الجہنی مجہول؛
تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 3/278

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لابہام شیخ ابی الوضاح وابوالوضاح الشیبانی لم اجدہ؛ تخریج: الکنی والاسماء للدولابی: 2/147

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل عبدالغفور وہو ابن سعید؛ تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری: 1/430

۱۰۶۵۔ سیّدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک قریشی انسان میں دو آدمیوں کے برابر قوت وطاقت ہوتی ہے۔ امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ قوت سے مراد دانشمندی ہے۔ ❶

[1066] حدثنا محمد بن يونس قال حدثني أبي قثنا محمد بن سليمان بن المسمول المخزومي عن عبد العزيز بن أبي رواد عن عمرو بن أبي عمرو عن المطلب بن عبد الله بن حنطب عن أبيه قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة فقال يا أيها الناس قدموا قريشا ولا تقدموها وتعلموا منها ولا تعلموها قوة رجل من قريش تعدل قوة رجلين من غيرهم وامانة رجل من قريش تعدل أمانة رجلين من غيرهم يا أيها الناس اوصيكم بحب ذي اقربها أخي وابن عمي علي بن أبي طالب فإنه لا يحبه الا مؤمن ولا يبغضه الا منافق من أحبه فقد أحبني ومن أبغضه فقد أبغضني ومن أبغضني عذبه الله عز وجل

۱۰۶۶۔ عبداللہ بن حنطب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن خطبہ میں ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش سے آگے مت ہونا بلکہ ان کو آگے کرو اور قریش سے سیکھو ان کو مت سکھاؤ۔ ایک قریشی شخص کی قوت دو آدمیوں کے برابر ہے اور ایک قریشی کی امانت دو آدمیوں کی امانت کے برابر ہے۔ لوگو! میں تمھیں وصیت کرتا ہوں کہ میرے چچازاد بھائی علی بن ابی طالب کے ساتھ محبت کرو۔

کیونکہ ان سے محبت مومن کرتا ہے اور بغض منافق رکھتا ہے جس نے ان سے محبت کی تو اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا تو اللہ عزوجل اس کو عذاب دے گا۔ ❷

[1067] حدثنا محمد بن يونس قثنا حماد بن عيسى الجهني قثنا جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر بن عبد الله الأنصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي بن أبي طالب سلام عليك أبا الريحانتين من الدنيا فعن قليل يذهب ركناك والله خليفتي عليك فلما قبض النبي صلى الله عليه وسلم قال علي هذا أحد الركنين الذي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما ماتت فاطمة قال هو الركن الآخر الذي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱۰۶۷۔ سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: السلام علیکم اے ابو ریحانتین! (یعنی دو پھولوں سیّدنا حسن اور سیّدنا حسین رضی اللہ عنہما کے باپ) بہت کم مدت میں تیرے دونوں رکن ختم ہوں گے اور اللہ تمہارا محافظ ہو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ پہلا رکن تھا اور جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فوت ہوئیں تو فرمانے لگے: یہ دوسرا رکن تھیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ❸

[1068] حدثنا محمد بن يونس قثنا عبيد الله بن عائشة قال أنا إسماعيل بن عمرو عن عمر بن موسى عن زيد بن علي بن حسين عن أبيه عن جده عن علي بن أبي طالب قال شكوت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم حسد الناس اياي فقال أما ترضى أن تكون رابع أربعة أول من يدخل الجنة أنا وأنت والحسن والحسين وأزواجنا عن أيماننا وعن شمائلنا وذرارينا خلف أزواجنا وشيعتنا من ورائنا

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا احمد بن یونس القرشی ہو الکدیمی متروک والحدیث صحیح؛

تخریج: مسند الامام احمد: 4/83-81؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 1/368

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ؛ تخریج: مناقب الشافعی للبیہقی: 1/21-20

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا کسابقہ وفیہ حماد بن عیسیٰ بن عبیدۃ بن الطفیل الجہنی الواسطی وقیل البصری غریق الجحفۃ ضعیف؛

تخریج: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 3/201

۱۰۶۸۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے لوگوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے شکایت کی کہ مجھ سے لوگ کیوں حسد کرتے ہیں؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمھیں خوشی نہیں ہوگی کہ چاروں میں سے چوتھے ہو، سب سے پہلے جنت میں مَیں، آپ، حسن وحسین ہماری بیویاں دائیں بائیں، اولاد بیویوں کے پیچھے اور ہمارا گروہ ہمارے پیچھے ہوگا۔ (1)

[1069] حدثنا محمد بن يونس قثنا المعلى بن اسدنا وهيب بن خالد عن جعفر بن محمد عن أبيه ان عمر بن الخطاب خطب إلى علي أم كلثوم فقال أنكحنيها فقال علي اني أرصدها لابن أخي جعفر فقال عمر انكحنيها فوالله ما من الناس أحد يرصد من أمرها ما أرصد فأنكحه علي فأتى عمر المهاجرين فقال ألا تهنئوني فقالوا بمن يا أمير المؤمنين فقال بأم كلثوم بنت علي وابنة فاطمة بنت رسول الله اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كل نسب وسبب ينقطع يوم القيامة إلا ما كان من سببي ونسبي فأحببت أن يكون بيني وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم سبب ونسب

۱۰۶۹۔ محمد بن علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ (ابوجعفر الباقر) روایت کرتے ہیں کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدہ اُم کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما کو پیغام نکاح بھیجا اور کہا: ان کا نکاح مجھ سے کیجیے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اسے اپنے بھائی جعفر کے بیٹے کے لیے رکھا ہے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اس کا مجھ سے نکاح کرائیے! کوئی آدمی مجھ سے بڑھ کر ان کی دیکھ بھال نہیں کرے گا؟ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کروادیا، چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین کے پاس آکر فرمانے لگے: اے مہاجرین! تم مجھے مبارکباد کیوں نہیں دیتے۔ انہوں نے کہا: امیر المومنین! کس بات کی؟ میں نے اُم کلثوم بنت علی وبنت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ سے نکاح کیا ہے اور میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: سوائے میرے رشتے اورنسب کے ہر رشتہ اورنسب قیامت کے دن ختم ہوجائے گا، میں (عمر رضی اللہ عنہ) نے بھی چاہا تھا کہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان کوئی رشتہ اورنسب ہو۔ (2)

[1070] حدثنا محمد قثنا بشر بن مهران نا شريك عن شبيب بن غرقدة عن المستظل إن عمر بن الخطاب خطب إلى علي بن أبي طالب أم كلثوم فاعتل عليه بصغرها فقال إني لم أرد الباه ولكني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كل سبب ونسب منقطع يوم القيامة ما خلا سببي ونسبي كل ولد اب فإن عصبتهم لأبيهم ما خلا ولد فاطمة فإني أنا أبوهم وعصبتهم

۱۰۷۰۔ مستظل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سیدہ ام کلثوم بنتِ علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ نکاح کے لیے پیغام بھیجا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے چھوٹی ہونے کا عذر پیش کیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں وظیفہ زوجیت کا متمنی نہیں، بلکہ میں نے تو سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: میرے رشتے کے علاوہ قیامت کے دن تمام رشتے ٹوٹ جائیں گے اور ماسوائے اولادفاطمہ کے ہر بیٹا باپ کا عصبہ ہوتا ہے کیونکہ اس کی اولاد میری عصبہ ہے۔ (3)

---

(1) تحقیق: موضوع فیہ الکدیمی واسماعیل بن عمرو البجلی ضعیف؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 229/1

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف جدالاجل الکدیمی مع انقطاعہ فان محمدا ہوابن علی بن الحسین بن علی ابوجعفر الباقر لم یدرک عمرو لاشہد القصۃ ولاصرح بسماعہ من ام کلثوم؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 142/3؛ مناقب الشافعی للبیہقی: 64/1

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف جدالاجل الکدیمی محمد بن یونس وفیہ بشر بن مہران الخصاف وہو ضعیف؛
تخریج: کتاب العلل لابن الجوزی: 258/1

[1071] حدثنا محمد قثنا أبو بكر الحنفي قثنا فطر بن خليفة عن إسماعيل بن رجاء عن أبيه عن أبي سعيد الخدري قال كنا نمشي مع النبي صلى الله عليه وسلم فانقطع شسع نعله فتناولها علي يصلحها ثم مشى فقال ان منكم لمن يقاتل على تأويل القرآن كما قاتلت على تنزيله قال أبو سعيد فخرجت فبشرته بما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يكبر به فرحا كأنه شيء قد سمعه

۱۰۷۱۔ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیدل جا رہے تھے کہ راستے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتوں کا تسمہ ٹوٹ گیا تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اسے گانٹھ دیا پھر آگے چل کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ایک شخص قرآن کی تاویل پر جہاد کرے گا جس طرح میں نے اس کے نازل ہونے پر جہاد کیا تھا۔ سیّدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے خوشی سے جا کر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو بشارت دی کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا تھا تو انہوں نے ذرا بھی اظہارِ خوشی نہ کیا تو مجھے لگا کہ یہ بات انہوں نے پہلے بھی سن رکھی تھی۔ ❶

[1072] حدثنا محمد قثنا الحسن بن عبد الرحمن الأنصاري قال نا عمرو بن جميع عن بن أبي ليلى عن أخيه عيسى عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصديقون ثلاثة حبيب بن موسى النجار مؤمن آل ياسين وخرتيل مؤمن آل فرعون وعلي بن أبي طالب الثالث وهو أفضلهم

۱۰۷۲۔ ابولیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدیقین تین لوگ ہیں: حبیب بن موسیٰ النجار مومن آل یاسین، خرتیل مومن آل فرعون اور تیسرے علی بن ابی طالب جو کہ ان سب سے بہتر ہیں۔ ❷

[1073] حدثنا محمد قثنا بهلول بن مورق السامي قثنا موسى بن عبيدة الربذي عن عمرو بن عبد الله عن الزهري عن أبي سلمة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لي جبريل يا محمد قلبت الأرض مشارقها ومغاربها فلم أجد ولد أب خيرا من بني هاشم

۱۰۷۳۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیّدنا جبرائیل علیہ السلام نے کہا: میں نے زمین کا مشرق اور مغرب دیکھا ہے مگر کسی باپ کے بیٹے کو بنو ہاشم سے بہتر نہیں پایا۔ ❸

[1074] حدثنا محمد بن يونس قال نا مصعب بن عبد الله الزبيري قال أنا إبراهيم بن سعد عن محمد بن إسحاق عن عبد الله بن أبي رافع عن أبيه عن أمه سلمى قالت اشتكت فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فمرضتها فأصبحت يوما كأمثل ما كانت فخرج علي بن أبي طالب فقالت فاطمة يا امتاه أسكبي لي ماء غسلا فسكبت لها فقامت فاغتسلت كأحسن ما كانت تغتسل ثم قالت هاتي ثيابي الجدد فأعطيتها فلبستها ثم جاءت إلى البيت الذي كانت فيه فقالت قدمي الفراش إلى وسط البيت فقدمته فاضطجعت واستقبلت القبلة فقالت يا أمتاه إني مقبوضة الآن واني قد اغتسلت فلا يكشفني أحد وقبضت فجاء علي بن أبي طالب فأخبرته فقال لا والله لا يكشفها أحد ثم حملها بغسلها ذلك فدفنها

۱۰۷۴۔ سلمیٰ نامی عورت سے روایت ہے کہ سیّدہ فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئیں میں تیمارداری کے لیے ان کے پاس رہی۔ ایک صبح ان کی حالت قدرے بہتر تھی، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کسی کام سے باہر گئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے غسل کرنے کے لیے پانی لائیں میں پانی لائی۔ میری رائے کے مطابق آپ رضی اللہ عنہا نے اچھی طرح غسل کیا، پھر کہا:

❶ تحقیق: ہذا الاسناد ضعیف جداً لاجل الکدیمی والحدیث صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 82/3؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 122/3
❷ تحقیق: موضوع لاجل عمرو بن جمیع ابی المنذر وقیل ابی عثمان فانہ متروک؛ تخریج: الجامع الصغیر للسیوطی: 50/2
❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً لاجل الکدیمی؛ تخریج: دلائل النبوۃ للبیہقی: 137/1

مجھے نئے کپڑے لا دو، میں نے لا دیئے تو انہیں پہن کر اپنے گھر (کے صحن) کی طرف آئیں، جس میں رہ رہیں تھی تو مجھے گھر کے (صحن کے) درمیان میں بستر بچھانے کو کہا: میں نے بچھا دیا تو آپ رضی اللہ عنہا قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں، پھر وہ کہنے لگیں: اے اماں! میری وفات کا وقت آ پہنچا ہے، اس لیے میں نے غسل بھی کر لیا ہے، آیندہ کسی شخص کو مجھے عریاں کرنے کی اجازت مت دینا تو اسی وقت فوت ہو گئیں۔ جب سیّدنا علی رضی اللہ عنہ آئے تو ان کو میں نے ساری بات بتا دی تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! فاطمہ نے ٹھیک کہا ہے، اس کو عریاں کیے بغیر دفنایا جائے گا، وہ غسل کافی ہوگا جو انہوں نے خود کیا ہے۔ (1)

[1075] حدثنا محمد بن يونس نا حسين بن حسن الأشقر قال حدثني بن قابوس بن أبي ظبيان عن أبيه عن جده عن علي قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم برأس مرحب لعنه الله

۱۰۷۵۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس (یہودی سردار) مرحب کا سر لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا، اللہ اُس پر لعنت کرے۔ (2)

[1076] حدثنا إبراهيم بن عبد الله البصري نا إبراهيم بن بشار قثنا سفيان عن ابن أبي نجيح عن أبيه قال أخبرني من سمع عليا على منبر الكوفة يقول لما أردت أن أخطب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت أن لا شيء لي ثم ذكرت عائدته وصلته فخطبها فقال وهل عندك شيء قلت لا قال فأين درعك الحطمية التي كنت أعطيتك يوم كذا وكذا قلت هي عندي قال فأت بها قال فأتيته بها فأنكحنها فلما أن دخلت علي قال لا تحدثن شيئا حتى آتيكما فأستأذن رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلينا كساء أو قطيفة فتحشحشنا فقال مكانكما على حالكما فدخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس عند رؤوسنا فدعا بإناء فيه ماء فأتي به فدعا فيه بالبركة ثم رشه علينا فقلت يا رسول الله أنا أحب إليك أم هي قال هي أحب الي منك وأنت أعز علي منها

۱۰۷۶۔ ابو نجیح رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو اس شخص نے بیان کیا ہے جس نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے) پیغام نکاح بھیجنے کا ارادہ کیا، میں نے عرض کیا: میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے، پھر میں نے آپ کو صلہ رحمی کی یاد دلا کر پیغام نکاح بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس کیا ہے، میں نے عرض کیا: کچھ نہیں! فرمایا: وہ حطمیہ زرہ کہاں ہے جو میں نے آپ کو فلاں دن دی تھی؟ میں نے عرض کیا: میرے پاس ہے تو فرمایا: اسے لاؤ، میں لایا تو آپ نے میرا نکاح کر دیا جب ان سے میری رخصتی ہوئی تو فرمایا: میرے آنے تک اس سے کوئی بات نہ کرنا، جب آپ نے اجازت طلب کی، اس وقت ہم چادر یا کمبل میں تھے، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اٹھنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی جگہ پر رہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم آ کر ہمارے پاس بیٹھ گئے اور پانی منگوا کر اس میں کچھ پڑھ کر ہم پر چھڑکا اور برکت کی دعا فرمائی، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو مجھ سے زیادہ پیار ہے یا فاطمہ سے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ سے زیادہ پیار ہے مگر تم اس سے زیادہ معزز ہو۔ (3)

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا الاجل الکدیمی؛ تخریج: مسند الامام احمد: 460/6.

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا کسابقہ وفیہ حسین الاشقر وہو ایضا ضعیف وابن قاموس لم یتعین لی من ہو؟
— وقابوس بن ابی ظبیان حصین بن جندب الجنبی الکوفی ضعیف؛ تخریج: السنن الکبریٰ للبیہقی: 132/9

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف لابہام راویہ عن علی؛

تخریج: سنن سعید بن منصور: 114/1/3؛ مسند الامام احمد: 80/1؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 20/8؛ سنن ابی داؤد: 240/2

[1077] حدثنا إبراهيم بن عبد الله نا سليمان بن أحمد قثنا الوليد بن مسلم نا الأوزاعي قال حدثني شداد أبو عمار عن واثلة بن الأسقع انه حدثه قال طلبت عليا في منزله فقالت فاطمة ذهب يأتي برسول الله صلى الله عليه وسلم قال فجاءا جميعا فدخلا ودخلت معهما فأجلس عليا عن يساره وفاطمة عن يمينه والحسن والحسين بين يديه ثم التفع عليهم بثوبه قال إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا اللهم هؤلاء أهلي اللهم أهلي أحق قال واثلة فقلت من ناحية البيت وأنا من أهلك يا رسول الله قال وأنت من أهلي قال واثلة فذلك أرجا ما أرجو من عملي

۱۰۷۷۔ شداد ابوعمار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھ سے سیّدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں نے ایک دفعہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا (کہ وہ کہاں ہیں) تو وہ کہنے لگی: وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لینے گئے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ ایک ساتھ اکٹھے تشریف لائے تو میں بھی ان سے مل کر گھر میں داخل ہوا، آپ کے بائیں طرف سیّدنا علی رضی اللہ عنہ، دائیں طرف سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو اپنے سامنے بٹھایا پھر سب کو ایک چادر میں اپنے ساتھ لپیٹا اور یہ آیت تلاوت کی (إنما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس أهل البیت) پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں اور میرے اہل بیت زیادہ حق دار ہیں۔ سیّدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے گھر کے ایک کونے سے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل سے ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھی میرے اہل سے ہو۔
سیّدنا واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرا سب سے زیادہ قابل اُمید عمل یہی ہے۔ ❶

[1078] حدثنا إبراهيم بن عبد الله قثنا سليمان بن أحمد قال نا مروان بن معاوية نا قنان بن عبد الله سمعت مصعب بن سعد يحدث عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من آذى عليا فقد آذاني

۱۰۷۸۔ مصعب بن سعد رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی کو تکلیف پہنچائی گویا اس نے مجھے ہی تکلیف پہنچائی۔ ❷

[1079] حدثنا إبراهيم نا مسلم بن إبراهيم نا يوسف بن يعقوب الماجشون نا محمد بن المنكدر عن سعيد بن المسيب عن عامر بن سعد عن أبيه سعد سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول لعلي أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه ليس بعدي نبي قال سعيد فأحببت أن أشافه بذلك سعدا فلقيته فذكرت له ما ذكرني عامر قال فوضع أصبعيه في أذنيه ثم قال استكتا إن لم أكن سمعته من النبي صلى الله عليه وسلم

۱۰۷۹۔ سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہاری میرے ساتھ نسبت وہی ہے جو (سیّدنا) ہارون (علیہ السلام) کو (سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد نبی نہیں ہے۔ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے یہ چاہا کہ اس روایت کو میں خود سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مل کر سنوں گا تو میں نے ان سے ملاقات کی اور جو روایت مجھے عامر نے بیان کی تھی وہ ان سے ذکر کی تو انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں لیں پھر فرمایا: (یہ دونوں کان) خاموش (بہرے) ہو جائیں اگر میں نے اس روایت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہو۔ ❸

---

❶ تحقیق: ہذا الاسناد ضعیف جدا لاجل سلیمان بن احمد الواسطی فہو متروک والحدیث صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 978

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 981

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: خصائص علی للنسائی، ص: 15

[1080] حدثنا عبد الله قال نا عبد الله بن عبد الوهاب الحجبي قثنا خالد بن الحارث قال حدثني طريف بن عيسى وهو العنبري قال حدثني يوسف بن عبد الحميد قال لقيت ثوبان فرأى علي ثيابا فقال ما تصنع بهذه الثياب ورأى في يدي خاتما فقال ما تصنع بهذا الخاتم إنما الخواتيم للملوك قال فما اتخذت بعده خاتما قال فحدثنا ثوبان أن النبي صلى الله عليه وسلم دعا لأهل بيته فذكر علياً وفاطمة وغيرهما فقلت يا رسول الله أمن أهل البيت أنا قال فسكت ثم قلت أمن أهل البيت أنا قال فسكت ثم قال في الثالثة نعم ما لم تقم على سدة أو تاتي أميرا تسأله

۱۰۸۰۔ سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے مجھے (خوبصورت) کپڑوں میں دیکھا تو پوچھنے لگے: ان کپڑوں سے کیا کرنا ہے اور میرے ہاتھ میں انگوٹھی بھی دیکھی تو پوچھا: اس کا کیا کرنا ہے؟ یہ انگوٹھیاں تو بادشاہوں کے پاس ہوتی ہیں، یہ سن کر سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد کبھی انگوٹھی نہیں پہنی پھر سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت میں سے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا وغیرہ کے لیے دعا فرمائی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں بھی اہل بیت میں سے ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، میں نے پھر پوچھا: کیا میں بھی اہل بیت میں سے ہوں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، البتہ تیسری بار فرمایا: ہاں! جب تک تم کسی دروازے پر کھڑے نہیں ہوتے یا کسی بادشاہ سے سوال نہیں کرتے۔ (1)

[1081] حدثنا إبراهيم قال نا محمد بن عبد الله الرومي قال نا شريك عن سلمة بن كهيل عن الصنابحي عن علي بن أبي طالب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا دار الحكمة وعلي بابها

۱۰۸۱۔ سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں، علی اس کا دروازہ ہے۔ (2)

[1082] حدثنا إبراهيم نا إبراهيم بن بشار الرمادي قثنا سفيان بن عيينة قال نا كثير النواء عن السيب بن نجبة عن علي بن أبي طالب ان النبي صلى الله عليه وسلم قال أعطى كل نبي سبعة رفقاء وأعطيت أنا أربعة عشر قيل لعلي من هم قال أنا وابناي الحسن والحسين وحمزة وجعفر وعقيل وأبو بكر وعمر وعثمان والمقداد وسلمان وعمار وطلحة والزبير رضى الله تعالى عنهم

۱۰۸۲۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ انبیا کو سات (۷) رفقا دیئے گئے تھے مگر مجھے چودہ (۱۴) رفیق اور ساتھی دیئے گئے ہیں، کسی نے پوچھا: وہ کون کون ہیں؟ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں، میرے دو بیٹے حسن وحسین، سیّدنا حمزہ، سیّدنا جعفر، سیّدنا عقیل، سیّدنا ابوبکر، سیّدنا عمر، سیّدنا عثمان، سیّدنا مقداد، سیّدنا سلمان فارسی، سیّدنا عمار، سیّدنا طلحہ اور سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہم ہیں۔ (3)

---

(1) تحقیق: طریف بن عیسیٰ العنبری ویوسف بن عبدالحمید سکت عنہ البخاری وابن ابی حاتم والباقون ثقات؛
تخریج: المعجم الاوسط للطبرانی: 98/3

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ابن الرومی وہو محمد بن عمر بن عبداللہ بن فیروز الباہلی ابوعبداللہ ابن الرومی البصری ضعیف؛
تخریج: سنن الترمذی: 637/5؛ تاریخ بغداد للخطیب: 337/2

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل کثیر النواء؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 109_274_275

[1083] حدثنا عبد الله بن محمد بن عبد العزيز البغوي قثنا أحمد بن منصور قثنا الأحوص بن جواب قال نا عمار بن رزيق عن الأعمش عن إسماعيل بن رجاء عن أبيه عن أبي سعيد الخدري قال كنا جلوسا في المسجد فخرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلي في بيت فاطمة وانقطعت شسع رسول الله صلى الله عليه وسلم فأعطاها عليا يصلحها ثم جاء فقام علينا فقال إن منكم من يقاتله على تأويل القرآن كما قاتلت على تنزيله قال أبو بكر أنا هو يا رسول الله قال لا قال عمر أنا هو يا رسول الله قال لا ولكنه صاحب النعل قال إسماعيل فحدثني أبي أنه شهد يعني عليا بالرحبة فأتاه رجل فقال يا أمير المؤمنين هل كان من حديث النعل شيء قال وقد بلغك قال نعم قال اللهم إنك تعلم انه مما كان يخفي إلي رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱۰۸۳۔ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتوں کا تسمہ ٹوٹ گیا تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیا انہوں نے اسے گانٹھ دیا پھر آگے چل کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ایک شخص قرآن کی تاویل پر جہاد کرے گا جس طرح میں نے اِس کے نازل ہونے پر جہاد کیا تھا تو سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ میں ہوں فرمایا: نہیں پھر سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ میں ہوں فرمایا: نہیں! بلکہ وہ صاحب النعل ہے۔ اسماعیل کہتے ہیں کہ میرے باپ نے بیان کیا کہ انہوں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو ایک وسیع میدان میں دیکھا کہ ان کے پاس ایک آدمی نے آ کر عرض کیا: امیر المومنین! کیا حدیث النعل کے بارے میں آپ کے پاس کچھ معلومات ہیں؟ انہوں نے کہا: کیا تمہیں کوئی خبر ملی ہے؟ اس نے فرمایا: جی ہاں! سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے راز رکھتے تھے۔ [1]

[1084] حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثني بن زنجويه ومحمد بن إسحاق وغيرهما قالوا أنا عبيد الله بن موسى عن بن أبي ليلى عن الحكم والمنهال عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن أبيه انه قال لعلي وكان يسمر معه إن الناس قد أنكروا منك انك تخرج في البرد في ملاءتين وفي الحر في الحشو وفي الثوب الثقيل فقال له أو لم تكن معنا بخيبر فقال بلى قال فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لأعطين الراية رجلا يحبه الله ورسوله ويحب الله ورسوله يفتح الله له ليس بفرار فأرسل إلي وأنا أرمد قال فتفل في عيني ثم قال اللهم اكفه أذى الحر والبرد قال فما وجدت حرا ولا بردا لفظ حديث عبد الله

۱۰۸۴۔ ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میرے والد گرامی سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کو قصہ گوئی کرتے تھے۔ میرے والد نے پوچھا: لوگ آپ پر اعتراض کرتے ہیں کہ آپ سردیوں میں ہلکا کپڑا اور گرمیوں میں زائد اور موٹا کپڑا پہنتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا آپ ہمارے ساتھ خیبر کے موقع پر نہیں تھے تو انہوں نے کہا: کیوں نہیں! تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو محبوب ہے اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، وہ میدان سے بھاگنے والا نہیں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف کسی کو بھیجا مگر میں آشوبِ چشم میں مبتلا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھ میں لعابِ دہن ڈالا اور دعا فرمائی۔ اے اللہ علی سے گرمی اور سردی کو دور فرما۔ اس دن سے مجھے نہ گرمی محسوس ہوتی ہے اور نہ سردی، یہ الفاظ عبداللہ راوی نے بیان کیے ہیں۔ [2]

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا الاجل الکدیمی مع انقطاعہ فان محمد اھوابن علی بن الحسین بن علی ابوجعفر الباقر لم یدرک عمر ولاشھد القصۃ ولا صرح بسماعۃ من ام کلثوم؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 142/3؛ مناقب الشافعی للبیہقی: 46/1

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی وابن زنجویۃ ھو محمد بن عبدالملک ومحمد بن اسحاق ھو الصنعانی؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 950

[1085] حدثنا عبد الله قثنا حسين بن محمد الزارع قثنا عبد المؤمن بن عباد قال نا يزيد بن معن عن عبد الله بن شرحبيل عن زيد بن أبي أوفى قال دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم مسجده فذكر قصة مؤاخاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أصحابه فقال علي يعني للنبي صلى الله عليه وسلم لقد ذهبت روحي وانقطعت ظهري حين رأيتك فعلت باصحابك ما فعلت غيري فإن كان هذا من سخط علي فلك العتبي والكرامة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي بعثني بالحق ما اخرتك إلا لنفسي فأنت مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي وأنت أخي ووارثي قال وما أرث منك يا رسول الله قال ما ورث الأنبياء قبلي قال وما ورث الأنبياء قبلك قال كتاب الله وسنة نبيهم وأنت معي في قصر في الجنة مع فاطمة ابنتي وأنت أخي ورفيقي ثم تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم اخوانا على سرر متقابلين المتحابون في الله ينظر بعضهم إلى بعض

۱۰۸۵۔ سیّدنا زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد نبوی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے وہ قصہ سنایا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو آپس میں ایک دوسرے کا بھائی بنایا تھا۔ اس وقت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یقیناً میری جان چلی گئی اور میری پیٹھ بوجھل ہوگئی کہ جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے ساتھ وہ سلوک کیا جو کہ میرے ساتھ نہیں کیا اگر تو یہ میرے ساتھ اظہارِ ناراضگی کی وجہ سے ہے تو ہر طرح کی خوشی اور عزت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے، میں نے تجھے اپنے لیے چھوڑا ہے حالانکہ تمہاری میرے ساتھ نسبت اسی طرح ہے جیسے (سیّدنا) ہارون (علیہ السلام) کو (سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ تھی ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور تم میرے بھائی اور وارث ہو۔ پھر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا میراث لوں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو وراثت مجھ سے پہلے نبیوں نے چھوڑی تھی۔'' میں نے عرض کیا: انہوں نے کیا چھوڑا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کتاب اللہ اور نبی کی سنت، تم اور میری بیٹی فاطمۃ الزہراء میرے ساتھ جنت کے ایک محل میں رہو گے، تم میرے بھائی اور دوست ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اخوانا علی سرر متقابلین (مسندوں پر آمنے سامنے بھائی بھائی بن کر بیٹھے ہوں گے) اللہ کے لیے محبت کرنے والے ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے۔ ❶

[1086] حدثنا عبد الله قثنا علي بن مسلم قثنا عبيد الله بن موسى قال أنا محمد بن علي السلمي عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله قال ما كنا نعرف منافقينا معشر الأنصار إلا ببغضهم عليا

۱۰۸۶۔ سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! ہم منافق کو صرف بغضِ علی سے پہچانتے تھے۔ ❷

[1087] حدثنا عبد الله قثنا سريج بن يونس والحسن بن عرفة قالا نا أبو حفص الأبار عن الحكم بن عبد الملك عن الحارث بن حصيرة عن أبي صادق عن ربيعة بن ناجذ عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي فيك مثل من عيسى ابغضته يهود حتى بهتوا أمه وأحبته النصارى حتى أنزلوه المنزل الذي ليس له وقال علي يهلك في رجلان محب يقرظني بما ليس في ومبغض يحمله شنآني على أن يبهتني لفظ سريج بن يونس

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عطیۃ العوفی والحدیث صحیح؛
انظر: صحیح البخاری: 71/7؛ صحیح مسلم: 1870/4؛ سنن الترمذی: 641/5؛ مسند الامام احمد: 32/3

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: الاستیعاب لابن عبدالبر: 47/3

۱۰۸۷۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا: علی! تیری مثال عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کی سی ہے کہ یہودیوں نے ان سے بغض رکھا یہاں تک ان کی ماں پر بہتان لگایا اور نصاریٰ نے ان سے محبت کی، یہاں تک کہ ان کو وہ مقام دیا جو ان کا حق نہیں تھا۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: میرے بارے میں بھی دو طرح کے آدمی ہلاک ہوں گے۔ ایک محبت میں حد سے بڑھ کر اور دوسرا بغض رکھنے اور حسد کرنے والا۔ یہ الفاظ سریج بن یونس نے بیان کیے ہیں۔ ❶

[1088] حدثنا عبد الله بن محمد نا أبو الجهم العلاء بن موسى الباهلي سنة سبع وعشرين ومائتين قال نا سوار بن مصعب عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم أبا بكر بسورة براءة على الموسم وأربع كلمات الى الناس فلحقه علي في الطريق فأخذ السورة والكلمات فكان علي يبلغ وأبو بكر على الموسم فإذا قرأ السورة نادى الا لا يدخل الجنة الا نفس مسلمة ولا يقرب المسجد مشرك بعد عامه هذا ولا يطوفن بالبيت عريان ومن كان بينه وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم عقد فأجله مدته حتى قال رجل لولا ان يقطع الذي بيننا وبين بن عمك من الحلف فقال علي لولا أن رسول الله أمرني الا أحدث شيئا حتى آتيه لقتلتك

۱۰۸۸۔ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورت براءت اور چار مزید احکامات دے کر حج کے لیے روانہ کیا، سیّدنا علی ان کو راستے میں جا ملے، سورت اور احکامات لے لیے۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ امیر الحج اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ مبلغ تھے، تو وہ سورۃ پڑھ کر یہ اعلان کرتے:

۱۔ مومن کے علاوہ کوئی بھی جنت میں نہیں جائے گا۔
۲۔ آئندہ کوئی مشرک مسجد حرام نہیں آئے گا۔
۳۔ بیت اللہ کا طواف برہنہ حالت میں کوئی نہیں کرے گا۔
۴۔ جن لوگوں کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی معاہدہ ہے تو وہ اس کی مدت پوری کرے گا۔

ایک آدمی نے کہا: اگر ہمارے اور تمہارے چچا زاد (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان حلف نامہ نہ ٹوٹتا؟ (تو ایسا ہوتا) سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں تجھے قتل کر دیتا۔ ❷

[1089] حدثنا الفضل بن الحباب البصري بالبصرة قال نا القعنبي عبد الله بن مسلمة قثنا بن لهيعة عن أبي الأسود عن عروة وهو بن الزبير ان رجلا وقع في علي بن أبي طالب بمحضر من عمر فقال له عمر تعرف صاحب هذا القبر هو محمد بن عبد الله بن عبد المطلب وعلي بن أبي طالب بن عبد المطلب فلا تذكر عليا إلا بخير فإنك إن أبغضته آذيت هذا في قبره

۱۰۸۹۔ عروۃ بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک آدمی نے سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے قبر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ صاحب قبر کون ہیں؟ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل الحکم بن عبدالملک القرشی البصری نزیل الکوفۃ کادوا ان یجمعوا علی تضعیفہ؛
تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری: 2/1/257؛ کتاب زیادات المسند لعبداللہ بن احمد: 1/160

❷ تحقیق: ہذا اسناد ضعیف جدا لاجل سوار بن مصعب وھو الھمدانی الکوفی فانہ متروک والحدیث صحیح؛
تخریج: سنن الترمذی: 5/276؛ مسند الامام احمد: 1/3

بن عبدالمطلب اور وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب ہیں، تم علی رضی اللہ عنہ کا خیر کے ساتھ تذکرہ کرو، اگر تم اس طرح علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بدزبانی کرو گے تو تم اس قبر والے (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کو تکلیف دو گے۔ ❶

[1090] حدثنا الفضل قثنا محمد بن عبد الله الخزاعي قثنا حماد بن سلمة عن سماك بن حرب عن أنس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث ببراءة مع أبي بكر الى أهل مكة فلما بلغ ذا الحليفة بعث اليه فرده وقال لا يذهب بها الا رجل من أهل بيتي فبعث عليا

۱۰۹۰۔ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ برأت (التوبۃ) کے اعلان کے ساتھ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مکہ بھیجا جب وہ ذوالحلیفہ (جگہ کا نام ہے) پہنچے تو انہیں واپس بلایا اور فرمایا: آپ کے ساتھ میرے اہل بیت میں سے کوئی جائے گا تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ بھیجا۔ ❷

[1091] حدثنا إسحاق بن الحسن الحربي نا أبو نعيم الفضل بن دكين نا الحسن بن صالح بن حي عن موسى الجهني عن فاطمة بنت علي عن أسماء بنت عميس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لعلي أنت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه ليس بعدي نبي

۱۰۹۱۔ سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہاری میرے ساتھ نسبت وہی ہے جو (سیّدنا) ہارون (علیہ السلام) کو (سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد نبی نہیں ہے۔ ❸

[1092] حدثنا أحمد بن عبد الجبار الصوفي قثنا أحمد بن الأزهر نا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال بعثني النبي صلى الله عليه وسلم الى علي بن أبي طالب فقال أنت سيد في الدنيا وسيد في الآخرة من احبك فقد احبني وحبيبك حبيب الله وعدوك عدوي وعدوي عدو الله الويل لمن ابغضك من بعدي

۱۰۹۲۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ انہیں کہنا: (اے علی!) تم دنیا اور آخرت میں سردار ہو جو آپ سے محبت کرے گا وہ مجھ سے کرے گا، جس نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، تمہارا دوست اللہ کا دوست اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو میرے بعد آپ سے بغض رکھے گا۔ ❹

[1093] حدثنا عبد الله بن الصقر سنة تسع وتسعين ومائتين قثنا يعقوب بن حميد بن كاسب قثنا سفيان عن بن أبي نجيح عن أبيه عن ربيعة الجرشي انه ذكر علي عند رجل وعنده سعد بن أبي وقاص فقال له سعد أتذكر عليا أن له مناقب أربعا لأن تكون لي واحدة منهن أحب إلي من كذا وكذا وذكر حمر النعم وقوله لأعطين الراية وقوله أنت مني بمنزلة هارون من موسى وقوله من كنت مولاه فعلي مولاه ونسي سفيان واحدة

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ابن لہیعۃ؛ تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 158/3

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: سنن الترمذی: 275/5؛ مسند الامام احمد: 283/3۔ 212

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 369/6

❹ تحقیق: رجال الاسناد ثقات؛ تخریج: تاریخ بغداد للخطیب: 41/4

۱۰۹۳۔ ربیعہ جرشی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے سامنے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ کہا تو سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں باتیں کرتے ہو؟ جن کے پاس یہ چار فضائل ہیں جن میں سے ایک فضیلت بھی میرے متعلق ہوتی تو وہ میرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر تھی۔

۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جھنڈا دیا تھا۔

۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: تمہاری میرے ساتھ نسبت وہی ہے جو (سیّدنا) ہارون (علیہ السلام) کو (سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ تھی۔

۳۔ مزید فرمایا تھا: جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے۔

ان میں سے ایک امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ بھول گئے ہیں۔ [1]

[1094] حدثنا الفضل بن الحباب قثنا أبو الوليد الطيالسي قال نا عكرمة بن عمار عن إياس بن سلمة الأكوع عن أبيه قال خرجنا الى خيبر فكان عمي يرتجز وهو يقول

والله لولا الله ما اهتدينا
ولا تصدقنا ولا صلينا
ونحن عن فضلك ما استغنينا
فثبت الاقدام ان لاقينا
وانزلن سكينة علينا

فقال النبي صلى الله عليه وسلم من هذا قالوا عامر قال غفر الله لك يا عامر وما استغفر رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل خصه الا استشهد فقال عمر لو ما متعتنا بعامر فلما قدمنا خيبر خرج مرحب يخطر بسيفه وهو يقول

قد علمت خيبر اني مرحب
شاكي السلاح بطل مجرب
إذا الحروب أقبلت تلهب
فبرز له عامر فقال
قد علمت خيبر اني عامر

شاكي السلاح بطل محاذر فاختلفا ضربتين فوقع سيف مرحب في ترس عامر وذهب عامر يسفل له فرجع سيفه على نفسه فقطع اكحله فكانت فيها نفسه وإذا نفر من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقولون بطل عمل عامر بطل عمل عامر قتل عامر نفسه فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم وانا أبكي فقلت يا رسول الله بطل عمل عامر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال هذا قال قلت ناس من أصحابك فقال كذب من قال ذلك بل له أجره مرتين ثم ارسلني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى علي بن أبي طالب فأتيته وهو ارمد حتى أتيت به النبي صلى الله عليه وسلم فبصق في عينيه فبرأ ثم أعطاه الراية وخرج مرحب فقال

قد علمت خيبر اني مرحب
شاكي السلاح بطل مجرب
إذ الحروب أقبلت تلهب

[1] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: صحیح مسلم: 3/1871؛ سنن ابن ماجۃ: 1/45

قال علي

انا الذي سمتني أمي حيدرة
كليث غابات كريه المنظرة
أو منهم بالصاع كيل السندرة

قال فضربه ففلق رأس مرحب فقتله وكان الفتح على يدي علي

۱۰۹۴۔ سیّدنا ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم خیبر کی جانب نکلے تو میرے چچا (عامر) اشعار پڑھ رہے تھے:

اگر اللہ کی توفیق نہ ہوتی تو نہ ہدایت پاتے، نہ نماز پڑھتے اور نہ صدقہ کرتے۔ بے شک باغی (کافر) لوگوں نے ہم پر ظلم کرنا چاہا تو ہم نے اس کا انکار کیا، اے اللہ! ہم تیرے فضل سے مستغنی نہیں ہیں، جنگ کے وقت ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور ہم پر سکینت نازل فرما۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: عامر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عامر! اللہ تعالیٰ تیری مغفرت فرمائے، جب یہ بات سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچی تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں مزید عامر (کی خوش آوازی اور شعر و شاعری) سے لطف اندوز ہونے دیتے۔

چنانچہ جب ہم خیبر پہنچے تو مرحب اپنی تلوار کو لہراتے ہوئے آیا اور کہنے لگا:

خیبر مجھے جانتا ہے کہ میں زرہ پوش اور تجربہ کار جنگجو ہوں، جب شیر میری طرف دوڑتا ہے تو میں اس کو کبھی نیزہ مارتا ہوں اور کبھی تلوار سے حملہ کرتا ہوں۔

پھر اس کے مقابلے میں سیّدنا عامر رضی اللہ عنہ نکلے:

یقیناً اہل خیبر مجھے جانتے ہیں کہ میں زرہ پوش اور سخت جنگجو پہلوان ہوں۔

چنانچہ دونوں کی ضربوں کے درمیان تصادم ہوا، مرحب نے جب وار کیا تو سیّدنا عامر رضی اللہ عنہ نیچے جھکے تو ان کی تلوار واپس انہیں لگ گئی جس سے ان کی رگ کٹ گئی اور شہید ہو گئے، تو کچھ صحابہ کرام نے کہا: عامر نے خودکشی کر کے اپنے اعمال کو برباد کر دیا ہے، عامر نے خودکشی کر کے اپنے اعمال کو برباد کر دیا ہے۔

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روتا ہوا آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عامر کا عمل برباد ہو گیا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس نے یہ کہا ہے؟ میں نے کہا: آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے کہا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو یہ کہتا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے بلکہ عامر کے لیے دوگنا اجر ہے۔ پھر آپ نے مجھے قاصد بنا کر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، جب میں آیا اس وقت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے، میں ان کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعابِ دہن ان کی آنکھوں میں ڈالا تو وہ تندرست ہو گئے اور ان کو جھنڈا دیا تو مرحب نکل کر کہنے لگا:

خیبر مجھے جانتا ہے کہ میں زرہ پوش، تجربہ کار پہلوان اور جنگوں میں آگ بھڑکانے والا ہوں۔

اس کے جواب میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا:

میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے اور جنگلی شیروں کی طرح ہیبت ناک ہوں اور وسیع پیمانے پر قتل وخون ریزی پھیلانے والا ہوں۔

پھر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس پر وار کیا تو اس کا سر دو ٹکڑے ہو گیا اور مر گیا، فتح آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ہوئی۔ ❶

[1095] حدثنا الفضل بن الحباب قثنا إبراهيم بن بشار الرمادي نا سفيان قثنا الأجلح بن عبد الله الكندي عن الشعبي عن عبد الله بن الخليل عن زيد بن أرقم قال أتى علي باليمن بثلاثة نفر وقعوا على جارية في طهر واحد فولدت ولدا فادعوه فقال علي لأحدهم تطيب به نفسا لهذا قال لا وقال لآخر تطيب به نفسا لهذا قال لا وقال للآخر تطيب به نفسا لهذا قال لا فقال أراكم شركاء متشاكسون إني مقرع بينكم فأيكم أصابته القرعة أغرمته ثلثي القيمة وألزمته الولد فذكروا ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال ما أجد فيها إلا ما قال علي

۱۰۹۵۔ سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے سامنے یمن میں ایک واقعہ پیش آیا کہ تین آدمیوں نے ایک لونڈی سے ایک ہی طہر میں بدکاری کی، جب بچہ ہوا تو ہر ایک نے دعویٰ کیا، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک سے فرمایا: تم بخوشی اس بچے کو قبول کرو گے؟۔ اس نے کہا: نہیں، پھر دوسرے سے فرمایا: تم بخوشی اس بچے کو قبول کرو گے؟ اس نے کہا: نہیں، پھر تیسرے سے فرمایا: تم بخوشی اس بچے کو قبول کرو گے؟ اس نے کہا: نہیں، تو فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم تینوں اس میں شریک ہو، میں تمھارے درمیان قرعہ اندازی کرتا ہوں، جس کا نام نکلا، اسے دو تہائی قیمت دینا پڑے گی اور بچہ اس کے حوالہ کیا جائے، لوگوں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا بھی یہی خیال ہے جو علی نے فیصلہ کیا ہے۔ ❷

[1096] حدثنا عبد الله بن محمد الخراساني قثنا داود بن عمرو الضبي وأبو الربيع الزهراني قالا نا شريك عن سماك عن حنش بن المعتمر عن علي قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم قاضيا فقلت يا رسول الله اني شاب وتبعثني الى ذوي اسنان فدعا لي بدعوات هذا لفظ أبي الربيع وزاد داود في حديثه فوضع يده على صدري وقال ثبتك الله وسددك وفي حديث أبي الربيع فما اختلف علي بعد ذلك القضاء

۱۰۹۶۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اہل یمن کی طرف (قاضی بنا کر) بھیجا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایک نوجوان آدمی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایک ایسی قوم کی طرف قاضی بنا کر بھیج رہے ہیں جو عمر میں مجھ سے بڑی ہے (یعنی وہاں ضعیف العمر لوگ ہیں جو کافی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہیں) پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دعا فرمائی، یہ الفاظ ابو ربیعہ کے ہیں، البتہ داؤد راوی کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک کو میرے سینے پر رکھ کر فرمایا: اللہ تیرے دل کو مضبوطی اور استقامت سے نوازے گا۔ ابو ربیعہ کی حدیث کے یہ الفاظ ہیں: اس کے بعد مجھے کبھی اپنے کسی فیصلے میں اضطراب نہیں ہوا۔ ❸

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند ابی عوانۃ: 283/4

❷ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛ تخریج: سنن ابی داود: 281/2؛ سنن النسائی: 182/6؛ سنن ابن ماجۃ: 786/2

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 984

[1097] حدثنا عبد الله قال حدثني جدي قثنا أبو قطن قثنا شعبة عن أبي إسحاق عن عبد الله بن يزيد عن علقمة عن عبد الله وهو بن مسعود قال كنا نتحدث ان أفضل أهل المدينة علي بن أبي طالب

۱۰۹۷۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اہل مدینہ میں سب سے افضل سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو سمجھتے تھے۔ ❶

[1098] حدثنا عبد الله نا عثمان بن أبي شيبة نا سفيان عن يحيى بن سعيد قال أراه عن سعيد قال لم يكن أحد من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يقول سلوني الا علي بن أبي طالب

۱۰۹۸۔ سعید سے روایت ہے کہ صحابہ کرام میں سے سوائے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے کوئی بھی یہ نہیں کہتا تھا کہ مجھ سے پوچھو۔ (یعنی وہ خود بہت بڑے عالم اور فقیہ فی الدین تھے۔) ❷

[1099] حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثني جدي قثنا حجاج بن محمد قثنا بن جريج قثنا ني كذا أبو حرب بن أبي الأسود عن أبي الأسود قال بن جريج ورجل آخر عن زاذان قالا سئل علي عن نفسه فقال اني أحدث بنعمة ربي كنت والله إذا سألت أعطيت وإذا سكت ابتديت فبين الجوانح مني علم جم

۱۰۹۹۔ زاذان سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے ان کی اپنی ذات کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں تحدیث نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ (اللہ کا مجھ پر احسان ہے) اللہ کی قسم! جب بھی میں کسی چیز کا سوال کرتا ہوں وہ مجھے مل جاتی ہے اور جب میں خاموش ہوتا ہوں تو وہ خود ہی (بغیر سوال کیے) مجھے عطا فرماتا ہے اور میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان علم کا ایک بڑا ذخیرہ ہے۔ ❸

[1100] حدثنا عبد الله قثنا عبيد الله القواريري قال نا مؤمل قثنا ابن عيينة عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب قال كان عمر يتعوذ بالله من معضلة ليس لها أبو حسن

۱۱۰۰۔ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی مشکل پیش آتی تو تعوذ پڑھتے اور ابوالحسن (سیّدنا علی رضی اللہ عنہ) کی خواہش کرتے (یعنی کاش سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اس وقت وہاں موجود ہوتے تو وہ اس مسئلے کا حل بیان کرتے)۔ ❹

[1101] حدثنا عبد الله قثنا هدبة بن خالد قال نا حماد بن سلمة عن محمد ابن إسحاق عن محمد بن إبراهيم التيمي عن سلمة بن أبي الطفيل عن علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا علي ان لك كنزا في الجنة وانك ذو قرنيها فلا تتبع النظرة فإن لك الأولى وليست لك الآخرة

۱۱۰۱۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: علی! تمہارے لیے جنت میں خزانے ہیں، تم دو سینگوں والے ہو، مسلسل نظر نہ دوڑاؤ، یقیناً پہلی آپ کی اور البتہ دوسری نہیں ہے۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 231/3

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: کتاب الفقیہ والمتفقہ للخطیب: 167/2؛ الاستیعاب لابن عبدالبر: 40/3

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: خصائص علی للنسائی؛ ص: 30؛ سنن الترمذی: 637/3

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف؛ تخریج: الاستیعاب لابن عبدالبر: 39/3

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس ابن اسحاق؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1028

[1102] حدثنا عبد الله قثنا أحمد بن عمران الاخنسي قال سمعت محمد بن فضيل قثنا أبو نصر عبد الله بن عبد الرحمن الأنصاري عن مساور الحميري عن أمه عن أم سلمة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لعلي لا يحبك الا مؤمن ولا يبغضك الا منافق

۱۱۰۲۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے سنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے: آپ سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔ [1]

[1103] حدثنا عبد الله قال نا يحيى بن عبد الحميد الحماني نا شريك عن أبي ربيعة الايادي عن بن بريدة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرني الله عز وجل بحب أربعة وأخبرني انه يحبهم انك يا علي منهم انك يا علي منهم

۱۱۰۳۔ سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے چار بندوں سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے بتایا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت کرتا ہے، علی! تم ان میں سے ہو، علی! تم ان میں سے ہو۔ [2]

[1104] حدثنا عبد الله قثنا أبو الربيع قثنا جعفر بن سليمان قثنا يزيد الرشك عن مطرف عن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علي مني وانا منه وهو ولي كل مؤمن بعدي

۱۱۰۴۔ سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہے، میں ان سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مسلمان کے دوست ہیں۔ [3]

[1105] حدثنا عبد الله بن محمد نا يحيى الحماني نا شريك قثنا منصور ولو ان غير منصور حدثني ما قبلته منه ولقد سألته فأبى ان يحدثني فلما جرت بيني وبينه المعرفة كان هو الذي دعاني اليه وما سألته عنه ولكن هو ابتدأني به قال حدثني ربعي بن حراش قثنا علي بن أبي طالب بالرحبة قال اجتمعت قريش الى النبي صلى الله عليه وسلم وفيهم سهيل بن عمرو فقالوا يا محمد ان قوما لحقوا بك فارددهم علينا فغضب حتى رئي الغضب في وجهه ثم قال لتنتهن يا معشر قريش أو ليبعثن الله عليكم رجلا منكم امتحن الله قلبه للايمان يضرب رقابكم على الدين قيل يا رسول الله أبو بكر قال لا قيل فعمر قال لا ولكن خاصف النعل في الحجرة ثم قال علي اما اني قد سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا تكذبوا علي فمن كذب علي متعمدا فليلج النار

۱۱۰۵۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک وسیع میدان میں بیان کیا کہ ایک مرتبہ اہل قریش نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوئے، ان میں سہیل بن عمرو بھی تھا، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کرتے تھے: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہماری قوم کے کچھ لوگ (مسلمان ہوکر) تم سے جا ملے ہیں، ان کو ہمیں واپس کردو۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید غصہ آیا کہ غضب کے آثار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس پر دکھائی دیئے گئے اور فرمایا: قریش کے گروہ! باز آجاؤ، ورنہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو تم پر مسلط کرے گا، جس کا دل اللہ نے ایمان کے لیے چن لیا ہے، وہ دین کے بارے میں تمہاری گردنیں مارے گا، کسی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ سیّدنا ابوبکر ہیں؟ فرمایا: نہیں! پھر کہا گیا: کیا وہ سیّدنا عمر ہیں، فرمایا: نہیں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ وہ حجرے میں جوتوں کو سینے والے

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف احمد بن عمران الاخنسی ابوعبداللہ ضعیف؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1059

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف فیہ علتان: ضعف یحییٰ بن عبدالحمید بن عبداللہ بن میمون بن عبدالرحمٰن الحمانی، والعلۃ الثانیۃ: ضعف شریک ہو ابن عبداللہ النخعی؛ تخریج: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابن نعیم: 1/172؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/130

[3] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1035,1060

ہیں۔ پھر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خبردار! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: مجھ پر جھوٹ نہ باندھو کیونکہ جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے گا، پس وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔ ❶

[1106] حدثنا عبد الله قثنا منصور بن أبي مزاحم نا أبو شيبة عن الحكم عن مقسم عن بن عباس قال كان علي يأخذ راية رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم بدر قال الحكم يوم بدر والمشاهد كلها

۱۱۰۶۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بدر کی جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا۔ ❷

[1107] حدثنا عبد الله قثنا أبو بكر بن أبي شيبة نا وكيع وأبو معاوية عن الأعمش عن عدي بن ثابت عن زر بن حبيش عن علي قال عهد إلي النبي صلى الله عليه وسلم لا يحبك الا مؤمن ولا يبغضك الا منافق

۱۱۰۷۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قطعیت سے ان کو فرمایا: آپ سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔ ❸

[1108] حدثنا عبد الله قال نا يحيى بن عبد الحميد الحماني نا شريك عن الأعمش عن المنهال بن عمرو عن عباد بن عبد الله عن علي ح ونا عبد الله نا أبو خيثمة قثنا اسود بن عامر قثنا شريك عن الأعمش عن المنهال بن عمرو عن عمرو عن عباد بن عبد الله الأسدي عن علي قال لما نزلت وانذر عشيرتك الاقربين دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم رجالا من أهل بيته ان كان الرجل منهم لاكلا جذعة وان كان شاربا فرقا فقدم إليهم رجلا فأكلوا حتى شبعوا فقال لهم من يضمن عني ديني ومواعيدي ويكون معي في الجنة ويكون خليفتي في أهلي فعرض ذلك على أهل بيته فقال علي انا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم علي يقضي عني ديني وينجز مواعيدي ولفظ الحديث للحماني وبعضه لحديث أبي خيثمة

۱۱۰۸۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب یہ آیت نازل ہوئی (انذر عشيرتك الاقربين) آپ اپنے رشتہ داروں کو (جہنم کی آگ سے) ڈرائیں۔ (سورۃ شعراء آیت نمبر: 214)

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاندان کے کچھ لوگوں کو جمع کیا، دریافت کیا: کون میری ذمہ داری ادا کرے گا تا کہ وہ جنت میں میرے ساتھ رہے گا اور میرے گھر کا محافظ بنے گا تمام خاندان کے لوگ خاموش ہوئے تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں (یہ کروں گا)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی ہی میری ذمہ داری ادا کرے گا اور میرے وعدوں کو پورا کرے گا۔ ❹

[1109] حدثنا عبد الله قثنا عبيد الله بن عمر نا حرمي بن عمارة نا الفضل بن عميرة أبو قتيبة القيسي قال حدثني ميمون الكردي أبو نصير عن أبي عثمان النهدي عن علي بن أبي طالب عليه السلام قال كنت امشي مع النبي صلى الله عليه وسلم في

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان کسابقہ؛ تخریج: خصائص علی للنسائی؛ ص: 11

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً لاجل ابی شیبۃ وہو ابراہیم بن عثمان بن خواستی ابو العبسی الکوفی فانہ متروک متہم بالکذب؛
تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 111/3

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 948

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل یحییٰ الحمانی وعباد بن عبداللہ وشریک والحدیث صحیح؛ انظر: صحیح البخاری: 737/8؛ صحیح مسلم: 194/1

بعض طرق المدينة فأتينا على حديقة فقلت يا رسول الله ما أحسن هذه الحديقة فقال ما أحسنها ولك في الجنة أحسن منها ثم أتينا على حديقة أخرى فقلت يا رسول الله ما أحسنها من حديقة فقال لك في الجنة أحسن منها حتى أتينا على سبع حدائق أقول يا رسول الله ما أحسنها ويقول لك في الجنة أحسن منها

۱۱۰۹۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیدل جا رہا تھا، مدینے کے کسی راستے پر ہم کسی باغ کے پاس پہنچے تو میں نے کہا: باغ کتنا خوبصورت ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں آپ کے لیے اس سے زیادہ خوبصورت باغ ہے، پھر ایک اور باغ کے پاس آئے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنا خوبصورت باغ ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں آپ کے لیے اس سے زیادہ خوبصورت باغ ہے، یہاں تک کہ ہم اسی طرح سات باغوں کے پاس آئے، میں ہر باغ دیکھ کر وہی بات کرتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہی جواب دیتے رہے کہ تمہارے لیے جنت میں اس سے بھی زیادہ خوبصورت باغ ہے۔ [1]

[1110] حدثنا عبد الله بن محمد بن عبد العزيز قثنا أحمد بن منصور وعلي بن مسلم وغيرهما قالوا نا عمرو بن طلحة القناد قثنا أسباط عن سماك عن عكرمة عن بن عباس ان عليا كان يقول في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل يقول { أفإن مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم } والله لا ننقلب على أعقابنا بعد إذ هدانا الله ولئن مات أو قتل لأقاتلن على ما قاتل عليه حتى أموت والله اني لأخوه ووليه وابن عمه ووارثه ومن أحق به مني

۱۱۱۰۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ ہی میں یہ آیت تلاوت کرتے: (أفإن مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم) کیا اگر ان کا انتقال ہو جائے یا شہید کر دیئے جائیں تو تم ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔ (آل عمران:144)

اللہ کی قسم! ہم کبھی بھی ایڑیوں کے بل نہیں پھریں گے، اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دے رکھی ہے، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو بھی میں لڑوں گا جس چیز کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑتے تھے، یہاں تک کہ مجھے موت آ جائے، اللہ کی قسم! میں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی، دوست، چچازاد اور وارث ہوں پس مجھ سے زیادہ حقدار کون ہو سکتا ہے۔ [2]

[1111] حدثنا عبد الله قثنا أبو خيثمة قثنا يعقوب بن إبراهيم قثنا أبي عن بن إسحاق قال حدثني حسين بن عبد الله عن عكرمة عن ابن عباس قال جعل علي يغسل النبي صلى الله عليه وسلم فلم ير منه شيئا مما يرى من الميت وهو يقول بأبي أنت وامي ما أطيبك حيا وميتا

۱۱۱۱۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لیے مقرر کیا گیا تو انہیں ایسی کوئی چیز محسوس نہ ہوئی جو میت سے دیکھی جاتی ہے تو انہوں نے فرمایا: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں!

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل الفضل بن عمیرۃ وھو القیسی الطفاوی؛

تخریج: تاریخ بغداد للخطیب: 398/12؛ کتاب العلل لابن الجوزی: 240/1

[2] تحقیق: ہذا الحدیث منکر والعہدۃ فیہ علی بن عمرو بن طلحۃ القناد فانہ صدوق لکن رمی بالرفض؛

تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 262/3

آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندگی میں بھی پاکیزہ تھے، وفات کے بعد بھی۔ ❶

[1112] حدثنا عبد الله بن الحسن الحراني قال نا سويد بن سعيد قثنا عمرو بن ثابت عن أبي إسحاق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال ذكر عنده علي بن أبي طالب فقال إنكم لتذكرون رجلا كان يسمع وطء جبريل فوق بيته

۱۱۱۲۔ سیّدنا سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے کسی نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا تو فرمانے لگے: کیا تم اس شخص کا تذکرہ کرتے ہو جو سیّدنا جبرائیل علیہ السلام کے آنے کی آواز اپنے گھر کے اوپر سے سنتا تھا۔ ❷

[1113] حدثنا عبد الله بن الحسن قال نا مالك بن سليمان أبو أنس الأنصاري قثنا إسماعيل بن عياش قثنا صفوان بن عمرو عن حميد بن عبد الله بن يزيد المدني انه ذكر عند النبي صلى الله عليه وسلم قضاء قضى به علي بن أبي طالب فأعجب النبي صلى الله عليه وسلم فقال الحمد لله الذي جعل فينا الحكمة أهل البيت

۱۱۱۳۔ عبداللہ بن یزید مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے کا تذکرہ ہوا، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھا لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جس نے میرے اہل بیت میں حکمت رکھی ہے۔ ❸

[1114] حدثنا إبراهيم بن شريك الكوفي قثنا زكريا بن يحيى الكسائي قثنا عيسى عن علي بن بذيمة عن عكرمة عن بن عباس قال سمعته يقول ليس من آية في القرآن يا أيها الذين آمنوا إلا وعلي رأسها وأميرها وشريفها ولقد عاتب الله أصحاب محمد في القرآن وما ذكر عليا إلا بخير

۱۱۱۴۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قرآن کی کسی بھی آیت میں اے ایمان والو! سے جب اللہ مخاطب ہوتے ہیں تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ ان میں سرفہرست، سب کے سردار اور معزز ہیں، اللہ تعالیٰ نے قرآن میں صحابہ کرام پر عتاب فرمایا ہے مگر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ صرف اچھائی سے ہوا ہے۔ ❹

[1115] حدثنا إبراهيم بن شريك قثنا عقبة بن مكرم الضبي قثنا يونس بن بكير عن السوار بن مصعب عن أبي الجحاف قال أبو مكرم عقبة وكان من الشيعة عن محمد بن عمرو عن فاطمة الكبرى عن أم سلمة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم عندي في ليلتي فغدت عليه فاطمة وعلي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي أبشر فإنك وأصحابك وشيعتك في الجنة وذكر بقية الحديث

۱۱۱۵۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے تو صبح سیّدہ فاطمہ اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہما

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل الحسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس بن عبدالمطلب المدنی فانہ ضعیف؛
تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 59/3؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 281/1۔277

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً فیہ عمرو بن ثابت بن ہرمز متروک وسوید بن سعید ضعیف؛
تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 250/3

❸ تحقیق: مالک بن سلیمان ابوانس الانصاری لم اجدہ والباقون ثقات؛ تخریج: ذخائر العقبی للطبری؛ ص: 20,80

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً لاجل زکریا بن یحییٰ الکسائی؛ تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 229/3

تشریف لائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی! آپ کے لیے خوش خبری ہے کہ تم اور تمہارا گروہ جنتی ہیں۔ ❶

[1116] حدثنا إبراهيم بن عبد الله البصري قثنا الضحاك بن مخلد أبو عاصم النبيل عن أبي الجراح قال حدثني جابر بن صبيح عن أم شراحيل عن أم عطية أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث عليا في سرية فرأيته رافعا يديه وهو يقول اللهم لا تمتني حتى تريني عليا

۱۱۱۶۔ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی زیر قیادت لشکر بھیجا اور ہاتھ اٹھا کر ان کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ! مجھے زندہ رکھنا کہ میں دوبارہ علی کو دیکھ سکوں۔ ❷

[1117] وفيما كتب إلينا عبد الله بن غنام الكوفي يذكران الحسن بن عبد الرحمن بن أبي ليلى المكفوف حدثهم قال أنا عمرو بن جميع البصري عن محمد بن أبي ليلى عن عيسى بن عبد الرحمن عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن أبيه أبي ليلى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصديقون ثلاثة حبيب النجار مؤمن آل ياسين الذي قال يا قوم اتبعوا المرسلين وحزقيل مؤمن آل فرعون الذي قال أتقتلون رجلا أن يقول ربي الله وعلي بن أبي طالب الثالث وهو أفضلهم

۱۱۱۷۔ ابو لیلیٰ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدیقین تین شخص ہیں، آل یاسین کا مومن حبیب بن موسیٰ نجار جس نے کہا تھا: میری قوم! رسولوں کی پیروی کرو، آل فرعون کا حزقیل نامی مومن آدمی جس نے کہا تھا: کیا تم اس شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو کہ جو کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے اور تیسرے علی بن ابی طالب جو کہ ان سب سے بہتر ہیں۔ ❸

[1118] حدثني من سمع بن أبي عوف قثنا سويد بن سعيد قثنا زكريا بن عبد الله الصهباني عن عبد المؤمن عن أبي المغيرة عن علي بن أبي طالب قال طلبني رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجدني في حائط نائما فضربني برجله قال قم فوالله لأرضينك أنت أخي وأبو ولدي تقاتل على سنتي من مات على عهدي فهو في كنز الله ومن مات على عهدك فقد قضى نحبه ومن مات يحبك بعد موتك ختم الله له بالامن والإيمان ما طلعت شمس أو غربت

۱۱۱۸۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تلاش کیا تو مجھے ایک باغ میں سویا ہوا پایا تو مجھے پاؤں مارا اور فرمایا: اُٹھو اللہ کی قسم! میں تجھ سے خوش ہوں کہ تم میرے بھائی ہو، میرے نواسوں کے باپ ہو، میری سنت کے لیے لڑتے ہو، جو شخص بھی میرے وعدوں پر مرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں ہوگا اور اے علی! جو شخص تیرے وعدے پر مرتا ہے تحقیق اس نے اپنا مقصد پالیا اور جو تمہاری محبت میں مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ ایمان پر کرے گا جن پر اس طرح سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ ❹

[1119] فيما كتب إلينا محمد بن عبد الله بن سليمان مطين يذكر ان علي بن حكيم الأودي حدثهم قثنا خبان بن علي عن

---

❶ تحقیق: موضوع والمتہم بالکذب بہ سوار بن مصعب الہمدانی فانہ متروک؛

تخریج: تاریخ بغداد للخطیب: 289/12؛ کتاب الموضوعات لابن الجوزی: 397/1؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 329/4

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف؛ ابو الجراح المہری وام شراحیل مجہولان؛ تخریج: سنن الترمذی: 643/5

❸ تحقیق: موضوع والمتہم بالکذب عمرو بن جمیع؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1072

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف فیہ مبہم وضعیف وہو سوید بن سعید الہروی ومنکر الحدیث وہو زکریا بن عبداللہ بن یزید الصہبانی؛ تخریج: اتحاف المہرۃ لابن حجر: 202/7؛ ح: 6672

محمد بن عبيد الله بن أبي رافع عن أبيه عن جده قال لما قتل علي أصحاب الالوية يوم أحد قال جبريل يا رسول الله إن هذه لهي المواساة فقال له النبي صلى الله عليه وسلم انه مني وأنا منه قال جبريل وأنا منكما يا رسول الله

۱۱۱۹۔ ابورافع رحمہ اللہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ جنگ اُحد میں جب سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے جھنڈے والوں کو قتل کیا تو سیّدنا جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہی حقیقی اظہار یکجہتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں تو سیّدنا جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ دونوں سے ہوں۔ (1)

[1120] وكتب إلينا محمد بن عبد الله يذكر ان سويد بن سعيد حدثهم قثنا عمرو بن ثابت عن عبيد الله بن أبي رافع عن أبيه عن علي قال لما كان يوم أحد وفر الناس فقلت ما كان النبي صلى الله عليه وسلم ليفر فحملت على القوم فإذا أنا برسول الله فقال جبريل ان هذه لهي المواساة فقال النبي صلى الله عليه وسلم إنه مني وأنا منه فقال جبريل وأنا منكما

۱۱۲۰۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن سارے لوگ بھاگ گئے، میں نے قوم کو ابھارا تو اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا سامنا ہوا۔ سیدنا جبریل علیہ السلام نے کہا: یہی حقیقی دوستی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مجھ سے ہے میں اس سے ہوں۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ دونوں سے ہوں۔ (2)

[1121] وكتب إلينا أبو جعفر الحضرمي قثنا جندل بن والق قال نا محمد بن عمر عن عباد الكلبي عن جعفر بن محمد عن أبيه عن علي بن حسين عن فاطمة الصغرى عن حسين بن علي عن أمه فاطمة ابنة محمد صلى الله عليه وسلم قالت خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم عشية عرفة فقال ان الله عز وجل باهى بكم وغفر لكم عامة ولعلي خاصة وإني رسول الله إليكم غير محاب بقرابتي إن السعيد كل السعيد حق السعيد من أحب عليا في حياته وبعد موته

۱۱۲۱۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عرفہ کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ آج کے دن تم پر فخر کرتا ہے، تم سب کو بخش دیا ہے اور علی کو خاص طور پر بخش دیا ہے، میں تمہارے لیے اللہ کا رسول ہوں، قرابت داری کے علاوہ بھی تمہیں محبوب ہوں، یقیناً نیک بخت، کامل نیک بخت اور حقیقی سعادت مند وہ شخص ہے جو زندگی اور موت کے بعد بھی محب علی (علی سے محبت کرنے والا) ہو۔ (3)

[1122] حدثنا علي بن طيفور قثنا قتيبة بن سعيد قثنا يعقوب بن عبد الرحمن عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر لاعطين الراية رجلا يحب الله ورسوله يفتح الله عليه فقال عمر بن الخطاب ما أحببت الامارة إلا يومئذ قال فتشارفت لها رجاء أن أدعى قال فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن أبي طالب فأعطاه إياها وقال امش ولا تلتفت حتى يفتح الله عليك قال فسار علي شيئا ثم وقف فلم يلتفت فصرخ برسول الله صلى الله عليه وسلم على ماذا أقاتل الناس قال قاتلهم حتى يشهدوا الا إله الا الله وان محمدا رسول الله فإذا فعلوا ذلك فقد منعوا منك دماءهم وأموالهم إلا بحقها وحسابهم على الله عز وجل

۱۱۲۲۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا فیہ حبان بن علی العنزی الکوفی اخو مندل ضعیف؛
تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 635/3؛ اللآلی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ للسیوطی: 364/1

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل عمرو بن ثابت بن ہرمز؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 318/1

(3) تحقیق: موضوع لاجل عباد بن کلیب الکلبی الکوفی متروک؛ تخریج: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للہیثمی: 132/9

جو اللہ اور اس کے رسول کو محبوب ہے اور اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس دن کے علاوہ کبھی امارت کی تمنا نہیں کی اس دن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس امید سے آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بلائیں، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر جھنڈا دیا اور فرمایا: جاؤ لڑو اور ادھر ادھر التفات نہ کرنا یہاں تک کہ اللہ تمہیں فتح عطا فرمائے تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ تھوڑا سا دور جا کر پھر ٹھہر گئے، انہوں نے ادھر ادھر التفات نہیں کیا اور اونچی آواز دی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کس بنیاد پر جنگ کروں گا؟ فرمایا: اس وقت تک جنگ کرنا جب تک کہ وہ گواہی دے دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، بلاشبہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں جب وہ ایسا کریں تو پھر انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا الا یہ کہ ان پر کسی کا حق ہو اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔ [1]

[1123] حدثنا علي بن طيفور قثنا قتيبة نا يعقوب عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه ان عمر بن الخطاب قال لقد أوتي علي بن أبي طالب ثلاثا لأن أكون أوتيتها أحب إلي من إعطاء حمر النعم جوار رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد والراية يوم خيبر والثالثة نسيها سهيل

۱۱۲۳۔ ابو صالح رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کو تین ایسے مقام دیئے گئے جن میں سے میرے لیے اگر ایک بھی (فضیلت) ہوتی تو وہ مجھے سرخ اونٹ ملنے سے بہتر تھی: (۱) ان کا مسجد کے پڑوس میں رہنا (۲) خیبر کے دن ان کو جھنڈا دیا جانا اور تیسری راوی حدیث سہیل بن ابی صالح رحمہ اللہ بھول گئے ہیں۔ [2]

[1124] حدثنا علي قثنا قتيبة نا يعقوب عن بن عجلان عن محمد بن كعب القرظي عن عبد الله بن الهاد عن عبد الله بن جعفر عن علي بن أبي طالب انه قال لقاني رسول الله صلى الله عليه وسلم هؤلاء الكلمات وأمرني ان نزل بي كرب أو شدة ان اقولها لا إله إلا الله الكريم الحليم سبحانه تبارك الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين وكان عبد الله بن جعفر يلقنها الميت وينفث بها على الموعوك ويعلمها المغتربة من بناته

۱۱۲۴۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں مصیبت اور سختی کے وقت یہ دعا پڑھوں: (**لا إله إلا الله الكريم الحليم سبحانه تبارك الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين**) اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو عزت والا بردبار ہے، جو پاک برکت والا ہے اور عرش عظیم کا مالک ہے تمام تعریفیں اس ذات کے لیے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے جو رب العالمین ہے۔ سیّدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما اس کی مُردوں کو تلقین اور بیماروں کو دم کرتے تھے نیز اپنی غریب بیٹیوں کو سکھاتے تھے۔ [3]

[1125] حدثنا علي نا قتيبة نا جرير عن الأعمش عن إبراهيم التيمي عن الحارث بن سويد قال قال علي لا يزال الناس ينتقصون حتى لا يقول أحد الله الله فإذا كان ذلك ضرب يعسوب الدين بذنبه فإذا فعل ذلك بعث إليه بعثا يتجمعون على أطراف الأرض كما تتجمع قزع الخريف والله إني لاعلم اسم اميرهم ومناخ ركابهم

۱۱۲۵۔ حارث بن سوید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ زوال پذیر ہو جائیں گے یہاں تک کہ اللہ

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1031۔ 987

[2] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1093

[3] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/ 94

کا نام لینے والا کوئی نہ ہوگا تو اس وقت دینی پیشوا ڈنگ مارے گا، جب ایسا ہوگا، تب زمین کے اطراف سے ایک گروہ جمع ہوجائے گا جس طرح موسم خزاں کا بادل جمع ہوتا ہے اور اللہ کی قسم! میں ان کے امیر کا نام اور ان کے ٹھہرنے کی جگہ کا نام تک جانتا ہوں۔ (1)

[1126] حدثنا أحمد بن زنجويه القطان قثنا هشام بن عمار الدمشقي قثنا أسد عن الحجاج بن أرطاة عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أبغضنا أهل البيت فهو منافق

۱۱۲۶۔ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہمارے اہل بیت سے بغض رکھے گا وہ منافق ہے۔ (2)

[1127] حدثنا محمد بن هشام بن البختري قثنا الحسين بن عبيد الله العجلي قثنا الفضيل بن مرزوق عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطيت في علي خمسا هن أحب إلي من الدنيا وما فيها اما واحدة فهو تكاي بين يدي الله عز وجل حتى يفرغ من الحساب وأما الثانية فلواء الحمد بيده آدم عليه السلام ومن ولد تحته وأما الثالثة فواقف على عقر حوضي يسقي من عرف من أمتي وأما الرابعة فساتر عورتي ومسلمي إلى ربي عز وجل وأما الخامسة فلست أخشى عليه أن يرجع زانيا بعد احصان ولا كافرا بعد ايمان

۱۱۲۷۔ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کے بارے میں مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میں اِس (علی رضی اللہ عنہ) کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہوں گا یہاں تک کہ لوگوں کا حساب ہوجائے گا۔

۲۔ (میرا) لوائے حمد اِس کے ہاتھ میں ہوگا۔ سیّدنا آدم اور اولادِ آدم اس کے نیچے ہوں گے۔

۳۔ یہ میرے حوض (کوثر) کے کنارے کھڑے ہوں گے اور میری امت میں سے جسے پہچانیں گے اسے پانی پلائیں گے۔

۴۔ یہ میری ستر پوشی کرنے والا اور مجھے اللہ عزوجل تک لے جانے والا ہوگا (بطورِ خدمت گزار)

۵۔ یہ (علی) اسلام کے بعد کافر نہ ہوگا اور نہ ہی پاک دامنی کے بعد بدکاری کرے گا۔ (3)

[1128] حدثنا عبد الله بن الحسن قثنا علي بن الجعد قثنا زهير قال سمعت أبا إسحاق يحدث عن عمرو الأصم قال قلت للحسن بن علي ان هؤلاء الشيعة يزعمون ان عليا مبعوث قبل يوم القيامة قال كذبوا والله ما هؤلاء بالشيعة لو علمنا انه مبعوث ما زوجنا نساءه ولا قسمنا ماله

۱۱۲۸۔ عمرو الاصم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا: شیعہ لوگ کہتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو قیامت سے پہلے دنیا میں دوبارہ بھیجا جائے گا تو سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں اگر ایسا ہوتا تو ہم ان کی ازواج کی شادیاں نہ کراتے اور نہ ہی ان کا مال بطورِ وراثت تقسیم کرتے۔ (4)

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 452/7؛ السنن الواردۃ فی الفتن للدانی: 985/5

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان: اختلاط ہشام بن عمار وضعف عطیۃ العوفی؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 150/3

(3) تحقیق: موضوع والمتہم بہ حسین بن عبداللہ ابوعلی العجلی فہو متروک؛ تخریج: ذخائر العقبیٰ للطبری؛ ص: 18

(4) تحقیق: عمرو الاصم وکذا اسماہ الحاکم ولم اجدہ بعد بحث شدید؛ تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 154/3

[1129] حدثنا الحسن بن علي البصري قثنا محمد بن يحيى قثنا أبي قثنا الحكم بن ظهير عن السدي عن أبي صالح قال لما حضرت عبد الله بن عباس الوفاة قال اللهم اني أتقرب إليك بولاية علي بن أبي طالب

۱۱۲۹۔ ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما موت کے وقت یہ دعا فرما رہے تھے: اے اللہ! مجھے علی کے طفیل اپنی قرابت عطا فرما۔ ❶

[1130] حدثنا الحسن قثنا أحمد بن المقدام العجلي قثنا الفضيل بن عياض قثنا ثور بن يزيد عن خالد بن معدان عن زاذان عن سلمان قال سمعت حبيبي رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كنت انا وعلي نورا بين يدي الله عز وجل قبل ان يخلق آدم بأربعة عشر ألف عام فلما خلق الله آدم قسم ذلك النور جزءين فجزء أنا وجزء علي عليه السلام

۱۱۳۰۔ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور علی (رضی اللہ عنہ) اللہ تعالیٰ کے سامنے نور تھے۔ خلقت آدم سے ۱۴ ہزار سال پہلے جب آدم کو پیدا کیا گیا تو اللہ نے اسے مذکورہ دو حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ میں دوسرا حصہ علی ہے۔ ❷

[1131] حدثنا الحسن قثنا أبو عبد الله الحسين بن راشد الطفاوي والصباح بن عبد الله أبو بشر جار بدل بن المحبر يتقاربان في اللفظ ويزيد أحدهما على صاحبه قالا نا قيس بن الربيع قثنا سعد الخفاف عن عطية عن محدوج بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم آخى بين المسلمين ثم قال يا علي أنت أخي وأنت مني بمنزلة هارون من موسى غير انه لا نبي بعدي أما علمت يا علي انه أول من يدعى به يوم القيامة يدعى بي فاقوم عن يمين العرش في ظله فأكسى حلة خضراء من حلل الجنة ثم يدعى بالنبيين بعضهم على أثر بعض فيقومون سماطين عن يمين العرش ويكسون حللا خضراء من حلل الجنة الا واني أخبرك يا علي ان أمتي أول الأمم يحاسبون يوم القيامة ثم أبشر أول من يدعى بك لقرابتك مني ومنزلتك عندي ويدفع إليك لوائي وهو لواء الحمد فتسير به بين السماطين آدم عليه السلام وجميع خلق الله يستظلون بظل لوائي يوم القيامة وطوله مسيرة ألف سنة سنانه ياقوتة حمراء قضبه فضة بيضاء زجه درة خضراء له ثلاث ذوائب من نور ذوابة في المشرق وذوابة في المغرب والثالثة وسط الدنيا مكتوب عليه ثلاثة أسطر الأول بسم الله الرحمن الرحيم والثاني الحمد لله رب العالمين والثالث لا إله إلا الله محمد رسول الله طول كل سطر ألف سنة وعرضه مسيرة ألف سنة فتسير باللواء والحسن عن يمينك والحسين عن يسارك حتى تقف بيني وبين إبراهيم في ظل العرش ثم تكسى حلة خضراء من الجنة ثم ينادي مناد من تحت العرش نعم الأب أبوك إبراهيم ونعم الأخ أخوك علي أبشر يا علي انك تكسى إذا كسيت وتدعى إذا دعيت وتحيا إذا حييت

۱۱۳۱۔ محدوج بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے بھائی ہو جس طرح ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اے علی! کیا تم نہیں جانتے کہ مجھے قیامت کے دن سب سے پہلے بلایا جائے گا، میں عرش کے دائیں طرف سائے میں کھڑا ہو جاؤں گا اور جنتی جوڑوں میں سے سبز لباس مجھے پہنایا جائے گا، پھر باقی نبیوں کو یکے بعد دیگرے بلایا جائے گا، وہ عرش کی دائیں طرف ایک ہی انداز میں کھڑے رہیں گے، جنتی لباس میں سے سب کو سبز کپڑے پہنائے جائیں گے، اے علی! میں تمہیں بتا رہا ہوں، سب سے پہلا حساب میری امت سے ہوگا، پھر یہ خوشخبری لو کہ میرا رشتہ دار ہونے اور میرے ہاں تیری منزلت کی

---

❶ تحقیق: موضوع فیہ متروکان متہمان بالکذب والوضع: الحسن بن علی بن زکریا بن صالح ابوسعید العدوی والحکم بن ظہیر الفزاری متروک؛ تخریج: کتاب المجروحین لابن حبان: 251/1

❷ تحقیق: موضوع الحسن بن علی البصری متہم بالکذب والباقون ثقات؛ تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 154/3

وجہ سے سب سے پہلے تجھے بلایا جائے گا، میرا جھنڈا تجھے دیا جائے گا جس کا نام لوائے حمد ہے، تم دونوں قطاروں کے درمیان سے جاؤ گے۔ (سیّدنا) آدم (علیہ السلام) اور اولادِ آدم اسی میرے جھنڈے کے نیچے سایہ لیں گے، جس کی لمبائی ہزار سال کی مسافت ہے، اس جھنڈے کے دانت سرخ یاقوت کے، اس کا دستہ چاندی کا، لوہا موتیوں کا اور اس کی تین نور کی مینڈھیاں ہوں گی، ایک مشرق میں، دوسری مغرب میں اور تیسری دنیا کے درمیان ہوگی۔ اس پر تین لکیریں لکھیں ہوں گی (۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (۲) الحمد للہ رب العالمین (۳) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہر لکیر کی لمبائی اور چوڑائی ہزار سال ہزار سال کے برابر ہوگی، تم جھنڈا لے کر چلو گے، دائیں طرف حسن (رضی اللہ عنہ) اور بائیں طرف حسین (رضی اللہ عنہ) ہوں گے یہاں تک کہ تم میرے اور (سیّدنا) ابراہیم (علیہ السلام) کے درمیان عرش کے سایہ کے نیچے آ کر کھڑے ہو جاؤ گے، پھر تجھے بھی جنتی سبز لباس پہنایا جائے گا پھر عرش کے نیچے سے ایک منادی آواز لگاتے ہوئے کہے گا: ابراہیم! آپ کے اچھے والد اور علی آپ کے پیارے بھائی ہیں۔ اے علی! تمہیں خوش خبری ہو۔ تمہیں میرے ساتھ لباس پہنایا، میرے ساتھ ہی بلایا اور میرے ساتھ زندہ کیا جائے گا۔ [1]

[1132] حدثنا الحسن قثنا الحسن بن علي بن راشد نا شريك قثنا الأعمش عن حبيب بن أبي ثابت عن أبي الطفيل عن زيد بن أرقم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحب ان يستمسك بالقضيب الأحمر الذي غرسه الله عز وجل في جنة عدن بيمينه فليتمسك بحب علي بن أبي طالب

۱۱۳۲۔ سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص سرخ شاخ کو تھامنا چاہتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے جنت عدن میں اپنے ہاتھوں سے لگایا ہے تو اس کو چاہیے کہ علی کی محبت کو پکڑے رکھے۔ [2]

[1133] حدثنا الحسن قثنا محمد بن مهدي الزهراني قثنا أبي قثنا هشام عن الحسن قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا مع اصحابه إذ جاء علي بن أبي طالب فلم يجد مجلسا فتزحزح له أبو بكر ثم أجلسه الى جنبه فسر النبي صلى الله عليه وسلم بما صنع ثم قال أهل الفضل أولى بالفضل ولا يعرف لأهل الفضل فضلهم الا أهل الفضل

۱۱۳۳۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ساتھ تشریف فرما تھے، اچانک سیّدنا علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو بیٹھنے کی جگہ نہ پائی، سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس جگہ دے دی، یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور فرمایا: اہل فضیلت ہی دوسروں کی عزت کرتے ہیں اور اہل فضل لوگ ہی صاحب فضل لوگوں کی قدر و منزلت جانتے ہیں۔ [3]

[1134] حدثنا أبو يعلي حمزة بن داود الأبلي بالأبلة قثنا سليمان بن الربيع النهدي الكوفي قثنا كادح بن رحمة قال حدثنا مسعر عن عطية عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت على باب الجنة مكتوبا لا اله الا الله محمد رسول الله علي أخو رسول الله

---

[1] تحقیق: موضوع الحسن بن علی البصری متہم بالکذب والباقون ثقات؛ تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 218/3
[2] تحقیق: ضعیف جدا او موضوع لاجل الحسن بن علی البصری فہو متہم بالکذب والوضع؛ تخریج: ذخائر العقبی للطبری؛ ص: 75
[3] تحقیق: موضوع کسابقہ وہو مرسل ایضا؛ تخریج: تاریخ بغداد للخطیب: 105/3

۱۱۳۴۔ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کے دروازے پر میں نے یہ لکھا ہوا دیکھا ہے: لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ۔ (1)

[1135] حدثنا أبو يعلي حمزة قثنا سليمان بن الربيع قثنا كادح قال نا الحسن بن أبي جعفر عن أبي الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث وقال في آخره علي أخي وصاحب لوائي

۱۱۳۵۔ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راوی نے حدیث کو ذکر کیا، اس کے آخر میں یہ الفاظ آتے ہیں: علی میرا بھائی ہے اور میرے جھنڈے کا مالک ہے۔ (2)

[1136] حدثنا عبد الله بن الحسن الحراني قثنا أبو جعفر النفيلي قثنا بن زياد الثقفي عن السدي قال قال علي اللهم العن كل مبغض لنا قال وكل محب لنا غال

۱۱۳۶۔ سدی سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ! ہر اس شخص پر لعنت بھیج جو ہم سے بغض رکھتا ہے اور اس شخص پر بھی جو ہماری محبت میں حد سے بڑھ جاتا ہے۔ (3)

[1137] حدثنا أحمد بن عبد الجبار الصوفي قثنا أبو علي الحسين بن محمد السعدي البصري في جمادى الأولى سنة إحدى وثلاثين ومائتين قال نا عبد المؤمن بن عباد العبدي قال نا يزيد بن معن عن عبد الله بن شرحبيل عن زيد بن أبي أوفى قال دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم مسجده فقال أين فلان أين فلان فجعل ينظر في وجوه اصحابه ويتفقدهم ويبعث إليهم حتى توافوا عنده فحمد الله واثنى عليه فآخى بينهم وذكر الحديث حديث المؤاخاة بينهم فقال علي لقد ذهبت روحي وانقطع ظهري حين رأيتك فعلت باصحابك ما فعلت غيري فإن كان هذا من سخط علي فلك العتبي والكرامة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي بعثني بالحق ما اخرتك الا لنفسي وأنت مني بمنزلة هارون من موسى غير انه لا نبي بعدي وأنت أخي ووارثي قال ما أرث منك يا نبي الله قال ما ورث الأنبياء من قبلك قال كتاب الله وسنة نبيهم وأنت معي في قصري في الجنة مع فاطمة ابنتي وأنت أخي ورفيقي ثم تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم اخوانا على سرر متقابلين المتحابون في الله عز وجل ينظر بعضهم الى بعض

۱۱۳۷۔ سیّدنا زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد نبوی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فلاں فلاں کہاں ہے؟ اور اپنی نگاہوں کو صحابہ کرام میں دوڑاتے ہوئے ان کو تلاش کرنے لگے، ان کی طرف قاصد بھیجا، جب سارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے، اللہ کی حمد ثنا بیان کی اور ان کے درمیان مواخات قائم کی۔ پس آگے راوی نے مواخات والی لمبی روایت کو بیان کیا۔ اس وقت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یقیناً میری جان چلی گئی اور میری پیٹھ بوجھل ہوگئی جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے ساتھ وہ سلوک کیا جس سے مجھے محروم رکھا، اگر تو یہ سلوک میرے ساتھ اظہارِ ناراضگی کی وجہ سے ہے تو ہر طرح کی خوشی اور عزت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی

(1) تحقیق: موضوع فیہ ابو یعلی بن حمزۃ بن داؤد المودب وسلیمان بن الربیع النہدی الکوفی متروک وکادح بن رحمۃ متروک نسبہ الی الکذب والوضع الازدی والحاکم؛ کتاب المجروحین لابن حبان: 2/230۔229

(2) تحقیق: موضوع کسابقہ وآفتہ کادح؛ تخریج: الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: 6/84؛ کتاب المجروحین لابن حبان: 2/230

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ والسدی ہو اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن ابی کریمۃ ابو محمد الکوفی تابعی حسن الحدیث؛
تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 3/248

کے لیے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں نے تجھے صرف اپنی ذات کے لیے مؤخر کیا ہے، حالانکہ میری تمہارے ساتھ نسبت اسی طرح ہے جس طرح (سیدنا) ہارون (علیہ السلام) کو (سیدنا) موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ تھی، ہاں! مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، تم میرے بھائی اور وارث ہو۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ سے کیا میراث لوں گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو وراثت تجھ سے پہلے نبیوں نے چھوڑی تھی یعنی کتاب اللہ اور ان نبیوں کی سنت اور تم اور میری بیٹی فاطمۃ الزہرا میرے ساتھ جنت کے ایک محل میں رہو گے، تم میرے بھائی اور دوست ہو پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (مسندوں پر آمنے سامنے بھائی بھائی ہوں گے) اللہ کے لیے محبت کرنے والے ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے۔ [1]

[1138] حدثنا أحمد قال نا أبو الربيع الزهراني نا عبد العزيز بن المختار الأنصاري قثنا عبد الله بن فيروز قثنا الحصين بن المنذر الرقاشي قال شهدت عثمان بن عفان واتى بالوليد بن عقبة وقد صلى باهل الكوفة الصبح أربعا ثم قال ازيدكم فشهد عليه حمران ورجل آخر شهد أحدهما انه رآه يشرب الخمر وشهد الآخر انه رآه يتقيأها فقال عثمان لعلي فقال علي لابنه الحسن فقال ول حارها من تولى قارها فقال لابن أخيه عبد الله بن جعفر فأخذ السوط فضربه فلما بلغ أربعين قال امسك جلد رسول الله صلى الله عليه وسلم أربعين وأبو بكر أربعين وعمر ثمانين وكل سنة وهذا أحب الي

۱۱۳۸۔ حصین بن منذر رقاشی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے ولید بن عقبہ کے خلاف فجر کی نماز کے بعد کوفہ میں گواہی دی، انہوں نے کہا: اس کے علاوہ کوئی اور گواہ ہے۔ اس پر حمران اور ایک دوسرے شخص نے گواہی دی، ان میں سے ایک نے کہا: میں نے ولید کو شراب پیتے ہوئے دیکھا ہے اور دوسرے نے کہا: میں نے قے کرتے ہوئے دیکھا ہے تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے کہا تو سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: جو نفع اور فائدہ اٹھاتا رہا ہے تو اب وہ بوجھ اور نقصان بھی اٹھائے، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بھتیجے سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو کہا تو انہوں نے کوڑے اٹھا کر حد لگائی، جب چالیس ہو گئے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رُک جاؤ ۴۰ کوڑے لگانا نبی کریم ﷺ اور سیدنا ابوبکر کی سنت ہے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی سنت ۸۰ ہیں، یہ سب طریقے اپنی جگہ جائز ہیں مگر ۴۰ کوڑے والی سنت مجھے زیادہ پسند ہے۔ [2]

[1139] حدثنا عبد الله بن سليمان السجستاني نا عباد بن يعقوب نا موسى بن عمير عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جده عن علي قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يا معشر بني هاشم والذي بعثني بالحق لو أخذت بحلقة باب الجنة ما بدأت الا بكم

۱۱۳۹۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے خاندان بنو ہاشم! اگر میں جنتی دروازوں کی کنڈی پکڑوں، تب بھی میں تمہارے علاوہ کسی اور سے شروع نہیں کروں گا۔ [3]

[1140] حدثني أحمد بن إسرائيل قثنا محمد بن عثمان قثنا زكريا بن يحيى الكسائي نا يحيى بن سالم نا أشعث ابن عم حسن

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عبدالمومن بن عباد؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 871

[2] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم: 3/1331؛ السنن الکبریٰ للبیہقی: 8/318۔316

[3] تحقیق: موضوع؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1058

بن صالح وكان يفضل عليه نا مسعر عن عطية العوفي عن جابر بن عبد الله الأنصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مكتوب على باب الجنة محمد رسول الله علي أخو رسول الله قبل ان تخلق السماوات بالفي سنة

۱۱۴۰۔ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسمانوں کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل جنت کے دروازے پر یہ لکھا گیا ہے: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی ہیں۔ (1)

[1141] وفيما كتب إلينا محمد بن عبد الله بن سليمان الحضرمي يذكر ان حرب بن الحسن الطحان حدثهم قال نا حسين الأشقر عن قيس عن الأعمش عن سعيد بن جبير عن بن عباس قال لما نزلت قل لا اسألكم عليه اجرا الا المودة في القربى قالوا يا رسول الله من قرابتنا هؤلاء الذين وجبت علينا مودتهم قال علي وفاطمة وابناها عليهم السلام

۱۱۴۱۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (قل لا اسألكم عليه اجرا الا المودة في القربى) (سورۃ الشوریٰ آیت: 23) ''اے نبی! کہہ دو کہ میں تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر رشتہ داری کی محبت۔'' صحابہ کرام نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے وہ کون رشتہ دار ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟ فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کی اولاد۔ (2)

[1142] وفيما كتب إلينا محمد بن عبد الله الحضرمي يذكر ان عبد الله بن عمر بن أبان الكوفي حدثهم قثنا أبو معاوية وهو الضرير عن عبد الرحمن بن إسحاق عن سيار أبي الحكم عن أبي وائل قال اتى عليا رجل فقال يا أمير المؤمنين اني عجزت عن مكاتبتي فأعني قال علي الا أعلمك كلمات علمنيهن رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان عليك مثل جبل صبر دنانير لأداهن الله عنك قلت بلى قال قل اللهم اغنني بحلالك عن حرامك واغنني بفضلك عمن سواك

۱۱۴۲۔ ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آ کر کہنے لگا: امیر المومنین! میں مکاتبت کا معاوضہ ادا کرنے سے عاجز ہوں، آپ میری مدد فرمائیں، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں کچھ ایسے کلمات سکھاؤں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائے تھے، اگر پہاڑ کے برابر تم پر دیناروں کا قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اتار دے گا، میں نے کہا: جی کیوں نہیں! انہوں نے کہا: یہ وظیفہ پڑھو: (اللهم اغنني بحلالك عن حرامك واغنني بفضلك عمن سواك) اے اللہ! تو میرے لیے کافی ہے مجھے حلال رزق سے غنی کر دے نہ کہ حرام سے اور اپنے فضل سے غنی کر دے اپنے سوا ہر ایک سے۔ (3)

[1143] وفيما كتب إلينا محمد بن عبد الله يذكر ان يزيد بن مهران حدثهم قثنا أبو بكر بن عياش عن الأجلح عن حبيب بن أبي ثابت عن بن البيلماني عن سعيد بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي أنت مني بمنزلة هارون من موسى

---

(1) تحقیق: موضوع لاجل زکریا بن یحییٰ الکسائی فانہ متروک وفیہ ضعفاء آخرون ایضا: محمد بن عثمان بن ابی شیبۃ ابوجعفر العبسی الکوفی ضعیف ویحییٰ بن سالم الکوفی ضعیف واشعث ابن عم الحسن بن صالح ضعیف ایضا؛ تخریج: تاریخ بغداد للخطیب: 378/7؛ العلل المتناہیۃ لابن الجوزی: 235/1

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف فیہ حسین الاشقر وقیس بن الربیع وکلاہما ضعیفان؛ تخریج: مجمع الزوائد للہیثمی: 168/9

(3) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: سنن الترمذی: 560/5؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 538/1

۱۱۴۳۔ سیّدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہاری میرے ساتھ نسبت وہی ہے جو (سیّدنا) ہارون (علیہ السلام) کو (سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ تھی۔ ❶

[1144] وفيما كتب إلينا أيضا يذكر ان أحمد بن أسد البجلي ابن بنت مالك بن مغول حدثهم قثنا الأشجعي عن سفيان عن عمار الدهني عن سالم بن أبي الجعد قال سئل علي عن الشيعة قال هم الذبل الشفاه تعرف فيهم الرهبانية

۱۱۴۴۔ سالم بن ابی جعد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے شیعوں کے بارے میں پوچھا گیا تو وہ کہنے لگے: وہ خشک (لاغر) ہونٹوں والے ہوں گے، جن سے رہبانیت نظر آئے گی۔ ❷

[1145] وفيما كتب إلينا أيضا يذكر ان يوسف بن نفيس حدثهم قثنا عبد الملك بن هارون بن عنترة عن أبيه عن جده عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النجوم أمان لأهل السماء إذا ذهبت النجوم ذهب أهل السماء وأهل بيتي أمان لأهل الأرض فإذا ذهب أهل بيتي ذهب أهل الأرض

۱۱۴۵۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لیے امان ہیں، جب ستارے مٹ جائیں گے تو آسمان والے بھی ختم ہو جائیں گے اور میرے اہل بیت زمین والوں کے لیے امان ہیں۔ جب یہ ختم ہو جائیں گے تو زمین والے بھی ختم ہو جائیں گے۔ ❸

[1146] حدثنا الهيثم بن خلف قثنا عبد الملك بن عبد ربه أبو إسحاق الطائي نا معاوية بن عمار عن أبي الزبير قال قلت لجابر كيف كان علي فيكم قال ذلك من خير البشر ما كنا نعرف المنافقين الا ببغضهم إياه

۱۱۴۶۔ ابوزبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ آپ (صحابہ کرام) میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا کیا مقام ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ ہم میں خیر البشر تھے، ہم منافقین کو صرف انہی (سیّدنا علی رضی اللہ عنہ) سے بغض کی بنا پر پہچانتے تھے۔ ❹

[1147] حدثنا هيثم قال حدثنا الحسن بن حماد سجادة قثنا يحيى بن يعلى عن الحسن بن صالح بن حي وجعفر بن زياد الأحمر عن عطاء بن السائب عن أبي البختري عن علي قال يهلك في رجلان محب مفرط ومبغض مفتري

۱۱۴۷۔ ابوبختری سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاک ہو جائیں گے: محبت میں غلو کرنے والا اور بغض رکھنے والے جھوٹا۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف ابن البیلمانی وہو عبدالرحمن بن البیلمانی مولی عمر والمتن صحیح؛
تخریج: صحیح مسلم: 4/1870؛ صحیح ابن حبان: 15/369

❷ تحقیق: احمد بن اسد ابن بنت مالک بن مغلول ابو عاصم البجلی سکت عنہ فی الجرح والبقیۃ ثقات؛ تخریج: لم اقف علیہ

❸ تحقیق: موضوع عبدالملک بن ہارون بن عنترۃ متہم بالکذب والوضع؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/149

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل عبدالملک بن عبد ربہ ابی اسحاق فہو منکر الحدیث؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 949۔979

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف رجال الاسناد ثقات لکنہ معلول باختلاط عطاء بن السائب والانقطاع فان ابا البختری لم یسمع علیا؛
تقدم تخریجہ فی رقم: 951۔964

[1148] حدثنا هيثم قثنا داود بن رشيد قثنا صالح يعني ابن عمر عن يزيد بن أبي زياد عن القاسم بن مخيمرة عن شريح بن هانئ قال أتيت عائشة فسألتها عن المسح فقالت ائت عليا فسله فإنه كان يسافر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فأتيته فسألته فقال إذا توضأت فاحسنت الوضوء من أول نهارك اجزأك يومك وليلتك تمسح

۱۱۴۸۔ شریح بن ہانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے مسح کے بارے میں مسئلہ پوچھا تو وہ کہنے لگیں: جاؤ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو کیونکہ وہ سفر میں اکثر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے، راوی کہتے ہیں: میں نے ان کے پاس آ کر پوچھا تو وہ کہنے لگے: جب تم صبح کے وقت اچھی طرح وضو کر کے موزے پہن لو تو وہ تمہارے لیے ایک دن اور ایک رات مسح کے لیے تک کافی ہوں گے۔ (1)

[1149] حدثنا عبد الله بن سليمان قثنا أحمد بن محمد بن عمر الحنفي نا عمر بن يونس نا سليمان بن أبي سليمان الزهري قال نا يحيى بن أبي كثير قثنا عبد الرحمن بن عمر وقال حدثني شداد بن عبد الله قال سمعت واثلة بن الأسقع وقد جيء برأس الحسين بن علي قال فلقيه رجل من أهل الشام فغضب واثلة وقال والله لا أزال أحب عليا وحسنا وحسينا وفاطمة ابدا بعد إذ سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في منزل أم سلمة يقول فيهم ما قال قال واثلة رأيتني ذات يوم وقد جئت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في منزل أم سلمة وجاء الحسن فأجلسه على فخذه اليمنى وقبله وجاء الحسين فأجلسه على فخذه اليسرى وقبله ثم جاءت فاطمة فأجلسها بين يديه ثم دعا بعلي فجاء ثم اغدف عليهم كساء خيبريا كأني انظر إليه ثم قال إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا فقلت لواثلة ما الرجس قال الشك في الله عز وجل

۱۱۴۹۔ شداد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا سیدنا واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے: جب سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا سر لایا گیا، تو ایک شامی آدمی ان سے ملے اور انہوں نے غضبناک ہو کر فرمایا: اللہ کی قسم! میں ہمیشہ اس وقت سے سیدنا علی، سیدہ فاطمہ، سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم سے محبت کرتا ہوں، جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر بیٹھے فلاں ارشاد فرما رہے تھے۔

سیدنا واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک دن آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف فرما تھے کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دائیں ران پر بٹھایا اور بوسہ دیا، پھر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہیں بائیں ران پر بٹھایا اور بوسہ دیا، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں، انہیں اپنے سامنے بٹھایا، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلایا، وہ آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب پر ایک خیبری چادر کو ڈال دیا جیسا کہ میں ان کی طرف دیکھ رہا ہوں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی (إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا) شداد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے پوچھا: الرجس کا کیا مطلب ہے تو انہوں نے فرمایا: اللہ عزوجل کے بارے میں شک کرنا۔ (2)

[1150] حدثنا عبد الله بن سليمان قثنا أحمد بن يوسف بن سالم قثنا محمد بن سليمان قال حدثنا سابق عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى بالشاهد مع اليمين بالحجاز وقضى به علي بالكوفة

---

(1) تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ والحدیث صحیح؛ مسند الامام احمد: 1/113_100

(2) تحقیق: ہذا اسناد ضعیف جدا لاجل احمد بن محمد بن عمر الیمامی فہو متہم بالکذب والمتن صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 978

۱۱۵۰۔ سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجاز میں ایک گواہ اور مدعی کی قسم کے ساتھ فیصلہ کیا تو وہی فیصلہ کوفہ میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کیا۔ ❶

[1151] حدثنا أبو بكر أحمد بن محمد بن الجعد قثنا علي بن عبد الله بن جعفر المديني قثنا محمد بن فضيل نا يزيد بن أبي زياد عن أبي فاختة قال حدثني جعدة بن هبيرة عن علي بن أبي طالب قال أهدي لرسول الله صلى الله عليه وسلم حلة مسيرة سداها حرير قال فأرسل بها إلي فأتيته فقلت ماذا اصنع بها ألبسها أم لا قال اني لا أرضى لك ما أكره لنفسي ولكن اجعلها خمرا للفواطم

۱۱۵۱۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیرہ کپڑوں کا جوڑا دیا، جس کو ریشم سے تانا ڈالا گیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی جوڑا میرے لیے بھیجا، میں نے آ کر پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کیا کروں، پہن لوں یا نہیں؟ فرمایا: نہیں! جو مجھے اپنے لیے پسند نہیں تو آپ کے لیے کیسے پسند کروں، لیکن اس کے دوپٹے بنا کر فواطم (بچیوں) کے درمیان تقسیم کر دو۔ ❷

[1152] حدثنا محمد بن يونس القرشي قال نا شريك بن عبد المجيد الحنفي قثنا الهيثم البكاء قثنا ثابت عن أنس قال لما مرض أبو طالب مرضه الذي مات فيه أرسل الى النبي صلى الله عليه وسلم ادع ربك أن يشفيني فإن ربك يطيعك وابعث إلي بقطاف من قطاف الجنة فأرسل اليه النبي صلى الله عليه وسلم وأنت يا عم ان أطعت الله عز وجل أطاعك

۱۱۵۲۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطالب جب بیمار ہوئے جس میں وہ فوت ہوئے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیغام بھیجا: میرے لیے دعا کرو کہ اللہ مجھے شفا دے دے، بے شک رب تعالیٰ آپ کی سنتے ہیں اور جنت کے پھلوں میں سے کوئی پھل بھیج دیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے چچا! اگر تم اللہ کی اطاعت کرتے تو اللہ بھی آپ کی سن لیتا۔ ❸

[1153] حدثنا محمد بن يونس نا وهب بن عمرو بن عثمان النمري البصري قال حدثني أبي عن إسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم قال جاء رجل الى معاوية فسأله عن مسألة فقال سل عنها علي بن أبي طالب فهو اعلم فقال يا أمير المؤمنين جوابك فيها أحب إلي من جواب علي فقال بئس ما قلت ولؤم ما جئت به لقد كرهت رجلا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغره العلم غرا ولقد قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم أنت مني بمنزلة هارون من موسى غير انه لا نبي بعدي وكان عمر إذا اشكل عليه شيء يأخذ منه ولقد شهدت عمر وقد اشكل عليه شيء فقال ها هنا علي قم لا أقام الله رجليك

۱۱۵۳۔ ابوحازم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آ کر سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ پوچھا: انہوں نے کہا: سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو! وہ زیادہ جاننے والے ہیں، اس شخص نے کہا: امیر المومنین! سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے جواب سے آپ کا جواب مجھے اچھا لگتا ہے تو سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے بہت برا کہا، بری بات لائے ہو، تم نے اس شخص کو پسند نہیں کیا، جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم کی ترغیب دیتے تھے، یقیناً سیّدنا علی رضی اللہ عنہ تو وہ شخص ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: سنن الترمذی: 628/3؛ سنن ابن ماجۃ: 793/2؛ السنن الکبریٰ للبیہقی: 170/10

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل یزید بن ابی زیاد؛ تخریج: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للہیثمی: 142/5

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا فیہ متروکان الکدیمی والہیثم بن جماز البکاء البصری؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 727/1

تھا: تمہاری میرے ساتھ نسبت وہی ہے جو (سیّدنا) ہارون (علیہ السلام) کو (سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ تھی، مگر میرے بعد نبی نہیں ہے، میں نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے جب ان کو کسی مسئلے میں مشکل پیش آتی یا کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو وہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے اس کا حل دریافت کرتے اور میں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت حاضر تھا تو ان کو کوئی مسئلہ پیش آیا تو وہ فرمانے لگے: کیا یہاں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ موجود ہیں، کھڑے ہوجاؤ، اللہ تمہارے پاؤں قائم رکھے۔ [1]

[1154] حدثنا أحمد بن إسرائيل قال رأيت في كتاب أحمد بن محمد بن حنبل رحمه الله بخط يده نا اسود بن عامر أبو عبد الرحمن قثنا الربيع بن منذر عن أبيه قال كان حسين بن علي يقول من دمعتا عيناه فينا دمعة أو قطرت عيناه فينا قطرة اثواه الله عز وجل الجنة

۱۱۵۴۔ سیّدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص ہمارے لیے اپنی آنکھ سے آنسو بہاتا ہے یا ایک قطرہ گراتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اسے جنت عطا کرے گا۔ [2]

[1155] حدثنا عمر بن سيف بن الضحاك المخرمي في سنة خمس وثمانين ومائتين قال نا الحسين بن شداد المخرمي حدثنا الحسن بن بشر نا قيس عن ليث عن محمد بن الأشعث عن بن الحنفية عن علي بن أبي طالب قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يولد لك ابن قد نحلته اسمي وكنيتي

۱۱۵۵۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ آپ کا ایک بیٹا ہوگا جس کے لیے میں اپنا نام اور کنیت اختیار کرتا ہوں۔ [3]

[1156] وفيما كتب إلينا عبد الله بن غنام الكوفي يذكر ان إسحاق بن وهب الواسطي حدثهم قثنا بشر بن عبيد أبو علي الدارسي قال نا أبو مسعود الجبلي عن مالك بن مغول عن الشعبي قال قال علي بن أبي طالب تعلموا العلم صغارا تنتفعوا به كبارا تعلموا العلم لغير الله يصير لذات الله

۱۱۵۶۔ امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بچپن میں علم حاصل کرو بڑے ہو کر تمہیں فائدہ ہوگا دوسروں کی بھلائی کے لیے علم حاصل کرو تمہیں اس کے بدلے اللہ کی ذات ملے گی۔ (یعنی اللہ تمہاری ہر مشکل وقت میں مدد کرے گا) [4]

[1157] وفيما كتب إلينا يذكر ان عباد بن يعقوب حدثهم نا علي بن عابس عن عبد الله عن أبي حرب بن أبي الأسود الدئلي قال اشتكى أبو الأسود الفالج فنعت له ثعلب فطلبناها في خرب البصرة فبينا انا اطوف إذا انا برجل يصلي فأشار إلي فأتيته فقال من أنت فقلت أبو حرب بن أبي الأسود فقال أقرء أباك السلام وقل له عبد الله بن فلان يقرأ عليك السلام ويقول لك أشهد أني سمعت عليا يقول لأذودن بيدي هاتين القصيرتين عن حوض رسول الله رايات الكفار والمنافقين كما تذاد غريبة الإبل عن حياضها

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل الکدیمی؛ تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 206/3

[2] تحقیق: احمد بن اسرائیل شیخ القطیعی لم اجدہ والباقون ثقات؛ تخریج: ذخائر العقبیٰ للطبری؛ ص: 19

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف قیس بن الربیع والحدیث صحیح من طریق آخر؛
تخریج: مسند الامام احمد: 95/1؛ سنن الترمذی: 137/5؛ سنن ابی داوٗد: 292/4؛ الادب المفرد للبخاری؛ ص: 293

[4] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل بشر بن عبید ابی علی الدارسی؛ تخریج: لم اقف علیہ

۱۱۵۷۔ ابوحرب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میرے باپ ابوالاسود کو فالج کا حملہ ہوا، کسی نے ان کے لیے ثعلب گھاس تجویز کی، ہم نے اُسے بصرہ کی ویران گاہوں میں تلاش کیا، میں گھوم رہا تھا کہ اچانک ایک شخص نے دوران نماز مجھے اشارہ کیا، میں اس کے پاس آیا، پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: ابوحرب بن ابوالاسود، انہوں نے کہا: اپنے باپ کو میرا اسلام کہنا اور انہیں کہنا کہ عبداللہ بن فلاں تجھے سلام دے کر یہ پیغام دے رہا تھا کہ میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں اپنے دونوں چھوٹے ہاتھوں سے منافقین اور کافروں کے دونوں جھنڈوں کو حوضِ کوثر سے دور بھگا دوں گا، جس طرح کوئی شخص اپنی چراہ گاہ سے اجنبی اونٹ کو بھگا دیتا ہے۔ ❶

[1158] وفيما كتب إلينا عبد الله بن غنام أيضا يذكر ان عباد بن يعقوب حدثهم قثنا علي بن عابس عن الحارث بن حصيرة عن القاسم قال سمعت رجلا من خثعم يقول سمعت أسماء بنت عميس تقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم أقول كما قال أخي موسى اللهم اجعل لي وزيرا من أهلي علي أخي اشدد به أزري وأشركه في أمري كي نسبحك كثيرا ونذكرك كثيرا انك كنت بنا بصيرا

۱۱۵۸۔ سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں بھی وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا تھا۔ پس اے اللہ! اس میرے بھائی علی (رضی اللہ عنہ) کو جو میرے اہل میں سے ہے میرا وزیر بنا دے اور اس سے میرا بازو مضبوط کر دے، ان کو میرے ساتھ اس کام میں شریک کر دے، تا کہ ہم تیری بہت زیادہ تسبیح کریں اور ہم تیرا ذکر کثیر کریں کہ بے شک تو ہمیں دیکھ رہا ہے۔ ❷

[1159] وفيما كتب إلينا يذكر ان محمد بن عبيد حدثهم قثنا أبو مالك عن حجاج عن الحكم عن مقسم عن بن عباس قال كان المهاجرون يوم بدر سبعة وسبعين رجلا وذكر الحديث وقال في آخره وكان صاحب راية رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن أبي طالب

۱۱۵۹۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غزوۂ بدر میں (۷۷) مہاجرین آدمی شریک تھے، پھر باقی حدیث بیان کرنے کے بعد آخر میں فرمایا: (غزوۂ بدر میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا۔ ❸

[1160] وفيما كتب إلينا محمد بن عبيد الله بن سليمان يذكر ان موسى بن زياد حدثهم قثنا يحيى بن يعلي ابن بسام الصيرفي عن الحسن بن عمرو الفقيمي عن رشيد بن أبي راشد عن حبة وهو العرني عن علي قال نحن النجباء وأفراطنا افراط الأنبياء وحزبنا حزب الله وحزب الفئة الباغية حزب الشيطان ومن سوى بيننا وبين عدونا فليس منا

۱۱۶۰۔ حبہ عرنی سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم شریف النسب ہیں، ہماری نسل انبیا کی نسل ہے، ہمارا گروہ اللہ کا گروہ ہے اور ہمارا مخالف گروہ شیطان کا گروہ، جو ہمیں اور ہمارے دشمنوں کو برابر سمجھتا ہے تو وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل علی بن عابس الازرق الاسدی؛ تخریج: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للهيثمی: 135/9
❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل علی بن عابس وفیہ ایضا مبہم وہو الراوی عن اسماء؛ تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 150/3
❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف ابو مالک ہو عمرو بن ہاشم الجنبی ضعیف؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1106
❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف موسیٰ بن زیاد ورشید بن راشد لم اجد ہما وحبۃ العرنی ضعیف؛ تخریج: لم اقف علیہ

[1161] حدثنا أبو عبد الرحمٰن عبد الله بن أحمد بن حنبل قال حدثني أبي قثنا يعقوب بن إبراهيم قثنا أبي عن أبي إسحاق قال حدثني عبد الله بن عبد الرحمٰن بن معاوية وهو أبو طوالة الأنصاري عن سليمان بن محمد بن كعب بن عجرة عن زينب وابن أبي سعيد عن أبي سعيد الخدري قال شكى علي يعني بن أبي طالب الناس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام فينا خطيبا فسمعته يقول أيها الناس لا تشكوا عليا فوالله لهو اخيشن في ذات الله وفي سبيل الله

١١٦١۔ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! علی کے بارے میں مجھ سے شکایت نہ کرو، یقیناوہ اللہ کی ذات اور اس کی راہ میں بہت محتاط ہے۔ ❶

[1162] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سعيد بن محمد الوراق عن علي بن حزور قال سمعت أبا مريم الثقفي يقول سمعت عمار بن ياسر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لعلي يا علي طوبى لمن احبك وصدق فيك وويل لمن ابغضك وكذب فيك

١١٦٢۔ سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جنت اس شخص کے لیے ہے جو تمہارے ساتھ سچی محبت کرتا ہے اور تمہارے بارے میں سچ بولتا ہے، ہلاکت اس کے لیے ہے جو تمہارے ساتھ بغض رکھتا ہے اور تمہارے بارے میں جھوٹ بولتا ہے۔ ❷

[1163] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سيار يعني بن حاتم قال نا جعفر يعني بن سليمان قال نا مالك يعني بن دينار قال سألت سعيد بن جبير قلت يا أبا عبد الله من كان حامل راية رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فنظر الي وقال كأنك رخي البال فغضبت وشكوته الى إخوانه من القراء قلت الا تعجبون من سعيد اني سألته من كان حامل راية رسول الله صلى الله عليه وسلم فنظر الي وقال انك لرخي البال قالوا أرأيت حين تسأله وهو خائف من الحجاج قد لاذ بالبيت كان حاملها علي

١١٦٣۔ مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: اے ابوعبداللہ! رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے کا اٹھانے والا کون تھا؟ انہوں نے میری طرف دیکھ کر کہا: تم تو آسودہ حال ہو۔ یہ سن کر مجھے بڑا غصہ آیا اور میں نے ان کے قرائے کرام بھائی سے شکایت کرتے ہوئے کہا: تمہیں سعید سے تعجب نہیں ہوتا، میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے کا حامل کون تھا؟ تو انہوں نے کہا: تم تو آسودہ حال ہو؟ تو ان کے قاری بھائیوں نے کہا: جب تم نے ان سے سوال کیا تھا، تب وہ حجاج کے خوف سے بیت اللہ میں پناہ لیے ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے کے حامل تو واقعی سیّدنا علی رضی اللہ عنہ تھے۔ ❸

[1164] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو الجهم الأزرق بن علي وداود بن عمرو قالا نا حسان بن إبراهيم قثنا محمد بن سلمة عن أبيه عن حبة قال رأيت عليا ضحك يوما ضحكا لم أره ضحك أكثر منه حتى بدت نواجذه قال بينما انا مع رسول الله صلى الله

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 86/3؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 134/3

❷ تحقیق: باطل وآفتہ علی بن الحزور الکوفی ویقال علی بن ابی فاطمۃ فانہ متروک؛
تخریج: تاریخ بغداد للخطیب: 72/9؛ کتاب العلل لابن الجوزی: 242/1

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 137/3

عليه وسلم وذكر الحديث قال ثم قال اللهم لا اعترف ان عبدا لك من هذه الأمة عبدك قبلي غير نبيك صلى الله عليه وسلم قال فقال ذلك ثلاث مرار ثم قال لقد صليت قبل ان يصلي أحد سبعا

۱۱۶۴۔ حبہ عرنی سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو ایک دن ہنستے ہوئے دیکھا، میں نے اس سے زیادہ ان کو کبھی اتنا ہنستے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ ان کے دانت واضح ہو گئے، انہوں (سیّدنا علی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا پھر باقی حدیث بیان کرنے کے بعد یہ دعا فرمائی: اے اللہ! میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی انسان نے مجھ سے پہلے تیری بندگی کا اقرار کیا ہو، انہوں نے یہ تین مرتبہ کہا پھر فرمایا: میں نے سات سال پہلے نماز پڑھی جس وقت کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا تھا۔ ❶

[1165] حدثنا عبد الله قال حدثني سفيان بن وكيع نا أبي عن إسرائيل عن جابر يعني الجعفي عن عبد الله بن نجيء عن علي قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ثلاث سنين قبل أن يصلي معه أحد

۱۱۶۵۔ عبداللہ بن نجی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تین سال تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے جبکہ ابھی تک کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا تھا۔ ❷

[1166] حدثنا عبد الله قال سمعت محمد بن علي بن الحسن بن شقيق قال سمعت أبي قثنا أبو حمزة عن جابر الجعفي عن عبد الله بن نجيء قال سمعت عليا يقول لقد صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث سنين قبل ان يصلي معه أحد من الناس

۱۱۶۶۔ عبداللہ بن نجی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: میں نے تین سال تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے جبکہ ابھی تک کوئی بھی نماز نہیں پڑھتا تھا۔ ❸

[1167] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حسين بن محمد وأبو نعيم قالا نا فطر عن أبي الطفيل قال جمع علي الناس في الرحبة ثم قال انشد بالله كل امرئ مسلم سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم غدير خم ما سمع لما قام فقام ثلاثون من الناس قال أبو نعيم فقام أناس كثير فشهدوا حين قال للناس أتعلمون أني أولى بالمؤمنين من أنفسهم قالوا نعم يا رسول الله قال من كنت مولاه فهذا مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه

۱۱۶۷۔ ابوطفیل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک وسیع میدان میں لوگوں کو جمع کیا، فرمایا: میں ہر اس مسلمان آدمی سے قسم لے کر پوچھتا ہوں کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے مقام پر کھڑے فرما رہے تھے؟ تو تیس آدمی کھڑے ہوئے۔

ابونعیم کہتے ہیں: کئی لوگوں نے گواہی دی، جب لوگوں سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں مومنین کو ان کی جان سے

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل محمد بن سلمۃ بن کہیل وحبۃ العرنی؛
تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/112؛ خصائص علی للنسائی؛ ص: 3؛ وفیہ تسع سنین

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل جابر بن یزید الجعفی؛ تخریج: لم اقف علیہ

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ؛ تخریج: لم اقف علیہ

زیادہ عزیز ہوں؟ تو لوگوں نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا تھا: جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے، اے اللہ! علی کے دوست کو تو بھی اپنا دوست بنا اور علی کے دشمن کو اپنا دشمن بنا۔ (1)

[1168] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن حماد قثنا أبو عوانة قثنا أبو بلج قثا عمرو بن ميمون قال اني لجالس الى ابن عباس إذ أتاه تسعة رهط قالوا يا أبا عباس اما ان تقوم معنا واما ان تخلو بنا عن هؤلاء قال فقال بن عباس بل انا اقوم معكم قال وهو يومئذ صحيح قبل ان يعمى قال فابتدأوا فتحدثوا فلا ندري ما قالوا قال فجاء ينفض ثوبه ويقول اف وتف وقعوا في رجل له عشر وقعوا في رجل قال له النبي صلى الله عليه وسلم لابعثن رجلا لا يخزيه الله ابدا يحب الله ورسوله قال فاستشرف لها من استشرف قال أين علي قالوا هو في الرحى يطحن قال وما كان أحدكم يطحن قال فجاء وهو أرمد لا يكاد أن يبصر قال فنفث في عينه ثم هز الراية ثلاثا فأعطاها إياه فجاء بصفية بنت حيي قال ثم بعث فلانا بسورة التوبة فبعث عليا خلفه فاخذها منه وقال لا يذهب بها الا رجل مني وانا منه قال وقال لبني عمه أيكم يواليني في الدنيا والآخرة قال وعلي جالس معهم فقال علي انا اواليك في الدنيا والآخرة قال فبركه ثم اقبل على رجل رجل منهم فقال أيكم يواليني في الدنيا والآخرة فأبوا قال فقال أنت وليي في الدنيا والآخرة قال وكان أول من آمن من الناس بعد خديجة وأخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ثوبه فوضعه على علي وفاطمة وحسن وحسين فقال إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا قال وشرى علي بنفسه لبس ثوب النبي صلى الله عليه وسلم ثم نام مكانه قال وكان المشركون يرمون رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء أبو بكر وعلي نائم قال وأبو بكر يحسب انه نبي الله قال فقال يا نبي الله قال فقال علي ان نبي الله قد انطلق نحو بئر ميمون فأدركه قال فانطلق أبو بكر فدخل معه الغار قال وجعل علي يرمي بالحجارة كما كان يرمي نبي الله وهو يتضور قد لف رأسه في الثوب لا يخرجه حتى أصبح ثم كشف عن رأسه فقالوا انك للئيم كان صاحبك نرميه فلا يتضور وأنت تضور وقد استنكرنا ذلك قال وخرج بالناس في غزوة تبوك قال فقال له علي اخرج معك قال له نبي الله صلى الله عليه وسلم لا فبكى علي فقال له اما ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى الا انك ليس نبي انه لا ينبغي ان اذهب الا وأنت خليفتي قال وقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم أنت ولي كل مؤمن بعدي ومؤمنة قال وسد أبواب المسجد غير باب علي قال فيدخل المسجد جنبا وهو طريقه ليس له طريق غيره قال وقال من كنت مولاه فان مولاه علي قال وأخبرنا الله في القرآن انه قد رضي عنهم عن أصحاب الشجرة فعلم ما في قلوبهم هل حدثنا انه سخط عليهم بعد قال وقال نبي الله صلى الله عليه وسلم لعمر حين قال ائذن لي فاضرب عنقه قال وكنت فاعلا وما يدريك لعل الله عز وجل قد اطلع على أهل بدر فقال اعملوا ما شئتم

۱۱۶۸۔ عمرو بن میمون رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، نو آدمیوں کا گروہ (حدیث میں رھط کا لفظ بیان کیا گیا ہے جو تین سے دس آدمیوں کے اس گروہ پر بولا جاتا ہے کہ جس میں کوئی بھی عورت نہ ہو) آکر کہنے لگے: اے ابن عباس! یا تو آپ ہمارے ساتھ باہر آجائیں یا پھر ان لوگوں سے الگ ہو جائیں، (یعنی ہم آپ سے اکیلے میں کچھ گفتگو کرنا چاہتے ہیں) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا: نہیں! بلکہ میں ہی تمہارے ساتھ باہر جاتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ ان دنوں وہ ابھی تک قوت بصارت سے محروم نہیں ہوئے تھے (راوی یہ اس لیے وضاحت کر رہے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی عمر کے آخری حصے میں قوت بصارت ختم ہو گئی تھی) پھر انہوں نے اپنی گفتگو کو شروع کیا لیکن ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے کیا گفتگو کی، کچھ دیر بعد سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے کپڑوں کو جھاڑتے ہوئے لوٹ آئے اور کہہ رہے تھے: ہلاکت ہے، ہلاکت ان لوگوں کے لیے جو ایسے شخص کے بارے میں زبان درازی کرتے ہیں جن کی دس یہ صفات ہیں۔ (ان لوگوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی گستاخی کی تھی)

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح: تقدم تخریجہ فی رقم: 947-954-959

۱۔ جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے (خیبر کے موقع پر) فرمایا تھا: میں اس آدمی کو بھیجوں گا جس کو اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا، اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، اس لیے ہر آدمی آگے آگے بڑھ رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: علی کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: وہ گندم پیس رہے ہیں، آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہ تھا جو یہ کام کرتا؟ پھر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے، ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی، دیکھ نہیں سکتے تھے، آپ ﷺ نے ان کی آنکھ میں پھونک ماری، تین مرتبہ جھنڈے کو لہرا کر ان کو عطا کر دیا، پس وہ فتح کر کے صفیہ بنت حیی کو لائے۔

۲۔ ایک دفعہ ایک شخص کو آپ ﷺ نے سورۃ التوبہ کی آیات دے کر بھیجا، پھر سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ان کے پیچھے بھیجا چنانچہ انہوں نے اس سے اس سورۃ کو واپس لے لیا، پس آپ ﷺ نے فرمایا: اس سورۃ کو صرف وہی شخص لے کر جائے گا جو مجھ سے اور میں اس سے ہوں۔

۳۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے اپنے چچا کی اولاد سے پوچھا: دنیا آخرت میں تم میں سے کون میرا دوست اور مددگار بنے گا؟ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے عرض کیا: میں آپ ﷺ کا دنیا و آخرت میں دوست اور مددگار بننا چاہتا ہوں۔ تو آپ نے ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی، پھر ہر ایک شخص کے پاس جا کر کہا: دنیا آخرت میں تم میں سے کون میرا دوست اور مددگار بنے گا؟ سب نے انکار کیا، راوی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے دنیا و آخرت میں دوست ہو۔

۴۔ وہ (سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) پہلے شخص ہیں جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد اسلام لائے۔

۵۔ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ سیّدنا حسن، سیّدنا حسین، سیّدنا علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا، ان کو اپنی چادر لپیٹ کر یہ آیت تلاوت فرمائی: (انما یرید اللہ.....) ترجمہ: (اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے اہل بیت! تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔ سورۃ الاحزاب ۳۳۔)

۶۔ انہوں (سیّدنا علی رضی اللہ عنہ) نے (ہجرت کی رات) اپنی ذات کو نبی کریم ﷺ پر قربان کیا تھا کہ ان کی چارپائی پر سوئے رہے (یہاں تک کہ مشرکین نے ان پر پتھراؤ کیا) جیسا کہ وہ نبی کریم ﷺ کو پتھر مارتے تھے۔ اس وقت سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اس وقت آرام فرما رہے تھے، انہوں نے بھی سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ خیال کر کے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ! سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ بئر میمون کی طرف گئے ہیں (سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سمجھ گئے)، وہاں آپ کو ملیں گے، وہ ان کے پیچھے گئے یہاں تک دونوں غار میں داخل ہوئے۔ کفار سیّدنا علی رضی اللہ عنہ پر پتھراؤ کرنے لگے جیسا کہ وہ نبی کریم ﷺ کو پتھر مارتے تھے، انہوں نے اپنا سر لحاف میں چھپائے رکھا یہاں تک کہ صبح ہوگئی پھر جب سر باہر نکالا تو مشرکین کہنے لگے: تم رسوا ہو جاؤ

ہم تو تمہارے صاحب پر جب پتھراؤ کیا کرتے تھے تو وہ تکلیف کی وجہ سے بے چین نہیں ہوتے تھے اور تم بھی بے چین نہیں ہو رہے، ہمیں بھی اسی بات کا خوف لاحق تھا (کہ یہ چارپائی پر سونے والے سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں۔)

۷۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ غزوۂ تبوک کی جانب روانہ ہونے لگے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی آپ کے ساتھ چلوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں تو وہ رونے لگ گئے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ میرے ساتھ تیری نسبت وہی ہے جو (سیّدنا) ہارون (علیہ السلام) کو (سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، تجھے اپنا نائب بنائے بغیر میرا جانا مناسب نہیں تھا۔ مزید آپ نے فرمایا: تم میرے بعد ہر مومن مرد اور مومن عورت کے سردار ہو۔

۸۔ ایک مرتبہ ان کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: سوائے علی کے مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کر دو۔ (سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس گزشتہ بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو اس لیے بند کر دیا گیا کہ) وہ حالت جنابت میں وہاں سے گزرتے تھے اس کے علاوہ ان کے لیے کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔

۹۔ ان کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: جس کا میں مولیٰ (قریبی دوست) ہوں تو علی بھی اس کا مولیٰ (قریبی دوست) ہے۔

۱۰۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مزید فرمایا: قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی خبر دی ہے کہ وہ (اللہ) درخت والوں سے راضی ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کے راز جانتا تھا لیکن یہ ہمیں نہیں بتایا کہ اس رضامندی کے بعد ناراض بھی ہوا ہے (یعنی ایک بار راضی ہونے کے بعد پھر اللہ ناراض نہیں ہوا) حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اجازت دیں کہ میں حاطب بن ابی بلتعہ کی گردن اڑا دوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: تم ایسا کرنا چاہتے ہو؟ کیا تمہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ اللہ رب العزت نے اہل بدر کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ آج کے بعد تم جو بھی اعمال کرو تم کو بخش دیا گیا ہے۔ [1]

[1169] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عثمان بن محمد بن أبي شيبة وسمعته انا من عثمان بن محمد نا محمد بن فضيل عن عبد الله بن عبد الرحمن أبي نصر قال حدثني مساور الحميري عن أمه قالت سمعت أم سلمة تقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لعلي لا يبغضك مؤمن ولا يحبك منافق

۱۱۶۹۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم سے مومن بغض نہیں رکھے گا اور منافق تم سے محبت نہیں کرے گا۔ [2]

---

[1] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/331؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/132

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل مساور وامہ فکلاہما مجہولان؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1059

[1170] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو النضر هاشم بن القاسم قثنا عبد الحميد يعني بن بهرام قال حدثني شهر قال سمعت أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم حين جاء نعي الحسين بن علي لعنت أهل العراق فقالت قتلوه قتلهم الله غروه وذلوه لعنهم الله فإني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءته فاطمة غدية ببرمة قد صنعت له فيها عصيدة تحملها في طبق لها حتى وضعتها بين يديه فقال لها أين ابن عمك قالت هو في البيت قال اذهبي فادعيه وائتيني بابنيه قالت فجاءت تقود ابنيها كل واحد منهما بيد وعلي يمشي في اثرهما حتى دخلوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجلسهما في حجره وجلس علي على يمينه وجلست فاطمة على يساره قالت أم سلمة فاجتبذ كساء خيبريا كان بساطا لنا على المنامة في المدينة فلفه رسول الله صلى الله عليه وسلم جميعا فأخذ بشماله طرفي الكساء وألوى بيده اليمنى الى ربه عز وجل قال اللهم أهل بيتي اذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا اللهم أهلي اذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا اللهم أهل بيتي اذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا قلت يا رسول الله ألست من أهلك قال بلى فادخلي في الكسا قالت فدخلت في الكساء بعد ما قضى دعاءه لابن عمه علي وابنيه وابنته فاطمة

۱۱۷۰۔ شہر بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ اُمّ المومنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا جب ان کو سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملی، وہ اہل عراق پر لعنت بھیج رہی تھیں پھر فرمانے لگیں: انہوں نے سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا، اللہ انہیں قتل کرے، انہوں نے سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو دھوکہ دیا اور رسوا کیا، ان پر اللہ کی لعنت ہو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا، جب سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا صبح کے وقت ہانڈی میں حلوہ بنا کر ایک برتن لے کر آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ رضی اللہ عنہا کے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ عرض کیا: وہ گھر میں ہیں، فرمایا: جاؤ انہیں اور ان کے دونوں بیٹوں کو بھی بلا کر لاؤ۔ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اپنے بیٹوں کو دائیں بائیں پکڑ کر لا رہی تھیں، سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے تھے۔ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بچوں کو اپنی گود میں بٹھایا۔ سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ دائیں اور سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا بائیں طرف بیٹھ گئیں۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبری چادر کھینچی جو مدینہ میں ہمارے سونے کے بستر پر تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو لپیٹ لیا اور چادر کے دونوں کناروں کو بائیں ہاتھ سے پکڑا اور دائیں ہاتھ کو اپنے ربّ کی طرف اٹھایا اور دعا کی: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے گندگی دور فرما اور انہیں خوب پاک کر دے۔ یہ بات تین دفعہ دہرائی، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل میں سے نہیں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! چادر میں آجاؤ۔

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں بھی داخل ہوگئی، اس کے بعد کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے چچا زاد اور ان کے بچوں اور اپنی بیٹی فاطمۃ الزہراء کے بارے میں دُعا ختم ہوئی۔ ❶

[1171] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا عبد الله بن محمد بن أبي شيبة وسمعته انا من عبد الله بن محمد قثنا جرير بن عبد الحميد عن مغيرة عن أم موسى عن أم سلمة قالت والذي احلف به إن كان علي لأقرب الناس عهدا برسول الله صلى الله عليه وسلم قالت عدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم غداة بعد غداة يقول جاء علي مرارا قالت فاطمة كان بعثه في حاجة قالت فجاء بعد قالت فظننت ان له اليه حاجة فخرجنا من البيت فقعدنا عند الباب وكنت من ادناهم الى الباب فاكب عليه علي فجعل يساره ويناجيه ثم قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم من يومه ذلك فكان أقرب الناس به عهدا

۱۱۷۱۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ سب سے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کچھ خاص گفتگو کی۔ ہم ہر روز صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیمار پرسی کرتے تھے اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بھی بار

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 298/6؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 114/3

بار آتے تھے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو کسی کام بھیجا تھا، جب واپس آئے تو ہمیں گمان ہوا کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی کام ہے، تو میں گھر سے نکل کر دروازے کے پاس بیٹھ گئی، میں سب سے زیادہ دروازے کے قریب تھی، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ آپ کی طرف جھکے، بائیں طرف ہو کر آپ سے سرگوشی کرنے لگے، پھر اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اس لیے وہ سب سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی انسان تھے۔ ❶

[1172] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا علي بن بحر قثنا عيسى بن يونس قثنا محمد بن إسحاق قال حدثني يزيد بن محمد بن خيثم المحاربي عن محمد بن كعب القرظي عن محمد بن خيثم أبي يزيد عن عمار بن ياسر قال كنت انا وعلي رفيقين في غزوة ذي العشيرة فلما نزلها رسول الله صلى الله عليه وسلم واقام بها رأينا ناسا من بني مدلج يعملون في عين لهم في نخل فقال لي علي يا أبا اليقظان هل لك ان تأتي هؤلاء فتنظر كيف يعملون فجئناهم فنظرنا الى عملهم ساعة ثم غشيا النوم فانطلقت أنا وعلي فاضطجعنا في صور من النخل في دقعاء من التراب فنمنا فوالله ما أهبنا الا رسول الله صلى الله عليه وسلم يحركنا برجله وقد تتربنا من تلك الدقعاء فيومئذ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي يا أبا تراب لما يرى عليه من التراب قال ألا أحدثكما بأشقى الناس رجلين فقلنا بلى يا رسول الله قال أحمير ثمود الذي عقر الناقة والذي يضربك يا علي على هذه يعني قرنه حتى تبل منه هذه يعني لحيته

۱۱۷۲۔ سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ غزوہ ذات العشیرہ میں ایک ساتھ تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پڑاؤ ڈالا تو ہم نے بنو مدلج قبیلہ والوں کو دیکھا، وہ اپنے کھجوروں والے چشمے میں کام کر رہے تھے، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: اے ابو یقظان! کیا ہم ان کے پاس جا کر دیکھیں کہ کیسے کام کرتے ہیں، ہم ان لوگوں کے پاس گئے کچھ دیر ان کا کام دیکھتے رہے، پھر ہمیں نیند آ گئی، چنانچہ میں اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ ایک درخت کی چھاؤں میں مٹی پر لیٹ گئے، ہم سوئے رہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی آ کر ہمیں پاؤں مبارک سے ہلایا، ہم اس وقت مٹی سے خاک آلود ہو چکے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے ابو تراب! (اے مٹی والے) پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تم دونوں کے سامنے بدبخت ترین دو آدمیوں کا تذکرہ نہ کروں؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بدبخت اُحمیر ثمودی تھا جس نے اونٹنی کا پاؤں کاٹ ڈالا تھا۔ اے علی! دوسرا وہ ہوگا جو تیرے سر کی چوٹی پر وار کرے گا، یہاں تک کہ اس سے یہ ڈاڑھی تر ہو جائے گی۔ ❷

[1173] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا أحمد بن عبد الملك وهو الحراني نا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحاق عن محمد بن يزيد بن خيثم عن محمد بن كعب القرظي قال حدثني أبوك يزيد بن خيثم عن عمار بن ياسر قال كنت انا وعلي رفيقين في غزوة العشيرة فمررنا برجال من بني مدلج يعملون في نخل فذكر معنى حديث عيسى بن يونس

۱۱۷۳۔ سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ غزوہ ذات العشیرہ میں ایک ساتھ تھے جب ہم بنو مدلج کے چند آدمیوں کے پاس سے گزرے، جو اپنے کھجوروں کے باغ میں کام کر رہے تھے۔ پھر آگے باقی وہی حدیث بیان کی۔ ❸

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 6/300؛ اخبار اصبہان لابی نعیم: 1/250

❷ تحقیق: اسنادہ حسن متصل؛ تخریج: مسند الامام احمد: 4/263؛ دلائل النبوۃ لابی نعیم: 3/202

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم: 1/147؛ تاریخ الامم والملوک للطبری: 2/14

[1174] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا زيد بن الحباب قال حدثني حسين بن واقد قال حدثني عبد الله بن بريدة عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دفع الراية إلى علي يوم خيبر

۱۱۷۴۔ سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن جھنڈا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ ❶

[1175] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا ابن نمير قال حدثني اجلج الكندي عن عبد الله بن بريدة عن أبيه بريدة قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثين إلى اليمن علي أحدهما علي بن أبي طالب وعلى الآخر خالد بن الوليد فقال إذا لقيتم فعلي على الناس وإن افترقتما فكل واحد منكما على جنده قال فلقينا بني زيد من أهل اليمن فاقتتلنا فظهر المسلمون على المشركين فقتلنا المقاتلة وسبينا الذرية فاصطفى علي امرأة من السبي لنفسه قال بريدة فكتب يعني خالد بن الوليد إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يخبره بذلك فلما أتيت النبي صلى الله عليه وسلم دفعت الكتاب فقرىء عليه فرأيت الغضب في وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله هذا مكان العائذ بعثتني مع رجل وأمرتني ان اطيعه قد بلغت ما أرسلت به فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقع في علي فإنه مني وانا منه وهو وليكم بعدي

۱۱۷۵۔ سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دو لشکر بھیجے، ایک پر سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور دوسرے پر سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ امیر تھے، ارشاد فرمایا: جب دونوں ایک ساتھ مل جاؤ تو سب پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ امیر ہوں گے اور اگر الگ ہو جاؤ تو دونوں اپنے اپنے لشکر پر امیر ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں: جب ہمارا یمن کے قبیلہ بنی زید سے آمنا سامنا ہوا اور جنگ ہوئی تو مشرکین کے خلاف مسلمانوں کو کامیابی حاصل ہوئی تو ہم نے جنگجو کو قتل کیا بچوں کو قیدی بنایا، ان میں سے ایک کنیز کو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی ذات کے لیے منتخب کر لیا۔ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسی وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا اور مجھے حکم دیا کہ وہ خط میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاؤں۔ البتہ میں نے وہ خط آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھا گیا، اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ اقدس غصے سے متغیر ہو گیا۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا: یہ مقام تو پناہ طلب کرنے کا ہے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے مجھے ایک ایسے آدمی کے ساتھ بھیجا جس کی بات کو ماننا مجھ پر لازم تھا۔ جو اس نے مجھے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے دیا، میں نے وہ پہنچا دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بریدہ! علی کی تنقیص مت کرنا۔ بلاشبہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد تمہارا ولی (دوست) ہے۔ ❷

[1176] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا اسود بن عامر قال انا شريك عن أبي ربيعة عن بن بريدة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أمرني الله عز وجل بحب أربعة من أصحابي أرى شريك قال وأخبرني انه يحبهم علي منهم وأبو ذر وسلمان والمقداد الكندي

۱۱۷۶۔ سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے چار بندوں سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے، شریک راوی کا خیال ہے کہ آپ نے مزید یہ بھی فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں، علی ان میں سے ہیں، علی ان میں سے ہیں، مزید ان میں سیدنا ابوذر، سیّدنا سلمان اور سیّدنا مقداد الکندی رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ ❸

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1009

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 5/356

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل شریک فانہ صدوق لکنہ سیئ الحفظ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 5/356

[1177] حدثنا عبد الله نا أبي نا وكيع نا الأعمش عن سعد بن عبيدة عن بن بريدة عن أبيه بريدة انه مر على مجلس وهم يتناولون من علي فوقف عليهم فقال انه قد كان في نفسي على علي شيء وكان خالد بن الوليد كذلك فبعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني في سرية عليها علي فأصبنا سبيا قال فأخذ علي جارية من الخمس لنفسه فقال خالد بن الوليد دونك قال فلما قدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم جعلت أحدثه بما كان ثم قلت ان عليا أخذ جارية من الخمس قال وكنت رجلا مكبابا قال فرفعت رأسي فإذا وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم قد تغير فقال من كنت وليه فعلي وليه

۱۱۷۷۔ ابن بریدہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ ان کا گزر ایک ایسی مجلس سے ہوا جس میں لوگ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے کچھ خار کھاتے تھے، انہوں نے کھڑے ہو کر کہا: میرے دل میں سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرح سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ خلش تھی، چنانچہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی قیادت میں بھیجا جس میں میں بھی تھا، وہاں ہمیں قیدی ملے، پس سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت میں سے ایک کنیز کو اپنے لیے چن لیا۔ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان کو روکا، پس جب ہم مدینہ لوٹے تو جو کچھ ہوا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا اور یہ بھی بتایا کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے خمس میں سے ایک کنیز کو منتخب کیا، میں عام طور پر سر نیچے رکھتا ہے، سر اٹھایا تو کیا دیکھ رہا ہوں کہ میری شکایت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور بدل گیا اور فرمایا: جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے۔ (1)

[1178] حدثنا عبد الله نا أبي نا حميد بن عبد الرحمن الرواسي نا أبي عن عبد الكريم بن سليط عن بن بريدة عن أبيه قال لما خطب علي فاطمة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه لا بد للعرس من وليمة قال فقال سعد علي كبش وقال فلان علي كذا وكذا من ذرة

۱۱۷۸۔ ابن بریدہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا نکاح سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شادی کرنے والے پر ولیمہ ضروری ہے یہ سن کر سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایک مینڈھا دوں گا ایک اور شخص نے کہا: میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو مکئی دوں گا۔ (2)

[1179] حدثنا عبد الله نا أبي نا روح نا علي بن سويد بن منجوف عن عبد الله بن بريدة عن أبيه قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا الى خالد بن الوليد ليقسم الخمس وقال روح مرة ليقبض بعض الخمس قال فأصبح علي ورأسه يقطر فقال خالد لبريدة ألا ترى الى ما يصنع هذا أو ما صنع هذا قال فلما رجعت الى النبي صلى الله عليه وسلم أخبرته بما صنع علي قال وكنت ابغض عليا قال فقال يا بريدة أتبغض عليا قال قلت نعم قال لا تبغضه قال روح مرة فأحبه فإن له في الخمس أكثر من ذلك

۱۱۷۹۔ سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ وہ مالِ خمس تقسیم کریں، یا مالِ خمس میں سے اپنا حصہ لے لیں جب صبح ہوئی تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے سر سے پانی کے قطرات گر رہے تھے تو سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہا: دیکھو! اس نے کیا کیا ہے؟ سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ واپسی پر میں نے یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم علی سے کچھ خفگی رکھتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے ناراضگی مت رکھو کیونکہ ان کو مال خمس سے اس سے بھی زیادہ ملنا چاہیے تھا۔ (3)

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 358/5

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 359/5

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 66/8؛ مسند الامام احمد: 359/5

[1180] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا يحيى بن سعيد قثنا عبد الجليل قال انتهيت الى حلقة فيها أبو مجلز وابنا بريدة فقال عبد الله بن بريدة حدثني أبي بريدة قال ابغضت عليا بغضا لم أبغضه أحدا قط قال واحببت رجلا من قريش لم أحبه الا على بغضه عليا قال فبعث حيال الرجل على خيل فصحبته ما اصحبه الا على بغضه عليا فأصبنا سبيا قال فكتب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ابعث إلينا من يخمسه قال فبعث إلينا عليا وفي السبي وصيفة هي من أفضل السبي فخمس وقسم فخرج ورأسه يقطر فقلنا يا أبا الحسن ما هذا قال ألم تروا الى الوصيفة التي كانت في السبي فإني قسمت وخمست فصارت في الخمس ثم صارت في أهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم ثم صارت في آل علي فوقعت بها قال وكتب الرجل الى نبي الله فقلت ابعثني مصدقا قال فجعلت اقرأ الكتاب وأقول صدق قال فامسك يدي والكتاب قال أتبغض عليا قال قلت نعم قال فلا تبغضه وان كنت تحبه فازدد له حبا فوالذي نفس محمد بيده لنصيب آل علي في الخمس أفضل من وصيفة قال فما كان من الناس أحد بعد قول رسول الله صلى الله عليه وسلم أحب الي من علي

۱۱۸۰۔ سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے سب سے زیادہ بغض رکھتا تھا، یہاں تک کہ میں ایک قریشی شخص سے اسی وجہ سے محبت کرتا تھا کہ وہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا۔ ایک دفعہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) اس شخص کو ایک لشکر کا امیر مقرر کیا، میں بھی اس کے ساتھ تھا، میری اس کے ساتھ رفاقت صرف اسی بنا پر تھی کہ وہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا پس (ہمیں اس جنگ میں فتح نصیب ہوئی تو) وہاں کچھ قیدی ملے تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا کہ کوئی ایسا شخص بھیج دیں جو ہم میں مال غنیمت تقسیم کرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا، وہ آئے، مال تقسیم کیا اپنے لیے ایک لونڈی چن لی (جب صبح ہوئی) تو وہ تشریف لائے اس وقت ان کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے (یعنی انہوں نے غسل کر رکھا تھا) ہم نے کہا: اے ابوالحسن! یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ وہ فرمانے لگے: کیا تم کو معلوم نہیں کہ وہ کنیز خمس میں آ گئی تھی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے حصے میں آ گئی تھی اور پھر بعد میں آل علی کے حصے میں آ گئی، اس سے میں نے ہمبستری کی ہے۔ البتہ اس شخص (میرے ساتھی) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خط لکھنا چاہا، میں نے کہا: تصدیق کے لیے مجھے ساتھ بھیجیں، میں نے خط پڑھنا شروع کیا، ساتھ عرض کرتا: یہ سچ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا (یعنی مجھے خاموش کروا دیا) پھر ارشاد فرمایا: کیا تم علی سے بغض رکھتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں! تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس سے بغض مت رکھو بلکہ اگر تم ان سے محبت کرتے ہو تو ان کے ساتھ اپنی محبت کو زیادہ کرو، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے۔ علی کی اولاد کے لیے خمس اس کنیز سے افضل ہے۔ سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بعد اللہ کی قسم! میں لوگوں میں سب سے زیادہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا تھا۔ ❶

[1181] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عبد الله بن نمير عن شريك قثنا أبو ربيعة عن بن بريدة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله عز وجل يحب من أصحابي أربعة أخبرني انه يحبهم وامرني ان أحبهم قالوا من هم يا رسول الله قال ان عليا منهم

۱۱۸۱۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے مجھے چار بندوں سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے، مجھے بتایا کہ میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں بھی ان سے محبت کروں، صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون ہیں؟ فرمایا: بلاشبہ علی ان میں سے ہیں۔ ❷

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن صحیح لغیرہ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 350/5

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل شریک النخعی؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1103

[1182] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن سليمان لوين قثنا محمد بن جابر عن عبد الملك بن عمير عن عمارة بن روبية عن علي بن أبي طالب قال سمعت أذناي ووعاه قلبي من رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس تبع لقريش صالحهم تبع لصالحهم شرارهم تبع لشرارهم

۱۱۸۲۔ سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے کانوں نے سنا اور دل نے یاد کیا ہے کہ لوگ ہر کام کے معاملے میں قبیلہ قریش کے پیروکار ہیں۔ نیک لوگ ان میں سے نیکوں کے اطاعت گزار ہیں اور برے لوگ ان میں سے بروں کے اطاعت گزار ہیں۔ ❶

[1183] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عفان نا معاذ بن معاذ نا قيس بن الربيع عن أبي المقدام عن عبد الرحمن الأزرق عن علي قال دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا نائم على المنامة فاستسقى الحسن والحسين قال فقام النبي صلى الله عليه وسلم الى شاة لنا بكيء فحلبها فدرت فجاءه الحسن فنحاه النبي صلى الله عليه وسلم فقالت فاطمة يا رسول الله كأنه أحبهما إليك قال لا ولكنه استسقى قبله ثم قال اني وإياك وهذا الراقد في مكان واحد يوم القيامة

۱۱۸۳۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے، میں بستر پر سو رہا تھا، سیّدنا حسن اور سیّدنا حسین رضی اللہ عنہما پانی مانگنے لگے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری کم دودھ دینے والی بکری کی طرف اٹھے، اس سے دودھ نکالا تو اس نے زیادہ دودھ دیا، سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ پاس آئے، انہیں پیچھے کر دیا، سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان دونوں (سیّدنا حسن اور سیّدنا حسین رضی اللہ عنہما) میں یہ زیادہ آپ کو محبوب ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! بلکہ اس نے پہلے پانی مانگا تھا پھر فرمایا: فاطمہ! میں، تم اور یہ سونے والا (یعنی سیّدنا علی رضی اللہ عنہ) قیامت کے دن ایک ہی جگہ پر ہوں گے۔ ❷

[1184] حدثنا عبد الله قال كتب الى قتيبة بن سعيد كتبت إليك بخطي وختمت الكتاب بخاتمي يذكر ان الليث حدثهم عن عقيل عن الزهري عن علي بن الحسين ان الحسين حدثه عن علي بن أبي طالب ان النبي صلى الله عليه وسلم طرقه وفاطمة فقال الا تصلون فقلت يا رسول الله إنما أنفسنا بيد الله عز وجل فإذا شاء ان بعثنا فانصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قلت له ذلك ثم سمعته وهو مدبر يضرب فخذه ويقول وكان الإنسان أكثر شيء جدلا

۱۱۸۴۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ان کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم دونوں تہجد نہیں پڑھتے تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری جان اللہ کے ہاتھ میں ہے، جب چاہے وہ ہمیں اٹھائے گا، یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے، میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جاتے ہوئے اپنی مبارک ران پر مارتے ہوئے یہ آیت تلاوت کر رہے تھے (كان الإنسان أكثر شيء جدلا) کہ انسان ہر چیز میں جھگڑتا ہے (سورۃ کہف: 54)۔ ❸

[1185] حدثنا عبد الله قال حدثني نصر بن علي الجهضمي قال أخبرني علي بن جعفر بن محمد بن علي بن حسين بن علي قال أخبرني أخي موسى بن جعفر عن أبيه جعفر بن محمد عن أبيه عن علي بن حسين عن أبيه عن جده إن رسول الله صلى الله عليه وسلم أخذ بيد حسن وحسين فقال من أحبني وأحب هذين واباهما وامهما كان معي في درجتي يوم القيامة

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل محمد بن جابر بن سلیمان ضعیف والحدیث صحیح؛ انظر: صحیح البخاری: 6/526؛ صحیح مسلم: 3/1451

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل قیس بن الربیع؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/101

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1050

۱۱۸۵۔ علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جو مجھ سے، ان دونوں سے، ان دونوں کے ماں باپ سے بھی محبت کرتا ہے تو وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا۔ ❶

[1186] حدثنا عبد الله قثنا إسماعيل بن عبيد بن أبي كريمة الحراني قثنا محمد بن سلمة عن أبي عبد الرحيم عن زيد بن أبي أنيسة عن الزهري عن علي بن حسين عن أبيه قال سمعت عليا يقول أتاني رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا نائم وفاطمة وذاك من السحر حتى قام على باب البيت فقال الا تصلون فقلت مجيبا له يا رسول الله إنما نفوسنا بيد الله فإذا شاء ان يبعثنا بعثنا قال فرجع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يرجع الى الكلام وضرب بيده على فخذه يقول وكان الإنسان أكثر شيء جدلا

۱۱۸۶۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ان کے گھر تشریف لائے، میں اور فاطمہ گھر تھے، سحری کا وقت تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے گھر کے دروازے میں کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: کیا تم دونوں نماز تہجد نہیں پڑھتے؟ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری جان اللہ کے ہاتھ میں ہے جب چاہے وہ ہمیں اٹھائے گا، یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے، مجھ سے کوئی دوسری بات نہیں کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جاتے ہوئے اپنی مبارک ران پر مارتے ہوئے یہ آیت تلاوت کر رہے تھے (وكان الإنسان أكثر شيء جدلا) انسان ہر چیز میں جھگڑتا ہے (سورۃ کہف 54)۔ ❷

[1187] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا هاشم بن القاسم قثنا محمد يعني بن راشد عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن فضالة بن أبي فضالة الأنصاري وكان أبو فضالة من أهل بدر قال خرجت مع أبي عائدا لعلي بن أبي طالب من مرض أصابه ثقل منه قال فقال له أبي ما يقيمك بمنزلك هذا لو أصابك أجلك لم يلك إلا أعراب جهينة تحمل إلى المدينة فإن أصابك أجلك وليك أصحابك فقال علي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد الي اني لا اموت حتى أؤمر ثم تخضب هذه يعني لحيته من دم هذه يعني هامته فقتل وقتل أبو فضالة مع علي يوم صفين

۱۱۸۷۔ سیّدنا فضالہ بن ابوفضالہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سیّدنا فضالہ رضی اللہ عنہ بدری صحابی تھے، میں اپنے باپ سیّدنا ابو فضالہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کرنے کے لیے گیا، جو بیماری ان پر بوجھل ہوگئی تھی، وہاں جا کر میرے والد نے ان سے کہا: گھر میں آپ کو کس نے بند کیا ہوا ہے؟ اگر یہاں آپ کا وقتِ آخر آ گیا تو کچھ بنی جہینہ کے دیہاتی لوگ ہی آپ (کے دفن، کفن اور جنازہ وغیرہ) کا انتظام کریں گے اور ہم آپ کو مدینہ لے چلیں، وہاں آپ کا وقتِ اجل آئے گا تو ہم آپ کے ساتھی آپ کا تمام (دفن، کفن اور جنازہ وغیرہ کا) انتظام کریں گے، یہ سن کر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی: مجھے اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک میرے خلاف سازش نہ ہوگی جس سے میری ڈاڑھی میرے سر سے نکلنے والے خون سے رنگی جائے گی اور ایسا ہی ہوا کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اور سیّدنا ابوفضالہ رضی اللہ عنہ جنگ صفین میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی معیت میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ ❸

---

❶ تحقیق: فی اسنادہ علی بن جعفر بن محمد الصادق لم یذکر بجرح ولا تعدیل والباقون ثقات؛ تخریج: سنن الترمذی: 641/5

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1050,1184

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 358/5

[1188] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا هاشم بن القاسم قثنا عبد العزيز يعني بن عبد الله بن أبي سلمة عن عمه الماجشون بن أبي سلمة عن الأعرج عن عبيد الله بن أبي رافع عن علي بن أبي طالب ان النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا استفتح الصلاة يكبر ثم يقول وجهت وجهي للذي فطر السماوات والأرض حنيفا وما أنا من المشركين { ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك أمرت وانا أول المسلمين } اللهم أنت الملك لا اله الا أنت أنت ربي وانا عبدك ظلمت نفسي واعترفت بذنبي فاغفر لي ذنوبي جميعا لا يغفر الذنوب الا أنت واهدني لأحسن الأخلاق لا يهدي لاحسنها الا أنت واصرف عني سيئها لا يصرف سيئها الا أنت لبيك وسعديك والخير كله في يديك والشر ليس إليك انا بك وإليك تباركت وتعاليت استغفرك وأتوب إليك وإذا ركع قال اللهم لك ركعت وبك آمنت ولك أسلمت خشع لك سمعي وبصري ومخي وعظامي وعصبي وإذا رفع رأسه قال سمع الله لمن حمد ربنا ولك الحمد ملء السماوات والأرض وملء ما بينهما وملء ما شئت من شيء بعد وإذا سجد قال اللهم لك سجدت وبك آمنت ولك أسلمت سجد وجهي للذي خلقه وصوره فأحسن صوره فشق سمعه وبصره فتبارك الله أحسن الخالقين وإذا فرغ من الصلاة وسلم قال اللهم اغفر لي ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما أنت اعلم به مني أنت المقدم والمؤخر لا اله الا أنت

۱۱۸۸۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے: میں اپنے چہرے کو اللہ تعالیٰ کے سامنے کرتا ہوں جو خالق ہے زمین آسمان کا، میں پاک ہوں اور مشرکین میں سے نہیں ہوں، یقینا میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ وحدہ لاشریک کے لیے ہے، مجھے مسلمان بننے کا حکم دیا گیا ہے۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے بغیر کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ تو میرا رب ہے، میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ پس میرے تمام گناہوں کو بخش دے، تُو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے، اے اللہ! مجھے اچھے اخلاق کا مالک بنا، بے شک تو ہی اچھے اخلاق سے نوازتا ہے، مجھ سے برائیوں کو دور فرما بے شک تو ہی برائیوں کو دور کرنے والا ہے، میں حاضر ہوں، بار بار حاضر ہوں، تیرے ہاتھ میں اچھائیاں ہیں، تُو برائیوں سے پاک ہے، میں تیرا ہوں، تیری طرف لوٹنے والا ہوں، تُو بابرکت اور اونچا ہے، میں تیری بخشش کا طلب گار ہوں، توبہ کرتا ہوں اور جب رکوع کرتے تو یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! تیرے لیے میں نے رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا، میرے کان، آنکھ، دماغ، ہڈیاں اور پٹھے سب تیرے لیے جھکے ہوئے ہیں اور جب رکوع سے اُٹھتے تو یہ دعا پڑھتے: اللہ حمد کرنے والوں کی سنتا ہے، رب ہمارا، اے اللہ! تیرے لیے زمین و آسمان کے برابر اور جو ان کے درمیان ہے اس کے برابر اور جتنا تُو چاہے اس کے برابر تیرے لیے حمد ہے اور جب سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! میں تیرے لیے سجدہ کرتا ہوں تجھ پر ایمان لاتا ہوں، تیرے لیے جھکتا ہوں، میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اس چہرے کو بنایا اور اچھی صورت سے نوازا، مجھے آنکھ اور کان عطا کیے۔ بابرکت ہے جو سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے۔ جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ دعا کرتے: اے اللہ! بخش دے مجھے جو گناہ گزشتہ کیے ہیں، جو آنے والے ہیں، جو ظاہری طور اور جو پوشیدہ کیے ہیں، جو تُو میرے بارے میں جانتا ہے، تو ہی سب سے مقدم اور مؤخر (رہنے والا) بھی ہے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ [1]

[1189] قال عبد الله بلغنا عن إسحاق بن راهويه عن النضر بن شميل انه قال في هذا الحديث والشر ليس إليك قال لا يتقرب بالشر إليك

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم: 1/534؛ سنن الترمذی: 5/485؛ السنن الکبریٰ للبیہقی: 2/33-32

۱۱۸۹۔ نضیر بن شمیل رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں مذکورہ روایت کی نسبت یہ الفاظ زیادہ ہیں: (کہ اے اللہ) اور شر تجھ سے نہیں اور نہ ہی تیرے قریب آتا ہے۔ ❶

[1190] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا حجين هو بن المثنى نا عبد العزيز عن عمه الماجشون بن أبي سلمة عن عبد الرحمن الأعرج عن عبيد الله بن أبي رافع عن علي بن أبي طالب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان إذا افتتح الصلاة كبر ثم قال وجهت وجهي فذكر مثله الا انه قال واصرف عني سيئها

۱۱۹۰۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے: وجهت وجهي...... میں اپنا چہرہ اللہ کے سامنے کرتا ہوں...... پھر آگے اسی سابقہ روایت کی مثل بیان کیا مگر اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: مجھ سے برائیاں دور کرے۔ ❷

[1191] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الأعلى بن حماد نا داود بن عبد الرحمن العطار قال نا أبو عبد الله مسلمة الرازي عن أبي عمرو البجلي عن عبد الله بن سفيان الثقفي عن أبي جعفر محمد بن علي عن محمد بن الحنيفة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل يحب العبد المفتن التواب

۱۱۹۱۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت کرتا ہے جس پر آزمائشیں آئیں اور وہ توبہ کرنے والا ہو۔ ❸

[1192] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علي بن أبي طالب قال كنت شاكيا فمر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا أقول اللهم ان كان أجلي قد حضر فأرحني وان متأخرا فارفعني وان كان بلاء فصبرني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف قلت فأعاد عليه ما قال قال فضربه برجله وقال اللهم عافه أو اللهم اشفه شك شعبة قال فما اشتكيت وجعي ذاك بعد

۱۱۹۲۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیمار تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس سے گزر ہوا اور میں یہ کہہ رہا تھا: اے اللہ اگر میری موت قریب ہے تو مجھے اٹھا لے اور اگر دور ہے تو مجھے شفا دے دے اور اگر آزمائش ہے تو مجھے صبر عطا کر دے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: دوبارہ کہو جو کچھ تم نے پہلے کہا ہے میں نے اپنی بات دوبارہ دہرائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پاؤں مارا اور فرمایا: اے اللہ! اسے عافیت دے یا اسے شفا عطا کر دے (راوی شعبہ کو شک ہوا ہے) اس کے بعد وہ درد مجھے کبھی نہیں ہوا۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ الی النضر منقطع؛ تخریج: السنن الکبریٰ للبیہقی: 33/2؛ السنن الصغریٰ للبیہقی: 244/1

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 103/1

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ابی عمرو البجلی وعبدالملک بن سفیان الثقفی؛

تخریج: کتاب زیادات المسند لعبداللہ بن احمد: 103/1۔ 80؛ الکنی والاسماء للدولابی: 62/2

❹ تحقیق: رجال اسنادہ ثقات لکن فیہ علۃ اختلاط عبداللہ بن سلمۃ ولم یتبین لی سماع عمرو منہ قبل اختلاطہ ام بعدہ؛

تخریج: سنن الترمذی: 560/5؛ مسند الامام احمد: 107/1

[1193] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا اسود بن عامر قال انا شريك عن أبي الحسناء عن الحكم عن حنش عن علي قال أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أضحي عنه فأنا أضحي عنه أبدا

۱۱۹۳۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان کی طرف سے قربانی کروں تو اس لیے میں ہمیشہ ان کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔ ❶

[1194] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا أبو سعيد مولى بني هاشم ومعاوية بن عمرو قالا نا زائدة نا عطاء بن السائب عن أبيه عن علي قال جهز رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة في خميل وقربة ووسادة من آدم حشوها ليف قال معاوية اذخر قال أبي الخميل القطيفة المخملة

۱۱۹۴۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جہیز میں ایک لوٹا، ایک چادر، ایک مشکیزہ اور کھجور کی چھالوں سے بھرا ہوا ایک تکیہ عطا کیا۔ ❷

[1195] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا اسود بن عامر نا شريك عن سماك عن حنش عن علي قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن قال فقلت يا رسول الله تبعثني الى قوم اسن مني وانا حدث لا أبصر القضاء قال فوضع يده على صدري وقال اللهم ثبت لسانه واهد قلبه يا علي إذا جلس إليك الخصمان فلا تقض بينهما حتى تسمع من الآخر ما سمعت من الأول فإنك إذا فعلت ذلك تبين لك القضاء قال فما اختلف على قضاء بعد أو ما اشكل على قضاء بعد

۱۱۹۵۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اہل یمن کی طرف (قاضی بنا کر) بھیجا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے ایک ایسی قوم کی طرف بھیج رہے ہیں جو عمر میں مجھ سے بڑی ہے (یعنی وہاں ضعیف العمر لوگ ہیں جو کافی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہیں)، میں ایک نوجوان آدمی ہوں۔ مجھے فیصلہ کرنے کا علم نہیں ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک کو میرے سینے پر رکھا اور فرمایا: اے اللہ! اس کی زبان کو ثابت قدمی اور اس کے دل کو ہدایت سے نواز دے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! جب تیرے پاس دو (آدمی یا دو فریق) جھگڑا لے کر آئیں تو ان دونوں کے درمیان اس وقت تک فیصلہ نہ کرنا جب تک کہ تم پہلے (آدمی یا فریق) کی بات کی طرح دوسرے (آدمی یا فریق) سے بھی بات سن نہیں لیتے، جب تم ایسا کرو گے تو تم پر فیصلہ واضح ہو جائے گا۔سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے بعد مجھے کبھی فیصلہ کرنے میں مشکل پیش نہیں آئی۔ ❸

[1196] حدثنا عبد الله نا أبي نا اسود بن عامر ننا شريك عن الأعمش عن المنهال عن عباد بن عبد الله الأسدي عن علي قال لما نزلت هذه الآية وانذر عشيرتك الاقربين جمع النبي صلى الله عليه وسلم من أهل بيته فاجتمع ثلاثون فاكلوا وشربوا قال قال لهم من يضمن عني ديني ومواعيدي ويكون معي في الجنة ويكون خليفتي في أهلي فقال رجل لم يسمه يا رسول الله أنت كنت بحرا من يقوم بهذا قال ثم قال لآخر قال فعرض ذلك على أهل بيته فقال علي انا

۱۱۹۶۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب یہ آیت نازل ہوئی (انذر عشيرتك الاقربين) ترجمہ: آپ اپنے رشتہ داروں کو (جہنم کی آگ سے) ڈرائیں۔(سورۃ شعراء آیت نمبر:214)

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف وفی اسنادہ شریک وھو سیئ الحفظ؛ تخریج: سنن ابی داؤد:3/94؛ سنن الترمذی:4/84؛ مسند الامام احمد:1/107

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد:1/93؛ دلائل النبوۃ للبیہقی:2/430

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم:984

رسول اللہ ﷺ نے اپنے خاندان کے تیس کے قریب لوگوں کو جمع کیا اور کھایا پیا تو پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: کون ہے جو میرا قرض اتار دے؟ تاکہ وہ جنت میں میرے ساتھ رہے گا اور میرے گھر کا محافظ بنے گا، ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ تو ایک سمندر کی مانند ہیں کون یہ ذمہ داری اٹھائے گا؟ پھر ایک دوسرے شخص سے فرمایا، پھر ایک تیسرے شخص سے کہا، راوی بیان کرتے ہیں: پھر آپ نے سب (خاندان والوں) سے فرمایا تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں (یہ کروں گا)۔ [1]

[1197] حدثنا عبد الله قثنا شيبان أبو محمد نا حماد بن سلمة قال انا يونس بن خباب عن جرير بن حيان عن أبيه ان عليا قال لأبيه لأبعثنك فيما بعثني فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان أسوي كل قبر وان اطمس كل صنم

۱۱۹۷۔ جریر بن حیان رحمہ اللہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میں تمہیں اس کام کے لیے بھیجتا ہوں جس کام کے لیے رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا تھا کہ ہر اونچی قبر کو ہموار کیا جائے اور ہر بت کو توڑ دیا جائے۔ [2]

[1198] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا أبو معاوية نا الأعمش عن خيثمة عن سويد بن غفلة قال قال علي إذا حدثتكم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا فلأن أخر من السماء أحب إلي من أن أكذب عليه وإذا حدثتكم عن غيره فانما انا رجل محارب والحرب خدعة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يخرج قوم في آخر الزمان أحداث الأسنان سفهاء الأحلام يقولون من قول خير البرية لا يجاوز إيمانهم حناجرهم فأينما لقيتموهم فاقتلوهم فإن قتلهم أجر لمن قتلهم يوم القيامة

۱۱۹۸۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کروں تو آپ پر جھوٹ باندھنے سے آسمان سے گرنا مجھے پسند ہے، جب کسی اور شخص کے حوالے سے بیان کروں تو میں ایک جنگجو ہوں اور جنگ دھوکہ کا نام ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: قیامت کے قریب کچھ نوجوان لوگ پیدا ہوں گے جو عقل کے کمزور ہوں گے، رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو پڑھنے والے ہوں گے، اس کے باوجود ایمان ان کے حلق سے نہیں اُترے ہوگا، یہ لوگ جہاں بھی ملیں انہیں قتل کرو، قیامت کے دن ان کے قتل کرنے والوں کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔ [3]

[1199] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو معاوية قثنا الأعمش عن الحكم عن القاسم بن مخيمرة عن شريح بن هانئ قال سألت عائشة عن المسح فقالت ائت عليا فهو أعلم مني قال فأتيت عليا فسألته عن المسح على الخفين قال فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا أن نمسح على الخفين يوما وليلة وللمسافر ثلاثا

۱۱۹۹۔ شریح بن ہانی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مسح کے بارے میں مسئلہ پوچھا تو وہ کہنے لگیں: جاؤ! سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو کیونکہ وہ اس بارے میں مجھ سے زیادہ جانتے ہیں میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، ان سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا: تو وہ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ (مقیم) ایک رات اور ایک دن تک موزوں پر مسح کرے اور مسافر کے لیے تین دن اور تین رات تک رخصت ہے۔ [4]

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عباد بن عبداللہ الاسدی؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/111؛ ویاتی برقم: 1220؛ باسناد صحیح

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف جداً لاجل یونس بن خباب ابی حمزۃ الاسیدی فانہ متروک والحدیث صحیح من طریق آخر؛ انظر: صحیح مسلم: 1147

[3] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 9/99

[4] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن النسائی: 1/84؛ سنن ابن ماجۃ: 1/183

[1200] حدثنا عبد الله قال حدثني ابن أبي شيبة قال نا شريك عن أبي الحسناء عن الحكم عن حنش قال رأيت عليا يضحي بكبشين فقلت له ما هذا فقال أوصاني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أضحي عنه

۱۲۰۰۔ حنش سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھے ذبح کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے سوال کیا: یہ کیا ہے؟ (یعنی کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ایسا کرنے کی وصیت فرمائی ہے) تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی ہے کہ میں ان کی طرف سے قربانی کروں۔ (1)

[1201] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو بكر بن أبي شيبة قثنا عمرو بن طلحة عن أسباط بن نصر عن سماك عن حنش عن علي ان النبي صلى الله عليه وسلم حين بعثه ببراءة فقال يا نبي الله اني لست باللسن ولا بالخطيب قال ما بد ان يذهب بها انا أو تذهب بها أنت قال فان كان ولا بد فسأذهب انا قال انطلق فان الله عز وجل يثبت لسانك ويهدي قلبك قال ثم وضع يده على فمه

۱۲۰۱۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سورت براءت دے کر بھیجا، انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں لسان دراز اور خطیب نہیں ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ضروری ہے کہ تم جاؤ یا میں جاؤں تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر ضروری ہے تو میں چلا جاتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ! اللہ تیری زبان کو سیدھا کرے گا اور تیرے دل کو مضبوط کر دے گا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مبارک ہاتھ میرے منہ پر رکھا۔ (2)

[1202] حدثنا عبد الله قال حدثني نصر بن علي الأزدي قال أخبرني أبي عن أبي سلام عبد الملك بن مسلم بن سلام عن عمران بن ظبيان عن حكيم بن سعد عن علي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا أراد سفرا قال اللهم بك أصول وبك أحل وبك اسير

۱۲۰۲۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! تیری توفیق سے میں حملہ کرتا ہوں، تیری توفیق سے اترتا ہوں اور تیری توفیق سے چلتا ہوں۔ (3)

[1203] حدثنا عبد الله نا محمد بن سليمان لوين قثنا محمد بن جابر عن سماك عن حنش عن علي قال لما نزلت عشر آيات من براءة على النبي صلى الله عليه وسلم دعا النبي صلى الله عليه وسلم أبا بكر فبعثه بها ليقرأها على أهل مكة ثم دعاني النبي صلى الله عليه وسلم فقال لي أدرك أبا بكر فحيث ما لحقته فخذ الكتاب منه فاذهب به الى أهل مكة فاقرأه عليهم فلحقته بالجحفة فاخذت الكتاب منه ورجع أبو بكر الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله نزل في شيء قال لا ولكن جبريل جاءني فقال لن يؤدي عنك إلا أنت أو رجل منك

۱۲۰۳۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ برأت (التوبۃ) کی دس آیات نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو اہل مکہ کے سامنے ان آیات کو پڑھنے کے لیے بھیجا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا کہ (مکہ کے راستے کی طرف نکلو) جہاں بھی تمہاری ملاقات ابوبکر سے ہو جائے تو ان سے کتاب کو لے لینا اور اہل

---

(1) تحقیق: اسنادہ حسن ان کان متابع شریک ثقۃ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1193

(2) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/150

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عمران بن ظبیان الحنفی الکوفی ولہ شاہد صحیح عن صہیب؛ مسند الامام احمد: 6/16؛ بلفظ اذا لقی العدو قال: اللھم بک اجول وبک اصول وبک اقاتل

مکہ کے سامنے ان آیات کو جا کر تلاوت کرنا میں ان سے ''جحفہ'' کے مقام پر جا ملا اور ان سے کتاب لے لی تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے واپس آ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا اس کے متعلق کوئی وحی نازل ہوئی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ میرے پاس تو جبریل نے آ کر کہا تھا: آپ کی ذمہ داری صرف آپ خود یا آپ (کے اہل بیت) میں کوئی شخص ادا کرے گا۔ ❶

[1204] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سليمان عن إبراهيم التيمي عن الحارث بن سويد قال قيل لعلي ان رسولكم كان يخصكم بشيء دون الناس عامة قال ما خصنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بشيء لم يخص الناس به الا شيء في قراب سيفي هذا فاخرج صحيفة فيها شيء من أسنان الإبل وفيها ان المدينة حرم من ثور الى عاير من أحدث فيها حدثا أو آوى محدثا فإن عليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين لا يقبل منه يوم القيامة صرف ولا عدل وذمة المسلمين واحدة فمن اخفر مسلما فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين لا يقبل منه يوم القيامة صرف لا عدل ومن تولى مولى بغير اذنهم فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين لا يقبل منه يوم القيامة صرف ولا عدل

۱۲۰۴۔ حارث بن سوید سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو باقی لوگوں کے علاوہ کوئی مخصوص چیز عطا کی ہے؟ تو فرمایا: کوئی چیز نہیں مگر یہ چیز جو میری نیام میں ہے، وہاں سے انہوں نے ایک صحیفہ نکالا اس میں اونٹوں کی دیت کے کچھ احکامات تھے، یہ بھی تھا کہ ''ثور'' پہاڑ سے لے کر ''عایر'' پہاڑ تک مدینہ حرم ہے۔ جو بھی اس میں خرابی یا بدعت کا مرتکب ہوگا یا کسی بدعتی انسان کو پناہ دے گا تو اس شخص پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی اور روز قیامت اس کی نہ فرضی عبادات قبول ہوں گی اور نہ نفلی۔ تمام مسلمانوں کا ذمہ (عہد) ایک جیسا ہے جو بھی کسی مسلمان کو دھوکہ دیتا ہے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی اور روز قیامت اس کی نہ فرضی عبادات قبول ہوں گی اور نہ نفلی، جو بھی حقیقی مالک کو چھوڑ کر کسی کے غلام کا مالک بنتا ہے تو اس پر بھی اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی۔ روز قیامت اس کی نہ فرضی عبادات قبول ہوں گی اور نہ نفلی۔ ❷

[1205] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو خيثمة قثنا شبابة بن سوار قال حدثني نعيم بن حكيم قال حدثني أبو مريم قثنا علي بن أبي طالب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان قوما يمرقون من الإسلام كما يمرق السهم من الرمية يقرأون القرآن لا يجاوز تراقيهم طوبى لمن قتلهم وقتلوه علامتهم رجل مخدج اليد

۱۲۰۵۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے (کہ قیامت کے قریب کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے) بے شک وہ قوم اسلام سے اس طرح نکل جائے گی جس طرح کہ تیر کمان سے نکل جاتا ہے حالانکہ وہ قرآن کی تلاوت کرنے والے ہوں گے مگر وہ تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گی، اس آدمی کے لیے بشارت ہے جو ان کو قتل کرے گا، ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں سے ایک آدمی ناتمام ہاتھ والا ہوگا۔ ❸

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل محمد بن جابر بن سیار السحیمی؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/151

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم: 2/1147؛ سنن ابی داؤد: 4/180

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1198

[1206] حدثنا عبد الله قال حدثني حجاج بن الشاعر قثنا شبابة قال حدثني نعيم بن حكيم قال حدثني أبو مريم ورجل من جلساء علي عن علي ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يوم غدير خم من كنت مولاه فعلي مولاه قال فزاد الناس بعد اللهم وال من والاه وعاد من عاداه

۱۲۰۶۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے دن فرمایا: جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ بعد میں لوگوں نے ان الفاظ کو زیادہ کر دیا: اے اللہ! علی کے دوست کو تُو بھی اپنا دوست اور علی کے دشمن کو اپنا دشمن بنا۔ ❶

[1207] حدثنا عبد الله قال حدثني عباس بن الوليد النرسي قثنا عبد الواحد بن زياد نا سعيد الجريري عن أبي الورد عن ابن أعبد قال قال لي علي بن أبي طالب يا ابن أعبد هل تدري ما حق الطعام قال قلت وما حقه يا ابن أبي طالب قال تقول بسم الله اللهم بارك لنا فيما رزقتنا قال وما تدري ما شكره إذا فرغت قال قلت وما شكره قال تقول الحمد لله الذي أطعمنا وسقانا ثم قال الا أخبرك عني وعن فاطمة كانت ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم من اكرم أهله عليه وكانت زوجتي فجرت بالرحى حتى أثر الرحى بيدها واستقت بالقربة حتى اثرت القربة بنحرها وقمت البيت حتى اغبرت ثيابها واوقدت تحت القدر حتى دنست ثيابها فاصابها من ذلك ضر فقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم سبي أو خدم قال فقلت لها انطلقي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسأليه خادما يقيك حر ما أنت فيه انطلقت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجدت عنده خدما أو خداما فرجعت ولم تسأله فذكر الحديث قال الا أدلك على ما هو خير لك من خادم إذا اوبت الى فراشك فسبحي ثلاثا وثلاثين واحمدي ثلاثا وثلاثين وكبري أربعا وثلاثين قال فأخرجت رأسها فقالت رضيت عن الله ورسوله مرتين فذكر مثل حديث بن علية عن الجريري أو نحوه

۱۲۰۷۔ ابن اعبد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مجھ سے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن اعبد! تجھے پتہ ہے کہ کھانے کا کیا حق ہے؟ میں نے کہا: ابن ابی طالب! آپ ہی بتا دیجئے کیا حق ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: بسم اللہ پڑھو اور یہ دعا پڑھو: اے اللہ! ہمارے اس رزق میں مزید برکت فرما، پھر مجھ سے کہا: جب کھانے سے فارغ ہو جاؤ تو اس کا شکر کیسا ہوتا ہے؟ میں نے کہا: کس طرح ہوتا ہے شکر؟ تو فرمایا: اے اللہ! حمد ہے تیرے لیے تُو نے ہمیں کھلایا اور پلایا۔ پھر انہوں نے مجھ سے کہا: میں تمہیں اپنے اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نہ بتاؤں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب زیادہ محبوب صاحبزادی تھیں، میری بیوی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھوں سے آٹا پیسا کرتی تھیں جس سے ان کے ہاتھ زخمی ہو گئے، مشکیزوں میں پانی لانے سے کندھے پر نشانات بن گئے، گھر کی صفائی سے کپڑے غبار آلود ہو جاتے اور ہانڈی پکانے سے کپڑے میلے ہو جاتے، ان کو کافی تکلیف تھی تو ان دنوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی اور خادم آئے تو میں نے ان سے کہا: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں اور ایک خادم کا سوال کریں تاکہ آپ کو جن پریشانیوں سامنا ہے، ان سے چھٹکارا مل جائے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ان کے پاس ایک یا کئی خادم موجود تھے، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کوئی سوال کیے بغیر واپس چلی آئیں، باقی حدیث بیان کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمھیں اس (خادم) سے اچھا وظیفہ نہ بتاؤں؟ وہ یہ کہ جب تم بستر پر سونے جاتی ہو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھو، یہ سن کر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سر نکال کر کہنے لگی: میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے راضی ہوں دو مرتبہ انہوں نے یہ کہا۔ ❷

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 947

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لجہالۃ ابن اعبد والحدیث حسن بطریق آخر؛

تخریج: سنن ابی داؤد: 3/150؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 2/41

[1208] حدثنا عبد الله قال نا أبو عبد الرحمٰن عبد الله بن عمر قثنا أبو معاوية عن عبد الرحمٰن بن إسحاق القرشي عن سيار أبي الحكم عن أبي وائل قال اتى عليا رجل فقال يا أمير المؤمنين اني عجزت عن مكاتبتي فأعني فقال علي الا أعلمك كلمات علمنهن رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان عليك مثل جبل صبر دنانير لأداه الله عنك قلت بلى قال قل اللهم اكفني بحلالك عن حرامك واغنني بفضلك عمن سواك

۱۲۰۸۔ ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آ کر کہنے لگا: امیر المومنین! میں مکاتبت کا معاوضہ ادا کرنے سے عاجز ہوں، آپ میری مدد فرمائیں، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں کچھ ایسے کلمات سکھاؤں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائے تھے، اگر صبر پہاڑ کے برابر تم پر دیناروں کا قرض بھی ہوا تو اللہ تعالیٰ اتار دے گا، میں نے کہا: جی کیوں نہیں! انہوں نے کہا: یہ وظیفہ پڑھو: (اللهم اكفني بحلالك عن حرامك واغنني بفضلك عمن سواك) اے اللہ! تو میرے لیے کافی ہے مجھے حلال رزق سے غنی کر دے نہ کہ حرام سے اور اپنے فضل سے غنی کر دے اپنے سوا ہر کسی سے۔ [1]

[1209] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عفان نا حماد عن عطاء بن السائب عن أبي ظبيان الجنبي ان عمر بن الخطاب اتى بامرأة قد زنت فأمر برجمها فذهبوا بها ليرجموها فلقيهم علي فقال ما لهذه قالوا زنت فأمر عمر برجمها فانتزعها علي من أيديهم وردهم فرجعوا الى عمر فقال ما ردكم قالوا ردنا يعني علي قال ما فعل هذا على الا لشيء قد علمه فأرسل الى علي فجاء وهو شبه المغضب فقال ما لك رددت هؤلاء قال أما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول رفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتى يستيقظ وعن الصغير حتى يكبر وعن المبتلي حتى يعقل قال بلى قال علي هذه مبتلاة بني فلان فلعله اتاها وهو بها فقال عمر لا أدري قال وانا لا أدري فلم يرجمها

۱۲۰۹۔ ابو ظبیان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کو لایا گیا، جس نے زنا کیا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے زنا کے جرم میں رجم کرنے کا حکم دیا، جب لوگ اسے رجم کرنے کے لیے لے جا رہے تھے تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی ان سے ملاقات ہوگئی، انہوں نے پوچھا: اسے کیا ہوا؟ لوگوں نے بتایا: اس نے زنا کیا ہے، اس لیے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا ہے تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھوں سے اس عورت کو چھڑایا، سب لوگوں کو واپس بھیج دیا جب وہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس گئے تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہیں کس نے واپس بھیجا ہے؟ لوگوں نے کہا: سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کام انہوں نے ایسے ہی نہیں کیا ہوگا بلکہ ان کے پاس اس بارے میں کوئی معلومات ہوں گی، تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا، جب وہ آئے، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ بڑے غصے میں تھے، دریافت کیا: کیوں آپ نے ان کو واپس بھیجا ہے؟ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تین طرح کے بندے سزاؤں کے مستحق نہیں ہے:

۱۔ جو سو رہا ہو یہاں تک کہ بیدار ہو جائے۔

۲۔ نابالغ بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے۔

۳۔ جو پاگل ہو یہاں تک کہ صاحبِ عقل ہو جائے۔

---

[1] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1142

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں [یعنی واقعتاً یہ مسئلہ ایسے ہی ہے] تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ فلاں قبیلے کی پاگل عورت ہے جس کے ساتھ کسی نے بدکاری کی ہے۔ پھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں جانتا تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی نہیں جانتا، چنانچہ اس کو رجم نہیں کیا گیا۔ ❶

[1210] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عفان نا أبو عوانة عن عاصم بن كليب قال حدثني أبو بردة بن أبي موسى قال كنت جالسا مع أبي موسى فأتانا علي فقام على أبي موسى فأمره بأمر من أمر الناس قال قال علي قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم قل اللهم اهدني وسددني واذكر بالهدى هدايتك الطريق واذكر بالسداد تسديد السهم ونهاني ان اجعل خاتمي في هذه وأهوى أبو بردة الى السبابة أو الوسطى قال عاصم انا الذي اشتبه على ايتها عني ونهاني عن الميثرة والقسية قال أبو بردة فقلت يا أمير المؤمنين ما الميثرة وما القسية قال الميثرة فشيء كانت تصنعه النساء لبعولتهن ليجعلوه على رحالهم واما القسي كانت تأتينا من الشام أو اليمن شك عاصم فيها حرير فيها أمثال الاترج قال أبو بردة فلما رأيت السبني عرفت انها هي

۱۲۱۰۔ ابو بردہ بن ابی موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں سیّدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ہمارے پاس سیّدنا علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو سیّدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ان کے احترام کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو بھی اس کا حکم دیا، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا: یہ دعا پڑھو، اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور مجھے سیدھا کردے ، ہدایت سے مراد سیدھا راستہ ہے، تسدید سے مراد تیر کی مثل برابر سیدھا ہونا ہے، مجھے اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع کیا، راوی ابوبردہ نے تشہد والی اور درمیان والی انگلی کا ذکر کیا۔

عاصم کہتے ہیں: مجھ پر یہ بات مشتبہ ہوگئی کہ کونسی انگلی تھی؟ مجھے میثرہ سے اور قسیہ کپڑوں سے منع کیا ہے۔ ابوبردہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: امیر المومنین! یہ میثرہ اور قسیہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میثرہ ایک مخصوص کپڑا ہوتا تھا جو عورتیں اپنے خاوندوں کے لیے بناتی تھیں تاکہ وہ اس کو سواری کے وقت استعمال کریں اور رہا قسیہ تو یہ بھی مخصوص قسم کے کپڑے ہیں جو شام یا یمن سے منگوائے جاتے تھے۔

راوی حدیث عاصم کو شک ہوا ہے کہ اس میں ریشم ہوتا تھا جو کہ مالٹے رنگ کی مانند ہوتا تھا۔

ابوبردہ کہتے ہیں کہ جب میں نے سبنی لباس کو دیکھا تو مجھے یقین ہوگیا کہ قسی لباس یہی ہے۔ ❷

[1211] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا اسود بن عامر قال أخبرنا أبو بكر هو بن عياش عن الأعمش عن سلمة بن كهيل عن عبد الله بن سبع قال خطبنا علي فقال والذي فلق الحبة وبرأ النسمة لتخضبن هذه من هذه قال قال الناس فاعلمنا من هو فوالله لنبيرنه أو لنبيرن عترته قال أنشدكم بالله ان يقتل بي غير قاتلي قالوا ان كنت قد علمت ذلك استخلف إذا قال لا ولكن أكلكم الى ما وكلكم اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱۲۱۱۔ عبداللہ بن سبع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑا (یعنی اس سے درخت اور پودے اُگائے) اور جانداروں کو پیدا فرمایا، تم لوگ اس (میری ڈاڑھی) کو اس (میرے) خون سے آلودہ کروگے، لوگوں نے کہا: ہمیں بتایئے! ایسا کرنے والا شخص کون ہوگا؟ ہم اس کو یا اس کے اہل وعیال کو تباہ کردیں گے، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح، تخریج: سنن ابی داود: 4/140؛ مسند الامام احمد: 1/155

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح، تخریج: صحیح مسلم: 4/2090؛ سنن النسائی: 8/219؛ مسند الامام احمد: 1/154

نے فرمایا: میں تمھیں اللہ کی قسم دیتا ہوں میرے قاتل کے علاوہ کسی کو مت قتل کرنا پھر لوگوں نے کہا: اگر آپ جانتے ہیں تو ہمیں بتلا دیجیے، فرمایا: نہیں! بلکہ میں تمہیں اس چیز پر چھوڑتا ہوں جس پر تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا تھا۔ ❶

[1212] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا يحيى بن آدم نا إسرائيل عن أبي إسحاق عن حارثة بن مضرب عن علي قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن فقلت انك بعثتني إلى قوم وهم اسن مني لأقضي بينهم فقال اذهب فإن الله عز وجل سيهدي قلبك ويثبت لسانك

۱۲۱۲۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے ایک ایسی قوم کی طرف قاضی بنا کر بھیج رہے ہیں جو عمر میں مجھ سے بڑی ہے (یعنی وہاں ضعیف العمر لوگ ہیں جو کافی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل تیرے دل کی راہنمائی کرے گا اور تیری زبان کو ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔ ❷

[1213] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا محمد بن عبيد قثنا هاشم يعني بن الزبد عن إسماعيل الحنفي عن مسلم البطين عن أبي عبد الرحمٰن السلمي قال أخذ بيدي علي فانطلقنا نمشي حتى جلسنا على شط الفرات فقال علي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نفس منفوسة الا قد سبق لها من الله عز وجل شقاء أو سعادة فقام رجل فقال يا رسول الله فيم اذن نعمل قال اعملوا فكل ميسر لما خلق له ثم قرأ الآية فاما من أعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى واما من بخل واستغنى وكذب بالحسنى فسنيسره للعسرى

۱۲۱۳۔ ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ میرا ہاتھ پکڑتے ہوئے باہر تشریف لائے، یہاں تک کہ ہم چلتے چلتے دریائے فرات کے کنارے آ کر بیٹھ گئے، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً ہر ذی روح کے خوش بخت اور بد بخت ہونے کے بارے میں اس [کی پیدائش) سے پہلے ہی لکھا جا چکا ہے، ایک آدمی نے کھڑے ہو کر پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر ہم عمل کیوں کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمل کرو ہر ایک کے لیے وہ کام آسان ہے جس کے لیے وہ لکھا گیا ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: [**فاما من أعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى واما من بخل واستغنى وكذب بالحسنى فسنيسره للعسرى**) ترجمہ: تو جس نے (راہ خدا میں) مال دیا اور (خدا کی نافرمانی سے) پرہیز کیا، اور بھلائی کو سچ مانا اس کو ہم آسان راستے کے لیے سہولت دیں گے اور جس نے بخل کیا اور (اپنے خدا سے) بے نیازی برتی اور بھلائی کو جھٹلایا اس کو ہم سخت راستے کے لیے سہولت دیں گے۔ ❸

[1214] حدثنا عبد الله قال نا سويد بن سعيد نا مروان الفزاري عن المختار بن نافع قال حدثني أبو مطر البصري وكان قد أدرك عليا ان عليا اشترى ثوبا بثلاثة دراهم فلما لبسه قال الحمد لله الذي رزقني من الرياش ما أتجمل به في الناس واواري به عورتي ثم قال هكذا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/156

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/88

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 8/709۔708؛ صحیح مسلم: 4/2040۔2039

۱۲۱۴۔ ابومطر بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، انہیں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے ملا، انہوں نے تین درہم کے کپڑے خریدے جب انہیں پہنا تو یہ دعا پڑھی۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے مجھے کپڑے پہنائے۔ لوگوں میں اپنے آپ کو خوبصورت بناتا ہوں اور جس سے میں شرمگاہ چھپاتا ہوں پھر انہوں نے کہا: میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا ہے۔ (1)

[1215] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا محمد بن عبيد قثنا مختار بن نافع التمار عن أبي مطر انه رأى عليا اتى غلاما حدثا فاشترى منه قميصا بثلاثة دراهم ولبسه ما بين الرصغين الى الكعبين يقول ولبسه الحمد لله الذي رزقني من الرياش ما أتجمل به في الناس واواري به عورتي فقيل هذا شيء ترويه عن نفسك أو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال هذا شيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوله عند الكسوة

۱۲۱۵۔ ابومطر بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ ایک نوجوان غلام کے پاس آئے، اس سے تین درہم کی قمیص خریدی، اسے کلائیوں سے لے کر ٹخنوں تک پہننے کے بعد یہ دعا پڑھی۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے مجھے کپڑے پہنائے۔ جن سے لوگوں میں اپنے آپ کو خوبصورت بناتا ہوں اور اپنی شرمگاہ چھپاتا ہوں پھر انہوں نے کہا: میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑے پہنتے کے بعد دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ (2)

[1216] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو سعيد مولى بني هاشم قثنا إسرائيل قال حدثنا أبو إسحاق عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن علي قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم الا أعلمك كلمات إذا قلتهن غفر لك على انه مغفور لك لا إله إلا الله العلي العظيم لا إله إلا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين

۱۲۱۶۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: علی! کیا میں تم کو ایسی دعا نہ سکھلاؤں کہ جب تم دعا کرو، اللہ تعالیٰ تم کو بخش دے، حالانکہ تمہاری بخشش ہو چکی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعا سکھلائی: (لا إله إلا الله الكريم الحليم سبحانه تبارك الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين) ترجمہ: اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو بردبار اور عزت والا ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو اونچا اور بڑا ہے۔ پاک ہے، اللہ جو سات آسمانوں اور عرش کریم کا مالک ہے۔ تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ (3)

[1217] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا حجاج نا شريك عن عاصم بن كليب عن محمد بن كعب القرظي ان عليا قال لقد رأيتني مع رسول الله صلى الله عليه وسلم واني لاربط الحجر على بطني من الجوع وان صدقتي اليوم لاربعون الفا

۱۲۱۷۔ محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں غربت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شدت بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا، مگر آج (خوش حالی کا یہ عالم ہے کہ) میں یومیہ چالیس (۴۰) ہزار (درہم یا دینار) صدقہ دیتا ہوں۔ (4)

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف مختار بن نافع وجہالۃ ابی مطر؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 903

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/157

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/158؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/138

(4) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف شریک بن عبداللہ النخعی سیئ الحفظ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 899

[1218] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا اسود نا شريك عن عاصم بن كليب عن محمد بن كعب عن علي فذكر الحديث وقال فيه وان صدقة مالي لتبلغ أربعين ألف دينار

۱۲۱۸۔ محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت بیان کی ہے لیکن اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: مگر آج میرے مال کا صدقہ چالیس (۴۰) ہزار دینار کو پہنچ چکا ہے۔ ❶

[1219] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا زكريا بن عدي قال أنا عبيد الله بن عمرو عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن محمد بن علي عن علي قال لما ولد الحسن سماه حمزة فلما ولد الحسين سماه لعمه جعفر قال فدعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني أمرت ان اغير اسم هذين فقلت الله ورسوله اعلم فسماهما حسنا وحسينا

۱۲۱۹۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میرا بیٹا حسن پیدا ہوا میں نے اس کا نام حمزہ رکھا اور جب دوسرا بیٹا حسین پیدا ہوا تو میں نے اس کے چچا (سیّدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ) کے نام پر جعفر نام رکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مجھے ان کے نام تبدیل کرنے کا حکم ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا: اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام حسن وحسین رکھا۔ ❷

[1220] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عفان نا أبو عوانة عن عثمان بن المغيرة عن أبي صادق عن ربيعة بن ناجذ عن علي قال جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم أو دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بني عبد المطلب فهم رهط كلهم يأخذ الجذعة ويشرب الفرق قال فصنع لهم مدا من طعام فاكلوا حتى شبعوا قال وبقي الطعام كما هو كأنه لم يمس ثم دعا بغمر فشربوا حتى رووا وبقي الشراب كأنه لم يمس أو لم يشرب فقال يا بني عبد المطلب اني بعثت اليكم خاصة والى الناس عامة وقد رأيتم من هذه الآية ما رأيتم فأيكم يبايعني على ان يكون أخي وصاحبي قال فلم يقم اليه أحد قال فقمت وكنت أصغر القوم قال فقال اجلس ثم قال ثلاث مرات كل ذلك اقوم اليه فيقول لي اجلس حتى كان في الثالثة ضرب بيده على يدي

۱۲۲۰۔ ربیعہ بن ناجذ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: امیر المومنین! آپ اپنے چچاؤں کی بجائے اپنے چچا زاد (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے وارث کیسے بنے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبدالمطلب کو جمع کیا (یا راوی نے الفاظ بیان کئے کہ) یا بنو عبدالمطلب کی اولاد کو بلایا پس ان سب کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مد طعام کا کھانا تیار کیا۔ سب نے پیٹ بھر کر کھایا مگر کھانا ابھی تک اتنا ہی موجود تھا جتنا کہ پکایا گیا تھا جیسا کہ اس کو کسی نے چھوا تک نہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا سب نے سیر ہو کر پیا تو پانی بھی اسی طرح بچ گیا جیسا کہ اس کو کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنی عبدالمطلب! میں خاص طور پر تمہاری طرف اور عام طور پر باقی لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں البتہ تم نے جو میرے (کھانے اور پانی کے حوالے سے اس) معجزے کو دیکھنا تھا وہ تم دیکھ چکے ہو پھر پوچھا: تم میں سے کون اس بات پر میری بیعت کرنا چاہتا ہے کہ جو میرا بھائی، میرا دوست، میرا وارث اور میرا نائب ہو۔ خاندان کے لوگوں میں سے کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھڑا نہ ہوا تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں (یہ کروں گا)۔ حالانکہ میں ان لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی! بیٹھ جاؤ،

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/159

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ محمد بن علی ہو ابن الحنفیہ؛ تخریج: کشف الاستار بزوائد البزار للہیثمی: 2/415

آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ کلمات دہرائے میں ہر بار آپ ﷺ کی دعوت پر کھڑا ہوتا رہا اس پر آپ ﷺ مجھے فرماتے رہے کہ بیٹھ جاؤ جب تیسری مرتبہ ایسا ہوا تو نبی کریم ﷺ نے میرے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال لیے۔ ❶

[1221] حدثنا عبد الله قال حدثني سريج بن يونس أبو الحارث قثنا أبو حفص الأبار عن الحكم بن عبد الملك عن الحارث بن حصيرة عن أبي صادق عن ربيعة بن ناجذ عن علي قال قال لي النبي صلى الله عليه وسلم فيك مثل من عيسى ابغضته يهود حتى بهتوا أمه وأحبته النصارى حتى انزلوه المنزلة التي ليس به ثم قال يهلك في رجلان محب مفرط يقرظني بما ليس في ومبغض يحمله شنآني على ان يبهتني

۱۲۲۱۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا: تیری مثال عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کی سی ہے کہ یہودیوں نے ان سے بغض رکھا یہاں تک ان کی ماں پر بہتان لگایا اور نصاریٰ نے ان سے محبت کی، یہاں تک کہ ان کو وہ مقام دیا جو ان کا حق نہیں تھا۔ فرمایا: اِسی طرح میرے بارے میں بھی دو طرح کے آدمی ہلاک ہوں گے۔ ایک محبت میں حد سے بڑھ کر اور دوسرا میرے بارے میں بغض رکھنے والا۔ ❷

[1222] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو محمد سفيان بن وكيع بن الجراح بن مليح قثنا خالد بن مخلد قثنا أبو غيلان الشيباني عن الحكم بن عبد الملك عن الحارث بن حصيرة عن أبي صادق عن ربيعة بن ناجذ عن علي بن أبي طالب قال دعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان فيك من عيسى مثلا أبغضته يهود حتى بهتوا أمه وأحبته النصارى حتى أنزلوه بالمنزل الذي ليس به الا وانه يهلك في اثنان محب مطري يقرظني بما ليس في ومبغض يحمله شنآني على ان يبهتني الا اني لست بنبي ولا يوحى الي ولكني اعمل بكتاب الله وسنة نبيه ما استطعت فما امرتكم من طاعة الله فحق عليكم طاعتي فيما احببتم وكرهتم

۱۲۲۲۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے بلا کر فرمایا: تیری مثال عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کی سی ہے کہ یہودیوں نے ان سے بغض رکھا یہاں تک ان کی ماں پر بہتان لگایا اور نصاریٰ نے ان سے محبت کی، یہاں تک کہ ان کو وہ مقام دیا جو ان کا حق نہیں تھا۔ اسی طرح میرے بارے میں بھی دو طرح کے آدمی ہلاک ہوں گے۔ ایک محبت میں حد سے بڑھ کر اور دوسرا بغض رکھنے اور مجھ پر الزام تراشی کی پاداش میں ہلاکت کا شکار ہوگا۔ مگر میں نبی نہیں ہوں اور نہ ہی مجھ پر وحی آتی ہے لیکن میں حسب طاقت کتاب اللہ اور سنت رسول کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں، اگر میں تم کو اطاعت الٰہی کا حکم دوں تو تم پر اس کی اطاعت واجب ہے خواہ تم کو پسند ہو یا ناگوار گزرے۔ ❸

[1223] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو خيثمة زهير بن حرب قثنا القاسم بن مالك المزني عن عاصم بن كليب عن أبيه قال كنت جالسا عند علي فقال اني دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس عنده أحد الا عائشة فقال يا بن أبي طالب كيف أنت وقوم كذا وكذا قال قلت الله ورسوله اعلم قال قوم يخرجون من المشرق يقرأون القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية فيهم رجل مخدج اليد كأن يديه ثدي حبشية

۱۲۲۳۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے گھر گیا تو وہاں آپ ﷺ کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ابن ابی طالب! اس دن تیری کیا کیفیت ہوگی کہ جب لوگوں

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 3/159

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل الحکم بن عبدالملک القرشی؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1087

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل الحکم بن عبدالملک القرشی؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1087

کی حالت ایسی ایسی ہوگی (جن سے تیرا واسطہ پڑے گا) میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری مخالفت میں مشرق کی جانب سے ایک قوم نکلے گی وہ قرآن پڑھنے والے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے ان میں ایک شخص ناقص ہاتھوں والا ہوگا اس کے ہاتھ حبشی عورتوں کے پستان کی مانند ہوں گے۔ ❶

نوٹ: اس روایت کو تفصیل کے ساتھ دیکھنا ہو تو ملاحظہ فرمائیں: (خصائص علی للنسائی، رقم:183؛ مطبوعہ بک کارنر جہلم)

[1224] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو نعيم قثنا إسرائيل عن إبراهيم بن عبد الأعلى عن طارق بن زياد قال سار علي الى النهروان فقتل الخوارج فقال اطلبوا فان النبي صلى الله عليه وسلم قال سيجيء قوم يتكلمون بكلمة الحق لا يجاوز حلوقهم يمرقون من الإسلام كما يمرق السهم من الرمية سيماهم أو فيهم رجل أسود مخدج اليد في يده شعرات سود إن كان فيهم فقد فتلتم شر الناس وإن لم يكن فيهم فقد قتلتم خير الناس قال قال ثم إنا وجدنا المخدج قال فخررنا سجودا وخر علي ساجدا معنا

۱۲۲۴۔ طارق بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ (لشکر کے ساتھ) نہروان کی طرف بڑھے، خوارج کو خوب قتل کیا اور فرمایا: تلاش کرو! کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ عنقریب ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو حق کے دعویدار ہوں گے، مگر کلمہ حق ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا وہ دینِ اسلام سے اس طرح نکلے ہوں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے، ان کی پہچان یہ ہوگی کہ ان میں ایک ناقص ہاتھ والا ایک کالا شخص ہوگا، اس کے ہاتھ میں کچھ کالے بال ہوں گے اگر ان مقتولین میں سے وہ شخص ہوا تو سمجھ جاؤ تم نے بدترین گروہ کو قتل کیا ہے اگر ان مقتولین میں سے وہ شخص ہوا نہ ملا تو سمجھ جاؤ کہ تم نے بہترین لوگوں کو قتل کیا ہے (ہم باطل پر ہیں) تلاش کرتے کرتے وہ شخص ہمیں مل گیا اس کو دیکھ کر ہم نے بھی سجدہ شکر ادا کیا اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ سجدہ ریز ہو گئے۔ ❷

[1225] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا أبو نعيم نا فطر عن كثير بن نافع النواء قال سمعت عبد الله بن مليل قال سمعت عليا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه لم يكن نبي قبلي إلا قد أعطي سبعة رفقاء نجباء وزراء وإني أعطيت أربعة عشرة حمزة وجعفر وعلي وحسن وحسين وذكر باقي الحديث

۱۲۲۵۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے پہلے انبیا کو سات رفقا بطور مشیر اور وزیر دیئے گئے اور میرے چودہ ہیں۔ حمزہ، جعفر، علی، حسن، حسین، پھر آگے باقی حدیث کو بیان کیا۔ ❸

[1226] حدثنا عبد الله قثنا عثمان بن أبي شيبة قثنا شريك عن أبي إسحاق عن عاصم بن ضمرة قال قلت للحسن بن علي إن الشيعة يزعمون أن عليا يرجع قال كذب أولئك الكذابون لو علمنا ذاك ما تزوج نساءه ولا قسمنا ميراثه

۱۲۲۶۔ عاصم بن ضمرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا: شیعہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو قیامت سے پہلے دنیا میں دوبارہ بھیجا جائے گا تو سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں اگر ایسا

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/160

❷ تحقیق: رجال الاسناد ثقات غیر طارق بن زیاد فلم یروعنہ الا واحد؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/147؛ خصائص علی للنسائی؛ ص:45

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل کثیر النواء؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 109۔277

ہوتا تو ہم ان کی ازواج کی شادیاں نہ کراتے اور نہ ہی ان کا مال بطور وراثت تقسیم کرتے۔ ❶

[1227] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو الربيع الزهراني قثنا علي بن حكيم الأودي ونا محمد بن جعفر الوركاني قال نا زكريا بن يحيى زحمويه ونا عبد الله بن عامر بن زرارة الحضرمي ونا داود بن عمرو الضبي قالوا نا شريك عن سماك عن حنش عن علي قال بعثني النبي صلى الله عليه وسلم إلى اليمن قاضيا فقلت تبعثني إلى قوم وأنا حدث السن ولا علم لي بالقضاء فوضع يده على صدري فقال ثبتك الله وسددك إذا جاءك الخصمان فلا تقضي للأول حتى تسمع من الآخر فإنه اجدر أن يتبين لك القضاء قال فما زلت قاضيا وهذا لفظ حديث داود بن عمرو وبعضهم أتم كلاما من بعض

۱۲۲۷۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اہل یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے ایک قوم کی طرف بھیج رہے ہیں، حالاں کہ میں ایک نوجوان آدمی ہوں، مجھے فیصلہ کرنے کا بھی اتنا علم نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر رکھ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے ثابت قدم اور سیدھا رکھے۔ البتہ جب تیرے پاس دو (آدمی یا دو فریق) جھگڑا لے کر آئیں تو ان دونوں کے درمیان اس وقت تک فیصلہ نہ کرنا جب تک کہ تم پہلے (آدمی یا فریق) کی بات کے بعد دوسرے (آدمی یا فریق) سے بھی بات سن نہیں لیتے، جب تم ایسا کرو گے تو تم پر فیصلہ واضح ہو جائے گا۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے بعد میں مسلسل عہدۂ قضاۃ پر فائز رہا، یہ الفاظ داؤد بن عمرو کی روایت کے ہیں، ان راویوں میں بعض نے ایک دوسرے سے مکمل الفاظ بیان کیے ہیں۔ ❷

[1228] حدثنا عبد الله قثنا سويد بن سعيد قال أنا علي بن مسهر عن عبد الرحمن بن إسحاق قثنا النعمان بن سعد قال كنا جلوسا عند علي فقرأ هذه الآية يوم نحشر المتقين إلى الرحمن وفدا قال لا والله ما على ارجلهم يحشرون ولكن بنوق لم تر الخلائق مثلها عليها رحائل من ذهب فيركبون عليها حتى يضربوا أبواب الجنة

۱۲۲۸۔ نعمان بن سعد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: (يوم نحشر المتقين إلى الرحمن وفدا) ترجمہ: (وہ دن آنے والا ہے کہ جب متقی لوگوں کو ہم مہمانوں کی طرح رب رحمٰن کے حضور پیش کریں گے) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! اللہ کی قسم! پیدل نہیں جمع کیے جائیں گے، بلکہ ایسی سونے کے کجاوں والی اونٹنیوں پر ہوں گے، جنہیں مخلوق نے کبھی نہیں دیکھا ہوگا، پس وہ ان پر سوار ہو کر جنت کے دروازوں کو دستک دیں گے۔ ❸

[1229] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا إسماعيل قال أنا أيوب عن مجاهد قال قال علي عليه السلام جعت مرة بالمدينة جوعا شديدا فخرجت اطلب العمل في عوالي المدينة فإذا أنا بامرأة قد جمعت مدرا فظننتها تريد بله فاتيتها فقاطعتها كل ذنوب على تمرة فمددت ستة عشر ذنوبا حتى مجلت يداي ثم أتيت الماء فاصبت منه ثم اتيتها فقلت بكفي هكذا بين يديها وبسط إسماعيل يديه وجمعها فعدت لي ست عشرة تمرة فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرته فاكل معي منها

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن شریک بن عبداللہ سیئ الحفظ لکن تابعہ زہیر بن معاویۃ عن ابی اسحاق فی رقم: 1128؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/148

❷ تحقیق: اسنادہ حسن والحدیث صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 984

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عبدالرحمٰن بن اسحاق وجہالۃ الراویۃ عن علی نعمان بن سعد؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/155

۱۲۲۹۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دفعہ مجھے سخت بھوک لگی تھی میں کام کی غرض سے مدینہ میں گھوم رہا تھا۔ اچانک میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ اس نے بہت سی مٹی کو جمع کیا تھا وہ اسے تر کرنا چاہتی تھی میں نے اس کے ساتھ کام کو اس طرح طے کیا کہ ہر ایک پانی کا ڈول نکالنے پر وہ ایک دانہ کھجور مجھے دے گی۔ میں نے سولہ (۱۶) ڈول پانی نکالا یہاں تک کہ میرے ہاتھ چُور چُور ہو گئے، جب کام پورا ہوا تو اس نے مجھے سولہ (۱۶) کھجور کے دانے دیئے، میں وہ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ وہ کھجوریں تناول فرمائیں۔ ❶

[1230] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو داود المباركي قثنا أبو شهاب عن شعبة عن الحكم عن أبي المورع عن علي قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في جنازة فقال من يأتي المدينة فلا يدع قبرا إلا سواه ولا صورة إلا يطلخها ولا وثنا إلا كسره قال فقام رجل فقال أنا ثم هاب أهل المدينة فجلس قال علي فانطلقت ثم جئت فقلت يا رسول الله لم ادع بالمدينة قبرا إلا سويته ولا صورة الا طلختها ولا وثنا الا كسرته قال فقال من عاد فصنع شيئا من ذلك فقد كفر بما أنزل الله على محمد يا علي لا تكونن فتانا وقال مختالا ولا تاجرا إلا تاجر خير فإن أولئك هم المسبوقون في العمل

۱۲۳۰۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو مدینے کی تمام اونچی قبروں کو مسمار کرے اور تصویروں کو مٹادے اور بتوں کو توڑ دے؟ ایک شخص نے کہا: میں ہوں پھر وہ اہل مدینہ سے گھبرا گیا اور بیٹھ گیا پس میں (علی) گیا، پھر واپس آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے مدینہ کی تمام قبروں کو برابر کر دیا ہے، تصویروں کو مٹا دیا ہے اور بتوں کو توڑ ڈالا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آئندہ جو شخص ان مذکورہ چیزوں کا مرتکب ہوا، یقیناً اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ چیزوں کا انکار کیا ہے پھر فرمایا: علی! تم لوگوں کو فتنے میں ڈالنے والا نہ بننا اور نہ ہی متکبر بنو اور نہ ہی تاجر بنو مگر (اگر بننا تو) اچھا تاجر (بننا) کیونکہ ایسے ہی لوگ عمل میں سبقت لے جانے والے ہیں۔ ❷

[1231] حدثنا عبد الله قال حدثني عبيد الله بن عمر القواريري نا حماد بن زيد نا جميل بن مرة عن أبي الوضيء قال شهدت عليا حيث قتل أهل النهروان قال التمسوا لي المخدج فطلبوه في القتلى فقالوا ليس نجده فقال ارجعوا فالتمسوه فوالله ما كذبت ولا كذبت فرجعوا فالتمسوه فرد ذلك مرارا كل ذلك يحلف بالله ما كذبت ولا كذبت فانطلقوا فوجدوه تحت القتلى في طين فاستخرجوه فجيء به فقال أبو الوضيء فكأني انظر إليه حبشيا عليه ثديان إحدى ثدييه مثل ثدي المرأة عليه شعرات مثل شعرات تكون على ذنب اليربوع

۱۲۳۱۔ ابو وضی سے روایت ہے کہ میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ گیا جہاں انہوں نے اہل نہروان کو قتل کیا تھا تو انہوں نے فرمایا: تم قتل گاہ میں ناقص ہاتھ والے کو تلاش کرو، لوگوں نے عرض کیا: ہمیں وہ نہیں مل سکا، پھر سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ! دوبارہ تلاش کرو، اللہ کی قسم! نہ میں جھوٹا ہوں اور نہ میں نے جھوٹ بولا تھا، وہ لوگ پھر تلاش کرنے نکلے اسی طرح کئی بار ہوتا رہا مگر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے: نہ میں جھوٹا ہوں اور نہ میں نے جھوٹ بولا تھا، پھر وہ تلاش کرنے گئے تو اس کی لاش کو تمام مقتولین کے نیچے ایک گڑھے میں پایا گیا پھر اس کو نکال کر لایا گیا۔ ابو الوضی کہتے ہیں کہ گویا میں اُسے دیکھ رہا

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ ورجالہ ثقات؛ مجاہد لم یسمع شیئاً من علی؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/135

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ابی المورع وکان فی الاصل ابن المورع؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/138

ہوں، وہ دو پستانوں (کی مثل ہاتھ) والا حبشی تھا، اس کا ایک پستان حبشی عورتوں کے پستان کی مانند تھا جس پر یربوع (جنگلی چوہے) کی دم کی مثل کچھ بال تھے۔ ❶

[1232] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قال نا سعيد عن قتادة عن الحسن أن عمر بن الخطاب أراد أن يرجم مجنونة فقال له علي ما لك ذلك سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول رفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتى يستيقظ وعن الطفل حتى يحتلم وعن المجنون حتى يبرأ أو يعقل فدرأ عنها عمر

۱۲۳۲۔ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (دور خلافت میں) ایک پاگل عورت کو رجم کرنے کا ارادہ فرمایا تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا آپ نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے:

۱۔ جو سورہا ہو یہاں تک کہ بیدار ہو جائے۔

۲۔ نابالغ بچہ یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔

۳۔ جو پاگل ہو یہاں تک صاحبِ عقل ہو جائے۔

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ اس سے رک گئے۔ ❷

[1233] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا محمد بن جعفر نا سعيد عن قتادة عن الشعبي أن شراحة الهمدانية اتت عليا فقالت اني زنيت فقال لعلك غيري لعلك رأيت في منامك لعلك استكرهت فكل ذلك تقول لا فجلدها يوم الخميس ورجمها يوم الجمعة وقال جلدتها بكتاب الله ورجمتها بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱۲۳۳۔ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ شراحہ ہمدانیہ نامی عورت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی: میں نے زنا کیا ہے تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی اور کے پاس جاؤ ہوسکتا ہے تجھے خواب آیا ہو یا ہوسکتا ہے تمہارے ساتھ جبراً کسی نے زنا کیا ہو مگر عورت نے کہا: نہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہوا پس سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کو جمعرات کے دن کوڑے لگائے، جمعہ کے دن رجم کیا اور فرمایا: کوڑے قرآن کے مطابق لگائے ہیں اور رجم سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق کیا گیا ہے۔ ❸

[1234] حدثنا عبد الله قال حدثني حجاج بن يوسف الشاعر قال حدثني عبد الصمد بن عبد الوارث نا يزيد بن أبي صالح أن أبا الوضيء عبادا حدثه قال كنا عامدين إلى الكوفة مع علي بن أبي طالب فلما بلغنا مسيرة ليلتين أو ثلاث من حروراء شذ منا ناس كثير فذكرنا ذلك لعلي فقال لا يهولنكم أمرهم فإنهم سيرجعون فذكر الحديث بطوله قال فحمد الله علي بن أبي طالب فقال إن خليلي أخبرني أن قائد هؤلاء رجل مخدج اليد على ثديه شعرات حلمة ثديه كأنهن ذنب اليربوع فالتمسوه فلم يجدوه فاتيناه فقلنا أنا لم نجده فجاء علي بنفسه فجعل يقول اقلبوا ذا اقلبوا ذا حتى جاء رجل من الكوفة فقال هو ذا قال علي الله أكبر لا يأتيكم أحد يخبركم من أبوه قال فجعل الناس يقولون هذا مالك هذا مالك يقول علي بن من.

۱۲۳۴۔ ابو وضی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ جا رہے تھے، جب ہم دو یا تین راتوں کی مسافت

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/139؛ سنن ابی داؤد: 4/245

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس الحسن البصری فانہ لم یدرک عمر، والحدیث صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1209

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح لغیرہ؛ تخریج: صحیح البخاری: 12/117؛ مسند الامام احمد: 1/140

پر حروراء پہنچنے والے تھے (یعنی ابھی حروراء نہیں پہنچے تھے) تو کچھ لوگ ہم سے الگ ہو گئے، اس کا ذکر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: تم ان کی پرواہ مت کرو، وہ عنقریب پلٹ آئیں گے، پھر راوی نے آگے ایک طویل روایت بیان کی، پھر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: میں نے اپنے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ان لوگوں کا قائد ایک ناقص ہاتھ والا انسان ہوگا، اس کے پستان نما ہاتھ پر بال ہوں گے، اُس کا سرِ پستان گویا کہ یربوع (جنگلی چوہے) کی دم ہے۔ لوگوں نے مقتولین میں تلاش کیا مگر وہ شخص نہ ملا، لوگوں نے عرض کیا: ہم کو نہیں ملا۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ خود تشریف لائے اور فرمانے لگے: یہ پلٹو، اس کو پلٹو (یعنی مردوں کو آگے پیچھے کر کے تلاش کرو)، یہاں تک کہ کوفہ کا ایک شخص آیا اور کہنے لگا وہ یہ ہے (یعنی اس کو مل گیا) تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا پھر فرمایا: کوئی بتا سکتا ہے کہ اس کا باپ کون ہے؟ پس لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ مالک ہے یہ مالک ہے، مگر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کس کا بیٹا ہے؟ (1)

[1235] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو خيثمة زهير بن حرب وسفيان بن وكيع بن الجراح قالا نا جرير عن منصور عن المنهال بن عمرو عن نعيم بن دجاجة الأسدي قال كنت عند علي فدخل عليه أبو مسعود فقال له يا فروخ أن القائل لا يأتي على الناس مائة سنة وعلى الأرض عين تطرف أخطأت استك الحفرة إنما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يأتي على الناس مائة سنة وعلى الأرض عين تطرف ممن هو اليوم حي وإنما رخاء هذه الأمة وفرجها بعد المائة

۱۲۳۵۔ نعیم بن دجاجہ اسدی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، اس وقت ابو مسعود تشریف لائے تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: اے فروخ! (کمزور جسم والا) تم کہتے ہو کہ لوگوں پر 100 سال نہیں گزریں گے، زمین پر کوئی آنکھ ایسی باقی نہ بچے گی، جس کی پلکیں جھپکتیں ہوں (یعنی سب لوگ مر جائیں گے) تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: آپ غلطی کر گئے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات ارشاد فرمائی تھی وہ یہ ہے: آج جو لوگ زندہ ہیں سو سال گزرنے پر ان میں سے کسی کی آنکھ ایسی نہ ہوگی جو پلکیں جھپکتی ہوگی (یعنی اس سے مراد قیامت نہیں ہے) اللہ کی قسم! اس سے امت کے لیے سو سال بعد سہولیات اور خوش حالی مراد ہے۔ (2)

[1236] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عبد الرزاق قثنا إسرائيل عن عبد الأعلى عن محمد بن علي عن علي أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يواصل من السحر إلى السحر

۱۲۳۶۔ سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح سے دوسرے صبح تک وصال (لگاتار روزہ رکھنا) کرتے تھے۔ (3)

[1237] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا ابن عيينة عن محمد بن سوقة عن منذر الثوري عن محمد بن علي قال جاء إلى علي ناس من الناس فشكوا سعاة عثمان قال فقال لي أبي اذهب بهذا الكتاب إلى عثمان فقل له أن الناس قد شكوا سعاتك وهذا أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصدقة فمرهم فليأخذوا به قال فأتيت عثمان فذكرت ذلك له قال فلو كان ذاكرا عثمان بشيء لذكره يومئذ يعني بسوء

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/141۔140؛ خصائص علی للنسائی؛ ص: 43۔48

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 2/73؛ صحیح مسلم: 4/1969

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عبدالاعلی بن عامر الثعلبی؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/141؛ مصنف عبدالرزاق: 4/267

۱۲۳۷۔ محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے والیوں (زکاۃ وصول کرنے والا عملہ) کی شکایت کی تو مجھے میرے باپ (سیّدنا علی رضی اللہ عنہ) نے کہا: یہ خط لے کر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ، ان سے کہو: لوگ آپ کے گورنروں کے بارے میں شکایت کرتے ہیں، صدقات اور زکوٰۃ کے متعلق یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے، آپ بھی اسی طرح اپنے عمال کو حکم دو کہ اس کے مطابق لوگوں سے زکوٰۃ وصول کریں۔

راوی (محمد بن علی) کہتے ہیں: جب میں نے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر اس بات کو ذکر کیا، اگر سیدنا علی رضی اللہ عنہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف ہوتے تو وہ اس موقع پر ضرور ان کو کچھ کہہ دیتے۔ ❶

[1238] حدثنا عبد الله قال حدثني حجاج بن الشاعر قال حدثني عبد الصمد بن عبد الوارث نا يزيد بن أبي صالح أن أبا الوضيء عبادا حدثه أنه قال كنا عامدين إلى الكوفة مع علي بن أبي طالب فذكر حديث المخدج قال علي فوالله ما كذبت ولا كذبت ثلاثا فقال علي أما أن خليلي أخبرني أن ثلاثة أخوة من الجن هذا أكبرهم والثاني له جمع كثير والثالث فيه ضعف

۱۲۳۸۔ ابوالوضی سے روایت ہے کہ ہم سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ جا رہے تھے، پھر آگے حدیث مخدج کو بیان کیا، پھر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! نہ میں جھوٹا ہوں اور نہ میں نے جھوٹ بولا ہے، تین مرتبہ کہا، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تین بھائی جنوں میں سے ہیں، یہ ان میں سے سب سے بڑا بھائی ہے، دوسرے نمبر والا کافی طاقتور ہے اور تیسرا کمزور ہے۔ ❷

[1239] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال حدثنا أبو سعيد مولى بني هاشم قثنا إسرائيل قثنا سماك عن حنش عن علي قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن فانتهينا الى قوم قد بنوا زبية للأسد فبينا هم كذلك يتدافعون إذ سقط رجل فتعلق بآخر ثم تعلق رجل بآخر حتى صاروا فيها أربعة فجرحهم الأسد فانتدب له رجل بحربة فقتله وماتوا من جراحتهم كلهم فقام أولياء الأول إلى أولياء الآخر فاخرجوا السلاح ليقتتلوا فأتاهم علي على تفيئة ذلك فقال تريدون أن تقاتلوا ورسول الله صلى الله عليه وسلم حي اني أقضي بينكم قضاء ان رضيتم فهو القضاء وإلا حجز بعضكم عن بعض حتى تأتوا النبي صلى الله عليه وسلم فيكون هو الذي يقضي بينكم فمن عدا بعد ذلك فلا حق له اجمعوا من قبائل الذين حفروا البئر ربع الدية وثلث الدية ونصف الدية والدية كاملة فللأول الربع لأنه أهلك من فوقه وللثاني ثلث الدية وللثالث نصف الدية فأبوا أن يرضوا فاتوا النبي صلى الله عليه وسلم وهو عند مقام إبراهيم فقصوا عليه القصة فقال أنا أقضي بينكم واحتبى فقال رجل من القوم أن عليا قضى فينا فقصوا عليه فأجازه رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱۲۳۹۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قاضی بنا کر یمن بھیجا، ہم ایسے لوگوں کے پاس پہنچے کہ انہوں نے شیر کو پکڑنے کے لیے ایک گڑھا بنا رکھا تھا، ان لوگوں میں سے ایک شیر کے گڑھے میں گرنے لگا تو اس نے دوسرے شخص کو پکڑا، دوسرے نے تیسرے کو پکڑا، یہاں تک کہ چار آدمی اس میں گر گئے، شیر نے ان سب کو زخمی کر دیا تو ایک شخص نے اپنے نیزے سے شیر کو قتل کیا اور وہ چاروں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے مر گئے، تو پہلے شخص کے ورثا نے دوسرے شخص پر دعویٰ قتل کیا، یہاں تک فریقین جنگ کے لیے مسلح ہو گئے تو اس وقت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا: کیا تم آپس میں لڑنا چاہتے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی زندہ ہیں؟ میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں، اگر تم بخوشی قبول کرو تو یہی فیصلہ رہے گا، اگر ایسا نہ ہو، تو تم ایک دوسرے سے پیچھے ہٹ جاؤ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: لم اقف علیہ

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 141/1

ہی تمہارے درمیان فیصلہ کریں گے،، اس کے بعد جس نے حد سے تجاوز کیا، وہ حق سے محروم ہو جائے گا، تم ان تمام قبائل کے لوگوں سے جنہوں نے اس گڑھے کو کھودا تھا، ربع دیت، ثلث دیت اور نصف دیت اور کامل دیت وصول کرو۔ پہلے شخص کو ربع دیت کیونکہ وہ اوپر سے گرا ہے، دوسرے کو ثلث، تیسرے کو نصف دیت ملے گی، یہ فیصلہ ان لوگوں کو ناپسند تھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابراہیم کے پاس کھڑے تھے، انہوں نے واقعہ سنایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کرنے کا ارادہ کیا تو کسی نے کہا: اس سے پہلے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فیصلہ کر چکے ہیں، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے کو برقرار رکھا۔ (1)

[1240] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حماد قال انا سماك عن حنش أن عليا قال وللرابع الدية كاملة

۱۲۴۰۔ حنش رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے چوتھے شخص کے لیے پوری دیت دینے کا حکم دیا۔ (2)

[1241] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي حدثنا حسن الأشيب وأبو سعيد مولى بني هاشم قالا نا بن لهيعة قثنا عبد الله بن هبيرة عن عبد الله ابن زرير أنه قال دخلت على علي بن أبي طالب قال حسن يوم الأضحى فقرب إلينا خزيرة فقلت أصلحك الله لو قربت إلينا هذا البط يعني الوز فإن الله قد أكثر الخير فقال يا بن زرير إني سمعت يقول لا يحل للخليفة من مال إلا قصعتان قصعة يأكلها هو وأهله وقصعة يضعها بين يدي الناس

۱۲۴۱۔ عبداللہ بن زریر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، راوی حسن کہتے ہیں: عیدالاضحیٰ کے دن انہوں نے میرے سامنے خزیرہ (ایک قسم کا کھانا مثلاً سوپ وغیرہ) پیش کیا تو میں نے کہا: امیر المومنین! اللہ آپ کے حالات درست فرمائے، اگر بطخ کا گوشت پیش کرتے تو اچھا ہوتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کشادگی فرمائی ہے، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن زریر! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ کسی خلیفہ کے لیے جائز نہیں کہ وہ بیت المال سے دو طرح کے پیالوں کے علاوہ خرچ کرے، ایک وہ پیالہ جس سے خود اور اپنے اہل وعیال کو کھلائے دوسرا وہ جو لوگوں کے سامنے پیش کرے۔ (3)

[1242] حدثنا عبد الله حدثني محمد بن أبي بكر المقدمي نا هارون بن مسلم نا القاسم بن عبد الرحمن عن محمد بن علي عن أبيه عن علي قال قال لي النبي صلى الله عليه وسلم يا علي أسبغ الوضوء وإن شق عليك ولا تأكل الصدقة ولا تنزي الحمير على الخيل ولا تجالس أصحاب النجوم

۱۲۴۲۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: علی! ہر حال میں وضو اچھی طرح کرنا اگرچہ تمہیں تکلیف ہو، صدقہ کے مال سے نہ کھانا، گدھے کو گھوڑی پر نہ چھوڑنا اور نجومیوں کے ساتھ تعلقات نہ بنانا۔ (4)

---

(1) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: شعب الایمان للبیہقی: 8/111

(2) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/19

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ابن لہیعۃ فھو مختلط؛ تخریج: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للہیثمی: 5/231

(4) تحقیق: اسنادہ ضعیف للانقطاع بین علی زین العابدین وعلی بن ابی طالب؛

تخریج: مسند الامام احمد: 1/78؛ وللحدیث شاہد صحیح من حدیث ابن عباس: سنن النسائی: 6/224؛ شرح معانی الآثار للطحاوی: 4/271

[1243] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا أبو النضر نا إبراهيم بن سعد عن محمد بن إسحاق عن عبيد الله بن علي بن أبي رافع عن أبيه عن أمه سلمى قالت اشتكت فاطمة ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم شكواها التي قبضت فيه فكنت امرضها فأصبحت يوما كأمثل ما رأيتها في شكواها ذلك قالت وخرج علي لبعض حاجته فقالت يا أمة اسكبي لي غسلا فسكبت لها غسلا فاغتسلت كأحسن ما رأيتها تغتسل ثم قالت يا أمة أعطيني ثيابي الجدد فأعطيتها فلبستها ثم قالت يا أمة قدمي لي فراشي وسط البيت ففعلت واضطجعت فاستقبلت القبلة وجعلت يدها تحت خدها ثم قالت يا أمة إني مقبوضة الآن وقد تطهرت فلا يكشفني أحد فقبضت مكانها قالت فجاء علي فأخبرته

۱۲۴۳۔ سلمٰی نامی عورت سے روایت ہے کہ سیّدہ فاطمہ بنت رسول ﷺ ایک مرض میں مبتلا تھی جس میں وہ وفات پا گئیں، میں ان کی تیمارداری کرتی تھی۔ایک دن وہ شدتِ مرض میں مبتلا تھی، اس سے پہلے میں نے اتنی سختی نہیں دیکھی تھی، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کسی کام سے باہر گئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے غسل کرنے کے لیے پانی رکھ دو، میں نے پانی رکھ دیا۔میری رائے کے مطابق آپ رضی اللہ عنہا نے اچھی طرح غسل کیا، پھر کہا: مجھے نئے کپڑے لا دو، میں نے لا دیئے تو انہوں نے پہن لیے اور کہا: مجھے اس بستر پر لے جاؤ جو گھر کے صحن میں ہے، میں لے گئی، آپ رضی اللہ عنہا قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں اور ہاتھ کو اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیا پھر کہنے لگیں: اماں! میری وفات کا وقت آ پہنچا ہے، اس لیے میں نے غسل بھی کر لیا ہے، اب کسی شخص کو مجھے عریاں کرنے کی اجازت مت دینا تو اسی جگہ وہ فوت ہو گئیں۔جب سیّدنا علی رضی اللہ عنہ آئے تو میں نے اس بات کی خبر انہیں دے دی۔ ❶

[1244] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن جعفر الوركاني نا إبراهيم بن سعد عن محمد بن إسحاق فذكر مثله نحوه

۱۲۴۴۔ محمد بن اسحاق رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح کی روایت آتی ہے۔ ❷

[1245] قال بن مالك نا أحمد بن الحسن بن عبد الجبار الصوفي قثنا محمد بن بكار بن الريان قثنا أبو معشر هو المديني عن محمد بن قيس قال دخل ناس من اليهود على علي بن أبي طالب فقالوا له ما صبرتم بعد نبيكم إلا خمسا وعشرين سنة حتى قتل بعضكم بعضا قال فقال علي قد كان صبر وخير فذكر صبر وخير ولكن ما جفت أقدامكم من البحر حتى قلتم { يا موسى اجعل لنا إلها كما لهم آلهة قال إنكم قوم تجهلون }

۱۲۴۵۔ محمد بن قیس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ کچھ یہودی سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگے: تم لوگوں (مسلمانوں) سے صبر نہیں ہوا کہ تم نے نبی کریم ﷺ کے فوت ہونے سے پچیس (۲۵) سال بعد ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع کر دیا؟ تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صبر کیا اور قابل تحسین صبر کا مظاہرہ کیا مگر تم لوگوں (یہود) کا تو ابھی سمندر کے پانی سے پاؤں خشک نہیں ہوا تھا کہ تم نے سیّدنا موسیٰ (علیہ السلام) سے کہہ ڈالا تھا: کہنے لگے: اے موسیٰ! ہمارے لیے بھی کوئی ایسا معبود بنا دے، جیسے اِن لوگوں کے معبود ہیں، سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تم لوگ بڑی نادانی کی باتیں کرتے ہو۔ ❸

---

❶ تحقیق: علی بن ابی رافع لم اجدہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1074

❷ تحقیق: ضعیف کما سابقہ، تخریج: مسند الامام احمد: 462/6

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان؛ ضعف ابی معشر نجیح بن عبدالرحمٰن السندی والانقطاع بین محمد بن قیس و بین علی؛
تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 256/3

[1246] حدثنا أحمد قثنا محمد بن بكار نا إسماعيل بن عياش عن جبرة أو خيرة بنت محمد بن ثابت بن سباع عن أبيها عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اطلبوا الخير عند حسان الوجوه

۱۲۴۶۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نورانی چہرے والوں کے ذریعے اپنی حاجت کو پوری کرو۔ [1]

[1247] حدثنا عمر بن أبي غيلان نا عثمان بن أبي شيبة نا أبو اليمان البصري قال سمعت السري بن يحيى قال نا شجاع بن أبي فاطمة قال قال عثمان لابن مسعود إلا آمر لك بعطائك قال لا حاجة لي به قال يكون لبناتك قال إني قد أمرت بناتي أن يقرأن كل ليلة سورة الواقعة فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قرأ كل ليلة أو قال في كل ليلة سورة الواقعة لم تصبه فاقة أبدا قال السري وكان أبو فاطمة لا يدعها كل ليلة

۱۲۴۷۔ شجاع بن ابوفاطمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تمھیں بیت المال سے عطیات دوں گا، سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے، سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ آپ کی بیٹیوں کے لیے ہوگا تو سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اپنی بیٹیوں کو ہر رات سورۃ واقعہ پڑھنے کا حکم دیا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: جو ہر رات سورۃ واقعہ پڑھتا ہے تو وہ کبھی فقر و فاقہ کا شکار نہیں ہوگا، سری بن یحییٰ راوی کہتے ہیں کہ ابوفاطمہ ہر رات سورۃ واقعہ پڑھا کرتے تھے۔ [2]

[1] تحقیق: جبرة بنت محمد بن سباع لم اجد من وثقها او جرحها؛ تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری:1/1/51؛ تاریخ اصبهان لابی نعیم:2/59؛ تاریخ بغداد للخطیب:11/158۔43۔4/18؛ عن ابن عباس؛ عن ابن عمر ذکرہ فی الجامع الصغیر:1/44؛ وحسنه وقال الالبانی فی ضعیف الجامع الصغیر:1/259؛ موضوع

[2] تحقیق: فی اسنادہ اختلاف فی شجاع وابی فاطمة وشجاع ہل ہو ہکذا ام ہو ابوشجاع؛ وان کان شجاعا فهو مجهول؛ وان کان ابوشجاع فهل هو سعید بن یزید الثقة ام المجهول وشیخ شجاع ہل ہو ابوفاطمة ام ابوظبیة فان کان ابوفاطمة اللیثی فهو صحابی وان کان اباظبیة فهل هو عیسی بن سلیمان فروایة عن ابن مسعود منقطعة ام غیرہ فهو مجهول وقال احمد: ہذا حدیث منکر؛ تخریج: العلل المتناهیة لابن الجوزی:1/105؛ عمل الیوم واللیلة لابن سنی؛ ص:252

فضائل سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

[1248] حدثنا أبو عبدالرحمن عبد الله بن أحمد بن محمد بن حنبل قال حدثني أبي رحمه الله قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن الزهري قال حدثني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطى رهطا فيهم عبدالرحمن بن عوف ولم يعطه معهم شيئا فخرج عبدالرحمن يبكي فلقيه عمر فقال ما يبكيك فقال أعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم رهطا وأنا معهم ولم يعطني وأخشى أن يكون إنما منعه موجدة وجدها علي فدخل عمر على رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبره خبر عبدالرحمن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بي سخطة عليه ولكني وكلته إلى إيمانه

۱۲۴۸۔ سیّدنا عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ایک گروہ کو مال غنیمت سے حصہ دیا، جن میں سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی تھے، مگران کو نہ دیا تو سیّدنا عبدالرحمٰن روتے ہوئے باہر نکلے، ان کی ملاقات سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیوں رو رہے ہو؟ کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ کو حصہ دیا، جن کے ساتھ میں بھی شامل تھا مگر مجھے کچھ نہیں دیا، مجھے خدشہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی ناراضگی کی وجہ سے نہ دیا ہو، یہ سن کر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور سیّدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی بات سنائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ان سے ناراض نہیں ہوں مگر میں نے انہیں ان کے ایمان پر چھوڑا ہے۔ [1]

[1249] حدثنا عبد الله قال نا أبي قثنا عبد الملك بن عمرو وقثنا عبد الله يعني بن جعفر عن أم بكر أن عبدالرحمن بن عوف باع أرضا له من عثمان بن عفان بأربعين ألف دينار فقسم في فقراء بني زهرة وفي ذي الحاجة من الناس وفي أمهات المؤمنين قال المسور فدخلت على عائشة بنصيبها من ذلك فقالت من أرسل بهذا قلت عبدالرحمن بن عوف فقالت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحنأ عليكن بعدي إلا الصابرون سقى الله بن عوف من سلسبيل الجنة

۱۲۴۹۔ ام بکر رحمہا اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی زمین سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو چالیس ہزار (۴۰۰۰۰) دینار کے عوض فروخت کی، ان دیناروں کو فقراء بنی زہرہ، عام غریب غربا اور امہات المومنین میں تقسیم کر دیا۔ سیّدنا مسور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حصہ لے کر ان کے پاس گیا تو کہنے لگی: کس نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا: سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے، وہ بولی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم (امہات المومنین) پر میرے بعد مہربانی کرنے والے صابرین ہوں گے (اللہ سے دعا ہے کہ) اللہ ابن عوف کو جنت کے چشمے سے سیراب کرے۔ [2]

[1250] حدثنا عبد الله نا أبي قثنا أبو سعيد قثنا عبد الله بن جعفر قال حدثتنا أم بكر أن عبدالرحمن بن عوف باع أرضا له فذكر الحديث إلا انه قال قالت أما إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحنأ عليكم بعدي إلا الصابرون

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لانہ مرسل ورجالہ ثقات عبیداللہ بن عبداللہ لم یلق عمر؛
تخریج: مصنف عبدالرزاق: 233/11؛ ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 83/4

[2] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 648/5؛ مسند الامام احمد: 135/6

۱۲۵۰۔ ام بکر رحمۃ اللہ علیہا سے روایت ہے کہ سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی زمین کو فروخت کیا پھر آ گے وہی حدیث ہے مگر اس میں اتنے ہی الفاظ ہیں کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم (امہات المومنین سے) مہربانی کرنے والا صابروں میں سے ہوگا۔ ❶

[1251] حدثنا عبد الله قال نا أبي قثنا عبد الملك بن عمرو وقثنا عبد الله بن جعفر عن عبدالرحمن بن حميد عن أبيه قال قال المسور بينما أنا أسير في ركب بين عثمان وعبدالرحمن قدامي وعليه خميصة سوداء فقال عثمان من صاحب الخميصة السوداء قالوا عبدالرحمن قال فناداني عثمان فقال يا مسرو قلت لبيك يا أمير المؤمنين فقال من زعم أنه خير من خالك في الهجرة الأولى وفي الهجرة الآخرة فقد كذب

۱۲۵۱۔ سیّدنا مسور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں قافلہ میں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا، ہمارے آگے ایک کالی چادر والا انسان تھا سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کالی چادر والا شخص کون ہے؟ لوگوں نے کہا: عبدالرحمٰن بن عوف، سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: مسور! میں نے کہا: لبیک امیر المومنین! انہوں نے فرمایا: جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ یہ (سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ) تمہارے ماموں سے ہجرت اولیٰ اور ہجرت ثانیہ میں بہتر تھا، یقیناً اس نے جھوٹ بولا۔ ❷

[1252] حدثنا عبد الله نا أبي نا سفيان عن بن أبي نجيح قال قال النبي صلى الله عليه وسلم أن من حافظ على أزواجي وقال سفيان مرة على أمهات المؤمنين إن الذي يحافظ عليهن بعدي فهو الصادق البار قال فكان عبدالرحمن بن عوف يحج بهن ويجعل على هوادجهن الطيالسة وينزلهن الشعب الذي ليس له منفذ

۱۲۵۲۔ ابن ابی نجیح سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص امہات المومنین کا محافظ بنے گا میرے بعد یقیناً وہ سچا اور نیک ہوگا۔ راوی کہتا ہے اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ حج میں ان کے محافظ تھے، ان کے کجاوؤں پر چادر ڈالتے تھے اور ان کو ایسی جگہ پر ٹھہراتے کہ جہاں سے راستہ نہ بنا ہوا ہو۔ (تاکہ ان کے پاس سے لوگوں کا گزر کم ہو) ❸

[1253] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا يزيد بن هارون قال أنا زكريا عن سعد بن إبراهيم قال كان عبدالرحمن بن عوف إذا قدم مكة لم ينزل منزله الذي كان ينزله في الجاهلية حتى يخرج منها

۱۲۵۳۔ سعد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جب مکہ آئے، وہ ان جگہوں پر نہیں جاتے تھے جہاں وہ زمانہ جاہلیت جاتے تھے، یہاں تک کہ مکہ مکرمہ سے تشریف لے جاتے تھے۔ ❹

[1254] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة عن سعد بن إبراهيم قال سمعت أبي يحدث أنه سمع عمرو بن العاص قال لما مات عبدالرحمن بن عوف قال اذهب بن عوف ببطنتك لم يتعضعض منها شيء

۱۲۵۴۔ سعد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو جب سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر ملی تو انہوں نے کہا: چلے جاؤ، اے ابن عوف! اپنے اس پیٹ کے ساتھ جس نے کچھ بھی نہیں کاٹا ہے۔ (یہ

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 135/6؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 211/8

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 309/3؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 125/3

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 21/8

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانہ منقطع؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 131/3

انہوں نے اس لیے کہا تھا کہ سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پیٹ کی کسی بیماری سے فوت ہوئے تھے) ❶

[1255] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سعد بن إبراهيم قال سمعت إبراهيم بن قارظ قال سمعت عليا يقول يوم مات عبدالرحمٰن بن عوف اذهب بن عوف فقد أدركت صفوها وسبقت رنقها

۱۲۵۵۔ ابراہیم بن قارظ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے جب ان کی وفات کی خبر سنی تو فرمانے لگے: ابن عوف! چلے جاؤ (اپنے رب کی طرف) آپ نے بہتر چیزوں کو جمع کیا اور گدلے پانی (کو چھوڑ کر اس) سے آگے گزر گئے۔ ❷

[1256] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قال نا شعبة وحجاج قال أنا شعبة عن سعد بن إبراهيم عن أبيه قال لقد رأيت سعد بن أبي وقاص في جنازة عبدالرحمٰن بن عوف عند قائمتي السرير فجعل يقول واجبلاه

۱۲۵۶۔ سعد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے جنازے کی چارپائی کے پاس کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے: ہائے پہاڑ! (یعنی آپ بڑے مضبوط انسان تھے) ❸

[1257] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يعقوب قثنا أبي عن أبيه عن جده قال سمعت علي بن أبي طالب يقول يوم مات عبدالرحمٰن اذهب بن عوف فقد أدركت صفوها وسبقت رنقها

۱۲۵۷۔ ابراہیم بن قارظ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے جب ان کی وفات کی خبر سنی تو فرمانے لگے: ابن عوف چلے جاؤ (اپنے رب کی طرف) آپ نے بہتر چیزوں کو جمع کیا اور گدلے پانی (کو چھوڑ کر اس) سے آگے گزر گئے۔ ❹

[1258] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا منصور بن سلمة قال أنا بكر بن مضر قثنا صخر بن عبد الله بن حرملة قال حدثني أبو سلمة بن عبدالرحمٰن عن عائشة أم المؤمنين قال أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول لهن إن أمركن لما يهمني بعدي ولن يصبر عليكن إلا الصبارون ثم يقول لي سقى الله أباك من سلسبيل الجنة تريد عبدالرحمٰن بن عوف وكان أعطى نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لأ بيع بأربعين ألفا وصلهن به

۱۲۵۸۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: تمہارا معاملہ میرے لیے میرے بعد پریشان کن ہے، تمہاری کفالت پر صبر کرنے والا صابرین میں سے ہو گا، پھر انہوں نے مجھے فرمایا: اللہ تمہارے باپ (سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) کو جنت کے چشمے سے سیراب کرے۔ کیونکہ سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جب چالیس ہزار دینار کی زمین فروخت کی تو ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو تحفہ دے کر ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کی۔ ❺

[1259] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا أبو سعيد مولى بني هاشم قثنا عبد الله بن جعفر قرأت كتابا لأبي بكر بن عبدالرحمٰن بن المسور يحدث عن محمد بن جبير عن أبيه أن عمر قال إن ضرب عبدالرحمٰن بن عوف بإحدى يديه على الأخرى فبايعوه

۱۲۵۹۔ محمد بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب عبدالرحمٰن اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مارے تو تم لوگ ان سے بیعت کرو۔ ❻

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 1/89؛ التاریخ الکبیر للبخاری: 1/1/312

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری: 1/1/312؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/135

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/308؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/135

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1255 ❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 5/648؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/312

❻ تحقیق: اسنادہ ضعیف؛ تخریج: لم اقف علیہ

فضائل سیّدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

[1260] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حسن قثنا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن سعيد بن المسيب قال أول من سل سيفه في ذات الله الزبير بن العوام وبينما الزبير بن العوام قائل في شعب المطابخ إذ سمع نغمة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قتل فخرج من البيت متجردا بيده السيف صلتا فلقيه رسول الله صلى الله عليه وسلم كفة كفة فقال ما شأنك يا زبير قال سمعت أنك قتلت قال فما كنت صانعا قال أردت والله أن أستعرض أهل مكة قال فدعا له النبي صلى الله عليه وسلم بخير قال سعيد أرجو أن لا تضيع له عند الله عز وجل دعوة النبي صلى الله عليه وسلم

۱۲۶۰۔ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ پہلے انسان ہیں جنہوں نے اپنی تلوار کو اللہ کی راہ میں نیام سے نکالا تھا، ایک دفعہ سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ مطابخ کی گھاٹی میں قیلولہ کر رہے تھے کہ اچانک آواز آئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا گیا ہے، وہ فوراً اپنی تیز تلوار کو نیام سے نکالتے ہوئے اپنے گھر سے نکلے، راستے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا، پوچھا: زبیر! رک جاؤ، رک جاؤ، کیا بات ہے؟ عرض کرنے لگے: میں نے سنا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: پھر تم کیا کر سکتے تھے؟ عرض کیا: اللہ کی قسم! میں نے ارادہ کیا کہ تمام اہل مکہ کے لیے راستہ میں بیٹھتا ہوں (یعنی ان کا راستہ بند کر دیتا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اس وقت خصوصی دعا فرمائی۔ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اُمید کرتا ہوں کہ ان کے حق میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کو اللہ ضائع نہیں کرے گا۔ (1)

[1261] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن عبيد عن إسماعيل عن عامر قال شكا عبدالرحمٰن بن عوف خالد بن الوليد إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا خالد ما لك وما لرجل من المهاجرين لو أنفقت مثل أحد لم تدرك عمله

۱۲۶۱۔ عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شکایت لگائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خالد! تم اس مہاجر شخص سے مقابلہ نہیں کر سکتے اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر (سونا) بھی خرچ کر دو، تب بھی اس کے عمل کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ (2)

[1262] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حماد بن أسامة قال أنا هشام قال أخبرني أبي قال سمعت مروان بن الحكم ولا أخاله يتهم علينا قال كنت ذات يوم عند عثمان وقد أصابه رعاف شديد حتى أوصى ومنعه من الحج قال فأتاه رجل من قريش فقال يا أمير المؤمنين استخلف قال وقد قيل ذاك قال فسكت الرجل قال ثم أتاه آخر فقال مثل قوله قال ثم أتاه رجل آخر من

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف فیہ علتان ضعف علی بن زید بن جدعان والارسال؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 360/3

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 12

قریش فقال یا أمیر المؤمنین استخلفت أحدا قال عثمان وقیل ذاك قال نعم قیل الزبیر قال عثمان أما والله إنكم لتعلمون أنه خیركم ثلاث مرات

۱۲۶۲۔ ہشام رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہے کہ میں نے مروان بن حکم سے سنا ہے، مجھے گمان نہیں کہ وہ ہمیں موردِ الزام ٹھہرائے گا، مروان بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، انہیں سخت نکسیر پھوٹ پڑی، یہاں تک انہوں نے وصیت بھی کر دی اور نکسیر نے انہیں حج سے بھی روک دیا، اس وقت ان کے پاس ایک قریشی شخص نے آ کر کہا: امیر المومنین! کسی کو اپنا خلیفہ بنائیں، انہوں نے کہا: یہ بات ہو چکی ہے، پھر ایک اور شخص آیا، اس نے بھی یہی بات کہی پھر ایک اور قریشی آدمی نے آ کر کہا: امیر المومنین! کسی کو آپ نے خلیفہ بنایا ہے؟ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بات ہو چکی ہے، اس نے کہا: ٹھیک ہے، کسی نے کہا: کیا سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو؟ یہ سن کر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: یقیناً تم لوگ جانتے ہو کہ وہ تم میں سب سے بہتر ہیں۔ یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔ ❶

[1263] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قثنا هشام بن عروة عن أبيه ويحيى عن هشام قال حدثني أبي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لكل نبي حواري وان حورابي الزبير وابن عمتي

۱۲۶۳۔ ہشام رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا کوئی نہ کوئی مخلص ساتھی ہوتا ہے میرا مخلص ساتھی زبیر ہے جو کہ میری پھوپھی کا بیٹا ہے۔ ❷

[1264] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سفيان عن بن المنكدر سمع جابرا يقول ندب رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس يوم الخندق فانتدب الزبير ثم ندب الناس فانتدب الزبير ثم ندب الناس فانتدب الزبير فقال النبي صلى الله عليه وسلم لكل نبي حواري وحواري الزبير

۱۲۶۴۔ ہشام رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے دن لوگوں کو جہاد کے لیے اُبھارا تو سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ میدان میں نکل آئے پھر لوگوں کو ابھارا تو پھر سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ میدان میں نکل آئے، پھر لوگوں کو ابھارا، پھر سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ میدان میں نکل آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا کوئی نہ کوئی مخلص ساتھی ہوتا ہے میرا مخلص ساتھی زبیر ہے۔ ❸

[1265] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حماد بن أسامة قال أنا هشام قال أسلم الزبير وهو بن ست عشرة سنة ولم يتخلف عن غزاة غزاها رسول الله صلى الله عليه وسلم قط وقتل وهو بن بضع وستين

۱۲۶۵۔ ہشام رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ (۱۶) سال کی عمر میں اسلام لائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات میں سے کبھی بھی پیچھے نہیں رہے اور (۶۰) سال سے کچھ زیادہ عمر پا کر شہید ہوئے۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 79/7؛ مسند الامام احمد: 64/1

❷ تحقیق: اسنادہ مرسل والحدیث صحیح متصل؛

تخریج: السنۃ لابن ابی عاصم: 1392؛ الاحاد والمثانی لابن ابی عاصم: 193؛ مسند الامام احمد: 39/26؛ ح: 16113

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 52/6؛ صحیح مسلم: 1879/4؛ سنن الترمذی: 646/5

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح الی ہشام؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 102/3؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 359/3

[1266] حدثنا عبد الله قثنا أبي قال نا حماد قال أنا هشام عن أبيه قال إن أول رجل سل سيفه في الله الزبير بن العوام نفخة نفخها الشيطان أخذ رسول الله فخرج الزبير يشق الناس بسيفه والنبي صلى الله عليه وسلم بأعلى مكة قال ما لك يا زبير قال أخبرت أنك أخذت قال فصلى عليه ودعا له ولسيفه

۱۲۶۶۔ ہشام رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیّدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ پہلے انسان ہیں جنہوں نے اپنی تلوار کو اللہ کی راہ میں نیام سے نکالا تھا کہ جب شیطان ایک آواز لگا رہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لیا گیا ہے، وہ فوراً لوگوں کو چیرتے ہوئے اپنی تلوار کو لے کر نکلے، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے بالائی حصہ میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: زبیر! کیا بات ہے؟ عرض کرنے لگے: میں نے سنا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اور ان کی تلوار کے لیے دعا فرمائی۔ (1)

[1267] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو معاوية قثنا هشام عن أبيه عن عبد الله بن الزبير عن الزبير قال جمع لي النبي صلى الله عليه وسلم أبويه يوم أحد

۱۲۶۷۔ سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے مقام پر میرے لیے اپنے والدین کو ایک ساتھ جمع کیا۔ (یعنی فرمایا تم پر میرے والدین قربان ہوں) (2)

[1268] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا محمد بن بشر قثنا هشام بن عروة عن عباد بن حمزة قال كانت على الزبير ريطة صفراء وان الملائكة نزلت يوم بدر عليها عمائم صفر

۱۲۶۸۔ عباد بن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ پر بدر کے دن زرد رنگ کی چادر تھی اور فرشتے بھی اس دن زرد رنگ کی پگڑیوں میں اترے تھے۔ (3)

[1269] حدثنا عبد الله قثنا أبي قال نا عباد بن عباد عن هشام عن أبيه أن الزبير كانت عليه عمامة صفراء يوم بدر فنزلت الملائكة عليها عمائم صفر

۱۲۶۹۔ عباد بن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ بدر کے دن زرد رنگ کا عمامہ پہنے ہوئے تھے اور فرشتے بھی اس دن زرد رنگ کی پگڑیوں میں اترے تھے۔ (4)

[1270] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن بشر عن مسعر عن سنبلة عن مولاتها قالت جاء قاتل الزبير وأنا عند علي جالسة يستأذن فجاء الغلام فقال هذا قاتل الزبير فقال ليدخل قاتل الزبير النار قالت وجاء قاتل طلحة يستأذن فقال الغلام هذا قاتل طلحة يستأذن فقال ليدخل قاتل طلحة النار

۱۲۷۰۔ سنبلہ اپنی ملکہ سے نقل کرتی ہیں کہ وہ ایک دن سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھی تھی کہ قاتل سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے آ

---

(1) تحقیق: اسنادہ مرسل صحیح؛

تخریج: مصنف عبد الرزاق: 241/11؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 89/1؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 360/3

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 80/7؛ صحیح مسلم: 1880/4؛ سنن الترمذی: 646/5

(3) تحقیق: اسنادہ مرسل صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 103/3؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 361/3

(4) تحقیق: اسنادہ مرسل صحیح؛ تخریج: تقدم فی سابقہ

کراجازت مانگی تو غلام آیا، بولا: یہ باہر سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ کا قاتل آیا ہے، انہوں نے فرمایا: زبیر کا قاتل جہنم میں جائے، پھر سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کے قاتل کے اجازت مانگی، غلام آیا، بولا: یہ باہر سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کا قاتل اجازت مانگ رہا ہے، انہوں نے فرمایا: سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کا قاتل جہنم میں جائے۔ ❶

[1271] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا معاوية قال نا زائدة قال نا عاصم بن أبي النجود عن زر عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبي حواري وحواري الزبير

١٢٧١۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔ ❷

[1272] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا معاوية قثنا زائدة عن عاصم عن زر قال استأذن بن جرموز على علي وأنا عنده فقال علي بشر قاتل بن صفية بالنار ثم قال علي سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لكل نبي حواري وحواري الزبير

١٢٧٢۔ زُر بن حبیش رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن جرموز نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آنے کی اجازت مانگی اور میں اس وقت ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن صفیہ کے قاتل کو آگ کی بشارت دے دو، پھر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔ ❸

[1273] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا هاشم بن القاسم قثنا سفيان عن عاصم عن زر قال استأذن بن جرموز على علي فقال من هذا فقال بن جرموز يستأذن فقال ائذنوا له ليدخل قاتل الزبير النار إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن لكل نبي حواري وإن حواري الزبير

١٢٧٣۔ زُر بن حبیش رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن جرموز نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آنے کی اجازت مانگی تو انہوں نے فرمایا: کون؟ غلام نے کہا: ابن جرموز آپ سے اجازت طلب کرتا ہے، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے اندر آنے دو، البتہ سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ کا قاتل جہنم میں جائے گا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔ ❹

[1274] حدثنا عبد الله قثنا أبي قال نا إسماعيل قال أنا منصور بن عبدالرحمٰن قال قلت للشعبي أبلغك أن النبي صلى الله عليه وسلم قال اثبت حراء فليس عليك إلا نبي أو صديق أو شهيد فقال نعم قلت من كان على الجبل يومئذ قال علي وعثمان وطلحة والزبير وأنت وأصحابك يقولون لبعض الجنة وبعض في النار فقلت يا أبا عمرو ممن سمعته فقال والله لو حدثتك إني سمعته من ألف إنسان لرأيت إني صادق .

١٢٧٤۔ منصور بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام شعبی رحمہ اللہ سے کہا کہ مجھے آپ کی طرف سے یہ بات

---

❶ تحقیق: سنبلۃ مولاتھالم اجدھا والباقون ثقات؛ تخریج: کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 816/2

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 186/4

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: سنن الترمذی: 646/5؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 105/3

❹ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: الاحادیث المختارۃ للضیاء المقدسی: 79/2

پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ (جب حرا کے پہاڑ پر تھے اس نے حرکت کرنا شروع کی تو آپ ﷺ) نے ارشاد فرمایا: اے حرا ٹھہر جا بلاشبہ تجھ پر صرف نبی، صدیق اور شہید ہیں۔ تو امام شعبی رحمہ اللہ نے کہا: جی ہاں (حدیث ایسے ہی ہے) تو میں نے ان سے کہا: اس دن پہاڑ پر آپ ﷺ کے ساتھ کون تھے تو انہوں نے کہا: سیّدنا علی المرتضیٰ، سیّدنا عثمان غنی، سیّدنا طلحہ، سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہم، مگر تم اور تمہارے ساتھیوں کا خیال ہے کہ بعض صحابہ کرام جنتی اور بعض جہنمی ہیں۔ تو میں نے کہا: اے ابوعمرو یہ ایسے ہی ہے جیسے میں نے آپ سے سنا ہے تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! جو کچھ تو نے مجھ سے سنا ہے تو ہزار آدمیوں کے سامنے بھی بیان کرے گا تو تم جان لو گے کہ میں (اس روایت کو بیان کرنے میں) سچا ہوں۔ ❶

[1275] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد بن هارون قال أخبرنا سعيد بن أبي علي عن نافع قال سمع بن عمر رجلا يقول أنا بني حواري رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بن عمر أن كنت من آل الزبير وإلا فلا

۱۲۷۵۔ نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نبی کریم ﷺ کے مخلص ساتھی کی اولاد میں سے ہوں۔ تو سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں! اگر تم آل زبیر میں سے ہو تب۔ اگر نہیں ہو تو (نبی کریم ﷺ کے مخلص ساتھی کی اولاد میں سے) نہیں۔ ❷

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 81۔82

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 1/78؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/106

فضائل سیّدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

[1276] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن سفيان عن أبي إسحاق عن صلة بن زفر عن حذيفة قال جاء العاقب والسيد إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالا أرسل معنا رجلا أمينا أمينا أمينا فقال النبي صلى الله عليه وسلم سأرسل معكم رجلا أمينا أمينا أمينا قال فجثا لها أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم على الركب قال فبعث أبا عبيدة بن الجراح

۱۲۷۶۔ سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عاقب اور سید نامی دو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: ہمارے ساتھ ایک امین، امین، امین شخص کو بھیج دیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یقیناً تمہارے ساتھ ایک امین، امین، امین شخص کو بھیجنے والا ہوں، اس وقت آپ کے تمام صحابہ کرام گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ ❶

[1277] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن سفيان عن أبي إسحاق عن أبي عبيدة قال قال عبد الله أخلائي من هذه الأمة ثلاثة أبو بكر وعمر وأبو عبيدة بن الجراح

۱۲۷۷۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس امت میں سے تین بندے میرے دوست ہیں: ابوبکر، عمر اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم۔ ❷

[1278] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا حسين بن علي عن زائدة عن عبد الملك بن عمير قال استعمل عمر أبا عبيدة بن الجراح على الشام وعزل خالد بن الوليد قال فقال خالد بن الوليد بعث عليكم أمين هذه الأمة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خالد سيف من سيوف الله ونعم فتى العشيرة

۱۲۷۸۔ عبدالملک بن عمیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے شام سے سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو معزول کیا اور ان کی جگہ سیّدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو والی بنایا، سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا: تم پر اس امت کے امین کو والی بنایا گیا ہے۔ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ خالد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اور قبیلے کا کتنا اچھا جوان ہے۔ ❸

[1279] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد بن هارون قال أنا حماد بن سلمة عن ثابت البناني عن أنس بن مالك أن أهل

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 93:94/8؛ سنن الترمذی: 667/5؛ سنن ابن ماجۃ: 48/1

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ لان ابا عبیدۃ لم یسمع من ابیہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 358

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ عبدالملک بن عمیر لم یدرک عمر ولا ابا عبیدۃ ولا خالدا؛
تخریج: مسند الامام احمد: 90/4؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 129/4

اليمن لما قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم سألوه أن يبعث معهم رجلا يعلمهم فبعث أبا عبيدة وقال هو أمين هذه الأمة

۱۲۷۹۔ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل یمن نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کیا: ہمارے ساتھ آپ کسی عالم کو بھیجیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور فرمایا: یہ اس امت کے امین ہیں۔ ❶

[1280] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الله بن يزيد قثنا حيوة قال أخبرني أبو صخر أن زيد بن أسلم حدثه عن أبيه عن عمر بن الخطاب أنه قال يوما لمن حوله تمنوا فقال بعضهم أتمنى لو أن هذه الدار مملوءة ذهبا فأنفقه في سبيل الله ثم قال تمنوا فقال رجل أتمنى لو أنها مملوءة لؤلؤا أو زبرجدا أو جوهرا فأنفقه في سبيل الله وأتصدق ثم قال عمر تمنوا فقالوا ما ندري يا أمير المؤمنين قال عمر أتمنى لو أنها مملوءة رجالا مثل أبي عبيدة بن الجراح ومعاذ بن جبل وسالم مولى أبي حذيفة وحذيفة بن اليمان

۱۲۸۰۔ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن صحابہ کرام سے کہا کہ کسی کی کوئی خواہش ہے تو وہ کرے ایک نے کہا: کاش میرے پاس اس گھر کے برابر سونا ہوتا تو میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتا پھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کسی کی کوئی خواہش ہے تو وہ کرے تو ایک شخص نے کہا: کاش میرے پاس موتی اور جواہرات ہوتے، میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتا سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پھر کہا: کسی کی کوئی خواہش ہے تو وہ کرے تو لوگوں نے کہا: ہم نہیں جانتے کہ کیسی خواہش کرنی ہے تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری تو خواہش ہے کہ یہ گھر سیّدنا ابوعبیدۃ رضی اللہ عنہ، سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ، سیّدنا سالم مولیٰ سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہما اور سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ جیسے لوگوں سے بھرا ہوا ہو۔ ❷

[1281] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عفان قثنا حماد بن سلمة عن سعيد الجريري عن عبد الله بن شقيق أن عمرو بن العاص قال يا رسول الله أي الناس أحب إليك قال عائشة قال من الرجال قال أبوها قال ثم من قال أبو عبيدة بن الجراح

۱۲۸۱۔ عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ سے روایت ہے سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ، میں نے پھر پوچھا: مردوں میں سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے باپ، میں نے پھر پوچھا: ان کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوعبیدہ بن جراح۔ ❸

[1282] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حسن بن موسى قثنا حماد بن سلمة عن ثابت ويونس بن عبيد وحميد عن الحسن قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن لمعاذ رتوة بين يدي العلماء

۱۲۸۲۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً معاذ علما میں بلند مقام کے حامل ہیں۔ ❹

[1283] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حسن قثنا حماد بن سلمة عن حميد وزياد الأعلم عن الحسن قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ما من أحد من أصحابي إلا لو شئت آخذ عليه خلقه إلا أخذت ليس أبو عبيدة بن الجراح

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم: 4/1881؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/411

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/226؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/413

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 4/203؛ سنن ابن ماجۃ: 1/38

❹ تحقیق: اسنادہ مرسل صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 2/347؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/269:268

۱۲۸۳۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں چاہوں تو صحابہ کرام میں سے سوائے ابوعبیدہ کے ہر ایک کی اس کے اخلاق میں گرفت کرسکتا ہوں۔ ❶

[1284] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن فضيل قثنا إسماعيل بن سميع عن مسلم البطين عن أبي البختري قال قال عمر لأبي عبيدة بن الجراح أبسط يدك حتى أبايعك فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أنت أمين هذه الأمة فقال أبو عبيدة ما كنت لأتقدم بين يدي رجل أمره رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يؤمنا فأمنا حتى مات

۱۲۸۴۔ ابوبختری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیّدنا ابوعبیدۃ بن جراح رضی اللہ عنہ سے کہا: اپنے ہاتھ پھیلاؤ، میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ اس امت کے امین ہیں، سیّدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس شخص (سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے کیسے آگے بڑھوں، جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں امامت کرانے کا حکم دیا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصال مبارک تک ہماری امامت کرتے رہے۔ ❷

[1285] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا كثير بن هشام قثنا جعفر قال نا ثابت بن الحجاج قال بلغني أن عمر بن الخطاب قال لو أدركت أبا عبيدة بن الجراح فاستخلفته وما شاورت فيه فإن سئلت عنه قلت استخلفت أمين الله وأمين رسوله

۱۲۸۵۔ ثابت بن حجاج رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر سیّدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ زندہ ہوتے تو میں کسی سے مشورہ لیے بغیر ان کو خلیفہ بنا دیتا، اگر مجھ سے پوچھا جاتا، میں کہتا: میں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے امین کو خلیفہ بنایا ہے۔ ❸

[1286] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا جعفر بن عون قال أنا أبو عميس عن بن أبي مليكة قال سمعت عائشة وسئلت من كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مستخلفا لو استخلف قالت أبو بكر قيل لها من بعد أبي بكر قالت عمر ثم قيل لها من بعد عمر قالت أبو عبيدة قال ثم انتهت إلى ذا

۱۲۸۶۔ ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ سے روایت ہے میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا جب ان سے پوچھا گیا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو خلیفہ بناتے تو کس کو بناتے تو انہوں نے فرمایا: سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پھر پوچھا گیا سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد تو وہ فرمانے لگیں: سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو پھر پوچھا گیا سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بعد تو انہوں نے فرمایا: سیّدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو پھر وہ رک گئیں۔ ❹

[1287] حدثنا عبد الله قال قرأت على أبي هذا الحديث نا مروان بن معاوية قثنا سعيد بن أبي عروبة قال سمعت شهر بن حوشب يقول قال عمر بن الخطاب لو استخلفت أبا عبيدة بن الجراح فسألني عنه ربي ما حملك على ذلك فقلت رب سمعت نبيك وهو يقول إنه أمين هذه الأمة ولو استخلفت سالما مولى حذيفة فسألني عنه ربي ما حملك على ذلك فقلت رب سمعت نبيك وهو يقول إنه يحب الله حقا من قلبه ولو استخلفت معاذ بن جبل فسألني عنه ربي ما حملك على ذلك لقلت رب سمعت نبيك

❶ تحقیق: اسنادہ مرسل؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 266/3

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ ابوالبختری لم یدرک عمر؛ تخریج: مسند الامام احمد: 35/1؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 267/3

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 413/3؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 268/3

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 204

وهو يقول إن العلماء إذا حضروا ربهم كان بين أيديهم رتوة بحجر

۱۲۸۷۔ شہر بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں سیّدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دیتا تو اس کے متعلق اللہ مجھ سے سوال کرتا کہ تمہیں اس کام پر کس نے ابھارا تھا؟ میں اپنے رب سے عرض کرتا کہ میں نے تیرے نبی سے سنا ہے کہ وہ فرما رہے تھے: یہ (سیّدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ) میری امت کے امین ہیں، اگر میں سیّدنا سالم مولیٰ سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بناتا تو میرا رب مجھ سے اس کے متعلق پوچھتا؟ کہ تمہیں اس کام پر کس نے ابھارا تھا؟ میں اپنے رب سے عرض کرتا کہ میں نے تیرے نبی سے سنا ہے کہ وہ فرما رہے تھے: سالم اپنے اللہ تعالیٰ سے دلی محبت کرتا ہے اور اگر میں سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بناتا، میرا رب اس کے بارے میں مجھ سے سوال کرتا کہ تمہیں اس کام پر کس نے ابھارا تھا؟ میں اپنے رب سے عرض کرتا: میں نے تیرے نبی سے سنا ہے کہ وہ فرما رہے تھے: جب علما کو رب کے سامنے جمع کیا جائے گا تو معاذ پتھر پھینکنے کی مسافت تک ان سب سے آگے ہوگا۔ [1]

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ لان شہر الم یدرک عمر؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/413

فضائل سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

[1288] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو معاوية قثنا أبان بن عبد الله البجلي عن أبي بكر بن حفص أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ظاهر يوم أحد بين درعين قال فلما صعد في الجبل انتهى إلى صخرة فلم يستطع أن يصعدها قال فجاء طلحة فبرك له فصعد رسول الله صلى الله عليه وسلم على ظهره قال وجاء رجل يريد أن يضربه بالسيف قال فوقاه طلحة بيده فشلت قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أوجب طلحة

۱۲۸۸۔ ابوبکر بن حفص رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن دو زرہوں کے درمیان سے پہاڑ پر نمودار ہوئے تو ایک پتھر پر چڑھنا چاہا مگر چڑھ نہ سکے تو سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی گردن جھکائی اور اپنی پیٹھ کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر پر چڑھا دیا اس وقت ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تلوار سے وار کرنا چاہا تو سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اس کو روکا مگر ان کا ہاتھ ضائع ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت طلحہ کے لیے واجب ہو گئی ہے۔ (1)

[1289] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو معاوية قثنا أبو مالك الأشجعي عن بن أبي مليكة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له يومئذ أبشر يا طلحة بالجنة اليوم

۱۲۸۹۔ ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: طلحہ! آج تجھے جنت مبارک ہو۔ (2)

[1290] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يعقوب قثنا أبي عن بن إسحاق قال حدثني يحيى بن عباد بن عبد الله بن الزبير عن أبيه عن عبد الله بن الزبير عن الزبير قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يومئذ أوجب طلحة حين صنع برسول الله صلى الله عليه وسلم ما صنع يعني حين برك له طلحة فصعد رسول الله صلى الله عليه وسلم على ظهره

۱۲۹۰۔ سیّدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اُحد کے دن) ارشاد فرما رہے تھے: طلحہ پر (جنت) واجب ہو گئی جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ سب کچھ کیا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ جھک گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی پیٹھ پر چڑھے۔ (3)

[1291] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا جرير عن منصور عن إبراهيم قال استأذن بن جرموز الذي قتل الزبير أو أشرك

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 238

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لانہ مرسل رجالہ ثقات؛ تخریج: لم اقف علیہ

(3) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: سنن الترمذی: 643/5

في قتله على علي فرأى في الأذن جفوة فلما دخل على علي قال أما فلان فلان فيؤذن لهما وأما أنا فلا قاتل الزبير قال له علي بفيك التراب بفيك التراب إني لأرجو أن أكون أنا والزبير وطلحة من الذين قال الله عز وجل ونزعنا ما في صدورهم من غل إخوانا على سرر متقابلين

۱۲۹۱۔ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابن جرموز جس نے سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا، یا پھر ان کے قتل میں شریک ہوا تھا، نے ایک دن سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی، تو اُس نے اجازت ملنے میں تنگی محسوس کی، جب وہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو کہنے لگا: فلاں فلاں آدمی کو آپ کے پاس آنے کے لیے اجازت مل گئی ہے، مگر مجھے زبیر کے قاتل ہونے کے باوجود اجازت نہیں ملی، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرا منہ مٹی سے بھر جائے، مجھے یقین ہے کہ میں، سیّدنا زبیر اور سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہما قیامت کے دن ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ونزعنا ما في صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين۔ ہم وہ ساری کدورت باہر کھینچ لیں گے جو (دنیا میں) ان کے سینوں میں (مغالطہ کے باعث ایک دوسرے سے) تھی، وہ (جنت میں) بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ (1)

[1292] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا وكيع قال نا بن أبي خالد عن قيس قال رأيت يد طلحة شلاء وقى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم أحد

۱۲۹۲۔ سیّدنا قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن میں نے سیّدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو دیکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتے ہوئے شل ہو چکا تھا۔ (2)

[1293] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا روح قثنا عوف عن الحسن أن طلحة بن عبيد الله باع أرضا له بسبعمائة ألف فبات ليلة عنده ذلك المال فبات أرقا من مخافة ذلك المال حتى أصبح ففرقه

۱۲۹۳۔ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی زمین سات ہزار کے عوض فروخت کی۔ ایک رات وہ مال ان کے پاس رہا تو صبح تک اس سے پریشان رہے پھر صبح ہوتے ہی اس کو تقسیم کر دیا۔ (3)

[1294] حدثنا عبد الله قال نا أبي قثنا هشيم قال أنا إبراهيم بن عبدالرحمن مولى آل طلحة عن موسى بن طلحة أن طلحة ضربت كفه يوم أحد فقال حس فقال له النبي صلى الله عليه وسلم لو قلت بسم الله لرأيت يبن لك بها بيت في الجنة وأنت حي في الدنيا

۱۲۹۴۔ موسیٰ بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اُحد کے دن زخمی ہو گیا تو انہوں نے (بوجہ تکلیف) آواز نکالی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اگر تم ''بسم اللہ'' کہتے تو اپنی آنکھوں سے جنت میں اپنے لیے محل بنتا دیکھتے حالانکہ تم دنیا میں زندہ ہو۔ (4)

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ فان ابراہیم النخعی لم یلق احدا من الصحابۃ؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 113/3

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 82/7؛ سنن ابن ماجۃ: 46/1

(3) تحقیق: رجال اسنادہ ثقات غیر ان فیہ تدلیس الحسن؛
تخریج: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 89/1؛ کتاب الزہد لاحمد بن حنبل؛ ص: 145

(4) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 644/5

[1295] حدثنا عبد الله قال نا أبي قثنا بن نمير عن طلحة يعني بن يحيى قال حدثني أبو حبيبة قال جاء عمران بن طلحة إلى علي فقال ها هنا يا بن أخي فأجلسه على طنفسة وقال والله إني لأرجو أن أكون أنا وأبوك كمن قال الله عز وجل ونزعنا ما في صدورهم من غل إخوانا على سرر متقابلين فقال له بن الكواء الله أعدل من ذلك فقام إليه بدرته فضربه فقال أنت لا أم لك وأصحابك ينكرون هذا

۱۲۹۵۔ ابوحبیبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عمران بن طلحہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، انہوں نے کہا: اے بھتیجے! یہاں اس قالین پر بیٹھو اور فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے یقین ہے کہ میں اور آپ کے باپ قیامت دن ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ونزعنا ما في صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين۔ اور ہم وہ ساری کدورت باہر کھینچ لیں گے جو (دنیا میں) ان کے سینوں میں (مغالطہ کے باعث ایک دوسرے سے) تھی، وہ (جنت میں) بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ یہ سن کر ابن الکواء نامی شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ انصاف کرنے والا ہے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنا درہ اٹھا کر اس کو مارا اور فرمایا: تیری ماں نہ رہے، کیا تم اور تمہارے ساتھی اس کا انکار کرتے ہیں؟ (1)

[1296] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قال نا موسى بن عبد الله من ولد طلحة قال سمعت موسى بن طلحة يقول جرح طلحة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بضعا وعشرين جراحة

۱۲۹۶۔ موسیٰ بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیس سے زیادہ زخم آئے تھے۔ (2)

[1297] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن طلحة بن يحيى عن عيسى بن طلحة عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم مر عليه طلحة فقال هذا ممن قضى نحبه

۱۲۹۷۔ عیسیٰ بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے سیّدنا طلحہ گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنا عہد پورا کیا ہے۔ (3)

[1298] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو معاوية قثنا أبو مالك الأشجعي عن أبي حبيبة مولى طلحة قال دخل عمران بن طلحة على علي بعد ما فرغ من أصحاب الجمل قال فرحب به وقال إني لأرجو أن يجعلني الله وأباك من الذين قال الله عز وجل إخوانا على سرر متقابلين قال ورجلان جالسان على ناحية البساط فقالا الله عز وجل أعدل من ذلك تقتلهم بالأمس وتكونون إخوانا في الجنة قال علي قوما أبعد أرض وأسحقها فمن هو إذا لم أكن أنا وطلحة قال ثم قال لعمران كيف أهلك من بقي من أمهات أولاد أبيك أما أنا لم نقبض أرضكم هذه السنين ونحن نريد أن نأخذها إنما أخذناها مخافة أن ينتهبها الناس يا فلان اذهب معه إلى بن قرظة فمره فليدفع إليه أرضه وغلة هذه السنين يا بن أخ جئنا في الحاجة إذا كانت لك

۱۲۹۸۔ ابوحبیبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عمران بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس جنگ جمل کے بعد آئے، انہوں نے ان کو خوش آمدید کہا اور فرمایا: مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کے باپ کو قیامت دن ان لوگوں میں سے بنائے گا جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ونزعنا ما في صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين۔ اور ہم وہ ساری

---

(1) تحقیق: ابوحبیبۃ مولیٰ طلحۃ ذکرہ البخاری فی الکنیٰ وسکت عنہ والباقون ثقات؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 224/3

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مکارم الاخلاق لعبداللہ القرشی: 58/1

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف لانہ مرسل ولہ شاہدان صحیحان؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 218/3؛ سنن الترمذی: 644/5

کدورت باہر کھینچ لیں گے جو (دنیا میں) ان کے سینوں میں (مغالطہ کے باعث ایک دوسرے سے) تھی، وہ (جنت میں) بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ یہ سن کر دو آدمیوں نے کہا، جو قالین کے ایک جانب بیٹھ ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ انصاف کرنے والا ہے، کل آپ نے ان کو شہید کر دیا اور آج ان کے بارے میں جنت میں بھائی بھائی ہونے کا کہہ رہے ہیں تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم دونوں یہاں سے اٹھو اور دفعہ ہو جاؤ، کسی دور علاقے میں جا کر زندگی بسر کرو۔ اس سے مراد میں اور سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نہیں تو پھر اور کون ہو سکتا ہے؟ پھر عمران بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا: تمہارا اور باقی اہل خانہ کا کیا حال ہے؟ خبردار ہم تمہاری زمین پر ان سالوں میں قبضہ نہیں کرتے، لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ سے اس خدشہ کے پیش نظر زمین کو لے لیں کہ کہیں برے لوگ تم سے چھین نہ لیں، پھر ایک شخص سے فرمایا: اے فلاں! تم ان کے ساتھ ابن قرظہ کے پاس جاؤ، ان سے کہو کہ زمین غلہ سمیت واپس کر دے اور عمران سے کہا: اے بھتیجے! اگر تجھے کسی چیز کی ضرورت ہو تو میرے پاس آنا۔ (1)

[1299] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قال حدثني سفيان عن منصور عن إبراهيم وجعفر عن أبيه قالا جاء بن جرموز قاتل الزبير يستأذن على علي فحجبه طويلا ثم أذن له فقال أما أهل البلاء فتجفوهم فقال علي بفيك التراب إني لأرجو أن أكون أنا وطلحة والزبير ممن قال الله عز وجل ونزعنا في صدورهم من غل إخوانا على سرر متقابلين

۱۲۹۹۔ جعفر رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیّدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے قاتل ابن جرموز نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر اجازت طلب کی تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کو کافی دیر تک روکے رکھا پھر اجازت دی، اس نے کہا: مصیبت زدہ لوگوں پر آپ ظلم کرتے ہیں تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرا منہ مٹی سے بھر جائے میں امید کرتا ہوں کہ میں، سیّدنا طلحہ اور سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہما قیامت کے دن ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ونزعنا ما في صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين۔ اور ہم وہ ساری کدورت باہر کھینچ لیں گے جو (دنیا میں) ان کے سینوں میں (مغالطہ کے باعث ایک دوسرے سے) تھی، وہ (جنت میں) بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ (2)

[1300] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قثنا أبان بن عبد الله البجلي عن نعيم بن أبي هند عن ربعي بن حراش قال قال علي إني لأرجو أن أكون أنا والزبير وطلحة ممن قال الله عز وجل ونزعنا ما في صدورهم من غل إخوانا على سرر متقابلين قال فقام رجل من همدان فقال الله أعدل من ذلك يا أمير المؤمنين قال فصاح به علي صيحة إن القصر يدهده لها ثم قال من هم إذا لم نكن نحن هم

۱۳۰۰۔ ربعی بن حراش رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ میں، سیّدنا زبیر اور سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہما قیامت کے دن ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کے بارے میں اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ونزعنا ما في صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين۔ اور ہم وہ ساری کدورت باہر کھینچ لیں گے جو (دنیا میں) ان کے

---

(1) تحقیق: ابو حبیبہ لم اجد من وثقہ؛

تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/224؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/376؛ قال الحاکم: صحیح الاسناد ووافقہ الذہبی فی تلخیصہ

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین لم یسمع علیا؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1291

سینوں میں (مغالطہ کے باعث ایک دوسرے سے) تھی، وہ (جنت میں) بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ ایک ہمدانی شخص نے کھڑے ہو کر کہا: امیر المومنین! اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عدل کرنے والا ہے، یہ سن کر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے گرج دار آواز نکالی، جس سے محل گونج اُٹھا اور فرمایا: اگر وہ لوگ ہم نہیں ہیں تو کون ہوں گے۔ [1]

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/225؛ جامع البیان فی ای القرآن للطبری: 14/25

فضائل سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

[1301] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال أنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن أيوب عن عائشة بنت سعد قالت أنا بنت المهاجر الذي فداه رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم أحد بالأبوين

۱۳۰۱۔ عائشہ بنت سعد رحمہا اللہ سے روایت ہے کہ میں اس مہاجر شخص کی بیٹی ہوں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن اپنے والدین کو قربان کیا۔ ❶

[1302] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا يحيى بن سعيد قثنا يحيى قال سمعت سعيد بن المسيب يقول سمعت سعدا يقول جمع لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أبويه يوم أحد

۱۳۰۲۔ سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن میرے لئے اپنے والدین کو جمع کیا تھا۔(یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا تھا: سعد! تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں) ❷

[1303] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا يوسف بن يعقوب بن أبي سلمة الماجشون عن أبيه عن عائشة بنت سعد بن أبي وقاص قالت لقد مكث أبي يوما إلى الليل وأن له لثلث الإسلام

۱۳۰۳۔ عائشہ بنت سعد رحمہا اللہ سے روایت ہے کہ میرے والد کا ایک دن رات تک اسلام میں گزارنا وہ ان کے لیے ثلث اسلام کے برابر ہے۔ ❸

[1304] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يعقوب بن إبراهيم قثنا أبي عن أبيه عن عبد الله بن شداد قال سمعت عليا يقول ما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يجمع أباه وأمه لأحد غير سعد بن أبي وقاص فإني سمعته يوم أحد يقول إرم يا سعد فداك أبي وأمي

۱۳۰۴۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی صحابی کے لیے اپنے والدین کو جمع نہیں فرمایا، میں نے اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: سعد! تیر چلاؤ تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ ❹

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مصنف عبدالرزاق: 336/11

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 358/13/7؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 695/2

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 83/7؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 92/1

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 93/6؛ صحیح مسلم: 1876/4؛ سنن الترمذی: 650/5

[1305] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد بن هارون قال أنا يحيى قال سمعت عبد الله بن عامر بن ربيعة يحدث أن عائشة كانت تحدث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سهر ذات ليلة وهي إلى جنبه قالت فقلت ما شأنك يا رسول الله قال فقال ليت رجلا صالحا من أصحابي يحرسني الليلة قالت فبينا أنا على ذلك إذ سمعت صوت السلاح فقال من هذا فقال سعد بن مالك قال ما جاء بك قال جئت لأحرسك يا رسول الله قالت فسمعت غطيط رسول الله صلى الله عليه وسلم في نومه

۱۳۰۵۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جاگتے رہے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیابات ہے؟ فرمایا: کاش آج میرے صحابہ میں سے کوئی نیک انسان میری حفاظت کرتا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پس اچانک میں نے ہتھیار کی آواز سنی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون؟ عرض کیا: سعد بن مالک، فرمایا: سعد! کیوں آئے ہو؟ کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کی حفاظت کی خاطر آیا ہوں، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کی نیند کی آواز سنی۔ (1)

[1306] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا إسماعيل قال أنا أيوب قال سمعت عائشة بنت سعد تقول أبي والله الذي جمع له رسول الله صلى الله عليه وسلم الأبوين يوم أحد

۱۳۰۶۔ عائشہ بنت سعد رحمہا اللہ سے روایت ہے کہ میرے باپ فرمارہے تھے: اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن میرے لئے اپنے والدین کو جمع کیا تھا۔ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا تھا: سعد! تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں) (2)

[1307] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن سعيد قثنا إسماعيل قثنا قيس قال سمعت سعد بن مالك يقول إني لأول العرب رمى بسهم في سبيل الله ولقد رأيتنا نغزوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وما لنا طعام نأكله إلا ورق الحبلة وهذا السمر حتى أن أحدنا يضع كما تضع الشاة ما له خلط ثم أصبحت بنو أسد يعزروني على الدين لقد خبت إذا وضل عملي

۱۳۰۷۔ قیس بن سعد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے: میں پہلا عربی ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا ہے، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں جاتے، ہمارے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں ہوتا تو ہم کیکر درخت کے پتے کھاتے تھے، یہاں تک کہ ہمارا براز بھی بکری کی مینگنیوں کی طرح خشک ہوتا، مگراب وقت یہ آگیا ہے کہ بنواسد مجھے دین کے بارے میں ملامت کرتے ہیں، تب تو یقیناً میں خسارے میں ہوں اور میرا عمل ضائع ہوگا۔ (3)

[1308] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى عن إسماعيل قثنا قيس قال أخبرت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لسعد اللهم استجب له إذا دعاك

۱۳۰۸۔ قیس بن سعد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کے لیے یہ دعا فرمائی تھی: اے اللہ! اس کی دعا قبول فرما جب بھی دعا مانگے۔ (4)

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 81/6؛ صحیح مسلم: 1875/4؛ مسند الامام احمد: 141/6

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 141/3

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 83/7؛ صحیح مسلم: 2277/4؛ سنن الترمذی: 582/5

(4) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 649/5؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 499/3

[1309] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو سعيد قثنا عبد الله بن جعفر قثنا إسماعيل بن محمد عن عامر بن سعد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم أحد انتلوا سعدا اللهم ارم له ارم فداك أبي وأمي

۱۳۰۹۔ عامر بن سعد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن فرمایا: سعد کو تیر نکال کر دو پھر دعا فرمائی: اے اللہ! سعد کی تیراندازی درست فرما، سعد! تیر مارو تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ ❶

[1310] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو سعيد قثنا عبد الله بن جعفر قثنا إسماعيل بن محمد بن عامر بن سعد قال قال سعد لقد شهدت بدرا وما في وجهي غير شعرة واحدة أمسها بيدي ثم أكثر الله لي بعد اللحي

۱۳۱۰۔ عامر بن سعد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں بدر کی جنگ میں شریک تھا اس وقت میرے چہرے پر صرف ایک بال تھا جسے میں اپنے ہاتھ سے چھوا کرتا تھا، اس کے بعد اللہ نے میری ڈاڑھی کو زیادہ کر دیا۔ ❷

[1311] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن شعبة وعبدالرحمن قال نا شعبة عن يحيى بن حصين قال عبدالرحمن قال سمعت طارق بن شهاب قال وكان بين خالد بن الوليد وبين سعد كلام وقال فتناول رجل خالدا قال عبدالرحمن عند سعد قال فقال سعد أن ما بيننا لم يبلغ ديننا

۱۳۱۱۔ طارق بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا خالد بن ولید اور سیّدنا سعد رضی اللہ عنہما کے درمیان کچھ تلخ کلامی ہوئی، کسی آدمی نے سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کے سامنے سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو برا کہا تو سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے درمیان جو کچھ ہے اس سے ہمارے دین کو نقصان نہیں ہو رہا۔ ❸

[1312] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى عن مجالد قثنا عامر عن جابر قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فجاء سعد فقال هذا خالي

۱۳۱۲۔ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ آئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں۔ ❹

[1313] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن إسماعيل عن قيس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **اتقوا** دعوات سعد

۱۳۱۳۔ اسماعیل بن قیس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سعد کی بددعا سے بچو۔ ❺

[1314] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قال حدثني سفيان عن سعد بن إبراهيم **عن عبد الله بن شداد** عن علي قال ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفدي أحدا بأبويه إلا سعد بن مالك فإني **سمعته يقول له يوم أحد** ارم سعد فداك

---

❶ تحقیق: مرسل والحدیث صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 358/7

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 142/3؛ کتاب الزہد لاحمد بن حنبل؛ **ص: 31**

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 94/1

❹ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 37/3؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: **498/3**

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانہ مرسل؛ تخریج: کتاب العلل لابن ابی حاتم: 356/2

أبي وأمي

۱۳۱۴۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی صحابی کے لیے اپنے والدین کو قربان نہیں کیا کہ میں نے اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: اے سعد! تیر چلاؤ تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ ❶

[1315] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قثنا إسماعيل عن قيس قال سمعت سعدا يقول إني لأول رجل من العرب رمى بسهم في سبيل الله

۱۳۱۵۔ اسماعیل بن قیس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا سیّدنا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: میں وہ پہلا عربی ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا۔ ❷

[1316] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة عن عاصم الأحول قال سمعت أبا عثمان قال سمعت سعدا وهو أول من رمى بسهم في سبيل الله

۱۳۱۶۔ ابوعثمان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا سیّدنا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: میں وہ پہلا عربی ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا۔ ❸

[1317] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا معاوية بن عمرو قثنا زائدة عن سليمان الأعمش عن أبي خالد الوالبي عن جابر بن سمرة قال أول من رمى بسهم في سبيل الله سعد

۱۳۱۷۔ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے پہلے اللہ کی راہ میں سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ نے تیر پھینکا۔ ❹

[1318] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا معاوية قال نا زائدة عن الأعمش عن إبراهيم عن عبد الله قال كنت أنا وسعد وعمير بن مالك في حجفة واحدة وإن سعدا ليقاتل في يوم بدر قتال الفارس في الرجال

۱۳۱۸۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں، سیّدنا سعد اور سیّدنا عمیر بن مالک بدر کے دن ایک ڈھال پر تھے اور ہم میں سے سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ بہادر شہسوار کی طرح لڑ رہے تھے۔ ❺

[1319] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو معاوية قثنا الأعمش عن إبراهيم قال قال عبد الله لقد رأيت سعدا يقاتل يوم بدر قتال الفارس في الرجال

۱۳۱۹۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غزوۂ بدر کے دن میں نے دیکھا، سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ بہادر شہسوار کی طرح لڑ رہے تھے۔ ❻

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1304

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 140/3؛ الاستیعاب لابن عبدالبر: 21/2

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 141/3؛ مسند الامام احمد: 174/1

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 498/3

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 140/3

❻ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 141/3

[1320] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا مكي بن إبراهيم قثنا هاشم عن سعيد بن المسيب عن سعد بن أبي وقاص أنه قال ما أسلم أحد إلا في اليوم الذي أسلمت ولقد مكثت سبع ليال ثلث الإسلام

۱۳۲۰۔ سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابھی کوئی بھی اسلام نہیں لایا تھا مگر اس دن جس دن میں اسلام لایا تھا میں نے اسلام میں سات راتیں گزاری تھیں اور میں تیسرا مسلمان تھا۔ (۱)

[1321] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا بهز قال نا حماد عن سماك عن مصعب بن سعد قال كان رأس أبي في حجري وهو يقضي فبكيت فدمعت عيني عليه فنظر إلي فقال ما يبكيك أي بني قلت لمكانك وما أرى بك قال فلا تبك علي فإن الله عز وجل لا يعذبني أبدا واني لمن أهل الجنة إن الله عز وجل يدين المؤمنين يوم القيامة لحسناتهم وأما الكافرون فيخفف عنهم بحسناتهم ما عملوا لله عز وجل فإذا نفدت قال ليطلب كل عامل ثواب عمله ممن عمله له

۱۳۲۱۔ مصعب بن سعد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میرے والد بیمار تھے اور ان کا سر میری گود میں تھا میں ان کی حالت دیکھ کر رونے لگا، کہنے لگے: بیٹا کیوں رو رہے ہو؟ میں نے کہا: آپ کی حالت کی وجہ سے، انہوں نے فرمایا: مجھ پر مت رونا، میں جنتی ہوں، اللہ تعالیٰ مجھے کبھی عذاب نہیں دے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ مومنین کو نیکیوں کا پورا بدلہ دیتا ہے اور کافروں کے لیے ان کی حسنات کی وجہ سے عذاب میں تخفیف کرتا ہے، جب ان کی نیکیاں ختم ہو جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر عمل کرنے والا اپنے عمل کا بدلہ مانگے، اس سے جس کے لیے اس نے عمل کیا ہے۔ (۲)

(۱) تحقیق: اسنادہ صحیح، تخریج: صحیح البخاری: 83/7

(۲) تحقیق: اسنادہ حسن، تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 147/3

فضائل جگر گوشۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیّدہ فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا

[1322] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا يعقوب نا أبي عن أبيه أن عروة بن الزبير حدثه عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا فاطمة ابنته فسارها فبكت ثم سارها فضحكت فقالت عائشة فقلت لفاطمة ما هذا الذي سارك به رسول الله صلى الله عليه وسلم فبكيت ثم سارك فضحكت قالت سارني فأخبرني بموته فبكيت ثم سارني فأخبرني أني أول من يتبعه من أهله فضحكت

۱۳۲۲۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلا کر ان سے کچھ سرگوشی فرمائی تو وہ رو پڑیں۔ پھر کوئی سرگوشی فرمائی تو وہ مسکرا پڑیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے وہ کون سی سرگوشی کی تھی کہ آپ رو پڑیں، پھر کوئی سرگوشی کی تو آپ ہنس پڑیں، انہوں نے کہا: (پہلی مرتبہ) سرگوشی کرتے ہوئے اپنی وفات کی خبر دی، تو میں رو پڑی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا: میرے اہلِ بیت میں سب سے پہلے مجھ سے ملاقات کرلو گی تو میں مسکرا پڑی۔ ❶

[1323] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا يحيى بن زكريا قال أخبرني أبي عن الشعبي قال خطب علي عليه السلام بنت أبي جهل إلى عمها الحارث بن هشام فاستشار النبي صلى الله عليه وسلم فيها فقال أعن حسبها تسألني قال علي قد أعلم ما حسبها ولكن أتأمرني بها فقال لا فاطمة مضغة مني ولا أحب أن تحزن أو تجزع فقال علي عليه السلام لا آتي شيئا تكرهه

۱۳۲۳۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشورہ مانگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا اس کے نسب کے بارے میں پوچھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: نسب میں جانتا ہوں لیکن ان سے شادی کے بارے میں پوچھتا ہوں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں! فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، مجھے یہ پسند نہیں کہ ان کو تکلیف پہنچ جائے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی وہ کام نہیں کرتا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند نہ ہو۔ ❷

[1324] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا يزيد قال أنا إسماعيل عن أبي حنظلة أنه أخبره رجل من أهل مكة أن عليا خطب ابنة أبي جهل فقال له أهلها لا نزوجك على ابنة رسول الله فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إنما فاطمة بضعة مني فمن آذاها فقد آذني

۱۳۲۴۔ اہل مکہ کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا تو ان کے گھر والوں نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی کی موجودگی میں آپ کی (دوسری) شادی نہیں کریں گے تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 78/7؛ صحیح مسلم: 1904/4؛ سنن الترمذی: 700/5

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 158/3

کو یہ بات پہنچی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، جس نے فاطمہ کو تکلیف دی گویا اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ ❶

[1325] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عبد الرزاق أنا معمر عن قتادة عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال حسبك من نساء العالمين مريم ابنة عمران وخديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد وآسية امرأة فرعون

۱۳۲۵۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجھے جہان کی عورتوں میں سے چار عورتیں (مقام و مرتبے کے لحاظ سے) کافی ہیں: مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور آسیہ فرعون کی بیوی۔ ❷

[1326] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا سفيان عن عمرو عن محمد بن علي أن عليا عليه السلام أراد أن ينكح ابنة أبي جهل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر أن عليا أراد أن ينكح العوراء بنت أبي جهل ولم يكن ذلك له أن يجمع بين ابنة عدو الله وبين ابنة رسول الله وإنما فاطمة مضغه مني

۱۳۲۶۔ محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا، تو نبی کریم ﷺ نے برسر منبر فرمایا: بلاشبہ علی نے عوراء بنت ابو جہل سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا ہے، مگر یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ بنت رسول اللہ (ﷺ) اور بنت عدو اللہ (اللہ کے دشمن) کو ایک جگہ جمع ہو۔ بے شک فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے۔ ❸

[1327] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا إسماعيل بن إبراهيم قال أنا أيوب عن عبد الله بن أبي مليكة عن عبد الله بن الزبير أن عليا ذكر ابنة أبي جهل فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال إنما فاطمة بضعة مني يؤذيني ما آذاها وينصبني ما أنصبها

۱۳۲۷۔ سیّدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا تو جب رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، جس نے فاطمہ کو تکلیف دی گویا اس نے مجھے تکلیف دی اور اس نے مجھے دکھ پہنچایا جس نے ان کو دکھ پہنچایا۔ ❹

[1328] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا هاشم بن القاسم قثنا الليث قال حدثني عبد الله بن عبيد الله بن أبي مليكة عن المسور بن مخرمة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر يقول أن بني هشام بن المغيرة استأذنوني في أن ينكحوا ابنتهم علي بن أبي طالب فلا آذن لهم ثم قال لا آذن ثم لا آذن ثم قال لا آذن فإنما ابنتي مني يريبني ما أرابها ويؤذيني ما آذاها

۱۳۲۸۔ سیّدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ برسر منبر فرما رہے تھے: بلاشبہ بنی ہشام نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی سے کرائیں مگر میں کبھی بھی انہیں اجازت نہیں دیتا، بلاشبہ میں اجازت نہیں دیتا، میں قطعاً اجازت نہیں دیتا، کیونکہ فاطمہ میری بیٹی ہے اور مجھ سے ہیں۔ مجھے وہ چیز تکلیف دیتی ہے جو اس کو تکلیف دیتی ہے۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف ابو حنظلۃ لم اجدہ من وثقہ؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 159/3

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح لغیرہ قتادۃ مدلس لکن تابعہ الزہری؛ تخریج: سنن الترمذی: 702/5؛ مسند الامام احمد: 135/3

❸ تحقیق: اسنادہ مرسل محمد بن علی ہو ابن الحنفیۃ لم یسند عن علی؛ تخریج: الشریعۃ للآجری، ح: 1612

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 698/5؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 159/3

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 327/9؛ صحیح مسلم: 1902/4؛ سنن ابی داود: 226/2

[1329] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا أبو اليمان قال أنا شعيب عن الزهري قال أخبرني علي بن حسين أن المسور بن مخرمة أخبره أن علي بن أبي طالب خطب ابنة أبي جهل وعنده فاطمة بنت النبي صلى الله عليه وسلم يعني فلما سمعت بذلك فاطمة أتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت له أن قومك يتحدثون أنك لا تغضب لبناتك وهذا علي ناكحا ابنة أبي جهل قال المسور فقام النبي صلى الله عليه وسلم فسمعته حين تشهد ثم قال أما بعد فإني انكحت أبا العاص بن الربيع فحدثني فصدقني وإن فاطمة بنت محمد مضغة مني وأنا أكره أن يفتنوها وإنها والله لا تجتمع ابنة رسول الله وابنة عدو الله عند رجل واحد أبدا قال فنزل علي عن الخطبة

۱۳۲۹۔ ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کے پاس موجود تھیں، جب یہ بات سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سنی، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگیں: آپ کی قوم آپ کے بارے میں باتیں کرتی ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لیے غصہ نہیں کرتے ہیں، یہ علی ہیں جنھوں نے ابوجہل کی بیٹی کو پیغام نکاح بھیج دیا ہے، سیّدنا مسور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے میں نے تشہد پڑھتے ہوئے سنا، امابعد! میں نے ابوالعاص بن ربیع کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کی، انہوں نے اسے سچ کر دکھلایا پھر فرمایا: بلاشبہ فاطمہ تو میرے جگر کا ٹکڑا ہے، مجھے یہ پسند نہیں کہ وہ فتنے میں پڑ جائے، اللہ کی قسم! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی بھی ایک شخص کے عقد میں جمع نہیں ہوسکتیں، اس پر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے پیغام نکاح کو چھوڑ دیا۔ [1]

[1330] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال أنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن الزهري عن عروة وعن أيوب عن بن أبي مليكة أن علي بن أبي طالب خطب ابنة أبي جهل حتى وعد النكاح فبلغ ذلك فاطمة رضى الله تعالى عنها فقالت لأبيها صلى الله عليه وسلم يزعم الناس أنك لا تغضب لبناتك وهذا أبو حسن قد خطب ابنة أبي جهل وقد وعد النكاح فقام النبي صلى الله عليه وسلم خطيبا فحمد الله وأثنى عليه بما هو أهله ثم ذكر أبا العاص بن الربيع وأثنى عليه في صهره ثم قال إنما فاطمة مضغة مني وانما أخشى أن يفتنوها ووالله لا تجتمع ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وابنة عدو الله تحت رجل قال فسكت علي عن ذلك النكاح وتركه

۱۳۳۰۔ سیّدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا، یہاں تک کہ انہوں نے نکاح کا وعدہ کرلیا، اس بات کی خبر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ملی، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگیں: لوگوں کا گمان ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لیے غصہ نہیں کرتے ہو، یہ ابوالحسن ہیں جس نے ابوجہل کی بیٹی کو پیغام نکاح بھیجا ہے، انہوں نے نکاح کا وعدہ بھی کرلیا ہے، یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیتے ہوئے کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد وثنا بیان کی جو اس ذات کے لائق ہے، پھر ابوالعاص بن ربیع کا تذکرہ کیا اور اس کے سسرالی رشتے کی تعریف کی، پھر فرمایا: فاطمہ تو میرے جگر کا ٹکڑا ہے، مجھے خدشہ ہے کہ وہ فتنے میں پڑ جائے گی، اللہ کی قسم! اللہ کے رسول اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی بھی ایک شخص کے عقد میں جمع نہیں ہوسکتیں، اس پر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے خاموشی اختیار کرتے ہوئے پیغام نکاح کو چھوڑ دیا۔ [2]

[1331] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عثمان بن محمد وسمعته أنا من عثمان نا جرير عن يزيد عن عبدالرحمن بن أبي

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 85/7؛ صحیح مسلم: 1903/4؛ سنن ابی داود: 225/2

[2] تحقیق: اسنادہ مرسل ورجالہ ثقات؛ تخریج: سنن ابی داود: 226/2

نعم عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة سيدة نساء أهل الجنة إلا ما كان من مريم بنت عمران

۱۳۳۱۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مریم بنت عمران کے علاوہ فاطمہ تمام جنتی عورتوں کی سردار ہے۔ ❶

[1332] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم قال حسبك من نساء العالمين مريم بنت عمران وخديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد عليها السلام

۱۳۳۲۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے جہان کی عورتوں میں سے (مقام ومرتبے کے لحاظ سے) مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافی ہیں۔ ❷

[1333] حدثنا عبد الله بن أحمد قال حدثني أبي نا أبو سعيد مولى بني هاشم نا عبد الله بن جعفر قال حدثتنا أم بكر بنت المسور بن مخرمة عن عبيد الله بن أبي رافع عن المسور أنه بعث إليه حسن بن حسن يخطب ابنة له فقال له قل له فليأتني في العتمة قال فلقيه فحمد الله المسور وأثنى عليه وقال أما بعد أما والله ما من نسب ولا سبب ولا صهر أحب إلي من نسبكم وصهركم ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فاطمة مضغة مني يقبضني ما قبضها ويبسطني ما بسطها وإن الأسباب يوم القيامة تنقطع غير نسبي وصهري وعندك ابنتها لو زوجتك لقبضها ذلك فانطلق عاذرا له

۱۳۳۳۔ سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسن بن حسن رحمہ اللہ نے مجھ سے میری بیٹی کا رشتہ مانگا تو میں نے کہا کہ آج رات مجھے ملو جب رات کو وہ آئے تو مسور نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور کہا: اللہ کی قسم! سب سے بہتر نسب تمہارا ہے، سب سے زیادہ سسرالی رشتہ مجھے آپ کے ہاں پسند ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے مجھے وہ چیز تکلیف دیتی ہے جو اس کو تکلیف دیتی ہے مجھے اس چیز سے خوشی ہوتی ہے جس سے اس کو خوشی ہوتی ہے اور تمام رشتے قیامت کے دن ختم ہو جائیں گے مگر ہمارا رشتہ (اہل بیت) باقی رہے گا اور اے حسن! تمہارے پاس فاطمہ کی بیٹی ہے اگر میں اپنی بیٹی کا تم سے رشتہ کرادوں تو ان کو تکلیف ہوگی، اس لیے میں معذرت کرتا ہوں۔ ❸

[1334] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا وهب بن جرير نا أبي قال سمعت النعمان يحدث عن الزهري عن علي بن الحسين عن المسور بن مخرمة أن عليا عليه السلام خطب ابنة أبي جهل فوعد بالنكاح فأتت فاطمة النبي صلى الله عليه وسلم فقالت أن قومك يتحدثون أنك لا تغضب لبناتك وأن عليا قد خطب ابنة أبي جهل فقام النبي صلى الله عليه وسلم فحمد الله وأثنى عليه وقال إنما فاطمة بضعة مني وإني أكره أن يفتنوها وذكر أبا العاص بن الربيع فأكثر الثناء وقال لا يجمع الله بين ابنة نبي الله وبنت عدو الله فرفض علي ذلك

۱۳۳۴۔ سیدنا مسور بن مخرمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا، انہوں نے نکاح کا وعدہ بھی کر لیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگیں: آپ کی قوم آپ کے بارے میں باتیں کرتی ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لیے غصہ نہیں کرتے ہیں، یقیناً علی نے ابوجہل کی بیٹی کو پیغام نکاح بھیجا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: بلاشبہ فاطمہ تو میرے جگر کا ٹکڑا ہے، مجھے یہ پسند نہیں کہ وہ فتنے میں پڑ جائے

❶ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ یزید بن ابی زیاد ضعیف لکن تابعہ منصور بن ابی الاسود عند الحاکم؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 154/3

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 157/3

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 158/3؛ مسند الامام احمد: 323/4

پھر ابوالعاص بن ربیع کا تذکرہ کیا اور ان کے سسرالی رشتے کی بہت تعریف کی، مزید فرمایا: اللہ تعالیٰ رسول اللہ (ﷺ) اور عدو اللہ کی بیٹی کو جمع نہیں کرے گا، اس پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پیغام نکاح کو چھوڑ دیا۔ ❶

[1335] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا يعقوب يعني بن إبراهيم نا أبي عن الوليد بن كثير قال حدثني محمد بن عمرو بن حلحلة الدولي أن بن شهاب حدثه أن علي بن حسين حدثه أنهم حين قدموا المدينة من عند يزيد بن معاوية مقتل حسين بن علي لقيه المسور بن مخرمة فقال هل لك من حاجة تأمرني بها قال فقلت له لا قال له هل أنت معطي سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم فإني أخاف أن يغلبك القوم عليه وأيم الله لئن أعطيته لا يخلص إليه أبدا حتى تبلغ نفسي أن علي بن أبي طالب خطب بنت أبي جهل على فاطمة فسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يخطب الناس في ذلك على منبره هذا وأنا يومئذ محتلم فقال إن فاطمة بضعة مني وأنا أخاف أن تفتن في دينها وقال ثم ذكر صهرا له من بني عبد شمس فأثنى عليه في مصاهرته إياه فأحسن قال حدثني فصدقني ووعدني فوفا لي واني لست أحرم حلالا ولا أحل حراما ولكن والله لا تجتمع ابنة رسول الله وابنة عدو الله مكانا واحدا أبدا

۱۳۳۵۔ ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ علی بن حسین رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ جب وہ یزید بن معاویہ کے پاس سے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کے بعد واپس مدینہ آئے تو ان کی ملاقات سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے کہا: کوئی ضرورت ہو تو مجھے حکم فرمانا؟ میں نے ان سے کہا: نہیں! انہوں نے کہا: کیا تم مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار دو گے؟ کیونکہ اللہ کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ یہ قوم اِس تلوار کے لیے آپ پر غالب آئے گی، اللہ کی قسم! اگر آپ نے ان کے حوالے کی تو کبھی بھی اس تک نہیں پہنچو گے، یہاں تک کہ میری جان پہنچے گی۔ یقیناً جب سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں ابوجہل کی بیٹی کو پیغام نکاح بھیجا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے دوران خطبہ اپنے منبر پر لوگوں کو یہ فرماتے ہوئے سنا، اس وقت میں بالغ تھا، یقیناً فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، مجھے خدشہ ہے کہ وہ اپنے دین میں فتنے کا شکار ہو جائے گی۔

راوی امام زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: پھر آپ نے بنو عبد شمس کے ساتھ اپنے سسرالی رشتہ کا تذکرہ فرمایا، اپنے اس سسرالی رشتے میں ان کی بہت اچھی تعریف کی تو فرمایا: انہوں نے جب بھی مجھ سے بات کی تو سچ کہی اور وعدہ کیا تو پورا کیا اور میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں کرتا، لیکن اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور عدو اللہ کی بیٹی کبھی بھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ ❷

[1336] قال أبو عبدالرحمن وجدت في كتاب أبي بخط يده نا سعد بن إبراهيم بن سعد ويعقوب بن إبراهيم قالا نا أبي عن صالح قال فقال قالت عائشة لفاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أبشرك أني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سيدات النساء أهل الجنة أربع مريم بنت عمران وفاطمة بنت رسول الله وخديجة بنت خويلد وآسية امرأة فرعون وقال يعقوب ابنة مزاحم

۱۳۳۶۔ صالح رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: خبردار! میں تم کو یہ خوشخبری دیتی ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: جنت کی سردار چار عورتیں ہیں: مریم

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف النعمان وھو الراشد الجزری؛ تخریج: مسند الامام احمد: 4/326

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 6/212؛ صحیح مسلم: 4/1903؛ سنن ابی داود: 2/225

بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرعون کی بیوی آسیہ۔

یعقوب بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا مزاحم کی بیٹی تھیں۔ ❶

[1337] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عبد الرزاق قال أنا معمر عن قتادة عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال حسبك من نساء العالمين مريم بنت عمران وخديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد وآسية امرأة فرعون

۱۳۳۷۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تجھے جہان کی عورتوں میں سے چار عورتیں (مقام و مرتبہ کے لحاظ سے) کافی ہیں۔ مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور آسیہ فرعون کی بیوی۔ ❷

[1338] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عبد الرزاق قال أنا معمر عن الزهري قال أخبرني أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم قال حسبك من نساء العالمين فذكر مثله سواء

۱۳۳۸۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تجھے جہان کی عورتوں میں سے چار عورتیں (مقام و مرتبہ کے لحاظ سے) کافی ہیں۔ پھر آگے باقی روایت کو بیان کیا۔ ❸

[1339] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي أنا يونس نا داود بن أبي الفرات عن علباء هو بن أحمر عن عكرمة عن بن عباس قال خط رسول الله صلى الله عليه وسلم في الأرض أربعة خطوط فقال أتدرون ما هذا فقالوا الله ورسوله أعلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفضل نساء أهل الجنة خديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد وذكر باقي الحديث

۱۳۳۹۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین پر چار لکیریں کھینچ کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور رسول بہتر جانتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت کی بہترین عورتیں یہ ہیں: خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پھر آگے باقی روایت کو بیان کیا۔ ❹

[1340] حدثنا إبراهيم بن عبد الله نا حجاج نا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمر بباب فاطمة ستة أشهر إذا خرج إلى صلاة الصبح ويقول الصلاة الصلاة { إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا }

۱۳۴۰۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی نماز کے لیے نکلتے وقت روزانہ تقریباً چھ (٦) مہینے فاطمہ کے دروازے پر جاتے رہے اور فرماتے: نماز، نماز پھر یہ آیت تلاوت فرماتے: اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے اہل بیت! تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔ ❺

[1341] حدثنا إبراهيم بن عبد الله نا حجاج نا حماد نا علي بن زيد عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأتي بيت فاطمة ست أشهر إذا خرج من صلاة الفجر يقول يا أهل البيت الصلاة الصلاة يا أهل البيت إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس

---

❶ تحقیق: فی ہذا الاسناد سقط والحدیث صحیح من طریق آخر؛ انظر: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 158/3

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 157/3

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 157/3

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 160/3

❺ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ علی بن زید بن جدعان ضعیف لکن تابعہ حمید الطویل؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 158/3

ويطهركم تطهيرا

۱۳۴۱۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز کے لیے نکلتے وقت روزانہ تقریباً چھ(٦) مہینے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر جا کر فرماتے رہے: نماز، نماز پھر یہ آیت تلاوت فرماتے: اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی (ﷺ) کے اہل بیت! تم سے گندگی کو دور کردے اور تمہیں خوب پاک کردے۔ ❶

[1342] حدثنا إبراهيم بن عبد الله نا صالح بن حاتم بن وردان قال حدثني أبي قال حدثني أيوب عن أبي يزيد المديني عن أسماء بنت عميس قال كنت في زفاف فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما أصبحنا جاء النبي صلى الله عليه وسلم إلى الباب فقال يا أم أيمن ادعي لي أخي فقالت هو أخوك وتنكحه قال نعم يا أم أيمن قالت فجاء علي فنضح النبي صلى الله عليه وسلم عليه من الماء ودعا له ثم قال ادعو إلى فاطمة قالت فجاءت تعثر من الحياء فقالت لها رسول الله صلى الله عليه وسلم اسكتي فقد أنكحتك أحب أهل بيتي إلي قالت ونضح النبي صلى الله عليه وسلم عليها من الماء ودعا لها قالت ثم رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأى سوادا بين يديه فقال من هذا فقلت أنا قال أسماء قلت نعم قال أسماء بنت عميس قلت نعم قال جئت في زفاف بنت رسول الله تكرمة له قلت نعم قالت فدعا لي

۱۳۴۲۔ سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شب زفاف ان کے ہاں تھیں، جب صبح ہوئی، رسول اللہ ﷺ دروازے تک آئے اور فرمایا: ام ایمن! میرے بھائی کو بلاؤ، انہوں نے عرض کیا: وہ آپ کا بھائی ہے؟ حالانکہ آپ ﷺ نے ان کو (بیٹی کا) رشتہ دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں اے اُمّ ایمن! اتنے میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ آئے تو نبی کریم ﷺ نے پانی منگوا کر اسے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ پر چھڑکا اور دعا کی، پھر فرمایا: فاطمہ کو بلاؤ وہ بڑی ہی شرم سے آئیں، فرمایا: حوصلہ رکھو، میں نے تمہارا نکاح اپنے خاندان کے اس شخص سے کیا ہے جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے، پھر ان پر بھی پانی چھڑکا اور دعا کی، بعدازاں رسول اللہ ﷺ واپس چلے گئے تو اپنے سامنے کچھ سیاہی سی دیکھی (کیونکہ نماز فجر سے پہلے اندھیرے کا وقت تھا) تو فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں، فرمایا: کیا اسماء ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: کیا اسماء بنت عمیس؟ عرض کیا: جی ہاں! تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کے احترام میں ان کی بیٹی کے زفاف میں ہو؟ عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ! پھر آپ ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی۔ ❷

[1343] حدثنا إبراهيم نا سهل بن بكار نا أبو عوانة عن فراس عن عامر عن مسروق عن عائشة قالت اجتمع نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم عند رسول الله فلم تغادر منهن امرأة فجاءت فاطمة تمشي ما تخطئ مشيتها مشية أبيها صلى الله عليه وسلم فقال مرحبا بابنتي فأقعدها عن يمينه أو عن شماله فسارها بشيء فبكت ثم سارها بشيء فضحكت فقلت لها خصك رسول الله من بيننا بالسرار فتبكين فلما قام قلت لها أخبريني بما سارك قالت ما كنت لأفشي عن رسول الله سره فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت لها أسألك بما لي عليك من حق لما أخبرتيني فقالت أما الآن فنعم قالت سارني فقال إن جبريل عليه السلام كان يعارضني بالقرآن في كل سنة مرة وأنه عارضني العام مرتين ولا أرى ذلك إلى عند اقتراب الأجل فاتقي الله واصبري فنعم السلف أنا لك فبكيت ثم سارني فقال أما ترضين أن تكوني سيدة نساء المؤمنين أو قال نساء هذه الأمة

۱۳۴۳۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم سب (ازواج مطہرات) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھیں، کوئی بھی غیر حاضر نہ تھی، اتنے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پیدل چلتی ہوئی آئیں، اللہ کی قسم! ان کے چلنے کا انداز بالکل ان کے باپ

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ کسابقہ؛ تخریج: تقدم فی سابقہ

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 157/3

جیسا تھا، یہاں تک کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی کو خوش آمدید ہو اور انہیں اپنے دائیں یا بائیں طرف بٹھایا، پھر ان سے کوئی سرگوشی کی تو وہ رونے لگیں، دوبارہ کوئی سرگوشی کی تو وہ مسکرانے لگ گئیں، میں نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے آپ کو ہمارے درمیان راز کی بات کرنے کے لیے منتخب کیا ہے اور آپ رو رہی ہو؟ مجھے بتاؤ، رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا فرمایا تھا؟، کہنے لگیں: میں رسول اللہ ﷺ کا یہ راز فاش نہیں کر سکتی، جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے تو میں نے ان سے دوبارہ کہا: میں آپ کو اس حق کا واسطہ دے کر پوچھتی ہوں، جو میرا آپ پر ہے، (یعنی میں آپ کی سوتیلی ماں ہوں) کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے ساتھ کیا سرگوشی فرمائی تھی؟ وہ کہنے لگیں: ہاں اب میں بتلاتی ہوں، پہلی مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا تھا: میں ہر سال جبرائیل کے ساتھ ایک دفعہ قرآن کا دَور کیا کرتا تھا، مگر اس سال دو مرتبہ دَور کیا ہے، یوں لگتا ہے کہ میرا مقررہ وقت قریب آ پہنچا ہے، پس تم تقویٰ پر قائم رہنا اور صبر کرنا، میں تمہارے لیے اچھا پیشوا ہوں تو میں رونے لگ گئی، پھر مجھ سے سرگوشی کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ یا تم مومنین کی عورتوں یا اس امت کی تمام عورتوں کی سردار ہو۔ ❶

[1344] حدثنا إبراهيم بن عبد الله نا عبد الحميد بن بحر الكوفي عن خالد عن بيان عن الشعبي عن أبي جحيفة عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا كان يوم القيامة قيل يا أهل الجمع غضوا أبصاركم حتى تمر فاطمة بنت رسول الله فتمر وعليها ريطتان خضراوان قال أبو مسلم قال لي أبو قلابة وكان معنا عند عبد الحميد أنه قال حمراوان

۱۳۴۴۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میدان حشر والوں سے کہا جائے گا کہ تم اپنی نگاہیں نیچے کرو کیونکہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ یہاں سے گزرنے والی ہیں پس وہ وہاں سے دو سبز چادریں زیب تن کیے ہوئے گزریں گی۔ ❷

[1345] حدثنا إبراهيم بن عبد الله نا سليمان بن داود نا عباد بن العوام نا هلال بن حباب عن عكرمة عن بن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لفاطمة أنت أول أهلي لحوقا بي

۱۳۴۵۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میرے اہل و عیال میں تم سب سے پہلے مجھے (روز قیامت) ملو گی۔ ❸

[1346] حدثنا العباس بن إبراهيم القراطيسي نا محمد بن إسماعيل الأحمسي نا مفضل بن صالح نا جابر الجعفي عن سليمان بريدة عن أبيه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم قم بنا يا بريدة نعود فاطمة قال فلما أن دخلنا عليها أبصرت أباها ودمعت عيناها قال ما يبكيك يا بنية قالت قلة الطعم وكثرة الهم وشدة السقم قال أما والله لما عند الله خير مما ترغبين إليه يا فاطمة أما ترضين أني زوجتك أقدمهم سلما وأكثرهم علما وأفضلهم حلما والله إن ابنيك لمن شباب أهل الجنة

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 79/11؛ سنن ابن ماجۃ: 518/1

❷ تحقیق: موضوع عبدالحمید بن بحر الکوفی متروک قال الحاکم ہذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین وتعقبہ الذہبی فقال: لا واللہ بل ہو موضوع؛
تخریج: کتاب العلل لابن الجوزی: 261/1؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 161/3

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 157/3

۱۳۴۶۔ سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: بریدہ! اٹھو فاطمہ کی عیادت کرتے ہیں جب ہم ان کے پاس آئے، اپنے والد محترم کو دیکھ کر ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: بیٹی کیوں رو رہی ہو؟ کہنے لگی: کھانا کم ہے، غم زیادہ ہیں اور بیماری شدت اختیار کر گئی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے پاس وہ بہتر چیزیں ہیں جو آپ چاہتی ہیں، فاطمہ! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہارا خاوند پہلا مسلمان، زیادہ علم والا، بردباری میں افضل اور اللہ کی قسم! آپ کے دونوں بیٹے جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ ❶

[1347] حدثنا عبد الله بن أحمد نا محمد بن عباد المكي نا أبو سعيد نا عبد الله بن جعفر عن أم بكر وجعفر عن عبد الله بن أبي رافع عن المسور قال كتب حسن بن حسن إلى المسور يخطب ابنتا له قال له توافيني في العتمة فلقيه فحمد الله المسور وقال ما من سبب ولا نسب ولا صهر أحب إلي من نسبكم وصهركم ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فاطمة شجنة مني يبسطني ما بسطها ويقبضني ما قبضها وأنه ينقطع يوم القيامة الأسباب إلا نسبي وسببي وتحتك ابنتها ولو زوجتك أغضبها ذلك فذهب عاذرا له

۱۳۴۷۔ سیّدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسن بن حسن رحمہ اللہ نے مجھ سے میری بیٹی کا رشتہ مانگا تو میں نے کہا: آج رات مجھے ملو، جب ان سے ملاقات ہوئی تو مسور نے اللہ کی حمد بیان کی اور کہا: کوئی رشتہ داری، نسب اور سسرالی رشتہ مجھے آپ کے نسب اور سسرالی رشتہ سے زیادہ پسند نہیں ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، مجھے اس چیز سے خوشی ہوتی ہے جس سے اس کو خوشی ہوتی ہے، مجھے وہ چیز تکلیف دیتی ہے جو اس کو تکلیف دیتی ہے اور تمام رشتے قیامت کے دن ختم ہو جائیں گے مگر میرا نسب اور رشتہ باقی رہے گا، اے حسن! تمہارے پاس فاطمہ کی بیٹی ہے اگر میں اپنی بیٹی کا تم سے رشتہ کرا دوں تو ان کو غصہ آئے گا، پھر معذرت کرتے ہوئے چلے گئے۔ ❷

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل جابر فانہ متروک متہم ومفضل ضعیف؛
تخریج: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 43/2؛ الاستیعاب لابن عبدالبر: 375/4

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح کلہم من طریق عبداللہ بن جعفر صحح الحاکم اسنادہ ووافقہ الذہبی: تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 154/3

فضائل سیّدنا حسن اور سیّدنا حسین رضی اللہ عنہما

[1348] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي أنا وكيع عن إسماعيل قال سمعت وهبا أبا حجيفة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان الحسن بن علي يشبهه

۱۳۴۸۔ سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا یقیناً سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ ان کے مشابہہ ہیں۔ ❶

[1349] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سفيان قال حدثني عبد الله بن أبي يزيد عن نافع بن جبير عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لحسن اللهم إني أحبه فأحبه وأحب من يحبه

۱۳۴۹۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور ان سے بھی محبت کر جو ان سے محبت کرتے ہیں۔ ❷

[1350] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا تليد بن سليمان نا أو الجحاف عن أبي حازم عن أبي هريرة قال نظر النبي صلى الله عليه وسلم إلى علي والحسن والحسين وفاطمة عليهم السلام فقال أنا حرب لمن حاربكم وسلم لمن سالمكم

۱۳۵۰۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی، سیّدنا حسن، سیدنا حسین اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا اور فرمایا: میں ان سے لڑتا ہوں جو تم سے لڑتے ہیں اور ان سے صلح کرتا ہوں جو تم سے صلح کرتے ہیں۔ ❸

[1351] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا محمد بن عبد الله بن الزبير نا عمر بن سعيد عن بن أبي مليكة قال أخبرني عقبة بن الحارث قال خرجت مع أبي بكر من صلاة العصر بعد وفاة النبي صلى الله عليه وسلم بليال وعلي يمشي إلى جنبه فمر بحسن بن علي يلعب مع غلمان فاحتمله على رقبته وهو يقول وأبيبي شبه النبي ليس شبيبها بعلي قال وعلي يضحك

۱۳۵۱۔ سیّدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے کچھ راتوں بعد میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عصر کے بعد نکلا اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بھی ان کے پہلو میں چل رہے تھے، پس وہ سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے جو کہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے کندھوں پر اُٹھا کر

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 4/307؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 3/11۔10

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 10/332؛ صحیح مسلم: 4/1882؛ سنن ابن ماجۃ: 1/51

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل تلید بن سلیمان؛ تخریج: سنن الترمذی: 5/699؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 3/30

فرمایا: میرے باپ کی قسم! یہ نبی کریم ﷺ کے ہم شکل ہیں، علی کے نہیں اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ مسکرا رہے تھے۔ ❶

[1352] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا يحيى بن سعيد عن التيمي عن أبي عثمان عن أسامة بن زيد قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يأخذني والحسن فيقول اللهم أني أحبهما فأحبهما

۱۳۵۲۔ سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر کہتے: اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔ ❷

[1353] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عدي بن ثابت عن البراء قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم واضعا الحسن بن علي على عاتقه وهو يقول اللهم إني أحبه فأحبه

۱۳۵۳۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ ❸

[1354] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا سفيان عن أبي موسى قال سمعت الحسن قال سمعت أبا بكرة وقال سفيان مرة عن أبي بكرة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر وحسن معه وهو يقبل على الناس مرة وعليه مرة ويقول إن ابنى هذا سيد ولعل الله أن يصلح به بين فئتين من المسلمين

۱۳۵۴۔ سیّدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا، رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ تھے تو رسول اللہ ﷺ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے کبھی سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی طرف اور فرماتے: یہ میرا بیٹا سردار ہے، اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کروائے گا۔ ❹

[1355] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا محمد بن أبي عدي عن ابن عون عن أنس يعني ابن سيرين قال قال الحسن بن علي يوم كلم معاوية: ما بين جابر س وجابلق رجل جده نبي غيري واني رأيت أن أصلح بين أمة محمد صلى الله عليه وسلم وكنت أحقهم بذاك ألا إنا قد بايعنا معاوية ولا أدري لعله فتنة لكم ومتاع إلى حين

۱۳۵۵۔ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا حسن اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان گفتگو ہوئی تو سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے علاوہ جابرس اور جابلق (مشرق و مغرب) کے درمیان کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کا نانا نبی ہو، مگر میں چاہتا ہوں کہ امت محمدیہ کے درمیان صلح ہو جائے، میں اس کا زیادہ حقدار ہوں، خبردار! ہم نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیعت کر لی ہے، اور مجھے نہیں پتہ یہ کام تمہارے لیے ایک مقررہ وقت تک باعثِ آزمائش ہوگا یا فائدہ مند۔ ❺

[1356] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الله بن يزيد نا حيوة قال أخبرني أبو صخر أن يزيد بن عبد الله بن قسيط

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 8/1؛ صحیح البخاری: 95/7؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 168/3

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 205/5؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 39/3

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 661/5؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 20/3

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 307/5؛ سنن الترمذی: 651/5

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مصنف عبدالرزاق: 425/11

أخبره أن عروة بن الزبير قال أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل حسينا وضمه إليه وجعل يشمه وعنده رجل من الأنصار فقال الأنصاري إن لي ابنا قد بلغ ما قبلته قط فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرأيت إن كان الله نزع الرحمة من قلبك فما ذنبي

۱۳۵۶۔ عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا اور ان کو اپنے ساتھ ملایا اور انہیں سونگھنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک انصاری شخص تھا، کہنے لگا: میرا بھی ایک بالغ بیٹا ہے مگر میں نے کبھی اس کو بوسہ نہیں دیا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا کیا قصور ہے جبکہ اللہ نے تمہارے دل کو رحمت اور شفقت سے خالی کر دیا ہے۔ ❶

[1357] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قال حدثني عبد الله بن سعيد عن أبيه عن عائشة أو أم سلمة قال وكيع شك هو أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لأحداهما لقد دخل على البيت ملك لم يدخل على قبلها فقال لي إن ابنك هذا حسين مقتول فإن شئت آتيك من تربة الأرض التي يقتل بها قال فأخرج إلى تربة حمراء

۱۳۵۷۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا یا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہاں امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ کو شک ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں سے کس کو فرمایا تھا کہ آج میرے گھر ایک فرشتہ آیا جو پہلے کبھی نہیں آیا، اس نے کہا: یہ آپ کا بیٹا حسین شہید ہوگا، اگر آپ چاہتے ہیں جو میں اس زمین کی مٹی بھی لا دیتا ہوں جہاں وہ شہید ہوں گے، چنانچہ انہوں نے سرخ مٹی نکال کر مجھے دکھائی۔ ❷

[1358] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا زيد بن الحباب قال حدثني حسين بن واقد قال حدثني عبد الله بن بريدة قال سمعت أبي بريدة يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطبنا فجاء الحسن والحسين وعليهما قميصان أحمران يمشيان ويعثران فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم من المنبر فحملهما فوضعهما بين يديه ثم قال صدق الله ورسوله إنما أموالكم وأولادكم فتنة نظرت إلى هذين الصبيين يمشيان ويعثران فلم أصبر حتى قطعت حديثي ورفعتهما

۱۳۵۸۔ سیدنا ابو بریدۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما سرخ کپڑے زیب تن کیے لڑکھڑاتے آ رہے تھے، ان کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اُترے اور دونوں کو اٹھا کر پاس بٹھایا اور فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے لیے مال و دولت اور اولاد باعث فتنہ ہیں، میں نے بھی ان دونوں بچوں کو دیکھا، لڑکھڑاتے ہوئے آ رہے ہیں، تو صبر نہ کر پایا یہاں تک کہ مجھے اپنا خطبہ کاٹنا پڑا اور انہیں اُٹھالیا۔ ❸

[1359] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا أبو أحمد نا سفيان عن أبي الجحاف عن أبي حازم عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحبهما فقد أحبني ومن أبغضهما فقد أبغضني يعني حسن وحسين

۱۳۵۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حسن و حسین سے محبت کرتا ہے تو وہ مجھ سے

---

❶ تحقیق: مرسل رجالہ ثقات والحدیث صحیح متصل؛
تخریج: صحیح البخاری:10/427؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم:3/170؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم:3/39

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: دلائل النبوۃ لابی نعیم:3/302؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم:3/177-176

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی:5/658؛ سنن ابی داؤد:1/290

کرتا ہے اور جوان سے بغض رکھتا ہے تو وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے۔ ❶

[1360] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عفان نا خالد بن عبد الله قال أنا يزيد بن أبي زياد عن عبدالرحمن بن أبي نعم عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة وفاطمة سيدة نسائهم إلا ما كان لمريم بنت عمران

۱۳۶۰۔ سیّدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں اور مریم بنت عمران کے علاوہ فاطمہ تمام جنتی عورتوں کی سردار ہے۔ ❷

[1361] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عفان نا وهيب نا عبد الله بن عثمان بن خثيم عن سعيد بن أبي راشد عن يعلى العامري أنه خرج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني إلى طعام دعوا له قال فاستمثل رسول الله صلى الله عليه وسلم أمام القوم وحسين مع غلمان يلعب فأراد رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يأخذه فطفق الصبي يفرها هنا مرة وها هنا مرة فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يضاحكه حتى أخذه قال فوضع إحدى يديه تحت قفاه والأخرى تحت ذقنه ووضع فاه على فيه وقبله وقال حسين مني وأنا من حسين اللهم أحب من أحب حسينا حسين سبط من الأسباط

۱۳۶۱۔ ابو یعلی عامری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی کھانے کی دعوت پر جا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے آگے جا رہے تھے، راستے میں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ان کو پکڑ لیں مگر وہ ادھر ادھر بھاگنے لگے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انہیں ہنساتے ہنساتے پکڑ لیا، ایک ہاتھ گدی پر رکھا، دوسرا ہاتھ ٹھوڑی پر رکھا اور اپنا مبارک منہ ان کے منہ پر رکھ کر بوسہ دیا پھر فرمایا: حسین مجھ سے ہے میں حسین سے ہوں، اے اللہ! اس شخص سے محبت کر جو حسین سے کرتا ہے اور حسین ہماری اولاد میں سے ایک اولاد ہے۔ ❸

[1362] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عفان نا وهيب نا عبد الله بن عثمان بن خثيم عن سعيد بن أبي راشد عن يعلى أنه جاء حسن وحسين يستبقان إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فضمهما إليه وقال إن الولد مبخلة مجبنة

۱۳۶۲۔ یعلی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما دوڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گود میں لے کر ارشاد فرمایا: بچہ کنجوسی اور بزدلی کا سبب ہوتا ہے۔ ❹

[1363] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سفيان عن إبراهيم بن ميسرة عن بن أبي سويد عن عمر بن عبد العزيز قال زعمت المرأة الصالحة خولة بنت حكيم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج محتضنا أحد ابني ابنته وهو يقول والله إنكم لتجبنون وتبخلون وإنكم لمن ريحان الله تعالى وقال سفيان مرة إنكم لتبخلون وإنكم لتجبنون

۱۳۶۳۔ خولہ بنت حکیم رحمہا اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کسی ایک بیٹے کو گود میں اٹھا کر فرما رہے تھے: اللہ کی قسم تم (اولاد) انسان کو کنجوس اور بزدل بناتے ہو، یقیناً تم اللہ کے پھول ہو، امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ اس روایت یوں بھی بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (اولاد کے سبب) بخل سے کام لوگے اور بزدلی

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 288/2؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 41/3

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف یزید بن ابی زیاد؛ تخریج: مسند الامام احمد: 64/3؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 71/5

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 177/3

❹ تحقیق: اسنادہ حسن کسابقہ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 172/4؛ السنن الکبریٰ للبیہقی: 202/1؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 164/3

دکھاؤ گے۔ ❶

[1364] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن سعيد عن صدقة بن المثنى قال حدثني جدي أن الناس اجتمعوا إلى الحسن بن علي بالمدائن بعد قتل علي عليه السلام فخطبهم فحمد الله وأثنى عليه ثم قال أما بعد إن كل ما هو آت قريب وإن أمر الله واقع أذلاله وإن كره الناس وإني والله ما أحببت قال محمد بن عبيد الله هذه الكلمة فإني والله ما أحببت أن ألي من أمر أمة محمد صلى الله عليه وسلم بما يزن مثقال حبة خردل يهراق فيها محجمة من دم منذ عقلت ما ينفعني مما يضرني فالحقوا بمطيتكم

۱۳۶۴۔ صدقہ بن مثنی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مدائن شہر میں لوگ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور انہیں خطبہ ارشاد فرمایا: جوکل آنے والا ہے وہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہوکر رہنے والا ہے اگر چہ لوگ پسند نہ کریں اور اللہ کی قسم! یقیناً میں یہ کام پسند نہیں کرتا کہ مجھے امت محمدیہ کی سرداری ملے، چاہے وہ رائی کے دانے کے برابر کیوں نہ ہو جس کی وجہ سے ان کا خون بہایا جائے جو چیز مجھے تکلیف دے گی وہ کبھی مجھے نفع نہیں دے گی اب تم لوگ اپنے گھروں کی طرف لوٹ جاؤ۔ ❷

[1365] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا حجاج قال أنا إسرائيل عن أبي إسحاق عن هاني بن هانئ عن علي قال لما ولد الحسن جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أروني ابني ما سميتموه قلت سميته حربا قال بل هو حسن فلما ولد الحسين قال أروني ابني ما سميتموه قلت سميته حربا قال بل هو حسين فلما ولد الثالث جاء النبي صلى الله عليه وسلم فقال أروني ابني ما سميتموه قلت حربا قال هو محسن ثم قال إني سميتهم بأسماء ولد هارون شبر وشبير ومشبر

۱۳۶۵۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میرا بیٹا حسن پیدا ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میرے بیٹے کو دیکھ کر دریافت کیا: اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے کہا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ یہ تو حسن ہے، اسی طرح جب حسین پیدا ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میرے بیٹے کو دیکھ کر دریافت کیا: اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے کہا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ یہ تو حسین ہے، اسی طرح جب میرا تیسرا بیٹا پیدا ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میرے بیٹے کو دیکھ کر دریافت کیا: اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے کہا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ یہ تو محسن ہے، پھر فرمایا: میں نے ان کے نام ہارون کے بیٹوں کے ناموں پر شبر، شبیر اور مشبر رکھے ہیں (جو کہ عبرانی میں تھے اور عربی میں حسن، حسین اور محسن ہیں۔) ❸

[1366] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا حجاج قال حدثني قال إسرائيل عن أبي إسحاق عن هانئ عن علي قال الحسن أشبه الناس برسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين الصدر إلى الرأس والحسين أشبه الناس بالنبي صلى الله عليه وسلم ما كان أسفل من ذلك

۱۳۶۶۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سینے سے لے کر سر تک لوگوں میں سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لجہالۃ ابن ابی سوید؛ تخریج: سنن الترمذی: 4/317؛ مسند الامام احمد: 6/409

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: تاریخ بغداد للخطیب: 8/419؛ کتاب الفتن لنعیم بن حماد: 1/173

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 3/100؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/165

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور اس سے نچلے حصے میں سیدنا حسین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگوں میں سب سے زیادہ مشابہ ہیں۔ ❶

[1367] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا وكيع نا الأعمش عن سالم بن أبي الجعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني سميت ابني هذين حسن وحسين بأسماء ابني هارون شبر وشبيرا

۱۳۶۷۔ ابوالجعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے ان دونوں بیٹوں حسن اور حسین کے نام ہارون کے دونوں بیٹوں کے نام پر شبر اور شبیر رکھے ہیں۔ ❷

[1368] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو نعيم نا سفيان عن يزيد بن أبي زياد عن بن أبي نعم عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة

۱۳۶۸۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین تمام جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ ❸

[1369] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن الزهري قال أخبرني أنس بن مالك قال لم يكن فيهم أحد أشبه برسول الله صلى الله عليه وسلم من الحسن بن علي عليه السلام

۱۳۶۹۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حسن سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (شکل وصورت میں) مشابہ کوئی نہ تھا۔ ❹

1370 حدثنا عبد الله قال: حدثني أبي قثنا وكيع نا حماد بن سلمة عن محمد عن أبي هريرة رأيت النبي صلى الله عليه وسلم حامل الحسن بن علي على عاتقه ولعابه يسيل عليه

۱۳۷۰۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھوں پر اُٹھا رکھا تھا اور ان کے منہ کا لعاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہہ رہا تھا۔ ❺

[1371] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن سفيان عن أبي الجحاف عن أبي حازم عن أبي هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم إني أحبهما فأحبهما

۱۳۷۱۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت کر۔ ❻

[1372] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا وكيع عن ربيع بن سعيد عن بن سابط قال دخل حسين بن علي عليه السلام المسجد فقال جابر بن عبد الله من أحب أن ينظر إلى سيد شباب الجنة فلينظر إلى هذا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 660/5

❷ تحقیق: مرسل ورجالہ ثقات والحدیث صحیح باسناد متصل؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1365

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل یزید بن ابی زیاد؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1360

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 157/3

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 447/2؛ سنن ابن ماجۃ: 216/2

❻ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 661/5

۱۳۷۲۔ ابن سابط رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوئے تو سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے ان کو دیکھ کر فرمایا: جوجنتی نوجوانوں کے سردار کو دیکھنا پسند کرتا ہو تو وہ ان کو دیکھ لے، میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ ❶

[1373] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عبدالرحمن بن مهدي قال نا حماد بن سلمة عن عمار قال سمعت أم سلمة قالت سمعت الجن يبكين على حسين قال وقالت أم سلمة سمعت الجن تنوح على الحسين رضى الله تعالى عنه

۱۳۷۳۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے جنوں کو سنا کہ وہ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ پر رو رہے تھے۔ ❷

[1374] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا حسن هو بن موسى نا حماد بن سلمة عن يونس عن الحسن قال جاء راهبا نجران إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لهما رسول الله صلى الله عليه وسلم أسلما تسلما فقالا قد أسلمنا قبلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم كذبتما منعكما من الإسلام ثلاث سجودكما للصليب وقولكما اتخذ الله ولدا وشربكما الخمر فقالا فما تقول في عيسى قال فسكت النبي صلى الله عليه وسلم ونزل القرآن ذلك نتلوه عليك من الآيات والذكر الحكيم إلى قوله أبناءنا وأبنائكم قال فدعاهما رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى الملاعنة قال وجاء بالحسن والحسين وفاطمة أهله وولده قال فلما خرجا من عنده قال أحدهما لصاحبه اقرر بالجزية ولا تلاعنه قال فرجعا فقالا نقر الجزية ولا نلاعنك قال فأقر بالجزية

۱۳۷۴۔ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نجران کے دو راہب پادری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا: مسلمان ہو جاؤ تمہارے لیے سلامتی ہوگی، انہوں نے کہا: ہم آپ سے پہلے مسلمان ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں جھوٹے ہو بلکہ تین چیزوں نے تمہیں اسلام لانے سے روکا ہے:

۱۔ صلیب کو سجدہ کرنے نے۔
۲۔ تم دونوں کے اس قول نے کہ اللہ نے (معاذ اللہ) اپنے لئے بیٹا بنالیا ہے۔
۳۔ شراب خوری نے۔

پھر انہوں نے کہا: آپ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے تو قرآن نازل ہوا۔ (ذلك نتلوه عليك من الآيات والذكر الحكيم..... سے ... ابناءنا و ابناء كم۔تک) آل عمران 61-58

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو ملاعنہ (مباہلہ) کی دعوت دی، راوی کہتے ہیں: اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا حسن، سیّدنا حسین اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم جو آپ کے اہل و اولاد ہیں، کے ساتھ آئے، جب وہ دونوں پادری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جانے لگے تو ایک دوسرے سے کہنے لگا۔ جزیہ مان جاؤ، مباہلہ نہ کرو پھر وہ واپس پلٹے اور کہا؛ ہم کو جزیہ قبول ہے اور ہم آپ سے مباہلہ نہیں کریں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چلو جزیہ کا اقرار کرلو۔ ❸

[1375] حدثنا عبد الله قال حدثنا أبي نا بن أبي عدي عن بن عون عن عمير بن إسحاق قال كنت مع الحسن بن علي فلقينا

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المطالب العالیۃ لابن حجر: 4/71

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 3/131؛ ح: 2862؛
الاحاد والمثانی لابن ابی عاصم: ح: 425 و؛ قال الہیثمی (9/321؛ ح: 15179): رجالہ رجال الصحیح

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/157

أبو هريرة فقال أرني أقبل منك حيث رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل قال فقال بقميصه قال فقبل سرته

۱۳۷۵۔ عمیر بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میری اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی ملاقات سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں وہاں سے تمہیں بوسہ دوں گا جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیا کرتے تھے پس سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کوناف پر بوسہ دیا۔ (۱)

[1376] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا بن نمير قال أنا الحجاج يعني بن دينار الواسطي عن جعفر بن إياس عن عبدالرحمٰن بن مسعود عن أبي هريرة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه حسن وحسين هذا على عاتقه وهذا على عاتقه وهو يلثم هذا مرة ويلثم هذا مرة حتى انتهى إلينا فقال له رجل يا رسول الله إنك لتحبهما فقال من أحبهما فقد أحبني ومن أبغضهما فقد أبغضني

۱۳۷۶۔ سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا حسن اور سیّدنا حسین رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر ہمارے پاس تشریف لائے ان میں سے ایک کو ایک کندھے پر اور دوسرے کو دوسرے کندھے پر سوار کیا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کو بوسہ دیتے پھر دوسرے کو بوسہ دیتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آ کر رک گئے تو ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو ان سے محبت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ان دونوں سے محبت کرتا ہے تو وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے تو وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے۔ (۲)

[1377] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا يحيى بن آدم نا إسرائيل عن أبي إسحاق عن رزين بن عبيد قال كنت عند بن عباس فأتى علي بن الحسين فقال بن عباس مرحبا بالحبيب بن الحبيب

۱۳۷۷۔ رزین بن عبید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا اس وقت علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: خوش آمدید اے دوست اور دوست کے بیٹے! (۳)

[1378] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الله بن الوليد نا سفيان يعني الثوري عن سالم بن أبي حفصة قال سمعت أبا حازم يقول إني لشاهد يوم مات الحسن عليه السلام وذكر القصة فقال أبو هريرة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من أحبهما فقد أحبني ومن أبغضهما فقد أبغضني

۱۳۷۸۔ ابوحازم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن موجود تھا، جب یہ قصہ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا گیا تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: جو ان دونوں سے محبت کرتا ہے تو وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے تو وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے۔ (۴)

[1379] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن فضيل نا سالم يعني بن أبي حفصه عن منذر قال سمعت ابن الحنفية

---

(۱) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 19/3؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 168/3

(۲) تحقیق: عبدالرحمٰن بن مسعود الیشکری لم اجدہ من وثقہ ولا جرحہ ولکن صحح الحاکم حدیثہ ووافقہ الذہبی فی المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 166/3؛ تخریج: مسند الامام احمد: 440/2؛ سنن ابن ماجۃ: 51/1

(۳) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 213/5

(۴) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن ابن ماجۃ: 51/1

يقول حسن وحسين خير مني ولقد علما أنه كان يستخليني دونهما وأنا صاحب البغلة الشهباء

۱۳۷۹۔ منذر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے: سیّدنا حسن اور سیّدنا حسین رضی اللہ عنہما مجھ سے بہتر ہیں باوجود اس کے کہ ان دونوں کو پتا ہے کہ وہ (علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) ان دونوں کے علاوہ مجھ سے تنہائی میں مشورہ کرتے اور سفید چوغہ کا صاحب میں تھا۔ ❶

[1380] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عبدالرحمن نا حماد بن سلمة عن عمار هو بن أبي عمار عن ابن عباس قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في المنام بنصف النهار أشعث أغبر معه قارورة فيها دم يلتقطه أو يتتبع فيها شيئا قلت يا رسول الله ما هذا قال دم الحسين وأصحابه ثم أزل أتتبعه منذ اليوم قال عمار فحفظنا ذلك فوجدناه قتل ذلك اليوم عليه السلام

۱۳۸۰۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دن کے وقت پراگندہ بالوں میں ایک بوتل اُٹھائے ہوئے تھے اس میں خون تھا یا اس کی مثل کوئی دوسری چیز تھی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حسین اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے تو میں نے ہمیشہ اس وقت سے اس دن کو یاد رکھا۔ عمار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ پھر ہم نے بھی (ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بتائے ہوئے) اس دن کو یاد رکھا یہاں تک کہ ہم کو معلوم ہوگیا کہ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو اسی دن شہید کیا گیا تھا۔ ❷

[1381] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عفان نا حماد قال أنا عمار بن أبي عمار عن بن عباس قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم فيما يرى النائم بنصف النهار قائل أشعث أغبر بيده قارورة فيها دم فقال بأبي أنت وأمي يا رسول ما هذا قال دم الحسين وأصحابه فلم أزل ألتقطه منذ اليوم فأحصينا ذلك اليوم فوجدوه قتل في ذلك اليوم عليه السلام

۱۳۸۱۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دن کے وقت پراگندہ بالوں میں ایک بوتل اُٹھائے ہوئے تھے اس میں خون تھا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حسین اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے تو میں ہمیشہ اس وقت سے آج تک اس دن کی تلاش میں رہا۔ راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ پھر ہم نے بھی (ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بتائے ہوئے) اس دن کو آج تک یاد رکھا یہاں تک کہ ہم کو معلوم ہوگیا کہ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو اسی دن شہید کیا گیا تھا۔ ❸

[1382] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا الأسود بن عامر نا أبو إسرائيل عن عطية عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني تارك فيكم الثقلين أحدهما أكبر من الآخر كتاب الله حبل ممدود من السماء إلى الأرض وعترتي أهل بيتي وانهما لن يفترقا حتى يردا علي الحوض

۱۳۸۲۔ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں، دونوں میں ایک دوسری سے بڑی ہے، کتاب اللہ جو کہ اللہ کی آسمان سے زمین پر پھیلی ہوئی رسی ہے دوسرے میرے اہل بیت ہیں یہ دونوں چیزیں آپس میں جڑی ہوئی ہیں، یہاں تک کہ یہ دونوں حوض کوثر میں مجھے ملیں گے۔ ❹

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ ذکرہ الذہبی فی سیر اعلام النبلاء: 4/115

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/157

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/157

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف فیہ ضعیفان عطیۃ العوفی وابواسرائیل؛ تخریج: مسند الامام احمد: 3/14؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 3/62

[1383] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا أبو النضر نا محمد يعني بن طلحة عن الأعمش عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إني أوشك أن أدعى فأجيب وإني تارك فيكم الثقلين كتاب الله وعترتي أهل بيتي وان اللطيف الخبير أخبرني أنهما لن يتفرقا حتى يردا علي الحوض فانظروا بما تخلفوني فيهما

۱۳۸۳۔ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب مجھے بلاوا آ جائے گا تو میں اسے قبول کرلوں گا، چنانچہ میں تم میں دو چیزوں کو چھوڑ کر جا رہا ہوں، ایک کتاب اللہ اور دوسرے میرے اہل بیت ہیں اور لطیف وخبیر (ذات) نے مجھے اس بات کی خبر دی ہے کہ یہ دونوں ہرگز الگ نہ ہوں گی یہاں تک کہ دونوں حوض کوثر آئیں گی، دیکھو کہ تم ان دونوں کے بارے میں میری کیسی جانشینی نبھاتے ہو۔ ❶

[1384] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن عبد الله الزبيري نا يزيد بن مردانبه نا بن أبي نعم عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة

۱۳۸۴۔ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ ❷

[1385] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا وكيع نا بن أبي ليلى عن أخيه عيسى بن عبدالرحمن عن أبيه عبدالرحمن عن جده قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فجاء الحسن بن علي عليه السلام يحبو حتى صعد على صدره فبال عليه فابتدرناه لنأخذه فقال النبي صلى الله عليه وسلم ابني ابني قال ثم دعا بماء فصبه عليه

۱۳۸۵۔ عبدالرحمٰن اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے دادا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے تو سیدنا حسن رضی اللہ عنہ گھسٹتے ہوئے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر بیٹھ گئے اور پیشاب کر دیا تو ہم نے ان کو پکڑنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوڑو یہ میرا بیٹا ہے پھر پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا۔ ❸

[1386] حدثنا إبراهيم بن عبد الله أبو مسلم البصري نا أبو عاصم وهو الضحاك بن مخلد عن بن عون عن عمير بن إسحاق أن أبا هريرة لقي الحسن يعني ابن علي فقال ارفع ثوبك حتى أقبل منك حيث رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل فرفع عن بطنه فوضع فمه على سرته

۱۳۸۶۔ عمیر بن اسحاق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو ملے تو ان (سیدنا حسن رضی اللہ عنہ) سے سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھایئے تاکہ میں وہاں آپ کو بوسہ دوں جہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے تو انہوں نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھایا تو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو ناف پر بوسہ دیا۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 157/3

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1360

❸ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ضعیف لکن تابعہ عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن عیسیٰ؛
تخریج: مسند الامام احمد: 348/4؛ شرح معانی الآثار للطحاوی: 94/1

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 157/3

[1387] حدثنا إبراهيم بن عبد الله نا أبو الوليد وسليمان قالا نا شعبة عن عمرو قال سمعت عبد الله بن الحارث يحدث عن زهير بن الأقمر قال بينما الحسن بن علي يخطب إذ قام رجل فقال إني رأيت النبي صلى الله عليه وسلم واضعه في حبوته وهو يقول من أحبني فليحبه فليبلغ الشاهد الغائب ولولا عزيمة رسول الله صلى الله عليه وسلم لما حدثت

۱۳۸۷۔ زہیر بن اقمر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما ہمارے درمیان خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی گود میں اٹھا رکھا تھا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: جو مجھ سے محبت کرتا ہے، اسے چاہیے کہ حسن سے بھی محبت کرے، خبردار یہ بات حاضر آدمی غیر حاضر کو پہنچا دے، اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس حدیث کو آگے پہنچانا ہم پر) لازم نہ کیا ہوتا تو میں کبھی بیان نہ کرتا۔ (1)

[1388] حدثنا إبراهيم بن عبد الله قال نا حجاج قال أنا شعبة قال أنا عدي بن ثابت قال سمعت البراء يعني بن عازب قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم والحسن على عاتقه وهو يقول اللهم إني أحبه فأحبه

۱۳۸۸۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ (2)

[1389] حدثنا إبراهيم بن عبد الله البصري نا حجاج نا حماد قثنا عمار بن أبي عمار عن بن عباس قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما يرى النائم بنصف النهار أغبر أشعث بيده قارورة فيها دم فقلت بأبي وأمي يا رسول الله ما هذا قال هذا دم الحسين وأصحابه لم أزل منذ اليوم ألتقطه فأحصى ذلك اليوم فوجدوه قتل يومئذ

۱۳۸۹۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دن کے وقت پراگندہ بالوں میں ایک بوتل اُٹھائے ہوئے تھے اس میں خون تھا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں، یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حسین اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے تو میں نے ہمیشہ اس وقت سے آج تک اس دن کو یاد رکھا یہاں تک کہ مجھے معلوم ہو گیا کہ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو اسی دن شہید کیا گیا تھا۔ (3)

[1390] حدثنا إبراهيم بن عبد الله نا حجاج وأبو عمر قالا نا مهدي بن ميمون قال أخبرني محمد بن عبد الله بن أبي يعقوب عن بن أبي نعم قال كنت عند بن عمر فسأله رجل عن دم البعوض فقال ممن أنت قال من أهل العراق قال انظروا إلى هذا يسألني عن دم البعوض وقد قتلوا ابن رسول الله وقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم هما ريحانتي من الدنيا رضى الله تعالى عنهما

۱۳۹۰۔ ابن ابونعم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک عراقی نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مچھر کے بارے میں پوچھا کہ اگر محرم انسان اس کو قتل کر دے تو کیا سزا ہے؟ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تو کہاں سے ہے اس نے کہا: میں اہل عراق سے ہوں تو انہوں نے فرمایا: دیکھو اس عراقی کو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کو شہید کر ڈالا اور یہ اب مجھ سے مچھر کے بارے میں پوچھ رہا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ حسن اور حسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔ (4)

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری: 2/1/428؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/176

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1353

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 3/116

(4) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 7/95؛ سنن الترمذی: 5/657

[1391] حدثنا إبراهيم بن عبد الله نا حجاج نا حماد عن أبان عن شهر بن حوشب عن أم سلمة قالت كان جبريل عليه السلام عند النبي صلى الله عليه وسلم والحسين معي فبكى فتركته فدنا من النبي صلى الله عليه وسلم فقال جبريل أتحبه يا محمد فقال نعم فقال أن أمتك ستقتله وإن شئت أريتك من تربة الأرض التي يقتل بها فأراه إياه فإذا الأرض يقال لها كربلاء

۱۳۹۱۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سیّدنا جبرائیل علیہ السلام تھے اور سیّدنا حسین میرے پاس رو رہے تھے، میں نے چھوڑ دیا تو وہ آپ کے پاس چلے گئے، سیّدنا جبرئیل علیہ السلام نے پوچھا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت اس کو قتل کرے گی، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں تو میں آپ کو اس زمین کی مٹی دکھا دیتا ہوں جہاں یہ قتل ہوں گے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے وہ زمین دکھائی جس کو کربلا کہا جاتا ہے۔ (1)

[1392] حدثنا إبراهيم بن عبد الله نا حجاج نا عبد الحميد بن بهرام الفزاري نا شهر بن حوشب قال سمعت أم سلمة تقول حين جاء نعي الحسين بن علي لعنت أهل العراق وقالت قتلوه قتلهم الله غروه وذلوه لعنهم الله وجاءته فاطمة رضى الله تعالى عنها ومعها ابنها جاءت بهما تحملهما حتى وضعتهما بين يديه فقال لها أين ابن عمك قالت هو في البيت قال اذهبي فادعيه وائتيني بابني قال فجاءت تقود ابنيها كل واحد منهما في يد وعلي يمشي في أثرها حتى دخلوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجلسهما في حجره وجلس علي على يمينه وجلست فاطمة على يساره قالت أم سلمة فأخذ من تحتي كساء كان بساطا لنا على المنامة في المدينة فلفه رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخذه بشماله بطرفي الكساء وألوى بيده اليمنى إلى ربه عز وجل قال اللهم أهل بيتي أذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا ثلاث مرار كل ذلك يقول اللهم أهلي أذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا قالت فقلت يا رسول الله ألست من أهلك فقال بلى فادخلي في الكساء قالت فدخلت في الكساء بعد ما قضى دعاءه لابن عمه وابنيه وابنته فاطمة عليهم السلام

۱۳۹۲۔ شہر بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے اُمّ المومنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا جب ان کو سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملی، وہ عراقیوں پر لعنت بھیجتے ہوئے فرمانے لگیں: انہوں نے سیّدنا حسین کو قتل کیا، اللہ انہیں غارت کرے، انہوں نے سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو دھوکہ دیا اور رسوا کیا، ان پر اللہ کی لعنت ہو، ایک دفعہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا صبح کے وقت اپنے دونوں بچوں کو اُٹھائے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور بچوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بٹھا دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد کہاں ہیں؟ عرض کیا: وہ گھر میں ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جاؤ ان کو اور ان کے دونوں بیٹوں کو بھی بلا کر لاؤ۔ تو سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اپنے بیٹوں کو دائیں بائیں پکڑ کر لا رہی تھیں، سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے تھے۔ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بچوں کو اپنی گود میں بٹھایا۔ سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں اور سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بائیں جانب بیٹھ گئیں۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبری چادر کھینچی جو مدینہ میں ہمارے سونے کے بستر پر تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو لپیٹ لیا اور چادر کے دونوں کناروں کو بائیں ہاتھ سے پکڑا اور دایاں ہاتھ اپنے ربّ کی طرف اٹھایا اور دعا کی: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے نجاست دور فرما اور انہیں خوب پاک کر۔ یہ بات تین دفعہ دہرائی تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل میں سے نہیں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! چادر

(1) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 3/115_114

میں آجاؤ۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں بھی داخل ہوگئی۔ اس کے بعد کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے چچازاد، ان کے بچوں اور اپنی صاحب زادی سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے بارے میں دُعا ختم ہوئی۔ ❶

[1393] حدثنا إبراهيم بن عبد الله نا حجاج نا حماد عن علي بن زيد أن فتية من قريش خطبوا بنت سهيل بن عمرو وخطبها الحسن بن علي فشاورت أبا هريرة وكان لنا صديقا فقال أبو هريرة رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل فاه فإن استطعت أن تقبلي مقبل رسول الله فافعلي فتزوجته

۱۳۹۳۔ علی بن زید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ کچھ قریشی نوجوانوں نے سہیل بن عمرو کی بیٹی کے لیے پیغامِ نکاح بھیجا اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے بھی انہی کے لیے پیغام نکاح بھیجا تو انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا جو ان کے دوست تھے تو سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سہیل بن عمرو کی بیٹی سے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کے منہ کو بوسہ دے رہے تھے۔ اگر تم استطاعت رکھتی ہو اور وہاں بوسہ دینا پسند کرتی ہو جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ دیتے تھے تو ان سے (شادی) کرلو۔ (سہیل بن عمرو کی بیٹی کہتی ہیں) تو پھر میں نے ان سے شادی کرلی۔ ❷

[1394] حدثنا عباس بن إبراهيم القراطيسي نا خلاد بن أسلم نا النضر بن شميل نا هشام بن حسان عن حفصة هي بنت سيرين قالت حدثني أنس بن مالك قالت كنت عند بن زياد فجيء برأس الحسين عليه السلام فجعل يقول بقضيبه في أنفه ويقول ما رأيت مثل هذا حسنا قلت أما أنه كان أشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم

۱۳۹۴۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابن زیاد کے پاس تھا تو سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا تو وہ ان کے ناک پر چھڑی مار رہا تھا اور کہہ رہا تھا میں نے ان سے بڑھ کے خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا، میں نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ ہم شکل تھے۔ ❸

[1395] حدثنا إبراهيم بن عبد الله نا سليمن بن حرب نا حماد بن زيد عن هشام عن محمد عن أنس قال شهدت بن زياد حيث أتى برأس الحسين رضى الله تعالى عنه فجعل ينكت بقضيب في يده فقلت أما أنه كان أشبههما بالنبي صلى الله عليه وسلم

۱۳۹۵۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابن زیاد کے پاس تھا اتنے میں سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا تو وہ (ان کو دیکھ کر) ہاتھ میں چھڑی لیے کچھ سوچنے لگا، میں نے کہا: کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ ہم شکل نہیں تھے۔ ❹

[1396] حدثنا إبراهيم نا سليمان بن حرب عن حماد عن عمار بن أبي عمار أن بن عباس رأى النبي صلى الله علية وسلم في منامه يوما بنصف النهار وهو أشعث أغبر في يده قارورة فيها دم فقلت يا رسول الله ما هذا الدم فقال دم الحسين لم أزل ألتقطه منذ اليوم فأحصى ذلك اليوم فوجدوه قتل في ذلك اليوم

۱۳۹۶۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دن کے وقت

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1170

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 157/3

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 135/3

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 94/7؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 135/3

پراگندہ بالوں میں ایک بوتل اُٹھائے ہوئے تھے اس میں خون تھا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ یہ خون کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حسین کا خون ہے تو میں نے ہمیشہ اس وقت سے آج تک اس دن کو یاد رکھا یہاں تک کہ مجھے معلوم ہو گیا کہ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو اسی دن شہید کیا گیا تھا۔ ❶

[1397] حدثنا إبراهيم نا سليمان بن حرب نا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن أنس بن مالك قال لما أوتي برأس الحسين يعني إلى عبيد الله بن زياد قال فجعل ينكت بقضيب في يده يقول إن كان لحسن الثغر فقلت والله لأسوءنك لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل موضع قضيبك من فيه

۱۳۹۷۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبید اللہ بن زیاد کے پاس سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا تو اس کے ہاتھ میں چھڑی تھی جس سے وہ انہیں کریدتے ہوئے کہنے لگا: اس کے دانت بہت خوبصورت ہیں، میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں تیرے ساتھ برا پیش آؤں گا، بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ اسی جگہ پر بوسہ دے رہے تھے جہاں تو نے چھڑی رکھی ہے۔ ❷

[1398] حدثنا إبراهيم نا سليمان بن حرب نا شعبة عن عدي بن ثابت قال سمعت البراء قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم والحسن أو الحسين شك أبو مسلم على عاتقه وهو يقول اللهم إني أحبه فأحبه

۱۳۹۸۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ یا سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ، (یہاں ابو مسلم راوی کو شک ہوا ہے) کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے فرمار ہے تھے: اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ ❸

[1399] حدثنا إبراهيم نا عمرو بن مرزوق قال أنا شعبة عن عدي بن ثابت عن البراء بن عازب قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم حامل الحسن أو الحسين على عاتقه وهو يقول اللهم إني أحبه فأحبه

۱۳۹۹۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ یا سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ، (یہاں ابو مسلم راوی کو شک ہوا ہے) کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے فرمار ہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ ❹

[1400] حدثنا إبراهيم بن عبد الله نا إبراهيم بن بشار الرمادي نا سفيان عن أبي موسى عن الحسن عن أبي بكرة قالت رأيت النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر والحسن بن علي إلى جنبه وهو ينظر إلى الناس نظرة وإليه نظرة ويقول إن ابني هذا سيد ولعل الله أن يصلح به بين فئتين من المسلمين

۱۴۰۰۔ سیّدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا اور سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے پہلو میں تھے، رسول اللہ ﷺ کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے، کبھی سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی طرف اور فرماتے:

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1381,1389

❷ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ لمتابعۃ حفصۃ؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 3/134

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1353

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1353

یہ میرا سردار بیٹا ہے، اُمید ہے کہ اللہ اس کی وجہ سے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کروائے گا۔ ❶

[1401] حدثنا العباس بن إبراهيم القراطيسي أنا محمد بن إسماعيل الأحمسي نا أسباط عن كامل أبي العلاء عن أبي صالح عن أبي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي صلاة العشاء وكان الحسن والحسين يثبان على ظهره فلما صلى قال أبو هريرة يا رسول الله ألا أذهب بهما إلى أمهما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا فبرقت برقة فما زال في ضوءها حتى دخلا إلى أمها

۱۴۰۱۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشا پڑھا رہے تھے، اس وقت حسنین کریمین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر چڑھتے اور اترتے رہے تھے۔ نماز کے بعد میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں انہیں ان کی والدہ کے پاس لے جاتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ اسی دوران اچانک بجلی چمکی، وہ مسلسل ان کے سامنے روشنی کرتی رہی یہاں تک وہ دونوں اپنی والدہ کے پاس گھر میں داخل ہو گئے۔ ❷

[1402] حدثنا العباس بن إبراهيم نا محمد بن إسماعيل الأحمسي نا مفضل بن صالح عن أبي إسحاق عن حنش الكناني قال سمعت أبا ذر يقول وهو آخذ بباب الكعبة من عرفني فأنا من قد عرفني ومن أنكرني فأنا أبو ذر سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ألا إن مثل أهل بيتي فيكم مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك

۱۴۰۲۔ سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال نوح (علیہ السلام) کی کشتی کی مثل ہے جو بھی اس پر سوار ہوا نجات پا گیا اور جو بھی پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا۔ ❸

[1403] حدثنا أبو عمرو محمد بن محمود الأصبهاني جاز أبي بكر بن أبي داود نا علي بن خشرم المروزي نا الفضل عن شريك هو بن عبد الله يعني عن الركين عن القاسم بن حسان عن زيد بن ثابت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني قد تركت فيكم خليفتين كتاب الله وعترتي أهل بيتي وإنهما يردان علي الحوض

۱۴۰۳۔ سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ایک قرآن اور دوسرا میرے اہل بیت! یہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس پیش ہوں گی۔ ❹

[1404] حدثنا محمد بن الليث الجوهري سنة تسع وتسعين ومائتين نا عبد الكريم بن أبي عمر الدهقان نا الوليد بن مسلم نا الأوزاعي قال حدثني شداد أبو عمار قال سمعت واثلة بن الأسقع يحدث قال طلبت علي بن أبي طالب في منزله فقالت فاطمة قد ذهب يأتي برسول الله صلى الله عليه وسلم إذ جاء فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم ودخلت فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم على الفراش وأجلس فاطمة على يمينه وعلي على يساره وحسن وحسين بين يديه فلفع عليهم بثوبه فقال إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا

۱۴۰۴۔ سیّدنا واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک دفعہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر سے ان کا پتہ کیا (کہ وہ

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1354

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 513/2؛ دلائل النبوۃ لابی نعیم: 205/3؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 167/3

❸ تحقیق: اسنادہ واہ لاجل مفضل بن صالح النخاس الاسدی؛
تخریج: المعجم الصغیر للطبرانی: 22/2؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 306/4؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 150/3

❹ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ شریک سیٔ الحفظ لکن لہ شواہد کثیرۃ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 182/5۔181

کہاں ہیں) تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے ہیں۔ (میں نے وہاں انتظار کیا) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر میں) داخل ہوئے تو میں بھی داخل ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے فرش پر بیٹھ گئے، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب، سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب اور سیدنا حسن، سیدنا حسین رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو ایک چادر میں اپنے ساتھ لپیٹا اور یہ آیت تلاوت فرمائی (إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا)۔ [1]

[1405] حدثنا الهيثم بن خلف الدوري نا الحسن بن حماد الوراق نا وكيع بن الجراح عن معاوية بن أبي مزرد عن أبيه عن أبي هريرة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وقد أخذ بيدي الحسين بن علي وقد وضع قدم الحسين على ظهر قدميه وهو يقول ترق عين بقة ترق عين بقة

۱۴۰۵۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھوں کو پکڑا اور ان کے پاؤں کو اپنے پاؤں پر رکھ کر فرمایا: چڑھو! یہ بہنے والا چشمہ ہے، چڑھو! یہ بہنے والا چشمہ ہے۔ [2]

[1406] حدثنا العباس بن إبراهيم نا محمد بن إسماعيل نا عمرو العنقري قثنا إسرائيل عن ميسرة بن حبيب عن المنهال بن عمرو عن زر بن حبيش عن حذيفة قال قالت لي أمي متى عهدك بالنبي صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث وقال في آخره سيأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم فيستغفر لي ولك فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فصليت معه المغرب قال فصلى ما بينهما ما بين المغرب والعشاء ثم انصرف فاتبعته قال فبينما هو يمشي إذ عرض له عارض فناجاه ثم مضى واتبعته فقال من هذا قلت حذيفة قال ما جاء بك يا حذيفة فأخبرته بالذي قالت لي أمي فقال غفر الله لك يا حذيفة ولأمك أما رأيت العارض الذي عرض لي قلت بلى بأبي أنت وأمي قال فإنه ملك من الملائكة لم يهبط إلى الأرض قبل ليلته هذه استأذن ربه في أن يسلم علي فبشرني أو فأخبرني أن الحسن والحسين سيدا شبا أهل الجنة وإن فاطمة سيدة نساء أهل الجنة

۱۴۰۶۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری والدہ نے مجھ سے دریافت کیا: تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آخری ملاقات کب کی ہے؟ پھر راوی نے باقی حدیث بیان کی آخر میں یہ بیان کیا: (سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے مخاطب ہوئے) جلد ہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دوں گا اور اپنے لیے اور آپ کی بخشش کے لیے درخواست کروں گا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر آپ کے ساتھ نماز مغرب پڑھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کے درمیان کوئی نماز پڑھی، پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس جانے لگے تو میں بھی پیچھے چل دیا، جاتے ہوئے کوئی آنے والا سامنے آیا، دونوں نے سرگوشی کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے، میں پیچھے چلا، دریافت کیا: کون؟ میں بولا: حذیفہ۔ فرمایا: حذیفہ! کیسے آنا ہوا؟ میں نے اپنی ماں کا پیغام بتایا تو فرمانے لگے: حذیفہ! اللہ نے تیری اور تیری ماں کی مغفرت فرمادی ہے، کیا تم نے دیکھا کہ راستے میں جو پیش آیا، میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں کیوں نہیں (یعنی ضرور دیکھا ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ایک ایسا فرشتہ ملا تھا جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا، اس نے مجھے سلام کرنے آنے کی اپنے رب سے اجازت طلب کی، اس نے مجھے خوشخبری سنائی کہ حسن وحسین جنتی نوجوانوں اور فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔ [3]

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عبدالکریم بن ابی عمیر الدہقان والحدیث صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 978

[2] تحقیق: ابو مزرد واسمہ عبدالرحمن بن یسار لم اجد من وثقہ والبقیۃ ثقات؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 3/43۔42

[3] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 5/660؛ مسند الامام احمد: 5/391

[1407] حدثنا العباس بن إبراهيم الأحمسي نا الحسن بن علي القرشي قال أنا هشام بن سعد عن نعيم المجمر عن أبي هريرة قال ما رأيت حسنا قط إلا دمعت عيني جلس النبي صلى الله عليه وسلم في المسجد وأنا معه فقال ادعوا لي لكع أو أين لكع فجاء الحسن يشتد حتى أدخل يديه في لحية النبي صلى الله عليه وسلم فوضع النبي صلى الله عليه وسلم فمه على فمه أو فمه على فيه ثم قال اللهم إني أحبه فأحب من يحبه

۱۴۰۷۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بھی میں سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھتا ہوں تو میرے آنسو بہتے ہیں۔ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوٹے کو بلاؤ یا فرمایا: چھوٹا کہاں ہے؟ تو سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے اور اپنے ہاتھوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی مبارک میں داخل کر لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ کو ان کے منہ پر رکھا اور فرمایا: اے اللہ! مجھے اس سے محبت ہے تو بھی اس کے ساتھ محبت کر اور اس کے ساتھ بھی جو اس کے ساتھ محبت کرے۔ [1]

[1408] حدثنا إبراهيم نا سليمان بن حرب نا شعبة عن عدي بن ثابت عن البراء بن عازب قال لما مات إبراهيم بن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم له مرضعا في الجنة

۱۴۰۸۔ سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہوگی۔ [2]

[1409] حدثنا إبراهيم نا سليمان بن داود نا عيسى بن يونس نا إسماعيل بن أبي خالد قال قلت لعبد الله بن أبي أوفى رأيت إبراهيم بن النبي صلى الله عليه وسلم قال مات وهو صغير ولو قدر أن يكون بعد محمد صلى الله عليه وسلم نبي لكان عليه السلام

۱۴۰۹۔ اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے اگر سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہی ہوتے۔ [3]

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ہشام بن سعد فانہ ضعیف والحدیث صحیح؛
انظر: صحیح البخاری: 339/4؛ صحیح مسلم: 1882/4؛ مسند الامام احمد: 331/2

[2] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 244/3؛ مسند الامام احمد: 297/4۔289۔284؛ سنن ابن ماجۃ: 484/1

[3] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 577/10؛ سنن ابن ماجۃ: 484/1

فضائل انصار

[1410] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا أبو سعيد مولى بني هاشم قثنا شداد أبو طلحة قثنا عبيد الله بن أبي بكر بن أنس عن أبيه عن جده قال أتت الأنصار النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا وذكر قصة ادع الله لنا أن يغفر لنا فقال اللهم اغفر للأنصار وأبناء الأنصار وأبناء أبناء الأنصار قالوا يارسول الله وأولادنا من غيرنا قال وأولاد الأنصار قالوا يا رسول الله وموالينا قال وموالي الأنصار قال وحدثتني أمي عن أم الحكم ابنة النعمان بن صهبان أنها سمعت أنسا يقول عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل هذا غير أنه زاد فيه وكنائن الأنصار

۱۴۱۰۔ ابوبکر بن انس رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انصاری لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما اور انصار کے بیٹوں اور انصار کے پوتوں کی بھی مغفرت فرما! انصار نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! غیروں سے ہمارے بچوں کے لیے بھی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور انصار کے بچوں کے لئے، انصار نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے غلاموں کے لیے بھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے غلاموں کے لیے بھی۔ ام الحکم بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے سنا تھا تو یہ لفظ زیادہ تھے: انصار کے بیٹوں یا بھائیوں کی بیویوں پر بھی رحم فرما۔ (1)

[1411] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا شجاع بن الوليد عن هشام عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الأنصار محنة فمن أحبهم فبحبي أحبهم ومن أبغضهم فببغضي أبغضهم ولا يحبهم إلا مؤمن ولا يبغضهم إلا منافق

۱۴۱۱۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے تو وہ انصار سے بھی محبت کرے گا اور جو مجھ سے بغض رکھتا ہے تو وہ انصار سے بھی بغض رکھے گا اور ان سے صرف مومن محبت کرے گا اور صرف منافق بغض رکھے گا۔ (2)

[1412] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو اليمان الحكم بن نافع قال أنا شعيب عن الزهري قال أخبرني عبد الله بن كعب بن مالك الأنصاري وهو أحد الثلاثة الذين تيب عليهم أنه أخبره بعض أصحاب النبي أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوما عاصبا رأسه فقال في خطبته أما بعد يا معشر المهاجرين فإنكم قد أصبحتم تزيدون وأصبحت الأنصار لا تزيد على هيئتها التي هي عليها اليوم وإن الأنصار عيبتي التي أويت إليها فاكرموا كريمهم وتجاوزوا عن مسيئهم

۱۴۱۲۔ سیّدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یہ (کعب بن مالک) انہی تین آدمیوں میں سے ایک ہیں جن کی

---

(1) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: صحیح مسلم: 1948/4؛ مسند الامام احمد: 3/162۔139

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ ورجالہ ثقات ولکن ورد موصولا باسناد حسن؛ انظر: مصنف عبدالرزاق: 59/11؛ مسند ابی داؤد للطیالسی: 137/2

(غزوہ تبوک میں بلا عذر پیچھے رہنے کی تقصیر پر) توبہ قبول کی گئی تھی وہ اصحاب النبی ﷺ میں سے کسی ایک سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنے سر مبارک کے درد کی حالت میں تشریف لائے اور خطبہ ارشاد فرمایا: اما بعد! مہاجرین کے گروہ! تم روز بڑھتے جا رہے ہو مگر انصار نہیں بلکہ وہ اسی حالت میں ہر صبح کرتے ہیں مگر انصار میری پناہ گاہ تھے پس تم انصار کی عزت کرو اور ان کی لغزشوں سے درگزر کرو۔ (1)

[1413] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا سفيان عن يحيى بن سعيد عن رجل سماه النعمان بن مرة أو غيره عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن لكل نبي تركة وضيعة وإن تركتي أو ضيعتي الأنصار إلا وإن الناس يكثرون ويقلون ألا فاقبلوا عن محسنهم وتجاوزوا عن مسيئهم

۱۴۱۳۔ یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کوئی نہ کوئی میراث چھوڑ جاتا ہے اور یقیناً میں انصار کو بطورِ میراث چھوڑ رہا ہوں اور ایک دور آئے گا کہ دوسرے لوگ تو بہت ہو جائیں گے لیکن انصار کم رہ جائیں گے پس تم انصار کی عزت کرو اور ان کی لغزشوں سے درگزر کرو۔ (2)

[1414] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سفيان عن الأعمش عن ذكوان عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبغض الأنصار رجل يؤمن بالله ورسوله

۱۴۱۴۔ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنے والا شخص انصار سے کبھی بھی بغض نہیں رکھتا۔ (3)

[1415] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا سفيان عن جابر عن عبد الله بن نجيء قال قال علي ما من مؤمن إلا وللأنصار عليه حق

۱۴۱۵۔ عبداللہ بن نجیؒ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر مومن پر انصار کا حق ہے۔ (4)

[1416] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا سفيان عن يحيى بن سعيد عن رجل من أهل مصر يقال له الحارث قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من أحب الأنصار فبحبي أحبهم ومن أبغضهم فببغضي أبغضهم

۱۴۱۶۔ حارث مصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص انصار سے محبت کرتا ہے تو وہ میری وجہ سے ان کے ساتھ محبت کرتا ہے اور جو ان کے ساتھ بغض رکھتا ہے تو وہ میری وجہ سے ان کے ساتھ بغض رکھتا ہے۔ (5)

[1417] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا حسن بن موسى حدثنا حماد بن سلمة عن أفلح الأنصاري عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حب الأنصار إيمان وبغضهم نفاق

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 3/500؛ سنن الترمذی: 5/714

(2) تحقیق: اسنادہ مرسل صحیح؛ تخریج: المراسیل لابن ابی حاتم؛ ص: 235؛
وذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد: 10/32؛ عن انس مرفوعا وقال: رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ جید

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم: 1/86؛ سنن الترمذی: 5/715

(4) تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان: الاولی ضعف جابر وہو الجعفی والثانیۃ الانقطاع بین ابن نجیّ وبین علی؛ تخریج: لم اقف علیہ

(5) تحقیق: اسنادہ ضعیف لاعضالہ والحدیث صحیح موصولا

۱۴۱۷۔ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار سے محبت ایمان اور بغض منافقت ہے۔ ❶

[1418] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حسن قثنا حماد عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحب الأنصار أحبه الله ومن أبغضهم أبغضه الله

۱۴۱۸۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص انصار کے ساتھ محبت کرے، اللہ اس سے محبت کرے گا اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا، اللہ اس سے بغض رکھے گا۔ ❷

[1419] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال حدثني حسن قال نا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن النضر بن أنس بن مالك أن زيد بن أرقم كتب إلى أنس بن مالك زمن الحرة يعزيه فيمن قتل من ولده وقومه وقال أبشرك ببشرى من الله سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اغفر للأنصار ولأبناء الأنصار واغفر لنساء الأنصار ونساء أبناء الأنصار ونساء أبناء أبناء الأنصار

۱۴۱۹۔ سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کو بطور تعزیت حرّہ کے واقعہ کے بعد یہ خط لکھا جس حادثہ میں ان کے بچے اور قوم کو قتل کیا گیا تھا کہ میں آپ کو اللہ کی طرف سے خوشخبری دیتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے یہ دعا فرما رہے تھے: اے اللہ! انصار، انصار کے بچوں، انصار کی بیویوں، انصار کے بیٹوں کی بیویوں، انصار کے پوتوں کی بیویوں کی مغفرت فرما۔ ❸

[1420] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا بهز قثنا حماد قال أنا إسحاق بن عبد الله وثابت عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا الهجرة لكنت امرأ من الأنصار

۱۴۲۰۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں ایک انصاری ہوتا۔ ❹

[1421] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن عبد الله بن يزيد عبد الله بن أنيس أبو زكريا الأنصاري قال حدثني محمد بن جابر بن عبد الله بن عمرو الأنصاري عن أبيه جابر بن عبد الله قال أشهد على رسول الله صلى الله عليه وسلم لقال من أخاف هذا الحي من الأنصار فقد أخاف ما بين هذين ووضع كفيه على جنبيه

۱۴۲۱۔ سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی اس قبیلے (انصار) کو ڈرائے گا۔ یقیناً اس نے اس کے درمیان کو ڈرایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں پہلوؤں پر رکھا (یعنی مجھے ڈرایا) ❺

[1422] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة عن سليمان عن ذكوان عن أبي سعيد الخدري عن النبي

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 1/620؛ صحیح مسلم: 1/85؛ مسند الامام احمد: 3/70

❷ تحقیق: اسنادہ حسن والحدیث صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 1/113؛ سنن ابن ماجۃ: 1/57

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل علی بن زید بن جدعان والحدیث صحیح؛ انظر: صحیح البخاری: 8/650؛ صحیح مسلم: 4/1948

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 7/226۔112؛ صحیح مسلم: 2/738؛ سنن ابن ماجۃ: 1/58

❺ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری: 1/1/53

صلى الله عليه وسلم أنه قال لا يبغض الأنصار رجل يؤمن بالله واليوم الآخر

۱۴۲۲۔ سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والا شخص انصار سے کبھی بھی بغض نہیں رکھتا۔ ❶

[1423] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا زيد بن الحباب قثنا معاوية بن صالح قال حدثني أبو مريم أنه سمع أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الملك في قريش والقضاء في الأنصار والأذان في الحبشة والسرعة في اليمن

۱۴۲۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بادشاہت قریش، قضاۃ انصار، اذان حبشیوں اور نیکیوں میں سبقت اہل یمن میں رہے گی۔ ❷

[1424] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا رجل قثنا معاوية بن صالح قال أخبرني أبو الزاهرية عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله إلا أنه زاد والأمانة في الأزد

۱۴۲۴۔ ابوزاہریہ رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں یہ روایت بھی مذکورہ روایت ہی کی مثل ہے مگر اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ امانت داری قبیلہ اَزد میں ہے۔ ❸

[1425] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا بهز بن أسد قثنا سليمان بن المغيرة عن ثابت قثنا عبد الله بن رباح عن أبي هريرة قال فذكر فتح مكة قال فنظر فرآني فقال يا أبا هريرة فقلت لبيك يا رسول الله قال فقال اهتف بالأنصار ولا يأتيني إلا أنصاري فهتفت بهم فجاءوا فأطافوا برسول الله صلى الله عليه وسلم قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ترون إلى أوباش قريش وأتباعهم قال ثم قال بيديه إحداهما على الأخرى أحصدوهم حصدا حتى توافوني بالصفا قال فقال أبو هريرة فانطلقنا فما يشاء أحد منا أن يقتل منهم ما شاء وما أحد يوجه إلينا منهم شيئا قال فقال أبو سفيان يا رسول الله أبيحت خضراء قريش لا قريش بعد اليوم قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أغلق بابه فهو آمن ومن دخل دار أبي سفيان فهو آمن قال فغلق الناس أبوابهم قال فأقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى الحجر فاستلمه فذكر الحديث قال ثم أتى الصفا فعلاه حيث ينظر إلى البيت فرفع يديه فجعل يذكر الله بما شاء أن يذكره ويدعوه والأنصار تحته قال يقول بعضهم لبعض أما الرجل فأدركته رغبة في قريته ورأفة في عشيرته قال أبو هريرة وجاء الوحي وكان إذا جاء لم يخف علينا فليس أحد من الناس يرفع طرفه إلى رسول الله حتى يقضي قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معاشر الأنصار أقلتم أما الرجل فأدركته رغبة في قريته ورأفة بعشيرته قالوا قلنا ذاك يا رسول الله قال فما اسمي إذا كلا إني عبد الله ورسوله هاجرت إلى الله وإليكم فالمحيا محياكم والممات مماتكم قال فأقبلوا إليه يبكون ويقولون والله ما قلنا الذي قلنا إلا الضن بالله وبرسوله قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فإن الله ورسوله يصدقانكم ويعذرانكم

۱۴۲۵۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے عرض کیا: حاضر ہوں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ارشاد فرمایا: انصار کو آواز دو، وہاں میرے اور انصار کے علاوہ اور کوئی نہیں آئے گا۔ جب میں نے آواز دی تو سارے آ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد جمع ہوئے۔ تو ارشاد فرمایا: کیا تم قریش کے سرداروں اور ان کے پیروکاروں کو دیکھ رہے ہو؟ پھر اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے پر رکھ کر اشارہ

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1414

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: سنن الترمذی: 5/727؛ مسند الامام احمد: 2/364

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ؛ تخریج: سنن الترمذی: 5/727؛ مسند الامام احمد: 2/364

فرمایا کہ اب ان کو کاٹ دو یہاں تک کہ مجھے صفا پہاڑ پر ملو۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ہم چلے گئے جس کو چاہا ہم نے قتل کیا ان میں سے کسی نے ہماری طرف متوجہ ہونے کی جرأت نہیں کی۔ سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قریش کا بہت بڑا حصہ کام آ گیا، آج کے بعد قریش کا وجود مٹ گیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنا دروازہ بند کر لیا تو یقیناً وہ امن میں رہے گا اور جو ابوسفیان کے گھر پناہ لے وہ بھی امن میں رہے گا تو لوگوں نے دروازے بند کر لیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے سامنے آ کر اسے استلام (چھونا) کیا، راوی نے مزید بیان کیا کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر تشریف لے گئے، بیت اللہ کی طرف متوجہ ہو کر ہاتھ بلند کیا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جتنا ہو سکا اور دعائیں مانگیں اور انصار نیچے تھے، راوی کہتے ہے: بعض بعض سے کہنے لگے: آپ (سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے شہر کی رغبت اور رشتہ داری نے متاثر کر دیا ہے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو ہم پر مخفی نہ کرتے اور نہ ہم میں سے کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتا جب تک وحی پوری نہ ہوتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انصار کے گروہ! کیا تم لوگوں نے کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے شہر کی رغبت اور رشتہ داری کی محبت نے گھیر لیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے ایسا کہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر میرا نام کیا ہو گا؟ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میں نے تمہاری طرف اللہ کے واسطے ہجرت کی ہے اب تو زندگی اور موت تمہارے ساتھ ہی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: وہ سارے روتے ہوئے سامنے آ کر کہنے لگے: ہم نے یہ باتیں صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حرص میں کہی تھیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں سچا سمجھتے ہیں اور تمہارے عذر کو قبول کرتے ہیں۔ [1]

[1426] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو داود قال أنا شعبة عن قتادة قال سمعت بن أنس يحدث عن زيد بن أرقم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم اغفر للأنصار ولأبناء الأنصار ولأبناء أبناء الأنصار

۱۴۲۶۔ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! انصار کی، انصار کے بچوں کی اور ان کے پوتوں کی مغفرت فرما۔ [2]

[1427] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قثنا معمر عن عثمان الجزري عن مقسم قال لا أعلمه إلا عن بن عباس أن راية النبي صلى الله عليه وسلم كانت تكون مع علي بن أبي طالب وراية الأنصار مع سعد بن عبادة وكان إذا استحر القتال كان النبي صلى الله عليه وسلم مما يكون تحت راية الأنصار

۱۴۲۷۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس اور انصار کا جھنڈا سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس ہوتا تھا اور جب سخت جنگ چھڑ جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے جھنڈے تلے آ جاتے تھے۔ [3]

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم: 3/1405؛ مسند الامام احمد: 2/539_538

[2] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1419

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عثمان بن عمرو بن ساج الجزری؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/368؛ التاریخ الکبیر للبخاری: 3/2/258

[1428] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا زكريا بن عدي قال أنا عبيد الله بن عمرو عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن الطفيل بن أبي بن كعب عن أبيه قال وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لولا الهجرة لكنت امرأ من الأنصار ولو سلك الناس واديا أو شعبا لكنت مع الأنصار

۱۴۲۸۔ سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہوتا اگر باقی لوگ ایک راستے پر چلتے اور انصار دوسرے راستے پر چلتے تو میں انصار کے ساتھ ہوتا۔ ❶

[1429] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قثنا معمر عن ابن طاوس عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يوم الخندق اللهم لا عيش إلا عيش الآخرة فارحم الأنصار والمهاجرة والعن عضلا والقارة هم كلفونا نقل الحجارة

۱۴۲۹۔ امام طاؤس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے موقع پر فرمایا: اے اللہ! زندگی تو صرف آخرت کی ہی ہے، پس انصار اور مہاجرین پر رحم فرما اور عضلا اور قارہ (دو قبیلوں کے نام ہیں) پر لعنت بھیج، جنہوں نے ہمیں پتھر اُٹھانے پر مجبور کیا۔ ❷

[1430] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن الزهري عن عروة بن الزبير أن الأنصار تلقت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قدم المدينة

۱۴۳۰۔ عروۃ بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ پہنچے تو انصار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ ❸

[1431] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قال أنا شعبة وحجاج قال حدثني شعبة قال سمعت قتادة يحدث عن أنس بن مالك قال جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم الأنصار فقال أفيكم أحد من غيركم فقالوا لا إلا ابن أخت لنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابن أخت القوم منهم أو من أنفسهم فقال إن قريشا حديث عهد بجاهلية ومصيبة وإني أردت أن أجيرهم وأتألفهم أما ترضون أن يرجع الناس بالدنيا وترجعون برسول الله إلى بيوتكم لو سلك الناس واديا قال حجاج وسلكت وقال محمد وسلك الأنصار شعبا لسلكت شعب الأنصار

۱۴۳۱۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو جمع کیا اور دریافت کیا: تمہارے علاوہ کوئی یہاں پر ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں! مگر ایک ہمارا بھانجا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھانجا قوم میں سے ہی ہوتا ہے اور فرمایا: یقیناً قریش نے ابھی ابھی زمانہ جاہلیت اور مصائب سے نجات حاصل کی ہے، میرا ارادہ ہے کہ میں ان کو پناہ دوں اور ان کے دل میں اسلام کی اُلفت ڈالوں۔ کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ لوگ دنیا لے کر لوٹ رہے ہیں اور تم اپنے گھروں کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر آ رہے ہو (راوی کا بیان ہے کہ حجاج راوی "سلکت" اور محمد راوی "سلک" کا لفظ بیان کرتے ہیں) اگر باقی لوگ ایک راستہ اپنائیں اور انصار وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی ہی میں جاؤں گا۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: سنن الترمذی: 711/5؛ مسند الامام احمد: 3/138۔137

❷ تحقیق: اسنادہ مرسل ورجالہ ثقات ولکن ورد ہذا الحدیث باسناد متصل؛ انظر: صحیح البخاری: 6/117۔45؛ صحیح مسلم: 3/1432۔1431

❸ تحقیق: مرسل ورجالہ ثقات والحدیث صحیح من طرق اخری؛ انظر: صحیح البخاری: 7/265؛ صحیح مسلم: 1/374

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 8/47؛ صحیح مسلم: 2/735۔733؛ سنن الترمذی: 5/713۔712

[1432] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قال أنا شعبة وحجاج قال حدثني شعبة عن قتادة قثنا أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن العيش عيش الآخرة قال حجاج قال شعبة إن الخير خير الآخرة اللهم إن العيش عيش الآخرة فاغفر للأنصار والمهاجرة

۱۴۳۲۔ سیّدنا انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: بلاشبہ زندگی تو آخرت ہی کی ہے۔ حجاج راوی کہتے ہیں کہ شعبہ نے ان الفاظ کو بیان کیا: یقیناً بھلائی تو آخرت ہی کی ہے، اے اللہ! زندگی تو آخرت ہی کی ہے پس تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔ ❶

[1433] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا محمد بن أبي عدي عن حميد عن أنس قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم والمهاجرون يحفرون الخندق في غداة باردة فقال أنس ولم يكن لهم خدم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم إنما الخير خير الآخرة فاغفر للأنصار والمهاجرة قال فأجابوه نحن الذين بايعوا محمدا على الجهاد ما بقينا أبدا أو لا نفر أبدا

۱۴۳۳۔ سیّدنا انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے، مہاجرین ایک ٹھنڈی صبح خندق کھود رہے تھے، سیّدنا انس ؓ کہتے ہیں کہ اس وقت ان کے پاس خادم نہیں تھے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! بھلائی تو آخرت ہی کی ہے پس مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔ صحابہ کرام نے جواب میں کہا: ہم نے تو سیّدنا محمد ﷺ کے دستِ مبارک پر دمِ واپسین تک جہاد کی بیعت کی ہے اور نہ ہم میدان سے کبھی بھاگیں گے۔ ❷

[1434] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن أبي عدي عن حميد عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج ذات يوم وهو معصوب الرأس فتلقاه الأنصار ونساءهم وأبناءهم فإذا هو بوجوه الأنصار فقال والذي نفس محمد بيده إني لأحبكم وقال إن الأنصار قد قضوا ما عليهم وبقي ما عليكم فأحسنوا إلى محسنهم وتجاوزوا عن مسيئهم

۱۴۳۴۔ سیّدنا انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنے سر مبارک کی درد کی حالت میں تشریف لائے تو آپ ﷺ کی ملاقات انصار، ان کی عورتوں اور ان کے بچوں سے ہوئی جب آپ ﷺ نے انصار کے چہروں کو دیکھا تو ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں مجھ محمد (ﷺ) کی جان ہے بلاشبہ میں تم سے محبت کرتا ہوں کیونکہ انہوں نے اپنا حق ادا کیا ہے اور تم پر ان کا حق باقی ہے پس تم ان (انصار) میں سے احسان کرنے والوں کے ساتھ احسان کرو اور ان کی لغزشوں سے درگزر کرو۔ ❸

[1435] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا بن أبي عدي عن حميد عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا معشر الأنصار أولم آتكم ضلالا فهداكم الله بي أولم آتكم متفرقين فجمعكم الله بي أو لم آتكم أعداء فألف الله بين قلوبكم قالوا بلى يا رسول الله قال أفلا تقولون جئتنا خائفا فآمناك وطريدا فآويناك ومخذولا فنصرناك قالوا بل لله المن علينا ولرسوله

۱۴۳۵۔ سیّدنا انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کو مخاطب کر کے فرمایا: اے انصار کے گروہ! جب میں تمہارے پاس آیا اس وقت تم گم گشتہ راہ تھے، اللہ نے میری وجہ سے تمہیں ہدایت دی، میں آیا تم بکھرے ہوئے تھے، میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں یکجا کر دیا، میں آیا تم ایک دوسرے کے دشمن تھے میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 118/7

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1429

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 205/3؛ مصنف عبد الرزاق: 61/11

تمہارے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت پیدا کی، انصار نے جواب میں عرض کیا: کیوں نہیں! یا رسول اللہ ﷺ! مگر نبی کریم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے انصار! تم ایسے کیوں نہیں کہتے کہ آپ (سیدنا محمد رضی اللہ عنہ) ڈرے ہوئے ہمارے پاس آئے، ہم نے آپ ﷺ کو امن دیا، آپ ﷺ کو اپنوں نے نکال دیا، ہم نے آپ کو جگہ دی اور لوگوں نے آپ کو تنہا چھوڑ دیا، ہم نے آپ ﷺ کا ساتھ دیا، انصار نے جواب میں عرض کیا: بلکہ اللہ اور رسول ﷺ کے ہم پر بڑے احسان ہیں۔ ❶

[1436] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قثنا معمر عن الزهري عن أبي سلمة بن عبدالرحمن وعبيد الله بن عبد الله بن عتبة أنهما سمعا أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أخبركم بخير دور الأنصار قالوا بلى يا رسول الله قال بنو عبد الأشهل وهم رهط سعد بن معاذ قالوا ثم من يا نبي الله قال ثم بنوا النجار قالوا ثم من يا رسول الله قال ثم بنو الحارث بن الخزرج قالوا ثم من يا رسول الله قال ثم بنو ساعدة قالوا ثم من يا رسول الله قال ثم بنو النجار قالوا ثم من يا رسول الله قال ثم في كل دور الأنصار خير فقال سعد بن عبادة ذكرنا رسول الله آخر أربع آدر سماهم لأكلمن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك فلقيه رجل فذكر ذلك له فقال له الرجل أو ما ترضى أن يذكركم آخر أربع آدر فوالله لمن ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم من الأصنار لم يذكر أكثر ممن ذكر قال فرجع سعد

۱۴۳۶۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو انصار کے سب سے بہتر گھرانوں کی خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: کیوں نہیں! یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: گھروں میں بہتر گھر بنو عبد الاشہل سعد بن معاذ کے قبیلے کا ہے۔ صحابہ کرام نے پوچھا: اے اللہ کے نبی ﷺ! ان کے بعد کس کا ہے؟ فرمایا: بنو نجار کا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! پھر ان کے بعد؟ فرمایا: بنو حارث بن خزرج کا، صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ان کے بعد؟ فرمایا: بنو ساعدہ کا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ان کے بعد؟ فرمایا: بنو نجار کا، صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ان کے بعد؟ فرمایا: تمام انصار کے گھر بہتر ہیں۔

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے ہم سے آخری بار چار گھروں کا تذکرہ فرمایا تو میں نے کہا: میں ضرور رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں استفسار کروں گا، مجھے ایک شخص ملا اس شخص کو میں نے اپنے ارادے کے بارے میں آگاہ کیا تو اس نے کہا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ آپ ﷺ نے آپ کے قبیلے کے مزید چار گھروں کا تذکرہ فرمایا ہے، اللہ کی قسم! آپ ﷺ نے انصار کے گھروں میں سے جن کا تذکرہ نہیں فرمایا وہ ان کے گھروں کی نسبت (تعداد میں) زیادہ ہیں جن کا آپ نے تذکرہ فرمایا ہے (یعنی اس شخص نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو یہ بات سمجھائی کہ آپ ﷺ کا کچھ گھروں کا تذکرہ نہ فرمانا یہ معنی نہیں رکھتا کہ ان کی کوئی فضیلت نہیں ہے) یہ سن کو سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔ ❷

[1437] قال معمر أخبرني ثابت وقتادة أنهما سمعا أنس بن مالك يذكر هذا الحديث إلا أنه قال بنو النجار ثم بنو عبد الأشهل ثم ذكر مثل حديث الزهري

۱۴۳۷۔ معمر کی روایت میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے پہلے بنو نجار کا پھر بنو عبد الاشہل کا ذکر کیا۔ ❸

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 48/8؛ صحیح مسلم: 738/2؛ مسند الامام احمد: 3/76۔57

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 439/9؛ صحیح مسلم: 1785/4؛ سنن الترمذی: 716/5

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 439/9؛ سنن الترمذی: 716/5

[1438] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا محمد بن أبي عدي عن حميد عن أنس قال لما سار رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى بدر خرج فاستشار الناس فأشار عليه أبو بكر ثم استشارهم فأشار عليه عمر فسكت فقال رجل من الأنصار إنما يريدكم قالوا يا رسول الله والله لا نكون كما قالت بنو إسرائيل لموسى اذهب أنت وربك فقاتلا إنا ههنا قاعدون ولكن والله لو ضربت أكبادها حتى تبلغ برك الغماد لكنا معك

۱۴۳۸۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف روانہ ہوئے تو لوگوں سے مشورہ لیا۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا، پھر لوگوں سے مشورہ لیا، پھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر ایک انصاری نے کہا: اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم (انصار) سے مخاطب ہیں تو انصار نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم بنی اسرائیل کی طرح نہیں ہے جنہوں نے کہا: اے موسیٰ! تم اور تیرا رب جاؤ خود جہاد کرو اور ہم یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ (سورۃ المائدۃ:24) لیکن اللہ کی قسم! اگر آپ برک الغماد مقام تک اپنی سواری پر جائیں گے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جائیں گے۔ (1)

[1439] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا يزيد قال أنا محمد يعني بن إسحاق عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبيد عن أبي سعيد الخدري وعن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا الهجرة لكنت امرأ من الأنصار ولو سلك الناس في واد أو شعبا لسلكت في وادي الأنصار وشعبهم

۱۴۳۹۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہوتا اگر لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی میں چلوں گا۔ (2)

[1440] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا عبد الرزاق قثنا معمر عن ثابت البناني أنه سمع أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الأنصار عيبتي التي أويت إليها فاقبلوا من محسنهم واعفوا عن مسيئهم فإنهم قد أدوا الذي عليهم وبقي الذي لهم

۱۴۴۰۔ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار میری پناہ گاہ ہے، جس کو میں نے اپنا ٹھکانہ بنایا ہے، اس لیے تم ان کے نیکو کاروں کی عزت کرو اور ان کے کوتاہی کرنے والوں سے درگزر کرو، کیونکہ انہوں نے اپنا حق ادا کیا ہے اور تم پر اُن کا حق باقی ہے۔ (3)

[1441] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قثنا معمر عن الزهري أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الأجر أجر الآخرة فارحم الأنصار والمهاجرة والعن عضلا والقارة هم كلفونا نقل الحجارة

۱۴۴۱۔ زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اجر تو آخرت کا ہی ہے پس تو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما، عضلا اور قارہ (دو قبیلوں کے نام ہیں) پر لعنت فرما جنہوں نے ہمیں پتھر اُٹھانے پر مجبور کیا۔ (4)

[1442] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغفر للأنصار

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم:3/1403؛ مسند الامام احمد:3/105

(2) تحقیق: رجال الاسناد ثقات الا ان فیہ علۃ تدلیس محمد بن اسحاق والحدیث صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد:2/501؛ مسند الشافعی؛ ص:280

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری:7/121؛ مسند الامام احمد؛3/161

(4) تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ ورجالہ ثقات لکن ہذا الحدیث صحیح من طرق اخری؛ تخریج: صحیح البخاری:7/239

ولأبناء الأنصار ولأبناء أبناء الأنصار

۱۴۴۲۔ معمر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ انصار، انصار کے بچوں اور ان کے پوتوں کی مغفرت فرما۔ ❶

[1443] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق أنا معمر قال وأخبرني أيوب عن أبي قلابة عن أنس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله قال معمر فبلغني أن أبا بكر بن محمد بن عمرو بن حزم قال لم يبق من أهل الدعوة غيري

۱۴۴۳۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت مروی ہے، معمر رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم رحمہ اللہ نے کہا ہے: اب میرے علاوہ اس دُعا کا اہل کوئی نہیں رہا (یعنی اب صرف آپ ہی ابناء ابناء الانصار کے مصداق ہیں۔) ❷

[1444] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت أبا حمزة قال قالت الأنصار يا رسول الله إن لكل نبي أتباعا وأنا قد تبعناك فادع الله أن يجعل اتباعنا منا فدعا لهم أن يجعل أتباعهم منهم قال فنميت ذلك إلى ابن أبي ليلى فقال زعم ذلك زيد

۱۴۴۴۔ سیدنا ابوحمزہ رضی اللہ عنہ (انس) سے روایت ہے کہ انصار نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہر نبی کے متبع اور پیروکار ہوتے ہیں دعا کریں کہ اللہ ہمیں آپ کا پیروکار بنادے آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی کہ اللہ ان کو میرے متبعین میں شامل کرلے، میں نے یہ بات ابن ابی لیلیٰ کو بتائی تو انہوں نے کہا: یہ زید کا گمان ہے۔ ❸

[1445] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن أبي عدي عن حبيب بن شهيد عن عكرمة قال أصيب بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم أحد سبعة من الأنصار كلهم يقول نحري دون نحرك ونفسي دون نفسك

۱۴۴۵۔ سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سات انصاریوں نے جام شہادت نوش کیا، سب کہتے تھے: میرا سینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے کی جگہ اور میری جان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نفس کی خاطر قربان ہے۔ ❹

[1446] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن أبي عدي عن حميد عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ألا أخبركم بخير دور الأنصار دار بني النجار ثم دار بني عبد الأشهل ثم دار بني الحارث بن الخزرج ثم دار بني ساعدة وفي كل دور الأنصار خير

۱۴۴۶۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں انصار کے سب سے بہتر گھرانے کی خبر نہ دوں؟ گھروں میں بہتر گھر بنونجار کا، ان کے بعد بنوعبدالاشہل کا پھر بنوحارث بن خزرج کا، ان کے بعد بنوساعدہ کا گھرانہ ہے اور انصار کے تمام گھرانے بہتر ہیں۔ ❺

❶ تحقیق: ہذا اسناد معضل لکن ہذا الحدیث منقول باسناد متصل؛ تخریج: مصنف عبدالرزاق: 62/11

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مصنف عبدالرزاق: 62/11

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 114/7

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ ورجالہ ثقات والحدیث صحیح باسناد متصل؛ تخریج: صحیح البخاری: 1386/3؛ صحیح مسلم: 1443/3

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1437_1436

[1447] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد بن هارون قال أنا يحيى يعني ابن سعيد أن سعد بن إبراهيم أخبره عن الحكم بن ميناء أن زيد بن جارية أخبره أنه كان جالسا في نفر من الأنصار فخرج عليهم معاوية فسألهم عن حديثهم فقالوا كنا في حديث من حديث الأنصار فقال معاوية ألا أزيدكم حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا بلى يا أمير المؤمنين فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من أحب الأنصار أحبه الله ومن أبغض الأنصار أبغضه الله

۱۴۴۷۔ زید بن جاریہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم انصار کے ایک گروہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو اتنے میں سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے ان کی گفتگو کے بارے میں ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا: ہم انصار کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں تو سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہاری گفتگو میں اضافہ نہ کروں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: امیر المومنین! کیوں نہیں تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: جو شخص انصار سے محبت کرے گا، اللہ اس سے محبت کرے گا اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بغض کرے گا۔ ❶

[1448] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا روح قثنا هشام بن حسان عن هشام بن عروة أبيه عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يضر امرأة نزلت بين بيتين من الأنصار أو نزلت بين أبويها

۱۴۴۸۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس عورت کو کوئی نقصان نہ ہوگا جو کسی انصاری گھرانے اور انصاری والدین کے ہاں سکونت پذیر ہو۔ ❷

[1449] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا محمد بن جعفر قال نا وحجاج قال حدثني شعبة قال سمعت قتادة يحدث عن أنس بن مالك عن أسيد بن حضير أن رجلا من الأنصار خلا برسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ألا تستعملني كما استعملت فلانا فقال إنكم ستلقون بعدي أثرة فاصبروا حتى تلقوني علي الحوض

۱۴۴۹۔ سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اکیلے میں عرض کیا: مجھے بھی کوئی ملازمت دیں (یعنی کسی شہر کا گورنر وغیرہ مقرر کر دیں) جس طرح فلاں آدمی کو دی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے بعد ترجیح دیکھو گے تو اس وقت صبر کا مظاہرہ کرنا یہاں تک کے حوضِ کوثر پر مجھ سے ملاقات کرلو۔ ❸

[1450] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة وحجاج قال حدثني شعبة قال سمعت قتادة عن أنس بن مالك قال حجاج عن أبي أسيد وقال ابن جعفر عن أبي أسيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير دور الأنصار بنو النجار ثم بنو عبد الأشهل ثم بنو الحارث قال حجاج بن الخزرج ثم بنو ساعدة وفي كل دور الأنصار خير فقال سعد ما أرى رسول الله إلا قد فضل علينا فقيل قد فضلك على كثير

۱۴۵۰۔ سیّدنا ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں بہتر گھرانہ بنو نجار کا ہے۔ ان کے بعد بنو عبد الاشھل کا ہے۔ پھر بنو حارث بن خزرج کا ہے۔ حجاج بن خزرج کہتے ہیں پھر ان کے بعد بنو ساعدہ کا ہے۔ اور اسی طرح تمام انصاری گھرانے بہتر ہیں۔ سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 4/100-96؛ التاریخ الکبیر للبخاری: 1/2/343

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 6/257؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 9/224

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 7/117؛ سنن الترمذی: 4/482؛ سنن النسائی: 8/325

کسی کو فضیلت نہیں دی پس کہا گیا کہ تم کو کثیر لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے۔ ❶

[1451] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا عبد الصمد قثنا عبد الله بن أبي يزيد قال سمعت موسى بن أنس يحدثنا عن أبيه أن الأنصار اشتدت عليهم السواني فأتو النبي صلى الله عليه وسلم ليدعو لهم أو يحفر لهم نهرا فأخبر النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا يسألوني اليوم شيئا إلا أعطوه فأخبرت الأنصار بذلك فلما سمعوا ما قال النبي صلى الله عليه وسلم قالوا ادع الله لنا بالمغفرة فقال اللهم اغفر للأنصار ولأبناء الأنصار ولأبناء أبناء الأنصار

۱۴۵۱۔ موسیٰ بن انس رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب انصار پر زمین کو سیراب کرنے کا کام دُشوار ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دعا کروانے اور نہریں کھدوانے کے لیے آئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو فرمایا: آج کے دن جو بھی کسی چیز کا سوال کرے گا، اس کو وہ ضرور ملے گا، جب انصار کو پتہ چلا تو کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! انصار، ان کے بیٹوں اور ان کے پوتوں کی مغفرت فرما۔ ❷

[1452] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبدالرحمن قثنا شعبة عن محمد بن زياد قال سمعت أبا هريرة يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو سلكت الأنصار واديا وشعبا لسلكت وادي الأنصار أو شعبهم ولولا الهجرة لكنت أمرا من الأنصار قال أبو هريرة وما ظلم بأبي وأمي لقد آووه ونصروه أو آسوه ونصروه

۱۴۵۲۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر انصار کسی وادی اور گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انصار کے ہمراہ ہوں گا اور اگر بالفرض ہجرت نہ ہوتی۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے ماں باپ قربان ہوں، یہ ترجیح بلا مرجح نہیں بلکہ انصار کی بے مثال خدمت کی بہ دولت ہے کہ انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھکانا بھی دیا اور نصرت بھی کی یا جانی و مالی نصرت بھی فرمائی۔ ❸

[1453] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبدالرحمن ووكيع عن سفيان عن أبي الزناد عن أبي سلمة عن أبي أسيد الساعدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الأنصار بنو النجار ثم بنو عبد الأشهل ثم بنو ساعدة ثم قال وفي كل خير

۱۴۵۳۔ سیّدنا ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے گھروں میں بہتر گھر بنو نجار کا ہے۔ ان کے بعد بنو عبدالاشھل کا ہے۔ پھر ان کے بعد بنو ساعدہ کا ہے۔ پھر فرمایا: اسی طرح تمام انصار کے گھر بہتر ہیں۔ ❹

[1454] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد بن هارون قال أنا محمد بن عمرو عن سعد بن المنذر بن أبي حميد الساعدي عن حمزة بن أبي أسيد قال سمعت الحارث بن زياد صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال يزيد مرة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من أحب الأنصار أحبه الله حتى يلقاه ومن أبغض الأنصار أبغضه الله حتى يلقاه۔

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح ؛ تخریج: صحیح البخاری: 115/7 ؛ صحیح مسلم: 195/4

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 213/3 ؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 80/4

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح ؛ تخریج: صحیح البخاری: 112/7 ؛ مسند الامام احمد: 469/2

❹ تحقیق: اسنادہ حسن ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 496,497 ؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 266/19

۱۴۵۴۔ سیدنا حارث بن زیاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے: جو شخص انصار سے محبت کرے گا، اللہ اس سے محبت کرے گا یہاں تک کہ وہ اس (اللہ) سے ملاقات کرلے گا اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بغض کرے گا یہاں تک کہ وہ اس (اللہ) سے ملاقات کرلے گا۔ ❶

[1455] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة عن عدي بن ثابت قال سمعت البراء بن عازب أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم أو قال عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال في الأنصار لا يحبهم إلا مؤمن ولا يبغضهم إلا منافق من أحبهم فأحبه الله ومن أبغضهم فأبغضه الله قال قلت له أنت سمعت البراء قال إياي يحدث

۱۴۵۵۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بارے میں فرمایا: ان سے محبت نہیں رکھے گا مگر مومن اور ان سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق اور جو شخص ان (انصار) سے محبت کرے گا، اللہ اس سے محبت کرے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔ امام شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عدی بن ثابت رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آپ نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: وہ اسی طرح بیان کرتے تھے۔ ❷

[1456] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن عدي بن ثابت قال سمعت البراء يحدث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لحسان بن ثابت هاجهم أو أهجهم وجبريل معك

۱۴۵۶۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ان (کافروں) کی مذمت کرو جبرائیل تمہارے ساتھ ہیں۔ ❸

[1457] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة عن هشام بن زيد قال سمعت أنس بن مالك يقول جاءت امرأة من الأنصار إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فخلا بها وقال والذي نفسي بيده إنكم لأحب الناس إلي

۱۴۵۷۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ (بات چیت کے لیے صحابہ کرام سے) الگ ہوئے اور فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً مجھے تم (انصار کے ساتھ) سب لوگوں سے زیادہ محبت ہے۔ ❹

[1458] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة عن هشام بن زيد قال سمعت أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للأنصار إنكم ستلقون بعدي أثرة فاصبروا حتى تلقوني على الحوض

۱۴۵۸۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا: تم میرے بعد ترجیح دیکھو گے تو اس وقت تم صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھ سے حوضِ کوثر پر ملاقات کرلو۔ ❺

[1459] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن عبيد قثنا يزيد قال أنا محمد يعني بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 221/4؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 300/3؛ کتاب الایمان لابن المندۃ؛ ص: 559

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 113/7؛ مسند الامام احمد: 292/4

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 304/6؛ صحیح مسلم: 1933/4/4؛ مسند الامام احمد: 299/4۔286

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 333/9؛ مسند الامام احمد: 125/3

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1449

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحب الأنصار أحبه الله ومن أبغض الأنصار أبغضه الله

۱۴۵۹۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص انصار کے ساتھ محبت کرے تو اللہ اس سے محبت کرے گا اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا تو اللہ اس سے بغض رکھے گا۔ ❶

[1460] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا المطلب بن زياد قثنا عبد الله بن عيسى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم اغفر للأنصار ولأبناء الأنصار ولأبناء أبناء الأنصار ولحشم الأنصار

۱۴۶۰۔ عبداللہ بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! انصار، انصار کے بیٹوں، انصار کے پوتوں اور ان کے خدام کی مغفرت فرما۔ ❷

[1461] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا المطلب قثنا عبد الله بن عيسى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اقبلوا من محسن الأنصار وتجاوزوا عن مسيئهم

۱۴۶۱۔ عبداللہ بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس تم انصار کے محسنین کی قدر کرو اور ان کی لغزشوں سے درگزر کرو۔ ❸

[1462] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة قال سمعت علي بن زيد يحدث عن النضر بن أنس قال مات لأنس ولد فكتب إليه زيد بن أرقم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم اغفر للأنصار ولأبناء الأنصار ولأبناء أبناء الأنصار

۱۴۶۲۔ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو ان کے بیٹے کی موت پر (بطور تعزیت) یہ خط لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! انصار، انصار کے بچوں اور انصار کے پوتوں کی مغفرت فرما۔ ❹

[1463] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر نا شعبة عن معاوية بن قرة عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم لا عيش إلا عيش الآخرة قال شعبة أو قال اللهم إن العيش عيش الآخرة فاصلح الأنصار والمهاجرة

۱۴۶۳۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمار ہے تھے: اے اللہ! زندگی نہیں مگر صرف آخرت کی۔ شعبہ راوی کہتے ہیں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! زندگی تو صرف آخرت ہی کی ہے، پس تو انصار اور مہاجرین پر بھلائی فرما۔ ❺

[1464] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر وحجاج قالا نا شعبة قال سمعت قتادة يحدث عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الأنصار كرشي وعيبتي وإن الناس سيكثرون ويقلون فاقبلوا من محسنهم واعفوا عن مسيئهم

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1418

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ الا ان الحدیث صحیح مرفوعا موصولا؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1426۔ 1419

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ الا ان الحدیث صحیح مرفوعا موصولا؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1434۔ 1412

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل علی بن زید بن جدعان ولکن لہ طرق اخری صحیحۃ کما ذکرھنا ک؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1419

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 11/229؛ مسند الامام احمد: 3/271

۱۴۶۴۔ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً انصار میری جماعت اور میری جائے پناہ ہیں، لوگ بڑھتے اور کم ہوتے ہیں پس تم انصار کی عزت کرو اور ان کی لغزشوں کو معاف کر دو۔ ❶

[1465] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبدالرحمن قثنا سفيان عن سعد يعني بن إبراهيم عن عبدالرحمن الأعرج عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قريش والأنصار وجهينة ومزينة وأسلم وغفار وأشجع موالي ليس لهم مولى دون الله ورسوله

۱۴۶۵۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع یہ میرے ساتھی اور مددگار ہیں اور ان تمام قبائل کا مولیٰ اللہ اور اس کے رسول کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ ❷

[1466] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع وعبدالرحمن المعني عن سفيان عن جامع بن شداد عن صفوان بن محرز عن عمران بن حصين قال جاءت بنو تميم قالوا يا رسول الله بشرتنا فاعطنا قال عبدالرحمن فتغير وجه النبي صلى الله عليه وسلم قال فجاء نفر من أهل اليمن قال فجاء حي من يمن فقال اقبلوا البشرى إذ لم تقبلها بنو تميم قالوا يا رسول الله قبلنا

۱۴۶۶۔ سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بنو تمیم کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ہمیں بشارت دی ہے تو ہمیں (مال) دیں۔

راوی عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیرہ ہو گیا پھر یمن سے وفد آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اہل یمن! تم بشارت قبول کرو اگر بنو تمیم قبول نہیں کرتے تو اہل یمن نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے قبول کیا۔ ❸

[1467] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن سفيان عن سعد بن إبراهيم عن عبدالرحمن بن هرمز الأعرج عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قريش والأنصار وأشجع وغفار وأسلم ومزينة وجهينة موالي الله ورسوله لا مولى لهم غيره

۱۴۶۷۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریش، انصار، اشجع، غفار، اسلم، مزینہ اور جہینہ اللہ اور اس کے رسول کے مددگار ہیں اور ان کے علاوہ ان کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ ❹

[1468] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن سفيان عن عبد الملك بن عمير عن عبدالرحمن بن أبي بكرة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيتم إن كانت جهينة وأسلم وغفار خيرا من بني تميم وبني عبد الله بن غطفان وبني عامر بن صعصعة ومد بها صوته قالوا يا رسول الله قد خابوا وخسروا قال فوالذي يعني نفسي بيده لهم خير

۱۴۶۸۔ عبدالرحمٰن رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں پتہ ہے کہ جہینہ، اسلم

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری:7/121؛ صحیح مسلم:4/1949؛ مسند الامام احمد:3/188۔156

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛

تخریج: صحیح البخاری:6/542۔533؛ صحیح مسلم:4/1954؛ سنن الترمذی:5/728؛ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم:4/374

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری:8/98۔83؛ سنن الترمذی:5/732

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم:1465

اور غفار کے قبائل بنوتمیم، بنوعبداللہ بن غطفان اور بنوعامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ اپنی آواز کو لمبا (بلند) فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: پھر تو یہ قبائل نقصان اور خسارے میں پڑ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہ لوگ ان سے بہتر ہیں۔ ❶

[1469] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبدالرحمٰن عن سفيان عن عبد الملك بن عمير عن عبدالرحمٰن بن أبي بكرة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرأيتم إن كان جهينة وأسلم وغفار ومزينة خيرا عند الله من بني أسد ومن بني تميم ومن بني عبد الله بن غطفان ومن بني عامر بن صعصعة فقال رجل قد خابوا وخسروا فقال النبي صلى الله عليه وسلم هم خير من بني تميم ومن بني عامر بن صعصعة ومن بني أسد ومن بني عبد الله بن غطفان

۱۴۶۹۔ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں پتہ ہے کہ جہینہ، اسلم، غفار اور مزینہ کے قبائل اللہ تعالیٰ کے نزدیک بنواسد، بنوتمیم، بنوعبداللہ بن غطفان اور بنوعامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر تو یہ قبائل نقصان اور خسارے میں پڑ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ ان سے بہتر ہیں۔ یہ بنوتمیم، بنوعامر بن صعصعہ، بنواسد اور بنوعبداللہ بن غطفان سے بہتر ہیں۔ ❷

[1470] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قثنا معمر عن أيوب عن بن سيرين عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وأسلم وغفار وشيء من جهينة ومزينة خير عند الله يوم القيامة من بني تميم وأسد بن خزيمة وهوازن وغطفان

۱۴۷۰۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلم، غفار، کچھ جہینہ کے لوگ اور مزینہ اللہ کے ہاں قیامت کے دن بنی تمیم، اسد بن خزیمہ، ہوازن اور غطفان سے بہتر ہیں۔ ❸

[1471] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد قال أنا محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا الهجرة لكنت أمرأ من الأنصار ولو أن الناس سلكوا واديا أو شعبة وسلكت الأنصار واديا أو شعبة لسلكت وادي الأنصار وشعبهم

۱۴۷۱۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہوتا اگر باقی لوگ ایک راستے پر چلتے اور انصار دوسرے راستے پر چلتے تو میں انصار کے ساتھ چلتا۔ ❹

[1472] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد قال أنا محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غفار وأسلم ومزينة ومن كان من جهينة خير من الحليفين أسد وغطفان وهوازن وتميم دبر لهم فإنهن أهل الخيل

۱۴۷۲۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غفار، اسلم، مزینہ اور کچھ جہینہ کے لوگ ان دو حلیفوں اسد اور غطفان سے بہتر ہیں، ہوازن اور تمیم ان سے پیچھے ہیں کیونکہ یہ گھوڑوں والے ہیں۔ ❺

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم: 4/1956؛ سنن الترمذی: 5/733؛ المعجم الصغیر للطبرانی: 1/54

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 6/542؛ مسند الامام احمد: 5/36

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 6/543؛ صحیح مسلم: 4/1950؛ مسند الامام احمد: 2/421۔420

❹ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1420

❺ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: صحیح مسلم: 4/1955؛ مسند الامام احمد: 2/450

[1473] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا إسماعيل قثنا أيوب عن محمد عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأسلم وغفار وشيء من مزينة وجهينة أو شيء من جهينة خير عند الله قال أحسبه قال يوم القيامة من أسد وغطفان وهوازن وتميم

۱۴۷۳۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلم، غفار، مزینہ کے کچھ لوگ اور جہینہ یا کچھ جہینہ کے لوگ اللہ کے نزدیک بہتر ہیں۔

راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: یہ (مذکورہ قبیلے) قیامت کے دن اسد اور غطفان کے قبائل ہوازن اور تمیم سے بہتر ہیں۔ [1]

[1474] حدثنا عبد الله حدثني أبي قثنا علي بن حفص قال أنا ورقاء عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لأسلم وغفار وجهينة ومن كان من مزينة أو مزينة ومن كان من جهينة خير عند الله يوم القيامة من أسد وطيء وغطفان

۱۴۷۴۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اسلم، غفار، جہینہ، مزینہ کے لوگ یا مزینہ، اور جہینہ کے لوگ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن بنی اسد، طئ اور غطفان سے بہتر ہیں۔ [2]

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 230/2

[2] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 732/5؛ مسند الامام احمد: 369/2

فضائل سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

[1475] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن زكريا بن أبي زائدة قال حدثني إسماعيل بن أبي خالد عن قيس وابن نمير قثنا إسماعيل بن أبي خالد عن قيس وابن نمير قثنا إسماعيل بن أبي خالد عن قيس قال سمعت خالد بن الوليد يحدث القوم بالحيرة قال لقد رأيتني يوم مؤتة اندق بيدي تسعة أسياف وصبرت بيدي صفيحة لي يمانية

۱۴۷۵۔ قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حیرہ مقام پر سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میرے ہاتھ سے جنگ موتہ میں نو (۹) تلواریں ٹوٹ گئی تھیں مگر میں اپنی یمنی تلوار تھامے لڑتا رہا۔ ❶

[1476] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن زكريا قال حدثني إسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم قال قال خالد بن الوليد ما ليلة تهدى إلي فيها عروس أنا له محب أو أبشر فيها بغلام بأحب إلي من ليلة شديدة الجليد في سرية من المهاجرين أصبح بها العدو

۱۴۷۶۔ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رات جس میں مجھے دلہن ملتی ہے یا مجھے بچے کی خوشخبری ملتی ہے اس کی بہ نسبت وہ سرد برفانی رات اُس سے بہتر ہے، جس میں میں مہاجرین کے لشکر کے ساتھ جہاد پر جا کر صبح سویرے دشمن پر حملہ کروں۔ ❷

[1477] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا نا يحيى بن زكريا قال حدثني إسماعيل وابن نمير عن إسماعيل عن قيس قال بن نمير سمعت خالد بن الوليد يقول لقد منعني كثيرا من القراءة قال بن نمير من القرآن الجهاد في سبيل

۱۴۷۷۔ ابن نمیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: بلاشبہ مجھے قرآن کی بکثرت تلاوت سے روک دیا گیا۔ ابن نمیر کہتے ہیں ان کو جہاد فی سبیل اللہ نے قرآن کی بکثرت تلاوت سے روک دیا تھا۔ ❸

[1478] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن زكريا قال حدثني يونس بن أبي إسحاق عن أبي السفر قال نزل خالد بن الوليد الحيرة على بني أم المرازبة فقالوا له احذر السم لا يسقيكه الأعاجم فقال إيتوني به فأتى منه بشيء فأخذه بيده ثم اقتحمه وقال بسم الله فلم يضره شيئا

۱۴۷۸۔ ابوسفر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حیرہ کے مقام پر بنوام مرازبہ قبیلے میں پڑاؤ ڈالا تو لوگوں نے کہا: ذرا بچ کے رہنا کہیں یہ عجمی لوگ آپ کو زہر نہ پلا دیں۔ سیدنا خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: اس (زہر) کو لاؤ جب تھوڑا سا

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 7/515؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 4/253؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 4/121

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 4/214؛ مسند ابی یعلی: 13/141

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 4/214؛ مسند ابی یعلی: 13/143

لایا گیا تو انہوں نے اس کو پکڑا اور بسم اللہ پڑھ کر پی گئے اور ان کو کچھ بھی نہ ہوا۔ ❶

[1479] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن زكريا عن إسماعيل عن قيس قال أخبرت أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تسبوا خالدا فإنه سيف من سيوف صبه الله على الكفار

۱۴۷۹۔ سیّدنا قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ خالد کو برا بھلا مت کہو کیونکہ وہ اللہ کی تلوار ہے جس کو اللہ نے کافروں پر مسلط کیا ہے۔ ❷

[1480] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا علي بن عياش قثنا الوليد بن مسلم قال حدثني وحشي بن حرب بن وحشي بن حرب عن أبيه عن جده وحشي بن حرب أن أبا بكر عقد لخالد بن الوليد على قتال أهل الردة وقال إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نعم عبد الله وأخو العشيرة خالد بن الوليد وسيف من سيوف الله سله الله على الكفار والمنافقين

۱۴۸۰۔ سیّدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مانعین زکوٰۃ اور مرتدین کے مقابلے میں سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ خالد اللہ کی تلوار ہے جس کو اللہ نے کافروں اور منافقین پر مسلط کیا ہے۔ ❸

[1481] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سفيان عن إسماعيل عن قيس قيل لسفيان سمعت خالدا رضى الله تعالى عنه يقول فقال لقد اندقت في يدي يوم مؤتة تسعة أسياف فلم يبق في يدي إلا صفيحة يمانية وأتى بالسم فقال ما هذا قالوا السم قال بسم الله فشربه

۱۴۸۱۔ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ موتہ میں میرے ہاتھ سے نو (۹) تلواریں ٹوٹ گئی میرے پاس صرف ایک یمنی تلوار رہ گئی تھی، اسی دوران کوئی شخص زہر لے کر آیا تو پوچھا: یہ کیا ہے؟ کسی نے کہا: یہ زہر ہے، راوی کہتے ہیں: انہوں نے (سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ) نے اُسے اللہ کا نام لے کر پی لیا۔ ❹

[1482] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سفيان عن إسماعيل عن قيس أتى خالد بسم فقال ما هذا قال سم فشربه

۱۴۸۲۔ سیّدنا قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس زہر لایا گیا، پوچھا: یہ کیا ہے؟ کہا: زہر ہے، پس انہوں نے اُسے ''بسم اللہ'' پڑھ کر پی لیا۔ ❺

[1483] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا مكي بن إبراهيم قال نا هاشم بن هاشم عن إسحاق بن الحارث بن عبد الله بن كنانة عن أبي هريرة قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا كنا تحت ثنية لفت طلع خالد بن الوليد من الثنية

---

❶ تحقیق: رجال الاسناد ثقات ولکنہ معلول بالانقطاع لان ابا السفر لم یدرک خالدا؛ تخریج: دلائل النبوۃ لابی نعیم: 159/2؛ ولہ طریق آخر ذکرہ ابن عساکر باسناد صحیح؛ انظر: تاریخ دمشق لابن عساکر: 106/5؛ ویاتی برقم: 1482۔1481؛ أیضاً

❷ تحقیق: منقطع ورجالہ ثقات؛ تخریج: المطالب العالیۃ لابن حجر: 89/4؛ ومضی الحدیث موصولا باسناد صحیح برقم: 13

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 8/1؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 120/4

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1478۔1475

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: تقدم فی سابقہ، قلت (نوید احمد بشار) قد حقق طرق ہذا الحدیث شیخنا العلامۃ غلام مصطفٰی ظہیر امن پوری حفظہ اللہ فی رسالۃ (السنۃ) التی تصدر شہریا، وحکم علیہ بالضعف، ولمزید الاطلاع علی ہذا الحدیث فلیراجع الرسالۃ المذکورۃ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبي هريرة انظر من هذا قال أبو هريرة خالد بن الوليد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم عبد الله هذا

۱۴۸۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے یہاں تک کہ ہم پہاڑ کے دامن میں پہنچے، اچانک پہاڑ کی چوٹی سے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو ہریرہ! دیکھو کون ہے؟ میں نے عرض کیا: خالد بن ولید ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ کا بہت اچھا بندہ ہے۔ ❶

[1484] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن عبيد عن إسماعيل عن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تؤذوا خالدا فإنه سيف من سيوف الله سله الله على أعدائه

۱۴۸۴۔ سیدنا عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ خالد کو تکلیف مت دو کیونکہ وہ اللہ کی تلوار ہے جس کو اللہ نے اپنے دشمنوں پر مسلط کیا ہے۔ ❷

---

❶ تحقیق: ضعیف لانقطاعہ ورجالہ ثقات لأن اسحاق بن الحارث لم یسمع أبا ہریرۃ ولہ طریق آخر عن أبی ہریرۃ أخرجہ الترمذی: 687/5 عن زید بن اسلم وہو أیضا منقطع ولہ شاہد عن أبی بکر عند احمد؛ تخریج: مسند الامام احمد: 8/1؛ ومضیٰ برقم: 1480 الیضاً فی معناہ فیظہر أن الحدیث حسن لمتابعتہ وشاہدہ

❷ تحقیق: ہذا اسناد مرسل ومضیٰ برقم: 13 موصولاً باسناد صحیح

فضائل سیّدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

[1485] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو معاوية قثنا الأعمش عن أبي سفيان عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد اهتز عرش الله عز وجل لموت سعد بن معاذ

۱۴۸۵۔ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سعد بن معاذ کی موت سے اللہ تعالیٰ کا عرش ہل گیا۔ [1]

[1486] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن سعيد قثنا عوف قثنا أبو نضرة قال سمعت أبا سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم يقول اهتز العرش لموت سعد بن معاذ

۱۴۸۶۔ سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے: سعد بن معاذ کی موت سے اللہ کا عرش ہل گیا۔ [2]

[1487] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا يحيى عن سفيان قال حدثني أبو إسحاق قال سمعت البراء أن النبي صلى الله عليه وسلم أتى بثوب حرير فجعلوا يعجبون من حسنه ولينه فقال لمناديل سعد بن معاذ في الجنة أفضل أو خير منها

۱۴۸۷۔ سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا کپڑا دیا، لوگ اس کی خوبصورتی دیکھ کر تعجب کرنے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً سعد بن معاذ کے تورومال ہی جنت میں اس ریشمی کپڑے سے کئی گنا بہتر ہیں۔ [3]

[1488] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد قثنا محمد بن عمرو بن علقمة فذكر حديث الخندق قال أبو سعيد الخدري فلما طلع على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قوموا إلى سيدكم فأنزلوه فقال عمر سيدنا الله عز وجل فقال انزلوه فأنزلوه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم احكم فيهم

۱۴۸۸۔ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (غزوۂ خندق کے موقع پر) سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کو آتے ہوئے دیکھا تو لوگوں سے فرمایا: اپنے سردار کے لئے کھڑے ہوجاؤ اوران کوسواری سے نیچے اتارو، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہمارا سردار تو اللہ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو اتارو پس جب اُتارا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 123/7؛ صحیح مسلم: 1915/4؛ سنن ابن ماجۃ: 56/1؛ مسند الامام احمد: 24/3

[2] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 434/3؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 206/3

[3] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 122/7؛ صحیح مسلم: 1916/4؛ سنن الترمذی: 689/5؛ سنن ابن ماجۃ: 55/1

ان سے فرمایا: اے سعد! اب ان (یہود) کے متعلق فیصلہ صادر کرو۔ ❶

[1489] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد قال أنا محمد بن عمرو قال حدثني عاصم بن عمر بن قتادة الأنصاري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نام حين أمسى فلما استيقظ جاءه جبريل أو قال ملك فقال من رجل من أمتك مات الليلة استبشر بموته أهل السماء قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا أعلمه إلا أن سعد بن معاذ أمسى دنفا ما فعل سعد قالوا يا رسول الله قد قبض وجاء قومه فاحتملوه إلى دارهم قال فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس صلاة الصبح ثم خرج وخرج الناس مشيا حتى أن شسوع نعالهم تتقطع من أرجلهم وأن أرديتهم تسقط من عواتقهم فقال قائل يا رسول الله قد بتت الناس مشيا قال إني أخشى أن تسبقنا إليه الملائكة كما سبقتنا إلى حنظلة

۱۴۸۹۔ سیدنا عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سو گئے پس جب بیدار ہوئے تو سیدنا جبرائیل علیہ السلام آئے یا راوی نے کہا: کوئی فرشتہ آیا، پوچھا: آپ کی امت میں سے کون شخص ہے جو آج رات فوت ہوا ہے جس کی موت پر تمام آسمان والے خوش ہو رہے ہیں؟ (کہ کتنی پاکیزہ روح آسمان کی طرف تشریف لائی ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ وہ سعد بن معاذ ہی ہوں گے کیونکہ وہ آج رات سخت بیمار تھے، لوگوں سے دریافت کیا: سعد کا کیا حال ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ وفات پا گئے ہیں اور ان کی قوم ان کو اپنے گھر لے گئی ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی اور (باہر کی طرف) نکلے لوگ بھی پیچھے نکلے یہاں تک کہ جوتوں کے تسمے ٹوٹ گئے اور چادریں کندھوں سے گر گئیں، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں کو پیدل چلنے نے مشقت میں ڈال دیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے خدشہ ہے کہ کہیں ہم سے ملائکہ پہلے نہ پہنچ جائیں جس طرح کہ حنظلہ (کی شہادت کے موقع) پر ہم سے سبقت لے گئے تھے۔ ❷

[1490] قال محمد فأخبرني الأشعث بن إسحاق بن سعد بن أبي وقاص قال فحضر رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يغسل قال فقبض رسول الله ركبته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل ملك فلم يجد مجلسا فأوسعت له قال وأمه تبكي وهي تقول ويل لأم سعد براعة وحدا بعد إياد يا له ومجدا مقدم سد به مسدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل البواكي يكذبن إلا أم سعد

۱۴۹۰۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی وفات کے موقع پر) جب تشریف لائے تو سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو غسل دیا جا رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ٹانگ پکڑ کر فرمایا: ابھی ایک فرشتہ آیا تھا اس کو جگہ نہیں ملی تو میں نے ان کو جگہ دی، ان کی ماں روتے ہوئے کہہ رہی تھیں: ام سعد کے لیے ہلاکت ہے، ہائے اس کی بزرگی، اب کون اس کا قائم مقام بنے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ام سعد کے علاوہ تمام رونے والی عورتیں جھوٹ بولتی ہیں۔ (واقع سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ان اوصاف کے حامل تھے) ❸

[1491] قال محمد فقال ناس من أصحابنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما أخرج بجنازة سعد قال ناس من المنافقين ما

---

❶ تحقیق: ذکر المصنف بهذا الاسناد بنا منقطعا والحدیث صحیح: انظر: صحیح البخاری: 165/6؛ صحیح مسلم: 1388/3

❷ تحقیق: مرسل رجاله ثقات: تخریج: الطبقات الکبری لابن سعد: 421/3؛ والمتن صحیح: انظر: صحیح البخاری: 556/1

❸ تحقیق: منقطع: تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 10/6

أخف سرير سعد أو جنازة سعد قال فحدثني سعد بن إبراهيم بن عبدالرحمن بن عوف أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم مات سعد لقد نزل سبعون ألف ملك شهدوا جنازة سعد بن معاذ ما وطئوا الأرض قبل يومئذ

۱۴۹۱۔ محمد بن عمر بن علقمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام میں سے کچھ لوگوں نے کہا: جب سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا تو کچھ منافقین کہنے لگے: سعد کی چارپائی بہت ہلکی ہے، سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن فرمایا: سعد بن معاذ کے جنازے میں ستر (۷۰) ہزار فرشتے شریک ہیں جو فرشتے آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترے۔ ❶

[1492] قال محمد وسمعت إسماعيل بن محمد بن سعد ودخل علينا الفسطاط ونحن ندفن واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ قال ألا أحدثكم ما سمعت أشياخنا يقولون قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مات سعد لقد نزل سبعون ألف ملك شهدوا وفاة سعد ما وطئوا الأرض قبل يومئذ

۱۴۹۱۔ محمد بن عمر علقمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسماعیل بن محمد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ سے سنا، وہ خیمے میں ہمارے پاس آئے جبکہ ہم واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کو دفن کر رہے تھے، کہنے لگے: حضرات! میں تمہیں وہ حدیث سناتا ہوں، جسے ہمارے شیوخ بیان کیا کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سعد بن معاذ کی موت پر ستر (۷۰) ہزار فرشتے اُترے ہیں جو ان کے جنازے میں شریک ہوئے ہیں، وہ فرشتے آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترے۔ ❷

[1493] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد قال أنا محمد قال أخبرني أبي عن أبيه علقمة عن عائشة قالت ما كان أحدا أشد فقدا على المسلمين بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم وصاحبيه أو أحدهما من سعد

۱۴۹۳۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبین (سیّدنا ابوبکر اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہما) کے بعد سب سے زیادہ تکلیف سیّدنا سعد کی جدائی پر ہوئی۔ ❸

[1494] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد قال نا محمد بن عمرو قال حدثني محمد بن المنكدر عن محمد بن شرحبيل وقال يزيد مرة شرحبيل أن رجلا أخذ من تراب قبر سعد قبضة يوم دفن ففتحها بعد فإذا هي مسك

۱۴۹۴۔ محمد بن شرحبیل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کی قبر سے مٹی اپنے ہاتھ میں لی جس دن ان کو دفنایا گیا جب اس نے اپنا ہاتھ کھولا تو وہ مٹی خوشبو بن چکی تھی۔ ❹

[1495] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد قال أنا محمد بن عمرو قال وحدثني واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ قال

---

❶ تحقیق: منقطع؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 429/3؛ ولہ من طریق آخر باسناد متصل؛ الترمذی: 690/5؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 207/3؛ وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی فی تلخیصہ والبزار کما فی البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: 128/4؛ والمعجم الکبیر للطبرانی: 14/6 وقال ابن کثیر: اسنادہ جید

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لجہالۃ اشیاخ اسماعیل والحدیث صحیح؛ تخریج: تقدم فی سابقہ

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 433/3

❹ تحقیق: محمد بن شرحبیل بن حسنۃ الانصاری قال ابن الاثیر فی الاسد الغابۃ من بنی عبد الدار فان کان ایاہ فہو ثقۃ؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 431/3

دخلت على أنس بن مالك قال فقال لي من أنت قلت أنا واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ وكان واقد من أحسن الناس وأعظمهم وأطولهم قال إنك لسعد لشبيه ثم بكى فأكثر البكاء وقال رحمة الله على سعد كان من أعظم الناس وأطولهم ثم قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم جيشا إلى أكيدر دومة فأرسل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بجبة ديباج منسوج فيها الذهب فلبسها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام على المنبر أو جلس فلم يتكلم ثم نزل فجعل يلمسون الجبة وينظرون إليها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمناديل سعد بن معاذ في الجنة أحسن ما ترون

۱۴۹۵۔ واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، انہوں نے فرمایا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ ہوں۔ (حدیث کی سند کے ایک راوی محمد بن عمرو کہتے ہیں کہ) واقد لوگوں میں سب سے بڑھ کر خوبصورت، بلند مقام والے اور سب سے زیادہ قدآور تھے، سیّدنا انس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کے ہم شکل ہو پھر وہ بہت زیادہ روئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ سعد پر رحم کرے، وہ لوگوں میں سب سے عظیم اور سب سے زیادہ قدآور تھے پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کو دومۃ الجندل کے بادشاہ کی طرف بھیجا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی جبہ بھیجا، جس پر سونے سے کڑھائی کی گئی تھی۔ رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے وہ پہن کر منبر پر چڑھے یا بیٹھے، کوئی گفتگو نہ کی پھر اترے، لوگوں نے اس کی خوبصورتی پر بڑا تعجب کا اظہار کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سعد بن معاذ کے تورومال جنت میں اس سے کئی گنا بہتر ہیں۔ (1)

[1496] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا محمد بن بشر قثنا محمد بن عمرو قال حدثني يزيد بن عبد الله بن أسامة الليثي ويحيى بن سعيد عن معاذ بن رفاعة الزرقي عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لهذا العبد الصالح الذي تحرك له العرش وفتحت له أبواب السماء شدد عليه ثم فرج الله عنه

۱۴۹۶۔ سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نیک بندے (سیّدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ) کی وفات پر اللہ تعالیٰ کا عرش بھی جھوم اُٹھا اور آسمانوں کے دروازے کھل گئے ان پر تھوڑی سختی ہوئی پھر دور ہوگئی۔ (2)

[1497] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن بشر قثنا محمد بن عمرو قثنا يزيد بن أسامة الليثي عن معاذ بن رفاعة الزرقي عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لسعد يوم مات وهو يدفن لهذا العبد الصالح الذي تحرك له العرش وفتحت له أبوبا السماء شدد عليه ثم فرج عنه

۱۴۹۷۔ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن بوقتِ تدفین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ فرمایا: اس نیک بندے (سیّدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ) کی وفات پر اللہ تعالیٰ کا عرش بھی جھوم اُٹھا اور آسمانوں کے دروازے کھل گئے ان پر تھوڑی سختی ہوئی پھر دور ہوگئی۔ (3)

[1498] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سفيان عن بن جدعان عن أنس أهدى أكيدر دومة للنبي صلى الله عليه وسلم حلة فتعجب الناس من حسنها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمناديل سعد في الجنة خير أو أحسن منها

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 218/4؛ سنن النسائی: 199/8؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 435/3

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 327/3؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 13/6

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 327/3؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 13/6

۱۴۹۸۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دومۃ الجندل کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی جبہ بطورِ ہدیہ بھیجا، لوگوں نے اس کی خوبصورتی سے بڑا تعجب کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سعد کے تو رومال ہی جنت میں اس سے کئی گنا بہتر ہیں۔ ❶

[1499] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد قال أنا إسماعيل عن رجل من الأنصار قال لما قضي سعد بن معاذ في بني قريظة رجع فانفجرت يده دما فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فأقبل في نفر معه فدخل عليه فجعل رأسه في حجره فقال اللهم إن سعدا قد جاهد في سبيلك وصدق رسلك وقضى الذي عليه فاقبل روحه بخير ما تقبلت به الأرواح

۱۴۹۹۔ اسماعیل رحمہ اللہ ایک انصاری آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جب بنوقریظہ پر حکم صادر فرما کر واپس آئے اس وقت ان کے ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کے ساتھ ان کے پاس آئے اور ان کا سر اپنی گود میں رکھا اور فرمایا: اے اللہ! سعد نے تیرے راستے میں جہاد کیا ہے، تیرے رسول کی تصدیق کی ہے اور اچھا فیصلہ کیا ہے پس ان کی روح کو خیر سے قبول فرمالے جس طرح کہ نیک روحوں کو قبول کیا جاتا ہے۔ ❷

[1500] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد قال أنا إسماعيل عن إسحاق بن راشد عن امرأة من الأنصار يقال لها أسماء بنت يزيد بن سكن قالت لما توفي سعد بن معاذ صاحت أمه فقال النبي صلى الله عليه وسلم ألا يرقا دمعك ويذهب حزنك بأن ابنك أول من ضحك الله له واهتز له العرش

۱۵۰۰۔ اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی موت پر ان کی ماں بہت روئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اپنے آنسوؤں کو کب روکو گی اور تمہارا غم کب ختم ہوگا حالانکہ آپ کا بیٹا وہ پہلا شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ کر مسکرایا اور اس کا عرش بھی جھوم اٹھا۔ ❸

[1501] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن سعيد عن شعبة قثنا سعد بن إبراهيم عن نافع عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن للقبر ضغطة ولو كان أحد ناجيا منها نجا منها سعد بن معاذ

۱۵۰۱۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً قبر کا ایک ایسا جھٹکا ہے اگر کوئی اس سے بچ سکتا تو سعد اس سے بچتے۔ ❹

[1502] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا يحيى عن شعبة قال حدثني أبو إسحاق عن عمرو بن شرحبيل قال لما انفجر جرح سعد بن معاذ التزمه رسول الله صلى الله عليه وسلم وجعلت الدماء تسيل على النبي صلى الله عليه وسلم فجاء أبو بكر فقال

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ والحدیث صحیح؛ انظر: صحیح مسلم: 1916/4؛ سنن الترمذی: 689/5

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 427/3

❸ تحقیق: اسحاق بن راشد تفرد عنہ اسماعیل والباقون ثقات؛ تخریج: مسند الامام احمد: 456/6؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 434/3؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 14/6؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 306/3؛ کتاب التوحید لابن خزیمۃ؛ ص: 237؛ وذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: 309/9؛ وقال الطبرانی رجالہ رجال الصحیح صححہ الحاکم ووافقہ الذہبی فی تلخیصہ

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ لان نافعا لم یسمع عائشۃ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 55/6؛ المراسیل لابن ابی حاتم؛ ص: 136

واكسر ظهرناه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم مه يا أبا بكر ثم جاء عمر فقال إنا لله وإنا إليه راجعون

۱۵۰۲۔ عمرو بن شرحبیل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کا زخم پھٹا اور خون بہنے لگا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چمٹ گئے اور ان کا خون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہہ رہا تھا، سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے وہ کہنے لگے: ہائے پیٹھ کی رگ پھٹنے سے یہ بہہ رہا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! ایسا مت کہو پھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے: انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ❶

[1503] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قثنا معمر عن الزهري أن سعد بن عبادة كان حامل راية الأنصار مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم بدر وغيرها

۱۵۰۳۔ امام زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر اور دوسرے غزوات میں انصار کا جھنڈا اٹھا رکھا تھا۔ ❷

[1504] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا بهز قال نا حماد قال أنا سماك عن عبد الله بن شداد أن النبي صلى الله عليه وسلم عاد سعد بن معاذ قال فدعا له فلما خرج من عنده مرت به ريح طيبة قال فقال هذا روح سعد قد مر به قال فلما وضع في قبره قالوا يا رسول الله إن سعدا كان رجلا بادنا وإنا وجدناه خفيفا قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحسبتم أنكم حملتموه وحدكم أعانتكم عليه الملائكة

۱۵۰۴۔ عبداللہ بن شداد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے اور ان کے لیے دعا فرمائی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے اُٹھ کر چلے گئے تو خوشبودار ہوا چل پڑی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ہوا سعد کی روح کے پاس سے گزر کر آئی ہے، جب سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کو قبر میں اُتارا گیا تو صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سعد تو بھاری جسم والے تھے لیکن ہمیں بہت ہلکے محسوس ہوئے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارا گمان ہے کہ صرف تنہا تم نے ان کو کندھوں پر اُٹھا رکھا تھا؟ حالانکہ تمہارے ساتھ فرشتے بھی معاونت کر رہے تھے۔ ❸

[1505] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سليمان بن داود الهاشمي قال أنا يوسف بن الماجشون قال أخبرني أبي عن عاصم بن عمر بن قتادة عن جدته رميثة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ولو أشاء أن أقبل الخاتم الذي بين كتفيه من قربى منه لفعلت يقول اهتز له عرش الرحمن يريد سعد بن معاذ يوم توفي

۱۵۰۵۔ رمیثہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شانوں کے درمیان موجود مہر نبوت کو چومنا چاہتی تو قرابت داری کے لحاظ سے ایسا کر لیتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: سعد بن معاذ کی موت سے رب رحمٰن کا عرش بھی جھوم اُٹھا۔ ❹

[1506] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قثنا معمر عن رجل قال مر عامر الشعبي برجل من بني أسد ورجل

---

❶ تحقیق: مرسل ورجالہ ثقات؛ تخریج: تاریخ الامم والملوک للطبری: 103/2

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسال الزہری؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1427

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لعلۃ الارسال؛ تخریج: السیرۃ النبویۃ لابن ہشام: 4/ 213

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 6/ 329؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/ 435

من قيس قال فجعل الأسدي يتفلت منه ولا يدعه الآخر قال لا والله حتى أعرفك قومك وتعرف ممن أنت فقال له عامر دع الرجل قال لا حتى أعرفه قومه ونفسه قال دعه فلعمري أنه ليجد مفخرا لو كان يعلم قال فأبى قال فاجلسا وجلس معهما الشعبي فقال يا أخا قيس أكانت فيكم أول راية عقدت في الإسلام قال لا قال فإن ذلك قد كان في بني أسد قال فهل كان فيكم سبع المهاجرين يوم بدر قال لا قال فقد كان ذلك في بني أسد قال فهل كان فيكم أول غنيمة كانت في الإسلام قال لا قال فإن ذلك قد كانت في بني أسد قال فهل كان فيكم رجل بشره رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجنة قال لا قال فقد كان ذلك في بني أسد قال فهل كانت فيكم امرأة زوجها الله من السماء كان الخاطب رسول الله والسفير جبريل قال لا قال فقد كان ذلك في بني أسد خل عن الرجل فلعمري أنه ليجد مفخرا لو كان يعلم فانطلق الرجل وتركه عبد الله بن جحش الذي بعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم في أول راية وعكاشة بن محصن الذي بشره النبي صلى الله عليه وسلم بالجنة

١٥٠٦۔ معمر رحمہ اللہ ایک شخص سے بیان کرتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ ایک دفعہ بنو اسد اور بنو قیس کے دو آدمیوں کے پاس سے گزر رہے تھے، اسدی جان چھڑا رہا تھا مگر قیسی نہ چھوڑنے کی قسم کھائے بیٹھا تھا کہ پہلے اپنا اور اپنی قوم کا تعارف کرواؤ۔ قیسی آدمی سے امام شعبی رحمہ اللہ نے کہا: اس کو چھوڑ دو، مجھے عمر کی قسم! یقیناً اس کی قوم قابل فخر ہے کاش یہ اس (کے کارناموں) کو جانتا، مگر قیسی نے چھوڑنے سے انکار کیا پس امام شعبی رحمہ اللہ ان دونوں کے ہم مجلس بنے تو انہوں نے قیسی سے پوچھا: کیا تم (بنو قیس) میں سے کسی نے اسلام کا پہلا جھنڈا اٹھا یا ہے؟ قیسی نے کہا: نہیں! انہوں نے کہا: یہ کام بنو اسد نے کیا ہے، پھر پوچھا: کیا تم میں سے سات مہاجرین بدر کے موقع پر شریک تھے؟ قیسی نے کہا: نہیں! انہوں نے کہا: بنو اسد میں سے تھے، پھر پوچھا: کیا تم کو اسلام میں پہلا مالِ غنیمت ملا تھا؟ اس نے کہا: نہیں؟ انہوں نے کہا: یہ کام بھی بنو اسد میں ہوا ہے،، پھر پوچھا: کیا تم میں سے کسی شخص کو جنت کی خوشخبری ملی ہے؟ اس نے کہا: نہیں! کہا: یہ خوشخبری بنو اسد کو ملی ہے، پھر پوچھا: تم میں سے کسی عورت کا نکاح آسمان سے (یعنی بحکم الٰہی) ہوا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کرنے والے ہوں اور سیّدنا جبرائیل علیہ السلام سفیر ہوں، کہا: نہیں! کہا: یہ کام بنو اسد میں ہوا ہے، پھر کہا: اب اس شخص کو چھوڑ دو، میری عمر کی قسم! واقع ہی یہ قوم بڑی فخر والی ہے کاش یہ ان (کارناموں) کو جانتا، قیسی اس کو چھوڑ کر چلا گیا ، پس سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ (اسدی) کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب پہلے اسلام کا جھنڈا تھما کر بھیجا تھا اور سیّدنا عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ (اسدی) کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی تھی۔ [1]

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لابہام شیخ معمر والحدیث صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 103/8؛ مصنف عبدالرزاق: 48/11

فضائل سیّدنا حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ

[1507] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن الزهري عن عمرة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نمت فرأيتني في الجنة فسمعت صوت قارىء يقرأ فقلت من هذا فقالوا هذا حارثة بن النعمان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذلك البر كذلك البر وكان أبر الناس بأمه

۱۵۰۷۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سو گیا چنانچہ میں نے خواب میں جنت دیکھی وہاں مجھے کسی قاری کی تلاوت کرنے کی آواز آئی، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ حارثہ بن نعمان ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی نیکی ہے، یہی نیکی ہے وہ (حارثہ) سب سے زیادہ اپنی ماں سے نیکی کرنے والے تھے۔ ❶

[1508] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن الزهري قال أخبرني عبد الله بن عامر بن ربيعة عن حارثة بن النعمان قال مررت على رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه جبريل عليه السلام جالس في المقاعد فسلمت عليه ثم أجزت فلما رجعت وانصرف النبي صلى الله عليه وسلم قال لي هل رأيت الذي كان معي قلت نعم قال فإنه جبريل قد رد عليك السلام

۱۵۰۸۔ سیدنا حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سیّدنا جبرائیل علیہ السلام تشریف فرما تھے، میں سلام کر کے گزر گیا جب میں واپس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: کیا تم نے میرے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص کو دیکھا تھا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبرائیل تھے جس نے تمہیں سلام کا جواب دیا ہے۔ ❷

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 6/151؛ مسند الحمیدی: 1:136

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 5/433

فضائل سیدنا صہیب رومی رضی اللہ عنہ

[1509] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا عوف عن أبي عثمان أن صهيبا حين أراد الهجرة فقال له كفار قريش أتيتنا صعلوكا حقيرا ثم أصبت بين أظهرنا المال وبلغت الذي بلغت ثم تريد أن تخرج أنت ومالك والله لا يكون ذلك قال فقال صهيب أرأيت أن جعلت لكم مالي أمخلون أنتم سبيلي قال قالوا نعم فخلع لهم ماله قال فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ربح صهيب ربح صهيب

۱۵۰۹۔ ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ نے ہجرت کا ارادہ کیا تو کفار مکہ نے ان سے کہا: تم غریب اورنادار ہمارے پاس آئے تھے، ہمارے بیچ رہ کرتم مالدار بنے، اب اس مقام تک پہنچ جانے کے بعدتم اپنے مال سمیت ہجرت کرنا چاہتے ہو؟ مگر اللہ کی قسم! ہم آپ کو ایسا نہیں کرنے دیں گے۔

سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں تمہیں اپنا مال دے دوں توتم میرے راستے سے ہٹ جاؤ گے، کفار نے کہا: ہاں! توسیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ نے اپنا تمام مال ان کے حوالے کر دیا جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً صہیب نے بڑا فائدہ حاصل کیا، یقیناً صہیب نے بڑا فائدہ حاصل کیا۔ [1]

---

[1] تحقیق: مرسل ورجالہ ثقات؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/228_227

فضائلِ عرب

[1510] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن قتادة قال لما مات رسول الله صلى الله عليه وسلم ارتدت العرب إلا ثلاثة مساجد المسجد الحرام ومسجد المدينة والبحرين

۱۵۱۰۔ سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عرب مرتد ہو گئے، ماسوائے ان تین مسجدوں (والوں) کے مسجد حرام، مسجد مدینہ (یعنی مسجد نبوی) اور مسجد بحرین والے۔ ❶

[1511] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا هشيم قثنا العوام عن إبراهيم التيمي قال لما كان يوم ذي قار انتصفت بكر بن وائل من الفرس فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال انتصفوا منهم بكر بن وائل من الفرس ونحوهم قال هذا أول يوم فض الله فيه جنود الفرس بفوارس من بني ذهل بن شيبان

۱۵۱۱۔ ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ذی قار کے دن بکر بن وائل آدھے فارسیوں کو لے کر الگ ہوئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدھے فارسیوں کو لے کر بکر بن وائل فارس سے الگ ہوا ہے اور یہ پہلا دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے بنی ذہل بن شیبان قبیلے کے شہسواروں سے فارسیوں کے لشکر میں ٹوٹ پھوٹ ڈالی ہے۔ ❷

[1512] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا هشيم قال وأخبرني شيخ من قيس يقال له حفص بن مجاهد وكان عالما بأخبار الناس قال بلغني أن النبي صلى الله عليه وسلم قال بي نصروا قال وكان ذلك عند مبعث النبي صلى الله عليه وسلم

۱۵۱۲۔ مؤرخِ کبیر حفص بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری وجہ سے ان (بکر بن وائل) کی مدد کی گئی تھی، راوی کہتے ہیں: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت ہوا تھا۔ ❸

[1513] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا روح قثنا شعبة قثنا قتادة قال قال معاوية لأصحابه من أشعر العرب قال قالوا بنو فلان قال إن أشعر العرب للرزق من بني قيس بن ثعلبة في أصول العرفج قالوا ثم من قال ثم الصفر من بني النجار المتفرقة أعضادهم في أصول الفسيل

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مصنف عبدالرزاق: 52/11

❷ تحقیق: ضعیف لارسالہ؛ تخریج: کتاب العلل لاحمد بن حنبل؛ ص:3

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ؛ تخریج: کتاب العلل لاحمد بن حنبل؛ ص:3

۱۵۱۳۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہم مجلس لوگوں سے پوچھا: اہل عرب میں سب سے بڑے شاعر کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: بنوفلاں، انہوں نے فرمایا: سب سے بڑے شاعر بنوقیس بن ثعلبہ ہیں جو عرفج کی نسل سے ہیں۔ لوگوں نے کہا: ان کے بعد کون ہیں؟ فرمایا: ان کے بعد بنونجار ہیں جو کہ فسیل کی نسل سے الگ ہوئے ہیں۔ ❶

[1514] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا إسماعيل قثنا عوف قال حدثني أبو القموص زيد بن علي قال حدثني أحد الوفد الذين وفدوا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من عبد القيس قال وأهدينا له فيما نهدي نوطا أو قربة من تعضوض أو برني فقال ما هذا قلنا هدية قال فاحسبه أنه نظر إلى تمرة منها فأعادها مكانها وقال أبلغوها آل محمد فذكر الحديث وقال أي هجر أعز قلنا المشقر فقال والله لقد دخلتها وأخذت أقليدها أي الخط أعز فقلنا الزارة فقال فوالله لقد دخلتها وأخذت أقليدها قال وقد كنت نسيت من حديثه شيئا فأذكرنيه عبيد الله بن أبي جروة قال وقمت على عين الزارة ثم قال اللهم اغفر لعبد القيس إذ أسلموا طائعين غير كارهين غير خزايا ولا موتورين إذ بعض قوم لا يسلمون حتى يخزوا ويوتروا قال وابتهل وجهه ها هنا من القبلة حتى استقبل القبلة وقال إن خير المشرق عبد القيس

۱۵۱۴۔ زید بن علی سے روایت ہے کہ بنوقیس کے لوگوں کا جو وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تھا، ان میں کسی ایک نے مجھے بتایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کالی کھجوروں کا مشکیزہ ہدیہ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: یہ ہدیہ ہے۔ راوی کہتے ہیں: میرا گمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور کو دیکھا، پھر اس کو اپنی جگہ پر رکھ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ (کھجوریں) پہنچادو، راوی نے آگے باقی حدیث کو بیان کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ھجر (علاقہ کا نام) کا کون سا علاقہ اچھا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: مشقر کا قلعہ۔

راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں اس میں داخل ہوا ہوں اور میں نے وہاں سے تانبا لیا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: خط (علاقہ کا نام) کا کون سا علاقہ اچھا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: زارہ کا، راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں اس میں داخل ہوا ہوں اور میں نے وہاں سے تانبا لیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں اس حدیث کا کچھ حصہ بھول گیا تھا وہ مجھے عبیداللہ بن ابی جروہ رحمۃ اللہ علیہ نے یاد کروایا ہے، میں زارہ کے چشمہ کے پاس کھڑا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! عبدقیس کی مغفرت فرما کیونکہ وہ کسی جبر کے بغیر اپنی خوشی سے اسلام لائے ہیں، نہ ہی ان کو شرمندہ کرنا اور نہ ہی ان کو نقصان پہنچانا کیونکہ بعض قومیں اس وقت تک ایمان نہیں لاتی جب تک کہ وہ شرمندگی نہ اٹھالیں اور نقصان نہ پائیں، دعا کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ قبلہ رخ کیا ہوا تھا اور فرمایا: مشرق کی بھلائی عبدالقیس ہیں۔ ❷

[1515] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا عوف عن أبي القموص قال حدثني أحد الوافدين الذين وفدوا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من عبد القيس فإن لا يكن قال قيس بن النعمان فإني نسيت اسمه قال واهدينا له فيما نهدي فذكر الحديث قال وابتهل يدعو لعبد القيس وجهه هنا من القبلة يعني عن يمين القبلة حتى استقبل القبلة يدعو لعبد القيس ثم قال إن خير أهل المشرق عبد القيس

۱۵۱۵۔ ابوقموص رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والے بنوعبدالقیس کے وفود میں سے کسی وفد نے بیان کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تھے اگرچہ ہوسکتا ہے کہ عبدالقیس قبیلہ نہ ہو (یعنی کوئی اور

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس قتادۃ؛ تخریج: لم اقف علیہ

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 4/206

ہو)۔ سیدنا قیس بن نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اس قبیلے کا نام بھول گیا (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا وہ قبیلے والے بیان کرتے ہیں کہ) ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ دیا جو دینا تھا پس آگے انہوں نے باقی حدیث بیان کی۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد القیس کے لیے بہت عاجزی سے دعا مانگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ یہاں قبلے کی دائیں جانب تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ ہوئے اور عبد القیس کے لیے دعا مانگی پھر فرمایا: یقیناً اہل مشرق میں سے بہترین لوگ عبد القیس ہیں۔ ❶

[1516] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عفان قثنا مهدي بن ميمون قال نا أبو الوازع رجل من بني راسب قال سمعت أبا برزة قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم رسولا له إلى حي من أحياء العرب في شيء لا يدري مهدي ما هو قال فسبوه وضربوه فشكى ذاك إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لو أنك أهل عمان أتيت ما سبوك ولا ضربوك

۱۵۱۶۔ سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائلِ عرب میں سے کسی قبیلے کی طرف کسی کام کے لیے قاصد بھیجا، مہدی راوی کو نہیں پتہ کہ کام کیا تھا تو ان لوگوں نے اس قاصد کو سب وشتم کا نشانہ بنایا اور پٹائی کی، کسی نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اہل عمان سے شروع کرتے تو آپ کو سب وشتم کا نشانہ بنایا جاتا اور نہ ہی مارا جاتا۔ ❷

[1517] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا نا محمد بن سلمة عن بن إسحاق قال وقال الزهري هم بنو حنيفة أصحاب مسيلمة الكذاب يعني قوله عز وجل { ستدعون إلى قوم أولي بأس شديد }

۱۵۱۷۔ امام زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: (تدعون إلى قوم أولي بأس شديد) سے بنو حنیفہ مسلیمہ کذاب (جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والا بدبخت) کی قوم کی طرف اشارہ ہے۔ ❸

[1518] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا يحيى بن سعيد عن عبيد الله قال حدثني سعيد يعني المقبري عن أبيه عن أبي هريرة قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم من أكرم الناس قال أتقاهم قالوا ليس عن هذا نسألك قال فيوسف نبي الله بن نبي الله بن خليل الله قالوا ليس عن هذا نسألك قال فعن معادن العرب تسألوني خيارهم في الجاهلية خيارهم في الإسلام إذا فقهوا

۱۵۱۸۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: سب سے معزز انسان کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ متقی۔ لوگوں نے کہا ہم نے اس کے بارے میں نہیں پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے نبی یوسف (علیہ السلام) بن نبی اللہ (سیدنا یعقوب علیہ السلام) بن خلیل اللہ (سیدنا ابراہیم علیہ السلام) لوگوں نے عرض کیا: ہم نے اس کے بارے میں بھی سوال نہیں کیا تو فرمایا: تم عربوں کے بارے میں پوچھتے ہو تو جو شخص جاہلیت میں بہتر تھا وہی اسلام میں بھی بہتر ہے بشرطیکہ اسلام کو اچھی طرح سمجھ لے۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 206/4؛ سنن ابی داود: 331/3

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم: 1971/4

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس ابن اسحاق؛ تخریج: لم اقف علیہ

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 387/6؛ صحیح مسلم: 1846_1958/4؛ مسند الامام احمد: 257_260_391/2

[1519] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن سعيد عن محمد بن عمرو قثنا أبو سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الناس معادن فخيارهم في الجاهلية خيارهم في الإسلام إذا فقهوا

۱۵۱۹۔ سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ تانبے کی مانند ہیں جو ان میں جاہلیت میں بہتر تھا وہ اسلام میں بھی بہتر ہے بشرطیکہ اسلام کو اچھی طرح سمجھ لے۔ ❶

[1520] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا روح قثنا علي بن سويد عن عبد الله بن بريدة عن أبيه قال اجتمع عند النبي صلى الله عليه وسلم عيينة بن بدر والأقرع بن حابس وعلقمة بن علاثة فذكروا الجدود فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن سكتم أخبرتكم جد بني عامر جمل أحمر أو آدم يأكل من أطراف الشجر قال وأحسبه قال في روضة وغطفان أكمه خشنا تنفي الناس عنها قال فقال الأقرع بن حابس فأين جد بني تميم قال لو سكت

۱۵۲۰۔ سیّدنا عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس اور علقمہ بن علاثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوئے اور اپنے آباؤ اجداد کا تذکرہ کر رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اگر تم خاموش ہو جاؤ گے تو میں تمھیں بتادوں گا کہ بنو عامر کا دادا تو سرخ یا خاکستر اونٹ کی طرح تھا جو درخت کے پتے کھاتا ہے، راوی کہتے ہیں: میرا گمان ہے کہ روضہ اور غطفان کے بارے میں فرمایا کہ وہ کنکریوں کا ایک کھردرا ٹیلہ تھا جو لوگوں کو بھگانے والا تھا تو اقرع بن حابس نے پوچھا: بنو تمیم کا دادا کہاں تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم خاموش ہوتے تو۔ (میں بتادیتا مگر اب نہیں) ❷

[1521] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا روح أو غيره قثنا بن جريج قال أخبرني أبو الزبير أنه سمع جابر بن عبد الله يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول خيار الناس في الجاهلية خيارهم في الإسلام إذا فقهوا

۱۵۲۱۔ سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جاہلیت میں بہتر تھا وہی اسلام میں بھی بہتر ہے بشرطیکہ اسلام کو اچھی طرح سمجھ لے۔ ❸

[1522] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا روح قثنا بن جريج قال أخبرني أبو الزبير أنه سمع جابر بن عبد الله يقول إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الناس معادن فخيارهم في الجاهلية خيارهم في الإسلام إذا فقهوا

۱۵۲۲۔ سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ تانبے کی مانند ہیں جو ان میں جاہلیت میں بہتر تھا وہ اسلام میں بھی بہتر ہے بشرطیکہ اسلام کو اچھی طرح سمجھ لے۔ ❹

[1523] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا أبو كامل قثنا حماد عن قتادة عن دغفل السدوسي قال ما اختلف الناس قط إلا كان الحق مع مضر

۱۵۲۳۔ دغفل سدوسی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بھی لوگ اختلاف کرتے ہیں تو حق مضر قبیلے کے ساتھ ہوتا ہے۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 260/2

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 346/5

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 383/3

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 383/3

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس قتادۃ؛ تخریج: لم اقف علیہ

[1524] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الله بن يزيد قثنا سعيد يعني بن أبي أيوب قال حدثني عبد الله بن خالد عن عبد الله بن الحارث بن هشام المخزومي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تسبوا مضر فإنه كان على دين إبراهيم وإن أول من غير دين إبراهيم لعمرو بن لحي بن قمعة بن خندف وقال رأيته يجر قصبة في النار

۱۵۲۴۔ عبداللہ بن حارث بن ہشام مخزومی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مضر قبیلہ کو گالیاں مت دو کیونکہ وہ دین ابراہیمی پر قائم تھا۔ دین ابراہیمی کو بگاڑنے والا پہلا شخص عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف ہے جس کو میں نے جہنم میں اپنی انتڑیوں کو کھینچتا ہوا دیکھا ہے۔ [1]

[1] تحقیق: عبداللہ بن خالد الوابصی ذکرہ البخاری فی التاریخ وابن ابی حاتم فی الجرح وسکتا عنہ کل ورد ہذا الحدیث باسناد صحیح؛
انظر: صحیح البخاری: 547/6

فضائل سیّدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

[1525] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى عن سفيان قال حدثني عبد الله بن دينار قال سمعت عبد الله بن عمر قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر أسامة على قوم قال فطعن الناس في إمارته فقال إن تطعنوا في إمارته فقد طعنتم في إمارة أبيه وايم الله إن كان لخليقا للإمارة وإن كان لمن أحب الناس إلي وإن ابنه هذا لمن أحب الناس إلي بعده

۱۵۲۵۔ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قوم کا سیّدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا تو لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پس فرمایا: اگر تم ان کی امارت پر طعن کرتے ہو تو یقیناً تم اس سے پہلے اس کے باپ کی امارت پر بھی طعن کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم! وہ شخص امارت کا صحیح حقدار تھا یقیناوہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا اور اُس کا یہ بیٹا (اسامہ) بھی اس کے بعد مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ (1)

[1526] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يعقوب قثنا أبي عن محمد بن إسحاق قال حدثني سعيد بن عبيد بن السباق عن محمد بن أسامة بن زيد عن أبيه أسامة بن زيد قال لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم هبطت وهبط الناس معي إلى المدينة فدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد أصمت فلا يتكلم فجعل يرفع يده إلى السماء ثم يصبها علي أعرف أنه يدعو لي

۱۵۲۶۔ سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض شدت اختیار کر گیا تو میں اور میرے ساتھ لوگ مدینہ میں پلٹ آئے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خاموش بیٹھے تھے، کوئی بات نہیں کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ کو آسمان کی طرف اٹھایا اور میری طرف اشارہ کیا میں نے جان لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے دعا فرما رہے ہیں۔ (2)

[1527] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حسين بن علي عن زائدة عن مغيرة عن الشعبي قال قالت عائشة رضى الله تعالى عنها لا ينبغي لأحد أن يبغض أسامة بعد ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كان يحب الله ورسوله فليحب أسامة

۱۵۲۷۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس بات کے بعد جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے بغض رکھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے تو

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 498/7؛ صحیح مسلم: 4/1884؛ سنن الترمذی: 676/5

(2) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: سنن الترمذی: 677/5؛ مسند الامام احمد: 201/5؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 123/1؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 191/2

اسے چاہیے کہ وہ اسامہ سے بھی محبت کرے۔ ❶

[1528] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن أبيه عن أبي إسحاق قال ما بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم زيد بن حارثة في سرية إلا هو أميرها

۱۵۲۸۔ ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کوئی سریہ (لشکر) بھیجتے تو اگر ان میں سیدنا زید بن حارثہ رحمۃ اللہ علیہ ہوتے تو وہی اس (لشکر) کے امیر ہوتے۔ ❷

[1529] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن هشام بن عروة عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم خطب يوما فقال يلومني الناس في تأميري أسامة كما لاموني في تأميري أباه قبله وأن أباه كان أحبكم إلي وأنه من أحبكم إلي بعده

۱۵۲۹۔ عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا: تمہیں اُسامہ کی امارت ناگوار گزر رہی ہے جیسے ان کے والد کی امارت ناگوار گزری تھی، حالانکہ ان کا باپ مجھے تم سب سے زیادہ محبوب تھا، ان کے بعد مجھے اس (اسامہ) سے تم سب سے بڑھ کر محبت ہے۔ ❸

[1530] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد قال أنا إسماعيل عن قيس قال قام أسامة بن زيد بن يدي النبي صلى الله عليه وسلم بعد قتل أبيه فدمعت عينا النبي صلى الله عليه وسلم ثم جاء من الغد فقام مقامه ذلك فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ألاقي منك اليوم ما لقيت منك بالأمس

۱۵۳۰۔ سیدنا قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ کی شہادت کے بعد ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں پُرنم ہوگئیں، جب دوسرے دن حسب معمول اسامہ دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کھڑے ہوئے تو فرمایا: تجھے دیکھ کر آج بھی مجھے وہی یاد ستا رہی ہے جس نے کل ستایا تھا۔ ❹

[1531] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد قال أنا إسماعيل عن أبي إسحاق عن أبي ميسرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين أتاه قتل زيد اللهم اغفر لزيد اللهم اغفر لجعفر وعبد الله بن رواحة

۱۵۳۱۔ ابومیسرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدنا زید رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی: اے اللہ! زید، جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کی مغفرت فرما۔ ❺

[1532] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حماد بن سلمة عن علي بن زيد قال كنت مع أبي سلمة بن عبدالرحمن فمر ابن أسامة ابن زيد فقال أبو سلمة هذا بن حب رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱۵۳۲۔ علی بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، وہاں سے سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 156/6

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 227/6؛ مسند الحمیدی: 130/1؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 46/3

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ؛ تخریج: مصنف عبدالرزاق: 224/11

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 63/4

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 46/3

کے بیٹے کا گزر ہوا تو سیّدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب شخصیت کے بیٹے ہیں۔ ❶

[1533] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال معمر سألت الزهري فقال ما علمنا أحدا أسلم قبل زيد بن حارثة

۱۵۳۳۔ امام زہری رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نہیں جانتے کہ سیّدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے پہلے کوئی اسلام لایا ہو۔ ❷

[1534] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سفيان عن بن أبي خالد عن الشعبي قال ما بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية قط إلا أمره عليهم قال سفيان زيد بن حارثة قال سفيان وقال غيره كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا لم يغز أعطى سلاحه زيدا

۱۵۳۴۔ امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کوئی لشکر بھیجتے تو اس کا امیر صرف ان کو بناتے۔ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں یعنی سیّدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو۔ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ اور ان کے علاوہ دیگر لوگوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ میں حصہ نہ لیتے تو اپنے ہتھیار صرف سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو عطا کیا کرتے تھے۔ ❸

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف علی بن زید بن جدعان؛ تخریج: لم اقف علیہ

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح الی الزہری؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/44

❸ تحقیق: مرسل ورجالہ ثقات؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1528

فضائل سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

[1535] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يعقوب قثنا أبي عن بن إسحاق قال حدثني يحيى بن عروة بن الزبير عن أبيه قال كان أول من جهر بالقرآن بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة عبد الله بن مسعود قال اجتمع يوما أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا والله ما سمعت قريش هذا القرآن يجهر لها به قط فمن رجل يسمعهموه قال عبد الله بن مسعود أنا قالوا إنا نخشاهم عليك إنما نريد رجلا له عشيرة يمنعونه من القوم إن أرادوه قال دعوني فإن الله عز وجل سيمنعني قال فغدا بن مسعود حتى أتى المقام في الضحى وقريش في أنديتها فقام عند المقام ثم قال بسم الله الرحمن الرحيم رافعا صوته الرحمن علم القرآن قال ثم استقبلها يقرأ فيها قال وتأملوا فجعلوا يقولون ما يقول بن أم عبد قال ثم قالوا إنه ليتلو بعض ما جاء به محمد فقاموا إليه فجعلوا يضربون في وجهه وجعل يقرأ حتى بلغ منها ما شاء الله أن يبلغ ثم انصرف إلى أصحابه وقد أثروا في وجهه فقالوا هذا الذي خشينا عليك قال ما كان أعداء الله أهون علي منهم الآن ولئن شئتم لأغادينهم بمثلها قالوا حسبك فقد اسمعتهم ما يكرهون

۱۵۳۵۔ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے مکہ میں قرآن اونچی آواز سے پڑھا۔ ایک دن صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! قریش نے کبھی کسی کو قرآن اونچی آواز سے پڑھتے نہیں سنا کون شخص اس (قرآن) کو سنائے گا؟ تو سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ہوں، لوگوں نے کہا: ہمیں ڈر ہے کہ آپ کو وہ اذیت دیں گے اور آپ کی قوم بھی نہیں ہے جو آپ کی حفاظت کرے، سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے چھوڑ دو میرا اللہ محافظ ہے دوسرے دن سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ضحیٰ کے وقت مقام ابراہیم پر آئے ابھی قریش اپنے مجلسوں میں مشغول تھے تو مقام ابراہیم کے پاس کھڑے ہو کر قرآن پڑھنے لگے بلند آواز سے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھی اور سورۃ رحمٰن کی ابتدائی دو آیات پڑھیں، پھر آگے اس کی تلاوت کرنے لگے تو لوگ کہنے لگے: ابن ام عبد! (سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت) کیا پڑھ رہے ہو؟ تو ان میں سے بعض کہنے لگے: یہ وہ وحی ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔ یہ سن کر انہوں نے ان کو مارنا شروع کیا اس وقت بھی انہوں نے جہاں تک اللہ نے چاہا اپنی تلاوت کو جاری رکھا یہاں تک کہ مار کی وجہ سے ان کے چہرے پر نشانات پڑ گئے۔ جب قرآن سنا کر صحابہ کرام کے پاس گئے۔ صحابہ کرام نے کہا: ہمیں اسی چیز کا ڈر تھا تو وہ کہنے لگے: اللہ کے دشمن آج بھی میری نظروں میں حقیر ہیں۔ اگر تم کہتے ہو تو میں کل بھی اسی طرح ان کو سناؤں گا۔ صحابہ کرام نے کہا: بس کافی ہے آپ نے انہیں وہ بات سنائی ہے جس سے وہ نفرت کرتے ہیں۔ [1]

---

[1] تحقیق: مرسل ورجالہ ثقات؛ تخریج: السیرۃ النبویۃ لابن ہشام: 1/314

[1536] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قثنا سفيان عن منصور عن القاسم بن عبدالرحمن قال قال النبي صلى الله عليه وسلم رضيت لأمتي ما رضي لهم بن أم عبد وكرهت لأمتي ما كره لها بن أم عبد

۱۵۳۶۔ قاسم بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنی امت کے لیے وہ چیز پسند کرتا ہوں جس کو عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) پسند کرتے ہیں اور میں اپنی امت کے لیے وہ چیز پسند نہیں کرتا جو عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) ناپسند کرتے ہیں۔ ❶

[1537] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن جرير بن أيوب عن أبي زرعة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحب أن يقرأ القرآن غضا كما أنزل فليقرأه على قراءة بن أم عبد

۱۵۳۷۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ قرآن اس طرح پڑھے جس طرح نازل ہوا ہے پس اسے چاہیے کہ وہ ابن ام عبد (ابن مسعود) کی قرأت پر پڑھے۔ ❷

[1538] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن سفيان عن أبي إسحاق عن الحارث عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو استخلفت أحدا من غير مشورة لاستخلفت بن أم عبد

۱۵۳۸۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو مشورہ کے بغیر خلیفہ بناتا تو ابن ام عبد (ابن مسعود) کو بنا دیتا۔ ❸

[1539] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قثنا مالك يعني بن مغول عن عبدالرحمن بن سعيد بن وهب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رضيت لأمتي رضي لها بن أم عبد

۱۵۳۹۔ عبدالرحمن بن سعید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنی امت کے لیے وہ چیز پسند کرتا ہوں جس کو ابن ام عبد (ابن مسعود) پسند کرتے ہیں۔ ❹

[1540] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى قثنا سفيان قال نا سليمان عن عمارة عن حريث بن ظهير قال جاء نعي عبد الله إلى أبي الدرداء فقال ما ترك بعده مثله

۱۵۴۰۔ حریث بن ظہیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی موت کی خبر پہنچی تو فرمانے لگے: انہوں نے اپنے بعد اپنے جیسا کوئی نہیں چھوڑا۔ (یعنی ان کے بعد ان جیسا کوئی نہیں ہے) ❺

---

❶ تحقیق: مرسل ورجالہ ثقات والحدیث صحیح باسناد الحاکم؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/318۔317

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل جریر بن ایوب البجلی الکوفی فانہ منکر الحدیث؛ واما الحدیث فصحیح من طرق اخری؛
تخریج: مسند الامام احمد: 1/38؛ سنن ابن ماجۃ: 1/49؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/432؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/318

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف الحارث الاعور؛ تخریج: سنن الترمذی: 5/673؛ سنن ابن ماجۃ: 1/49؛
الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/54؛ کتاب المعرفۃ للفسوی: 2/534

❹ تحقیق: مرسل رجالہ ثقات؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1536

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل حریث بن ظہیر الکوفی فانہ مجہول؛ تخریج: شرح مشکل الآثار للطحاوی: 14/236؛ رقم: 5595

[1541] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن عبدالرحمٰن بن يزيد قلنا لحذيفة أخبرنا بأقرب الناس سمتا من رسول الله صلى الله عليه وسلم نأخذ عنه ونسمع منه فقال كان أشبه الناس سمتا ودلا وهديا برسول الله صلى الله عليه وسلم بن أم عبد

۱۵۴۱۔ عبدالرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم نے سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کوئی شخص ایسا ہے جو اپنی عادت اور خصلت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہو تا کہ ہم ان سے حدیث کا علم حاصل کریں اس پر انہوں نے فرمایا: خصلتوں، وضع اور چال چلن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ مشابہ ابن ام عبد (سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ہیں۔ ❶

[1542] وقال عبدالرحمٰن عن حذيفة قد علم المحفوظون من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم أن بن أم عبد من أقربهم إلى الله وسيلة

۱۵۴۲۔ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سے یہ علم یاد کیا گیا ہے کہ ابن ام عبد کو سب سے بڑھ کر اللہ کا قرب حاصل تھا۔ ❷

[1543] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن عبيد قال حدثنا الأعمش عن شقيق قال قال حذيفة أن أشبه الناس هديا ودلا وسمتا بمحمد عبد الله بن مسعود من حين يخرج إلى أن يرجع لا أدري ما يصنع في بيته

۱۵۴۳۔ شقیق بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چال چلن، خصلتوں اور وضع میں سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے نکلنے سے لے کر واپس پلٹنے تک (تمام معمولات زندگی میں) لوگوں میں سب سے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ البتہ ان کی گھریلو زندگی کے بارے میں نہیں جانتا۔ ❸

[1544] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا يحيى عن شعبة وابن جعفر قثنا شعبة قثنا أبو إسحاق عن عبدالرحمٰن بن يزيد قال قلت لحذيفة أخبرنا برجل قريب الهدى والسمت والدل برسول الله صلى الله عليه وسلم نأخذ عنه قال ما أعلم أحدا أقرب سمتا وهديا ودلا برسول الله صلى الله عليه وسلم حتى يواريه جدار بيته من بن أم عبد

۱۵۴۴۔ عبدالرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم نے سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کوئی شخص ایسا ہے جو اپنی عادت اور خصلت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہو تا کہ ہم ان سے حدیث کا علم حاصل کریں اس پر انہوں نے فرمایا: ہم نہیں جانتے خصلتوں، وضع اور چال چلن میں ابن ام مکتوم سے بڑھ کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہو، یہاں تک کہ ابن مسعود کو ان کے گھر کی دیواریں چھپا لیتی۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 102/7؛ سنن الترمذی: 673/5؛ کتاب المعرفۃ للفسوی: 540/2؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 89/9ـ88

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 395/5ـ394ـ389؛ سنن الترمذی: 673/5؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 154/3؛ کتاب المعرفۃ للفسوی: 545/2ـ544ـ543؛ آگے والی روایت میں اس کی پوری سند بیان ہو رہی ہے۔

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 394/5؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 154/3

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 402/5؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 88/9

[1545] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال محمد بن جعفر في حديثه قال أبو إسحاق عن سليمان الأعمش عن أبي وائل عن حذيفة لقد علم المحفوظ من أصحاب محمد أن بن أم عبد من أقربهم إلى الله وسيلة

۱۵۴۵۔ سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ علم یاد کیا گیا ہے کہ ابن ام عبد رضی اللہ عنہ کو سب سے بڑھ کر اللہ کا قرب حاصل تھا۔ (1)

[1546] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أسود بن عامر قثنا شريك عن أبي إسحاق عن حارثة قال قرئ علينا كتاب عمر السلام عليكم أما بعد فإني قد بعثت إليكم عمارا أميرا وعبد الله معلما ووزيرا وإنهما من نجباء أصحاب محمد وممن شهد بدرا اسمعوا لهما وأطيعوا وقد آثرتكم بهما على نفسي

۱۵۴۶۔ حارثہ بن مضرب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خط ہمیں پڑھ کر سنایا گیا جس میں انہوں نے لکھا تھا: السلام علیکم۔ اما بعد! میں نے تم پر عمار (رضی اللہ عنہ) کو امیر اور عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کو معلم اور وزیر بنا کر بھیجا ہے، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخلص صحابی ہیں اور یہ بدر میں حاضر ہونے والوں میں سے ہیں پس تم ان دونوں کی بات سنو اور اطاعت کرو، میں نے ان دونوں کو اپنے آپ پر ترجیح دی ہے۔ (2)

[1547] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا وكيع عن سفيان عن أبي إسحاق عن حارثة بن مضرب قال قرئ علينا كتاب عمر ههنا إني بعثت إليكم عمارا أميرا وبعبدالله بن مسعود معلما ووزيرا وهما من النجباء من أصحاب محمد من أهل بدر فاسمعوا لهما وأطيعوا وآثرتكم بابن أم عبد على نفسي وجعلته على بيت مالكم ورزقهم كل يوم شاة وبعث حذيفة وابن حنيف على السواد فجعل لعمار شطرها وبطنها وجعل الشطر الباقي بين هؤلاء الثلاثة

۱۵۴۷۔ حارثہ بن مضرب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خط ہمیں پڑھ کر سنایا گیا جس میں انہوں نے لکھا تھا: میں نے تم پر عمار (رضی اللہ عنہ) کو امیر اور عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کو معلم اور وزیر بنا کر بھیجا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخلص صحابی اور اہل بدر میں سے ہیں پس تم ان دونوں کی بات سنو اور اطاعت کرو، میں نے عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کو اپنے آپ پر ترجیح دی ہے۔ میں نے بیت المال پر ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) کو نگران مقرر کیا ہے، اُن کا حق روزانہ ایک بکری ہے۔ حذیفہ (رضی اللہ عنہ) اور ابن حنیف (رضی اللہ عنہ) کو میں نے اہل سواد (عراق) والوں پر بھیجا ہے اور عمار (رضی اللہ عنہ) کے لیے اس کا درمیان آدھا حصہ ہے، باقی حصہ ان تینوں میں برابر ہے۔ (3)

[1548] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو معاوية قثنا الأعمش عن شقيق عن حذيفة لقد علم المحفوظون من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم أن عبد الله بن مسعود من أقربهم عند الله وسيلة يوم القيامة

۱۵۴۸۔ سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ علم یاد کیا گیا ہے کہ روزِ قیامت ابن ام عبد رضی اللہ عنہ کو سب سے بڑھ کر اللہ کا قرب حاصل ہوگا۔ (4)

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 87/9؛ کتاب المعرفۃ للفسوی: 2/547۔545

(2) تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ شریک ہو النخعی صدوق سیٔ الحفظ لکن تابعہ سفیان الثوری فی الروایۃ التالیۃ والاثر صحیح؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 214/4

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 85/9؛ کتاب المعرفۃ للفسوی: 533/2

(4) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 394/5

[1549] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا أبو معاوية قثنا الأعمش عن شقيق عن مسروق عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذوا القرآن من أربعة من بن مسعود وأبي بن كعب ومعاذ بن جبل وسالم مولى أبي حذيفة قال فقال عبد الله بن عمرو لا أزال أحبه بعد ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بدأ به

۱۵۴۹۔ سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان چار بندوں ابن مسعود، اُبی بن کعب، معاذ بن جبل اور ابوحذیفہ کے غلام سالم سے قرآن سیکھو۔ سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اس وقت سے مجھے سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے محبت ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام پہلے لیا ہے۔ (1)

[1550] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا وكيع قثنا الأعمش عن زيد بن وهب قال كنت جالسا عند عمر فأقبل عبد الله فدنا منه فأكب عليه فكلمه فلما انصرف قال عمر كنيف ملىء علما

۱۵۵۰۔ زید بن وہب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور وہ ان کے قریب بیٹھ کر باتیں کرنے لگے جب باتیں کر کے چلے گئے تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن مسعود چھوٹے سے جسم والے ہیں مگر علم سے بھرے ہوئے ہیں۔ (2)

[1551] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن سفيان عن أبي إسحاق عن أبي عبيدة قال قال عبد الله أخلائي من هذه الأمة أبو بكر وعمر وأبو عبيدة بن الجراح

۱۵۵۱۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس امت میں سے تین بندے میرے دوست ہیں: ابوبکر، عمر اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم۔ (3)

[1552] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حسن قثنا حماد بن سلمة عن عاصم بن بهدلة عن زر عن حبيش عن بن مسعود إنه كان يجتني سواكا من الأراك للنبي صلى الله عليه وسلم وكانت الرياح تكفؤه وكان في ساقيه دقة قال فضحك القوم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي في يده لهما أثقل في الميزان من أحد

۱۵۵۲۔ زر بن حبیش رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کیکر کے درخت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسواک کاٹ رہے تھے، وہ پنڈلیوں کے ہلکے پن کی وجہ سے درخت کی شاخوں سمیت ہل رہے تھے تو صحابہ کرام ہنس پڑے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہ ٹانگیں قیامت کے دن ترازو میں احد پہاڑ سے زیادہ وزنی ہوں گی۔ (4)

[1553] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قال حدثني عيسى بن دينار عن أبيه عن عمرو بن الحارث بن المصطلق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحب أن يقرأ القرآن غضا كما أنزل فليقرأه على قراءة بن أم عبد

۱۵۵۳۔ عمرو بن حارث بن مصطلق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ قرآن اس

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 7/126۔125؛ صحیح مسلم: 4/1913

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 2/344؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 9/85؛ کتاب المعرفۃ للفسوی: 2/542

(3) تحقیق: ابوعبیدۃ تکلم فی سماعۃ عن ابیہ ابن مسعود؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1277۔358

(4) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/421؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 9/75

طرح پڑھے جس طرح نازل ہوا ہے پس اسے چاہیے کہ وہ ابن مسعود کی قرأت پر پڑھے۔ ❶

[1554] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو بكر عن عاصم عن زر عن عبد الله أن أبا بكر وعمر بشراه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من سره أن يقرأ القرآن غضا كما أنزل فليقرأ على قراءة بن أم عبد

۱۵۵۴۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا ابوبکر اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہما دونوں نے ان کو بشارت دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ قرآن اس طرح پڑھے جس طرح نازل ہوا ہے پس اُسے چاہیے کہ وہ ابن مسعود کی قرأت پر پڑھے۔ ❷

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری: 308/2/3

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: ۱/7

فضائل سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

[1555] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن الزهري قال قال المهاجرون لعمر ألا تدعو أبناءنا كما تدعو بن عباس قال ذاك فتى الكهول أن له لسانا سئولا وقلبا عقولا

۱۵۵۵۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مہاجرین نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کاش آپ ہمارے بیٹوں کو بھی (امورِ مملکت یا مشاورت) کے لیے بلاتے جیسے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بلاتے ہیں تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو بوڑھوں میں وہ نوجوان ہے جس کی زبان زیادہ سوال کرنے والی اور وہ سمجھدار دل والا ہے۔ ❶

[1556] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا رجل سقط من كتاب بن مالك قثنا مالك بن مغول عن سلمة بن كهيل قال قال عبد الله نعم ترجمان القرآن بن عباس

۱۵۵۶۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عبداللہ بن عباس قرآن کے بہترین ترجمان (مُفسر) ہیں۔ ❷

[1557] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن إسرائيل عن سماك عن عكرمة عن بن عباس ما يعلمهم إلا قليل قال بن عباس أنا من أولئك القليل

۱۵۵۷۔ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (ومایعلمهم الاقلیل) ترجمہ: اصحاب کہف کی تعداد کو بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ کی تفسیر میں سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں بھی انہی لوگوں میں سے ہوں۔ ❸

[1558] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى عن سفيان قال حدثني سليمان عن أبي الضحى قال قال عبد الله نعم ترجمان بن عباس للقرآن

۱۵۵۸۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس قرآن کے بہترین ترجمان (مُفسر) ہیں۔ ❹

[1559] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى عن سفيان قال حدثني سليمان عن مسلم عن مسروق عن عبد الله قال لو أدرك بن عباس أسناننا ما عشره منا رجل

۱۵۵۹۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ابن عباس ہماری عمر پاتے تو ہم میں سے ایک شخص ان کے دسویں حصے

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف للانقطاع فان الزہری لم یدرک عمر؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 539/3؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 323/10

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1559

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لان سماکا روایتہ عن عکرمۃ مضطربۃ؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 336/2

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 537/3؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 366/2

کے برابر نہ ہوتا۔ ❶

[1560] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق ثنا سفيان قال حدثني رجل من بني نصر عن محمد بن علي قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لابن عباس اللهم فقهه الدين وعلمه التأويل

۱۵۶۰۔ محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ عطا فرما اور قرآن کا علم سکھا۔ ❷

[1561] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا سفيان عن ليث عن أبي الجهضم أن بن عباس رأى جبريل مرتين ودعا له النبي صلى الله عليه وسلم بالحكمة مرتين

۱۵۶۱۔ ابو جہضم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سیّدنا جبرائیل علیہ السلام کو دو مرتبہ دیکھا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دو مرتبہ دعا فرمائی: اے اللہ! اس کو حکمت عطا فرما۔ ❸

[1562] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا سفيان عن الأعمش عن أبي الضحى عن مسروق عن بن مسعود أنه قال لو بلغ بن عباس أسناننا ما عاشره منا رجل نعم الترجمان بن عباس للقرآن

۱۵۶۲۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ابن عباس ہماری عمر پاتے تو ہم میں سے ایک شخص ان کے دسویں حصے کے برابر نہ ہوتا، ابن عباس قرآن کے بہترین مفسر ہیں۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/537؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 1/495

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لابہام شیخ سفیان وارسالہ والحدیث صحیح من طرق اُخریٰ؛

تخریج: مسند الامام احمد: 1/335-328-314-266؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 2/365؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/534

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان ضعف لیث بن ابی سلیم والانقطاع بین ابی الجہضم موسیٰ بن سالم وبین ابن عباس؛

تخریج: سنن الترمذی: 5/679؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 2/370

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 2/366؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 1/494

فضائل سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

[1563] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن بشر ووكيع قالا نا هشام بن عروة عن أبيه أن عبد الله بن جعفر حدثه أنه سمع عليا وقال وكيع عن علي قال بن بشر في حديثه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خير نسائها مريم بنت عمران لم يقل وكيع ابنة عمران وخير نسائها خديجة

۱۵۶۳۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: دنیا کی بہترین عورت مریم بنت عمران ہے۔ مگر امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ نے بنت عمران کے لفظ نہیں کہے اور دنیا کی بہترین عورت خدیجہ ہے۔ ❶

[1564] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا وحجاج قال حدثني شعبة قال سمعت قتادة يحدث عن أنس بن مالك عن أم سليم أنها قالت يا رسول الله أنس خادمك أدع الله له فقال اللهم أكثر ماله وولده وبارك له فيما أعطيته قال حجاج في حديثه قال فقال أنس أخبرني بعض ولدي أنه قد دفن من ولدي وولد ولدي أكثر من مائة

۱۵۶۴۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! انس آپ کا خادم ہے، اس کے لیے دعا فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! اس کے مال اور اولاد میں اضافہ اور عطا کردہ مال میں برکت فرما۔

حجاج رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی روایت میں یہ بیان کیا کہ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے کسی بیٹے نے مجھے بتایا کہ آپ کے (فلاں) بیٹے کو دفن کر دیا گیا ہے۔ (یعنی کثیر اولاد ہونے کی وجہ سے ان کو پتہ ہی نہ چل سکا کہ ان کا بیٹا فوت ہو گیا ہے) اور میرے پوتے سو سے زیادہ تھے۔ ❷

[1565] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد قال نا شعبة وحجاج قال حدثني شعبة قال سمعت هشام بن زيد قال حجاج بن أنس بن مالك يحدث عن أنس مثل ذلك

۱۵۶۵۔ حجاج نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔ ❸

[1566] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى قثنا حميد عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال دخلت الجنة فسمعت خشفة بين يدي فقلت ما هذا فقالوا الغميصاء بنت ملحان

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 470/6؛ صحیح مسلم: 1886/4؛ سنن الترمذی: 702/5

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 370/2؛ سنن الترمذی: 682/5

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: تقدم فی سابقہ۔

۱۵۶۶۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے (قدموں کی) آہٹ سنی تو میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ فرشتوں نے جواب دیا: یہ غمیصاء بنت ملحان ہے۔ ❶

[1567] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن أبي عدي عن حميد عن أنس قال كان أبو طلحة يرمي بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان رسول الله يرفع رأسه من خلفه ينظر إلى مواقع نبله قال فيتطاول أبو طلحة بصدره يقي به رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال يا رسول الله نحري دون نحرك

۱۵۶۷۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دشمنوں پر تیر پھینک رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے سے تیر لگنے کا مشاہدہ کرر ہے تھے اور سیّدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنا سینہ اُبھار کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرر ہے تھے اور انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا سینہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک سینے پر قربان ہے۔ ❷

[1568] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا هشيم قثنا حميد عن أنس بن مالك قال قال النبي صلى الله عليه وسلم دخلت الجنة فرأيت خشفة بين يدي فإذا هي الغميصاء ابنة ملحان أم أنس بن مالك

۱۵۶۸۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے (قدموں کی) آہٹ سنی، جب دیکھا تو وہ یہ غمیصاء بنت ملحان تھیں۔ غمیصاء بنت ملحان سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کی والدہ تھی۔ ❸

[1569] قال عبد الله قال أبي قال أبو إسحاق العبادي الغميصاء هي أم حرام بنت ملحان وهي أخت أم سليم وتزوجها عبادة يريد أم حرام

۱۵۶۹۔ ابواسحاق عبادی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ غمیصاء ام حرام بنت ملحان سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں اور ان کا نکاح سیّدنا عبادہ رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا۔ ❹

[1570] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة عن إسماعيل يعني بن أبي خالد عن رجل منهم عن أبي الدرداء أنه قال لرجل ممن أنت قال من أحمس قال ما حي بعد قريش والأنصار أحب إلى من أكون منهم أحمس

۱۵۷۰۔ سیّدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے پوچھا: تم کہاں کے ہو؟ اس نے کہا: میں اَحمسی ہوں، سیّدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریش اور انصار کے بعد سب سے زیادہ اَحمس قبیلہ مجھے پسند ہے۔ ❺

[1571] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا وحجاج قال أنا شعبة قال سألت سعد بن إبراهيم عن بني ناجية فقال هم منا وقال سعد يروون وقال حجاج يروي عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال هم حي مني قال شعبة وأحسبه قال وأنا منهم قال واهدوا إلى عبدالرحمن بن عوف رحالا علافية قال حجاج علافية

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 125/3

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 93/6؛ صحیح مسلم: 1443/3

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1566

❹ تحقیق: کذا قال العبادی: ولم یشیر ابن سعد فی ترجمۃ ام حرام الی ہذا؛ ذکرہ الحافظ ابن حجر فی تہذیب التہذیب: 513/12

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف لابہام شیخ ابن ابی خالد الراویہ عن ابی الدرداء؛ تخریج: لم اقف علیہ

۱۵۷۱۔ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبیلہ بنو ناجیہ مجھ سے ہے اور امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: میں ان میں سے ہوں، انہوں نے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو کجاوہ یا پالان بطور تحفہ دیا تھا۔ حجاج کہتے ہیں کہ پالان تھا۔ ❶

[1572] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا روح قثنا شعبة عن إبراهيم بن مهاجر قال سمعت طارق بن شهاب قال جاءت بنانة إلى عمر بن الخطاب فقالوا نحن منك وأنت منا فقال ما سمعت أحدا من آبائي يذكر ذلك

۱۵۷۲۔ طارق بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ بنانہ قبیلہ کے لوگ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے: کہ ہم آپ سے ہیں اور آپ ہم سے ہو (یعنی آپ کا اور ہمارا خاندان ایک ہی ہے) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مجھے میرے آباواجداد نے نہیں بتایا۔ ❷

[1573] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا بن نمير قال أنا هشام عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يذبح الشاة فيتتبع بها صدائق خديجة

۱۵۷۳۔ ہشام رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری ذبح فرما کر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو تلاش کر کے انہیں حصے بھیجتے۔ ❸

[1574] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن الزهري عن عروة قال توفيت خديجة فقال النبي صلى الله عليه وسلم أريت لخديجة بيتا من قصب لا صخب فيه ولا نصب قال وهو قصب اللؤلؤ

۱۵۷۴۔ عروۃ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے خواب میں خدیجہ کا موتیوں سے بنا ہوا جنت میں گھر دکھایا گیا جو کہ شور اور تکلیف سے خالی تھا۔ راوی نے کہا: وہ موتی ہیروں کے ہوں گے۔ ❹

[1575] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا رجل سقط من كتابا بن مالك قال نا حماد عن حميد عن الحسن أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حسبك من نساء العالمين بأربع مريم ابنة عمران وآسية امرأة فرعون وفاطمة ابنة محمد وخديجة ابنت خويلد

۱۵۷۵۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے جہان کی عورتوں میں سے چار عورتیں (مقام و مرتبے کے لحاظ سے) کافی ہیں: مریم بنت عمران، آسیہ فرعون کی بیوی، فاطمہ بنت محمد اور خدیجہ بنت خویلد۔ ❺

---

❶ تحقیق: قول ابراہیم صحیح اسنادہ الیہ واما الجزء الثانی فضعیف لانقطاعہ؛ تخریج: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للہیثمی: 50/10

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف ابراہیم بن مہاجر؛ تخریج: لم اقف علیہ

❸ تحقیق: مرسل رجالہ ثقات والحدیث صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1589

❹ تحقیق: مرسل رجال ثقات والحدیث صحیح کما مر؛ تخریج: سنن الترمذی: 702/5؛ مسند ابی عوانۃ: 113/1

❺ تحقیق: سقط منہ شیخ احمد ولم یتبین لی من ہو وہل شیخ حمید ہو الحسن البصری کما فی الاصل ام ہو مصحف عن انس ویظہر لی انہ مصحف لان ہذہ الروایۃ قد مضت فی: 1338۔ 1332۔ 1325؛ باسانید صحیحۃ

[1576] حدثنا عبد الله قال وجدت في كتاب أبي بخط يده نا سعد بن إبراهيم ويعقوب قالا نا أبي عن صالح قال يقال قالت عائشة لفاطمة ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أبشرك إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سيدات نساء أهل الجنة أربع مريم ابنة عمران وفاطمة ابنة رسول الله وخديجة ابنة خويلد وآسية ابنة مزاحم امرأة فرعون قال يعقوب ابنة مزاحم من هنا إلى آخر فضائل خديجة عن الشيخ أبي الحسين بن المذهب والجوهري عن بن مالك عن عبد الله

۱۵۷۶۔ صالح رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: آگاہ رہو! میں تم کو یہ خوشخبری دیتی ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: جنت کی سردار چار عورتیں ہیں: مریم بنت عمران، فاطمہ بنت محمد، خدیجہ بنت خویلد اور فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم۔

یعقوب بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا مزاحم کی بیٹی تھیں۔ ❶

نوٹ: یہاں سے آخر تک الشیخ أبي الحسین بن المذہب والجوہری عن ابن مالک عن عبد اللہ کی سند سے منقول سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فضائل ہیں۔

[1577] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبيد الله بن زياد صاحب الهروي المقري نا إسماعيل بن أبي خالد عن عبد الله بن أبي أوفى قال بشر رسول الله صلى الله عليه وسلم خديجة ببيت في الجنة من قصب لا صخب فيه ولا نصب

۱۵۷۷۔ سیّدنا عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ خدیجہ کو جنت میں موتیوں سے بنے ایک ایسے گھر کی بشارت دی کہ جس میں نہ شور ہوگا اور نہ ہی تکلیف۔ ❷

[1578] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو أسامة قال أنا هشام عن أبيه قال حدثني خادم خديجة بنت خويلد أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول لخديجة أي خديجة والله لا أعبد اللات أبدا والله لا أعبد العزى أبدا قال فتقول خديجة خلي للعزى قال كانت صنمهم التي كانوا يعبدون ثم يضطجعون

۱۵۷۸۔ ہشام رحمہ اللہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام سے سنا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہتے ہوئے سنا: خدیجہ! اللہ کی قسم! میں نے کبھی لات اور عزی بت کی عبادت نہیں کی، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا فرماتیں: عزی کا ذکر نہ کریں، راوی کہتے ہیں: یہ مشرکین کا بت تھا جس کی لوگ عبادت کیا کرتے تھے پھر وہاں لیٹ جاتے۔ ❸

[1579] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن بشر نا هشام بن عروة عن أبيه أن عبد الله بن جعفر حدثه أنه سمع عليا يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خير نساءها مريم بنت عمران وخير نساءها خديجة

۱۵۷۹۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: دنیا کی بہترین عورت مریم بنت عمران اور دنیا کی بہترین عورت خدیجہ ہیں۔ ❹

---

❶ تحقیق: ہذا اسنادہ منقطع لکن رواہ صالح وہو ابن کیسان نفسہ موصولا عند الحاکم ینظر رقم: 1336

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: صحیح البخاری: 133/7؛ صحیح مسلم: 1888/4

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 467/29؛ ح: 17947؛ طبع جدید

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 133/7؛ صحیح مسلم: 1886/4؛ مسند الامام احمد: 143/1

[1580] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع نا هشام بن عروة عن أبيه عن عبد الله بن جعفر عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير نساءها خديجة وخير نساءها مريم بنت عمران رضى الله تعالى عنها

۱۵۸۰۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کی بہترین عورت خدیجہ اور دنیا کی بہترین عورت مریم بنت عمران ہیں۔ ❶

[1581] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا بن نمير ويعلى المعنى قالا نا إسماعيل بن أبي خالد قال قلت لعبد الله بن أبي أوفى أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم بشر خديجة قال نعم بشرها ببيت في الجنة من قصب لا لغو فيه ولا نصب

۱۵۸۱۔ اسماعیل بن خالد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ خدیجہ کو کوئی بشارت دی تھی تو انہوں نے فرمایا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنت میں موتیوں سے بنے ایک ایسے گھر کی بشارت دی کہ جس میں نہ شور ہوگا اور نہ ہی تکلیف۔ ❷

[1582] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو عبدالرحمن المقري قال أنا إسماعيل بن أبي خالد عن عبد الله بن أبي أوفى قال بشر رسول الله صلى الله عليه وسلم خديجة ببيت في الجنة من قصب لا صخب فيه ولا نصب

۱۵۸۲۔ سیّدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ خدیجہ کو جنت میں موتیوں سے بنے ایک ایسے گھر کی بشارت دی کہ جس میں نہ شور ہوگا اور نہ ہی تکلیف۔ ❸

[1583] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا وكيع وعبد الله بن نمير قالا نا هشام وهو بن عروة عن أبيه عن عبد الله بن جعفر عن علي بن أبي طالب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خير نسائها مريم بنت عمران وخير نسائها خديجة رضى الله تعالى عنها

۱۵۸۳۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: دنیا کی بہترین عورت مریم بنت عمران اور دنیا کی بہترین عورت خدیجہ ہیں۔ ❹

[1584] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا محمد بن بشر نا هشام عن أبيه أن عبد الله بن جعفر حدثه أنه سمع عليا عليه السلام يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فذكر مثله

۱۵۸۴۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: پھر آگے مذکورہ روایت کو بیان کیا۔ ❺

[1585] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا يعقوب بن إبراهيم بن سعد نا أبي عن بن إسحاق قال وحدثني هشام بن عروة عن أبيه عروة عن عبد الله بن جعفر بن أبي طالب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرت أن أبشر خديجة ببيت من قصب

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/132

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 4/355

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم: 4/1887؛ صحیح ابن حبان: 15/469۔466؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/205

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/84؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/184

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1579

لا صخب فيه ولا نصب

۱۵۸۵۔ سیّدنا عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں خدیجہ کو جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے ایک ایسے گھر کی بشارت دوں کہ جس میں نہ شور ہوگا اور نہ ہی تکلیف۔ ❶

[1586] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عامر بن صالح بن عبد الله بن عروة بن الزبير أبو الحارث قال حدثني هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال أمرت أن أبشر خديجة ببيت في الجنة من قصب لا صخب فيه ولا نصب

۱۵۸٦۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں خدیجہ کو جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے ایک ایسے گھر کی بشارت دوں کہ جس میں نہ شور ہوگا اور نہ ہی تکلیف۔ ❷

[1587] قال أبو عبدالرحمن قلت لأبي أن يحيى بن معين يطعن على عامر بن صالح هذا قال يقول ماذا قلت رآه يسمع من حجاج قال قد رأيت أنا حجاج يسمع من هشيم وهذا عيب يسمع الرجل ممن هو أصغر منه وأكبر

۱۵۸۷۔ (عبداللہ بن احمد) ابوعبدالرحمٰن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (احمد بن حنبل) سے کہا: امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ، عامر بن صالح پر جرح کرتے ہیں، انہوں نے پوچھا: اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ میں نے کہا: میرا خیال ہے کہ اُس نے حجاج سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ میرے والد نے کہا: میری رائے کے مطابق حجاج نے ہشیم سے سماع کیا ہے اور یہ عیب ہے کہ انسان اپنے سے چھوٹے اور بڑے (جس سے سماع ممکن ہی نہ ہو) سے سماع کرے۔ ❸

[1588] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن فضيل عن عمارة بن القعقاع عن أبي زرعة قال سمعت أبا هريرة يقول أتى جبريل عليه السلام إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله هذا خديجة قد أتتك ومعها أناء فيه أدام أو طعام أو شراب فإذا هي أتتك فاقرأ عليها السلام من ربها عز وجل وبشرها ببيت في الجنة من قصب لا صخب فيه ولا نصب

۱۵۸۸۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خدیجہ آرہی ہیں ان کے ہاتھ میں برتن ہے جس میں سالن، کھانا اور پانی ہے۔ جب یہ آپ کے پاس پہنچیں تو ان کو اللہ عزوجل کی طرف سے سلام دینا اور یہ بشارت دینا کہ ان کے لیے جنت میں موتیوں کا بنا ہوا ایک گھر ہے جس میں کوئی شور اور تکلیف وغیرہ نہ ہوگی۔ ❹

[1589] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا أبو أسامة حماد بن أسامة قال أنا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت ما غرت على امرأة ما غرت على خديجة ولقد هلكت قبل أن يتزوجني تعني النبي صلى الله عليه وسلم بثلاث سنين لما كنت أسمعه يذكرها ولقد أمره ربه عز وجل أن يبشرها ببيت في الجنة من قصب وإن كان ليذبح الشاة ثم يهدي في خلائلها منها

۱۵۸۹۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے کسی پر اتنی غیرت کا مظاہرہ نہیں کیا جتنی کہ

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 184/3

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا عامر بن صالح بن عبداللہ بن عروۃ بن الزبیر بن العوام الزبیری ابوالحارث المدنی متروک؛ تخریج: تاریخ بغداد للخطیب: 234/12

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 185/3

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 134/7۔133؛ صحیح مسلم: 1887/4

میں نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کی حالانکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میری شادی سے تین سال پہلے ہی فوت ہو گئی تھیں لیکن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا اکثر ذکر سنتی تھی، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب نے یہ حکم دیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے ایک ایسے گھر کی بشارت دیں کہ جس میں نہ شور ہو گا اور نہ ہی تکلیف، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات بکری ذبح کر کے اُن کی سہیلیوں کو تحفہ بھیجتے۔ ❶

[1590] حدثنا عبد الله بن أحمد قثنا أبو خيثمة زهير بن حرب قثنا وكيع قال عبد الله ونا إسحاق بن إسماعيل نا أبو معاوية ووكيع عن هشام بن عروة عن أبيه عن عبد الله بن جعفر عن علي بن أبي طالب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير نساءها خديجة وخير نساءها مريم عليهما السلام

۱۵۹۰۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: دنیا کی بہترین عورت خدیجہ اور دنیا کی بہترین عورت مریم بنت عمران ہے۔ ❷

[1591] حدثنا عبد الله قثنا أبو عمرو نصر بن علي قال أنا وهب بن جرير بن حازم نا أبي عن محمد بن إسحاق قال حدثني هشام بن عروة عن أبيه عن عبد الله بن جعفر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرت أن أبشر خديجة ببيت في الجنة من قصب لا صخب فيه ولا نصب

۱۵۹۱۔ سیّدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں خدیجہ کو جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے ایک ایسے گھر کی بشارت دوں کہ جس میں نہ شور ہو گا اور نہ ہی تکلیف۔ ❸

[1592] حدثنا عبد الله قثنا عبد الله بن عون نا عبد الحكيم بن منصور من أهل واسط قال سمعت منه سنة ست وثمانين ومائة نا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت ما غرت على امرأة ما غرت على خديجة لما رأيت من كثرة ذكر رسول الله لها ولقد أمره ربه عز وجل أن يبشرها ببيت في الجنة من قصب لا صخب فيه ولا نصب

۱۵۹۲۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے کسی پر اتنی غیرت نہیں کی جتنی کہ میں نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کی لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا اکثر ذکر کرتے دیکھا ہے، بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب نے یہ حکم دیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے ایک ایسے گھر کی بشارت دیں کہ جس میں نہ شور ہو گا اور نہ ہی تکلیف۔ ❹

[1593] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن جعفر الوركاني نا أبو شهاب عن إسماعيل بن أبي خالد عن بن أبي أوفى قال بشر رسول الله صلى الله عليه وسلم خديجة ببيت في الجنة من قصب لا صخب فيه ولا نصب

۱۵۹۳۔ سیّدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ خدیجہ کو جنت میں موتیوں سے بنے

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 133/7؛ مسند الامام احمد: 6/202۔58

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: زیادات المسند لعبداللہ بن احمد: 116/1

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 205/1

❹ تحقیق: ہذا الاسناد ضعیف جدا عبدالحکیم بن منصور الخزاعی ابو سہل ویقال ابوسفیان الواسطی متروک والحدیث صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 186/3

ہوئے ایک ایسے گھر کی بشارت دی کہ جس میں نہ شور ہوگا اور نہ ہی تکلیف۔ ❶

[1594] حدثنا عبد الله نا إسماعيل بن خالد بن عبدالرحمن بن أبي الهيثم نا أبي عن يحيى بن سلمة بن كهيل عن أبيه عن بن أبي أوفى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر مثله

۱۵۹۴۔ سیّدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر آگے مذکورہ روایت کے الفاظ بیان کئے۔ ❷

[1595] حدثنا بن مالك قال حدثنا علي بن الحسن يعني القطيعي نا إبراهيم بن إسماعيل نا أبي عن أبيه عن سلمة بن كهيل عن عبد الله بن أبي أوفى الأسلمي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بشر خديجة ببيت في الجنة من قصب لا صخب فيه ولا نصب [إلى هنا رواية الشيخ أبي الخير بن الطيوري عن بن المذهب والجوهري عن بن مالك]

۱۵۹۵۔ سیّدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدیجہ کو جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے ایک ایسے گھر کی بشارت دے دو کہ جس میں نہ شور ہوگا اور نہ ہی تکلیف۔ ❸

نوٹ: الشیخ أبی الخیر بن الطیوری عن ابن المذہب والجوہری عن ابن مالک کی سند سے روایات یہاں تک ہی ہیں۔

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن والحدیث صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1582_1581

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل یحییٰ بن سلمۃ بن کہیل فانہ متروک والحدیث صحیح؛ تخریج: تقدم فی سابقہ

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا کسابقہ والحدیث صحیح کما مضیٰ من طرق؛ تخریج: تقدم فی سابقہ

فضائل سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

[1596] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قثنا سفيان عن أبي إسحاق عن أبي ليلى الكندي قال جاء خباب إلى عمر فقال له عمر أدن فما أحد أحق بهذا المجلس منك إلا عمار قال فجعل خباب يريه آثارا في ظهره مما عذبه المشركون

۱۵۹۶۔ ابولیلیٰ کندی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا خباب رضی اللہ عنہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے (تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے پاس بیٹھنے کا کہا) اور فرمانے لگے: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بعد اس مجلس کا آپ کے علاوہ کوئی حق دار نہیں پھر سیّدنا خباب رضی اللہ عنہ نے اپنی کمر کے وہ زخم دکھائے جو مشرکین نے ان کو پہنچائے تھے۔ (1)

[1597] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قال قال سفيان وقال أبو قيس عن الهزيل قال أتى النبي صلى الله عليه و سلم فقيل إن عمارا وقع عليه حائط فمات قال ما مات عمار

۱۵۹۷۔ ہزیل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ عمار رضی اللہ عنہ دیوار کے نیچے آ کر وفات پا گئے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! عمار ابھی نہیں فوت ہوئے۔ (کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ پیشین گوئی فرما چکے تھے کہ عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔) (2)

[1598] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا وكيع قثنا سفيان عن سلمة بن كهيل عن مجاهد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لهم ولعمار يدعوهم إلى الجنة ويدعونه إلى النار وذاك دأب الأشقياء الفجار

۱۵۹۸۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمار اور ان لوگوں کو کیا ہوا؟ وہ ان کو جنت کی طرف دعوت دے رہے ہیں مگر وہ لوگ ان کو آگ کی طرف بلا رہے ہیں، بدبختوں اور فاجروں کا یہی حال ہوتا ہے۔ (3)

[1599] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع وعبدالرحمن قالا نا سفيان عن أبي إسحاق قال وكيع وأبو إسحاق عن هانئ بن هانئ عن علي قال كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم فجاء عمار فاستأذن فقال ائذنوا له مرحبا بالطيب المطيب

۱۵۹۹۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو سیدنا عمار رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت مانگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اجازت ہے اور فرمایا: اے پاک و پاکیزہ (یا طاہر و مطہر) آپ کو خوش آمدید ہو۔ (4)

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 165/3؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 359/1

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 254/3

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ ورجالہ ثقات والمتن صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 30/6۔ 541/1

(4) تحقیق: اسنادہ صحیح؛

تخریج: مسند الامام احمد: 100/1۔ 99؛ التاریخ الکبیر للبخاری: 229/2/4؛ سنن الترمذی: 668/5؛ سنن ابن ماجۃ: 52/1

[1600] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قال قال سفيان وقال الأعمش عن أبي عمار الهمداني عن عمرو بن شرحبيل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عمار ملىء إيمانا إلى مشاشه

۱۶۰۰۔ سیّدنا عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً عمار بن یاسر اپنی ہڈیوں تک ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔ ❶

[1601] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قال قال سفيان وقال الأعمش عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة قال جاء رجلان قد خرجا من الحمام متزلقين متدهنين إلى علي فقال من أنتما قالا نحن من المهاجرين فقال على المهاجر عمار بن ياسر

۱۶۰۱۔ عبداللہ بن سلمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ دو آدمی اپنے سروں پر تیل لگائے حمام سے نکل کر دوڑتے ہوئے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، انہوں نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ کہنے لگے: ہم مہاجرین میں سے ہیں، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حقیقی مہاجر تو سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❷

[1602] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا المطلب بن زياد قثنا ليث عن مجاهد في قوله عز وجل ما لنا لا نرى رجالا كنا نعدهم من الأشرار قال يقول أبو جهل في النار أين عمار أين بلال

۱۶۰۲۔ امام مجاہد رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: (ما لنا لا نرى رجالا كنا نعدهم من الأشرار) جہنمی کہیں گے کہ کیا بات ہے کہ وہ لوگ ہمیں نظر نہیں آ رہے جن کو ہم (دنیا میں) برے لوگوں میں شمار کیا کرتے تھے۔ (سورۃ ص:62) کی تفسیر میں کہتے ہیں: یہ ابوجہل جہنم میں کہے گا کہ بلال اور عمار کہاں ہیں؟۔ ❸

[1603] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا المطلب بن زياد عن أبي إسحاق قال قالت عائشة لعمار ملىء من كعبيه إلى قرنه إيمانا

۱۶۰۳۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: عمار اپنی ایڑیوں سے لے کر سر کی چوٹی تک ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔ ❹

[1604] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة عن سلمة بن كهيل قال سمعت محمد بن عبدالرحمن يحدث عن عبدالرحمن بن يزيد عن الأشتر قال كان بين عمار وخالد بن الوليد كلام فشكاه عمار إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من يعادي عمارا يعاده الله ومن يبغضه يبغضه الله ومن يسبه يسبه الله قال سلمة هذا أو نحوه

۱۶۰۴۔ اشتر نخعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمار اور سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کے درمیان کچھ چپقلش ہوئی، سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ نے اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عمار کا دشمن ہے، اللہ اس کا دشمن ہے، جو عمار سے بغض رکھتا ہے اللہ اس سے بغض رکھے گا اور جو عمار کو برا بھلا کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے محروم کرے گا۔ سلمہ رحمہ اللہ کہتے

❶ تحقیق: مرسل ورجالہ ثقات ولکن الحدیث صحیح باسناد متصل؛ تخریج: سنن النسائی:8/111؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم:3/392؛ سنن ابن ماجۃ:1/52؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم:1/139

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ ذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد:9/292

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف لیث وہو سلیم بن زنیم؛ تخریج: جامع البیان فی ای القرآن للطبری:23/116

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ ذکرہ الحافظ الہیثمی فی مجمع الزوائد:9/295

ہیں کہ اسی طرح یا اسی کی مثل الفاظ بیان کیے۔ ❶

[1605] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا محمد بن جعفر نا شعبة عن أبي إسحاق عن هانئ بن هانئ عن علي أن عمارا استأذن على النبي صلى الله عليه وسلم فقال الطيب المطيب ائذن له

۱۶۰۵۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پاک و پاکیزہ (یا طاہر و مطہر) کو اندر آنے کی اجازت دو۔ ❷

[1606] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا أزهر قال أنا بن عون عن الحسن قال قال عمرو بن العاص ما كنا نرى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مات وهو يحب رجلا فيدخله الله النار فقيل له قد كان يستعملك فقال الله أعلم أحبي أم تالفي ولكنه كان يحب رجلا فقالوا من هو قال عمار بن ياسر قيل له ذاك قتيلكم يوم صفين قال قد والله قتلناه

۱۶۰۶۔ سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارا انہیں خیال کہ جس شخص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات تک بہت محبت کرتے رہے، اسے اللہ جہنم میں ڈالے گا۔ کسی نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو ذمہ داری سونپا کرتے تھے، انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے محبت کی وجہ سے ایسا کرتے تھے یا پھر تالیف قلب کے لیے، لیکن آپ اس آدمی سے محبت کرتے تھے، لوگوں نے پوچھا: وہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: وہ سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں، کسی نے پوچھا: ان کو تو آپ ہی نے صفین کے موقع پر شہید کیا تھا؟ سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ اللہ کی قسم! ہم نے ہی ان کو قتل کیا ہے۔ ❸

---

❶ تحقیق: مرسل اسنادہ صحیح ورجالہ ثقات والحدیث صحیح باسناد متصل؛ تخریج: مسند الامام احمد: 4/89؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/389

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1599

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس الحسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 4/199؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 3/263

فضائل اہل یمن

[1607] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سليمان بن داود قثنا عمران عن قتادة عن أنس عن زيد بن ثابت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم اطلع قبل اليمن فقال اللهم اقبل بقلوبهم واطلع من قبل كذا فقال اللهم أقبل بقلوبهم وبارك لنا في صاعنا ومدنا

۱۶۰۷۔ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے اللہ! اہل یمن کے دلوں کو قبول فرما، پھر اسی طرح متوجہ ہوئے اور دعا کی: اے اللہ! اہل یمن کے دلوں کو قبول فرما اور ہمارے صاع (پیمانے) اور مد (مخصوص وزن) میں برکت ڈال دے۔ ❶

[1608] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى عن إسماعيل قثنا قيس عن أبي مسعود قال أشار رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده نحو اليمن فقال الإيمان ههنا الإيمان ههنا وإن القسوة وغلظ القلوب في الفدادين عند أصول أذناب الإبل حيث يطلع قرنا الشيطان في ربيعة ومضر

۱۶۰۸۔ سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ایمان یہاں ہے، ایمان یہاں ہے، یقیناً سخت دلی اور ترش مزاجی ہل چلانے والوں میں ہے جو گائے اور اونٹوں کی دموں کے پیچھے لگنے والے ہیں یہاں ربیعہ اور مضر قبیلے سے شیطان کے سینگ نکلیں گے۔ ❷

[1609] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن سعيد عن بن عون عن محمد عن أبي هريرة قال قال أبو القاسم صلى الله عليه وسلم أتاكم أهل اليمن هم أرق أفئدة الإيمان يمان والفقه يمان والحكمة يمانية

۱۶۰۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر اہل یمن آنے والے ہیں جو کہ دلوں کے لحاظ سے بہت نرم ہیں اور ایمان یمن میں، فقہ دین اور حکمت بھی یمن میں ہے۔ ❸

[1610] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا إسماعيل قال أنا الجريري عن أبي مصعب عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحا بيده نحو اليمن الإيمان يمان الإيمان يمان الإيمان يمان رأس الكفر المشرق والكبر والفخر في الفدادين أصحاب الوبر

---

❶ تحقیق: رجال الاسناد ثقات لکنہ معلول بتدلیس قتادۃ؛

تخریج: مسند الامام احمد:5/185؛ سنن الترمذی:5/726؛ المعجم الکبیر للطبرانی:5/124

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری:8/98؛ صحیح مسلم:1/71؛ مسند الامام احمد:2/258۔252۔235

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری:8/98؛ صحیح مسلم:1/71؛ مسند الامام احمد:2/258۔252۔235

۱۶۱۰۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف اپنے مبارک ہاتھوں سے اشارہ کیا اور فرمایا: ایمان یمن میں ہے، ایمان یمن میں ہے، کفر کا سر مشرق میں ہے، تکبر اور فخر ہل چلانے والوں میں ہے جو اونٹ کی اون کے خیموں میں رہنے والے ہیں۔ ❶

[1611] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا روح قثنا بن جريج وعبد الله بن الحارث عن بن جريج قال أخبرني أبو الزبير أنه سمع جابر بن عبد الله قال عبد الله في حديثه سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول غلظ القلوب والجفاء في أهل المشرق والإيمان في أهل الحجاز

۱۶۱۱۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: سخت مزاجی اور سخت دلی اہل مشرق میں پائی جاتی ہے اور ایمان اہل حجاز میں ہے۔ ❷

[1612] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن قتادة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم جالسا في أصحابه يوما فقال اللهم أنج أصحاب السفينة ثم مكث ساعة فقال قد استمرت فلما دنوا من المدينة قال قد جاءوا يقودهم رجل صالح والذين كانوا في السفينة الأشعريون كانوا أربعين رجلا والذي قادهم عمرو بن الحمق الخزاعي

۱۶۱۲۔ قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صحابہ کرام کے پاس تشریف فرما تھے تو فرمانے لگے: اے اللہ! کشتی والوں کی حفاظت فرما پھر تھوڑی دیر بعد فرمایا: بلاشبہ وہ گزر گئے ہیں جب وہ لوگ مدینہ کے قریب پہنچے تو فرمانے لگے: وہ آگئے ہیں ان کو ایک نیک شخص کی قیادت حاصل ہے، کشتی میں چالیس (۴۰) اشعر قبیلے کے لوگ سوار تھے اور عمرو بن حمق خزاعی رحمہ اللہ ان کے قائد تھے۔ ❸

[1613] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد بن هارون قال أنا بن أبي ذئب عن الحارث بن عبدالرحمٰن عن محمد بن جبير بن مطعم عن أبيه قال بينا نحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بطريق مكة إذ قال يطلع عليكم أهل اليمن كأنهم السحاب هم خيار من في الأرض فقال رجل من الأنصار ولا نحن يا رسول الله فسكت قال ولا نحن يا رسول الله فسكت قال ولا نحن يا رسول الله قال في الثالثة كلمة ضعيفة إلا أنتم

۱۶۱۳۔ محمد بن جبیر رحمہ اللہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کے راستے میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر اہل یمن آنے والے ہیں جو بادل جیسے ہیں اس زمین میں یہ اللہ کے برگزیدہ لوگ ہیں تو ایک انصاری آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم ان جیسے نہیں ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے پھر اس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم ان جیسے نہیں ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش ہو گئے، جب تیسری مرتبہ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم ان جیسے نہیں ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھیمی آواز میں فرمایا: ہاں مگر (صرف) تم ان جیسے ہو۔ ❹

---

❶ تحقیق: ابومصعب لم یتبین لی من ہو والحدیث صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 99/8؛ مسند الامام احمد: 2/541_258

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم: 1/73؛ مسند الامام احمد: 3/334

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ؛ تخریج: مصنف عبدالرزاق: 11/54

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری: 1/2/272؛ مسند الامام احمد: 4/84

[1614] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الله بن يزيد قال أنا حيوة قال أخبرني بكر بن عمرو أن مشرح بن هاعان أخبره أنه سمع عقبة بن عامر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أهل اليمن أرق قلوبا وألين أفئدة وأنجع طاعة

۱۶۱۴۔ سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: اہل یمن دل کے لحاظ سے بہت نرم، نرم مزاج اور بہت زیادہ اطاعت کرنے والے ہیں۔ ❶

[1615] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الله بن يزيد قثنا سعيد قال حدثني شرحبيل بن شريك المعافري قال سمعت علي بن رباح اللخمي يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن مثل الأشعريين في الناس كصرار المسك

۱۶۱۵۔ علی بن رباح لخمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اشعری قبیلے کی مثال لوگوں میں کستوری کی خوشبو جیسی ہے۔ ❷

[1616] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الله بن يزيد قثنا عبد الله بن لهيعة بن عقبة الحضرمي أبو عبدالرحمٰن عن عبد الله بن هبيرة السبائي عن عبدالرحمٰن بن وعلة قال سمعت بن عباس يقول إن رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن سبأ ما هو أرجل أم امرأة أم أرض فقال لا بل هو رجل ولد عشرة فسكن اليمن منهم ستة وبالشام منهم أربعة فأما اليمانون فمذحج وكندة والأزد والأشعرون وأنمار وحمير غير ماكلها وأما الشامية فلخم وجذام وعاملة وغسان

۱۶۱۶۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سبا کے بارے میں پوچھا کہ یہ کوئی مرد تھے یا کوئی عورت یا کسی زمین کا نام ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں یہ ایک آدمی تھے جس کے دس (۱۰) بیٹے تھے۔ ان میں چھ (۶) یمن میں رہنے لگے اور چار (۴) شام چلے گئے، پس یمنیوں میں سے مذحج، کندہ، ازد، اشعرون اور انمار قبائل ہیں، حمیر قبیلہ ان کے علاوہ ہے اور شام والوں میں سے لخم، جذام، عاملہ اور غسان ہیں۔ ❸

[1617] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قثنا معمر عن يحيى بن أبي كثير عن أبي همام الشعباني قال حدثني رجل من خثعم قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك فوقف ذات ليلة واجتمع إليه أصحابه فقال إن الله عز وجل أعطاني الليلة الكنزين كنز فارس والروم وأمدني بالملوك ملوك حمير ولا ملك إلا لله يأتون فيأخذون مال الله ويقاتلون في سبيل الله قالها ثلاثا

۱۶۱۷۔ ابو ہمام رحمۃ اللہ علیہ ایک خثعمی شخص سے نقل کرتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے توقف فرمایا، صحابہ کرام کو جمع کروایا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے آج رات خزانہ فارس اور خزانہ روم دو خزانے دیے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے میری مدد حمیر کے بادشاہوں کے ذریعے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بادشاہ نہیں ہے یہ آئیں گے اور اللہ کے مال و دولت کو لے کر جہاد کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 4/154

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ ورجالہ ثقات؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 1/348

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 5/361؛ سنن ابی داود: 4/34؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 2/423

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لجہالۃ ابی ہمام الشعبانی والحدیث صحیح؛

تخریج: صحیح مسلم: 4/2251؛ سنن ابی داود: 4/98؛ سنن الترمذی: 4/573؛ مسند الامام احمد: 5/284ـ4/123

[1618] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قثنا معمر عن أيوب عن بن سيرين عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاكم أهل اليمن هم أرق قلوبا الإيمان يمان والحكمة يمانية والفقه يمان

۱۶۱۸۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آنے والے ہیں جو کہ دلوں کے لحاظ سے بہت نرم ہیں، ایمان یمن میں، حکمت اور فقہ دین یمن میں ہے۔ ❶

[1619] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن قتادة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الإيمان يمان إلى ههنا وأشار بيده حتى جذام صلوات الله على جذام

۱۶۱۹۔ قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان اس طرف یمن میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے جذام کی طرف اشارہ فرمایا۔ (اور فرمایا) جذام پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ ❷

[1620] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا يزيد قال أنا محمد يعني بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاكم أهل اليمن هم أضعف قلوبا وأرق أفئدة الإيمان يمان والحكمة يمانية

۱۶۲۰۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آنے والے ہیں جو کہ دلوں کے لحاظ سے بہت کمزور اور نرم مزاج ہیں، ایمان اور حکمت بھی یمن میں ہے۔ ❸

[1621] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قنا عفان قثنا حماد قال أنا جبلة بن عطية عن عبد الله بن عوف أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هكذا ووصف أنه طبق بيديه وقال الإيمان يمان إلى حدس وجذام

۱۶۲۱۔ سیّدنا عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو اکٹھا کر کے ایک حالت بنائی اور فرمایا: ایمان اہل یمن میں حدس اور جذام قبائل کی طرف ہے۔ ❹

[1622] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الله بن الحارث قال حدثني حنظلة أنه سمع طاوسا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاكم أهل اليمن هم ألين قلوبا وأرق أفئدة الإيمان يمان والحكمة يمانية قال حنظلة فقلت يا أبا عبدالرحمن ما يعد اليمن قال المدينة

۱۶۲۲۔ طاؤس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آنے والے ہیں جو دلوں کے بہت نرم اور خوش مزاج ہیں، ایمان اور حکمت یمن میں ہے۔

حنظلہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے ابوعبدالرحمٰن (یہ امام طاؤس رحمہ اللہ کی کنیت ہے) سے پوچھا: یمن کس کو شمار کیا جاتا ہے تو انہوں نے کہا: مدینہ کو۔ ❺

[1623] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو كامل قثنا إسرائيل قثنا أبو إسحاق عن قيس بن أبي حازم قال قال عبد الله بن

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مصنف عبدالرزاق: 52/11

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ؛ تخریج: مصنف عبدالرزاق: 52/11

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 502/2

❹ تحقیق: مرسل؛ تخریج: الاحادیث المختارۃ للضیاء المقدسی: 303/6؛ ذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد: 44/10

❺ تحقیق: مرسل رجالہ ثقات؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 285

مسعود الإيمان يمان

۱۶۲۳۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایمان تو یمن والوں کا ہے۔ ❶

[1624] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حيوة بن شريح قثنا بقية قثنا بحير بن سعيد عن خالد بن معدان عن عتبة بن عبد أنه قال إن رجلا قال يا رسول الله العن أهل اليمن فإنهم شديد بأسهم كثير عددهم حصينة حصونهم قال لا ثم لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الأعجمين وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا مروا بكم يسوقون نساءهم يحملون أبناءهم على عواتقهم فإنهم مني وأنا منهم

۱۶۲۴۔ عتبہ بن عبد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اہل یمن پر لعنت بھیجیں کیونکہ وہ سخت جنگجو، تعداد میں زیادہ اوران کے قلعے بہت مضبوط ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض عجمیوں پر لعنت بھیجی پھر فرمایا: جب وہ لوگ تم پر گزریں گے تو عورتیں ان کے ساتھ ہوں گی اور بچوں کو اپنے کندھوں پر اُٹھائے ہوئے ہوں گے، وہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں۔ ❷

وضاحت: یادرہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے کسی اُمتی کے لیے لعنت بھیجنے سے مراد محدثین کرام کے نزدیک یہ ہے کہ وہ بدنصیب شخص روزِ قیامت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہوجائے گا۔

---

❶ تحقیق: اسنادہ موقوف صحیح، تخریج: لم اقف علیہ

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح، تخریج: مسند الامام احمد: 4/184

ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور اہل یمن کے فضائل

[1625] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا المطلب بن زياد عن أبي إسحاق أن رجلا وقع في عائشة وعابها فقال له عمار ويحك ما تريد من حبيبة رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تريد من أم المؤمنين فأنا أشهد أنها زوجته في الجنة بين يدي علي وعلي ساكت

۱۶۲۵۔ ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر لعن طعن شروع کیا تو سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا: تیرے لیے ہلاکت ہو تو حبیبہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا چاہتا ہے؟ اور تم ام المومنین (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے کیا چاہتے ہو؟ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنت میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہوں گی، یہ سب کچھ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ہوا اور وہ خاموش رہے۔ (یعنی سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی خاموشی اس بات کا ثبوت دے رہی تھی کہ عمار! آپ نے بالکل درست فرمایا ہے۔ یہ وضاحت ہم اس لیے کر رہے ہیں کہ کوئی ناصبی اس روایت کو پڑھ کر یہ نتیجہ اخذ نہ کرے کہ نعوذ باللہ سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو برا بھلا کہا جا رہا تھا مگر وہ خاموش رہے) [1]

[1626] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال ثنا أم عمر ابنة حسان بن زيد قالت وحدثني يعني سعيد بن يحيى بن قيس بن عبس عن أبيه أن عائشة كانت تقول لا ينتقصني إنسان في الدنيا إلا تبرأت منه في الآخرة

۱۶۲۶۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھی کہ اگر کوئی انسان دنیا میں مجھ پر عیب لگائے تو میں اس سے قیامت کے دن بیزار ہو جاؤں گی۔ [2]

[1627] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لها هذا جبريل وهو يقرأ عليك السلام فقالت وعليه السلام ورحمة الله وبركاته ترى ما لا نرى

۱۶۲۷۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: یہ جبرائیل ہیں جو تجھے سلام کر رہے ہیں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں کہا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ وہ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھ پاتے۔ [3]

---

[1] تحقیق: ابواسحاق ہو عمرو بن عبداللہ السبیعی مختلط ولم یتبین لی متی سمع منہ المطلب بن زیاد قبل الاختلاط ام بعدہ والحدیث صحیح بالفاظ مختلف؛ انظر: صحیح البخاری: 106/7؛ سنن الترمذی: 707/5؛ مسند الامام احمد: 265/4.

[2] تحقیق: سعید بن یحییٰ لم اجدہ والباقون ثقات؛ تخریج: المطالب العالیۃ لابن حجر: 129/4

[3] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 106/7؛ سنن النسائی: 69/7؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 79/6؛ مسند الامام احمد: 150/6

[1628] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عثمان بن عمر قال أنا بن أبي ذئب عن الحارث عن أبي سلمة عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على الطعام

۱۶۲۸۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ کو باقی عورتوں پر وہ فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو باقی کھانوں پر حاصل ہے۔ ❶

[1629] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن الزهري عن يحيى بن سعيد بن العاص أن رسول الله صلى الله عليه وسلم استعذر أبا بكر من عائشة ولم يخش النبي صلى الله عليه وسلم أن ينالها أبو بكر بالذي نالها فرفع أبو بكر بيده فلطم في صدر عائشة فوجد من ذلك النبي صلى الله عليه وسلم وقال لأبي بكر ما أنا بمستعذرك منها بعد فعلتك هذه

۱۶۲۹۔ سیّدنا سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کوئی شکایت لگائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خدشہ نہیں تھا کہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ وہ سلوک کریں گے کہ جو انہوں نے کیا، پس سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو سینے پر اپنا ہاتھ مارا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو محسوس کرتے ہوئے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اب چونکہ آپ نے یہ کام کر دیا ہے تو میں آپ سے اس کام (مار) کے بعد کوئی شکایت نہیں کروں گا۔ ❷

[1630] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن الزهري قال كنت عند الوليد وكاد أن يتناول عائشة فقلت له يا أمير المؤمنين ألا أحدثك عن رجل من أهل الشام وكان أوتي حكمة قال من هو قلت هو أبو مسلم الخولاني وسمع أهل الشام كادوا ينالون من عائشة فقال ألا أخبركم بمثلكم ومثل أمكم هذه كمثل عينين في رأس يؤذيان صاحبهما ولا يستطيع أن يعاقبهما إلا بالذي هو خير لهما قال فسكت ذكره الزهري عن أبي إدريس عن أبي مسلم

۱۶۳۰۔ امام زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں خلیفہ ولید کے پاس تھا، قریب تھا کہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کچھ کہتا تو میں نے کہا: امیر المومنین! کیا میں آپ کو ایک شامی انسان کے بارے میں بتاؤں جو کہ صاحب حکمت ہے؟ پوچھا: وہ کون ہے؟ میں نے کہا: ابومسلم خولانی، جنہوں نے اہل شام کو سنا، قریب تھا کہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کچھ نازیبا الفاظ کہہ دیتے تو ابومسلم نے ان لوگوں سے کہا: میں تمہاری اور تمہاری ماں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مثال نہ بتاؤں، تمہاری اور ان کی مثال اس انسان کی مانند ہے جس کے سر پر دو آنکھیں ہوں، جن سے اس انسان کو تکلیف ہو رہی ہو مگر وہ کچھ نہیں کر پاتا، ہاں! اگر ان دونوں آنکھوں کے بدلے اور دو بہتر آنکھیں لے آئے (جو کہ ناممکن ہے) یہ سن کر خلیفہ بھی خاموش ہوئے، یہ امام زہری نے ابوادریس کے حوالے سے ابومسلم خولانی سے بیان کیا ہے۔ ❸

[1631] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن أبيه عن أبي إسحاق عن عريب بن حميد قال جاء رجل إلى علي فوقع في عائشة فقام عمار فقال أخرج مقبوحا منبوحا والله إنها لزوجة رسول الله في الدنيا والآخرة

۱۶۳۱۔ عریب بن حمید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 106/7؛ صحیح مسلم: 1895/4؛ سنن الترمذی: 706/5

❷ تحقیق: مرسل صحیح ویمکن سماع سعید بن العاص من عائشۃ لکنہ لم یصرح بہ فلا یحمل علی الاتصال؛

تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 81/8

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ ذکر العجلونی فی کشف الخفاء: 99/2؛ والذہبی فی سیر اعلام النبلاء: 9/4

کچھ برا بھلا کہنے لگا تو سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: نکل جاؤ شرمندہ اور دھتکارے ہوئے ہو کر، اللہ کی قسم! وہ تو دنیا اور آخرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہوں گی۔ ❶

[1632] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قثنا شعبة قال حدثني عمرو بن مرة عن مرة عن أبي موسى قال قال النبي صلى الله عليه وسلم كمل من الرجال كثير ولم يكمل من النساء ألا آسية قال يحيى آسية امرأة فرعون ومريم ابنة عمران وإن فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام

۱۶۳۲۔ سیدنا ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں میں تو بہت کامل لوگ گزرے ہیں مگر عورتوں میں آسیہ کے علاوہ کوئی کامل نہیں ہے۔ امام یحییٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں: سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا فرعون کی بیوی اور سیدہ مریم عمران کی بیٹی تھیں اور عائشہ کو باقی عورتوں پر وہ فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو باقی کھانوں پر حاصل ہے۔ ❷

[1633] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن إسماعيل بن أبي خالد عن مصعب بن إسحاق بن طلحة وقال وكيع مرة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد رأيت عائشة في الجنة كأني أنظر إلى بياض كفها ليهون بذلك علي عند موتي

۱۶۳۳۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے عائشہ کو جنت میں دیکھا کہ میں ان کے ہاتھوں کی سفیدی کی طرف دیکھ رہا تھا شاید اس وجہ سے موت کے وقت مجھ پر بوجھ ہلکا ہو جائے۔ ❸

[1634] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن سعيد عن زكريا عن عامر عن أبي سلمة عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن جبريل يقرأ عليك السلام قالت وعليه ورحمة الله أو عليه السلام ورحمة الله

۱۶۳۴۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: یہ جبرائیل ہیں جو تجھے سلام کر رہے ہیں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں کہا: وعلیہ ورحمۃ اللہ یا کہا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔ ❹

[1635] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سفيان عن مجالد عن الشعبي عن أبي سلمة بن عبدالرحمن عن عائشة قالت يا رسول الله رأيتك واضعا يدك على معرفة الفرس وأنت تكلم رجلا وقال مرة قالت عائشة رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم واضعا يده على معرفة فرس وهو يكلم دحية الكلبي قالت رأيتك واضعا يدك على معرفة فرس دحية الكلبي وأنت تكلمه قال أو رأيتيه قالت نعم قال ذاك جبريل وهو يقرئك السلام قالت وعليه السلام ورحمة الله وبركاته جزاه الله خيرا من صاحب ودخيل فنعم الصاحب ونعم الدخيل قال سفيان الدخيل الضيف

---

❶ تحقیق: ابواسحاق مختلط ولم یتبین لی سماع الجراح والد وکیع منہ قبل الاختلاط ام بعدہ؛

تخریج: سنن الترمذی:5/707؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد:8/65؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم:2/44

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم:161

❸ تحقیق: مصعب بن اسحاق بن طلحۃ بن عبیداللہ التیمی قال ابن ابی حاتم روی عن النبی مرسل تفرد عنہ اسماعیل بن ابی خالد؛

تخریج: مسند الامام احمد:6/138؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد:8/65

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم:1628

۱۶۳۵۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گھوڑے کے سر پر ہاتھ رکھے ہوئے کسی آدمی سے گفتگو کررہے تھے۔ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گھوڑے کے سر پر ہاتھ رکھے ہوئے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے گفتگو کررہے تھے، سیدہ عائشہ نے عرض کیا: (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!) میں نے ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے سر پر ہاتھ رکھے ہوئے ان سے گفتگو کررہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اس کو دیکھا ہے؟ عرض کیا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! وہ جرائیل تھے آپ کو سلام دے رہے تھے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اللہ تعالیٰ اس ساتھی اور مہمان کو جزائے خیر دے وہ کتنے اچھے راز دار اور کتنے اچھے مہمان ہیں۔

امام سفیان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: دخیل کا مطلب الضیف (مہمان) ہے۔ ❶

[1636] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قال حدثني هارون بن أبي إبراهيم عن عبد الله بن عبيد قال استأذن بن عباس على عائشة في مرضها الذي ماتت فيه فأبت أن تأذن له فلم يزل بها حتى أذنت له فسمعها وهي تقول أعوذ بالله من النار قال يا أم المؤمنين إن الله عز وجل قد أعاذك من النار كنت أول امرأة نزل عذرها من السماء

۱۶۳۶۔ عبداللہ بن عبید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیمار پرسی کے لیے اجازت طلب کی جس مرض میں وہ وفات پا گئیں تھیں مگر انہوں نے (اجازت دینے سے) انکار کردیا تو وہ مسلسل ان سے اجازت طلب کرتے رہے یہاں تک کہ ان کو اجازت مل گئی، انہوں نے ان سے سنا وہ کہہ رہی تھیں: اے اللہ مجھے آگ کے عذاب سے پناہ دے۔ تو سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ام المومنین! اللہ نے آپ کو آگ سے پناہ دی ہے کیونکہ آپ تو وہ پہلی ام المومنین ہیں جن کا عذر آسمان سے نازل ہوا ہے۔ ❷

نوٹ: یہاں سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے عذر کا اشارہ غالباً اسی طرف ہے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر لگائے گئے الزام سے ان کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے وحی کے ذریعے بری کیا تھا۔

[1637] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قثنا بن أبي خالد عن قيس قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم عمرو بن العاص في غزوة ذات السلاسل قال قال عمرو بن العاص قلت يا رسول الله من أحب الناس إليك قال عائشة قال قلت إنما أقول من الرجال قال أبوها

۱۶۳۷۔ سیّدنا قیس رضی اللہ عنہ سے سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو غزوۂ ذات سلاسل کے لیے بھیجا، انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ، پھر پوچھا: مردوں میں سے کون ہیں؟ فرمایا: ان کے باپ (سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ)۔ ❸

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل مجالد بن سعید؛

تخریج: مسند الامام احمد: 6/74۔146؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 8/68۔67؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 2/46۔

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/276۔349

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح متصل؛ تخریج: صحیح مسلم: 4/1856؛ سنن الترمذی: 5/706؛ مسند الامام احمد: 4/203

[1638] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الله بن إدريس قال سمعت هشاما عن أبيه عن عائشة قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أريتك في المنام مرتين ورجل يحملك في سرقة من حرير فيقول هذه امرأتك فأقول أن يك هذا من عند الله يمضه

۱۶۳۸۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم دومرتبہ مجھے خواب میں دکھائی گئیں کہ ایک فرشتہ ریشمی کپڑے میں تیری تصویر لاتا رہا اور مجھ سے کہتا رہا: یہ آپ کی بیوی ہے، میں نے کہا: اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔ [1]

[1639] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر وابن خيثم عن بن أبي مليكة عن ذكوان مولى عائشة أنه استأذن لابن عباس على عائشة وهي تموت وعندها بن أخيها عبد الله بن عبد الرحمن فقال هذا بن عباس يستأذن عليك وهو من خير بنيك فقالت دعني من بن عباس ومن تزكيته فقال لها عبد الله بن عبد الرحمن أنه قارىء لكتاب الله فقيه في دين الله فأذني له ليسلم عليك وليودعك قالت فأذن له إن شئت قال فأذن له فدخل بن عباس ثم سلم وجلس فقال أبشري يا أم المؤمنين فوالله ما بينك وبين أن يذهب عنك كل أذى ونصب أو قال وصب وتلقى الأحبة محمدا وحزبه أو قال أصحابه إلا أن يفارق روحك جسدك فقالت وأيضا فقال بن عباس كنت أحب أزواج رسول الله صلى الله عليه وسلم إليه ولم يكن ليحب إلا طيبا وأنزل الله عز وجل براءتك من فوق سبع سماوات فليس في الأرض مسجد إلا هو يتلى فيه آناء الليل وآناء النهار وسقطت قلادتك ليلة الأبواء فاحتبس النبي صلى الله عليه وسلم في المنزل والناس معه في ابتغائها أو قال في طلبها حتى أصبح القوم على غير ماء فأنزل الله عز وجل فتيمموا صعيدا طيبا الآية فكان في ذلك رخصة للناس عامة في سبيلك فوالله إنك لمباركة فقال دعني يا بن عباس من هذا فوالله لوددت لو أني كنت نسيا منسيا

۱۶۳۹۔ ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ ذکوان رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مرض وفات میں بیمار پرسی کے لیے ان سے اجازت طلب کی، اس وقت ان کے پاس ان کے بھتیجے عبداللہ بن عبدالرحمن رحمہ اللہ تھے، انہوں نے کہا: (پھوپھی جان) یہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آپ سے اجازت طلب کر رہے ہیں؟ وہ آپ کے بہت اچھے بیٹے ہیں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابن عباس اور ان کے تزکیے سے مجھ کو دور کر دو، عبداللہ بن عبدالرحمن رحمہ اللہ نے ان سے کہا: (پھوپھی جان) وہ کتاب اللہ کے قاری اور دین الٰہی کے فقیہ ہیں، اس لیے آپ اجازت دے دیں تاکہ وہ آپ کو سلام کریں اور الوداع کریں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر تم چاہتے ہو تو ان کو اجازت دے دو، انہوں نے کہا: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اجازت دی گئی تو وہ اندر تشریف لائے، سلام کر کے بیٹھ گئے اور کہا: ام المومنین! آپ کو بشارت ہو، آپ کے اور آپ کی تمام طرح کی تکالیف کے درمیان یا یہ کہا: آپ سے بے حد محبت رکھنے والے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سے ملاقات میں بس اتنا ہی فاصلہ رہ گیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا کی روح آپ کے جسم سے الگ ہو جائے۔ پھر کہنے لگے: ام المومنین! آپ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب بیویوں سے بڑھ کر محبوب تھیں، یہ پیار آپ رضی اللہ عنہا سے آپ کی پاکیزگی کی وجہ سے تھا اور اللہ نے آپ رضی اللہ عنہا کی براءت و پاکیزگی ساتوں آسمانوں کے اوپر سے نازل فرمائی اور آج روئے زمین پر کوئی مسجد ایسی نہیں کہ جس میں وہ آیات دن رات بطور تلاوت نہ پڑھی جا رہی ہوں، مقام ابواء کی جس رات آپ کا ہار گم ہو گیا تھا تو تلاش کی غرض سے آپ کو خیمے میں رکنا پڑا، یہاں تک کہ صبح (نماز فجر) کا وقت ہو گیا تھا اور پانی نہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح: تخریج: صحیح البخاری: 12/400۔499؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 8/68۔64

آیت کو نازل فرمایا: (فتیمموا صعیدا طیبا الآیۃ) (اگر پانی نہ ہو تو تیمم کرو) یہ آپ ہی کی وجہ سے لوگوں کو تیمم کی رخصت دی گئی۔ پس اللہ کی قسم! آپ بہت مبارک ہیں۔ تو (یہ سب کچھ سننے کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) کہنے لگیں: ابن عباس! ان باتوں کو چھوڑ دو۔ اللہ کی قسم! میری تو خواہش ہے کہ کاش بالکل بھلا دی گئی ہوتی۔ ❶

[1640] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سفيان عن ليث عن رجل قال قال بن عباس إنما سميت أم المؤمنين لتسعدي وإنه لاسمك قبل أن تولدي

۱۶۴۰۔ لیث رحمۃ اللہ علیہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ کا نام، آپ کی ولادت سے پہلے سے ہی تھا، لیکن پھر بھی نام رکھا گیا تا کہ نیک بختی برقرار رہے۔ ❷

[1641] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يعقوب قثنا أبي عن أبيه عن عروة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجري حين نزلت به الموت

۱۶۴۱۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک بہ وقت وفات میری گود میں تھا۔ ❸

[1642] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا زيد بن الحباب قثنا عمر بن سعيد قثنا عبد الله بن أبي مليكة عن ذكوان مولى عائشة عن عائشة أن درجا أتى عمر بن الخطاب فنظر إليه ونظر إليه أصحابه فلم يعرفوا قيمته فقال أتاذنون لي أن أبعث به إلى عائشة لحب رسول الله صلى الله عليه وسلم إياها فقالوا نعم فأتي به عائشة ففتحته وقيل لها هذا أرسل به عمر بن الخطاب فقالت ماذا فتح علي بن الخطاب بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم لا تبقني لعطيته لقابل

۱۶۴۲۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان ان سے روایت کرتا ہے کہ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ڈبیہ لائی گئی انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے اس کی طرف دیکھا مگر اس کی قیمت نہ پہچان سکے تو انہوں نے کہا: کیا تم مجھے اس کی اجازت دیتے ہو کہ میں اس کو عائشہ کے پاس بھیج دوں کیونکہ انہی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ محبت تھی، انہوں نے کہا: جی ہاں! تو اس کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لایا گیا پس انہوں نے اسے کھولا اور انہیں بتایا گیا: اسے سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابن خطاب نے میرے لیے کیا عطیات کھول کے رکھ دیے ہیں؟۔ اے اللہ! مجھے ان کے آئندہ عطیات تک باقی نہ رکھنا۔ ❹

[1643] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبدالرحمن قثنا سفيان عن أبي إسحاق عن مصعب بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على الطعام

۱۶۴۳۔ سیّدنا مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ کو باقی عورتوں پر وہ فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو باقی تمام کھانوں پر حاصل ہے۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 349/6؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 74/8؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 8/4

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل لیث بن ابی سلیم؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/276۔220؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 75/8

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 255/3؛ صحیح مسلم: 1257/3

❹ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 9/4

❺ تحقیق: مرسل ورجالہ ثقات ومضیٰ موصولا صحیحا؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1628

[1644] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن سعيد عن عمر بن سعيد قال أخبرني ابن أبي مليكة قال استأذن ابن عباس على عائشة قبيل موتها وهي مغلوبة فقالت إني أخشى أن يثني علي فقيل لها ابن عم رسول الله من وجوه المسلمين قالت ائذنوا له فقال كيف تجدينك يا أمه قالت بخير أن اتقيت قال فإنك بخير إن شاء الله إن اتقيت زوجة رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم ينكح بكرا غيرك ونزل عذرك من السماء فدخل بن الزبير خلافه فقالت دخل بن عباس فأثنى ووددت أني كنت نسيا منسيا

۱۶۴۴۔ ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے قبل از وفات اجازت طلب کی، جبکہ بیماری ان پر غلبہ پا چکی تھی، انہوں نے کہا: مجھے ڈر ہے کہ وہ میری تعریفیں شروع کر دیں گے تو ان سے کہا گیا: وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد اور سر کردہ مسلمانوں میں سے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اچھا ان کو اجازت دے دو، سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا: ماں جی! خود کو کیسا محسوس کر رہی ہیں؟ کہا: اگر پرہیز گار ہوں تو بہتر ہوں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: آپ پرہیز گار ہیں، ان شاء اللہ بہتر ہی رہیں گی کیونکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی زوجہ محترمہ ہیں کہ آپ کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کنواری عورت سے شادی نہیں کی اور آپ کی براءت آسمان سے نازل ہوئی ہے، ان کے بعد سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اندر داخل ہوئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابن عباس آئے تھے اور میری تعریف کر رہے تھے، حالانکہ میری تو خواہش ہے کہ کاش میں اس وقت لوگوں کی یاد سے بھلا دی گئی ہوتی۔ (1)

[1645] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا معاوية بن عمرو قثنا زائدة قال نا عبد الله بن عبدالرحمن بن معمر قال سمعت أنسا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على الطعام

۱۶۴۵۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ کو باقی عورتوں پر وہ فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو باقی تمام کھانوں پر حاصل ہے۔ (2)

[1646] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا معاوية قثنا زائدة قال نا عبد الملك بن عمير عن موسى بن طلحة قال ما رأيت أحدا قط كان أفصح من عائشة

۱۶۴۶۔ موسیٰ بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کوئی فصاحت والا نہیں دیکھا۔ (3)

[1647] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن آدم قثنا إسرائيل عن أبي إسحاق عن عريب بن حميد قال رأى عمار يوم الجمل جماعة فقال ما هذا فقالوا رجل يسب عائشة ويقع فيها قال فمشى إليه عمار فقال اسكت مقبوحا منبوحا اتقع في حبيبة رسول الله إنها لزوجته في الجنة

۱۶۴۷۔ عریب بن حمید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ نے جمل کے دن ایک جماعت کو دیکھا، پوچھا: یہاں کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: ایک آدمی ہے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو برا بھلا کہہ رہا ہے تو سیدنا عمار رضی اللہ عنہ اس کی طرف بڑھے اور کہا: خاموش ہو جا اے شرمندہ اور دھتکارے ہوئے شخص۔ کیا تم حبیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف زبان درازی کرتے ہو؟ یہ تو

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1639

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1628

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 5/705

جنت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہوں گی۔ ❶

[1648] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة عن الحكم قال سمعت أبا وائل قال لما بعث علي عمارا والحسن إلى الكوفة ليستنفرهم فخطب عمار فقال إني لأعلم أنها زوجته في الدنيا والآخرة ولكن الله ابتلاكم لتتبعوه أم إياها

۱۶۴۸۔ ابووائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدنا عمار اور سیّدنا حسن رضی اللہ عنہما کو کوفہ بھیجا تاکہ وہ لوگوں کا ایک گروہ تیار کریں تو سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور کہا: میں جانتا ہوں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا و آخرت میں زوجہ محترمہ ہیں لیکن ابھی اللہ تعالیٰ نے تمہیں آزمایا ہے کہ تم سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیتے ہو یا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔ ❷

[1649] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الله بن يزيد قثنا سعيد يعني بن أبي أيوب قال حدثني عقيل عن بن شهاب أن عائشة قالت قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتي وفي يومي وعلى صدري وكان آخر ما أصاب من الدنيا ريقي مضغت له السواك فناولته إياه

۱۶۴۹۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر، میری باری کے دن اور میرے ہی سینے پر رخ انور رکھے ہوئے تھے کہ جب اس دنیا سے رخصت ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے ہی مسواک نرم کر کے دی تھی اس لحاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک میں سب سے آخری چیز میرا لعاب پہنچا ہے۔ ❸

[1650] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو المغيرة قثنا صفوان بن عمرو قال حدثني شريح بن عبيد عن عبدالرحمن بن عائذ الأزدي عن عمرو بن عبسة السلمي قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرض يوما خيلا وعنده عيينة بن حصن بن بدر الفزاري فقال له النبي صلى الله عليه وسلم أنا أفرس بالخيل منك فقال عيينة وأنا أفرس بالرجال منك فقال النبي صلى الله عليه وسلم وكيف قال خير الرجال رجال يحملون سيوفهم على عواتقهم جاعلوا رماحهم على مناسج خيولهم لابسوا البرود من أهل نجد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذبت بل خير الرجال رجال أهل اليمن والإيمان يمان إلى لخم وجذام وعاملة ومأكول حمير خير ما آكلها وحضرموت خير من بني الحارث وقبيلة خير من قبيلة وقبيلة شر من قبيلة والله ما أبالي أن يهلك الحارثان كلاهما لعن الله الملوك الأربعة جمداء ومخوسا ومشرحا وأبضعة وأختهم العمردة ثم قال أمرني ربي عز وجل أمرني أن ألعن قريشا مرتين فلعنتهم وأمرني أن أصلي عليهم مرتين فصليت عليهم مرتين ثم لعن قبائل فسماهم ثم قال عصية عصت الله ورسول الله غير قيس وجعدة وعصمة ثم قال لأسلم وغفار ومزينة وأخلاطهم من جهينة خير من بني أسد وتميم وغطفان وهوازن عند الله يوم القيامة ثم قال شر قبيلتين في العرب فسماهما وأكثر القبائل في الجنة مذحج قال صفوان ومأكول حمير خير من آكلها قال من مضى خير ممن بقي

۱۶۵۰۔ سیّدنا عمرو بن عبسہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑوں کے پاس تھے اور عیینہ بن حصن بن بدر فزاری رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: مَیں گھوڑوں کی پہچان تجھ سے زیادہ رکھتا ہوں تو عیینہ نے کہا: میں آدمیوں کی پہچان آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ عیینہ نے کہا: لوگوں میں بہتر آدمی وہ ہوتے ہیں جن کے کندھوں پر تلوار ہو، ان کے نیزے گھوڑوں پر

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1631

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 106/7؛ مسند الامام احمد: 265/4

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 8/44۔138؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 234/2

ہوں روئی دار کپڑے پہنے ہوئے ہوں اور اہلِ نجد میں سے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے غلط کہا: بلکہ بہترین لوگ یمنی ہیں، ایمان اہل یمن کے قبائل لخم، جذام، عاملہ اور ماکول میں ہے اور حمیر ماکول سے بہتر ہیں۔ بنو حارث سے حضر موت بہتر ہے، ایک قبیلہ دوسرے سے اچھا ہے اور ایک قبیلہ دوسرے سے برا ہے، اللہ کی قسم! مجھے کوئی پرواہ نہ ہوگی، اگر دونوں حارث تباہ ہو جائیں۔ اللہ ان چار بادشاہوں جمداء، مخوسا، مشرحا، ابضعہ اور ان کی بہن عمردہ پر لعنت کرے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے قریش پر لعنت بھیجنے کا حکم دیا ہے، دو مرتبہ میں نے بھیج دی ہے پھر مجھے حکم ہوا کہ میں ان کے لیے دو مرتبہ دعا کروں، میں نے کردی ہے پھر کچھ اور قبیلوں پر لعنت بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے، ان کے نام بھی ذکر کیے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیس، جعدہ، اور عصمہ کے علاوہ عصیہ قبیلہ اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے، پھر فرمایا: اسلم، غفار، مزینہ اور کچھ لوگ جہینہ سے یہ روزِ قیامت اللہ کے ہاں بنو اسد، تمیم، غطفان اور ہوازن سے بہتر ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے دو برے قبیلوں کا نام لیا، بعد میں فرمایا: قبائل میں سے بنو مذحج کے لوگ اکثر جنتی ہوں گے۔ صفوان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کہ ماکول اور حمیر یہ آکل قبیلے سے بہتر ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ جو قبیلہ گزر گیا وہ باقی رہنے والوں سے بہتر ہے۔ [1]

[1651] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا علي بن حفص قال أنا شعبة عن رجل يقال له عبد الله بن عمرو عن عمرو بن مرة عن خيثمة أنه سمعه منه قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم أي الناس خير قال أهل اليمن

۱۶۵۱۔ خیثمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون لوگ بہتر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل یمن۔ [2]

[1652] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حسين قثنا شعبة قال أنا رجل يقال له عبد الله من قوم عمرو بن مرة وكان يؤمهم بعدما مات عن عمرو بن مرة عن خيثمة بن عبدالرحمن أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل أي الناس خير قال أهل اليمن

۱۶۵۲۔ خیثمہ بن عبد الرحمٰن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون لوگ بہتر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل یمن۔ [3]

[1653] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قثنا معمر عن قتادة قال رأى عمر امرأة في زيها فقال أترين قرابتك النبي صلى الله عليه وسلم تغني عنك من الله شيئا فذكرت ذاك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم أنه لترجو شفاعتي صدا و سلهب

۱۶۵۳۔ قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو دیکھ کر فرمایا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرابت داری تجھ کو اللہ کے ہاں کچھ فائدہ دے گی؟ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً میری شفاعت کے آرزو مند تو صدا اور سلہب بھی ہوں گے۔ [4]

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 4/387؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 4/81

[2] تحقیق: مرسل رجالہ ثقات؛ تخریج: لم اقف علیہ

[3] تحقیق: مرسل رجالہ ثقات؛ تخریج: لم اقف علیہ

[4] تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ لان قتادۃ لم یدرک عمر مصنف عبد الرزاق: 11/56

[1654] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن خلاد بن عبدالرحمن عن أبيه أنها أم هاني ابنة أبي طالب وأنه قال إنه لترغب في شفاعتي خاء وحكم قال عبد الرزاق خاء وحكم قبيلتان خاء خولان وحكم مذحج

۱۶۵۴۔ سیدہ ام ہانی بن ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری شفاعت کی رغبت تو خاء اور حکم قبیلے بھی رکھتے ہیں۔ امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: خاء سے مراد قبیلہ خولان اور حکم سے مراد قبیلہ مذحج ہے۔ ❶

[1655] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا يحيى عن حميد عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقدم عليكم أقوام هم أرق منكم أفئدة فقدم الأشعريون فيهم أو منهم أبو موسى فجعلوا لما دنوا من المدينة يرتجزون ويقولون غدا نلقى الأحبة محمدا وحزبه

۱۶۵۵۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر ایک نرم دل والی قوم آرہی ہے تو اشعری قبیلے کے لوگ آئے۔ ان میں سے سیّدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ بھی تھے جب وہ مدینہ کے قریب آئے تو وہ رجزیہ انداز میں یہ جملہ دہرارہے تھے۔ ہم کل اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام سے ملیں گے۔ ❷

[1656] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا علي بن حفص قال أنا ورقاء عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاكم أهل اليمن هم أضعف قلوبا وأرق أفئدة الإيمان يمان والحكمة يمانية

۱۶۵۶۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آنے والے ہیں جو کہ دلوں کے بہت نرم ہیں، ایمان، فقہ دین اور حکمت یمن میں ہے۔ ❸

[1657] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الصمد قثنا حماد عن حميد عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أتاكم أهل اليمن هم أرق قلوبا منكم وهم أول من جاء بالمصافحة

۱۶۷۵۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آنے والے ہیں جو کہ دلوں کے بہت نرم ہیں، سب سے پہلے انہوں نے مصافحہ کیا۔ ❹

[1658] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يعلى قثنا الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاكم أهل اليمن ألين أفئدة وأرق قلوبا الإيمان يمان والحكمة يمانية

۱۶۵۸۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر اہل یمن آنے والے ہیں جو کہ دلوں کے بہت نرم ہیں اور ایمان اور حکمت یمن میں ہے۔ ❺

[1659] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر قال أخبرني من أصدق أن النبي صلى الله عليه وسلم قال

---

❶ تحقیق: عبدالرحمٰن بن جندة والد خلا دلم اجدہ ویظہر من کلام الہیثمی (257/9) انہ عبدالرحمٰن بن ابی رافع فان کان ایاہ فہو ثقة لکنی لم اجد ذکرا بن لہ اسمہ خلاد؛ تخریج: مصنف عبدالرزاق: 56/11

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 3/182۔105

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1609

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن ابی داؤد: 4/354؛ الادب المفرد للبخاری؛ ص: 336؛ مسند الامام احمد: 3/212

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: کتاب الایمان لابن مندة: 1/527

للأشعريين أبي موسى وأبي مالك من أين جئتم قالوا من زبيد قال اللهم بارك في زبيد قالوا وفي رمع يا رسول الله قال اللهم بارك في زبيد حتى قالها ثلاثا ثم قال في الثالثة وفي رمع

۱۶۵۹۔ معمر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اشعریوں میں سے سیّدنا ابوموسیٰ اور سیّدنا ابومالک رضی اللہ عنہما سے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: زبید کے مقام سے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! زبید میں برکت عطا فرما، ان دونوں نے عرض کیا: رِمَع کے مقام کے لیے بھی تو آپ ﷺ نے تین دفعہ زبید کے لیے دعا فرمائی، تیسری مرتبہ فرمایا: رِمع پر بھی برکت فرما۔ [1]

[1660] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن قتادة أو غيره قال قدم أبو موسى الأشعري على النبي صلى الله عليه وسلم في ثمانين رجلا من قومه قال ولم يقدم على النبي صلى الله عليه وسلم من بني تميم عشرة رهط قال قتادة وما رحل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من بكر بن وائل أحد

۱۶۶۰۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے اَسّی (۸۰) آدمیوں کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ابھی بنوتمیم سے نبی کریم ﷺ کے پاس دس آدمی بھی نہیں آئے تھے۔

قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: بکر بن وائل قبیلہ سے نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی آدمی بھی نہیں آیا تھا۔ [2]

[1661] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو معاوية قثنا الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاكم أهل اليمن هم ألين قلوبا وأرق أفئدة الإيمان يمان والحكمة يمانية رأس الكفر قبل المشرق

۱۶۶۱۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آنے والے ہیں جو کہ دلوں سے بہت نرم ہیں، ایمان اور حکمت یمن میں اور کفر کا سر مشرق کی جانب ہے۔ [3]

---

[1] تحقیق: اسنادہ مرسل؛ تخریج: مصنف عبدالرزاق: 541/11

[2] تحقیق: مرسل ورجالہ ثقات؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 351/1

[3] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم: 73/1

فضائل بنی غفار اور اسلم وغیرہم

[1662] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد قثنا محمد بن إسحاق عن عمران بن أبي أنس عن حنظلة بن علي الأسلمي عن خفاف بن إيماء بن رحضة الغفاري قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الفجر فلما رفع رأسه من الركعة الآخرة قال لعن الله لحيان ورعلا وذكوان عصية عصت الله ورسوله أسلم سالمها لله وغفار غفر الله لها ثم خر ساجدا فلما قضى الصلاة أقبل على الناس فقال إني لست أنا قلت هذا ولكن الله عز وجل قاله

۱۶۶۲۔ سیّدنا خفاف غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں فجر کی نماز پڑھا رہے تھے جب آخری رکعت سے سر اُٹھایا تو دعا کی، اے اللہ! لحیان، رعلا اور ذکوان کے قبیلوں پر لعنت بھیج دے اور عُصیہ قبیلہ تو اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے، اسلم قبیلے کو اللہ سلامتی دے اور غفار قبیلے کی اللہ مغفرت فرمائے یہ پڑھ کر سجدہ میں چلے گئے جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کے روبرو ہو کر فرمایا: یہ جو کچھ میں نے کہا یہ میں نے نہیں بلکہ اللہ نے کہا ہے۔ ❶

[1663] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبدالرحمن عن شعبة عن عبد الله عن محمد بن زياد قال سمعت أبا هريرة يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها

۱۶۶۳۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلم قبیلے کو اللہ سلامتی دے اور غفار قبیلے کی اللہ مغفرت فرمائے۔ ❷

[1664] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبدالرحمن عن شعبة عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها وعصية عصت الله ورسوله

۱۶۶۴۔ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلم قبیلے کو اللہ سلامتی دے اور غفار قبیلے کی اللہ مغفرت فرمائے اور عُصیہ قبیلہ تو اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔ ❸

[1665] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبدالرحمن قثنا شعبة عن أبي عمران الجوني عن عبد الله بن الصامت عن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها

۱۶۶۵۔ سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلم قبیلے کو اللہ سلامتی دے اور غفار قبیلے کی اللہ

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 492/2؛ صحیح مسلم: 470/1؛ سنن الترمذی: 729/5؛ مسند الامام احمد: 57/4

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 492/2؛ مسند الامام احمد: 469/2؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 82/4

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 542/6؛ سنن الترمذی: 729/5؛ مسند الامام احمد: 60/2

مغفرت فرمائے۔ ❶

[1666] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبدالرحمٰن نا شعبة عن علي بن زيد عن المغيرة بن أبي برزة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها ما أنا قلته ولكن الله قاله

۱۶۶۶۔ سیّدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلم قبیلے کو اللہ سلامتی دے اور غفار قبیلے کی اللہ مغفرت فرمائے۔ یہ جو کچھ میں نے کہا، یہ میں نے نہیں بلکہ اللہ نے کہا ہے۔ ❷

[1667] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبدالرحمٰن عن شعبة قال قلت لسعيد بن عمرو وسمعت بن عمر يقول أسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها قال نعم قال ثم حدث القوم قبل أن أجلس

۱۶۶۷۔ امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا سعید بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں نے سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ہے کہ وہ فرما رہے تھے: اسلم قبیلے کو اللہ سلامتی دے اور غفار قبیلے کی اللہ مغفرت فرمائے۔ (کیا یہ حدیث ہے؟) انہوں نے کہا: ہاں! راوی کہتے ہیں: پھر انہوں نے میرے بیٹھنے سے پہلے لوگوں کو حدیث بیان کی۔ ❸

[1668] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن إسماعيل عن قيس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لبلال هل جهزت الركب البجليين إبدأ بالأحمسيين قبل القسريين

۱۶۶۸۔ سیّدنا قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم نے بجلی سواروں کا انتظام کیا ہے، پس قسریوں سے پہلے احمسیوں سے شروع کرو۔ ❹

[1669] حدثنا عبد الله قال أبي قثنا عبد الرزاق قثنا معمر عن قتادة عن رجل عن عمران بن حصين قال أتاه رجلان من ثقيف فقال ممن أنتما فقالا ثقفيان قال ثقيف من إياد وإياد من ثمود فكأن ذلك شق على الرجلين فلما رأى ذلك شق عليهما قال ما يشق عليكما إنما نجا من ثمود صالح والذين آمنوا معه فأنتم ذرية قوم صالحين

۱۶۶۹۔ سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ثقیف کے دو آدمی آئے تو انہوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ کہنے لگے: ہم دونوں ثقفی ہیں، انہوں نے کہا: ثقیف کا تعلق ایاد سے اور ایاد کا تعلق ثمود سے ہے، یہ بات ان دونوں آدمیوں پر بہت ناگوار گزری، جب سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو محسوس ہوا کہ ان پر یہ گراں گزری ہے تو کہنے لگے: تمھیں یہ بات ناگوار نہیں گزرنی چاہیے کیونکہ سیّدنا صالح علیہ السلام اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں نے نجات پائی تھی وہ لوگ بھی ثمودی تھے، یوں تم نیکوکار قوم کی اولاد ہو۔ ❺

[1670] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سليمان بن داود قثنا عمران عن قتادة عن زرارة قال قال عمران بن حصين يعني

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد:5/177؛ المعجم الکبیر للطبرانی:3/3؛ سنن الدارمی:2/243

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف علی بن زید بن جدعان؛ تخریج: مسند الامام احمد:4/424۔420

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد:2/153

❹ تحقیق: اسنادہ مرسل ورجالہ ثقات؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد:1/347

❺ تحقیق: رجال الاسناد ثقات الا انہ معلول بتدلیس قتادۃ؛ تخریج: کتاب العلل لاحمد بن حنبل:2/556؛ الجامع معمر بن راشد:11/65

لرجل ممن أنت قال من ثقيف قال فإن ثقيفا من إياد وإياد من ثمود قال فكأن الرجل شق عليه قال فقال عمران لا يشق عليك فإنما نجا منهم خيارهم

۱۶۷۰۔ زرارہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ کہنے لگا: میں ثقیف سے ہوں تو انہوں نے کہا کہ ثقیف ایاد سے ہیں اور ایاد ثمود سے ہیں یہ بات گویا اس پر بہت ناگوار گزری تو سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہنے لگے: تمھیں یہ بات ناگوار نہیں گزرنی چاہیے کیونکہ ان میں سے بہتر لوگوں کو اللہ نے نجات دی تھی۔ ❶

[1671] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سفيان عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة قال جاء الطفيل بن عمرو الدوسي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إن دوسا قد عصت وأبت فادع الله عليهم فاستقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم القبلة ورفع يديه فقال الناس هلكوا فقال اللهم اهد دوسا وائت بهم اللهم اهد دوسا وائت بهم اللهم اهد دوسا وائت بهم

۱۶۷۱۔ سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: بلاشبہ دوس قبیلہ نافرمانی اور انکار پر اتر آیا ہے۔ آپ ان کے لیے دعا فرمائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رُخ ہوئے، ہاتھ اُٹھا کر ان کے لیے دعا فرمانے لگے، لوگوں نے کہا: اب تو وہ ہلاک ہو گئے (لوگوں نے خیال کیا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے خلاف دعا کرنے لگے ہیں) مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! دوس قبیلے کو ہدایت عطا فرما اور ان کو میرے پاس لے آ، اے اللہ! دوس قبیلے کو ہدایت عطا فرما، ان کو میرے پاس لے آ، اے اللہ! دوس قبیلے کو ہدایت عطا فرما اور ان کو میرے پاس لے آ۔ ❷

[1672] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد قال أنا محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قدم الطفيل بن عمرو الدوسي وأصحابه على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله إن دوسا قد عصت وأبت فادع الله عليها قال أبو هريرة فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه فقلت هلكت دوس فقال اللهم اهد دوسا وائت بها

۱۶۷۲۔ سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں سمیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: بلاشبہ دوس قبیلہ نافرمانی اور انکار پر اُتر آیا ہے، آپ ان کے لیے دعا فرمائیں، سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے، میں نے کہا: اب تو وہ ہلاک ہو گئے (سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے خلاف دعا کرنے لگے ہیں) مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! دوس قبیلے کو ہدایت عطا فرما اور ان کو میرے پاس لے آ۔ ❸

[1673] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال أنا يزيد قال أنا محمد بن إسحاق عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس معادن تجدون خيارهم في الجاهلية خيارهم في الإسلام إذا فقهوا

۱۶۷۳۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ تانبے کی مانند ہیں جو ان میں جاہلیت

❶ تحقیق: رجال اسنادہ ثقات لیس فیہ الا تدلیس قتادۃ؛ تخریج: کتاب العلل لاحمد بن حنبل: 556/2

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 101/8؛ صحیح مسلم: 1957/4؛ مسند الامام احمد: 243/2

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 502/2

میں بہتر تھا وہ اسلام میں بھی بہتر ہے بشرطیکہ اسلام کو اچھی طرح سمجھ لے۔ ❶

[1674] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قثنا معمر عن الزهري قال أخبرني بن أخي أبي رهم أنه سمع أبا رهم الغفاري وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم غزوة تبوك وأن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له ها فإن أعز أهلي علي أن يتخلف عني المهاجرون من قريش والأنصار وأسلم وغفار

۱۶۷۴۔ سیدنا ابورہم غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ غزوہ تبوک کے صحابہ کرام میں سے ہیں، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: آگاہ رہو! سب سے دشوار بات مجھ پر یہ ہوگی کہ میرے گھر والوں میں سے قریشی مہاجرین، انصار، اسلم اور غفار قبیلے مجھ سے (جہاد میں) پیچھے رہیں!۔ ❷

[1675] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قثنا معمر عن قتادة عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لأبي بن كعب أمرني ربي عز وجل أن أقرأ عليك القرآن قال أبي أوسماني لك قال وسماك لي قال فبكى أبي

۱۶۷۵۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیّدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے میرے رب عزوجل نے حکم دیا ہے کہ تمہارے سامنے قرآن پڑھوں تو سیّدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا اللہ نے میرا نام لیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! میرے لیے تیرا نام لیا ہے تو یہ سن کر سیّدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ (فرطِ مسرت سے) آب دیدہ ہو پڑے۔ ❸

[1676] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سليمان بن داود قال أنا شعبة عن عمرو بن مرة سمع بن أبي أوفى يقول كانت أسلم يومئذ يعني يوم الشجرة ثمن المهاجرين

۱۶۷۶۔ سیّدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ درخت والے دن (حدیبیہ کے مقام پر) قبیلہ اسلم مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھا۔ ❹

[1677] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا يزيد بن هارون قال أنا أبو مالك قثنا موسى بن طلحة عن أبي أيوب الأنصاري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن أسلم وغفار ومزينة وأشجع وجهينة ومن كان من بني كعب موالي دون الناس والله ورسوله مولاهم

۱۶۷۷۔ سیّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم، غفار، مزینہ، اشجع، جہینہ اور لوگوں کے علاوہ بنی کعب کے غلاموں کا دوست اللہ اور اس کے رسول کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ ❺

[1678] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن سفيان عن عبد الله بن دينار عن بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها وعصية عصت الله ورسوله

۱۶۷۸۔ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم قبیلے کو اللہ سلامتی دے اور غفار قبیلے

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1519۔1518

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ابن اخی ابی رہم تفرد عنہ الزہری؛ تخریج: مسند الامام احمد: 349/4

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 127/7؛ صحیح مسلم: 550/1؛ سنن الترمذی: 665/5

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 443/7؛ صحیح مسلم: 1485/3

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم: 1954/4؛ سنن الترمذی: 728/5

کی اللہ مغفرت فرمائے اور عُصیہ قبیلہ تو اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔ ❶

[1679] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا روح قثنا بن جريج قال أخبرني أبو الزبير أنه سمع جابر بن عبد الله يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول غفار غفر الله لها وأسلم سالمها الله

۱۶۷۹۔ سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے: غفار قبیلے کی اللہ مغفرت فرمائے اور اسلم قبیلے کو اللہ سلامتی دے۔ ❷

[1680] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة وحجاج قال حدثني شعبة قال سمعت قتادة يحدث عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبي بن كعب إن الله عز وجل أمرني أن أقرأ عليك لم يكن الذين كفروا قال وسماني قال نعم قال فبكى

۱۶۸۰۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے کہ تمہارے سامنے سورۃ البینہ پڑھوں تو سیّدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا اللہ نے میرا نام لیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں تو یہ سن کر سیّدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ (فرطِ مسرت سے) آب دیدہ ہو پڑے۔ ❸

[1681] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يعقوب قثنا أبي عن صالح قثنا نافع أن عبد الله أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال على المنبر غفار غفر الله لها وأسلم سالمها الله وعصية عصيت الله ورسوله

۱۶۸۱۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برسرِ منبر فرمایا: غفار قبیلے کی اللہ مغفرت فرمائے، اسلم قبیلے کو اللہ سلامتی دے اور عُصیہ قبیلہ تو اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔ ❹

[1682] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا علي بن حفص قال أنا ورقاء عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غفار غفر الله لها وأسلم سالمها الله

۱۶۸۲۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غفار قبیلے کی اللہ مغفرت فرمائے اور اسلم قبیلے کو اللہ سلامتی دے۔ ❺

[1683] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الصمد قثنا عمر بن رشيد قثنا إياس بن سلمة بن الأكوع عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها أما والله ما أنا قلته ولكن الله قاله

۱۶۸۳۔ سیّدنا ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلم قبیلے کو اللہ سلامتی دے اور غفار قبیلے کی اللہ مغفرت فرمائے۔ اللہ کی قسم! یہ جو کچھ میں نے کہا یہ میں نے نہیں بلکہ اللہ نے کہا ہے۔ ❻

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1662

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 383/3

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 127/7؛ صحیح مسلم: 550/1؛ سنن الترمذی: 662/2

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1667

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1663

❻ تحقیق: اسنادہ ضعیف؛ تخریج: مسند الامام احمد: 48/4؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 23/7

[1684] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد بن هارون قثنا إسماعيل عن عامر قال كان بن عمر إذا سلم على بن جعفر قال السلام عليك يا ابن ذا وقال مرة ذي الجناحين

۱۶۸۴۔ امام عامر شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب علی بن جعفر رضی اللہ عنہ کو سلام کرتے تو فرماتے: السلام علیک اے فلاں کے بیٹے! کبھی کہتے: اے دو پروں والے کے بیٹے (سیّدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا لقب تھا)۔ ❶

[1685] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سليمان بن داود أبو داود قثنا شعبة عن أبي التياح قال سمعت الحسن يقول ما قدمها يعني البصرة راكب كان خيرا لهم من أبي موسى

۱۶۸۵۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بصرہ شہر میں سیّدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے بہترین شخص کوئی نہیں آیا جو ان کے لیے باعث خیر ہو۔ ❷

[1686] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى عن شعبة قال حدثني أبو إسحاق عن حارثة قال سمعت عليا يقول لم يكن فينا فارس يوم بدر غير المقداد

۱۶۸۶۔ حارثہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: جنگ بدر میں مقداد کے علاوہ کوئی ہم میں سے شہسوار نہیں تھا۔ ❸

[1687] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن إسماعيل بن أبي خالد عن الشعبي قال قال عدي لعمر أتعرفني قال نعم أعرفك بأحسن معرفة أسلمت إذا كفروا وأقبلت إذا أدبروا ووفيت إذا غدروا

۱۶۸۷۔ امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عدی رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں بہت اچھی طرح جانتا ہوں تم ایمان لائے جب وہ کافر ہوئے، آپ نے اس وقت توجہ کی جب یہ سب منہ پھیر رہے تھے اور آپ نے وعدہ وفا کیا جب کہ انہوں نے دھوکہ دہی سے کام لیا۔ ❹

[1688] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن أبيه عن أبي إسحاق عن حارثة بن مضرب أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن منكم من وكل إلى إيمانه منهم فرات بن حيان

۱۶۸۸۔ حارثہ بن مضرب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن لوگوں کو ان کے ایمان کے سپرد کر دیا گیا ہے ان میں سے فرات بن حیان بھی ہے۔ ❺

[1689] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا بن نمير عن إسماعيل عن الشعبي قال أول من بايع بيعة الرضوان أبو سنان الأسدي

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری:2/515؛ المعجم الکبیر للطبرانی:2/108

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم:3/465

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد:1/138۔125

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد:1/45؛ صحیح البخاری:8/102؛ صحیح مسلم:4/1957

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان اختلاط ابی اسحاق وارسالہ والحدیث صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد:4/336؛ سنن ابی داود:3/48؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم:2/18

۱۶۸۹۔ امام شعبی رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے بیعت رضوان (حدیبیہ کے موقع پر) سیدنا ابوسنان اسدی رضی اللہ عنہ نے کی تھی۔ [1]

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح الی الشعبی؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 100/2؛ المصنف لابن ابی شیبۃ: 250/7

فضائل سیّدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ

[1690] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد قال أنا إسماعيل عن عامر قال أرسل النبي صلى الله عليه وسلم إلى امرأة جعفر بن أبي طالب أن ابعثي إلي ببني جعفر فأتى بهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن جعفرا قد قدم إليك أحسن الثواب فأخلفه في ذريته بخير ما خلفت عبدا من عبادك الصالحين

۱۶۹۰۔ سیّدنا عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بیوی کو پیغام بھیجا کہ ان کے بچوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیں، جب وہ بچے لائے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! جعفر تیرے پاس آ چکا ہے پس تو اس کا اجر اچھا فرما، ان کے بچوں کو ان کا بہترین جانشین بنا، جس طرح تو کسی نیک بندے کا جانشین بناتا ہے۔ ❶

[1691] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد قال أنا إسماعيل عن رجل أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لقد رأيته في الجنة وجناحيه مضرجين بالدماء مصبوغ القوادم يعني جعفرا

۱۶۹۱۔ اسماعیل رحمہ اللہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جعفر کو جنت میں دو خون آلود پروں کے بل اُڑتے ہوئے دیکھا ہے۔ ❷

[1692] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الله بن يزيد قثنا سعيد عن عقيل عن بن شهاب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وأنت يا جعفر أشبهت خلقي وخلقي وخلقت من طينتي التي خلقت منها

۱۶۹۲۔ ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جعفر! تم سب سے زیادہ صورت وسیرت کے لحاظ سے میرے مشابہ ہو اور تجھے اس مٹی سے بنایا گیا ہے جس مٹی سے مجھے بنایا گیا ہے۔ ❸

[1693] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حسن بن موسى نا بن لهيعة نا بكر بن سوادة عن عبيد الله بن أسلم مولى النبي صلى الله عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول لجعفر بن أبي طالب أشبهت خلقي وخلقي

۱۶۹۳۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام عبید اللہ بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے: تم سب سے زیادہ صورت وسیرت کے لحاظ سے میرے مشابہ ہو۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ مرسل ورجالہ ثقات؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 40/4

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ وجہالۃ شیخ اسماعیل وکونہ فی الجنۃ ولہ جناحان ثبت فی الروایۃ کثیرۃ؛ تخریج: صحیح البخاری: 75/7

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ وقد صح مرفوعا بجزء اشبہت خلقی وخلقی کما یاتی؛ تخریج: صحیح البخاری: 155/4؛ صحیح ابن حبان: 520/15

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ابن لہیعۃ مع ارسالہ وہو جزء من الحدیث الطویل فی تنازع علی وزید وجعفر فی ابنۃ حمزۃ؛ انظر: صحیح البخاری: 304/5۔303؛ سنن الترمذی: 654/5؛ مسند الامام احمد: 108/1۔98

فضائل سیدنا جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ

[1694] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى عن إسماعيل قال حدثني قيس قال لي جرير قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا تريحني من ذي الخلصة وكان بيتا في خثعم يسمى كعبة اليمانية قال فانطلقت في خمسين ومائة فارس من أحمس قال وكانوا أصحاب خيل فأخبرت رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لا أثبت على الخيل فضرب في صدري حتى رأيت أثر أصابعه في صدري قال اللهم ثبته واجعله هاديا مهديا فانطلق إليها فكسرها وحرقها فأرسل إلى النبي صلى الله عليه وسلم يبشره قال يعلى في هذا الحديث ثم بعث حصين بن ربيعة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يبشره فقال رسول جرير لرسول الله صلى الله عليه وسلم والذي بعثك بالحق ما جئتك حتى تركتها كأنها جمل أجرب فبارك على خيل أحمس ورجالها خمس مرات

۱۶۹۴۔ سیّدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ذوالخلصہ (بت کا نام ہے) سے مجھے آرام پہنچاؤ گے؟ وہ خثعم قبیلے کا بت تھا، وہ اس کو یمنی کعبے کا نام دیتے تھے تو میں ڈیڑھ سو (۱۵۰) احمسی شہسواروں کو لے کر وہاں پہنچا، وہ لوگ گھوڑ سوار تھے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں گھوڑے پر ثابت قدم نہیں رہ سکتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر تھپکی لگائی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں کے نشانات اپنے سینے پر دیکھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! اسے مضبوط کر، ہدایت یافتہ اور رہنمائی کرنے والا بنادے، انہوں نے جا کر اس بت کو توڑ کر جلا دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس کی خوشخبری بھیجی۔ یعلی رحمہ اللہ نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ حصین بن ربیعہ کے ذریعے خوش خبری آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی، سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا رسول بنا کر بھیجا ہے، میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں آیا ہوں کہ میں نے اس بت کو خارش زدہ اونٹ کی طرح بنادیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سن کر ان کو یہ دُعا دی: اے اللہ! احمس کے شہسواروں اور پیدل چلنے والوں میں برکت عطا فرما۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ مرتبہ یہ دعا مانگی۔ [1]

[1695] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة عن مخارق عن طارق بن شهاب قال قدم وفد بجيلة على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكتبوا البجليين وابدأوا بالأحمسيين قال فتخلف رجل من قسر قال حتى أنظر ما يقول لهم قال فدعا لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس مرات اللهم صل عليهم أو اللهم بارك فيهم مخارق الذي شك

۱۶۹۵۔ طارق بن شہاب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب بجیلہ کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بجلیوں کے نام لکھو مگر احمسیوں سے شروع کرو تو اس وقت ایک قسر قبیلے کا شخص اس غرض سے پیچھے رہا کہ

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری:6/189۔154؛ صحیح مسلم:4/1926۔1925

رسول اللہ ﷺ اس کو کیا کہیں گے پس رسول اللہ ﷺ نے پانچ مرتبہ دعا فرمائی: اے اللہ! ان لوگوں پر اپنی رحمت کا نزول فرما، یا یہ فرمایا: اے اللہ! ان لوگوں میں برکت عطا کر دے، یہ شک مخارق راوی کو ہوا ہے۔ ❶

[1696] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن عبيد قثنا إسماعيل عن قيس عن جرير بن عبد الله قال ما حجبني عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم منذ أسلمت ولا رآني إلا تبسم

۱۶۹۶۔ سیّدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے اسلام لانے کے بعد مجھ سے جب بھی پردے میں گئے اور جب بھی مجھے دیکھا تو مسکرائے۔ ❷

[1697] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو معاوية عن معرف بن واصل عن إسماعيل بن رجاء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأصحابه يدخل من هذا الفج رجل من خير ذي يمن عليه مسحة ملك قال فدخل جرير بن عبد الله

۱۶۹۷۔ اسماعیل بن رجاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: تمہارے پاس آج اس راستے سے وہ شخص آئے گا جو بہت برکت والا ہے، اس پر فرشتے کی مثل نشانی ہوگی تو سیّدنا جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ ❸

[1698] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب قال لما صالح أبو بكر أهل الردة صالحهم على حرب مجلية أو سلم مخزية قال قد عرفنا الحرب المجلية فما السلم المخزية قال تشهدون أن قتلانا في الجنة وأن قتلاكم في النار وأن تدوا قتلانا ولا ندي قتلاكم وإن ما أصبنا منكم فهو لنا وما أصبتم منا رددتموه إلى أهله فذكر الحديث

۱۶۹۸۔ طارق بن شہاب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتدین سے اس بات پر صلح کی کہ یا تو عام جنگ ہوگی یا شرمندہ کرنے والی صلح ہوگی لوگوں نے پوچھا: عام جنگ تو ہم جانتے ہیں لیکن شرمندہ کرنے والی صلح کونسی ہے؟ فرمایا: تم یہ گواہی دو گے کہ ہمارے مقتولین جنتی ہیں اور تمہارے (مرتدین) مقتولین جہنم میں ہیں اور ہمارے مقتولین کی دیت تم دو گے اور ہم تمہارے مقتولین کی دیت نہیں دیں گے اور جو کچھ تم سے ہمیں ملے گا وہ ہمارا ہوگا اور جو ہمارا تمہیں ملے گا تو وہ جس کا ہوگا اس کو واپس کرو گے۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 387/8

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 161/6؛ صحیح مسلم: 1925/4؛ سنن الترمذی: 687/5

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ ولہ طرق اخری باسناد صحیح؛
تخریج: مسند الامام احمد: 364/4۔360؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 340/2؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 347/1

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: تقدم فی سابقہ

فضائل سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

[1699] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا بن إدريس قال أنا حصين عن سالم بن أبي الجعد عن جابر قال ما رأيت أو ما أدركت أحدا إلا قد مالت به الدنيا إلا عبد الله بن عمر

۱۶۹۹۔ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ جس کو بھی میں نے دیکھا ہے تو وہ دنیا کی طرف جھکا ہے۔ ❶

[1700] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سفيان عن بن أبي نجيح عن مجاهد شهد بن عمر الفتح وهو بن عشرين ومعه فرس حرون ورمح ثقيل فذهب بن عمر يختلي لفرسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن عبد الله إن عبد الله

۱۷۰۰۔ مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیس (۲۰) سال کے تھے جب وہ فتح مکہ میں شریک ہوئے، ان کے پاس تیز رفتار گھوڑا اور ایک بھاری نیزہ تھا تو سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک یہ عبداللہ ہے، یقیناً یہ عبداللہ ہے۔ ❷

[1701] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو معاوية قثنا الأعمش عن إبراهيم قال قال عبد الله أن من أملك شباب قريش لنفسه عن الدنيا عبد الله بن عمر

۱۷۰۱۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تمام قریشی نوجوانوں سے بڑھ کر دنیا کے بارے میں اپنے نفس پر قابو پانے والے ہیں۔ ❸

[1702] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حسن بن موسى قثنا سلام قال سمعت الحسن قال لما كان من عثمان ما كان واختلاط الناس أتوا عبد الله بن عمر فقالوا أنت سيدنا وابن سيدنا اخرج يبايعك الناس وكلهم بك راض فقال لا والله لا يهراق في سبي محجمة من دم ما كان في روح ثم عادوا إليه فخوفوه فقالوا لتخرجن أو لتقتلن على فراشك فقال مثلها فأطمع وأخيف قال فوالله ما استقلوا منه بشيء حتى لحق بالله عز وجل

۱۷۰۲۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو کچھ ہوا، وہ ہوا تو کچھ مختلف قسم کے لوگ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آ کر کہنے لگے: آپ رضی اللہ عنہ ہمارے سردار اور سردار کے بیٹے ہو، اس لیے آپ تشریف لائیں لوگ

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 560/3؛ المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 490/1

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس ابن ابی نجیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 212/2؛ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للہیثمی: 346/9

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ ذکرہ الحافظ ابن حجر فی الاصابۃ: 183/4؛ والمزی فی تہذیب الکمال: 339/15

آپ سے بیعت کرنے والے ہیں، سب آپ پر خوش ہیں تو سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نہیں! مجھے یہ پسند نہیں کہ میری وجہ سے کسی کا سینگی کے برابر بھی خون بہایا جائے تو انہوں نے پھر مطالبہ کیا اور ان کو ڈرایا دھمکایا اور کہا کہ آپ تشریف لائیں، ورنہ آپ کو آپ کے بستر پر ہی قتل کیا جائے گا تو انہوں نے فرمایا: میری بھی یہی خواہش ہے اور اسی سے مجھے ڈرایا جاتا ہے پس اللہ کی قسم! انہوں نے ان سے کچھ بھی نہ پایا یہاں تک کہ وہ وفات پا گئے۔ [1]

[1703] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا إسماعيل قال أنا سعيد عن قتادة قال قال سعيد بن المسيب لو كنت شاهدا لأحد حي إنه من أهل الجنة لشهدت لعبد الله بن عمر

۱۷۰۳۔ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے اگر میں کسی زندہ انسان کے لیے جنتی ہونے کی گواہی دیتا تو سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے دیتا۔ [2]

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 4/151

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس قتادۃ؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/559؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 1/492-491

مختلف شامی قوموں کے فضائل

[1704] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد قال أنا كهمس بن الحسن عن عبد الله بن شقيق قال حدثني رجل من عنزه يقال له زائدة أو مزيدة بن حوالة قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر من أسفاره قال يا بن حوالة كيف تصنع في فتنة تثور في أقطار الأرض كأنها صياصي بقر قال قلت اصنع ماذا يا رسول الله قال عليك بالشام

۱۷۰۴۔ سیّدنا زائدہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے ابن حوالہ! اس وقت کیا کرو گے جب زمین کے تمام اطراف سے گائے کے سینگوں کی طرح فتنے نمودار ہوں گے؟ عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس وقت کیا کروں؟ فرمایا: شام چلے جانا۔ ❶

[1705] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قثنا إسرائيل عن فرات القزاز عن الحسن قال الأرض التي باركنا فيها قال الشام

۱۷۰۵۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (الأرض التي باركنا فيها للعالمين) اس زمین کی طرف جس میں ہم نے تمام جہان والوں کے لیے برکت ڈالی تھی۔ (سورۃ انبیاء 71) سے مراد شام ہے۔ ❷

[1706] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع نا سفيان عن حصين عن أبي مالك الأرض التي باركنا فيها للعلمين قال الشام

۱۷۰۶۔ ابو مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (الأرض التي باركنا فيها للعالمين) اس زمین کی طرف جس میں ہم نے تمام جہان والوں کے لیے برکت ڈالی تھی۔ (سورۃ انبیاء 71) سے مراد شام ہے۔ ❸

[1707] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو سعيد قثنا محمد بن راشد قثنا مكحول عن عبد الله بن حوالة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سيكون جند بالشام وجند بالعراق وجند باليمن فقال رجل فخر لي يا رسول الله إذا كان ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليك بالشام عليك بالشام عليك بالشام فمن أبي فليلحق بيمنه وليسق من غدره فإن الله قد تكفل لي بالشام وأهله

۱۷۰۷۔ سیّدنا عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایک لشکر شام میں ہوگا اور ایک عراق میں اور ایک یمن میں۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میں کیا کروں؟ تو فرمایا: شام چلے

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 33/5؛ الکنی والاسماء للدولابی: 72/2

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح الی الحسن؛ تخریج: جامع البیان فی ای القرآن للطبری: 34/17

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح الی ابی مالک وھو الأشجعی؛ أخرجہ ابن أبی شیبۃ عند الدر المنثور: 323/4

جانا، شام چلے جانا، شام چلے جانا، اگر شام نہیں تو یمن چلے جانا اور اپنے تالاب سے پانی پینا، اللہ رب العزت نے شام اور ان کے رہنے والوں کو میرے لیے کفیل بنایا ہے۔ ❶

[1708] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن عبيد قال حدثني أبي عن واقد أبي عبد الله الشيباني عن سعيد بن عبد الله بن ضرار الأسدي وكان أبوه من أصحاب عبد الله قال أخبرني أبي عبد الله بن ضرار أنه خرج هو وعبد الله إلى المطهرة عند المسجد الأكبر فتطهرا منها ففرغ عبد الله بن ضرار قبل بن مسعود فأتاه عبد الله وهو ينتظره فقال يا عبد الله بن ضرار أين هواك اليوم فأهوى بيده قبل الشام فقال له عبد الله أما إنك إن تفعل فإن بها تسعة أعشار من الخير وعشرا من الشر وإن بهذه تسعة أعشار الشر وعشرا من الخير

۱۷۰۸۔ ابوعبداللہ بن ضرار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مرکزی مسجد کے پاس۔ طہارت خانے کی طرف آئے، وضو کیا تو عبداللہ بن ضرار نے پہلے وضو کرلیا، اب وہ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے تھے، وہ تشریف لائے اور کہا: عبداللہ بن ضرار! آج تمہاری کیا خواہش ہے کہ تم کہاں (رہائش پذیر) ہوتے؟ انہوں نے شام کی طرف اشارہ کیا تو سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: یقیناً اگر تم ایسا کرو گے تو وہاں نو حصے خیر و بھلائی اور ایک حصہ برائی کا ہے۔ ❷

[1709] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن عبيد قثنا الأعمش عن عبد الله بن ضرار عن أبيه قال قال عبد الله إن الخير قسم عشرة أعشار فتسعة بالشام وعشر بهذه وإن الشر قسم عشرة أعشار فتسعة بهذه وعشر بالشام

۱۷۰۹۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہتری دس حصوں پر تقسیم ہوچکی ہے، جن میں نو حصے شام میں ہیں اور دسواں یہاں پر ہے، اسی طرح برائی بھی دس حصوں پر تقسیم ہوچکی ہے یہاں (عراق) پر نو ہیں، باقی دسواں شام میں ہے۔ ❸

[1710] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الله بن الحارث قال نا شبل بن عباد قال سمعت أبا قزعة يحدث عن حكيم بن معاوية البهزي عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ههنا تحشرون ههنا تحشرون ههنا تحشرون ثلاثا ركبانا ومشاة وعلى وجوهكم توفون يوم القيامة سبعين أمة أنتم آخر الأمم وأكرمها على الله عز وجل

۱۷۱۰۔ حکیم بن معاویہ رحمہ اللہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمھیں یہاں پر سوار، پیدل اور اپنے چہروں کے بل اکٹھا کیا جائے گا، اکٹھا کیے جانے کے الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ دہرائے اور تم قیامت کے دن ستر (۷۰) امتوں کو پاؤ گے جن میں سب سے آخری اُمت تم ہوں گے اور سب سے زیادہ اللہ عزوجل کو پسند ہوں گے۔ ❹

[1711] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى عن بهز قال حدثني أبي عن جدي قال قلت يا رسول الله أين تأمرني خر لي فقال بيده نحو الشام قال إنكم محشورون رجالا وركبانا وتجرون على وجوهكم

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن ابی داوٗد: 4/3؛ مسند الامام احمد: 33/5

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل سعید بن عبداللہ بن ضرار فہو ضعیف؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 550/4

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عبداللہ بن ضرار؛ تخریج: کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 295/2

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 4/ 447۔446

۱۷۱۱۔ بہز رحمہ اللہ اپنے باپ دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کیا حکم ہے کہ اس وقت میں کیا کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: تم کو وہاں پر پیدل، سوار اور اپنے چہروں کے بل گھسیٹے ہوئے اکٹھا کیا جائے گا۔ ❶

[1712] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو سعيد قثنا محمد بن راشد قال نا مكحول عن جبير بن نفير أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فسطاط المؤمنين في الملحمة الغوطة مدينة يقال له دمشق هي خير مدائن الشام

۱۷۱۲۔ جبیر بن نفیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دمشق مسلمانوں کی جنگوں اور جہاد کا مرکز ہوگا اور یہ شام کے شہروں میں سب سے بہترین شہر ہے۔ ❷

[1713] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قثنا معمر عن قتادة في قوله عز وجل والأرض المقدسة قال هي الشام

۱۷۱۳۔ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ عزوجل کے اس فرمان (الارض المقدسة) سے مراد شام ہے۔ ❸

[1714] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حسين في تفسير شيبان عن قتادة قوله عز وجل يا قوم ادخلوا الأرض المقدسة التي كتب الله لكم قال أمر القوم بها كما أمروا بالصلاة والزكاة والحج والعمرة { قالوا يا موسى إن فيها قوما جبارين } قال وذكر لنا أن قوما جبارين كانوا بالأرض المقدسة لهم أجسام وخلق منكر

۱۷۱۴۔ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ عزوجل کے اس فرمان (یا قوم ادخلوا الأرض المقدسة التي كتب الله لكم) سے مراد شام ہے، لوگوں کو اس کا حکم اسی طرح دیا گیا ہے کہ جس طرح نماز، زکوٰۃ، حج اور عمرے کا حکم دیا گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ ہمیں بتایا گیا۔ جبارین قوم ارض مقدس کے رہنے والے تھے جو کہ عجیب اجسام اور شکل وصورت کے مالک تھے۔ ❹

[1715] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حسين في تفسير شيبان عن قتادة قوله عز وجل إلى الأرض التي باركنا فيها للعالمين قال أنجاهما الله من أرض العراق إلى أرض الشام

۱۷۱۵۔ قتادہ رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: (اس زمین کی طرف جس میں ہم نے تمام جہان والوں کے لیے برکت ڈالی تھی) کی تفسیر یوں بیان کی ہے: اللہ نے ان دونوں (سیدنا ابراہیم اور سیدنا لوط علیہما السلام) کو سرزمین عراق سے نکال کر شام کی طرف پناہ دی۔ ❺

[1716] قال وحدث أبو قلابة أن نبي الله صلى الله عليه وسلم قال رأيت في المنام كأن الملائكة حملة عمود الكتاب فعمدت به إلى الشام فقال النبي صلى الله عليه وسلم إذا وقعت الفتن فإن الإيمان بالشام

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 4/616 _ 485؛ مسند الامام احمد: 5/5؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 2/296

❷ تحقیق: ہذا الاسناد مرسل رجالہ ثقات الا انہ ورد موصولا صحیحا من طریق جبیر نفسہ؛
تخریج: سنن ابی داؤد: 4/111؛ مسند الامام احمد: 5/197؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 4/486

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح الی قتادۃ؛ تخریج: جامع البیان فی ای القرآن للطبری: 6/110

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: جامع البیان فی ای القرآن للطبری: 6/110,111

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: جامع البیان فی ای القرآن للطبری: 17/35

۱۷۱۶۔ ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا کتاب کے ستون کو اٹھائے ہوئے فرشتے شام کی طرف جا رہے ہیں اور جب فتنے آئیں گے تو ایمان شام کی طرف ہی ہوگا۔ ❶

[1717] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا إسحاق بن عيسى قال حدثني يحيى بن حمزة عن زيد بن واقد قال حدثني بسر بن عبيد الله قال حدثني أبو إدريس الخولاني عن أبي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا أنا نائم إذ رأيت عمود الكتاب احتمل من تحت رأسي فظننت أنه مذهوب به فأتبعته بصري فعمد به إلى الشام إلا وأن الإيمان حين تقع الفتن بالشام

۱۷۱۷۔ سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سو رہا تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ کتب کی روشنی میرے سر کے نیچے سے اٹھائی گئی، میں نے گمان کیا، وہ چلی گئی ہے، میں نے اپنی نگاہوں کو اس کی طرف کیا تو اس کا شام جانے کا ارادہ تھا اور خبردار ایمان اس وقت بھی شام میں ہوگا جب فتنے واقع ہو جائیں گے۔ ❷

[1718] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الوهاب في تفسير سعيد عن قتادة قوله عز وجل { واستمع يوم يناد المناد من مكان قريب } قال سعيد قال قتادة كنا نتحدث أنه ينادي من صخرة بيت المقدس قال وهي وسط الأرض

۱۷۱۸۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (واستمع يوم يناد المناد من مكان قريب) (سورۃ ق:14) کے بارے میں ہم کہتے ہیں: اس سے مراد بیت المقدس کا وہ پتھر ہے جہاں آواز دی جائے گی اور یہ زمین کا درمیانی حصہ ہے۔ ❸

[1719] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الوهاب عن سعيد عن قتادة قال حدثنا أن كعبا كان يقول هي أقرب الأرضين من السماء بثمانية عشر ميلا

۱۷۱۹۔ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: یہ آسمان کے قریب زمین ہے جن کے درمیان اٹھارہ میل کا فاصلہ ہے۔ ❹

[1720] حدثنا عبد الله قال قرأت على أبي هذين الحديثين قراءة نا يحيى بن زكريا قال حدثني أبي وابن أبي خالد عن الشعبي قال تزوج علي أسماء بنت عميس بعد أبي بكر فتفاخر ابناها محمد بن أبي بكر ومحمد بن جعفر فقال كل واحد منهما أنا خير منك وأبي خير من أبيك فقال علي لأسماء أقضي بينهما فقالت لابن جعفر أما أنت أي بني فما رأيت شابا من العرب كان خيرا من أبيك وأما أنت فما رأيت كهلا من العرب خيرا من أبيك قال فقال علي ما تركت لنا شيئا ولو قلت غير هذا لمقتك قال فقالت والله إن ثلاثة أنت أخسهم لخيار

۱۷۲۰۔ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ان کی بیوی سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا نکاح سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہوا تو ان (سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا) کے بیٹے محمد بن ابی بکر اور محمد بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ دونوں ایک دوسرے پر فخر کرتے ہوئے کہنے لگے: میں تم سے بہتر ہوں اور میرے باپ تمہارے باپ سے بہتر ہیں تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ان کے

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ؛ تخریج: جامع البیان فی ای القرآن للطبری: 35/17

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 5/199 ـ 198؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 2/290؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 4/5109

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل سعید وھو ابن بشیر الازدی وھو ضعیف؛ تخریج: جامع البیان فی ای القرآن للطبری: 25/114

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ؛ تخریج: جامع البیان فی ای القرآن للطبری: 25/114

درمیان فیصلہ کرو تو سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے فرمایا: بیٹا رہے تم تو میں نے کسی عربی نوجوان کو نہیں دیکھا جو تمہارے باپ سے بہتر ہو اور محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: بیٹا رہے تم تو میں نے کسی عربی عمر رسیدہ کو نہیں دیکھا جو تمہارے باپ سے بہتر ہو، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے فرمایا: آپ نے ہمارے لیے کچھ نہیں چھوڑا، اگر آپ اس کے علاوہ اور کوئی فیصلہ کرتیں تو میں آپ سے نفرت کرتا تو سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: یقیناً تینوں میں آپ کم بہتر ہیں۔ ❶

[1721] حدثنا عبد الله قال قرأت علي أبي وقد سمعته منه نا يحيى بن زكريا قال أنا مجالد عن عامر قال حدثني عبد الله بن جعفر قال ما سألت عليا شيئا قط بحق جعفر إلا أعطانيه

۱۷۲۱۔ سیّدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ کے حق کا واسطہ ڈال کر جب بھی کوئی چیز مانگی تو انہوں نے مجھے ضرور عنایت کی۔ ❷

[1722] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن جعفر قثنا شعبة عن معاوية بن قرة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إذا فسد أهل الشام فلا خير فيكم لا تزال طائفة من أمتي منصورين لا يضرهم من خذلهم حتى تقوم الساعة

۱۷۲۲۔ معاویہ بن قرہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اہل شام میں فساد آئے گا تو تم لوگوں میں بھلائی نہیں رہے گی اور میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، اگر ان کو بے سہارا بھی چھوڑا جائے گا تب بھی وہ قیامت تک غالب رہے گا۔ ❸

[1723] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا سليمان بن داود قال أنا عمران عن يزيد بن سفيان قال سمعت أبا هريرة يقول لا تسبوا أهل الشام فإنهم الجند المقدم

۱۷۲۳۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اہل شام کو برا بھلا مت کہو وہ سب سے پہلا لشکر ہے۔ ❹

[1724] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أزهر بن سعد قال أنا بن عوف عن نافع عن بن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم بارك لنا في شامنا اللهم بارك لنا في يمننا قالوا وفي نجدنا قال هنالك الزلازل والفتن ومنها أو قال بها يطلع قرن الشيطان

۱۷۲۴۔ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے شام میں برکت فرما، اے اللہ! ہمارے یمن میں برکت فرما، کچھ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے نجد میں، فرمایا: وہاں سے زلزلے آئیں گے اور فتنے اُٹھیں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ اُبھرے گا۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 285/8

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل مجالد بن سعید؛ تخریج: کتاب العلل لاحمد بن حنبل: 377/14

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 436/4؛ سنن ابن ماجۃ: 5/1

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا و یزید بن سفیان ابوالمہزم متروک متہم بالوضع؛ تخریج: لم اقف علیہ

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 45/13؛ صحیح مسلم: 2229/4؛
سنن الترمذی: 723/5؛ مسند الامام احمد: 118/2؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 133/6

[1725] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن أيوب عن أبي قلابة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون بالشام جند وبالعراق جند وباليمن جند قال فقال رجل خر لي يا رسول الله قال عليك بالشام فمن أبي فليلحق بيمنه وليستق بغدره فإن الله قد توكل لي بالشام وأهله

۱۷۲۵۔ ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایک لشکر شام میں ہوگا اور ایک عراق میں اور ایک یمن میں، ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس وقت میں کیا کروں؟ فرمایا: شام چلے جانا اور اگر شام نہیں تو یمن چلے جانا اور اپنے تالاب سے پانی پینا۔ اللہ نے اہل شام کو میرے لیے وکیل بنایا ہے۔ (1)

[1726] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن الزهري عن عبد الله بن صفوان وقال مرة عن عبد الله بن صفوان بن عبد الله قال قال رجل يوم صفين اللهم العن أهل الشام فقال علي لا تسب أهل الشام جما غفيرا فإن بها الأبدال فإن بها الأبدال فإن بها الأبدال

۱۷۲۶۔ صفوان بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جنگ صفین کے موقع پر ایک شخص نے اہل شام پر لعنت بھیجی تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہل شام کے جم غفیر (تمام شامیوں کی جماعت) کو گالیاں مت دو کیونکہ ان میں کچھ ابدال (مقدس لوگ) ہیں، ان میں کچھ ابدال ہیں، ان میں کچھ ابدال ہیں۔ (یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔) (2)

[1727] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو المغيرة قثنا صفوان قال حدثني شريح قال ذكر أهل الشام عند علي بن أبي طالب وهو بالعراق فقالوا العنهم يا أمير المؤمنين فقال لا إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الأبدال يكونون بالشام وهم أربعون رجلا كلما مات رجل أبدل الله مكانه رجلا يسقي بهم الغيث وينتصر بهم على الأعداء ويصرف عن أهل الشام بهم العذاب

۱۷۲۷۔ شریح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس عراق میں اہل شام کا ذکر کیا گیا، لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! کیا ہم ان (اہل شام) پر لعنت بھیجیں تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں! کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمار ہے تھے: ابدال شام میں ہیں، وہ چالیس بندے ہیں اگر کوئی ایک مرتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ پیدا ہوجاتا ہے ان ہی کی وجہ سے بارش ہوتی ہے، ان ہی کی وجہ سے دشمن پر غلبہ پایا جاتا ہے اور انہی کی وجہ سے اللہ اہل شام کو عذاب سے محفوظ کرتا ہے۔ (3)

[1728] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيا بن إسحاق قال أنا يحيى بن أيوب قثنا يزيد بن أبي حبيب أن عبدالرحمٰن بن شماسة أخبره أن زيد بن ثابت قال بينا نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم نؤلف القرآن من الرقاع إذ قال طوبى للشام قيل ولم ذلك يا رسول الله قال إن ملائكة الرحمٰن باسطة أجنحتها عليها

۱۷۲۸۔ سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کو مختلف ٹکڑوں سے جمع کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل شام کے لیے خوشخبری ہے، کسی نے پوچھا: کیوں! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فرمایا: یقیناً رحمٰن کے فرشتوں نے شام پر اپنے پر پھیلا رکھے ہیں۔ (4)

---

(1) تحقیق: مرسل رجالہ ثقات والحدیث صحیح موصولا مرفوعا؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1707

(2) تحقیق: اسنادہ موقوف صحیح؛

تخریج: مسند الامام احمد: 1/112؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 4/553؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 2/305

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ لان شریح بن عبید الحضرمی لم یدرک علیا؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/112

(4) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 5/734؛ مسند الامام احمد: 5/185؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 2/229

اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل

[1729] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبدالرحمن عن سفيان عن نسير بن ذعلوق قال سمعت بن عمر يقول لا تسبوا أصحاب محمد فلمقام أحدهم ساعة خير من عبادة أحدكم أربعين سنة

۱۷۲۹۔ نسیر بن ذعلوق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بُرا مت کہو کیونکہ ان کا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت میں گزرا ہوا ایک لحہ تمہاری زندگی بھر کے تمام اعمال سے بہتر ہے۔ ❶

[1730] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال أنا معمر عمن سمع الحسن يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل أصحابي في الناس كمثل الملح في الطعام ثم يقول الحسن هيهات ذهب ملح القوم

۱۷۳۰۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کرام لوگوں میں ایسے ہیں جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے پھر امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس قوم کا کیا حال ہوگا جس کا نمک ہی چلا گیا۔ ❷

[1731] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا زيد بن الحباب قال حدثني حسين بن واقد قال حدثني عبد الله بن بريدة قال سمعت أبي بريدة يقول أصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم فدعا بلالا فقال يا بلال بم سبقتني إلى الجنة ما دخلت الجنة قط إلا سمعت خشخشتك أمامي أني دخلت البارحة الجنة فسمعت خشخشتك أمامي بم سبقتني إلى الجنة قال ما أحدثت إلا توضأت فصليت ركعتين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بهذا

۱۷۳۱۔ سیّدنا ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو پاس بلایا اور دریافت کیا: بلال! تم کس طرح مجھ سے جنت میں سبقت لے گئے (یعنی تم کونسا عمل کرتے ہو) کہ میں جب بھی جنت میں داخل ہوا تو تمہارے قدموں کی آہٹ اپنے آگے سنی؟ میں گزشتہ رات جنت میں داخل ہوا ہی تھا تو پھر بھی تمہارے قدموں کی آہٹ اپنے آگے سنی، تم کیسے مجھ سے جنت میں سبقت لے گئے؟ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جب بھی مَیں بے وضو ہوتا ہوں تو وضو کر کے دو رکعت ضرور پڑھتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ (عظمت) اسی وجہ ہے۔ ❸

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 15

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان جہالۃ الشیخ معمر وارسال الحسن البصری؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 190/7؛ ح: 35225؛ طبع جدید؛ مصنف عبدالرزاق: 20377

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: صحیح مسلم: 1908/4؛ سنن الترمذی: 620/5؛ مسند الامام احمد: 354/5

نوٹ: یہ قصہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کا ہے، جیسا کہ دوسری روایات میں اس کی صراحت منقول ہے، اسے معراج کا واقعہ سمجھنا جہالت ہے۔

[1732] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا هشيم قال أنا مغيرة عن الحارث عن أبي زرعة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما دخلت الجنة إلا سمعت خشفة بلال بين يدي فقيل لبلال في ذلك قيل بم أدركت ذاك قال إني لم أتوضأ قط إلا صليت ركعتين

۱۷۳۲۔ ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جب بھی جنت میں داخل ہوا تو بلال کے قدموں کی آہٹ اپنے آگے سنی، سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ آپ نے یہ مقام کیسے پالیا تو انہوں نے فرمایا: میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو دو رکعت ضرور پڑھتا ہوں۔ (1)

[1733] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو معاوية قثنا محمد بن خالد الضبي عن عطاء بن أبي رباح قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حفظني في أصحابي كنت له يوم القيامة حافظا ومن سب أصحابي فعليه لعنة الله

۱۷۳۳۔ عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ میرے صحابہ کی حفاظت کرے گا۔ تو میں قیامت کے دن اس کی حفاظت کروں گا اور جو بندہ میرے صحابہ کو برا بھلا کہتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ (2)

[1734] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يونس بن محمد قثنا حماد عن علي بن زيد قال قال لي سعيد بن المسيب مر غلامك فلينظر إلى وجه هذا الرجل قلت بل أخبرني أنت قال إن هذا رجل قد سود الله وجهه قلت ولم قال كان يقع في علي وطلحة والزبير فجعلت أنهاه فجعل يأبى فقلت اللهم إن كنت تعلم أن هؤلاء قوم لهم سوابق وقدم فإن كان مسخطا لك ما يقول فأربه واجعله آية قال فسود الله وجهه

۱۷۳۴۔ علی بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: تم اپنے غلام سے کہو کہ فلاں آدمی کے چہرے کو دیکھے تو میں نے (علی بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے) کہا کہ بلکہ آپ ہی مجھے بتادیں تو کہنے لگے کہ یہ وہ آدمی ہے جو سیدنا علی، سیدنا زبیر اور سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں زبان درازی کرتا تھا تو اللہ نے اس کے چہرے کو سیاہ کر دیا ہے میں نے اس کو کئی بار منع بھی کیا لیکن وہ باز نہیں آتا تھا پھر میں نے کہا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ ان لوگوں (صحابہ کرام) کی ہم پر کیا فضیلت ہے، اسلام کے لیے کیا قربانیاں ہیں اور جو کچھ ان کے بارے میں یہ انسان کہتا ہے اگر وہ برا ہے تو اس کو باقی لوگوں کے لیے نشانی عبرت بنادے تو اللہ نے اس کے چہرے کو سیاہ کر دیا۔ (3)

[1735] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قثنا الأعمش عن أبي صالح عن أبي سعيد قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تسبوا أصحابي فوالذي نفسي بيده لو أن أحدكم أنفق مثل أحد ذهبا ما أدرك مد أحدهم ولا نصيفه

۱۷۳۵۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کرام کو برامت کہو۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے پس اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو پھر بھی

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 1/337

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ والحدیث صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 10

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف علی بن زید بن جدعان؛ تخریج: تاریخ بغداد للخطیب: 9/96

وہ ان میں سے کسی ایک کے مد برابر یا اس کے آدھے (دانے خرچ کرنے) کے بھی برابر نہیں پہنچ سکتا۔ ❶

[1736] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع نا سفيان عن نسير بن ذعلوق قال سمعت بن عمر قال لا تسبوا أصحاب محمد فلمقام أحدهم ساعة خير من عمل أحدكم عمره

۱۷۳۶۔ نسیر بن ذعلوق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بُرا مت کہو کیونکہ ان کا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں گزرا ہوا ایک لمحہ تمہاری زندگی بھر کے تمام اعمال سے بہتر ہے۔ ❷

[1737] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن سفيان عن يونس عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا سابق العرب وسلمان سابق فارس وصهيب سابق الروم وبلال سابق الحبش

۱۷۳۷۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں عربوں میں، سلمان فارسیوں میں اور صہیب رومیوں میں اور بلال حبشیوں میں سبقت لینے والا ہے۔ ❸

[1738] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع وأبو معاوية قالا نا هشام عن أبيه عن عائشة أمروا بالاستغفار لأصحاب محمد فسبوهم وقال أبو معاوية قالت يا ابن أختي أمروا أن يستغفروا لأصحاب محمد فسبوهم

۱۷۳۸۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لوگوں کو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے التجاؤں کا حکم تھا لیکن یہ انھیں بُرا بھلا کہتے ہیں۔ ابومعاویہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کئے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بھانجے! لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے بخشش طلب کریں مگر یہ لوگ ان کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔ ❹

[1739] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قثنا جعفر عن ميمون بن مهران قال ثلاث ارفضوهن سب أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم والنظر في النجوم والنظر في القدر

۱۷۳۹۔ میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تم تین باتوں کو چھوڑ دو

۱۔ سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تنقید کرنا۔
۲۔ نجومیوں والا کام کرنا۔
۳۔ مسئلہ تقدیر میں بحث کرنا۔ ❺

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 3673؛ صحیح مسلم: 221؛ 2540

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن ابن ماجۃ: 162؛ المصنف لابن ابی شیبۃ: 6/405؛ ح: 32415؛ السنۃ لابن ابی عاصم: 1006

❸ تحقیق: مرسل رجالہ ثقات؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/420؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 1/185

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 6/405؛ ح: 32414؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 2/501؛ ح: 3719؛ السنۃ لابن ابی عاصم: 1003

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 19

[1740] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حسين بن علي عن أبي موسى عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأصحابه أنتم في الناس كمثل الملح في الطعام قال يقول الحسن وهل يطيب الطعام إلا بالملح قال ثم يقول الحسن فكيف بقوم قد ذهب ملحهم

۱۷۴۰۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے کھانے میں نمک، راوی نے کہا پھر امام حسن بصری رحمہ اللہ کہتے تھے: کیا نمک کے بغیر کھانا ذائقہ دار ہوتا ہے؟ مزید راوی نے کہا: پھر امام حسن رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اس قوم کا کیا حال ہوگا کہ جن کا نمک ہی چلا گیا۔ ❶

[1741] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو معاوية قثنا رجل عن مجاهد عن بن عباس قال لا تسبوا أصحاب محمد فإن الله عز وجل قد أمر بالاستغفار لهم وهو يعلم أنهم سيقتتلون ويحدثون

۱۷۴۱۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سیدنا محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو گالی مت دو، بلاشبہ اللہ عزوجل نے ان کے لیے بخشش طلب کرنے کا حکم دیا ہے اور وہ اللہ جانتا ہے کہ یہ (صحابہ کرام) عنقریب شہید کر دیے جائیں گے۔ ❷

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسال الحسن البصری مع کون رجالہ ثقات؛ تقدم تخریجہ: 17

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لابہام شیخ ابی معاویہ راویہ عن مجاہد والباقون ثقات؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 18

فضائل سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

[1742] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبدالرحمٰن بن مهدي قثنا نافع بن عمر عن بن أبي مليكة قال قال طلحة بن عبيد الله لا أحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا إلا أني سمعته يقول أن عمرو بن العاص من صالح قريش

۱۷۴۲۔ ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی بیان نہیں کیا سوائے اس کے کہ میں نے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: عمرو بن العاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہے۔ ❶

[1743] قال وزاد عبد الجبار بن ورد عن بن أبي مليكة عن طلحة قال ونعم أهل البيت عبد الله وأبو عبد الله وأم عبد الله

۱۷۴۳۔ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل بیت میں سے بہترین افراد عبداللہ، عبداللہ کا باپ اور عبداللہ کی ماں ہیں۔ ❷

[1744] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الله بن يزيد قال نا بن لهيعة قال نا مشرح بن هاعان قال سمعت عقبة بن عامر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أسلم الناس وآمن عمرو بن العاص

۱۷۴۴۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اسلام لائے ہیں جبکہ عمرو بن العاص ایمان لائے ہیں۔ ❸

[1745] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قثنا موسى بن علي بن رباح عن أبيه قال سمعت عمرو بن العاص يقول قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عمرو أشدد عليك سلاحك وثيابك وائتني ففعلت فجئته وهو يتوضأ فصعد في البصر وصوبه وقال يا عمرو إني أريد أن أبعثك وجها فيسلمك الله ويغنمك أرغب لك من المال رغبة صالحة قال قلت يا رسول الله إني لم أسلم رغبة في المال إنما أسلمت رغبة في الجهاد والكينونة معك قال يا عمرو نعما بالمال الصالح للمرء الصالح

۱۷۴۵۔ سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: عمرو! اپنے ہتھیار اور لباس کو پکڑتے ہوئے میرے پاس آجاؤ، جب میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرما رہے تھے، میری طرف نظر دوڑا کر فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تمہیں کسی جگہ بھیجوں، اللہ آپ کو سلامت رکھے گا اور غنیمت سے بھی نوازے گا، میں تمہارے لیے اچھا مال چاہتا

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ؛ تخریج: سنن الترمذی: 688/5؛ مسند الامام احمد: 161/1

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ کسابقہ؛ تخریج: کتاب العلل لابن ابی حاتم: 365/2

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 687/5

ہوں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں مال کی غرض سے اسلام نہیں لایا، میں تو جہاد اور آپ ﷺ کی رفاقت کے شوق سے اسلام لایا ہوں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عمرو! اچھا مال اچھے انسان کو زیب دیتا ہے۔ ❶

[1746] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن إسحاق قال أنا بن لهيعة والحسن بن موسى قثنا بن لهيعة قال نا يزيد بن أبي حبيب عن سعيد بن أبي هلال عن المطلب بن عبد الله بن حنطب قال قال النبي صلى الله عليه وسلم نعم أهل البيت عبد الله وأبو عبد الله وأم عبد الله

۱۷۴۶۔ مطلب بن عبداللہ بن حنطب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل بیت میں سے بہترین افراد عبداللہ (یعنی عبداللہ بن عمرو)، عبداللہ کا باپ اور عبداللہ کی ماں ہیں۔ ❷

[1747] حدثنا عبد الله قثنا أبي قثنا وكيع قثنا نافع بن عمرو عبد الجبار بن ورد عن بن أبي مليكة قال قال طلحة بن عبيد الله سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نعم أهل البيت عبد الله وأبو عبد الله وأم عبد الله

۱۷۴۷۔ سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: اہل بیت میں سے بہترین افراد عبداللہ، عبداللہ کا باپ اور عبداللہ کی ماں ہیں۔ ❸

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 202/4

❷ تحقیق: مرسل رجالہ ثقات؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1743

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1742۔1743

فضائل سیّدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

[1748] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبدالرحمن عن معاوية عن يونس بن سيف عن الحارث بن زياد عن أبي رهم عن العرباض بن سارية السلمي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يدعونا إلى السحور في شهر رمضان قال هلموا إلى الغداء المبارك ثم سمعته يقول اللهم علم معاوية الكتاب والحساب وقه العذاب

۱۷۴۸۔ سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں رمضان میں سحری کھانے کے لیے بلایا اور فرمایا: آؤ برکت والی صبح کا کھانا کھاؤ، پھر میں نے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: اے اللہ! معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم سکھا اور عذاب سے بچا لے۔ (1)

[1749] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو المغيرة قثنا صفوان قال حدثني شريح بن عبيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا لمعاوية بن أبي سفيان اللهم علمه الكتاب والحساب وقه العذاب

۱۷۴۹۔ شریح بن عبید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے لیے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم سکھا اور عذاب سے پناہ دے۔ (2)

[1750] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حسن بن موسى قثنا أبو هلال قثنا جبلة بن عطية عن مسلمة بن مخلد أو عن رجل عن مسلمة بن مخلد أنه رأى معاوية يأكل فقال لعمرو بن العاص إن بن عمك هذا المخضد ما إني أقول ذا وقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم علمه الكتاب ومكن له في البلاد وقه العذاب

۱۷۵۰۔ مسلمہ بن مخلد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا تو سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے: میں تمہارے چچا کے اس بہت کھانے والے بیٹے کے بارے میں کیا کہوں؟! اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ اے اللہ! اس کو کتاب کا علم، شہروں پر غلبہ عطا فرما اور عذاب سے محفوظ فرما۔ (3)

---

(1) تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛

تخریج: سنن ابی داؤد: 2/303؛ التاریخ الکبیر للبخاری: 4/1/327؛ مسند الامام احمد: 4/127؛ سنن النسائی: 4/145

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ والحدیث صحیح بشواہدہ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 4/127؛ کتاب السنۃ للخلال: 2/460

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف للانقطاع بین جبلۃ بن عطیۃ ومسلمۃ؛ تخریج: العلل المتناہیۃ لابن الجوزی: 1/272

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا محترم
سیّدنا ابوالفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے فضائل

[1751] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وهب بن جرير قثنا أبي قال سمعت الأعمش يحدث عن عمرو بن مرة عن أبي البختري عن علي قال النبي صلى الله عليه وسلم يعني لعمر أما علمت أن عم الرجل صنو أبيه يعني العباس بن عبد المطلب

۱۷۵۱۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ چچا باپ کی جگہ پر ہوتا ہے۔ یعنی عباس بن عبدالمطلب۔ (میرے چچا میرے باپ کی جگہ پر ہیں۔) ❶

[1752] حدثنا عبد الله قال قرأت على عفان قال نا حماد يعني بن سلمة قال أنا ثابت عن أبي عثمان النهدي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال للعباس هلم ههنا فإنك صنو أبي

۱۷۵۲۔ ابوعثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہاں پر آجاؤ کیونکہ آپ میرے باپ کی جگہ پر ہیں۔ ❷

[1753] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سفيان بن عيينة عن بشر بن عاصم عن سعيد بن المسيب قال أراد عمر توسيع المسجد فكان للعباس دار فقال لا أعطيكها ليس لك ذاك قال اجعل بيني وبينك أبي بن كعب حكما فقضى عليه فقال العباس هي على المسلمين صدقة

۱۷۵۳۔ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کی توسیع کرنے کا ارادہ کیا، ساتھ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کا گھر تھا، انہوں نے گھر دینے سے انکار کیا اور کہا: میرے اور آپ کے درمیان سیّدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ قاضی ہیں تو انہوں نے سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ دے دیا تو پھر سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب یہ گھر تمام مسلمانوں پر صدقہ ہے۔ ❸

[1754] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن إسرائيل عن جابر عن عامر أن النبي صلى الله عليه وسلم أغمى عليه

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ بین ابی البختری وعلی وھو جزء من الحدیث الطویل فی الزکوۃ ولہ شاھد صحیح من حدیث ابی ھریرۃ؛
تخریج: صحیح مسلم: 2/677_676؛ سنن الترمذی: 5/653؛ سنن ابی داؤد: 2/115؛ مسند الامام احمد: 1/94

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 4/26

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 4/22؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/332

وهو صائم يوم السبت فلدوه بزيت وقسط فأفاق وقال أما تحرجتم لددتموني وأنا صائم لا يبقى أحد في البيت إلا لد قالت فاطمة يا رسول الله إلا عمك العباس قال إلا عمي العباس قال فلد النساء بعضهم بعضا

۱۷۵۴۔ عامر شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر ہفتے کے دن روزے کی حالت میں غشی طاری ہوئی تو آپ ﷺ کو تیل اور ایک قسم دوائی پلائی گئی تو آپ ﷺ ہوش میں آ گئے، فرمایا: کیا تمہیں مجھے اس حال میں دوائی پلاتے ہوئے تکلیف نہ ہوئی کہ میں روزے دار تھا تو اب کوئی بھی گھر میں باقی نہ رہے مگر اس کو دوائی پلائی جائے گی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ کے چچا عباس کو بھی؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے چچا عباس کے علاوہ (باقی سب کو پلاؤ)۔ پس تمام عورتوں نے ایک دوسرے کو دوائی پلائی۔ [1]

[1755] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا موسى بن داود قثنا الحكم بن المنذر عن عمر بن بشر الخثعمي عن أبي جعفر قال أقبل العباس بن عبد المطلب وعليه حلة وله ضفيرتان وهو أبيض بض فلما رآه النبي صلى الله عليه وسلم تبسم فقال له العباس ما أضحكك يا رسول الله أضحك الله سنك قال أعجبني جمالك يا عم النبي فقال العباس ما الجمال في الرجل يا رسول الله قال اللسان

۱۷۵۵۔ ابوجعفر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک دن سیدنا عباس رضی اللہ عنہ جبہ زیب تن کیے ہوئے اور بالوں کی دو مینڈیاں بناتے ہوئے آپ ﷺ کے سامنے آئے حالانکہ وہ بہت سفید رنگت والے تھے تو جب آپ ﷺ نے ان کو دیکھا تو مسکرانے لگے، سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ اللہ آپ ﷺ کو عمر بھر ہنستا رکھے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے چچا! آپ کی خوبصورتی نے مجھے تعجب میں ڈالا، سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! انسان میں خوبصورتی کیا ہوتی ہے؟ فرمایا: زبان۔ [2]

[1756] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن سفيان عن أبيه عن أبي الضحى قال قال العباس يا رسول الله إنا نعرف في وجوه أقوام الضغائن بوقائع أوقعتها فيهم قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم لن ينالوا خيرا حتى يحبوكم لله ولقرابتي ترجوا سلهم شفاعتي ولا يرجوها بنو عبد المطلب

۱۷۵۶۔ ابوضحیٰ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ہم جب قریشی لوگوں کے پاس جاتے ہیں تو ان کے چہروں سے کینہ پاتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ (قریشی) ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ وہ تم سے اللہ کے لیے اور میری قرابت داری کی وجہ سے محبت نہیں کر لیتے، ان سے سوال کرو کہ تم میری شفاعت کی امید رکھتے ہو جو کہ بنو عبدالمطلب نہیں رکھتے؟ (یعنی تم ہی تو صرف میری شفاعت کے امیدوار نہیں ہو بلکہ تمہاری طرح بنو عبدالمطلب بھی میری شفاعت کے اُمیدوار ہیں)۔ [3]

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان ضعف جابر وھو ابن یزید الجعفی وارسالہ والحدیث صحیح؛
تخریج: صحیح البخاری: 4/166۔147؛ صحیح مسلم: 4/1733؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 2/235

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاعضالہ؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/330

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ لان ابا الضحی وھو مسلم بن صبیح الھمدانی لم یسندہ ولم یتبین تحدیثہ عن العباس؛
تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/568

[1757] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا جرير عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الله بن الحارث عن عبد المطلب بن ربيعة قال دخل العباس على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إنا لنخرج فنرى قريشا تحدث فإذا رأونا سكتوا فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم ودر عرق بين عينيه ثم قال والله لا يدخل قلب امرئ إيمان حتى يحبكم لله ولقرابتي

۱۷۵۷۔ عبدالمطلب بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم جب نکلتے ہیں تو قریش کو باتیں کرتے ہوئے دیکھتے ہیں اور جب وہ ہمیں دیکھتے ہیں تو خاموش ہوجاتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سن کر بہت غصہ آیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی مبارک) سے پسینہ نکل آیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! کسی انسان کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوسکتا، جب تک وہ تم سے اللہ کے لیے اور میری قرابت داری کی وجہ سے محبت نہ کرے۔ ❶

[1758] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن سعيد عن سفيان قال حدثني عبد الملك بن عمير قثنا عبد الله بن الحارث قثنا العباس قال قلت للنبي صلى الله عليه وسلم ما أغنيت عن عمك فقد كان يحوطك ويغضب لك قال هو في ضحضاح قال ابن مهدي من النار ولولا أنا لكان في الدرك الأسفل من النار

۱۷۵۸۔ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وجہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب آگ کے اوپر والے حصے میں ہیں حالانکہ وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے اور آپ کے لیے غصہ ہوتے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو (جہنم کے) نچلے حصے میں تھے، ابن نہدی نے یہ الفاظ بھی آگے بیان کیے ہیں: اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے نچلے طبقے میں ہوتے۔ ❷

[1759] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا هشيم قال أنا منصور عن الحكم بن عتيبة عن الحسن بن مسلم المكي قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عمر بن الخطاب على الصدقات قال فأتى على العباس فسأله صدقة ماله قال فتجهمه العباس وكان بينهما كلام قال فانطلق عمر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فشكا العباس إليه قال فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم أما علمت يا عمر أن عم الرجل صنو أبيه إنا كنا تعجلنا صدقة مال العباس العام عام أول

۱۷۵۹۔ حسن بن مسلم مکی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ کی وصولی پر مقرر کیا، وہ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے آئے تو دونوں میں تلخ کلامی ہوئی تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی شکایت لگائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر! تم نہیں جانتے کہ چچا باپ کی جگہ پر ہوتا ہے اور ہم نے عباس سے وقت مقررہ سے قبل ایک سال جلدی زکوٰۃ وصول کی تھی۔ ❸

[1760] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حسين بن محمد قثنا يزيد يعني بن عطاء عن يزيد يعني بن أبي زياد عن عبد الله

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف یزید بن ابی زیاد؛ تخریج: سنن الترمذی:5/652؛ مسند الامام احمد:1/207؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم:3/333

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری:7/193؛ صحیح مسلم:1/194؛ مسند الامام احمد:1/207

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاعضالہ الا ان لہ شاہدا صحیحا؛
تخریج: صحیح البخاری:3/331؛ صحیح مسلم:2/676؛ سنن الترمذی:2/63؛ سنن ابی داوٗد:2/115؛ السنن الکبریٰ للبیہقی:4/111

بن الحارث بن نوفل قال حدثني عبد المطلب بن ربيعة بن الحارث بن عبد المطلب قال دخل العباس على رسول الله صلى الله عليه وسلم مغضبا فقال له ما يغضبك قال يا رسول الله ما لنا ولقريش إذا تلاقوا بينهم تلاقوا بوجوه مبشرة وإذا لقونا لقونا بغير ذلك قال فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى احمر وجهه وحتى استدر عرق بين عينيه وكان إذا غضب استدر فلما سري عنه قال والذي نفسي أو نفس محمد بيده لا يدخل قلب رجل الإيمان حتى يحبكم لله عز وجل ولرسوله ثم قال أيها الناس من آذى العباس فقد آذاني إنما عم الرجل صنو أبيه

۱۷۶۰۔ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک دن سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غصے کی حالت میں آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کس نے آپ کو غضبناک کیا ہے؟ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قریش آپس میں بڑی خوشی سے ملتے ہیں، جب ہم سے ملتے ہیں تو وہ خوش نہیں ہوتے، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید غصہ آیا یہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہو گیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان سے پسینہ بہہ پڑا، غصے کے وقت آپ کی یہ حالت ہوا کرتی تھی، پس جب غصہ ختم ہو گیا تو فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری یا جس کے ہاتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، کسی انسان کے دل میں ایمان نہیں داخل ہو سکتا جب تک وہ آپ سے اللہ اور رسول کی وجہ سے محبت نہ کرے۔ پھر فرمایا: لوگوں میں جس کسی نے عباس کو تکلیف دی، گویا اس نے مجھے تکلیف دی، یقیناً چچا باپ کی جگہ ہوتا ہے۔ (1)

[1761] حدثنا عبيد الله قال حدثني أبي قثنا أسباط بن محمد قثنا هشام بن سعد عن عبيد الله بن عباس قال كان للعباس ميزاب على طريق عمر بن الخطاب فلبس عمر ثيابه يوم الجمعة وقد كان ذبح للعباس فرخين فلما وافى الميزاب صب ماء بدم الفرخين فأصاب عمر وفيه دم الفرخين فأمر عمر بقلعه ثم رجع فطرح ثيابه ولبس ثيابا غير ثيابه ثم جاء فصلى بالناس فأتاه العباس فقال والله أنه للموضع الذي وضعه النبي صلى الله عليه وسلم فقال عمر للعباس وأنا أعزم عليك لما صعدت على ظهري حتى تضعه في الموضع الذي وضع رسول الله ففعل ذلك العباس

۱۷۶۱۔ عبیداللہ بن عباس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کا پرنالہ اس راستے پر تھا جہاں سے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ گزرتے تھے تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن اچھا لباس پہنے آ رہے تھے، سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اس دن دو (بکری یا کسی دنبہ وغیرہ کے) بچوں کو ذبح کیا تھا، پرنالے سے خون آلود پانی وافر ہونے کی وجہ نیچے گر رہا تھا جب سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے تو اس کے چھینٹے کپڑوں پر گرے، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس پرنالے کو اُکھیڑنے کا حکم دیا، واپس (گھر) گئے، وہ کپڑے اُتار کر دوسرے پہن لیے اور آ کر لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اس وقت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: اللہ کی قسم! یہ وہ جگہ ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پرنالہ لگایا تھا تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کو قسم دے کر کہا: آپ میری پیٹھ پر چڑھ جائیں، اس پرنالہ کو وہاں لگا دو جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لگایا تھا تو سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ (2)

[1762] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو أبو معاوية قثنا محمد بن عمرو عن يحيى بن عبدالرحمن بن حاطب عن العباس قال نعم الرجل عمر كان لي جارا فكان ليله قيام ونهاره صيام وفي حوائج الناس قال فسألت ربي أن يرينيه في المنام

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف یزید بن ابی زیاد وفیہ یزید بن عطاء الیشکری الکندی وھو ایضا ضعیف؛
تخریج: سنن الترمذی: 652/5؛ مسند الامام احمد: 207/1؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 333/3

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف ہشام بن سعد المدنی؛ تخریج: مسند الامام احمد: 210/1؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 20/4

فأرانيه رأس الحول وهو جاء من السوق مستحي فقلت ما صنع بك أو ما لقيت قال فقال كاد عرشي أن يهوي لولا أن لقيت ربا رحيما

۱۷۶۲۔ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ میرے اچھے پڑوسی تھے، رات کو قیام کرتے، دن کو روزہ رکھتے اور لوگوں کی خدمت کرتے تھے، میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ مجھے خواب میں ان کی زیارت کرائے پس میں نے ایک سال بعد خواب میں انہیں با حیا حالت میں بازار سے آتے ہوئے دیکھا اور پوچھا: اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: قریب تھا کہ میں ہلاک ہو جاتا لیکن میں نے اپنے رب کو رحم کرنے والا پایا۔ ❶

[1763] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال أنا هشيم قثنا حجاج عن بن أبي مليكة وعطاء بن أبي رباح أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث عمر بن الخطاب على الصدقات قال فأتى على العباس فسأله صدقة ماله قال فتجهمه العباس قال حتى كان بينهما فانطلق عمر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فشكا العباس فقال له النبي صلى الله عليه وسلم يا عمر أما علمت أن الرجل صنو أبيه إنا كنا تعجلنا صدقة العباس العام عام أول

۱۷۶۳۔ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ کی وصولی پر مقرر کیا تو وہ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کے مال سے زکوٰۃ کا مطالبہ کیا، اسی دوران دونوں میں تلخ کلامی ہو گئی، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی شکایت لگائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر! تم نہیں جانتے کہ چچا باپ کی جگہ پر ہوتا ہے اور ہم نے عباس سے وقت مقررہ سے ایک سال قبل کی زکوٰۃ وصول کی تھی۔ ❷

[1764] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن زكريا بن أبي زائدة قال حدثني أبي عن عامر قال انطلق النبي صلى الله عليه وسلم معه العباس عمه إلى السبعين من الأنصار عند العقبة تحت الشجرة فقال ليتكلم متكلمكم ولا يطل الخطبة فإن عليكم من المشركين عينا وإن يعلموا بكم يفضحوكم فقال قائلهم وهو أبو إمامة سل يا محمد لربك ما شئت سل لنفسك ولأصحابك ما شئت ثم أخبرنا ما لنا من الثواب على الله عز وجل وعليكم إذا فعلنا ذاك قال أسألكم لربي أن تعبدوه ولا تشركوا به شيئا وأسألكم لنفسي ولأصحابي أن تؤونا وتنصرونا وتمنعونا مما منعتم منه أنفسكم قالوا فما لنا إذا فعلنا ذلك قال لكم الجنة قالوا فلك ذاك

۱۷۶۴۔ عامر شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیعت عقبہ کی رات مخصوص درخت کے نیچے اپنے چچا عباس کے ساتھ ستر (۷۰) انصار مدینہ سے ملنے گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس نے بات کرنی ہے، وہ لمبی گفتگو نہ کرے، کیونکہ مشرکین کے ہم پر جاسوس بھی ہیں۔ انصار میں سے ابو امامہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سے اپنے رب کے لئے، اپنے لیے، اپنے صحابہ کے لیے جو آپ چاہتے ہیں مطالبہ کر لیں اور پھر ہمیں بتا دینا کہ جب ہم آپ کی بات مان جائیں تو اس کے بدلے میں اللہ اور آپ کی طرف سے ہمیں کیا ثواب ملے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے رب کے لیے میرا مطالبہ یہ ہے کہ تم خاص اسی کی عبادت کرو اور اس کے علاوہ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، میری ذات اور میرے صحابہ کے بارے میں میرا مطالبہ یہ ہے کہ تم لوگ ہمیں پناہ دو اور ہماری حفاظت کرو جس طرح تم اپنے نفسوں کی اور اپنی اولاد کی کرتے ہو۔ انصار نے پوچھا: اگر ہم ایسا کریں تو ہمیں اس کے بدلے کیا ملے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 375/3

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1759

لئے جنت ہے، سب نے کہا: ہم تیار ہیں۔ ❶

[1765] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن زكريا قثنا مجالد عن عامر عن أبي مسعود الأنصاري بنحو هذا قال وكان أبو مسعود أصغرهم سنا

۱۷۶۵۔ سیّدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ سے یہی مذکورہ روایت منقول ہے مگر اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ سیّدنا ابومسعود الانصاری رضی اللہ عنہ بھی ان میں شامل تھے اور سب سے عمر میں چھوٹے تھے۔ ❷

[1766] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن زكريا قال حدثني إسماعيل بن أبي خالد قال شهدت الشعبي يقول ما سمع الشيب ولا الشبان بخطبة مثلها

۱۷۶۶۔ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کسی نوجوان اور بوڑھے نے اس طرح خطبہ کبھی بھی نہیں سنا جولیلۃ العقبہ (عقبہ کی رات) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ ❸

[1767] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يعقوب قثنا أبي عن بن إسحاق قال فحدثني معبد بن كعب بن مالك بن أبي كعب أخو بني سلمة أن أخاه عبيد الله بن كعب حدثه أن أباه كعب بن مالك وكان كعب من أعلم الأنصار ممن شهد العقبة وبايع رسول الله قال خرجنا في حجاج قومنا من المشركين فذكر الحديث قال فاجتمعنا بالشعب ننتظر رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى جاءنا ومعه عمه العباس بن عبد المطلب قال قلنا تكلم يا رسول الله فخذ لنفسك ولربك ما أحببت قال فتكلم رسول الله صلى الله عليه وسلم قبلي ودعا إلى الله ورغب في الإسلام وقال أبايعكم على أن تمنعوني مما تمنعون منه نساءكم وأبناءكم قال فأخذ البراء بن معرور بيده ثم قال نعم والذي بعثك بالحق لنمنعك مما نمنع منه أزرتنا فبايعنا يا رسول الله فنحن والله أهل الحروب وأهل الحلقة ورثناها كابرا عن كابر

۱۷۶۷۔ سیّدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اُن انصاریوں میں سب سے زیادہ جاننے والے تھے جوعقبہ کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوئے تھے، کعب بیان کرتے ہیں کہ ہم اپنی مشرک قوم کے قافلے کے ساتھ نکلے پھر باقی حدیث کو بیان کیا کہ ہم اس گھاٹی میں جمع ہوئے جس میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا عباس کے ساتھ تشریف لائے، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! گفتگو شروع فرمایئے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اپنے رب کے لیے اور اپنے لیے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہیں مطالبہ کرلیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پہلے اپنی گفتگو کا آغاز کر دیا، اللہ رب العزت کی طرف دعوت دی، اسلام کی ترغیب دی پھر فرمایا: میں اس بات پر آپ سے بیعت لیتا ہوں کہ تم لوگ ہمیں پناہ دو اور ہماری حفاظت کرو جس طرح تم اپنے نفسوں اور اپنی اولاد کی کرتے ہو۔ پس براء بن معرور نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑتے ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جی ہاں، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کریں گے جس طرح ہم اپنی جانوں اور بچوں کی کرتے ہیں،

---

❶ تحقیق: مرسل رجالہ ثقات وروی نحوہ من حدیث جابر وقال الحاکم صحیح الاسناد ووافقہ الذہبی؛
تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 322/3

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف مجالد بن سعید الکوفی؛ تخریج: مسند الامام احمد: 120/4؛ ذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد: 47/6

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح الی الشعبی؛ تخریج: مسند الامام احمد: 120/4؛ دلائل النبوۃ للبیہقی: 189/2

پس یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سے بیعت لیں، ہم یقیناً سخت جنگجو اور زرہ پوش ہیں، یہ ہمیں اپنے بڑوں سے نسل در نسل وراثت میں ملا ہے۔ ❶

[1768] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا علي بن عبد الله قال حدثني محمد بن طلحة التيمي من أهل المدينة قال حدثني أبو سهيل نافع بن مالك عن سعيد بن المسيب عن سعد بن أبي وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للعباس هذا العباس بن عبد المطلب أجود قريش كفا وأوصلها

۱۷۶۸۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: عباس بن عبدالمطلب قریش کے سب سے زیادہ سخی اور اچھے خاندان کے ہیں۔ ❷

[1769] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قثنا معمر عن الزهري قال أخبرني كثير بن عباس بن عبد المطلب عن أبيه العباس قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنين فلقد رأيت رسول الله وما معه إلا أنا وأبو سفيان بن الحارث بن عبد المطلب فلزمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم نفارقه وهو على بغلة شهباء وربما قال معمر بيضاء قال العباس فأنا آخذ بلجام بغلة رسول الله صلى الله عليه وسلم أكفها وهو لا يألو ما أسرع نحو المشركين

۱۷۶۹۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کی جنگ میں شریک ہوا البتہ میں نے رسول اللہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا اس وقت میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور ایک گھڑی بھی الگ نہ ہوئے آپ اپنے شہباء نامی خچر (شہباء اس کو اس لیے کہا جاتا تھا کہ وہ سفیدی یا سیاہی مائل تھا) پر سوار تھے۔ معمر کہتے ہیں کہ شاید وہ سفید تھا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام تھام رکھی تھی، انہوں نے جلدی سے مشرکین کی طرف لپکنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ ❸

[1770] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حجين بن المثنى قثنا إسرائيل عن عبد الأعلى عن بن جبير عن بن عباس أن رجلا من الأنصار وقع في أب للعباس كان في الجاهلية فلطمه العباس فجاء قومه فقالوا والله لنلطمنه كما لطمه فلبسوا السلاح فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فصعد المنبر فقال أيها الناس أي أهل الأرض أكرم على الله قالوا أنت قال فإن العباس مني وأنا منه فلا تسبوا أمواتنا فتؤذوا أحيانا فجاء القوم فقالوا يا رسول الله نعوذ بالله من غضبك

۱۷۷۰۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے والد کے بارے میں کچھ برا کہا جو کہ زمانہ جاہلیت کے (شخص) تھے، سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو تھپڑ لگا دیا، اس آدمی کے قبیلے والے جنگ کے لیے ہتھیار اٹھا کر آ گئے اور کہنے لگے: ہم اس (عباس) کو بھی تھپڑ لگائیں گے، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ گر ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! زمین والوں میں سب سے زیادہ اللہ کو کون پیارا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: آپ! پھر فرمایا: عباس مجھ سے ہے اور میں ان سے ہوں پس تم لوگ ہمارے فوت شدگان کو گالیاں مت دو جس سے ہم زندوں کو تکلیف ہوتی ہے پس وہ لوگ کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کے غضب سے اللہ کی پناہ لیتے ہیں۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 3/462_460؛ دلائل النبوۃ للبیہقی: 2/189

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/185؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 4/329_328؛ کتاب المعرفۃ للفسوی: 1/502

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم: 3/1398؛ مسند الامام احمد: 1/207؛ مسند ابی عوانۃ: 4/201؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 4/18

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عبدالاعلی بن عامر الثعلبی؛ تخریج: سنن الترمذی: 5/652؛ مسند الامام احمد: 1/300

[1771] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الله بن بكر قثنا حاتم قال حدثني بعض بني عبد المطلب يقول حدثني أبي عبد الله بن عباس عن أبيه العباس إنه أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله أنا عمك كبرت سني واقترب أجلي فعلمني شيئا ينفعني الله به قال يا عباس أنت عمي ولا أغني عنك من الله شيئا ولكن سل ربك العفو والعافية في الدنيا والآخرة قالها ثلاثا ثم أتاه قرب الحول فقال مثل ذلك

۱۷۷۱۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کا چچا ہوں، میری عمر زیادہ ہوگئی ہے اور موت قریب ہے مجھے کوئی ایسی چیز بتادو جس سے اللہ مجھے فائدہ دے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عباس! آپ میرے چچا تو ہیں مگر میں آپ کو اللہ سے نہیں بچا سکتا، البتہ آپ اپنے رب سے دنیا و آخرت میں معافی اور سلامتی کا سوال کریں، یہ بات تین دفعہ فرمائی وہ پھر مکمل ایک سال کے بعد دوبارہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی مثل دوبارہ فرمادیا۔ (1)

[1772] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا روح قثنا أبو يونس القشيري حاتم بن أبي صغيرة قال حدثني رجل من بني عبد المطلب قال قدم علينا علي بن عبد الله بن عباس فحضره بنو عبد المطلب قال سمعت عبد الله بن عباس يحدث عن أبيه عباس بن عبد المطلب قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله أنا عمك قد كبرت سني فذكر معناه

۱۷۷۲۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کا چچا ہوں، میری عمر زیادہ ہوگئی ہے پھر آگے مذکورہ روایت ہی کی مثل بیان کی۔ (2)

[1773] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يزيد بن هارون قال أنا إسماعيل يعني ابن أبي خالد عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الله بن الحارث عن العباس بن عبد المطلب قال قلت يا رسول الله إن قريشا إذا لقي بعضها بعضا لقوهم ببشر حسن وإذا لقونا لقونا بوجوه لا نعرفها قال فغضب النبي صلى الله عليه وسلم غضبا شديدا وقال والذي نفسي بيده لا يدخل قلب رجل الإيمان حتى يحبكم لله ورسوله

۱۷۷۳۔ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قریشی آپس میں تو خوش رو ہو کر ملتے ہیں، مگر ہم سے اجنبیوں کی طرح ملتے تھے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شدید غصے میں آگئے اور فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، کسی انسان کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ آپ سے اللہ اور رسول کی وجہ سے محبت نہ کرلے۔ (3)

[1774] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثناه جرير عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الله بن الحارث عن عبد المطلب بن ربيعة قال دخل العباس على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إنا لنخرج فنرى قريشا تحدث فذكر الحديث

۱۷۷۴۔ عبدالمطلب بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے ایک دن سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب ہم نکلتے ہیں تو قریش ہمارے خلاف بولتے ہوئے نظر آتے ہیں، پھر آگے مذکورہ روایت کی مثل بیان کیا۔ (4)

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف لجہالۃ بعض بنی عبدالمطلب؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/206؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 4/28

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ سواء؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/209؛ الادب المفرد للبخاری؛ ص: 252

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل یزید بن ابی زیاد؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/207؛ تاریخ المدینۃ لابن شبۃ: 1/188

(4) تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/207

[1775] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق بن همام قثنا معمر عن الزهري قال أخبرني كثير بن عباس بن عبد المطلب عن أبيه العباس قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حنينا فلقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وما معه إلا أنا وأبو سفيان بن الحارث بن عبد المطلب فلزمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم نفارقه وهو على بغلة شهباء وربما قال معمر بيضاء أهداها له فروة بن نعامة الجذامي فلما التقى المسلمون والكفار ولى المسلمون مدبرين وطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يركض بغلته قبل الكفار قال العباس وأنا آخذ بلجام بغلة رسول الله صلى الله عليه وسلم أكفها وهو لا يألو ما أسرع نحو المشركين وأبو سفيان بن الحارث آخذ بغرز رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عباس ناد يا أصحاب السمرة قال وكنت رجلا صيتا فقلت بأعلى صوتي أين أصحاب السمرة قال فوالله لكان عطفتهم حين سمعوا صوتي عطفة البقر على أولادها فقال لبيك يا لبيك يا لبيك وأقبل المسلمون فاقتتلوا هم والكفار فنادت الأنصار يقولون يا معشر الأنصار ثم قصرت الداعون على بني الحارث بن الخزرج فنادوا يا بني الحارث بن الخزرج قال فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على بغلته كالمتطاول عليها إلى قتالهم فقال رسول الله هذا حين حمي الوطيس قال ثم أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم حصيات فرمى بهن وجوه الكفار ثم قال انهزموا ورب الكعبة انهزموا ورب الكعبة قال فذهبت أنظر فإذا القتال على هيئته فيما أرى قال فوالله ما هو إلا أن رماهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بحصياته فما زلت أرى حدهم كليلا وأمرهم مدبرا حتى هزمهم الله قال وكأني أنظر إلى النبي صلى الله عليه وسلم يركض خلفهم على بغلته

۱۷۷۵۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کی جنگ میں شریک ہوا البتہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، اس وقت صرف میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور ایک گھڑی بھی الگ نہ ہوئے آپ اپنے شہباء نامی خچر (شہبا اس کو اس لیے کہا جاتا تھا کہ وہ سفیدی یا سیاہی مائل تھا) پر سوار تھے۔ معمر کہتے ہیں کہ شاید وہ سفید تھا جو فروہ بن نعامہ جذامی کی طرف سے بطور تحفہ ملا تھا۔ جب مسلمانوں اور کافروں کا آمنا سامنا ہوا تو مسلمان پیچھے ہٹنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر بیٹھے، کافروں کے سامنے آئے۔ عباس کہتے ہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام تھام رکھی تھی، میں روکنے کی کوشش کر رہا تھا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے اور ابوسفیان نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی رکاب تھام رکھی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: عباس! درخت والوں (حدیبیہ کے مقام پر جنہوں نے بیعت کی تھی) کو آواز دو میں بہت اونچی آواز کا مالک تھا تو میں نے آواز لگائی: درخت والے کہاں ہیں؟ اللہ کی قسم وہ میری آواز سن کر اس طرح واپس پلٹے جس طرح گائے اپنے بچھڑے کی طرف پلٹتی ہے تو کہنے لگے: لبیک لبیک ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں۔ پھر دوبارہ مسلمانوں اور کافروں کا آمنا سامنا ہوا تو انصار نے آواز لگاتے ہوئے کہا: اے انصار کی جماعت! پھر پکارنے والوں نے بنوحارث بن خزرج کو روکتے ہوئے کہا: اے بنوحارث! آپ صلی اللہ علیہ وسلم خچر پر سوار ہو کر صحابہ کرام کی طرف دیکھ رہے تھے جب جنگ شدت اختیار کر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کے چہروں پر کنکریاں پھینکیں اور فرمایا: شکست کھائیں گے، کعبہ کے رب کی قسم! شکست کھائیں گے، کعبہ کے رب کی قسم! پس میں دیکھنے گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ جنگ اپنی حالت پر تھی، اللہ کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر کنکریاں پھینکیں، میں مسلسل ان کی طرف دیکھتا رہا کہ ان کی تدبیریں کمزور ہو گئیں، پیٹھ کے بل پھر گئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے شکست سے دوچار کیا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا تھا، اپنے خچر پر سوار ہو کر ان کے پیچھے دوڑ رہے تھے۔ (1)

[1776] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سفيان بن عيينة قال سمعت الزهري مرة أو مرتين فلم أحفظه عن كثير بن

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح مسلم: 1399/3؛ مسند الامام احمد: 207/1؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 435/7

عباس عن العباس قال كان عباس وأبو سفيان معه يعني النبي صلى الله عليه وسلم قال فحصبهم وقال الآن حمي الوطيس وقال ناد يا أصحاب سورة البقرة

۱۷۷۶۔ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور ابوسفیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب جنگ شدت اختیار کر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں ماریں اور فرمایا: سورت بقرہ والوں کو آواز دو۔ ❶

[1777] حدثنا عبد الله قال قرأت على أبو معاوية قال نا عبدالرحمٰن بن عبد الله بن عبد الله بن عمر عن نافع قال خرج عمر عام الرمادة بالعباس بن عبد المطلب يستسقي به فقال جئناك بعم نبينا فاسقنا فسقوا

۱۷۷۷۔ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ قحط سالی میں سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کو لے کر نکلے اور اللہ سے ان کے طفیل بارش کی دعا مانگی اور کہنے لگے: اے اللہ ہم آپ کے دربار میں اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کو لے کر آئے ہیں پس ہمیں بارش سے سیراب کر تو وہ (بارش سے) سیراب ہو گئے۔ ❷

[1778] حدثنا عبد الله قال حدثنا أبي قال نا علي بن حفص قال أنا ورقاء عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عمر على الصدقة فقيل منع ابن جميل وخالد بن الوليد والعباس عم النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما ينقم ابن جميل إلا أنه كان فقيرا فأغناه الله وأما خالد فإنكم تظلمون خالدا فقد احتبس أدراعه في سبيل الله وأما العباس فهي علي ومثلها ثم قال أما علمت أن عم الرجل صنو أبيه

۱۷۷۸۔ سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور کیا تو ابن جمیل (منافق)، سیّدنا خالد بن ولید اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن جمیل زکوۃ دینا اس لیے ناپسند کرتا ہے کہ وہ غریب تھا، اللہ نے اس کو مالدار کر دیا، (یعنی اللہ کا شکریہ ادا نہیں کرتا) اور خالد کے ساتھ تم زکوۃ کا مطالبہ کر کے ظلم کرتے ہو کیونکہ انہوں نے اپنی زرہ اور گھوڑوں کو اللہ کے نام وقف کر دیا ہے (یعنی ان کے گھوڑوں پر زکوٰۃ نہیں ہے) اور عباس کی زکوٰۃ وہ مجھ پر ہے، اتنے اضافہ کے ساتھ بھی پھر فرمایا: کیا تو نہیں جانتا کہ چچا باپ کی جگہ پر ہوتا ہے۔ ❸

[1779] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو كريب الهمداني محمد بن العلاء قثنا عبد الرحيم بن سليمان عن إسرائيل بن يونس عن عبد الأعلى عن سعيد بن جبير عن بن عباس قال صعد النبي صلى الله عليه وسلم المنبر ثم قال يا أيها الناس أي الناس أكرم على الله قالوا أنت قال فإن العباس مني وأنا منه لا تسبوا أمواتنا فتؤذوا أحيانا فجاء القوم فقالوا يا رسول الله نعوذ بالله من غضبك استغفر لنا

۱۷۷۹۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ گر ہوئے اور فرمایا: لوگو! زمین والوں میں سب سے زیادہ اللہ کو کون پیارا ہے؟ صحابہ کرام نے کہا: آپ۔ پھر فرمایا: عباس مجھ سے ہے اور میں ان سے ہوں پس تم

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 207/1

❷ تحقیق: یظہر أن فی ہذا الاسناد سقطا مع الارسال لکن الحدیث صحیح؛

تخریج: صحیح البخاری: 494/2؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 21/3؛ دلائل النبوۃ لابی نعیم: 206/3

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 331/3؛ صحیح مسلم: 676/2؛ سنن ابی داود: 115/2؛ سنن النسائی: 33/5

لوگ ہمارے فوت شدگان کو برا بھلا مت دو جس سے ہم زندوں کو تکلیف ہوتی ہے پس وہ لوگ کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ کے غضب سے اللہ کی پناہ لیتے ہیں اور ہمارے لیے آپ ﷺ دعائے مغفرت کیجئے۔ (1)

[1780] حدثنا عبد الله قال حدثني داود بن عمرو الضبي قثنا بن أبي الزناد عن أبيه عن الأعرج عن أبي هريرة قال أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بصدقة فقيل منع بن جميل وخالد بن الوليد وعباس بن عبد المطلب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما نقم بن جميل إلا أنه كان فقيرا فأغناه الله ورسوله وأما خالد فإنكم تظلمون خالدا قد احتبس أدراعه وأعتده في سبيل الله والعباس بن عبد المطلب عم رسول الله فهي علي ومثلها معها

۱۷۸۰۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو) زکوۃ جمع کرنے کا حکم دیا تو آپ سے کہا گیا کہ ابن جمیل (منافق)، سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور آپ ﷺ کے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن جمیل تو غیرت نہیں کھاتا کہ وہ غریب تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو مالدار کیا، (یعنی اللہ کا شکریہ ادا نہیں کرتا) اور خالد کے ساتھ ظلم نہ کرو کیونکہ انہوں نے اپنے ذرہ اور گھوڑوں کو اللہ کے نام وقف کر دیا ہے (یعنی ان کے گھوڑوں پر زکوۃ نہیں ہے) اور عباس کی زکوۃ وہ مجھ پر ہے اور اتنے اضافے کے ساتھ بھی۔ (2)

[1781] حدثنا عبد الله قال حدثني سريج بن يونس من كتابه قثنا سفيان عن داود بن شابور عن مجاهد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تؤذوني في عباس فإنه بقية آبائي وأن العم صنو أبيه

۱۷۸۱۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عباس کے بارے میں مجھے تکلیف مت پہنچاؤ کیونکہ وہ میرے باقی ماندہ آباؤ اجداد میں سے ایک ہیں اور چچا باپ کی جگہ پر ہوتا ہے۔ (3)

[1782] حدثنا عبد الله قال حدثني سفيان بن وكيع قثنا عبد الله بن إدريس عن بن إسحاق قال حدثني محمد بن العباس بن عبد الله بن معبد عن بعض أهله عن بن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يوم بدر من لقي منكم العباس فليكف عنه فإنه مكره

۱۷۸۲۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے مقام پر فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو عباس مل جائیں تو اُن سے رک جاؤ کیونکہ وہ مجبور ہیں۔ (4)

[1783] حدثنا عبد الله قال حدثني وهب بن بقية قال أنا خالد عن يزيد يعني بن أبي زياد عن عبد الله بن الحارث عن عبد المطلب بن ربيعة قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فدخل عليه العباس وهو مغضب فقال يا رسول الله ما بال قريش إذا تلاقوا بينهم تلاقوا بوجوه مبشرة وإذا لقونا لقونا بغير ذلك قال فغضب النبي صلى الله عليه وسلم حتى احمر وجهه ثم قال لا

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عبداللہ بن عامر الثعلبی وہو مختصر واخرجہ الحاکم فی المستدرک (325/3) من طریق اسماعیل جزء [العباس منی وانا منہ] فقط وصحح اسنادہ ووافقہ الذہبی

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1778

(3) تحقیق: اسنادہ مرسل رجالہ ثقات؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 382/6؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 80/11

(4) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف سفیان بن وکیع وجہالۃ بعض اہل محمد بن العباس؛
تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 10/4؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 505/1

يدخل قلب امرئ الإيمان حتى يحبكم لله ورسوله وقال عم الرجل صنو أبيه

۱۷۸۳۔ عبدالمطلب بن ربیعہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قریش آپس میں تو بڑی گرم جوشی سے ملتے ہیں، مگر ہم سے ایسی حالت میں نہیں ملتے، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید غصہ آیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہو گیا اور فرمایا: کسی انسان کے دل میں اس وقت تک ایمان نہیں داخل ہو سکتا جب تک وہ تم سے اللہ اور اس کے رسول کی وجہ سے محبت نہ کرے اور فرمایا: یقیناً چچا باپ کی جگہ ہوتا ہے۔ (1)

[1784] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن مرزوق أبو عبد الله البصري قال حدثني معاوية بن الحارث بن شعيب قال أنا جدي صدقة بن أبي سهل الهنائي قال انطلقت إلى خالتي وكانت امرأة من بني عدي فقال أخبرتني أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنهم ذكروا الخلافة عنده وهو في بيتي فقال النبي صلى الله عليه وسلم لكنها في بني عمي صنو أبي العباس

۱۷۸۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں خلافت کے بارے میں باتیں ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خلافت میرے چچا عباس کی اولاد میں ہوگی۔ (2)

[1785] حدثنا عبد الله قال نا مصعب بن عبد الله الزبيري قال حدثني عبد العزيز الدراوردي عن إبراهيم بن طهمان عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الله بن الحارث بن نوفل أن عباس بن عبد المطلب شكا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أدخل الله قلب عبد الإيمان لم يحبكم لله ورسوله ثم خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس فقال من آذى العباس فقد آذاني فإنما عم الرجل صنو أبيه

۱۷۸۵۔ عبداللہ بن حارث بن نوفل رحمہ اللہ سے روایت ہے ایک دن سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی انسان کے دل میں اس وقت تک ایمان نہیں داخل ہو سکتا جب تک وہ تم سے اللہ اور اس کے رسول کی وجہ سے محبت نہ کرے، پھر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا: لوگوں میں جس کسی نے عباس کو تکلیف دی تو گویا اس نے مجھے تکلیف دی یقیناً چچا باپ کی جگہ ہوتا ہے۔ (3)

[1786] حدثنا عبد الله قال حدثني وهب بن بقية قال أنا خالد عن يزيد يعني بن أبي زياد عن عبد الله بن الحارث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عم الرجل صنو أبيه من آذى العباس فقد آذاني

۱۷۸۶۔ عبداللہ بن حارث بن نوفل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً چچا باپ کی جگہ ہوتا ہے۔ لوگوں میں جس کسی نے عباس کو تکلیف دی تو گویا اس نے مجھے تکلیف دی۔ (4)

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل یزید ابن ابی زیاد؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1857

(2) تحقیق: فیہ رواۃ لم اجد من وثقہم او جرحہم؛ معاویۃ بن الحارث وخالۃ صدقۃ واسمہا غنیۃ بنت سمعان؛

تخریج: مسند الفردوس للدیلمی: 3/447

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1760

(4) تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان ضعف یزید والارسال؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 4/27

[1787] حدثنا عبد الله قثنا علي بن مسلم قثنا يوسف بن يعقوب يعني الماجشون قال أخبرني أبي أن عمر بن الخطاب خرج بالناس يستسقي فأخذ بعضد عباس بن عبد المطلب فقال اللهم أنا نستسقيك بعم نبيك

۱۷۸۷۔ ماجشون رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ قحط سالی میں بارش طلب کرنے کی غرض سے لوگوں کو لے کر نکلے اور سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا بازو پکڑ کر فرمایا: اے اللہ! ہمیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے وسیلے بارش سے سیراب فرما۔ ❶

[1788] حدثنا عبد الله قال حدثني سفيان بن وكيع قثنا أبي عن إسرائيل عن عبد الأعلى عن سعيد بن جبير عن بن عباس أن رجلا شتم أبا للعباس في الجاهلية فلطمه العباس فبلغ قومه فلبسوا السلاح ثم جاءوا فقالوا لا نرضى حتى نلطمه كما لطمه فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فخطب وقال أما علمتم أن العباس مني وأنا منه وغضب وقال لا تسبوا الأموات فتؤذوا الحي فقالوا نعوذ بالله من غضب الله وغضب رسوله استغفر لنا يا رسول الله قال غفر الله لكم

۱۷۸۸۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے باپ کے بارے میں کچھ برا کہا جو کہ زمانہ جاہلیت کے تھے، سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو تھپڑ دے مارا، جب یہ بات اس کے قبیلے والوں کو معلوم ہوئی تو وہ ہتھیار پہنے ہوئے آ کر کہنے لگے: ہم اس وقت تک راضی نہیں ہوں گے، جب تک ہم اس (عباس رضی اللہ عنہ) کو تھپڑ نہیں مار لیتے جس طرح انہوں نے مارا ہے، جب اس بات کی اطلاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو خطبہ ارشاد فرمایا: (لوگو!) کیا تم نہیں جانتے کہ عباس مجھ سے ہے اور میں ان سے ہوں؟ غصے میں آ گئے اور فرمایا: پس تم لوگ ہمارے فوت شدگان کو برا بھلا مت کہو، جس سے ہم زندوں کو تکلیف ہوتی ہے پس وہ لوگ کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ کے غضب سے اللہ کی پناہ لیتے ہیں اور کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمارے لیے دعائے مغفرت کیجیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ تمہاری مغفرت ہو گئی ہے۔ ❷

[1789] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن عبد الله الرزي قثنا عبد الوهاب الخفاف عن إسرائيل عن عبد الأعلى عن سعيد بن جبير عن بن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم صعد المنبر فحمد الله وأثنى عليه ثم قال أيها الناس أي أهل الأرض أكرم على الله قال قلنا أنت قال فإن العباس مني وأنا منه لا تؤذوا العباس فتؤذوني وقال من سب العباس فقد سبني

۱۷۸۹۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ گر ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: لوگو! زمین والوں میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو کون معزز ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: آپ، پھر فرمایا: بلاشبہ عباس مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، تم میں جس کسی نے عباس کو تکلیف دی تو گویا اس نے مجھے تکلیف دی اور فرمایا: جس نے عباس کو گالی دی تو گویا اس نے مجھے گالی دی۔ ❸

[1790] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن عبد العزيز بن أبي رزمة قثنا خلف بن أيوب قثنا إسرائيل عن عبد الأعلى عن سعيد بن جبير أن رجلا وقع في أب كان للعباس فذكر نحو حديث سفيان

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ بین یعقوب بن ابی سلمۃ وبین عمر؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1777

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عبدالاعلی؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1770

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1770,1779

۱۷۹۰۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے والد کو تنقید کا نشانہ بنا رہا تھا پھر آگے انہوں نے مذکورہ روایت کو بیان کیا۔ ❶

[1791] حدثنا عبد الله قال حدثني إبراهيم بن يحيى بن سلمة بن كهيل قثنا أبي عن أبيه عن سلمة عن أبي الضحى قال قال العباس يا رسول الله إنا لنرى ضغائن في وجوه قوم من وقائع أوقعنها بهم وقد فعلوها قالوا نعم قال ما كانوا ليؤمنوا حتى يحبوكم لقرابتي أترجو سلهم شفاعتي يوم القيامة ولا يجروها بنو عبد المطلب

۱۷۹۱۔ ابوالضحیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم جب قریشی لوگوں کے پاس جاتے ہیں تو ان کے چہروں سے کینہ پاتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ (قریشی) ہرگز کامل ایمان والے نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ آپ سے اللہ کے لیے اور میری قرابت داری کی وجہ سے محبت نہیں کر لیتے، ان سے سوال کریں کہ روز قیامت تم میری شفاعت کی امید رکھتے ہو جو کہ بنوعبدالمطلب نہیں رکھتے؟ (یعنی تم ہی تو صرف میری شفاعت کے امیدوار نہیں ہو بلکہ تمہاری طرح بنوعبدالمطلب بھی میری شفاعت کے امیدوار ہیں)۔ ❷

[1792] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو بكر بن أبي شيبة قثنا أبو المورع قثنا الأعمش عن أبي سبرة عن محمد بن كعب القرظي قال جلس العباس إلى قوم من قريش فقطعوا حديثهم فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم قال فخطب فقال ما بال أقوام يتحدثون بالحديث فإذا جلس إليهم أحد من أهل بيتي قطعوا حديثهم والذي نفسي بيده لا يدخل قلب امرئ إيمان حتى يحبهم لله ولقرابتي منهم

۱۷۹۲۔ محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ قوم قریش کے پاس جا کر بیٹھے تو انہوں نے (ان کے جانے پر) اپنی گفتگو بند کر دی، سیّدنا عباس نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا: ان آپس میں گفتگو کرنے والے لوگوں کو کیا ہوا کہ جب میرے اہل بیت میں کوئی بندہ ان کے پاس جا کر بیٹھتا ہے تو وہ اپنی گفتگو روک دیتے ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں جان ہے، کسی انسان کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ آپ (عباس) سے اللہ کے لیے اور میری قرابت داری کی وجہ سے محبت نہ کرے۔ ❸

[1793] حدثنا عبد الله قال حدثني أحمد بن منيع قثنا يزيد بن هارون قثنا بن أبي خالد عن يزيد عن عبد الله بن الحارث بن نوفل عن العباس بن عبد المطلب قال قلت يا رسول الله إن قريشا إذا لقي بعضهم بعضا لقوا ببشر حسن فإذا لقونا لقونا بوجوه لا نعرفها قال فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال والله لا يؤمن عبد حتى يحبكم لله عز وجل ولرسوله

۱۷۹۳۔ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قریش آپس میں تو بڑی خوشی سے ملتے ہیں مگر ہم سے ایسی حالت میں نہیں ملتے، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید غصہ آ گیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ آپ سے اللہ اور اس کے رسول کی وجہ سے محبت نہ کرے۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ سواء؛ تقدم تخریجہ فی بنحوہ

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان ضعف اسماعیل بن یحییٰ بن سلمۃ بن کہیل وارسال ابی الضحی؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1756

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان جہالۃ حال ابی سبرۃ النخعی الکوفی والعلۃ الاخری الانقطاع فان محمد بن کعب القرظی لم یدرک عباسا؛
تخریج: سنن ابن ماجۃ: 1/50

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف یزید ابی زیاد؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/379؛ مسند البزار: 4/140

[1794] حدثنا عبد الله قثنا داود عمرو بالضبي قثنا عبدالرحمن بن أبي الزناد عن هشام بن عروة عن أبيه قال أخذ العباس بن عبد المطلب بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعقبة حين وافاه السبعون من الأنصار يأخذ لرسول الله عليهم ويشترط لهم وذلك والله في غرة الإسلام وأوله من قبل أن يعبد الله أحد علانية

۱۷۹۴۔ ہشام بن عروۃ رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ بیعتِ عقبہ کی رات سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، جب ستر انصاری آپ سے ملنے آئے تو سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وعدہ لے رہے تھے اور شروط لگا رہے تھے۔ اللہ کی قسم! یہ (سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینا) اسلام کے اس ابتدائی وقت میں تھا جب کسی نے ظاہری طور پر اللہ کی عبادت نہیں کی تھی۔ (1)

[1795] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو جعفر محمد بن عبد الله الرزي قثنا عبد الوهاب بن عطاء الخفاف عن ثور بن يزيد عن مكحول عن كريب مولى بن عباس عن بن عباس قال دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم العباس فقال إذا كان غداة الإثنين فائتني أنت وولدك قال فغدا وغدونا معه قال فألبسنا كساء له ثم قال اللهم اغفر للعباس ولولده مغفرة ظاهرة باطنة لا تغادر ذنبا الله اخلفه في ولده

۱۷۹۵۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: کل سوموار کے دن آپ اپنے بیٹے کے ہمراہ میرے پاس تشریف لانا پس ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چادر پہنائی اور دعا فرمائی: اے اللہ! عباس اور اس کی اولاد کے ظاہری اور پوشیدہ گناہوں کی مغفرت فرما، ان کے کوئی گناہ باقی نہ چھوڑنا اور ان کے بچوں کی نسل بڑھا دے۔ (2)

[1796] حدثنا عبد الله قثنا محمد بن يزيد قثنا محمد بن فضيل نا الأعمش عن أبي سبرة النخعي عن محمد بن كعب القرظي عن العباس بن عبد المطلب أنه قال يا رسول الله ما لنا ولقريش نجيء وهم يتحدثون فيقطعون حديثهم فقال أما والله لا يدخل قلب رجل الإيمان حتى يحبكم لله عز وجل ولقرابتكم مني

۱۷۹۶۔ محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم جب نکلتے ہیں تو قریشیوں کو باتیں کرتے ہوئے دیکھتے ہیں، مگر جب وہ ہمیں دیکھتے ہیں تو اپنی گفتگو روک دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں، اللہ کی قسم! کسی انسان کے دل میں اس وقت تک ایمان نہیں داخل ہوتا جب تک وہ آپ سے اللہ تعالیٰ کے لیے اور میری قرابت داری کی وجہ سے محبت نہ کرے۔ (3)

[1797] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن عبد العزيز بن أبي رزمة قال أنا أبو عبدالرحمن أحمد بن عبد الله قثنا سلمة بن الفضل يعني الأبرش عن محمد بن إسحاق عن عكرمة قال كان العباس إذا كان في سفر لا ترفع مائدته حتى يرفع منها للطير والسباع

۱۷۹۷۔ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ سفر میں ہوتے تو ان کے دسترخوان اس وقت تک بچھے

---

(1) تحقیق: مرسل رجالہ ثقات ولا یتصور عروۃ من العباس فان عروۃ ولد سنۃ 32 ومات العباس فی ذات السنۃ؛ ذکرہ الذہبی فی سیر اعلام النبلاء: 8/170

(2) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 1/504؛ سنن الترمذی: 5/653؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/326

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علل ثلاث: ضعف شیخ عبداللہ ویکون ابی سبرۃ مستوراو انقطاعہ بین محمد والعباس؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1792

رہتے کہ پرندے اور درندے بھی کچھ کھالیتے۔ (اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان کے دسترخوان پر بے شمار لوگ کھانا کھاتے تھے) ❶

[1798] حدثنا عبد الله قال حدثني عمرو بن محمد الناقد قثنا عيسى بن يونس بن أبي إسحاق السبيعي قثنا الأعمش عن أبي سبرة عن محمد بن كعب القرظي قال قال العباس كان إذا جلسنا إلى قريش وهم يتحدثون قطعوا حديثهم وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا بلغه عنهم شيء خطبهم فيتعظون فقلت يا رسول الله إنا إذا جلسنا إلى قريش وهم يتحدثون قطعوا حديثهم قال فخطبهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما بال رجال يتحدثون فإذا جاء الرجل من أهل بيتي قطعوا حديثهم فوالذي نفسي بيده لا يدخل قلب امرئ الإيمان حتى يحبهم لله ويحبهم لقرابتي

۱۷۹۸۔ محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم جب قریش کے پاس بیٹھتے ہیں، وہ باتیں کر رہے ہوتے ہیں مگر ہمیں دیکھ کر اپنی گفتگو روک دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب لوگوں کے بارے میں ایسی باتوں کی اطلاع ملتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے، وعظ و نصیحت کرتے، میں نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم جب قریش کے پاس بیٹھتے ہیں، وہ باتیں کر رہے ہوتے ہیں مگر ہمیں دیکھ کر اپنی گفتگو روک دیتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان گفتگو کرنے والے لوگوں کو کیا ہوا کہ جب میرے اہل بیت میں کوئی بندہ ان کے پاس جا کر بیٹھتا ہے تو وہ اپنی گفتگو روک دیتے ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں جان ہے کسی انسان کے دل میں ایمان نہیں داخل ہوتا جب تک وہ تم سے اللہ کے لیے اور میری قرابت داری کی وجہ سے محبت نہ کرے۔ ❷

[1799] حدثنا عبد الله قال نا داود بن عمرو الضبي قثنا بن أبي الزناد عن موسى بن عقبة قال قال كريب أبو رشدين مولى بن عباس إن كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليجل العباس إجلال الولد والدا أو عما

۱۷۹۹۔ کریب مولی ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کی اس طرح عزت کرتے تھے جس طرح کوئی بیٹا والد کی یا چچا کا احترام کرتا ہے۔ ❸

[1800] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو هشام قثنا يحيى بن يمان قال نا العباس بن عوسجة عن عطاء الخراساني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العباس وصي ووارثي

۱۸۰۰۔ عطاء خراسانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عباس میرا وصی اور وارث ہے۔ ❹

[1801] حدثنا عبد الله قثنا أبو هشام الرفاعي محمد بن يزيد قثنا وهب بن جرير قال أنا أبي قال سمعت الأعمش عن عمرو بن مرة عن أبي البختري عن علي قال قلت لعمر أما تذكر حين شكوت العباس إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لك أما علمت أن عم الرجل صنو أبيه

۱۸۰۱۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو کہا: کیا آپ کو یاد ہے جب آپ نے سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کی

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف؛ احمد بن عبداللہ لم یتعین لی من ہو؟ وابن اسحاق مدلس وقد عنعن وسلمۃ بن الفضل الابرش کثیر الخطا؛ تخریج: لم اقف علیہ

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لستر حال ابی سبرۃ والانقطاع؛ تخریج: سنن ابن ماجۃ: 1/50؛ مسند البزار: 4/148

❸ تحقیق: مرسل رجالہ ثقات؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/334

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ ثلاث علل: ضعف شیخ عبداللہ؛ العباس بن عوسجۃ لم اجدہ؛ الارسال؛ تخریج: الموضوعات لابن الجوزی: 2/31

نبی کریم ﷺ کو شکایت لگائی تھی تو نبی کریم ﷺ نے آپ کو فرمایا تھا: کیا تو نہیں جانتا کہ چچا باپ کی جگہ پر ہوتا ہے۔ ❶

[1802] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو هشام قثنا بن فضيل قال أنا زكريا عن عطية العوفي أن كعبا الحبر أخذ بيد العباس فقال إختبها للشفاعة عندك قال وهل لي شفاعة قال نعم ليس أحد من أهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم إلى كانت له شفاعة

۱۸۰۲۔ عطیہ عوفی سے روایت ہے کہ کعب الاحبار نے سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور کہا: اپنی شفاعت کو چھپا دینا تو سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں شفاعت کرسکتا ہوں؟ کعب نے کہا: ہاں! نبی کریم ﷺ کے اہل بیت میں سے آپ کے علاوہ کسی ایک کو شفاعت کا حق حاصل نہیں ہے۔ ❷

[1803] حدثنا عبد الله قثنا أبو هاشم زياد بن أيوب قثنا عبيد الله بن موسى قثنا إسماعيل يعني بن أبي خالد عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الله بن الحارث بن نوفل عن العباس قال قلت يا رسول الله إن قريشا جلوس فتذاكروا أنسابهم فجعلوا مثلك مثل نخلة في كبوة من الأرض فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله يوم خلق الخلق جعلني في خير الفرقتين خيرا ثم جعل القبائل جعلني في خير قبيلة يعني خير ثم جعل البيوت فجعلني في خير بيوتهم فأنا خيرهم نفسا وخيرهم بيتا

۱۸۰۳۔ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ قریشی اپنی محفلوں میں اپنے نسب کا تذکرہ کر رہے تھے انہوں نے آپ کی مثال اس کھجور کے درخت سے دی جو زمین پر گر پڑا ہو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے مجھے اس دن سے بہترین نسب سے جوڑا ہے کہ جب مخلوق کو پیدا کیا اور جب قبائل کو پیدا کیا تب بھی بہترین قبیلے سے جوڑا پھر گھروں کو بنایا تو مجھے بہترین گھر میں پیدا کیا اب میں (محمد ﷺ) ذات اور گھر کے اعتبار سے سب سے بہتر ہوں۔ ❸

[1804] حدثنا عبد الله قال أنا أبو عبد الله محمد بن أبي خلف نا محمد بن طلحة التيمي قال حدثني أبو سهيل نافع بن مالك عن سعيد بن المسيب عن سعد أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج يجهز بعثا فطلع العباس بن عبد المطلب فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذا العباس بن عبد المطلب عم نبيكم أجود قريشا كفا وأوصلهم

۱۸۰۴۔ سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لشکر کو (کہیں) بھیجنے کے لیے نکلے تو اتنے میں سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے نبی کے چچا عباس بن عبدالمطلب ہیں جو کہ ہاتھ کے لحاظ سے قریش میں زیادہ سخی اور زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان: ضعف شیخ عبداللہ: الانقطاع بین ابی البختری وعلی؛

تخریج: سنن الترمذی: 5/653؛ مسند الامام احمد: 1/94

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ابی ہشام وعطیۃ العوفی فکلاہما ضعیفان؛

تخریج: حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: 6/42؛ کتاب الشریعۃ للآجری؛ ص: 351

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل یزید بن ابی زیاد؛

تخریج: سنن الترمذی: 5/584؛ دلائل النبوۃ للبیہقی: 1/130؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 1/499

❹ تحقیق: محمد بن ابی خلف لم اجدہ والباقون ثقات ومضیٰ الحدیث باسناد صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1768

[1805] حدثنا عبد الله قال حدثني الحسن بن الصباح البزاز قثنا شبابة عن ورقاء عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم عمر بن الخطاب على الصدقة فمنع بن جميل وخالد بن الوليد والعباس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ينقم بن جميل إلا أن كان فقيرا فأغناه الله وأما خالد فإنكم تظلمون خالدا قد احتبس أدراعه واعتاده في سبيل الله عز وجل وأما العباس عم رسول الله فهي علي ومثلها ثم قال أما شعرت أن عم الرجل صنو الأب أو صنو أبيه

۱۸۰۵۔ سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور کیا تو ابن جمیل (منافق)، سیّدنا خالد بن ولید اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن جمیل زکوۃ دینا اس لیے ناپسند کرتا ہے کہ وہ غریب تھا، اللہ نے اس کو مالدار کر دیا، (یعنی اللہ کا شکریہ ادا نہیں کرتا) اور خالد کے ساتھ تم زکوۃ کا مطالبہ کر کے ظلم کرتے ہو کیونکہ انہوں نے اپنی زرہ اور گھوڑوں کو اللہ کے نام وقف کر دیا ہے (یعنی ان کے گھوڑوں پر زکوٰۃ نہیں ہے) اور عباس کی زکوٰۃ مجھ پر ہے، اتنے اضافہ کے ساتھ بھی پھر فرمایا: کیا تو نہیں جانتا کہ چچا باپ کی جگہ پر ہوتا ہے۔ [1]

[1806] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن صالح مولى بني هاشم البصري قال حدثني مسلمة بن الصلت الشيباني قال حدثني صدقة بن أبي سهل الهناني قال كنت عند خالتي عتبة بنت سمعان العدوية قال فخرج زيد بن علي بن حسن قال فاسترجعت قلت لم قالت حدثتني أم حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنه سئل فقال العباس صنو أبي

۱۸۰۶۔ صدقہ بن ابو سہل ہنائی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں اپنی خالہ عتبہ بنت سمعان عدویہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران زید بن علی بن حسن رحمہ اللہ وہاں سے تشریف لے گئے تو میری خالہ نے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا۔ میں نے کہا: ایسا کیوں؟ کہنے لگیں: مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں) پوچھا گیا تو فرمایا: عباس میرے باپ کی جگہ پر ہیں۔ [2]

[1807] حدثنا عبد الله قثنا شيبان قال نا حماد يعني بن سلمة قثنا علي بن زيد عن يوسف بن مهران عن بن عباس قال كان للعباس دار إلى جنب المسجد وفي المسجد ضيق فأراد عمر أن يدخلها في المسجد فأبى فقال اجعل بيني وبينك رجلا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلا بينهما أبي بن كعب فقضى للعباس على عمر فقال عمر ما أحد من أصحاب محمد أجرأ علي منك فقال أبي أو أنصح لك مني قال يا أمير المؤمنين أما بلغك حديث داود أن الله عز وجل أمره ببناء بيت المقدس فأدخل فيه بيت امرأة بغير إذنها فلما بلغ حجز الرجال منعه الله بناءه قال داود يا رب منعتني بناءه فاجعله في عقبي فقال العباس أليس قد صارت لي وقضى لي بها قال فإني أشهدك أني قد جعلتها لله عز وجل

۱۸۰۷۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مسجد کے ساتھ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کا گھر تھا، جب مسجد میں جگہ تنگ ہوئی تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے (مسجد کی توسیع کی خاطر) اس گھر کو مسجد میں داخل کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں (سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ) نے (گھر دینے سے) انکار کیا اور کہا کہ میرے اور آپ رضی اللہ عنہ کے درمیان رسول اللہ رضی اللہ عنہ کا کوئی صحابی فیصلہ کرے گا تو سیّدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ ان دونوں کے درمیان قاضی بنے، انہوں نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی جگہ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کے

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1778

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل مسلمۃ بن الصلت الشیبانی وعتبۃ بنت سمعان لم اجدہا؛
تخریج: کتاب السنۃ للخلال: 1/91؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 4/27

حق میں فیصلہ دے دیا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے بڑھ کر میرے ساتھ جرات مندی کا مظاہرہ کرتے ہو، سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ رضی اللہ عنہ کی خیر خواہی کرتا ہوں اور اے امیر المومنین! کیا آپ رضی اللہ عنہ کو سیدنا داؤد علیہ السلام کا واقعہ معلوم نہیں ہے؟ کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کو بیت المقدس تعمیر کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے کسی عورت کا گھر اس سے اجازت لیے بغیر بیت المقدس میں شامل کر دیا تھا تو جب اس کی تعمیر انسان کی کمر کے برابر ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو روک دیا تو سیدنا داؤد علیہ السلام نے فرمایا تھا: اے اللہ! آپ نے مجھے تعمیر کرنے سے روک دیا ہے تو میں اس کی تعمیر اپنی اولاد پر چھوڑتا ہوں تو پھر سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا یہ گھر میرا نہیں ہے، انہوں نے فیصلہ بھی ان کے حق میں کر دیا، اس کے باوجود کہنے لگے: میں نے اسے اللہ کے راستے میں وقف کر دیا اور آپ میرے لیے اس پر گواہ بن جاؤ۔ (1)

[1808] حدثنا عبد الله قال حدثني شيبان نا حماد قال وحدثني علي بن زيد عن أنس بن مالك بنحوه

۱۸۰۸۔ مذکورہ روایت ایک دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔ (2)

[1809] حدثنا عبد الله قال حدثني زكريا بن يحيى الكسائي قثنا محمد بن فضيل عن الأعمش عن أبي سبرة رجل من النخع عن محمد بن كعب القرظي عن العباس قال كنا نلقى النفر من قريش يتحدثون فيقطعون حديثهم فذكرنا ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال ما بال أقوام يتحدثون فإذا رأوا الرجل من أهل بيتي قطعوا حديثهم أما والله لا يدخل قلب رجل الإيمان حتى يحبهم الله ولقرابتهم مني

۱۸۰۹۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جب قریش کے پاس بیٹھتے، وہ باتیں کر رہے ہوتے تھے مگر ہمیں دیکھتے ہی اپنی گفتگو روک دیتے، ہم نے اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان گفتگو کرنے والے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ میرے اہل بیت میں کسی بندے کو دیکھ کر اپنی گفتگو روک دیتے ہیں، آگاہ رہو، اللہ کی قسم! کسی انسان کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ آپ سے اللہ کے لیے اور میری قرابت داری کی وجہ سے محبت نہ کرے۔ (3)

[1810] حدثنا عبد الله قال نا عبد الله بن موسى بن شيبة بن عمرو بن عبد الله بن كعب بن مالك السلمي الكعبي الخزرجي قثنا إسماعيل بن قيس بن سعد بن زيد بن ثابت الأنصاري الخزرجي عن أبي حازم عن سهل بن سعد الساعدي قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض أسفاره في القيظ قال فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم لبعض حاجته أو قال ليتوضأ فقام إليه العباس بن عبد المطلب فستره بكساء من صوف فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا قال عمك يا رسول الله العباس فقال فكأني أنظر إليه من خلل الكساء وهو رافع رأسه إلى السماء وهو يقول اللهم استر العباس وولد العباس من النار

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف علی بن زید بن جدعان ورواہ ابن سعد من طریق حماد مثلہ ومضی مختصراً برقم: 1753 واسنادہ صحیح؛
تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 22/4؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 512/1

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ سواء

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1792

۱۸۱۰۔ سیّدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سردی کے موسم میں کسی سفر پر نکلے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ضرورت کے پیش نظر کھڑے ہوئے یا راوی نے کہا: وضو کے لیے، سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کھڑے ہو کر اپنی اون کی چادر سے پردہ کرنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ (میں نے) عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آپ کے چچا عباس ہیں، راوی کہتے ہیں: میں چادر کے بیچ میں آپ کی طرف دیکھ رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک آسمان کی طرف اٹھا کر فرما رہے تھے: اے اللہ! عباس اور ان کی آل کو جہنم کی آگ سے بچا۔ ❶

[1811] حدثنا عبد الله قثنا أحمد بن عبد الصمد الحكمي الأنصاري قال حدثني إسماعيل بن قيس قال سمعت أبا حازم قال حدثني سهل بن سعد قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في زمن الحر فنزل فقام يغتسل فستره العباس بكساء من صوف فذكر الحديث

۱۸۱۱۔ سیّدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم گرمی کے موسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے لیے کھڑے ہوئے، سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ اپنی اون کی چادر سے پردہ کرنے لگے، پھر آگے مذکورہ روایت کو بیان کیا۔ ❷

[1812] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الله بن موسى بن شيبة الأنصاري السلمي قثنا إسماعيل بن قيس عن أبي حازم عن سهل بن سعد قال لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم من بدر ومعه عمه العباس قال له يا رسول الله لو أذنت لي فخرجت إلى مكة فهاجرت منها أو قال فأهاجر منها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عم اطمئن فإنك خاتم المهاجرين في الهجرة كما أنا خاتم النبيين في النبوة

۱۸۱۲۔ سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر سے واپس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ مجھے اجازت دیں، میں مکہ چلا جاتا ہوں، وہاں سے ہجرت کر کے آتا ہوں یا کہا: تاکہ میں وہاں سے ہجرت کر کے آؤں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے چچا! ٹھہرے رہیں بلاشبہ آپ سب مہاجرین میں سے آخری مہاجر ہیں جس طرح میں نبیوں میں آخری نبی ہوں۔ ❸

[1813] حدثنا عبد الله قال حدثني أحمد بن عبد الصمد الأنصاري الحكمي قال حدثني إسماعيل بن قيس عن أبي حازم عن سهل قال لما أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالأسارى قال العباس يا رسول الله دعني فأخرج إلى مكة فأهاجر إليك كما هاجر المهاجرون إليك قال اجلس يا عم فأنت خاتم المهاجرين كما أنا خاتم النبيين

۱۸۱۳۔ سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بدری) قیدیوں کو لایا گیا تو سیّدنا

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل اسماعیل بن قیس بن سعد ابی مصعب الانصاری فھو منکر الحدیث؛
تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/326؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 1/405

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل اسماعیل بن قیس بن سعد وشیخ عبداللہ ایضا ضعیف؛ تخریج: تقدم فی سابقہ

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل اسماعیل بن قیس؛ تخریج: کتاب المجروحین لابن حبان: 1/128؛ وذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد: 9/269

عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے چھوڑ دیں تا کہ مکہ چلا جاؤں اور میں وہاں سے ہجرت کر کے آتا ہوں جس طرح مہاجرین نے آپ کی طرف ہجرت کی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے چچا! بیٹھے رہیں بلاشبہ آپ سب مہاجرین میں سے آخری مہاجر ہیں جس طرح میں نبیوں میں آخری نبی ہوں۔ ❶

[1814] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو عمرو محمد بن عبد العزيز بن أبي رزمة قال أنا أبي رحمه الله قال أنا إسرائيل عن عبد الأعلى عن سعيد بن جبير عن بن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن العباس مني و أنا منه لا تسبوا أمواتنا فتؤذوا أحياءنا

۱۸۱۴۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عباس مجھ سے ہے اور میں ان سے ہوں پس تم لوگ ہمارے فوت شدگان کو برا بھلا مت کہو جس سے ہم زندوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ ❷

[1815] حدثنا عبد الله قثنا محمد بن عبد العزيز قال أنا سهل بن مزاحم عن موسى بن عبيدة عن يعقوب بن زيد قال خرج عمر يوم الجمعة فقطر عليه ميزاب آل عباس فأمر به فهدم فقال عباس هدمت ميزابي والله ما وضعه حيث وضعه إلا النبي صلى الله عليه وسلم بيده فقال عمر أعد ميزابك حيث كان والله لا يكون لك سلم غيري فقام على عنقه حتى فرغ من ميزابه

۱۸۱۵۔ یعقوب بن زید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن (اچھا لباس پہنے) نکلے تو آل عباس رضی اللہ عنہ کے پرنالے کے چھینٹے ان (کے کپڑوں) پر گرے تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس پرنالے کو منہدم کرنے کا حکم دیا، سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے میرے پرنالے کو منہدم کروا دیا ہے، اللہ کی قسم! یہ وہ جگہ ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے مبارک ہاتھوں سے پرنالہ لگایا تھا تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا: آپ اپنے پرنالے کو اسی جگہ لگائیں جہاں پہلے تھا اور اللہ کی قسم آپ رضی اللہ عنہ کے لیے سیڑھی میں بنوں گا، سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ ان کے کندھوں پر چڑھے اور اس پرنالے کو لگا دیا۔ ❸

[1816] حدثنا عبد الله قثنا محمد بن عبد العزيز قال أنا النضر بن شميل قثنا زكريا عن عامر قال انطلق النبي صلى الله عليه وسلم ومعه العباس عمه وكان العباس ذا رأي إلى السبعين من الأنصار عند العقبة تحت الشجرة ثم ذكر الحديث

۱۸۱۶۔ عامر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیعتِ عقبہ کے موقع پر اپنے چچا سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر نکلے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعتِ عقبہ کے موقع پر ستر انصارِ مدینہ کو درخت کے نیچے دیکھا۔ پھر آگے مذکورہ حدیث کو بیان کیا۔ ❹

[1817] حدثنا عبد الله قال نا محمد بن عبد العزيز قال أنا النضر بن شميل قثنا حماد قثنا عمار عن بن عباس قال كان العباس عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا معه قال ورسول الله صلى الله عليه وسلم قد أقبل على رجل يكلمه فقال رسول الله كان ذاك جبريل عليه السلام هو الذي شغلني عنك

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل اسماعیل بن قیس؛

تخریج: کتاب العلل لابن ابی حاتم: 368/2؛ وذکرہ الذہبی فی میزان الاعتدال: 149/2

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عبدالاعلیٰ؛ تخریج: السنن الکبریٰ للنسائی: 227/4؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 371/3

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف موسیٰ بن عبیدۃ الربذی والانقطاع بین یعقوب وعمر وسہل بن مزاحم المروزی؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1761

❹ تحقیق: مرسل رجالہ ثقات؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1764

۱۸۱۷۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اور سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے ساتھ محو گفتگو تھے (جب فارغ ہوئے) تو فرمایا: یہ جبرائیل تھے جنہوں نے مجھے تم لوگوں سے روکے رکھا۔ ❶

[1818] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن عبد العزيز قثنا علي بن الحسين بن شقيق قثنا بن عيينة عن داود بن شابور عن مجاهد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تؤذوني في عمي فإنه بقية آبائي وإن العم صنو من الأب

۱۸۱۸۔ مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے چچا عباس کے بارے میں مجھے تکلیف مت پہنچاؤ کیونکہ وہ میرے باقی ماندہ آباؤ اجداد میں سے ایک ہیں اور چچا باپ کی جگہ پر ہوتا ہے۔ ❷

[1819] حدثنا عبد الله قثنا محمد قثنا محمد بن فضيل بن غزوان عن رجل عن بن سيرين عن عبيدة قال كان إطعام قريش كل يوم على رجل فكان يوم بدر على العباس فأطعمهم ثم اقتتلوا

۱۸۱۹۔ عبیدہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ قریش کا کھانا ہر دن کسی ایک شخص کے ذمہ ہوتا تھا اور بدر کے دن سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کے ذمہ تھا تو انہوں نے سب کو کھلایا پھر وہ لڑنے کے لیے نکل گئے۔ ❸

[1820] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو بكر بن أبي شيبة وعثمان قالا نا شريك عن أبي إسحاق عن البراء قال لا والله ما ولى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنين دبره قال والعباس وأبو سفيان آخذين بلجام بغلته وهو يقول أنا النبي لا كذب أنا بن عبد المطلب

۱۸۲۰۔ سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم غزوہ حنین کے موقع پر سیّدنا عباس اور سیّدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہما کے علاوہ کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (میدانِ جنگ میں) باقی نہیں رہ گیا تھا انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام تھام رکھی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: میری نبوت جھوٹی نہیں ہے اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ ❹

[1821] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن عبد العزيز بن أبي رزمة قال أنا يعلى بن عبيد قثنا إسماعيل عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الله بن الحارث بن نوفل عن العباس قال قلت يا رسول الله إذا لقي قريش بعضهم بعضا لقوا بالبشارة وإذا لقيناهم لقونا بوجوه لا نعرفها فغضب غضبا شديدا ثم قال والذي نفس محمد بيده أو قال والذي نفسي بيده لا يدخل قلب رجل الإيمان حتى يحبكم لله عز وجل ورسوله

۱۸۲۱۔ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش جب آپس میں ملتے ہیں تو بڑی خوشی سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو وہ خوش نہیں ہوتے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شدید غصے میں آ گئے اور فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے یا فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کسی بندے کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ آپ سے اللہ اور اس کے

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 294/1

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لارسالہ؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1781

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان: جہالۃ راویہ عن ابن سیرین والارسال؛ ذکرہ الحافظ ابن کثیر فی البدایۃ: 260/3

❹ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ والحدیث صحیح؛ انظر: صحیح البخاری: 1051/3؛ صحیح مسلم: 1400/3

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے محبت نہ کرے۔ ❶

[1822] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو عبدالرحمٰن محمد بن عبد الله بن نمير الهمداني وأبو بكر بن أبي شيبة قال نا بن فضيل عن يزيد يعني بن أبي زياد عن عبد الله بن الحارث قال حدثني عبد المطلب بن ربيعة بن الحارث بن عبد المطلب أن العباس دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا عنده جالس فقال له رسول الله ما أغضبك فقال يا رسول الله ما لنا ولقريش إذا تلاقوا تلاقوا بوجوه مستبشرة وإذا لقونا لقونا بغير ذلك قال فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى احمر وجهه وحتى استدر عرقان بين عينيه وكان إذا غضب استدر فلما سرى عنه قال والذي نفس محمد بيده لا يدخل قلب رجل الإيمان حتى يحبكم لله ولرسوله ثم قال أيها الناس من آذى العباس فقد آذاني إنما عم الرجل صنو أبيه

۱۸۲۲۔ عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک دن سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (غصے کی حالت میں) آئے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: کیوں غصہ میں ہو؟ تو سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قریشی ہمارے علاوہ آپس میں تو بڑی خوشی سے ملتے ہیں مگر ہم سے ملتے وقت خوش نہیں ہوتے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید غصہ آیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہوگیا اور آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان (یعنی پیشانی) سے پسینہ گرنے لگا اور یہ پسینہ اس وقت گرتا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم شدید غصے میں ہوتے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ جاتا رہا تو فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے۔ کسی انسان کے دل میں ایمان نہیں داخل ہوسکتا جب تک وہ آپ (عباس) سے اللہ اور اس کے رسول کی وجہ سے محبت نہ کرے۔ پھر فرمایا: لوگوں میں جس کسی نے عباس کو تکلیف دی تو گویا اس نے مجھے تکلیف دی یقیناً چچا باپ کی جگہ ہوتا ہے۔ ❷

[1823] حدثنا عبد الله قال حدثني مصعب بن عبد الله قال حدثني عبد العزيز بن محمد الدراوردي عن يزيد بن عبد الله بن الهاد عن عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم أنه بلغه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال احفظوني في عمي العباس فإنما عم الرجل صنو أبيه

۱۸۲۳۔ عمرو بن حزم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے چچا عباس کی حفاظت کرو کیونکہ چچا باپ کی جگہ پر ہوتا ہے۔ ❸

[1824] حدثنا عبد الله قال حدثني عبيد الله بن عمر بن ميسرة قثنا يزيد بن هارون قال أنا زكريا بن أبي زائدة عن عطية العوفي قال قام كعب فأخذ بحجزة العباس وقال ادخرها عندك للشفاعة يوم القيامة فقال العباس ولي الشفاعة قال نعم إنه ليس أحد من أهل بيت نبي يسلم إلا كانت له شفاعة

۱۸۲۴۔ عطیہ عوفی سے روایت ہے کہ کعب الاحبار رحمۃ اللہ علیہ نے سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: اپنی شفاعت روز قیامت تک کے لیے ذخیرہ کرلینا تو سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں شفاعت کرسکتا ہوں؟ کعب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت میں سے جو بھی اسلام لایا تو اسے شفاعت کا حق ہوگا۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف یزید بن ابی زیاد؛ تقدم تخریجہ

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ؛ تخریج: تاریخ بغداد للخطیب: 68/10

❸ تحقیق: اسنادہ مرسل رجالہ ثقات؛ تخریج: مسند الامام احمد: 165/4

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عطیۃ العوفی؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1802

[1825] حدثنا عبد الله قال حدثني أحمد بن إبراهيم الدورقي قال حدثني أبو نعيم الفضل بن دكين قثنا زهير عن ليث عن مجاهد عن علي بن عبد الله بن عباس قال أعتق العباس عند موته سبعين مملوكا فرد منهم اثنين فكنا نرى إنما ردهم أنهم كانوا أولاد الزنا

۱۸۲۵۔ علی بن عبداللہ بن عباس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے موت کے وقت ستر (۷۰) غلاموں کو آزاد کیا اور دو (۲) غلاموں کو واپس کیا تو ہم نے یہ خیال کیا کہ جوانہوں نے واپس کیے ہیں وہ ولد الزنا تھے۔ ❶

[1826] حدثنا عبد الله قثنا أحمد بن سعيد بن يعقوب أبو العباس الكندي الحمصي قال أنا بقية بن الوليد قال حدثني عبد الحميد بن إبراهيم قال حدثني أبو عمرو القرشي عن عبد العزيز بن أبي يحيى الزهري قال لما حضرت عباس بن عبد المطلب الوفاة بعث إلى ابنه عبد الله بن عباس بن عبد المطلب فقال له يا بني إني والله ما مت موتا ولكني فنيت فناء يا بني أحبب الله وطاعته حتى لا يكون شيء أحب إليك منه ومن طاعته وخف الله ومعصيته حتى لا يكون شيء أخوف إليك منه ومن معصيته فإنك إذا أحببت الله وطاعته نفعك كل أحد وإذا خفت الله ومعصيته لم تضر أحدا استودعك الله

۱۸۲۶۔ عبدالعزیز بن ابی یحیٰی زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ کو بلایا اور کہا: اے میرے بیٹے! میں موت سے نہیں مر رہا بلکہ فنا ہو رہا ہوں، اے میرے بیٹے! اللہ سے محبت کرو اور اس کی اطاعت کرو، کوئی چیز بھی تجھے اطاعت الٰہی سے زیادہ محبوب نہ ہو، اللہ سے ڈرو اور نافرمانی سے بچو، تجھے خوف الٰہی اور نافرمانی سے بڑھ کر کوئی چیز خوفزدہ نہ کرے، جب تم اللہ سے محبت اور اطاعت کرو گے تو تمہیں ہر کوئی فائدہ پہنچائے گا، جب تم اللہ سے ڈرو گے اور اس کی نافرمانی سے بچو گے تو تم کسی کو نقصان نہیں پہنچاؤ گے (یعنی اپنا ہی فائدہ کرو گے) اور میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ ❷

[1827] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو بكر بن أبي شيبة قثنا أبو الأحوص عن إبراهيم بن مهاجر عن مجاهد عن مولاه السائب بن عبد الله قال كان السائب بن عبد الله يأمرني أن أشرب من سقاية آل عباس ويقول إنه من تمام الحج

۱۸۲۷۔ سائب بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے غلام سے روایت ہے کہ سائب ان سے کہتے تھے: تم دوران حج آل عباس کے مٹکے سے پانی پیو کیونکہ یہ حج کے پورا ہونے میں سے ہے۔ (یعنی اس سے حج پورا ہو جائے گا) ❸

[1828] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو بكر نا عباد بن العوام عن حجاج عن عطاء قال اشرب من سقاية آل عباس فقد شرب منها المسلمون وهي سنة

۱۸۲۸۔ عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ آل عباس کے مٹکے سے پانی پیو کیونکہ مسلمان اس سے پیتے تھے اور یہی سنت ہے۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ فان العباس توفی سنۃ 32 وولد علی بن عبداللہ بن عباس لیلۃ استشہد علی بن ابی طالب عن اجمیع سنۃ اربعین فی شہر رمضان فسمی باسمہ؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 30/4؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 321/3

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عبدالحمید بن ابراہیم الحضرمی فہو ضعیف؛ تخریج: لم اقف علیہ

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ابراہیم بن مہاجر ونحوہ قول طاؤس ذکرہ الازرقی فی اخبار مکۃ (57/2) باسناد صحیح

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل حجاج بن ارطاۃ فانہ کثیر الخطا والتدلیس؛
تخریج: تاریخ بغداد للخطیب: 103/10؛ العلل المتناہیۃ لابن الجوزی: 286/1

[1829] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو بكر قثنا عباد بن العوام عن حجاج عن الحكم عن مجاهد قال قال لي مولاي عبد الله بن السائب اشرب من سقاية آل عباس فقد شرب منها المسلمون

۱۸۲۹۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سائب بن عبداللہ رحمۃ اللہ کے غلام نے مجھے بیان کیا کہ آل عباس کے مٹکے سے پانی پیو کیونکہ مسلمان اس سے پیتے تھے۔ (1)

[1830] حدثنا عبد الله قال حدثني هارون بن سفيان قال حدثني يوسف بن يعقوب المديني قال كتبت عنه بالبصرة قثنا بن أبي الزناد عن أبيه عن أبان بن عثمان قال سمعت عثمان يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صنع صنيعا إلى أحد من بني عبد المطلب في الدنيا أو في هذه الدنيا فلم يكافه في الدنيا أو في هذه الدنيا فعلى مكافأته إذا لقيني يوم القيامة

۱۸۳۰۔ عثمان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمار ہے تھے: جو شخص دنیا میں بنو عبدالمطلب سے نیکی کرے اور بنو عبدالمطلب اس نیکی کا بدلہ نہ دیں تو میں قیامت کے دن اس کو بدلہ دوں گا جب میری اس سے ملاقات ہوگی۔ (2)

[1831] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو معمر وأبو بكر بن أبي شيبة قالا نا جرير عن مغيرة عن أبي رزين قال قيل للعباس أنت أكبر أو النبي صلى الله عليه وسلم فقال هو أكبر مني وولدت قبله

۱۸۳۱۔ ابورزین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ کسی نے سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: (عمر میں) آپ رضی اللہ عنہ بڑے ہیں یا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم؟ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بڑے ہیں مگر میری پیدائش ان سے پہلی ہوئی۔ (3)

[1832] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو الربيع العتكي سليمان بن داود قثنا داود بن عبد الجبار قال نا سلمة بن المجنون قال سمعت أبا هريرة قال دخل العباس بيتا فيه ناس من بني هاشم فقال هل فيكم غريب أو هل عليكم عين قالوا ما فينا غريب ولا عين قال وكانوا لا يعدوني من الغرباء إني كنت من ضيفان النبي صلى الله عليه وسلم من أصحاب الصفة وكنت متساندا فلم يفطن بي قال إذا أقبلت الرايات السود فأكرموا الفرس فإن دولتنا معهم

۱۸۳۲۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ ایک گھر میں گئے، وہاں کچھ بنی ہاشم کے لوگ تھے تو انہوں نے پوچھا: تم میں سے کوئی مسافر ہے؟ یا کہا: کوئی تم پر جاسوس ہے؟ ان لوگوں نے کہا: ہم میں نہ کوئی مسافر ہے اور نہ ہی کوئی جاسوس۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: وہ لوگ مجھے مسافر شمار نہیں کرتے تھے، میں اصحاب صفہ میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان تھا اور ٹیک لگائے ہوئے (بیٹھا) تھا، کسی کو میرے بارے میں خیال نہیں تھا، (یعنی میرے بیٹھے ہونے کا علم نہیں تھا) تو سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تمہاری طرف کالے جھنڈے آرہے ہوں تو تم فارسیوں کا ساتھ دو کیونکہ انہی کی وجہ سے ہماری حکومت قائم رہے گی۔ (4)

[1833] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن عبد العزيز قال نا بشر بن السري عن أبي عوانة عن الحكم بن عتيبة أن النبي

---

(1) تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس حجاج بن ارطاۃ وکثرۃ خطاہ؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 26/4

(2) تحقیق: ہارون بن سفیان لم اجدہ؛ تخریج: العلل المتناہیۃ لابن الجوزی: 285/1؛ تاریخ بغداد للخطیب: 103/10

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 320/3

(4) تحقیق: موضوع والمتہم بہ داؤد بن عبدالجبار القرشی؛ ذکرہ ابن الجوزی فی الموضوعات: 38/2

صلى الله عليه وسلم بعث عمر بن الخطاب ساعيا فأتى العباس فسأله صدقته فأغلظ له فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فشكا ذلك إليه فقال يا عمر إن عم الرجل صنو أبيه إنا كنا تعجلنا صدقة ماله

۱۸۳۳۔ حکم بن عتیبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ کی وصولی پر مقرر کیا تو وہ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے آئے تو ان سے سختی سے (ادائیگی کا) تقاضا کیا، سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی شکایت لگائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر! کیا تم نہیں جانتے کہ چچا باپ کی جگہ پر ہوتا ہے؟ اور ہم نے ان کے مال کی (وقت مقررہ سے قبل) جلدی زکوٰۃ وصول کی تھی۔ (۱)

[1834] حدثنا عبد الله قال نا محمد بن عبد العزيز قثنا النضر بن محمد المروزي عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الله بن الحارث قال جاء العباس إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله علمني شيئا أسأله ربي قال يا عباس سل الله العافية قال فمكث أياما ثم أتاه فقال يا رسول الله علمني شيئا أسأله ربي قال يا عباس عم رسول الله سل الله العافية في الدنيا والآخرة

۱۸۳۴۔ سیّدنا عبداللہ بن حارث رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں کہ جس کا میں اپنے رب سے سوال کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے (چچا) عباس! آپ اپنے رب سے عافیت کا سوال کریں، کچھ وقت گزرنے کے بعد وہ دوبارہ آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں کہ جس کا میں اپنے رب سے سوال کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے رسول اللہ کے چچا عباس! آپ اپنے رب سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرو۔ (۲)

(۱) تحقیق: مرسل رجالہ ثقات والحدیث صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1778

(۲) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف یزید بن ابی زیاد؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1771

فضائل سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

[1835] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا إسماعيل قال أخبرني خالد الحذاء عن عكرمة قال قال بن عباس ضمني إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال اللهم علمه الكتاب

۱۸۳۵۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور یہ دُعا فرمائی: اے اللہ! اسے قرآن کا علم عطا فرما۔ (۱)

[1836] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن عبيد قثنا إسماعيل يعني بن أبي خالد عن شعيب بن يسار قال أرسل العباس عبد الله إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اذهب فانظر من عند رسول الله فانطلق ثم جاء فقال رأيت عنده رجلا ما أدري كيف هو فجاء العباس إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبره بالذي قال عبد الله فأرسل النبي صلى الله عليه وسلم إلى عبد الله فدعاه وأجلسه في حجره ثم مسح رأسه ودعا له بالعلم

۱۸۳۶۔ شعیب بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا کہ دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کون ہے تو سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما واپس آئے اور کہا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک آدمی ہے جس کو میں نہیں جانتا، سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور جو سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تھا وہ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا، آپ نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بلایا اور اپنے پاس گود میں بٹھایا، ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے علم کی دعا فرمائی۔ (۲)

[1837] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سفيان بن عيينة عن طاوس قال والله ما رأيت أحدا أشد تعظيما لحرمات الله من بن عباس والله لو أشاء إذا ذكرته أن أبكي لبكيت

۱۸۳۷۔ امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے شعائر کی تعظیم کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا اگر میں ان کی یاد میں رونا چاہوں تو رولوں۔ (۳)

(۱) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری:6/169؛ سنن الترمذی:5/680؛ مسند الامام احمد:1/359؛ سنن ابن ماجۃ:1/58؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم:1/315

(۲) تحقیق: شعیب بن یسار ذکرہ ابن ابی حاتم فی الجرح:2/1/353؛ وقال سئل عنہ ابوزرعۃ فقال روی اربعۃ احادیث لا اعرفہ الا بروایۃ اسماعیل بن ابی خالد و مساور عنہ ثم ہو منقطع لم یدرک القصۃ ولم یذکر سماعۃ من العباس؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم:3/536

(۳) تحقیق: اسنادہ صحیح الی طاؤس؛ ذکرہ الذہبی فی سیر اعلام النبلاء:3/342؛ وابن الجوزی فی صفۃ الصفوۃ:1/756

[1838] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا إسماعيل يعني بن علية قال أنا أيوب قال نبئت عن طاوس قال ما رأيت أحدا أشد تعظيما لحرمات الله من بن عباس والله لو أشاء إذا ذكرته أن أبكي لبكيت

۱۸۳۸۔ امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے شعائر کی تعظیم کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا، اللہ کی قسم! اگر میں ان کی یاد میں رونا چاہوں تو رولوں۔ ❶

[1839] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عفان قثنا حماد بن زيد وأنا أيوب عن إبراهيم بن ميسرة قال ذكر طاوس بن عباس فقال ما رأيت رجلا أشد تعظيما لمحارم الله منه ولو أشاء أن أبكي إذا ذكرته لبكيت

۱۸۳۹۔ امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنے والا کسی کو نہیں دیکھا اگر میں ان کی یاد میں رونا چاہوں تو رولوں۔ ❷

[1840] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو عبيدة الحداد عبد الواحد عن صالح بن رستم عن بن أبي مليكة قال صحبت بن عباس من مكة إلى المدينة كان إذا نزل قام شطر الليل فسأله أيوب كيف كانت قراءته قال قرأ { وجاءت سكرة الموت بالحق ذلك ما كنت منه تحيد } فجعل يرتل ويكثر في ذلكم النشيج

۱۸۴۰۔ ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ سے مدینہ آرہا تھا، جب ہم پڑاؤ ڈالتے تو وہ آدھی رات تک (نفل نماز کے لیے) قیام کرتے، ان سے ایوب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: وہ کیا پڑھتے ؟ کہا: وہ اس آیت کو ترتیل سے بار بار پڑھتے رہتے (وجاءت سكرة الموت بالحق ذلك ما كنت منه تحيد) (سورۃ ق: 19) ترجمہ: (اور موت کی سختیاں آ پکڑیں گی جس سے انسان بھاگتا تھا) اور روتے رہتے۔ ❸

[1841] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سفيان بن عيينة قال نا عبد الكريم يعني الجزري عن سعيد بن جبير قال كان بن عباس يحدثني بالحديث فلو يأذن لي أن أقبل رأسه لقبلت

۱۸۴۱۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مجھے حدیث پڑھاتے تھے اگر وہ مجھے اجازت دیتے تو میں ان کے سر کو چومتا۔ ❹

[1842] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سفيان عن سالم بن أبي حفصة قال سمعت منذرا يقول أتيت محمد بن علي وقال سفيان مرة بن الحنفية أنا وابنه فقال من أين جئتما قلت من عند بن عباس قال { قضي الأمر الذي فيه تستفتيان } وقال يوم مات اليوم مات رباني هذه الأمة

۱۸۴۲۔ منذر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں اور ابن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ محمد ابن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے تو انہوں نے پوچھا: تم دونوں کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے کہا: سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے آرہے ہیں، اس کام کا فیصلہ ہوگیا ہے جس کا تم پوچھتے ہو۔ جس دن سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فوت ہوئے تو انہوں نے کہا: آج اس اُمت کے

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 1/329

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 1/541

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: کتاب الزہد لاحمد بن حنبل؛ ص: 188؛ کتاب المعرفۃ للفسوی: 1/534

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 2/370

عالم ربانی فوت ہوگئے ہیں۔ (1)

[1843] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا معتمر عن شعيب عن أبي رجاء قال كان هذا الموضع من بن عباس مجرى الدموع كأنه الشراك البالي من الدموع

۱۸۴۳۔ ابو رجاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: (خوف الٰہی کی وجہ سے) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آنسو اس طرح بہتے تھے کہ جس طرح پرانا تسمہ ہوتا ہے۔ (یعنی لمبے لمبے آنسوؤں کی چہرے پر قطاریں بن جاتی تھیں) (2)

[1844] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبدالرحمن بن مهدي عن الحسن بن أبي جعفر عن أبي الصهباء عن سعيد بن جبير قال رأيت بن عباس أخذ بلسانه وهو يقول يا لسان قل خيرا تغنم أو اصمت تسلم قبل أن تندم

۱۸۴۴۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا، سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا: اے میری زبان! اچھی باتیں کرو، تمہیں فائدہ ملے گا یا خاموش ہوجاؤ، مطیع رہ اس سے پہلے کہ تجھے ندامت اُٹھانی پڑے۔ (3)

[1845] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا إسماعيل بن إبراهيم قال أخبرني صالح بن رستم عن عبد الله بن أبي مليكة قال صحبت بن عباس من المدينة إلى مكة ومن مكة إلى المدينة فكان يصلي ركعتين فكان يقوم شطر الليل يكثر والله في ذلكم النشيج

۱۸۴۵۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مکہ سے مدینہ سفر کرتے ہوئے میں سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی صحبت میں رہا، وہ دو رکعتیں (قیام اللیل کی) ادا کرتے تھے، ان کا قیام آدھی رات سے زیادہ وقت تک جاری رہتا اور اس (قیام) میں سریلی آواز میں (آیاتِ قرآنیہ) پڑھتے۔ (4)

[1846] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا عبد الوهاب عن سعيد الجريري عن رجل قال رأيت بن عباس آخذا بثمرة لسانه وهو يقول ويحك قل خيرا تغنم واسكت عن شر تسلم فقال له رجل يا أبا عباس ما لي أراك آخذا بثمرة لسانك تقول كذا وكذا قال إنه بلغني أن العبد يوم القيامة ليس هو على شيء أحنق منه على لسانه

۱۸۴۶۔ ایک آدمی سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنی زبان کی نوک پکڑ کر کہہ رہے تھے: تیرے لیے ہلاکت ہو تم کوئی اچھی باتیں بولو تمہیں فائدہ ہوگا اور شر سے خاموش ہوجاؤ، سلامت رہوگی۔ ایک شخص نے کہا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہما میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ رضی اللہ عنہ زبان کی نوک پکڑ کر باتیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت کے دن زبان سے زیادہ انسان کا گلا دبانے والی (یعنی سزا دلوانے والی) کوئی چیز نہیں۔ (5)

---

(1) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 368/2؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 1/540۔517

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 329/1

(3) تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛ تخریج: کتاب الزہد لاحمد بن حنبل؛ ص: 188

(4) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: کتاب الزہد لاحمد بن حنبل؛ ص: 188

(5) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 328/1

[1847] حدثنا عبد الله أبي قثنا بكر بن عيسى الراسبي قثنا أبو عوانة قثنا أبو جمرة قال رأيت بن عباس قميصه مقلصا فوق الكعب والكم يبلغ أصول الأصابع يغطي ظهر الكف

۱۸۴۷۔ ابوحمزہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا ان کی قمیص ایڑیوں تک نہیں پہنچی تھی آستین اور بازو والا کپڑا انگلیوں کے پوروں تک تھا جس سے ہاتھ کا اوپر والا حصہ پوشیدہ تھا۔ ❶

[1848] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن عبد الله أبو أحمد بن الزبيري قثنا سفيان عن ليث عن طاوس قال ولا رأيت رجلا أعلم من بن عباس

۱۸۴۸۔ امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔ ❷

[1849] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا محمد بن عبد الله قثنا كثير بن زيد عن المطلب بن عبد الله قال قرأ بن الزبير آية فوقف عندها أسهرته حتى أصبح فلما أصبح قال من حبر هذه الأمة قال قلت بن عباس فبعثني إليه فدعوته فقال له إني قرأت آية كنت لا أقف عندها وإني وقفت الليلة عندها فأسهرتني حتى أصبحت (وما يؤمن أكثرهم بالله إلا وهم مشركون) فقال ابن عباس لا تسهرك فإنا لم نعن بها إنما عني بها أهل الكتاب :(ولئن سألتهم من خلق السماوات والأرض ليقولن الله) [سورةلقمان:25] (بيده ملكوت كل شيء وهو يجير ولا يجار عليه)[سورة المومنون:88] (سيقولون الله) [سورة المومنون:89]فهم يؤمنون ههنا وهم يشركون بالله

۱۸۴۹۔ مطلب بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے نماز تہجد میں ایک آیت پڑھی، اس کو بار بار پڑھتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی، انہوں نے کہا: اس اُمت کا بڑا عالم کون ہے؟ میں نے کہا: سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔ پھر انہوں نے مجھے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بلانے بھیجا (جب ابن عباس آئے) تو سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان سے پوچھا: میں نے آج رات ایک آیت کو پڑھا ہے، میں اس سے آگے نہیں بڑھ سکا، مجھے اس آیت نے بے چین کردیا ہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی ہے (یعنی اسی ایک آیت کو بار بار پڑھتا رہا ہوں) (ومايؤمن أكثرهم بالله إلا وهم مشركون) (سورۃ یوسف:106) (ان میں سے اکثر لوگ باوجود ایمان لانے کے بھی مشرک ہی ہیں) سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آپ بے چین نہ ہوں اس آیت سے ہم (مسلمان) مراد نہیں ہیں بلکہ اہل کتاب مراد ہیں جیسا کہ اللہ فرماتے ہیں: (ولئن سألتهم من خلق السماوات والأرض ليقولن الله) (سورۃ لقمان:25) ترجمہ: (اگر ان سے پوچھو زمین اور آسمان کا خالق کون ہے؟ کہیں گے اللہ ہے) (بيده ملكوت كل شيء وهو يجير ولا يجار عليه) (سورۃ المومنون:88) اللہ کے ہاتھ ہر چیز کا اختیار ہے وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی پناہ دینے والا نہیں ہے۔ (سيقولون الله) (سورۃ المومنون:89) ترجمہ: (یہ کہیں گے اللہ ہے) پس اہل کتب یہاں اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور حالانکہ شرک بھی کرتے ہیں۔ ❸

[1850] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا سفيان بن عيينة قثنا بن أبي حسين قال أبصر بن عباس رجل وهو داخل المسجد

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: کتاب الزہد لاحمد بن حنبل؛ ص:189

❷ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد:366/2

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: جامع البیان فی ای القرآن للطبری:50/13

قال من هذا قالوا هذا ابن عباس ابن عم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله أعلم حيث يجعل رسالته

۱۸۵۰۔ ابن ابوحسین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو مسجد داخل ہوتے ہوئے دیکھا تو پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں، اس نے یہ آیت تلاوت کی (الله أعلم حيث يجعل رسالاته) (سورة الانعام:124) (اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ رسالت کا مستحق کون ہے۔) ❶

[1851] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا محمد بن جعفر نا شعبة عن أبي إسحاق عن سيف قال قالت عائشة من استعمل على الموسم قالوا ابن عباس قالت هو أعلم بالسنة

۱۸۵۱۔ سیف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: حج کا امیر کون ہے؟ لوگوں نے کہا: سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، وہ کہنے لگیں: وہ سنت کے سب سے بڑے عالم ہیں۔ ❷

[1852] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حسن بن موسى قثنا أبو هلال قثنا عمرو بن دينار أو عتبة عن عمرو بن دينار قال ما رأيت مجلسا أجمع لكل خير من مجلس بن عباس لحلال وحرام وتفسير القرآن والعربية وأنساب الناس والطعام

۱۸۵۲۔ عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے نہیں دیکھا کہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مجلس علمی سے بڑھ کر کسی کی مجلس میں ہر قسم کی نیکی مثلاً: حلال وحرام، تفسیر قرآن، عربی لغت، لوگوں کا حسب ونسب اور کھانے پینے سب سے زیادہ جمع ہوں۔ (یعنی ان کی مجلس میں ہر قسم کا علم سب سے بڑھ کر تھا اور ان کی مجلس میں ہر قسم کے مسئلے پر گفتگو ہوتی تھی) ❸

[1853] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو كامل وعفان قالا نا حماد يعني بن سلمة قال أنا عمار بن أبي عمار عن بن عباس قال كنت مع أبي عند النبي صلى الله عليه وسلم وعنده رجل يناجيه قال عفان وهو كالمعرض عن العباس فخرجنا من عنده فقال ألم تر إلى بن عمك كالمعرض عني فقلت إنه كان عنده رجل يناجيه قال عفان قال أو كان عنده أحد قلت نعم قال فرجع إليه فقال يا رسول الله هل كان عندك أحد فإن عبد الله أخبرني أن عندك رجلا تناجيه قال هل رأيته يا عبد الله قلت نعم قال ذاك جبريل فهو الذي شغلني عنك قال عفان أنه كان عندك رجل يناجيك

۱۸۵۳۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی آدمی سے سرگوشی فرما رہے تھے۔ عفان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے منہ موڑا، پس ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے۔ انہوں (میرے باپ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ) نے کہا: تم اپنے چچا کے بیٹے کو دیکھتے نہیں؟ انہوں نے مجھ (سیدنا عباس رضی اللہ عنہ) سے اعراض کیا ہے۔ میں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص تھا، اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرگوشی فرما رہے تھے۔ عفان راوی کہتے ہیں: سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا آپ کے پاس کوئی تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں! سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پس بے شک مجھے عبداللہ بن عباس نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی آدمی تھا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرگوشی فرما

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 220/5

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 369/2

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: کتاب العلل لاحمد بن حنبل؛ ص: 228

رہے تھے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ! تم نے اس کو دیکھا تھا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: وہ جبرائیل تھے، انہوں نے مجھے تم سے غافل رکھا۔ عفان رحمہ اللہ نے کہا: بے شک آپ ﷺ کے پاس ایک شخص تھا جو آپ ﷺ سے سرگوشی کرر ہا تھا۔ (1)

[1854] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن سعيد عن زكريا عن عامر فقال بن عباس قد رأيت عنده رجلا فقال العباس يزعم بن عمك أنه رأى عندك رجلا قال كذا وكذا قال نعم قال ذاك جبريل

۱۸۵۴۔ عامر شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (کو ان کے والد نے آپ ﷺ کے پاس بھیجا کہ دیکھو رسول اللہ ﷺ کے پاس کون ہے) نے کہا: آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی ہے (جس کو میں نہیں جانتا) سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: آپ کا چچازاد بھائی یہ خیال کرتا ہے کہ آپ کے پاس اس اس طرح کا ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں وہ جبریل تھے۔ (2)

[1855] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع عن سفيان عن سالم بن أبي حفصة قال حدثني من شهد بن الحنفية يقول عند قبر بن عباس هذا كان رباني هذه الأمة

۱۸۵۵۔ سالم بن ابوحفصہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی قبر پر گواہی دیتے ہوئے کہا: یہ اس امت کے عالم ربانی تھے۔ (3)

[1856] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن آدم قثنا زهير عن عبد الله بن عثمان بن خثيم قال أخبرني سعيد بن جبير أنه سمع عبد الله بن عباس يقول وضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده بين كتفي أو على منكبي فقال اللهم فقهه في الدين وعلمه التأويل

۱۸۵۶۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو میرے دونوں کندھوں کے درمیان (یعنی گردن کی پچھلی جانب) یا میرے کندھے پر رکھا اور یہ دعا فرمائی: اے اللہ! اسے دین کی فقاہت (گہری سمجھ) اور قرآن کی تفسیر کا علم عطا فرما۔ (4)

[1857] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الله بن بكر قثنا حاتم يعني بن أبي صغيرة أبو يونس عن عمرو بن دينار أن كريبا أخبره أن بن عباس قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فدعا الله لي أن يزيدني علما وفهما

۱۸۵۷۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی: اے اللہ! اس کے علم اور فہم میں اضافہ فرما۔ (5)

---

(1) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد:1/312؛ المعجم الکبیر للطبرانی:10/291؛ کتاب المعرفۃ للفسوی:1/520

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد:1/312

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم:1842

(4) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد:1/314؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی:1/494

(5) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: کتاب المعرفۃ للفسوی:1/518

[1858] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عفان قال نا حماد بن سلمة قثنا عبد الله بن عثمان بن خثيم عن سعيد بن جبير عن بن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان في بيت ميمونة فوضعت له وضوءا من الليل قال فقالت ميمونة يا رسول الله وضع لك هذا عبد الله بن عباس فقال اللهم فقهه في الدين وعلمه التأويل

۱۸۵۸۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے، میں نے رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی رکھا، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ پانی آپ کے لیے عبداللہ بن عباس نے رکھا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! اس کو فقہ دین اور تفسیر کا علم سکھا۔ (1)

[1859] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا هاشم بن القاسم قثنا ورقاء قال سمعت عبيد الله بن أبي يزيد عن بن عباس قال أتى النبي صلى الله عليه وسلم الخلاء فوضعت له وضوءا فلما خرج قال من وضع ذا قال بن عباس قال اللهم فقهه

۱۸۵۹۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے بیت الخلا گئے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی رکھا، جب باہر تشریف لائے تو دریافت کیا: پانی کس نے رکھا ہے؟ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا: عبداللہ بن عباس نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! اسے دین کی سمجھ عطا فرما۔ (2)

[1860] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن سعيد عن سفيان قال حدثني سليمان عن أبي الضحى قال قال عبد الله نعم ترجمان بن عباس للقرآن

۱۸۶۰۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن عباس قرآن کے بہترین ترجمان (مفسر) ہیں۔ (3)

[1861] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن سعيد عن سفيان قال حدثني سليمان عن مسلم عن مسروق عن عبد الله قال لو أدرك بن عباس أسناننا ما عشره منا رجل

۱۸۶۱۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ابن عباس ہماری عمر پاتے تو ہم میں سے ایک شخص ان کے دسویں حصے کے برابر نہ ہوتا۔ (4)

[1862] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو أسامة قال حدثني مجالد عن عامر عن بن عباس قال قال لي أبي يا بني أرى أمير المؤمنين يقربك ويخلو بك ويستشيرك مع ناس من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحفظ عني ثلاثا اتق الله لا تفشين له سرا ولا يجربن عليك كذبة ولا تغتابن عنده أحد قال عامر فقلت لابن عباس يا أبا عباس كل واحدة خير من ألف قال نعم ومن عشرة آلاف

۱۸۶۲۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے باپ نے کہا: اے بیٹے میں دیکھ رہا ہوں کہ باقی صحابہ کرام کو چھوڑ کر امیر المومنین (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ) تم سے قریبی تعلق رکھتے ہیں، تجھ سے اپنے راز کی باتیں کرتے ہیں اور تم سے مشورہ لیتے ہیں تو تین چیزوں کو مجھ سے یاد کر لے: ۱۔ اللہ سے ڈرنا اور راز کی باتوں کو مت ظاہر کرنا، ۲۔ (کبھی ان کے

(1) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/328؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 10/320

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 1/244_169؛ صحیح مسلم: 4/1927؛ مسند الامام احمد: 1/328

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1558

(4) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1559

سامنے جھوٹ مت بولنا) یہ کہ وہ کبھی تمہاری جھوٹ پر آزمائش بھی نہ کریں (یعنی اس قدر ان کے ہاں اپنے اعتماد کو قائم رکھنا)۔ ۳۔ ان کے پاس کبھی بھی کسی کی غیبت نہ کرنا۔

امام عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: یہ ہر بات آپ کے لیے ہزار (دینار یا درہم) سے بہتر ہے، سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بلکہ دس ہزار (دینار یا درہم) سے بھی بہتر ہے۔ ❶

[1863] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا جعفر بن عون قال أنا الأعمش عن مسلم بن صبيح عن مسروق قال قال عبد الله نعم ترجمان القرآن بن عباس لو أدرك أسناننا ما عشره منا رجل

۱۸۶۳۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن عباس قرآن کے بہترین ترجمان (مُفسر) ہیں اور اگر ابن عباس ہماری عمر پالیتے تو ہم میں سے ایک شخص ان کے دسویں حصے کے برابر نہ ہوتا۔ ❷

[1864] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا بن نمير قثنا مالك يعني بن مغول عن سلمة يعني بن كهيل قال قال عبد الله نعم ترجمان القرآن بن عباس

۱۸۶۴۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن عباس قرآن کے بہترین ترجمان (مُفسر) ہیں۔ ❸

[1865] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا هشيم قال أنا حصين عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة قال شهدت ابن عباس وهو يسأل عن عربية القرآن فينشد الشعر وقال هشيم مرة رأيت بن عباس إذا سئل عن عربية القرآن مما يستعين بالشعر

۱۸۶۵۔ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا کہ جب ان سے قرآن کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا جاتا تو وہ عربی اشعار کو بطور تائید پیش کرتے۔

ہشیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ جب ان سے قرآن کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا جاتا تو وہ عربی اشعار کی مدد بھی لیتے۔ ❹

[1866] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو نعيم قثنا شبل بن عباد عن بن أبي نجيح عن مجاهد قال عرضت القرآن على بن عباس مرتين أو ثلاث مرات

۱۸۶۶۔ امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس دو یا تین مرتبہ مکمل قرآن (تفسیر کے ساتھ) پڑھنے کا موقعہ ملا ہے۔ ❺

[1867] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أسود بن عامر قال قلت لشريك أي الرجلين كان أعلم بالتفسير مجاهد أو سعيد

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل مجالد بن سعید؛
تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 10/322؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 1/533؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 1/318

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: تاریخ بغداد للخطیب: 1/174

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1559

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 2/366

❺ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ؛ تخریج: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 3/280

بن جبير قال كان مجاهد ثم ذكر عن خصيف عن مجاهد قال عرضت القرآن على بن عباس ثلاث مرات

۱۸۶۷۔ امام مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے تین مرتبہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس پورا قرآن (تفسیر کے ساتھ) پڑھا ہے۔ ❶

[1868] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أحمد بن صالح قثنا محمد بن مسلم يعني أبا سعيد المؤدب عن خصيف قال قال لي مجاهد قرأت القرآن على بن عباس ثلاث مرات أقفه على كل آية

۱۸۶۸۔ امام مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے تین مرتبہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس پورا قرآن (تفسیر کے ساتھ) پڑھا ہے اور ہر آیت کو ان سے سمجھا ہے۔ ❷

[1869] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يونس بن محمد قثنا حماد بن زيد عن معمر عن الزهري قال كان أبو سلمة يسأل بن عباس فكان يحدث عنه وكان عبيد الله يلطفه فكان يغره غرا

۱۸۶۹۔ امام زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابو سلمہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال پوچھتے اور حدیث روایت کرتے تھے، عبید اللہ رحمہ اللہ ان سے نرمی کرتے اور وہ ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ ❸

[1870] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا أبو كامل وعفان المعني قالا نا حماد قال أنا عمار بن أبي عمار عن بن عباس قال كنت مع أبي عند النبي صلى الله عليه وسلم وعنده رجل يناجيه قال عفان وهو كالمعرض عن العباس فخرجنا من عنده فقال ألم تر إلى بن عمك كالمعرض عني فقلت له أنه كان عنده رجل يناجيه قال عفان فقال أو كان عنده أحد قلت نعم قال فرجع إليه فقال يا رسول الله هل كان عندك أحد فإن عبد الله أخبرني أن عندك رجلا تناجيه قال هل رأيته يا عبد الله قلت نعم قال ذاك جبريل عليه السلام فهو الذي شغلني قال عنك عفان أنه كان عندك رجل يناجيك

۱۸۷۰۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی آدمی سے سرگوشی فرما رہے تھے۔ عفان رحمہ اللہ کہتے ہیں: گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے منہ موڑا، پس ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے۔ تو انہوں (میرے باپ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ) نے کہا: تم اپنے چچا زاد کو نہیں دیکھتے، انہوں نے مجھ (سیدنا عباس رضی اللہ عنہ) سے منہ موڑا ہے۔ میں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص تھا اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرگوشی فرما رہے تھے۔ عفان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یا سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی تھا، سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس بے شک مجھے عبداللہ بن عباس نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی آدمی تھا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرگوشی فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عبداللہ! تم نے اس کو دیکھا تھا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں!، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ میرے پاس جبرائیل بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے مجھے آپ سے غافل رکھا۔ عفان رحمہ اللہ نے کہا: بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کر رہا تھا۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح الی شریک؛ تخریج: تقدم فی سابقہ

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف خصیف لکنہ متابع بالروایۃ السابقۃ؛ تخریج: کتاب السنۃ للخلال: 1/223

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: کتاب العلل لاحمد بن حنبل: 1/186

❹ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1853

[1871] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا هشيم قال أنا أبو بشر عن سعيد بن جبير عن بن عباس قال كان عمر بن الخطاب يأذن لأهل بدر ويأذن لي معهم فقال بعضهم تأذن لهذا الفتى معنا ومن أبنائنا من هو مثله فقال عمر انه ممن قد علمتم قال فأذن لهم ذات يوم وأذن لي معهم فسألهم عن هذه السورة إذا جاء نصر الله والفتح فقالوا أمر الله نبيه صلى الله عليه وسلم إذا فتح عليه أن يستغفره وأن يتوب إليه فقال لي ما تقول يا بن عباس قال قلت ليس كذلك ولكنه أخبر نبيه بحضور أجله فقال إذا جاء نصر الله والفتح فتح مكة ورأيت الناس يدخلون في دين الله أفواجا أي فذلك علامة موتك فسبح بحمد ربك واستغفره إنه كان توابا فقال لهم كيف تلوموني على ما ترون

۱۸۷۱۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنی مجلس میں اہل بدر کے ساتھ مجھے بھی بلاتے تھے، جس سے بعض صحابہ کرام نے کہا: امیر المومنین! آپ اس بچے کو ہمارے ساتھ شریک کرتے ہیں، اس جتنے تو ہمارے بچے بھی ہیں تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کو تو آپ خوب جان چکے ہیں پس ایک دن مجھے ان کے ساتھ بلایا اور صحابہ کرام سے سوال کیا: اس سورت نصر کا کیا مطلب ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بولے: اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح کے بدلے توبہ واستغفار کا حکم دیا ہے، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ (سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) سے پوچھا: ابن عباس! اس کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: ایسے نہیں ہے بلکہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ نے اپنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت مقررہ کی خبر دی ہے، چنانچہ فرمایا: اذا جاء نصر اللہ و الفتح سے مراد فتح مکہ، ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا سے مراد آپ کی علامت وفات ہے، نیز فرمایا فسبح بحمد ربك و استغفره إنه كان توابا (آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کریں اور اس سے مغفرت مانگیں، بے شک وہ معاف کرنے والا ہے)۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے فرمایا: اب اس حقیقت کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر تم مجھے کیسے ملامت کر سکتے ہو؟ ❶

[1872] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أسود بن عامر قثنا شريك عن الأعمش قال كنت إذا رأيت بن عباس قلت أجمل الناس وإذا تكلم قلت أفصح الناس وإذا أفتى قلت أقضي الناس وإذا ذكر أهل فارس قلت أعلم الناس نحو ذا قال شريك

۱۸۷۲۔ اعمش رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر کہتا: یہ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت ہیں، جب باتیں کرتے تو میں کہتا: ان سے زیادہ کوئی فصاحت والا نہیں، جب فیصلہ کرتے تو میں کہتا: ان سے زیادہ کوئی اچھا فیصلہ کرنے والا نہیں اور جب اہل فارس کا تذکرہ کرتے تو میں کہتا: ان سے بڑا عالم کوئی نہیں۔ ❷

[1873] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق نا معمر عن علي بن زيد بن جدعان أن بن عباس لما دفن زيد بن ثابت حثا عليه التراب ثم قال هكذا يدفن العلم قال علي فحدثت به علي بن حسين فقال وابن عباس والله قد دفن به علم كثير

۱۸۷۳۔ علی بن زید بن جدعان سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دفن کیا، قبر پر مٹی ڈالی تو فرمایا: اس طرح علم کو دفنایا جاتا ہے۔

علی بن زید بن جدعان کہتے ہیں کہ اسی طرح مجھے علی بن حسین رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ یقیناً اللہ کی قسم! سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ بہت زیادہ علم کو دفنایا گیا۔ ❸

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 735/8؛ مسند الامام احمد: 338/1؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 317/1

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لسوء حفظ شریک؛ تخریج: الاستیعاب لابن عبدالبر: 353/2؛ ذکرہ الحافظ ابن حجر فی الاصابۃ: 333/1/2

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 361/2

[1874] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قال سمعت معمرا يقول كان بن عباس يقول لأخ له من الأنصار اذهب بنا إلى أصحاب محمد فلعله أن يحتاج إلينا فقال وكان إذا صلى أجلس غلمانه خلفه فإذا مر بآية لم يسمع فيها شيئا رددها فكتبوها فإذا خرج سأل عنها

۱۸۷۴۔ معمر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے ایک انصاری بھائی سے کہہ رہے تھے: ہمارے ساتھ صحابہ کرام کے پاس چلیں، شاید ان کو ہماری ضرورت ہو اور سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب نماز پڑھتے تو اپنے بچوں کو پاس بیٹھاتے، بار بار آیات پڑھاتے، لکھواتے اور جب باہر نکلتے تو ان سے ان آیات کے بارے سوال کرتے۔ ❶

[1875] حدثنا عبد الله قال وجدت في كتاب أبي بخط يده نا محمد بن النوشجان قثنا بشير أبو توبة قال نا خصيف قال كان عطاء إذا حدثنا عن بن عباس قثنا البحر

۱۸۷۵۔ خصیف رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ جب بھی سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کوئی روایت بیان کرتے تو کہتے کہ مجھے (علم کے) سمندر نے یوں بیان کیا۔ ❷

[1876] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا هشيم عن أبي جمرة قال شهدت وفاة بن عباس بالطائف فوليه محمد بن الحنفية

۱۸۷۶۔ ابوحمزہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات پر طائف میں حاضر ہوا تو ان کے سر پرست محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ تھے۔ (یعنی ان کی تجہیز و تکفین کا انتظام انہی کے زیر نگرانی ہو رہا تھا۔) ❸

[1877] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا جرير عن مغيرة قال قيل لابن عباس أني أصبت هذا العلم قال لسانا سئولا وقلبا عقولا

۱۸۷۷۔ مغیرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: اس قدر علم آپ کو کیسے حاصل ہوا؟ تو سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: بار بار پوچھنے والی زبان اور عقلمند دل سے۔ ❹

[1878] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال حدثنا شعبة عن أبي بشر عن سعيد بن جبير عن بن عباس أن عمر كان يدنيه فقال عبدالرحمن بن عوف أن لنا أبناء مثله فقال له عمر أنه من حيث تعلم

۱۸۷۸۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ان سے مشورہ طلب کیا کرتے تھے تو سیّدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: (امیر المومنین) اس نوجوان جتنے تو ہمارے بچے بھی ہیں تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کو تو آپ خوب جان چکے ہیں۔ ❺

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ بین معمر و ابن عباس؛ تخریج: کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 548/1

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل خصیف بن عبدالرحمن الجزری؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 366/2

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 328/3؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 544/3

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ بین مغیرۃ وھو ابن مقسم الضبی ثقۃ مدلس وبین ابن عباس؛ ذکرہ ابن کثیر فی البدایۃ: 299/8؛ والحافظ ابن حجر فی فتح الباری: 735/8

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1871

[1879] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو عمرو الجزري مروان بن شجاع قال حدثني سالم بن عجلان الجزري الأفطس عن سعيد بن جبير قال مات بن عباس بالطائف فشهدت جنازته فجاء طائر لم ير على خلقته حتى دخل في نعشه ثم لم ير خارجا منه فلما دفن تليت هذه الآية على شفير القبر لا يرى من تلاها { يا أيتها النفس المطمئنة ارجعي إلى ربك راضية مرضية فادخلي في عبادي وادخلي جنتي } قال مروان وأما إسماعيل بن علي وعيسى بن علي فقالا هو طائر أبيض

۱۸۷۹۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فوت ہوئے، میں ان کی نماز جنازہ میں موجود تھا تو ایک پرندہ نمودار ہوا، جسے اس سے پہلے نہیں دیکھا گیا تھا، یہاں تک کہ وہ ان کے کفن میں داخل ہو گیا، ہم نے اسے نکلتے نہیں دیکھا، جب ان کو قبر میں دفنایا گیا تو ان کی قبر کے پاس اس آیت کی تلاوت سنائی دینے لگی مگر ہم نہیں دیکھ سکے کہ پڑھنے والا کون ہے۔ (یا أیتها النفس المطمئنة ارجعي إلى ربك راضية مرضية فادخلي في عبادي وادخلي جنتي) (اے اطمینان والی روح! اپنے رب کی طرف لوٹ جا تو اس سے راضی وہ تجھ سے خوش پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں چلی جا)۔ امام اسماعیل بن علی اور امام عیسیٰ بن علی رحمۃ اللہ علیہما دونوں کہتے ہیں کہ وہ پرندہ سفید رنگ کا تھا۔ ❶

[1880] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا مؤمل قثنا حماد يعني بن زيد عن رجل قال سمعت سعيد بن جبير ويوسف بن مهران يقولان ما نحصي كم سمعنا بن عباس يسأل عن الشيء من القرآن فيقول هو كذا وكذا أما سمعت الشاعر يقول كذا وكذا

۱۸۸۰۔ سعید بن جبیر اور یوسف بن مہران رحمۃ اللہ علیہما سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے قرآن کے متعلق کسی چیز کے بارے میں بے شمار مرتبہ سوال کیا گیا تو وہ یکے بعد دیگرے ہر سوال کا جواب دیتے رہے، نیز کیا تم نے شاعر کا یہ قول نہیں سنا کہہ کر تائید پیش کرتے۔ ❷

[1881] حدثنا عبد الله قال قرأت على أبي أبو يحيى إسحاق بن سليمان الرازي قال سمعت أبا سنان يذكر عن حبيب بن أبي ثابت أن أبا أيوب الأنصاري أتى معاوية فشكى إليه أن عليه دينا فلم ير منه ما يحب ورأى أمرا كرهه فقال إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أنكم سترون بعدي أثرة قال فأي شيء أمركم به قال قال اصبروا قال فقال والله لا أسألك شيئا أبدا وقدم البصرة فنزل على بن عباس وفرغ له بيته الذي كان فيه وقال لأصنعن ما صنعت برسول الله وقال كم عليك من الدين قال عشرون ألفا فأعطاه أربعين ألفا وعشرين مملوكا وقال لك ما في البيت كله

۱۸۸۱۔ حبیب بن ابی ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بطور شکایت کہا: مجھ پر قرض ہے، راوی کا بیان ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان (سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ) کی طرف سے پسندیدہ سلوک نہ دیکھا بلکہ وہی کام دیکھا جس کو وہ ناپسند کرتے تھے، تو کہا میں (سیّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ) نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: یقیناً تم میرے بعد قرابت داری پاؤ گے، سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو کیا حکم دیا تھا تو ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ہمیں صبر کا حکم دیا تھا، پھر فرمایا: اللہ کی قسم! میں کبھی آپ سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا، یہ کہہ کر وہ بصرہ لوٹ آئے، سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بطور مہمان ٹھہرے، سیّدنا عبداللہ بن

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 10/290؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/543

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف مؤمل وضعف شیخ حماد المبہم ہنا؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 2/367

عباس رضی اللہ عنہما نے ان کے لیے اپنا گھر خالی کر دیا اور فرمایا: میں آپ کے ساتھ وہ سلوک کروں گا جو آپ نے (ہجرت کے موقع پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا، پھر پوچھا: آپ رضی اللہ عنہ پر کتنا قرض ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: بیس ہزار (درہم یا دینار) تو سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو چالیس ہزار اور بیس غلام دے کر فرمایا: اس کے علاوہ جو کچھ اس گھر میں ہے (وہ بھی آپ رضی اللہ عنہ کا ہے)۔ ❶

[1882] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا حسن بن موسى قثنا زهير أبو خيثمة عن عبد الله بن عثمان بن خثيم عن سعيد بن جبير عن بن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم وضع يده على كتفي أو منكبي شك سعيد ثم قال اللهم فقهه في الدين وعلمه التأويل

۱۸۸۲۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو میرے دونوں کندھوں کے درمیان (یعنی گردن کی پچھلی جانب) یا میرے کندھے (یہ شک راوی سعید بن جبیر کا ہے) پر رکھا اور یہ دعا فرمائی: اے اللہ! اسے دین کی فقاہت (گہری سمجھ) اور قرآن کی تفسیر کا علم عطا فرما۔ ❷

[1883] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أبو سعيد مولى بني هاشم قثنا سليمان بن بلال قثنا حسين بن عبد الله عن عكرمة عن بن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم أعط بن عباس الحكمة وعلمه التأويل

۱۸۸۳۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! اسے (دین کی) فقاہت (گہری سمجھ) اور قرآن کی تفسیر کا علم عطا فرما۔ ❸

[1884] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أسود بن عامر قثنا إسرائيل عن جابر عن مسلم بن صبيح عن بن عباس قال أردفني رسول الله خلفه وقثم أمامه

۱۸۸۴۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ رضی اللہ عنہما نے سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا اور قثم کو اپنے آگے بٹھایا۔ ❹

[1885] حدثنا عبد الله قال وجدت في كتاب أبي بخطه قال أخبرت عن مسعر عن غيلان بن عمرو بن سويد قال لما مات بن عباس أدرجناه في أكفانه فجاء طائر أبيض فدخل في أكفانه

۱۸۸۵۔ عمرو بن سعید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فوت ہوئے تو ہم نے ان کو کفن پہنایا تو ایک سفید پرندہ آ کر ان کے کفن میں داخل ہوا۔ ❺

[1886] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا جرير عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الله بن الحارث قال كان رسول الله صلى الله

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 908

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1560۔1856

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس المدنی والمتن صحیح؛ تخریج: صحیح البخاری: 100/7

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل جابر وہو ابن یزید الجعفی؛ تخریج: مسند الامام احمد: 297/1

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف للانقطاع بین احمد ومسعر والمتن صحیح؛ انظر: سیر اعلام النبلاء للذہبی: 357/3

عليه وسلم يصف عبد الله وعبيد الله وكثيرا بنى العباس ثم يقول من يعنق إلي فله كذا وكذا قال فيسبقون إليه فيقعون على ظهره وصدره فيقبلهم ويلتزمهم

۱۸۸۶۔ عبداللہ بن حارث رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے بیٹوں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، سیدنا عبیداللہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا کثیر تینوں کو قطار میں کھڑا کرتے پھر فرماتے: کون میرے پاس دوڑ کے پہلے پہنچے گا تو اسے یوں یوں (انعام) ملے گا پس وہ بچے دوڑتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر اور سینے پر بیٹھتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بوسہ دیتے اور اپنے ساتھ چمٹا لیتے۔ ❶

[1887] حدثنا عبد الله قال وجدت في كتاب أبي بخط يده حدثنا عن هشيم قال أنا خالد بن صفوان عن زيد بن علي أن طلحة قال لابن عباس هل لك في المناحبة قال نعم فتحاكما إلى كعب فقال لهما كعب أما أنتم معاشر قريش أعلم بأحسابكم وأما أنا فإني أجد في الكتب أن الله لم يبعث نبيا إلا من خير من هو منه حتى يبلغ الأخوين فيكون من خيرهما فقضى لابن عباس

۱۸۸۷۔ زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا ہم ایک دوسرے پر فخر کریں؟ انہوں نے کہا: ہاں! اب دونوں فیصلہ سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے، سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے دونوں سے کہا: اے قریش کے گروہ! تم اپنے حسب ونسب کو بہتر جاننے والے ہو البتہ میں نے کتابوں میں یہ پایا ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنا نبی قوم میں سے بہترین فرد کو بناتا ہے یہاں تک کہ معاملہ دو بھائیوں میں پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ بہتر کا انتخاب کرتا ہے، چنانچہ انہوں نے فیصلہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حق میں دیا۔ ❷

[1888] حدثنا عبد الله قال حدثني سفيان بن وكيع بن الجراح نا أبي عن ورقاء عن عبد الله بن أبي يزيد عن بن عباس قال بت مع النبي صلى الله عليه وسلم في بيت خالتي ميمونة فقال لم النبي صلى الله عليه وسلم من الليل فقال ضع لي طهورا فوضعته له فقال اللهم فقهه في الدين

۱۸۸۸۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رات بسر کی تو رسول اللہ رضی اللہ عنہما قیام اللیل کے لیے کھڑے ہوئے، فرمایا: میرے لیے وضو کا پانی رکھا جائے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! اس کو فقہ دین کا علم سکھا۔ ❸

[1889] حدثنا عبد الله قال حدثني سفيان بن وكيع قثنا بن عيينة عن عمرو بن دينار عن كريب عن بن عباس قال دعا لي النبي صلى الله عليه وسلم أن يزيدني الله علما وفهما

۱۸۸۹۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دعا فرمائی: اے اللہ! اس کے علم اور فہم میں اضافہ فرما۔ ❹

[1890] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو بكر بن أبي شيبة قثنا بن عيينة عن عمرو عن أبي معبد عن بن عباس قال لا تمضي

---

❶ تحقیق اسنادہ ضعیف لاجل یزید بن ابی زیاد وارسالہ؛ تخریج: مسند الامام احمد: 1/214

❷ تحقیق: خالد بن صفوان سکت عنہ البخاری وابن ابی حاتم والباقون ثقات؛ تخریج: لم اقف علیہ

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1858

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1857

الأيام والليالي حتى تلي منا أهل البيت فتى لم تلبسه الفتن ولم يلبسها قال قلت يا أبا عباس تعجز عنها مشيختكم وينالها شبابكم قال هو أمر الله يؤتيه من يشاء

۱۸۹۰۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دن رات گزرتے جائیں گے یہاں تک کہ ہمارے اہل بیت سے ایک نوجوان حکومت سنبھالے گا جو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ ہوگا۔

ابو معبد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ابن عباس! آپ کے عمر رسیدہ لوگ تو اس سے عاجز رہے تو کیا تمہارے کسی نوجوان کو ملے گی؟ تو فرمایا: یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرما دیتا ہے۔ (1)

[1891] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو بكر بن أبي شيبة قثنا وكيع عن فضيل بن مرزوق سمعه من ميسرة بن حبيب عن المنهال عن سعيد بن جبير عن بن عباس قال منا ثلاثة منا السفاح ومنا المنصور ومنا المهدي

۱۸۹۱۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تین بندے ہم میں سے ہیں: سفاح، منصور اور مہدی۔ (2)

[1892] حدثنا عبد الله قثنا الوليد بن شجاع بن الوليد بن قيس السكوني أبو همام قال حدثني بن إدريس عن ليث قال قيل لطاوس أدركت أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وانقطعت إلى هذا الغلام من بينهم قال أدركت سبعين من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فكلهم إذا اختلفوا في شيء انتهوا فيه إلى قول بن عباس

۱۸۹۲۔ لیث رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ کسی نے امام طاؤس رحمہ اللہ سے پوچھا: آپ نے کبار صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے، آپ نے ان کو چھوڑ کر اس نوجوان (ابن عباس رضی اللہ عنہ) کی مجلس اختیار کر لی تو امام طاؤس رحمہ اللہ نے کہا: میں نے ستر (۷۰) سے زیادہ صحابہ کرام کو دیکھا ہے، جب ان میں اختلاف ہوتا تو سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول پر فیصلہ کرتے تھے۔ (3)

[1893] حدثنا عبد الله قثنا الوليد بن شجاع نا بن وهب أخبرني بن لهيعة عن بن هبيرة أن عمر بن الخطاب كان يقول من كان سائلا عن شيء من القرآن فليسأل عبد الله بن عباس

۱۸۹۳۔ ابن ہبیرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: جب کسی کو قرآن کے بارے میں کچھ پوچھنا ہو تو وہ عبداللہ بن عباس سے پوچھے۔ (4)

[1894] حدثنا عبد الله قثنا أبو معمر قثنا سفيان عن بن الأبجر قال إنما فقه أهل مكة حين نزل بن عباس بين أظهرهم

۱۸۹۴۔ ابن ابجر رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اہل مکہ کے درمیان سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو وہ فقہا بن گئے۔ (5)

[1895] حدثنا عبد الله قال نا عثمان بن أبي شيبة نا حفص بن غياث عن حجاج بن أرطاة عن طلحة الأيامي قال كان يقال بغض بني هاشم نفاق

---

(1) تحقیق: اسنادہ موقوف صحیح؛ تخریج: المصنف لابن ابی شیبۃ: 513/7

(2) تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: الکنی والاسماء للدولابی: 1/141؛ العلل المتناہیۃ لابن الجوزی: 1/290

(3) تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ والاثر صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 2/372_366

(4) تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ؛ تخریج: لم اقف علیہ

(5) تحقیق: اسنادہ صحیح الی ابن الابجر؛ تخریج: کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 1/540

۱۸۹۵۔ طلحہ ایامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہا جاتا تھا کہ بنی ہاشم سے بغض رکھنا منافقت ہے۔ ❶

[1896] حدثنا عبد الله قال حدثني إسحاق بن منصور الكوسج قثنا يحيى يعني بن سعيد عن سفيان قال حدثني أبو إسحاق عن عبد الله بن سيف قال قالت عائشة من استعمل على الموسم قالوا بن عباس قالت هو أعلم الناس بالحج

۱۸۹۶۔ عبداللہ بن سیف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: حج کا امیر کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما۔ تو وہ کہنے لگیں: وہ لوگوں میں مسائل حج کے بارے میں سب سے بڑے عالم ہیں۔ ❷

[1897] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو معمر قثنا سفيان عن سالم يعني بن أبي حفصة عن منذر قال لما مات بن عباس قال بن الحنفية اليوم مات رباني هذه الأمة

۱۸۹۷۔ منذر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فوت ہوئے تو محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: آج اس امت کے عالمِ ربانی فوت ہو گئے ہیں۔ ❸

[1898] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو معمر قثنا سفيان عن ابن أبي نجيح عن مجاهد قال لقد مات بن عباس يوم مات وهو حبر هذه الأمة

۱۸۹۸۔ ابن ابی نجیح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جس دن سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فوت ہوئے تو مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: وہ حبر الامہ (اُمت کے بڑے عالم) تھے۔ ❹

[1899] حدثنا عبد الله قال حدثني إبراهيم بن سعيد نا حجاج أنا بن جريج قال عطاء كان ناس يأتون بن عباس للشعر وناس للأنساب وناس لأيام العرب ووقائعها فما منهم من صنف إلا يقبل عليهم بما شاءوا

۱۸۹۹۔ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لوگ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مجلس میں (مختلف لوگ مختلف مقصد سے) آتے تھے، کچھ لوگ شعر، کچھ نسب نامہ، کچھ عربوں کے حالات وحوادثات کے بارے میں پوچھنے آتے، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ ہر گروہ کی طرف متوجہ ہو کر اپنی چاہت کے مطابق جواب دیتے۔ ❺

[1900] حدثنا عبد الله قال حدثني إبراهيم قثنا حجاج قال أنا بن جريج قال قال بن أبي مليكة كان إذا أخذ بن عباس في الحلال والحرام أخذ الناس معه وإذا أخذ في القرآن لم يتعلق الناس منه بشيء

۱۹۰۰۔ ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب حلال وحرام کی بات ہوتی تو لوگ بھی سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ گفتگو میں شریک ہوتے مگر جب قرآن کی تفسیر کے بارے میں گفتگو ہوتی تو لوگ ان سے گفتگو میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ (یعنی پھر صرف انہی کی گفتگو کو خاموشی سے سماعت کرتے) ❻

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف حجاج بن ارطاۃ کثیر الخطا والتدلیس؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 145/11؛ ذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد: 172/9

❷ تحقیق: عبداللہ بن سیف سکت عنہ البخاری وابن ابی حاتم ومضیٰ برقم: 1851 باسنادہ صحیح

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1842

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 540/1

❺ تحقیق: اسنادہ ضعیف لتدلیس ابن جریج؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 367/2

❻ تحقیق: اسنادہ ضعیف کسابقہ؛ تخریج: الاستیعاب لابن عبدالبر: 357/2

[1901] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو السائب سلم بن جنادة بن سلم بن خالد بن جابر بن سمرة قثنا عبد الله بن إدريس عن شعبة عن أبي بشر عن سعيد بن جبير عن بن عباس أن عمر لما قال لابن عباس تكلم قال عبدالرحمن بن عوف لو علمنا جئنا بأبنائنا معنا فقال عمر بن الخطاب أنه من حيث تعلم

۱۹۰۱۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کچھ کہنے کو کہا تو سیّدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اگر ہمیں پتہ ہوتا تو ہم اپنے بچوں کو بھی ساتھ لاتے تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یقیناً اس کو تم جانتے ہو۔ (یعنی ان کی علمی قابلیت کو) ❶

[1902] حدثنا عبد الله قثنا داود بن عمرو الضبي قثنا نافع بن عمر عن عبد الله بن يامين أن طائرا دخل في ثياب بن عباس على سريره فلم ير خرج حتى دفن لا أدري رآه عبد الله أو أخبر به عن أبيه

۱۹۰۲۔ عبداللہ بن یامین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نعش چارپائی پر پڑی ہوئی تھی تو ان کے کفن میں ایک سفید رنگ کا پرندہ داخل ہو گیا مگر ہم نے اس کو نکلتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ ہم نے ان کو دفن کر دیا، راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ یہ منظر عبداللہ بن یامین رحمۃ اللہ علیہ نے خود دیکھا تھا یا پھر انہوں نے اس خبر کو اپنے باپ سے بیان کیا ہے۔ ❷

[1903] حدثنا عبد الله قثنا عثمان بن أبي شيبة قثنا جرير عن مغيرة قال قيل لابن عباس كيف أصبت هذا العلم قال بلسان سئول وقلب عقول

۱۹۰۳۔ مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: اس قدر علم آپ کو کیسے حاصل ہوا؟ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: بار بار پوچھنے والی زبان اور عقلمند دل سے۔ ❸

[1904] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو معمر قثنا عبد الله بن إدريس قثنا عاصم بن كليب عن أبيه عن بن عباس قال كان عمر يسألني مع أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم فكان يقول لي لا تكلم حتى يتكلموا فإذا تكلمت قال غلبتموني أن تأتوا بما جاء به هذا الغلام الذي لم تجتمع شؤون رأسه قال بن إدريس شؤون رأسه يعني الشعب التي تكون في الرأس

۱۹۰۴۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کے ساتھ مجھ سے بھی سوال کرتے اور مجھے کہا کرتے تھے: تم اس وقت تک نہ بات کرنا جب تک لوگ اپنی گفتگو نہیں کر لیتے، جب میں بولتا تو صحابہ کرام سے کہتے: اس نوجوان کے بارے تم مجھ سے جھگڑا کرتے ہو، مگر تم اس لڑکے کی مانند جواب دینے سے قاصر ہو۔ جس کے سر کی رگیں ابھی تک ناپختہ ہیں۔ ابن ادریس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: شؤون لفظ سے مراد سر کی رگیں ہیں۔ ❹

[1905] حدثنا عبد الله قثنا أبو هشام قثنا أبو أسامة قثنا مجالد عن الشعبي عن بن عباس قال قال لي العباس بن عبد

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1871

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف وفیہ علتان: عبداللہ بن یامین مستور والانقطاع فان عبداللہ یرویہ عن ابیہ؛

تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری: 3/1/232؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 1/539

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ بین مغیرۃ بن مقسم وابن عباس؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1877

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/539؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 1/317

المطلب إني أرى هذا الرجل قد أكرمك يعني بن الخطاب فاحفظ عني ثلاثا لا تغتابن عنده أحدا ولا تفشين له سرا ولا يتعلقن عليك كذبة فقلت للشعبي كل كلمة خير من ألف قال نعم وخير من عشرة آلاف

۱۹۰۵۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والدگرامی سیّدنا عباس بن عبدالمطلب نے کہا: اے بیٹے میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ آدمی (یعنی امیرالمومنین سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ) تمہاری عزت کرتے ہیں تو تین چیزوں کو مجھ سے یاد کر لے، ان کے پاس کبھی بھی کسی کی غیبت نہ کرنا، راز کی باتوں کو مت ظاہر کرنا، (کبھی ان کے سامنے جھوٹ مت بولنا) یہ کہ وہ کبھی تمہیں جھوٹ پر پکڑ نہ کریں (یعنی اس قدر ان کے ہاں اپنے اعتماد کو قائم رکھنا)۔ میں نے عامر شعبی رحمہ اللہ سے کہا کہ یہ ہر بات آپ کے لیے ہزار (دینار یا درہم) سے بہتر ہے تو انہوں نے کہا: ہاں! بلکہ دس ہزار (دینار یا درہم) سے بھی بہتر ہے۔ ❶

[1906] حدثنا عبد الله قثنا أبو هشام قثنا يحيى بن آدم قثنا عبدالرحمن بن أبي الزناد عن أبيه عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة قال ما رأيت أحدا أعلم بالسنة ولا أجلد رأيا ولا أثقب نظرا حين ينظر من بن عباس

۱۹۰۶۔ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رحمہ اللہ فرمایا: میں نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے زیادہ سنت کو جاننے والا، مضبوط رائے والا اور دور اندیش کسی کو نہیں دیکھا۔ ❷

[1907] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو هشام زياد بن أيوب قثنا علي بن غراب قثنا بسام الصيرفي قال نا عبد الله بن يامين عن أبيه قال لما مات بن عباس شهدت جنازته فلما ألحدنا به الوادي رأيت طائرا أبيض يقال له الغرنوق جاء حتى دخل في نعشه فيرون أنه علمه ذهب معه

۱۹۰۷۔ عبداللہ بن یامین رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فوت ہوئے، میں ان کے جنازے میں حاضر تھا جب ہم ان کو لحد میں اتارنے لگے تو میں نے ایک سفید پرندے کو دیکھا جس کو غرنوق کہا جاتا تھا وہ آ کر ان کے کفن میں داخل ہو گیا، اس پر لوگوں نے یہ خیال کیا کہ اس پرندے سے مراد سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا علم ہے جو ان کے ساتھ ہی چلا گیا۔ ❸

[1908] حدثنا عبد الله قثنا أبو هشام قثنا بن فضيل عن الأجلح عن أبي الزبير قال لما مات بن عباس جاء طائرا أبيض فدخل في أكفانه قال ابن فضيل كانوا يرون أنه علمه

۱۹۰۸۔ ابوزبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فوت ہوئے تو ایک سفید رنگ کا پرندہ آ کر ان کے کفن میں داخل ہو گیا۔ ابن فضیل رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس پر لوگوں نے یہ خیال کیا کہ اس پرندے سے مراد سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا علم ہے جو ان کے ساتھ ہی چلا گیا۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف مجالد؛ تقدم تخریجہ فی رقم:1862

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد:368/2؛ الاستیعاب لابن عبدالبر:352/2

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عبداللہ بن یامین فانہ مستور؛ تقدم تخریجہ فی رقم:1902

❹ تحقیق: اسنادہ حسن ابوالزبیر مدلس لکن صرح بشھود جنازۃ ابن عباس فی روایۃ الحاکم؛
تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم:543/3؛ وصححہ الذہبی (سیر اعلام النبلاء:357/3)

[1909]حدثنا عبد الله قثنا أبو هشام قثنا عبد الله بن بكر السهمي قثنا حاتم بن أبي صغيرة عن عمرو بن دينار قال أخبرني كريب عن بن عباس أن النبي صلى الله عليه و سلم دعا له أن يرزقه علما وفهما

۱۹۰۹۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دعا فرمائی کہ اللہ اس کو علم وفہم کا رزق عطا فرما۔ ❶

[1910] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو هشام قثنا عبد الله بن إدريس قال أنا ليث وموسى عن بن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم دعا له بالعلم مرتين

۱۹۱۰۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دومرتبہ علم کی دعا فرمائی۔ ❷

[1911] حدثنا عبد الله قثنا أبو هشام قثنا يحيى بن آدم قثنا أبو كدينة عن ليث عن مجاهد عن بن عباس قال رأيت جبريل مرتين ودعا لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يؤتيني الله الحكمة مرتين

۱۹۱۱۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے سیّدنا جبرائیل علیہ السلام کو دو دفعہ دیکھا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دومرتبہ دعا فرمائی: اے اللہ! اس کو حکمت عطا فرما۔ ❸

[1912] حدثنا عبد الله قثنا محمد بن عباد قثنا سفيان بن عيينة عن سفيان يعني الثوري عن بن جريج عن عثمان بن أبي سليمان أن بن عباس اشترى ثوبا بألف

۱۹۱۲۔ عثمان بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہزار (دینار یا درہم) کے عوض کپڑا خریدا۔ ❹

[1913] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن جعفر بن أبي هاشم الوركاني قثنا عبدالرحمن يعني بن أبي الزناد عن أبيه عن عبيد الله بن عبد الله قال كان عمر بن الخطاب إذا جاءته الأقضية المعضلة يقول لابن عباس يا أبا عباس قد طرأت علينا أقضية عضل وأنت لها ولأمثالها ثم يأخذ برأيه وقوله وما كان يدعو لذلك أحدا سواه إذا كانت العضل قال يقول عبيد الله وعمر عمر في جده واجتهاده في ذات الله ونظره للمسلمين

۱۹۱۳۔ عبیداللہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو مسائل میں مشکل پیش آتی تو وہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہتے: ابن عباس! ہمیں مشکل مسائل کا سامنا ہے جس کے لیے آپ اور آپ جیسوں کی ضرورت ہے پھر ان کی رائے اور قول کو لیتے، ان کے علاوہ کسی دوسرے کو ایسے مشکل مسائل کے حل کے لیے نہ بلاتے، ابوعبیدہ کہتے ہیں: یہ بات بھی مخفی نہ ہو کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خود اجتہاد اور مسلمانوں کے مسائل حل کرنے میں ایک مقام تھا۔ ❺

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1857

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1561

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف لیث بن ابی سلیم؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 320/10

❹ تحقیق: رجال الاسناد ثقات ولکنہ معلول بتدلیس ابن جریج؛
تخریج: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 321/1؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 545/3

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح الی عبیداللہ بن عبداللہ؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 369/2

[1914] حدثنا عبد الله قثنا أبو هشام قثنا عبد الله بن إدريس قال أنا ليث عن طاوس قال قيل له أدركت أصحاب محمد وانقطعت إلى عبد الله بن عباس فقال أدركت سبعين من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم إذا تداروا في شيء إنتهوا إلى قول بن عباس

۱۹۱۴۔ لیث رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ کسی نے امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: آپ نے کبار صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے آپ نے ان کو چھوڑ کر اس نوجوان (ابن عباس رضی اللہ عنہ) کی مجلس اختیار کر لی؟ توامام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے ستر (۷۰) سے زیادہ صحابہ کو دیکھا ہے جب ان میں اختلاف ہوتا توسیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول پر فیصلہ کرتے تھے۔ ❶

[1915] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو هشام قثنا محمد بن بشر عن إسماعيل بن أبي خالد عن شعيب بن يسار عن عكرمة قال دعا النبي صلى الله عليه وسلم بن عباس فأجلسه في حجره ومسح برأسه ودعا له بالعلم

۱۹۱۵۔ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بلا کر اپنی گود میں بٹھایا اوران کے سر پر ہاتھ پھیرا اوران کے لئے علم کی دعا فرمائی۔ ❷

[1916] حدثنا عبد الله قثنا أبو هاشم زياد بن أيوب قال نا وهب بن جرير قثنا أبي قال سمعت الزبير بن الخريت يحدث عن عكرمة عن بن عباس أنه كان إذا سئل عن الشيء من عربية القرآن ينشد الشعر

۱۹۱۶۔ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے قرآن کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا جاتا تو وہ عربی اشعار کو بطور تائید پیش کرتے۔ ❸

[1917] حدثنا عبد الله قثنا أبو معمر قثنا عبد العزيز بن محمد الدراوردي عن ثور بن زيد عن موسى بن ميسرة عن علي بن عبد الله بن عباس عن أبيه قال بعث العباس بن عبد المطلب عبد الله إلى النبي صلى الله عليه وسلم في حاجة فوجد معه رجلا فرجع ولم يكلمه فقال رأيته قال نعم قال ذاك جبريل قال أما إن ابنك لن يموت حتى يذهب بصره ويؤتى علما

۱۹۱۷۔ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے کسی کام بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی آدمی تھا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات کیے بغیر واپس آ گئے (جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اس آدمی کو دیکھا تھا تو عرض کیا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبریل تھے پھر مجھے (سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: آپ کا بیٹا عبداللہ اس وقت تک نہیں فوت گا جب تک وہ نابینا نہ ہوگا اوراس کو علم نہ دیا جائے گا۔ ❹

[1918] حدثنا عبد الله قثنا هدبة بن خالد الأزدي قثنا حماد بن سلمة عن عمار بن أبي عمار عن بن عباس قال كنت مع أبي عند النبي صلى الله عليه وسلم فلما خرجنا قال لي أبي يا بني ألم تر إلى بن عمك كيف كان معرضا عني قلت يا أبت إنه كان معه

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف لیث بن ابی سلیم؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1892

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لجہالۃ حال شعیب بن یسار؛ تخریج: کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 1/495۔494

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1865

❹ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: المعجم الاوسط للطبرانی: 4/142؛ وذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد: 9/277

رجل يناجيه قال أكان عنده رجل يناجيه قلت نعم فرجع إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إن عبد الله قال لي كذا وكذا فقال له أرأيته قال نعم قال ذاك جبريل عليه السلام

۱۹۱۸۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب ہم وہاں سے نکلے تو میرے والد نے مجھے کہا: اے بیٹے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تیرے چچا زاد بھائی (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ سے کیسے پیش آ رہے تھے (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ کوئی بات چیت ہی نہیں کر رہے تھے حالانکہ میں ان کے پاس کتنی دیر تک بیٹھا رہا) تو میں نے کہا: اے میرے باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی آدمی تھا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرگوشی فرما رہے تھے تو انہوں نے کہا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی آدمی تھا؟ میں نے کہا: ہاں تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹے اور آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بلاشبہ عبداللہ نے مجھے اس اس طرح کہا ہے (یعنی یہ خیال کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس اس طرح کا ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اس آدمی کو دیکھا تھا تو میں نے عرض کیا: جی ہاں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبریل تھے۔ [1]

[1919] حدثنا عبد الله قال نا سريج قال نا هشيم قال أنا مجالد عن الشعبي أن العباس بن عبد المطلب قال لعبد الله بن عباس إني أرى هذا الرجل قد أكرمك وأدناك فاحفظ عني ثلاث خصال لا تفشين له سرا ولا تكذبنه ولا تغتابن عنده أحدا يعني عمر بن الخطاب

۱۹۱۹۔ امام عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: بیٹے! میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ آدمی (یعنی امیر المومنین سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ) تمہاری عزت کرتے ہیں تو تین چیزوں کو مجھ سے یاد کرلو: راز کی باتوں کو مت ظاہر کرنا، کبھی ان سے جھوٹ مت بولنا اور ان کے پاس کبھی بھی کسی کی غیبت نہ کرنا۔ [2]

[1920] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو معمر وعثمان بن أبي شيبة قالا نا أبو أسامة عن الأعمش عن مجاهد قال كان بن عباس يسمي البحر من كثرة علمه

۱۹۲۰۔ امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: زیادہ علم ہونے کی وجہ سے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بحر (علم کا سمندر) کہا جاتا تھا۔ [3]

[1921] حدثنا عبد الله قال حدثني عثمان بن أبي شيبة قثنا عبد الله بن إدريس عن عاصم بن كليب عن أبيه عن بن عباس قال كان عمر يجلس مع الأكابر من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ويقول لي لا تكلم حتى يتكلموا ثم يقبل عليهم فيقول ما يمنعكم أن تأتوني بمثل ما يأتيني به هذا الغلام الذي لم تستو شؤون رأسه

۱۹۲۱۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ مجھے کبار صحابہ کرام کے ساتھ اپنی مجلس میں بٹھاتے مجھے کہا کرتے تھے: تم اس وقت تک نہ بات کرنا جب تک لوگ اپنی گفتگو نہیں کر لیتے پھر ان کی طرف متوجہ ہو کر کہتے: تمہیں

[1] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1853

[2] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل مجالد بن سعید؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1862,1905

[3] تحقیق: اسنادہ صحیح؛
تخریج: کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 1/496؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 2/366؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/535

کون سی چیز مانع ہے کہ تم مجھے اس بچے کی طرح باتیں نہیں پیش کرتے، جس کے سر کی رگیں ابھی ناپختہ ہیں۔ ❶

[1922] حدثنا عبد الله قال حدثني عثمان بن أبي شيبة قال نا جرير عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الله بن الحارث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصف عبد الله بن عباس وعبيد الله بن عباس وكثير بن عباس وهم صبيان ثم يقول من سبق إلي فله كذا وكذا ثم يستبقون فيقبلهم

۱۹۲۲۔ عبداللہ بن حارث رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کے بیٹوں سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، سیّدنا عبیداللہ رضی اللہ عنہ اور سیّدنا کثیر تینوں کو قطار میں کھڑا کرتے پھر فرماتے: کون میرے پاس دوڑ کے پہلے پہنچے گا تو اسے یوں یوں (انعام) ملے گا پس وہ بچے دوڑتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بوسہ دیتے۔ ❷

[1923] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن عبد الله الرزي قثنا عبد الوهاب الثقفي قثنا خالد عن عكرمة عن بن عباس قال ضمني إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال اللهم علمه الحكمة

۱۹۲۳۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگا کر فرمایا: اے اللہ! اس کو حکمت (فہم دین) کی تعلیم عطا فرما۔ ❸

[1924] حدثنا عبد الله قثنا عمرو بن محمد الناقد قثنا سفيان عن عبد الكريم قال سمعت سعيد بن جبير يقول كان بن عباس يحدثني بالحديث لو يأذن لي أن أقوم فأقبل رأسه لفعلت

۱۹۲۴۔ سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مجھے حدیث پڑھاتے تھے اگر وہ مجھے اجازت دیتے تو میں ان کے سر کو چومتا۔ ❹

[1925] حدثنا عبد الله قال قثنا زياد بن أيوب أبو هاشم قثنا وهب بن جرير قثنا أبي قال سمعت يعلى يحدث عن عكرمة عن بن عباس قال لما قبض النبي صلى الله عليه وسلم قلت لرجل من الأنصار هلم فلنسأل أصحاب النبي عن حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فإنه كثير قال العجب لك يا بن عباس أترى الناس يحتاجون إليك وفي الأرض من ترى من أصحاب رسول الله قال فترك ذلك وأقبلت على المسألة وتتبع أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فإن كنت يبلغني الحديث عن رجل سمع الحديث من رسول الله فأجده قائلا فأتوسد ردائي على بابه تسفي الرياح في وجهي حتى يخرج فيقول ما جاء بك يا ابن عم رسول الله فأقول بلغني أنك تحدثه عن النبي صلى الله عليه وسلم فأحببت أن أسمعه منك فيقول فهلا بعثت إلي حتى آتيك فأقول أنا كنت أحق أن آتيك فكان ذلك الرجل يمر بي بعد والناس يسألوني فيقول أنت كنت أعقل مني

۱۹۲۵۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو میں نے ایک انصاری سے کہا: چلو صحابہ کرام سے حدیث کے بارے میں پوچھتے ہیں کیونکہ یہ زیادہ ہیں۔ انصاری نے کہا: ابن عباس! تعجب ہے کیا آپ کو نہیں پتہ لوگ آپ کے محتاج ہیں، زمین پر وہی صحابہ کرام ہیں جنہیں آپ دیکھ رہے ہیں، انہوں نے اس بات کو چھوڑ دیا، اور میں نے صحابہ کرام کی تلاش شروع کر دی، چنانچہ اگر مجھے پتہ چلتا کہ کسی آدمی کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1904

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل یزید بن ابی زیاد؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1886

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1835

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 1/540_533

حدیث ہے، اگر وہ قیلولہ کر رہا ہوتا تو میں اپنی چادر بچھا کر ان کے دروازے سے لگا لیتا، ہوا سے میرا چہرا غبار آلود ہو جاتا، جب وہ صحابی گھر سے نکلتے اور آگے سے فرماتے: اے رسول اللہ ﷺ کے چچازاد! آپ کیوں آئے ہیں؟ میں کہتا: مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ کے پاس رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث ہے میں اسے سننا چاہتا ہوں، وہ صحابی فرماتے: آپ کسی کو بھیجتے تو میں آپ کے پاس خود آجاتا۔ میں (سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) کہتا: میرا زیادہ حق ہے کہ میں آپ کے پاس آؤں۔ بعد میں وہی صحابی میرے پاس سے گزرتا اس حال میں کہ کئی لوگ مجھ سے سوال کر رہے ہوتے تو وہ مجھے فرماتا: یقیناً آپ مجھ سے زیادہ عقلمند تھے۔ (1)

[1926] حدثنا عبد الله قثنا أبو معمر قثنا بن عيينة عن داود بن شابور عن مجاهد قال نحن أهل مكة نفخر على الناس بأربعة فقيهنا بن عباس وقاصنا عبيد بن عمير ومؤذننا أبي محذورة وقارئنا عبد الله بن السائب

۱۹۲۶۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اہل مکہ دوسروں پر ان چار علما کی وجہ سے فخر کرتے تھے: ابن عباس رضی اللہ عنہما فقیہ، عبید بن عمیر تاریخ دان، ابومحذورہ مؤذن اور عبداللہ بن سائب ہمارے قاری تھے۔ (2)

[1927] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو هاشم زياد بن أيوب قثنا أبو أسامة قثنا الأعمش سمعته يذكر عن مجاهد قال كان بن عباس يسمى البحر لكثرة علمه

۱۹۲۷۔ امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: زیادہ علم ہونے کی وجہ سے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بحر (علم کا سمندر) کہا جاتا تھا۔ (3)

[1928] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو هاشم زياد بن أيوب قثنا أبو تميلة عن ضماد بن عامر بن عوف قثنا الفرزدق بن جواس قال قدم علينا عكرمة ونحن مع شهر بن حوشب بجرجان فقلنا لشهر أن نأتيه فقال إيتوه فإنه لم تكن أمة إلا وقد كان لها حبر وأن مولى هذا بن عباس كان حبر هذه الأمة

۱۹۲۸۔ فرزدق بن جواس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم جرجان میں شہر بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھے، عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ وہاں آئے، ہم نے شہر بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: کیا ہم ان کے پاس جائیں؟ شہر بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ضرور جاؤ ہر امت کا ایک بڑا عالم ہوتا ہے اور یہ (عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ) سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں جو کہ اس امت کے سب سے بڑے عالم تھے۔ (4)

[1929] حدثنا عبد الله قال حدثني محمد بن عبد الله المخرمي قثنا إبراهيم بن أبي الوزير قثنا إبراهيم بن أبي الوزير قثنا عبد الجبار بن الورد عن عطاء قال ما رأيت مجلسا أكرم من مجلس بن عباس كانوا يجيئون أصحاب القرآن فيسألونه ثم يجيء أهل العلم فيسألونه ثم يجيء أصحاب الشعر فيسألونه

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الدارمی: 141/1؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 299/1؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 538/3؛ کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 540/1

(2) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 445/5

(3) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1920

(4) تحقیق: ضماد بن عامر والفرزدق بن جواس لم اجدہما والبقیۃ ثقات؛ تخریج: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 328/3

۱۹۲۹۔ امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مجلس سے بڑھ کر کسی کی مجلس کو معزز نہیں دیکھا، اصحاب القرآن (تفسیر کے طالب علم) ان کے پاس آ کر سوال کرتے، اہل علم (دیگر فقہی سوال کرنے والے) ان کے پاس آ کر سوال پوچھتے، شاعران کے پاس آ کر سوال کرتے۔ (اور سب کا مقصد وہاں پورا ہوتا تھا یعنی جس کو کسی بھی علم میں کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس مسئلے کا حل بیان کرتے) [1]

[1930] حدثنا عبد الله قال حدثني يحيى بن معين قثنا معتمر بن سلمان عن شعيب بن درهم قال سمعت أبا رجاء العطاردي قال كان هذا المكان من ابن عباس مثل الشراك البالي من الدمع

۱۹۳۰۔ ابو رجاء عطاردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: (خوفِ الٰہی کی وجہ سے) سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آنسو اس طرح بہتے تھے کہ جس طرح پرانا تسمہ ہوتا ہے۔ (یعنی لمبے لمبے آنسوؤں کی چہرے پر قطاریں بن جاتی تھیں) [2]

[1931] حدثنا عبد الله قال حدثني إبراهيم بن عبد الله بن بشار الواسطي نا عبد الله بن داود عن الأعمش عن عبد الملك بن ميسرة عن طاوس قال جالست خمسين من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم أو أكثر من خمسين ما فيهم أحد خالف بن عباس في شيء ففارقه حتى يرجع إليه

۱۹۳۱۔ امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں پچاس یا اس سے زیادہ صحابہ کرام کی مجالس میں بیٹھا ہوں ان میں اگر کسی نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ کسی مسئلہ میں اختلاف کیا ہے تو ان سے الگ رائے قائم کرنے کے بعد آخر کار وہ شخص ان سے موافقت کیے بغیر وہاں سے نہ جاتا۔ [3]

[1932] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو إسحاق الترمذي إبراهيم بن نصر نا هشيم قال أنا خالد بن صفوان عن زيد بن علي قال جرى بين بن عباس وبين طلحة بن عبيد الله كلام فقال طلحة لابن عباس هل لك في المناحبة وترفع النبي صلى الله عليه وسلم قال نعم قال فاجعل بيني وبينك من شئت فقال بيني وبينك كعب فأتوا كعبا فذكروا ذلك له فقال كعب أما أنتم معاشر قريش فأنتم أعلم بأنسابكم وأما نحن فنجد في الكتب أن الله لم يبعث نبيا إلا من خير أهل زمانه فقضى لابن عباس على طلحة

۱۹۳۲۔ زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور سیّدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے درمیان تلخ کلامی ہوئی، سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر ایک دوسرے پر فخر کریں؟ انہوں نے کہا: ہاں! سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جسے آپ چاہیں میرے اور اپنے درمیان قاضی بنالیں، انہوں نے کہا: میرے اور آپ کے درمیان سیّدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فیصلہ کریں گے، پس ان دونوں نے سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر اپنا معاملہ ذکر کیا، سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے دونوں سے کہا: اے قریش کے گروہ! تم اپنے حسب ونسب کو بہتر جاننے والے ہو، البتہ ہم کتابوں میں یہ پاتے ہیں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے زمانے کے بہترین لوگوں میں سے شخص کو نبی منتخب کرتا ہے چنانچہ انہوں نے فیصلہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حق میں دیا۔ [4]

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 520/1؛ تاریخ بغداد للخطیب: 174/1

[2] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1843

[3] تحقیق: ابراہیم بن عبداللہ بن بشار لم اجد من وثقہ والباقون ثقات والاثر صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1892

[4] تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل ابراہیم بن نصر فانہ متروک؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1887

[1933] حدثنا عبد الله قثنا محمود بن غيلان نا مؤمل نا سفيان عن حبيب بن أبي ثابت عن سعيد بن جبير عن بن عباس أن عمر جمع الناس فسألهم لم أنزلت على النبي صلى الله عليه وسلم إذا جاء نصر الله والفتح حتى انتهى إلى فقال ما تقول قلت إذا جاء نصر الله والفتح ورأيت الناس يدخلون في دين الله أفواجا فسبح بحمد ربك واستغفره إنه كان توابا أي إنك ميت فقال ما أراك إلا قد صدقت

۱۹۳۳۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا اور ان سے سوال کیا کہ (اذا جاء نصر اللہ....) یہ سورۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کیوں نازل کی گئی؟ یہاں تک کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مجھ (سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) پر آ کر رک گئے (یعنی سب سے آخر میں مجھ سے سوال کیا) تو فرمایا: (ابن عباس) اس کے بارے میں تم کیا کہتے ہو تو میں نے کہا: (ذا جاء نصر الله والفتح ورأيت الناس يدخلون في دين الله أفواجا فسبح بحمد ربك واستغفره إنه كان توابا) سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر ہے۔ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا بھی یہی خیال ہے کہ تم بالکل سچ کہتے ہو۔ ❶

[1934] حدثنا عبد الله قال حدثني إبراهيم بن عبد الله بن بشار الواسطي قثنا محاضر بن المورع قثنا الأعمش عن شقيق قال كان بن عباس على الموسم فخطب فافتتح سورة النور فجعل يقرأ ثم يفسر فقال شيخ من الحي سبحان الله ما رأيت كلاما يخرج من رأس رجل لو سمعته الترك لأسلمت

۱۹۳۴۔ شقیق بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حج کے موقع پر سورۃ نور کی تفسیر شروع کی پہلے تلاوت کرتے پھر تفسیر بیان کرتے تو قبیلہ سے ایک شیخ کہنے لگا: سبحان اللہ! اس طرح کی بات میں نے آج تک نہیں سنی اگر ترک لوگ بھی اس کو سنیں گے تو ضرور ایمان لائیں گے۔ ❷

[1935] حدثنا عبد الله قال حدثني هارون بن عبد الله قثنا أبو داود الطيالسي عن شعبة عن منصور عن مجاهد قال كان بن عباس إذا فسر الشيء رأيت عليه نورا

۱۹۳۵۔ امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب تفسیر بیان کرتے تو مجھے ان سے نور نظر آتا۔ ❸

[1936] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو جعفر أحمد بن محمد بن أيوب قثنا أبو بكر بن عياش عن عاصم عن أبي وائل قال شهدت بن عباس بالموسم قرأ سورة ففسرها فقال إني لأظن أن الترك لو شهدت يومئذ تفقه ما تقول لأسلمت

۱۹۳۶۔ ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حج کے موقع پر سورۃ نور کی تلاوت کرنے کے بعد تفسیر بیان کی، میں وہاں موجود تھا، ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ اگر ترک لوگ بھی اس دن حاضر ہوتے اور جو آپ نے فرمایا: اس کو سمجھ لیتے تو ضرور اسلام قبول کرتے۔ ❹

[1937] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو معمر نا هشيم قال أنا أبو جمرة قال كان بن عباس إذا سئل عن شيء من تفسير القرآن تمضمض ثم فسر

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف مؤمل بن اسماعیل العدوی والحدیث صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1871

❷ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: کتاب المعرفۃ للفسوی: 1/495؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/537

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: لم اقف علیہ

❹ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1934

۱۹۳۷۔ ابو جمرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے تفسیر کے متعلق سوال ہوتا تو وہ پہلے کلی کرتے پھر تفسیر بیان کرتے۔ ❶

[1938] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو معمر نا هشيم وعباد بن العوام قال هشيم عن حصين عن عبيد الله قال كان بن عباس إذا سئل عن شيء من اعراب القرآن قال الشعر كذلك

۱۹۳۸۔ عبیداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے قرآنی اعراب کے متعلق سوال ہوتا تو وہ کہتے: فلاں شعر اس طرح ہے۔ (اہل عرب لغوی بحث کے دوران مستند شعرا کے کلام کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں) ❷

[1939] حدثنا عبد الله قثنا يحيى بن أيوب قثنا أبو حفص الأبار عن الأعمش عن مجاهد قال سألنا بن عباس عن العزل فقال قد أجلتكم فيها عشرا قال فذهبنا ثم رجعنا إليه فقال ما قالوا لكم قال لنا كما كانوا يقولون قال فقرأ علينا آيات كأنا كنا عنها نياما { ولقد خلقنا الإنسان من سلالة من طين } حتى بلغ { فتبارك الله أحسن الخالقين ثم إنكم بعد ذلك لميتون}

۱۹۳۹۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عزل کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا: دس دن بعد آنا، ہم چلے گئے، پھر دوبارہ آئے، انہوں نے کہا: لوگوں نے کیا کہا؟ ہم نے کہا: وہ پہلے والی بات کرتے ہیں، پھر سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیات پڑھی گویا کہ ہم ان سے غافل تھے، (ولقد خلقنا الإنسان من سلالة من طين) ترجمہ: (یقیناً ہم نے انسان کو نچوڑ شدہ مٹی سے بنایا ہے۔) یہاں تک پہنچے (فتبارك الله أحسن الخالقين ثم إنكم بعد ذلك لميتون)۔ ترجمہ: (اللہ بابرکت ہے جو سب سے بہترین خالق ہے اور تم موت کے بعد اُٹھائے جاؤ گے۔) ❸

[1940] حدثنا عبد الله قثنا يحيى بن أيوب قثنا عبد الله بن جعفر المديني عن عبد الله بن دينار قال كان عمر بن الخطاب يسأل بن عباس عن الشيء من القرآن ثم يقول غص غواص

۱۹۴۰۔ عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ تفسیر کے متعلق سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کرتے تھے، پھر کہتے: یہ غوطہ زن ہے۔ ❹

[1941] حدثنا عبد الله قال حدثني سريج بن يونس قثنا سفيان عن داود بن شابور عن مجاهد قال كنا نفخر على الناس بأربعة فقيهنا بن عباس وقارئنا عبد الله بن السائب وقاصنا عبيد بن عمير ومؤذننا يعني أبا محذورة

۱۹۴۱۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اہل مکہ دوسروں پر ان چار علما کی وجہ سے فخر کرتے تھے: ابن عباس ہمارے فقیہ، عبداللہ بن سائب ہمارے قاری، عبید بن عمیر تاریخ دان اور ابو محذورہ ہمارے مؤذن تھے۔ ❺

[1942] حدثنا عبد الله قثنا يحيى بن أيوب قثنا علي بن غراب قثنا زائدة بن قدامة عمن حدثه قال كان عمر يوما جالسا

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: لم اقف علیہ

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح لغیرہ؛ تخریج: لم اقف علیہ

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: لم اقف علیہ

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف عبداللہ بن جعفر المدینی؛ ذکرہ الحافظ الذہبی فی سیر اعلام النبلاء: 346/3

❺ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1926

وعنده العباس فسئل عمر عن مسألة فقال فيها فقام إليه بن عباس فساره فقال يا أمير المؤمنين ليس الأمر هكذا فأقبل عمر على العباس فقال يا أبا الفضل بارك الله لك في عبد الله إني قد أمرته على نفسي فإذا أخطأت فليأخذ علي

۱۹۴۲۔ زائدہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دن سیدنا عباس رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے کوئی مسئلہ پوچھا، انہوں نے جواب دیا تو سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اُٹھے اور ان کے کان میں کہا: امیر المومنین مسئلہ ایسے نہیں ہے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو کہا: اے ابوالفضل! اللہ آپ کے بیٹے عبداللہ کو برکت دے، میں نے اسے اپنا پیشوا بنایا ہے تاکہ جب میں غلطی کروں تو مجھے درست کرے۔ ❶

[1943] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو حفص الصيرفي عمرو بن علي قثنا عبد الله بن داود قال سمعت الأعمش يحدث عن عبد الملك بن ميسرة عن طاوس قال جلست إلى خمسين شيخا أو سبعين شيخا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منهم أحد يخالف بن عباس فيقوم حتى يرجع إلى قوله أو يقول بقوله

۱۹۴۳۔ امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں پچاس (۵۰) یا ستر (۷۰) صحابہ کرام کی مجالس میں بیٹھا ہوں ان میں اگر کسی نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ کسی مسئلہ میں اختلاف کیا ہے تو اس نے ان سے الگ رائے قائم کرنے کے بعد آخر کار انہی کی بات کی طرف رجوع کیا ہے، یا ان کی مثل بات کرتے۔ ❷

[1944] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو معمر قثنا أبو أسامة عن الأعمش عن عبد الملك بن ميسرة عن طاوس قال أدركت خمسين من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم إذا اختلفوا في الشيء ردوه إلى بن عباس

۱۹۴۴۔ امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں پچاس (۵۰) یا ستر (۷۰) صحابہ کرام کی مجالس میں بیٹھا ہوں تو جب وہ کسی بات میں اختلاف کرتے تو سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف رجوع کرتے۔ ❸

[1945] حدثنا عبد الله قال حدثني عبيد الله بن معاذ العنبري قثنا أبي قثنا قرة عن عمرو بن دينار قال توفي بن عباس بالطائف فجاء كهيئة الطائر الأبيض فدخل بين السرير وبين الثوب الذي عليه قال مرة فبلغني أنه الحكمة

۱۹۴۵۔ عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما طائف کی سرزمین میں فوت ہوئے تو ایک سفید پرندہ آیا کفن اور ان کے اوپر والے کپڑے کے درمیان میں داخل ہو گیا۔ مرہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اس سے مراد سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فہم دین تھا۔ ❹

[1946] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو عبد الله محمد بن أبي خلف قثنا عثمان يعني الحراني عن سعيد بن عبد العزيز عن داود بن علي قال حملت أم الفضل في الشعب فقال النبي صلى الله عليه وسلم إني لأرجو أن يبيض الله وجوهنا بغلام فولدت عبد الله بن عباس

۱۹۴۶۔ داؤد بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیّدہ ام الفضل رضی اللہ عنہا شعب ابی طالب میں اُمید سے ہوئیں تو

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لجہالۃ شیخ زائدۃ؛ تخریج: لم اقف علیہ

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1892

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1892,1914

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: لم اقف علیہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کے ساتھ ہمارے چہروں کو روشن کرے گا تو سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔ ❶

[1947] حدثنا عبد الله قال نا عقبة بن مكرم الضبي قثنا يونس بن بكير قثنا جعفر بن برقان عن يزيد بن الأصم قال خرج معاوية حاجا وخرج معه بن عباس فكان لمعاوية موكب ولابن عباس موكب ممن يسأل عن الفقه

۱۹۴۷۔ یزید بن اصم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ حج پر نکلے تو ان کے ساتھ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی روانہ ہوئے پس سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا ایک قافلہ تھا، سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بھی ایک الگ قافلہ تھا جس میں فقہی سوالات کیے جا رہے تھے۔ ❷

[1948] حدثنا عبد الله قال حدثني جعفر بن محمد بن فضيل من أهل رأس العين قال حدثني معافى بن سليمان قثنا موسى بن أعين عن بن كاسب الكوفي عن الأعمش عن شقيق قال سمعت بن عباس وكان على الموسم فخطب الناس ثم قرأ سورة النور فجعل يفسرها الله نور السماوات والأرض مثل نوره كمشكاة فيها مصباح المصباح في زجاجة الزجاجة كأنها كوكب دري ثم قال النور في قلب المؤمن وفي سمعه وبصره مثل ضوء المصباح كضوء الزجاجة كضوء الزيت أو كظلمات في بحر لجي والظلمات في قلب الكافر كظلمة الموج كظلمات البحر كظلمات السحاب فقال صاحبي ما رأيت كلاما يخرج من رأس رجل لو سمعت هذا الترك لأسلمت

۱۹۴۸۔ شقیق بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ رضی اللہ عنہما حج کے موسم میں لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے پھر انہوں نے سورۂ نور کی تلاوت فرمائی اور اس کی تفسیر شروع کی: (الله نور السماوات والأرض مثل نوره كمشكاة فيها مصباح المصباح في زجاجة الزجاجة كأنها كوكب دري...) پھر فرمایا: نور مومن کے دل، کان اور آنکھوں میں چراغ کی مانند ہے، اس کی روشنی شیشے اور تیل کی روشنی کی طرح ہے۔ اوكظلمات.......... ظلمات سے مراد کافر کا دل ہے، وہ موج، سمندر اور بادل کی طرح اندھیرا ہے۔ میرے ساتھی نے کہا: میں نے کوئی بات نہیں دیکھی، جو اس شخص کے دماغ سے نکلی، اگر ترکی والے یہ (تفسیر) سنتے تو اسلام قبول کر لیتے۔ ❸

[1949] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو عامر العدوي يعني حوثرة قال أنا حماد بن سلمة عن يعلى بن عطاء عن بحير أبي عبيد أن بن عباس مات بالطائف فلما دلي في لحده جاء طائر عظيم أبيض من قبل وج حتى خالط أكفانه

۱۹۴۹۔ ابوعبید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما طائف کی سرزمین میں فوت ہوئے اور ان کو لحد میں اتارنے لگے تو وج جگہ سے ایک سفید رنگ کا بڑا پرندہ آ کر کفن میں داخل ہو گیا۔ ❹

[1950] حدثنا عبد الله قال حدثني أبو هاشم زياد بن أيوب قثنا يزيد بن هارون قال أنا سفيان بن حسين عن يعلى بن مسلم عن علي بن عبد الله بن عباس قال كنت مع أبي عند معاوية ذات ليلة فأتاه المؤذنون يؤذنون لصلاة العشاء الآخرة فضن بحديث

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ؛ تخریج: کتاب المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 1/541؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 10/286

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: الاستیعاب لابن عبدالبر: 3/935

❸ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: رواہ الفریابی کما فی درالمنثور فی التفسیر الماثور للسیوطی: 5/48

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لجہالۃ بحیر ابن سالم والاثر حسن عن سعید بن جبیر؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1879

أبي فأمر رجلا أن يصلي بالناس ثم تحدثنا حتى إذا فرغنا من حديثهما قام معاوية فصلى وليس خلفه غيري وغير أبي وذلك بعد ما أصيب بن عباس في بصره فلما سلم قام معاوية فصلى ركعة ثم انصرف فقلت لأبي يا أبت أما رأيت ما صنع قال وما صنع قلت أوتر بركعة قال أي بني هو أعلم منك

۱۹۵۰۔ علی بن عبداللہ بن عباس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں ایک رات اپنے والد (سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) کے ساتھ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، میرے والد اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ گفتگو کر رہے تھے، مؤذن عشا کی اذان دینے آیا، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ میرے والد سے گفتگو میں مشغول ہو گئے اور ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دیا، جب دونوں باتوں سے فارغ ہوئے تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی، ان کے پیچھے میں اور میرے والد تھے، یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نابینا ہو گئے تھے، نماز کے بعد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ایک رکعت وتر پڑھ کر فارغ ہوئے تو میں نے اپنے والد کو بتایا: آپ کو پتہ ہے، انہوں نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے دریافت کیا: بتاؤ کیا کیا ہے؟ میں نے بتایا کہ انہوں نے ایک رکعت وتر پڑھا ہے، انہوں نے کہا: اے بیٹے! وہ تم سے بڑے عالم ہیں۔ (1)

[1951] حدثنا عبد الله قثنا أبو الأحوص محمد بن حيان البغوي قال أنا هشيم قال أنا بن أبي ليلى عن داود بن علي عن أبيه عن جده بن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صوموا يوم عاشوراء وخالفوا فيه اليهود وصوموا قبله يوما أو بعده يوما

۱۹۵۱۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عاشورا کے دن کا روزہ رکھو اور یہود کی مخالفت کرو ایک دن پہلے یا ایک دن بعد روزہ رکھو۔ (2)

[1952] حدثنا عبد الله قثنا يحيى بن معين قثنا هشام بن يوسف عن عبد الله بن سليمان النوفلي عن محمد بن علي بن عبد الله بن عباس عن أبيه عن بن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحبوا الله لما يغذوكم به من نعمة وأحبوني لحب الله وأحبوا أهل بيتي لحبي

۱۹۵۲۔ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو، ان نعمتوں کے بدلے میں جو وہ تمہیں دے رہا ہے اور مجھ سے اللہ کی وجہ سے محبت کرو اور میرے اہل بیت سے میری وجہ سے محبت کرو۔ (3)

[1953] حدثنا عبد الله قال حدثني إبراهيم بن هانئ قثنا أصبغ بن الفرج قال أخبرني بن وهب قال حدثني بن أنعم عن محمد بن راشد الدمشقي عن سليمان بن علي أن أباه حدثه عن أبيه عبد الله بن عباس أنهم حجوا أو اعتمروا مع عمر بن الخطاب ومعه كعب الأحبار فأصابهم في سفر مطر ورعد وبرد فتفرق الناس فقال ابن عباس فكنت مع كعب فقال لي كعب أنه ليس من أحد يقول سبحان من سبح الرعد بحمده والملائكة من خشيته ثلاث مرار حين يرى سحابا يتخوف منه إلا وقاه الله شر ذلك السحاب فقلنا ذلك فعوفينا ليلتنا ثم أصبح الناس وقد أصابهم من ذلك وأصاب يومئذ عمر على أنفه أصابته بردة فلما رأنا قال

---

(1) تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: السنن الکبریٰ للبیہقی: 26/3

(2) تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی ولہ طریق آخر عن ابن عباس باسناد صحیح موقوفا؛ انظر: صحیح مسلم: 798/2

(3) تحقیق: اسنادہ ضعیف لجہالۃ عبداللہ بن سلیمان النوفلی تفرد عنہ ہشام بن یوسف الصنعانی
تخریج: سنن الترمذی: 664/5؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 150/3؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 343/10؛ شعب الایمان للبیہقی: 288/1

أين كنتما فوالله ما أراكما إلا قد سلمتما لقد كنتما في كن فقال بن عباس فأخبرته قول كعب فقال عمر فهلا أخبرتماني بذلك

۱۹۵۳۔ علی بن عبداللہ بن عباس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے میرے والد (سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) اور کعب الاحبار نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج اور عمرہ کیا، واپسی پر ان کو راستے میں شدید بارش کا سامنا کرنا پڑا، جس کی گرج اور چمک بھی بہت تیز تھی تو سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں کعب الاحبار کے ساتھ تھا، کعب نے مجھ سے کہا: یہاں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو یہ دعا تین مرتبہ پڑھے: (سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحَ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَآئِكَةُ مِنْ خَشْيَتِهِ) پاک ہے وہ جس کی رعد (فرشتے کا نام) اور باقی فرشتے ڈر کی وجہ سے پاکی بیان کرتے ہیں۔ جب کوئی خوفناک بادل دیکھے تو اللہ تعالیٰ اسے بادل کے نقصان سے بچالیتا ہے، ہم نے اس وظیفہ کو پڑھا تو عافیت سے رات گزری، جب کہ لوگوں نے اس حال میں صبح کی کہ ان کو تکلیف پہنچی تھی، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ناک کو اولے لگے جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو دریافت کیا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم صحیح سالم ہو، تم رات کہاں تھے، شاید تم دونوں کسی غار یا محفوظ پناہ گاہ میں تھے؟ تو سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے وہ دعا بتائی جو کعب نے مجھے سکھائی تھی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے مجھے کیوں نہیں بتائی تھی۔ [1]

[1954] حدثنا عبد الله قال نا منصور بن أبي مزاحم قال مروان بن شجاع أنا قال سمعت بن أبي عبلة يقول دخل محمد بن علي بن عبد الله بن عباس على عمر بن عبد العزيز يوما فلما خرج من عنده قال عمر لو كان إلي من الخلافة شيء لقمصتها هذا الخارج

۱۹۵۴۔ ابن ابو عبلہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پوتے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے تو جب ان کے پاس سے واپس آئے تو عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اگر خلافت میں میری مرضی چلتی تو میں انہیں خلافت کا تاج پہنا دیتا۔ [2]

[1955] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عبد الرزاق قثنا معمر قال قدم محمد بن علي بن عبد الله بن عباس الرصافة على هشام ونحن بها قال معمر فدخلنا عليه فإذا رجل آدم جميل عليه جبة خز دكناء وساج من هذه السيجان فدخلنا على رجل حزين قال فما استطعنا أن يحدثنا بشيء قال فحدثنا رجل من أهل الجزيرة من أصحابنا يقال له داود قال دخل سعد بن مالك على معاوية فقال السلام عليك أيها الملك فقال معاوية أو غير ذلك أنتم المؤمنون وأنا أميركم فقال سعد نعم إن كنا أمرناك فقال معاوية لا يبلغني أن أحدا زعم أن سعدا ليس من قريش إلا فعلت به وفعلت فقال محمد بن علي سبحان الله لعمري أن سعدا لفي السطة من قريش ثابت نسبه

۱۹۵۵۔ معمر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیّدنا محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم ہشام بادشاہ کے پاس رصافہ نامی جگہ پر آئے، پس ہم وہاں تھے، معمر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہم ان کے پاس آئے تو اچانک ایک گندمی رنگ کے خوبصورت شخص کو جبہ پہنے ہوئے دیکھا تھا، پھر ہم ایک غمزدہ شخص کے پاس آئے جو کچھ کہہ نہیں سکتا تھا، اہل جزیرہ میں سے ایک شخص نے ہمیں بتایا جس کا نام داوٗد تھا کہ سعد بن مالک رحمۃ اللہ علیہ نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو اے بادشاہ! کہہ کر سلام کیا تو سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اس کے علاوہ کوئی دوسرے الفاظ نہیں ہیں؟ تم مومنین ہو اور میں تمہارا امیر ہوں، سعد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہم نے آپ کو امیر بنایا ہے، پھر سیّدنا

---

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل ابن انعم وھو عبدالرحمن بن زیاد بن انعم الافریقی؛ تخریج: موطا امام مالک: 2/255

[2] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: لم اقف علیہ

معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کوئی شخص یہ نہ کہے کہ سعد کا تعلق قریش سے نہیں ہے، ورنہ میں اسے سزا دوں گا، محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے: سبحان اللہ! سعد تو قریشی اور ثابت النسب ہے۔ ❶

[1956] حدثنا عبد الله قال نا محمد بن عبد العزيز بن أبي رزمة قال سمعت أبي يقول سمعت عبد الله يعني بن المبارك يقول كان علي بن عبدالله بن عباس يصلي كل يوم وليلة ألف ركعة

۱۹۵۶۔ امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سیّدنا علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روزانہ دن رات ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے۔ ❷

[1957] حدثنا عبد الله قال حدثني إبراهيم بن عبد الله بن بشار الواسطي قال سمعت وهب بن جرير يقول لرجل من ولد عيسى بن علي إعظامكم إعظام رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱۹۵۷۔ ابراہیم بن عبداللہ بن بشار واسطی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا، وہب بن جریر عیسیٰ بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے کسی بچے سے کہہ رہے تھے: تمہاری عزت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ہے۔ ❸

[1958] حدثنا عبد الله قال حدثني إبراهيم قال حدثني عمر بن عثمان بن عاصم قال سمعت يزيد بن هارون يقول لو أن رجلا قذفه رجل من بني هاشم لم أر له من يقذفه فيأخذ حده منه

۱۹۵۸۔ یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر کسی شخص پر بنی ہاشم کا کوئی شخص تہمت لگائے تو کسی کو جائز نہیں اس پر تہمت لگائے ورنہ اس کو حد لگائی جائے گی۔ ❹

[1959] حدثنا عبد الله قثنا إسماعيل بن عبيد بن أبي كريمة الحراني عن أشهل بن حاتم البصري وكان بن عون وصى أبيه قثنا بن عون عن عمير بن إسحاق قال قال عمير كان من أدركت من أصحاب محمد أكبر ممن سبقني قال قال عمير بن إسحاق لا تكاد تفتش أحدا من بني عبد المطلب إلا فتشته عن بأس وكرم

۱۹۵۹۔ عمیر ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں جن بڑے لوگوں کو پایا ہے، سب کو سخی پایا ہے، جو مجھ سے پہلے چلے گئے ہیں، میں نے عبدالمطلب کی جس اولاد کو دیکھا تو اسے سخی اور بہادر پایا۔ ❺

[1960] حدثنا عبد الله قال حدثني جعفر بن محمد بن فضيل من أهل رأس العين قثنا أبو الأسود النضر بن عبد الجبار وأثنى عليه خيرا قثنا بن لهيعة عن بن هبيرة أن أبا تميم الجيشاني لما سيّدناه الوفاة وضع يده على صدره وقال الحمد لله الذي قبض نفسي على حب بني هاشم

۱۹۶۰۔ ابن ہبیرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب ابوتمیم جیشانی رحمۃ اللہ علیہ کی موت کا وقت قریب آ گیا تو انہوں نے اپنا ہاتھ

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مصنف عبدالرزاق:10/390؛ ح:19455

❷ تحقیق: اسنادہ ضعیف للانقطاع بین ابن المبارک وعلی بن عبداللہ بن عباس ولہ طرق آخر صحیح عن ابی جمیلۃ والاوزاعی قالا کان علی بن العباس یسجد کل یوم الف سجدۃ؛ انظر: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم:3/207

❸ تحقیق: ابراہیم بن عبداللہ بن بشار لم اجدہ من وثقہ؛ تخریج: لم اقف علیہ

❹ تحقیق: ابراہیم بن عبداللہ بن بشار لم اجدہ من وثقہ؛ تخریج: لم اقف علیہ

❺ تحقیق: اسنادہ حسن؛ تخریج: لم اقف علیہ

سینے پر رکھا اور کہا۔ اللہ کی حمد ہے جس نے مجھے بنی ہاشم کی محبت پر فوت کیا ہے۔ ❶

[1961] حدثنا عبد الله قثنا إسماعيل بن عبيد بن أبي كريمة الحراني وحدثني أبو معمر قالا نا جرير عن مغيرة قال كان عكرمة يحدث سليمان بن عبد الملك عن عبد المطلب وحفر زمزم فقال له سليمان ما أحسن حديثك لولا أنك تفخر علينا

۱۹۶۱۔ مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ زم زم کے کنواں کی کھودائی کرتے ہوئے سلیمان بن عبد الملک رحمۃ اللہ علیہ سے عبد المطلب کے متعلق گفتگو کر رہے تھے، سلیمان نے کہا: تم بہت اچھی باتوں والے ہو اگر ہم پر فخر نہ کرتے۔ ❷

[1962] حدثنا عبد الله قال حدثني عبد الله قال حدثني سليمان بن صالح قال وحدثني عبد الله يعني بن المبارك عن بن عيينة عن بن أبي نجيح قال سمع النبي صلى الله عليه وسلم علي ولم يبلغه

۱۹۶۲۔ ابن ابی نجیح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے مگر وہ بات ہم تک پہنچی نہیں ہے۔ (یہاں روایت کے الفاظ حذف ہو گئے ہیں۔) ❸

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کتاب کا اختتام ان دُعائیہ کلمات ساتھ کرتے ہیں:

آخر الفضائل والحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله أجمعين

کتاب فضائل صحابہ مکمل ہوئی۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور درُود و سلام ہو ہمارے امام و پیشوا نبی سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام آل پر۔

اختتامی الفاظ

تمام قسم کی تحمید و ستائش اللہ احکم الحاکمین کی ذات کے لیے، درود و سلام ہوں سیّد الانبیاء اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ذات پر۔ آج مؤرخہ: 20/8/2015، بروز جمعرات رات نو بج کر چونتیس منٹ پر کتاب سے متعلقہ جملہ مصروفیات اختتام پذیر ہوئیں۔ اس پر ہم جتنا بھی اپنے رَبّ جلیل کا شکر ادا کریں، کم ہے۔ کتاب کی ہر خوبی میں اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال رہی، ہر خامی کی وجہ میرے نفس کا شر اور کم مائیگی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ التجا ہے کہ وہ ہماری اس کوشش کو شرف قبولیت سے نواز کر ہمارے لیے، ہمارے والدین، اساتذہ، دوستوں، ناشران اور تمام قارئین کے لیے باعث نجات بنا دے۔ اسے اُمتِ مسلمہ کے لیے نافع اور مفید بنا دے۔ **آمین یارب العالمین!**

نوید احمد بشار

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف ابن لہیعۃ؛ تخریج: لم اقف علیہ

❷ تحقیق: رجال الاسناد ثقات الا ان فیہ علۃ تدلیس مغیرۃ وہو ابن مقسم الضبی؛ تخریج: لم اقف علیہ

❸ تحقیق: اسنادہ معضل؛ تخریج: لم اقف علیہ

فهارس الكتاب[1]

---

(١) اعتمدنا في إعداد هذه الفهارس على أرقام الأحاديث الواردة في الكتاب، ما عدا فهرس الموضوعات فهو على أرقام الصفحات.

فهرس الآيات

طرف الآية	رقمها	رقم الحديث
﴿عَسَىٰ رَبُّهُۥٓ إِن طَلَّقَكُنَّ﴾	٥	٤٣٤، ٤٣٥، ٤٣٦، ٤٨٢، ٤٩٣ـ ٤٩٥
﴿وَصَٰلِحُ ٱلْمُؤْمِنِينَ﴾	٦٦	٩٨، ١٦١، ٣٠٥، ٣٣٣، ٤٩٠، ٦١١، ٦٤٨، ٦٨١ـ

الفجر

طرف الآية	رقمها	رقم الحديث
﴿يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفْسُ ٱلْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ٱرْجِعِىٓ﴾	٢٧، ٢٨	١٨٧٩

الليل

طرف الآية	رقمها	رقم الحديث
﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَٱتَّقَىٰ ﴿٥﴾ وَصَدَّقَ﴾	٥، ٦	٦٦، ١٢٣١

فهرس الأحاديث والآثار

طرف الحديث أو الأثر	رقمها

طرف الحديث أو الأثر	رقمها

(م)

فهرس غريب الحديث

المادة	الكلمة	رقم الحديث
رعى	ارعوى	٣٧١ب
رقع	الرقاع	١٧٢٧
ريش	الرياش	١٢١٤
زبى	الزبية	١٢٣٩
زرى	أزرى	٣٠٩
زلق	متزلقين	١٦٨
سبر	السابري	٢٤٤
سبن	السبنى	١٢١٠
سدد	السدة	١٠٨٠
سدر	السندرة	١٠٣٦
سرح	السَريح	٦٤
سرق	السَّرْقة	١٦٢٨
سفل	يسفل	١٠٣٦
سفى	يسفي	١٩٢٦
سمت	السمت	١٥٤١
سمط	السماط	١١٣١
سنو	السواني	١٤٥٠
شأن	شؤون الرأس	١٩٠٤
شحح	الشحشح	٢٤٣
شرب	اشرأب	٦٨
شرع	الشوارع	٣٣
شعر	أشعر	٧٦٥
شغر	شَغَر	٣٩٦
شكم	الشكيمة	٣٧٠
شمر	شمّر	٣٤٤
شهق	شهق	٦٢٨
صرر	الصرار	١٦١٥
صفح	صفيحة	١٤٧٥
صنو	صنو	١٧٥١
صوت	صيتاً	١٧٧٥
ضحح	ضحضاح	١٧٥٧
ضغى	يتضاغون	٣٨٢
طلح	طلح	٣٧٢ب، ١٢٣٠
طلخ	يطلخها	١٢٣٠
طول	طوال	٣٣٥
عبر	العبرة	٢١
عجر	معتجر	٨٤٥
عرف	العرفاء	٤٦٤
عسب	اليعسوب	١١٢٥
عسر	أعسر يَسر	٣٣٥
عسس	عُس	٣١٩
عصد	العصيدة	١١٧٠
عضه	العضاه	٣٠٧
عطب	يعطب	٣٠٩
عطن	عَطَن	٣٢١
علف	علافية	١٥٧١
عين	عين	١٨٣٢
غدف	أغدف	٩٨٦
غرب	غَرُب	٣٦٣
غمر	الغمر	١٢٢٠
فتق	تفتق	٣٦١
فجج	تفاجّت	٧٦٥
فدد	الفدادون	١٦١٠
فلج	الفالج	١١٥٧
فلذ	الفالوذج	٨٩٤
فوق	الفوق	٣٩١
فيء	تفيئة	١٢٣٩
قدد	القدد	٩٨٧

فهرس مسانيد الصحابة وغيرهم
بأرقام الحديث

فهرس الأعلام المترجمين

(ب)

(خ)

(س)

(ش)

(ن)

(و)

(هـ)

(ي)

فهرس الأيام والغزوات

فهرس القبائل والجماعات

فهرس البلدان والمواضع

فهرس المراجع

القرآن الكريم.

* **الآثار لأبي يوسف (١٨٢هـ)**: نشر إحياء المعارف العثمانية، حيدر آباد.
* **آداب الشافعي ومناقبه للرازي عبد الرحمٰن بن أبي حاتم (٢٤٠ ـ ٣٢٧هـ)**: تحقيق عبد الغني عبد الخالق، دار الكتب العلمية، بيروت.
* **آكام المرجان في أحكام الجان، لمحمد بن عبد الله الشِّبْلي (ت٧٦٩هـ)**: مطبعة علي صبيح.
* **كتاب الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير للجوزقاني أبي عبد الله الحسين بن إبراهيم**: مصور الجامعة الإسلامية في مخطوط المكتبة السعيدية بحيدر آباد.
* **الإبانة الكبرى لابن بطة عبد الله بن محمد العكبري (٣٠٤ ـ ٣٨٧هـ)**: مصور مركز البحث العلمي بجامعة الملك عبد العزيز.
* **الإتقان في علوم القرآن للسيوطي جلال الدين (٨٤٩ ـ ٩١١هـ)**: تحقيق محمد أبو الفضل إبراهيم.
* **أجوبة على أحاديث وقعت في مصابيح السنة لابن حجر العسقلاني أحمد (٧٧٣ ـ ٨٥٢هـ)**: المطبوع بآخر مشكاة المصابيح، تحقيق الألباني محمد ناصر الدين، المكتب الإسلامي.
* **أحاديث الشعر للمقدسي عبد الغني بن عبد الواحد بن علي (٥٤١ ـ ٦٠٠هـ)**: مصور الجامعة الإسلامية بالمدينة.
* **الأحكام السلطانية للماوردي محمد بن حبيب (ت٤٥٠هـ)**: دار الكتب العلمية ببيروت.
* **الإحكام في أصول الأحكام لابن حزم (٣٨٣ ـ ٤٥٧هـ)**: مكتبة عاطف بالقاهرة.
* **إحياء علوم الدين للغزالي أبي حامد محمد بن محمد (٤٥٠ ـ ٥٠٥هـ)**: مطبعة المشهد الحسيني، القاهرة.
* **أخبار القضاء لوكيع محمد بن خلف (ت٣٠٦هـ)**: عالم الكتب، بيروت.

* أخبار مكة للأزرقي أبو الوليد محمد (ت نحو ٢٥٠هـ): دار الثقافة، مكة (١٣٩٧هـ).
* الأدب المفرد للبخاري محمد بن إسماعيل (١٩٤ ـ ٢٥٦هـ): السلفية بالقاهرة (١٣٩هـ).
* الأذكار للنووي يحيى بن شرف (٦٣١ ـ ٦٧٦هـ): مصطفى الحلبي (١٣٧٩هـ).
* كتاب الأربعين حديثاً للعكبري صدر الدين (ت٦٥٦هـ): دار الغرب الإسلامي ببيروت.
* كتاب الأربعين في مناقب أمهات المؤمنين لابن عساكر: مصور الجامعة الإسلامية بالمدينة.
* إرشاد الساري للقسطلاني أحمد بن محمد (ت٩٢٣هـ): مطبعة الأمير بمصر (١٣٣٤هـ).
* أسباب النزول للواحدي علي بن أحمد (ت٣٦٨هـ): الحلبي (١٣٨٧هـ).
* الاستيعاب في معرفة الأصحاب للنمري ابن عبد البر (٣٦٨ ـ ٤٦٣هـ): المطبوع بهامش الإصابة، دار صادر، بيروت.
* أسد الغابة لابن الأثير عز الدين (٥٤٤ ـ ٦٠٦هـ): المكتبة الإسلامية.
* الأسماء والصفات للبيهقي أحمد بن الحسين (ت٤٥٨هـ): دار إحياء التراث، بيروت.
* الإصابة في تمييز الصحابة للعسقلاني (٧٧٣ ـ ٨٥٢هـ): دار صادر، بيروت.
* الاعتبار في الناسخ والمنسوخ من الآثار للحازمي (٥٤٨ ـ ٥٨٤هـ): مطبعة الأندلس، حمص (١٣٨٦هـ).
* إعراب الحديث النبوي للعُكْبَري أبي البقاء (٥٣٨ ـ ٦١٦هـ): تحقيق عبد الإله نبهان، دمشق (١٣٩٧هـ).
* الأعلام للزركلي خير الدين.
* إعلام العالم لابن الجوزي عبد الرحمٰن بن علي (٥١٠ ـ ٥٩٧هـ): تحقيق أحمد عبد الله الزهراني (رسالة ماجستير).
* إعلام الموقعين لابن القيم (٦٩١ ـ ٧٥١هـ): تحقيق عبد الرحمٰن الوكيل، مطبعة المدني بالقاهرة (١٣٨٩هـ).
* الاغتباط بمعرفة من رمي بالاختلاط لسبط ابن العجمي برهان الدين إبراهيم بن محمد (٧٥٣ ـ ٨٤١هـ): المطبعة العلمية، حلب (١٣٥٠هـ).
* الأفراد لابن شاهين (٢٩٧ ـ ٣٨٥هـ): مصور الجامعة الإسلامية بالمدينة.

* **الإفصاح عن المعجم من إيضاح الغامض للقسطلاني أحمد بن محمد** (ت٩٢٣هـ): مصور الجامعة الإسلامية بالمدينة.
* **أقضية رسول الله ﷺ لابن طلاع محمد بن فرج (ت٤٩٧هـ)**: تحقيق د. ضياء الأعظمي، دار الكتاب المصري.
* **الإكمال لابن ماكولا الأمير علي بن هبة الله (٤٢١ ـ ٤٨٦هـ)**: حيدر آباد (١٩٦٢م).
* **الأمالي لأبي نعيم الأصبهاني أحمد بن عبد الله (٣٣٦ ـ ٤٣٠هـ)**: مصور الجامعة الإسلامية.
* **أمالي عبد الرزاق الصنعاني (١٢٦ ـ ٢١١هـ)**: الجزء الثاني، مصور الجامعة الإسلامية.
* **أمثال الحديث للرامهرمزي حسن بن عبد الله (٢٦٠ ـ ٣٦٠هـ)**: تحقيق أمة الكريم، مطبعة الحيدري، باكستان (١٣٨٨هـ).
* **الأم للشافعي الإمام (١٥٠ ـ ٢٠٤هـ)**: تصحيح محمد زهري النجار، دار المعرفة (١٣٩٣هـ).
* **الأموال لأبي عبيد القاسم بن سلّام (١٥٧ ـ ٢٢٤هـ)**: تحقيق محمد خليل هراس، دار الشرق (١٣٨١هـ).
* **الأنساب للسمعاني عبد الكريم أبي محمد (ت٥٦٢هـ)**: مكتبة المثنى ببغداد (١٩٧٠م).
* **الأوائل للعسكري أبي هلال الحسن بن عبد الله (ت بعد ٣٩٥هـ)**: تحقيق محمد السيد الوكيل.
* **الإيمان لابن أبي شيبة (١٩٥ ـ ٢٣٦هـ)**: تحقيق الألباني محمد ناصر الدين، المطبعة العمومية، دمشق.
* **الإيمان لابن منده محمد بن إسحاق (٣١٠ ـ ٣٩٥هـ)**: تحقيق علي محمد ناصر الفقيهي (١٣٩٨هـ).
* **الباعث الحثيث لابن كثير إسماعيل بن عمر (٧٠١ ـ ٧٧٤هـ)**: تحقيق أحمد محمد شاكر، مطبعة علي صبيح بالقاهرة (١٣٧٠هـ).
* **بدائع السنن، ترتيب الساعاتي (١٣٥٢هـ)**: دار الأنوار، مصر (١٣٦٩هـ).
* **البداية والنهاية لابن كثير (٧٠١ ـ ٧٧٤هـ)**: دار الفكر، بيروت (١٣٩٤هـ).
* **البر والصلة لابن المبارك عبد الله (١١٨ ـ ١٨١هـ)**: مخطوط الظاهرية.

* **برنامج ابن جابر محمد الوادي آشي (ت٧٤٩هـ)**: ط. مركز البحث العلمي بجامعة أم القرى، مكة المكرمة (١٤٠١هـ).
* **البعث والنشور للبيهقي أبي بكر أحمد بن الحسين (٣٨٤ ـ ٤٥٨هـ)**: مصور الجامعة الإسلامية بالمدينة.
* **تاريخ الأدب العربي لبروكلمان (معرب)**: دار المعارف بمصر.
* **تاريخ الأمراء والملوك للطبري محمد بن جرير (٢٢٤ ـ ٣١٠هـ)**: دار القلم، بيروت.
* **تاريخ بغداد للبغدادي الخطيب (٣٩٢ ـ ٤٦٢هـ)**: مطبعة السعادة بمصر (١٣٤٩هـ).
* **تاريخ التراث العربي لفؤاد سزكين**: القاهرة (١٩٧١م).
* **تاريخ الخلفاء لأبي عبد الله محمد بن يزيد (ابن ماجه) (٢٠٧ ـ ٢٧٥هـ)**: مؤسسة الرسالة، بيروت (١٣٩٩هـ).
* **تاريخ خليفة بن خياط العصفري (ت٢٤٠هـ)**: تحقيق أكرم العمري، مؤسسة الرسالة، بيروت (١٣٩٧هـ).
* **تاريخ دمشق لابن عساكر (٤٩٩ ـ ٥٧١هـ)**: مصور جامعة الملك بمكة المكرمة.
* **تاريخ دمشق لابن عساكر (٤٩٩ ـ ٥٧١هـ)**: تحقيق صلاح الدين المنجد، المجمع العلمي، دمشق.
* **التاريخ الصغير للبخاري محمد بن إسماعيل (١٩٤ ـ ٢٥٦هـ)**: المكتبة الأثرية، باكستان.
* **تاريخ عمر بن الخطاب لابن الجوزي (٥١٠ ـ ٥٩٧هـ)**: دار إحياء علوم الدين، دمشق (١٣٩٢هـ).
* **التاريخ الكبير للبخاري محمد بن إسماعيل (١٩٤ ـ ٢٥٦هـ)**: طبعت حيدر آباد، الهند (١٣٩٠هـ).
* **تاريخ المدينة لابن شبّة عمر بن شبّة النميري (١٧٢ ـ ٢٦٢هـ)**: مصور الجامعة الإسلامية بالمدينة.
* **التاريخ ليحيى بن معين (١٥٨ ـ ٢٣٣هـ)**: تحقيق د. أحمد محمد نور سيف، مركز البحث العلمي بمكة (١٣٩٩هـ).
* **تأويل مختلف الحديث لابن قتيبة (٢١٣ ـ ٢٧٦هـ)**: دار الجيل، بيروت.
* **تبصير المنتبه لابن حجرٍ أحمد (٧٧٣ ـ ٨٥٢هـ)**.

* **تجريد أسماء الصحابة للذهبي محمد بن أحمد (٦٧٣ ـ ٧٤٨هـ)**: شرف الدين الكتبي (١٣٨٩هـ).
* **تحفة الأحوذي للمباركفوري محمد بن عبد الرحمن (١٢٨٣ ـ ١٣٥٣هـ)**: دار الكتاب العربي، بيروت.
* **تحفة الأشراف للمزي جمال الدين (٦٥٤ ـ ٧٤٢هـ)**: دار القيمة، الهند (١٣٨٤هـ).
* **تحفة الذاكرين للشوكاني محمد بن علي (١١٧٣ ـ ١٢٥٥هـ)**: دار الكتب العلمية، بيروت.
* **تخريج أحاديث فضائل الشام للألباني محمد ناصر الدين**: المكتب الإسلامي (١٣٧٩هـ).
* **تدريب الراوي للسيوطي جلال الدين (٨٤٩ ـ ٩١١هـ)**: تحقيق عبد الوهاب عبد اللطيف، مكتبة القاهرة.
* **التذكار في أفضل الأذكار للقرطبي محمد بن أحمد (ت٦٧١هـ)**: المكتبة العلمية، بيروت.
* **تذكرة الحفاظ للذهبي شمس الدين بن محمد بن أحمد (ت٧٤٨هـ)**: دائرة المعارف، حيدر آباد (١٣٧٥هـ).
* **ترتيب ثقات العجلي للهيثمي نور الدين (ت٨٠٧هـ) (١٨٢ ـ ٢٦١هـ)**: مصور جامعة الملك عبد العزيز بمكة المكرمة.
* **الترغيب في فضائل الأعمال لابن شاهين (٢٩٧ ـ ٣٨٥هـ)**: مصور الجامعة الإسلامية بالمدينة.
* **الترغيب والترهيب للمنذري أبي محمد عبد العظيم (٥٨١ ـ ٦٥٦هـ)**: تحقيق محيي الدين عبد الحميد، المكتبة التجارية (١٣٨١هـ).
* **تركة النبي ﷺ لحماد بن إسحاق**: مصور الجامعة الإسلامية بالمدينة.
* **تعجيل المنفعة للعسقلاني أحمد بن حجر (٧٧٣ ـ ٨٥٢هـ)**: دار المحاسن للطباعة، القاهرة (١٣٨٦هـ).
* **التعليق المغني على الدارقطني للعظيم آبادي محمد شمس الحق (١٢٧٣ ـ ١٣٢٩هـ)**: دار المحاسن بالقاهرة.
* **تفسير غريب القرآن لابن قتيبة عبد الله بن مسلم (٢٦٣ ـ ٢٧٦هـ)**: تحقيق السيد أحمد صقر، دار الكتب العلمية، بيروت (١٣٩٨هـ).

* **تفسير القرآن العظيم لابن كثير (٧٠١ ـ ٧٧٤هـ)**: مطبعة الفجالة الجديدة (١٣٨٤هـ).
* **تقبيل اليد لابن المقري**: مصور الجامعة الإسلامية بالمدينة.
* **تقريب التهذيب للعسقلاني أحمد بن علي بن حجر (٧٧٣ ـ ٨٥٢هـ)**: مطابع دار الكتاب العربي بمصر (١٣٨٠هـ).
* **تقييد العلم للخطيب البغدادي (٣٩٢ ـ ٤٦٣هـ)**: تحقيق يوسف العشي، دار إحياء السنّة (١٩٧٤م).
* **التقييد والإيضاح للعراقي عبد الرحيم بن الحسين (٧٢٥ ـ ٨٠٦هـ)**: السلفية بالمدينة (١٣٨٩هـ).
* **التلخيص الحبير للعسقلاني أحمد بن علي بن حجر (٧٧٣ ـ ٨٥٢هـ)**: شركة الطباعة الفنية (١٣٨٤هـ).
* **تلخيص المستدرك للذهبي شمس الدين (٦٧٣ ـ ٧٤٨هـ)**: حيدر آباد، الهند.
* **تلقيح فهوم الأثر لابن الجوزي عبد الرحمٰن (٥١٠ ـ ٥٩٧هـ)**: المطبعة النموذجية بمصر.
* **تنزيه الشريعة لابن عراق الكناني (٩٠٧ ـ ٩٦٣هـ)**: مطبعة القاهرة.
* **كتاب التوحيد لابن خزيمة محمد بن إسحاق (٢٢٣ ـ ٣١١هـ)**: تعليق محمد خليل هراس، دار الباز، مكة المكرمة.
* **تهذيب تاريخ دمشق للشيخ عبد القادر بدران**: دار المسيرة، بيروت (١٣٩٩هـ).
* **تهذيب التهذيب للعسقلاني أحمد بن حجر (٧٧٣ ـ ٨٥٢هـ)**: دائرة المعارف، حيدر آباد (١٣٢٥هـ).
* **كتاب الثقات لابن حبان البستي (ت٣٥٤هـ)**: دار المعارف، حيدر آباد (١٣٩٧هـ).
* **الجامع لابن وهب**: تحقيق ديفيد ويل، المعهد الفرنسي بالقاهرة (١٩٣٩م).
* **جامع بيان العلم وفضله لابن عبد البر النمري (٣٦٣ ـ ٤٦٣هـ)**: مطبعة العاصمة بالقاهرة (١٣٨٨هـ).
* **جامع البيان (تفسير الطبري) لابن جرير (٢٢٤ ـ ٣١٠هـ)**.
* **جامع التحصيل للعلائي صلاح الدين (٦٩٤ ـ ٧٦١هـ)**: تحقيق حمدي عبد المجيد، وزارة الأوقاف العراقية (١٣٩٨هـ).
* **الجامع الصحيح للبخاري محمد بن إسماعيل (١٩٤ ـ ٢٥٦هـ)**: السلفية بمصر.
* **الجامع الصغير للسيوطي جلال الدين (٨٤٩ ـ ٩١١هـ)**: مطبعة الحلبي (١٣٧٣هـ).

* **الجامع لأحكام القرآن للقرطبي محمد بن أحمد (ت٦٧١هـ)**: دار الكتاب العربي، القاهرة (١٣٨٧هـ)
* **الجرح والتعديل للرازي ابن أبي حاتم (٢٤٠ ـ ٣٢٧هـ)**: دائرة المعارف، حيدر آباد (١٣٧١هـ).
* **جزء أحاديث محمد بن سُليمان لُوين**: مصور الجامعة الإسلامية بالمدينة.
* **الجزء الثاني من حديث يحيى بن معين**: مصور الجامعة الإسلامية بالمدينة.
* **جزء حديث علي بن حرب**: مصور الجامعة الإسلامية بالمدينة.
* **جزء فيه أحاديث محمد بن أيوب بن الضريس**: مصور الجامعة الإسلامية بالمدينة.
* **جزء فيه تسع مجالس من أمالي طراد الزينبي**: مصور الجامعة الإسلامية بالمدينة.
* **جزء القراءة للبخاري محمد بن إسماعيل (١٩٤ ـ ٢٥٦هـ)**: دار إحياء السنة، باكستان.
* **جزء من حديث محمد بن أحمد بن رِزْقَوَيه**: مصور الجامعة الإسلامية بالمدينة.
* **جمهرة أنساب العرب لابن حزم أبي محمد علي بن أحمد (٣٨٤ ـ ٤٥٦هـ)**: تحقيق عبد السلام هارون، دار المعارف بمصر.
* **جنى الجنتين في تمييز نوعي المثنيين للمحبي محمد بن أمين (ت١١١١هـ)**: عباس الباز، مكة المكرمة.
* **الجهاد للمروزي عبد الله بن المبارك (١١٨ ـ ١٨١هـ)**: تحقيق نزيه حماد، نشر دار النور، بيروت.
* **حادي الأرواح لابن القيم (٦٩١ ـ ٧٥١هـ)**: علي صبيح بمصر (١٣٨١هـ).
* **الحاوي للفتاوي للسيوطي جلال الدين (٨٤٩ ـ ٩١١هـ)**: مطبعة السعادة بمصر (١٣٧٨هـ).
* **حلية الأولياء لأبي نعيم الأصبهاني أحمد بن عبد الله (٣٣٦ ـ ٤٣٠هـ)**: دار الكتاب العربي، بيروت (١٣٨٧هـ).
* **حياة الحيوان الكبرى للدُّمَيْري كمال الدين (٧٤٢ ـ ٨٠٠هـ)**: المكتبة الإسلامية، بيروت.
* **الخراج لأبي يوسف يعقوب بن إبراهيم (١١٣ ـ ١٨٢هـ)**: السلفية بالقاهرة (١٣٩٢هـ).
* **خصائص علي بن أبي طالب للنسائي أحمد بن شعيب (٣٠٣هـ)**.

* **الخصائص الكبرى للسيوطي جلال الدين (٨٤٩ ـ ٩١١هـ):** دار الكتب العلمية، بيروت.
* **خلق أفعال العباد للبخاري محمد بن إسماعيل (١٩٤ ـ ٢٥٦هـ):** مطبعة النهضة الحديثة.
* **الدراية في تخريج أحاديث الهداية لابن حجر (٧٧٣ ـ ٨٥٢هـ):** مطبعة الفجالة، القاهرة (١٣٨٤هـ).
* **الدر المنثور للسيوطي جلال الدين:** دار المعرفة، بيروت.
* **دلائل النبوة لأبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني (٣٣٦ ـ ٤٣٠هـ):** دائرة المعارف بحيدر آباد (١٣٢٠هـ).
* **دلائل النبوة للبيهقي أحمد بن الحسين (٣٨٤ ـ ٤٥٨هـ):** السلفية بالمدينة المنورة.
* **ديوان حسان بن ثابت:** دار بيروت للطباعة.
* **ديوان الشماخ بن ضرار الذبياني:** تحقيق صلاح الدين الهادي، دار المعارف بمصر.
* **ديوان الضعفاء والمتروكين للذهبي شمس الدين (٦٧٣ ـ ٧٤٧هـ):** تحقيق حماد الأنصاري، مطبعة النهضة مكة.
* **ذخائر العقبى للطبري محب الدين (٦١٥ ـ ٦٩٤هـ):** دار المعرفة، بيروت.
* **ذخائر المواريث للنابلسي عبد الغني بن إسماعيل (١٠٥٠ ـ ١١٤٣هـ):** جمعية النشر بالقاهرة (١٣٥٢هـ).
* **ذكر أخبار أصبهان لأبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني (٣٣٦ ـ ٤٣٠هـ):** مطبعة بريل، ليدن (١٩٣٤م).
* **ذيل تاريخ بغداد لابن النجار محمد بن محمود (ت٦٤٣هـ):**
* **دائرة المعارف (١٣٩٨هـ).**
* **ذيل طبقات الحنابلة لابن رجب عبد الرحمٰن بن شهاب الدين أحمد (٧٣٦ ـ ٧٩٥هـ):** دار المعرفة، بيروت.
* **ذيل القول المسدد للمدراسي محمد صِبْغة الله:** دائرة المعارف، حيدر آباد (١٣٨٠هـ).
* **الرحلة في طلب الحديث للخطيب البغدادي (٣٩٢ ـ ٤٦٣هـ):** مطابع المجد بالقاهرة (١٣٨٩هـ).
* **الرد على الجَهْمِيّة للدارمي عثمان بن سعيد.**
* **الرسالة للشافعي محمد بن إدريس (١٥٠ ـ ٢٠٤هـ):** تحقيق أحمد شاكر (١٣٥٨هـ).

* **رسالة صالح بن أحمد المطبوعة في آخر كتاب أحمد بن محمد بن حنبل:** تأليف أحمد عبد الجواد الدومي (١٣٨٠هـ).
* **الرسالة المستطرفة للكتاني محمد بن جعفر:** دار الكتب العلمية، بيروت.
* **الروض الأنف للسهيلي عبد الرحمٰن بن عبد الله (٥٠٨ ـ ٥٨١هـ):** تحقيق عبد الرحمٰن الوكيل، دار النصر، القاهرة (١٣٨٧هـ).
* **الرياض النضرة في فضائل العشرة للطبري محب الدين (٥١٥ ـ ٥٩٤هـ):** مكتبة الجندي، القاهرة.
* **زاد المعاد في هدي خير العباد لابن القيم محمد بن أبي بكر (٦٩١ ـ ٧٥٢هـ):** مطبعة السنة المحمدية بالقاهرة.
* **الزهد للإمام أحمد بن محمد بن حنبل (١٦٤ ـ ٢٤١هـ):**
* **الزهد والرقائق للمروزي عبد الله بن المبارك (١١٨ ـ ١٨١هـ):** علمي بريس، الهند (١٣٨٥هـ).
* **الزهد لوكيع بن الجراح:** مصور الجامعة الإسلامية.
* **الزهد لهناد بن السري (ت٢٤٣هـ):** تحقيق محمد أبو الليث، طبعة قطر.
* **سلسلة الأحاديث الصحيحة للألباني محمد ناصر الدين:** المكتب الإسلامي.
* **سلسلة الأحاديث الضعيفة للألباني محمد ناصر الدين:** المكتب الإسلامي.
* **السنّة لابن أبي عاصم أحمد بن عمر (٢٠٦ ـ ٢٨٧هـ):** مصور الجامعة الإسلامية بالمدينة.
* **السنن للترمذي محمد بن عيسى (٢٠٩ ـ ٢٧٩هـ):** المكتبة الإسلامية.
* **السنن للدارقطني علي بن عمر (٣٠٦ ـ ٣٨٠هـ):** دار المحاسن، القاهرة (١٣٨٦هـ).
* **السنن للدارمي عبد الله بن عبد الرحمٰن (١٨١ ـ ٢٥٥هـ):** دار إحياء السنة النبوية.
* **السنن للسجستاني أبي داود سليمان بن الأشعث (٢٠٢ ـ ٢٧٥هـ):** دار إحياء السنة النبوية.
* **السنن لسعيد بن منصور (ت٢٢٧هـ):** علمي بريس، الهند (١٣٨٧هـ).
* **السنن للقزويني محمد بن يزيد بن ماجه (٢٠٧ ـ ٢٧٥هـ):** عيسى الحلبي، القاهرة.
* **السنن للنسائي أحمد بن شعيب (٢١٥ ـ ٣٠٣هـ):** دار إحياء التراث العربي، بيروت.

* السنن الكبرى للبيهقي أحمد بن الحسين (٣٨٤ ـ ٤٥٨هـ): دائرة المعارف، حيدر آباد (١٣٥٦هـ).
* سير أعلام النبلاء للذهبي شمس الدين أحمد بن عثمان (٦٧٣ ـ ٧٤٧هـ): مصور جامعة الملك عبد العزيز بمكة.
* السيرة النبوية لابن هشام عبد الملك (٢١٣هـ): مطبعة الحلبي (١٣٧٥هـ).
* السير والمغازي لمحمد بن إسحاق (ت١٥١هـ): تحقيق سهيل زكار، دار الفكر، بيروت (١٣٩٨هـ).
* شرح السنة للالكائي أبي القاسم هبة الله (ت٤١٨هـ): مصور جامعة الملك عبد العزيز بمكة.
* شرح علل الترمذي لابن رجب عبد الرحمٰن بن أحمد شهاب الدين (٧٣٦ ـ ٧٩٥هـ): تحقيق صبحي جاسم، مطبعة العاني، بغداد (١٣٩٦هـ).
* شرح مسلم للنووي محيي الدين بن شرف (٦٣١ ـ ٦٧٦هـ): دار الفكر، بيروت.
* شرح معاني الآثار للطحاوي أحمد بن محمد بن سلامة (٢٢٩ ـ ٣٢١هـ): تحقيق جاد الحق، الأنوار المحمدية بالقاهرة (١٣٨٧هـ).
* شرح نهج البلاغة لابن أبي الحديد عبد الحميد بن هبة الله (٥٨٦ ـ ٦٥٥هـ): مكتبة المثنى، بيروت.
* شرف أصحاب الحديث للخطيب البغدادي (٣٩٢ ـ ٤٩٣هـ): دار إحياء السنة، بيروت.
* الشريعة للآجري محمد بن عبد الله (ت٣٦٠هـ): مطبعة السنة المحمدية بمصر (١٣٦٩هـ).
* الصارم المسلول على شاتم الرسول لابن تيمية أحمد بن عبد الحليم (٦٦١ ـ ٧٢٨هـ): مطبعة السعادة بمصر (١٣٧٩هـ).
* صحيح ابن خزيمة (٢٢٣ ـ ٣١١هـ): تحقيق محمد مصطفى الأعظمي، المكتب الإسلامي (١٣٩٥هـ).
* صحيح الجامع الصغير للألباني محمد ناصر الدين: المكتب الإسلامي (١٣٩٩هـ).
* صحيح مسلم بن الحجاج النيسابوري (٢٠٦ ـ ٢٦١هـ): ترقيم فؤاد، عيسى الحلبي (١٣٧٤هـ).
* الصواعق المحرقة للهيثمي أحمد بن حجر (٨٩٩ ـ ٩٧٤هـ).

* **الضعفاء للعقيلي محمد بن عمرو بن موسى (ت٣٢٢هـ)**: مصور عن مكتبة الظاهرية.
* **الضعفاء الصغير للبخاري محمد بن إسماعيل (١٩٤ ـ ٢٥٦هـ)**: المكتبة الأثرية، باكستان.
* **كتاب الضعفاء والمتروكين للنسائي أحمد بن شعيب (٢١٥ ـ ٣٠٣هـ)**: المكتبة الأثرية، باكستان.
* **ضعيف الجامع الصغير للألباني محمد ناصر الدين**: المكتب الإسلامي (١٣٩٩هـ).
* **طبقات الحنابلة لابن أبي يعلى محمد (٤٥١ ـ ٥٢٦هـ)**: دار المعرفة، بيروت.
* **طبقات الشافعية للسبكي تاج الدين (٧٢٧ ـ ٧٧١هـ)**: تحقيق محمود الطناحي عيسى الحلبي (١٣٨٣هـ).
* **الطبقات الكبرى لابن سعد محمد (١٦٨ ـ ٢٣٠هـ)**: دار صادر، بيروت (١٣٨٠هـ).
* **طبقات المدلسين لابن حجر أحمد (٧٧٣ ـ ٨٥٢هـ)**: المطبعة المحمودية بمصر.
* **الطرق الحكمية في السياسة الشرعية لابن القيم (ت٧٥١هـ)**: المكتبة الأثرية، باكستان.
* **عقيدة السلف للصابوني أبي عثمان إسماعيل بن عبد البر (ت٤٤٩هـ)**: الدار السلفية، الكويت (١٣٩٧هـ).
* **العلل لابن المديني علي (١٦١ ـ ٢٣٤هـ)**: تحقيق محمد مصطفى الأعظمي، المكتب الإسلامي، بيروت (١٣٩٢هـ).
* **العلل للدارقطني علي بن عمر (٣٠٦ ـ ٣٨٥هـ)**: مصور الجامعة الإسلامية بالمدينة.
* **علل الحديث للدارمي محمد بن عبد الرحمٰن بن أبي حاتم (٢٤٠ ـ ٣٢٧هـ)**: مكتبة المثنى، بغداد (١٣٤٣هـ).
* **العلل المتناهية لابن الجوزي عبد الرحمٰن (٥١٠ ـ ٥٩٧هـ)**: دار نشر الكتب الإسلامية، باكستان.
* **كتاب العلل والمعرفة لأحمد بن حنبل (١٦٤ ـ ٢٤١هـ)**: تعليق طلعت قوج، أنقرة (١٩٦٣م).
* **العلم لأبي خيثمة زهير بن حرب (١٦٠ ـ ٢٣٤هـ)**: تحقيق الألباني محمد ناصر الدين، العمومية، دمشق.

* **علوم الحديث لابن الصلاح عثمان بن عبد الرحمٰن (٥٧٧ ـ ٦٤٣هـ)**: تحقيق نور الدين عتر، مطبعة الأصيل، حلب (١٣٨٦هـ).
* **العلو للعلي الغفار للذهبي شمس الدين (٦٧٣ ـ ٧٤٧هـ)**: مطبعة العاصمة، القاهرة (١٣٨هـ).
* **عمل اليوم والليلة لابن السني أحمد بن محمد بن إسحاق (ت٣٦٤هـ)**: تحقيق عبد القادر عطا، دار المعرفة، بيروت.
* **عون المعبود للعظيم آبادي (١٢٧٣ ـ ١٣٢٩هـ)**: المطبع الأنصاري، دهلي، الهند.
* **عيون الأثر لابن سيد الناس محمد بن محمد اليعمري (ت٧٣٤هـ)**: دار المعرفة، بيروت.
* **عيون الأخبار للدينوري عبد الله بن مسلم بن قُتَيْبَة (٢١٣ ـ ٢٧٦هـ)**: الهيئة المصرية للكتاب (١٩٧٣م).
* **غاية النهاية لابن الجزري شمس الدين (ت٨٣٣هـ)**: دار الكتب العلمية، بيروت.
* **غريب الحديث لابن قتيبة عبد الله بن مسلم (٢١٣ ـ ٢٧٦هـ)**: تحقيق عبد الله الجبوري، مطبعة العاني، بغداد (١٣٩٧هـ).
* **غريب الحديث لأبي عُبيد القاسم بن سلام (١٥٧ ـ ٢٢٤هـ)**: دائرة المعارف، حيدر آباد (١٣٨٥هـ).
* **غريب الحديث للخطابي أبي سليمان أحمد بن محمد بن إبراهيم (ت٣٨٨هـ)**: مركز البحث العلمي بجامعة أم القرى بمكة المكرمة.
* **غنية الألمعي للعلامة شمس الحق العظيم آبادي المطبوع في آخر المعجم الصغير للطبراني**: المكتبة السلفية بالمدينة.
* **الفائق في غريب الحديث للزمخشري**: تحقيق البجاوي وأبو الفضل، دار الفكر، بيروت.
* **فتح الباري للعسقلاني ابن حجر (٧٧٣ ـ ٨٥٢هـ)**: السلفية بالقاهرة.
* **الفتح الرباني للساعاتي أحمد بن عبد الرحمٰن البنا**: نشر دار الحديث، القاهرة.
* **فتح القدير للشوكاني محمد بن علي (١١٧٣ ـ ١٢٥٥هـ)**: مصطفى الحلبي (١٣٨٣هـ).
* **الفتح الكبير في ضم الزيادة إلى الجامع الصغير للنبهاني يوسف**: دار الكتاب العربي، بيروت.

* **فتح المغيث للسخاوي شمس الدين (ت٩٠٢هـ)**: السلفية بالمدينة (١٣٨٨هـ).
* **الفتن لنعيم بن حمّاد**: مخطوط مكتبة الأخ عبد العليم.
* **الفتن والملاحم لابن كثير (٧٠٠ ـ ٧٧٤هـ)**: مؤسسة النور، الرياض (١٣٨٨هـ).
* **فتوح البلدان للبلاذري أحمد بن يحيى بن جابر (ت٢٩٧هـ)**: دار الكتب العلمية، بيروت (١٣٩٨هـ).
* **الفرقان بين أولياء الرحمٰن وأولياء الشيطان (٦٦١ ـ ٧٢٨هـ)**: لابن تيمية، تحقيق محمود فائد.
* **فصل المقال في شرح كتاب الأمثال للبكري أبي عبيد**: تحقيق إحسان عباس، مؤسسة الرسالة، بيروت (١٣٩١هـ).
* **فضائل أبي بكر الصديق لمحمد بن الفتح الحربي العشاري**: مطبعة أنصار السنّة المحمدية بمصر (١٣٥٨هـ).
* **فضائل الصحابة لخيثمة بن سليمان (٢٥٠ ـ ٣٤٣هـ)**: مصور مركز البحث العلمي بجامعة الملك عبد العزيز بمكة.
* **فضائل الصحابة للدارقطني علي بن عمر (٣٠٦ ـ ٣٨٥هـ)**: مصور مركز البحث بجامعة الملك عبد العزيز بمكة.
* **فضائل القرآن لابن كثير المطبوع في آخر تفسيره (٧٠١ ـ ٧٧٤هـ)**: المكتبة التجارية بمصر.
* **فضائل القرآن ومعالمه لأبي عُبيد القاسم بن سلام (١٥٤ ـ ٢٢٥هـ)**: تحقيق محمد تيجاني جوهري.
* **الفقيه والمتفقه للخطيب البغدادي أحمد بن علي بن ثابت (٣٩٢ ـ ٤٦٢هـ)**: تحقيق محمد إسماعيل الأنصاري، دار إحياء السنّة النبوية.
* **فوائد ابن أبي الفوارس**: مصور الجامعة الإسلامية بالمدينة.
* **الفوائد المجموعة للشوكاني محمد بن علي (١١٧٣ ـ ١٢٥٥هـ)**: تحقيق المعلمي عبد الرحمٰن بن يحيى، مطبعة السنّة المحمدية، القاهرة (١٣٨٠هـ).
* **فهرست الخزانة التيمورية**: بالقاهرة.
* **الفهرست لابن النديم محمد (ت٣٨٥هـ)**: دار المعرفة، بيروت.
* **فهرست ما رواه عن شيوخه للإشبيلي محمد بن خير (٥٠٢ ـ ٥٧٥هـ)**: تحقيق فرنشكه، مؤسسة القاهرة (١٩٦٧م).
* **فهرست مخطوطات الظاهرية (الحديث)**: وضع الألباني محمد ناصر الدين، دمشق.

* **فهرست معهد المخطوطات العربية المصورة**: القاهرة.
* **فيض القدير للمناوي محمد عبد الرؤوف بن تاج العارفين (٩٥٢ ـ ١٠٣١هـ)**: دار المعرفة، بيروت (١٣٩١هـ).
* **القاموس المحيط للفيروزآبادي محمد بن يعقوب (٧٢٩ ـ ٨١٧هـ)**: الحلبي بالقاهرة (١٣٧١هـ).
* **كتاب القبل والمصافحة لابن الأعرابي أبي سعيد أحمد بن محمد (٢٤٦ ـ ٣٤٠هـ)**: المطبعة البرقية، ملتان (١٣٤٧هـ).
* **القِرى لقاصد أم القُرى للطبري محب الدين أحمد بن عبد الله (٦١٥ ـ ٦٩٤هـ)**: الحلبي بمصر (١٣٩٠هـ).
* **كتاب القراءة للبيهقي أحمد بن الحسين (٣٨٤ ـ ٤٥٨هـ)**: إدارة إحياء السنة، باكستان.
* **القول المسدد في الذب عن مسند أحمد للعسقلاني أحمد بن حجر (٧٧٣ ـ ٨٥٢هـ)**: دائرة المعارف، حيدر آباد (١٣٨٦هـ).
* **قلائد الجمان للقلقشندي أحمد بن علي (ت٨٢١هـ)**: تحقيق إبراهيم الأبياري، مطبعة السعادة بمصر (١٣٨٣هـ).
* **قيام الليل للمروزي محمد بن نصر (٢٠٢ ـ ٢٩٣هـ) (ت٨٤٥هـ)**: اختصار المقريزي أحمد بن علي (ت٨٤٥هـ)، المكتبة الأثرية، باكستان.
* **الكاشف للذهبي شمس الذهبي (٦٧٣ ـ ٧٤٧هـ)**: دار النصر، القاهرة (١٣٩٢هـ).
* **الكامل لابن الأثير عز الدين علي بن محمد (٥٥٥ ـ ٦٣٠هـ)**: مراجعة نخبة من العلماء، دار الكتاب العربي، بيروت.
* **كشف الأستار عن زوائد البزار (٧٣٥ ـ ٨٠٧هـ)**: للهيثمي نور الدين، مؤسسة الرسالة، بيروت (١٣٩٩هـ).
* **الكفاية في علم الرواية للبغدادي الخطيب (٣٩٢ ـ ٤٦٣هـ)**: مطبعة السعادة بالقاهرة.
* **الكنى للبخاري محمد بن إسماعيل (١٩٤ ـ ٢٥٦هـ)**: تحقيق عبد الرحمٰن المعلمي، دائرة المعارف، حيدر آباد.
* **الكنى والأسماء للدولابي محمد بن أحمد (٢٢٤ ـ ٣١٠هـ)**: دائرة المعارف النظامية، حيدر آباد (١٣٢٢هـ).

* **كنز العمال لعلي المتقي الهندي (ت٩٧٥هـ)**: مؤسسة الرسالة، بيروت (١٣٩٩هـ).
* **الكواكب النيّرات لابن الكيال محمد بن أحمد (٨٦٣ ـ ٩٢٩هـ)**: تحقيق عبد القيوم عبد النبي (١٣٩٧هـ).
* **اللآلئ المصنوعة للسيوطي جلال الدين (ت٩١١هـ)**: دار المعرفة، بيروت.
* **اللباب في تهذيب الأنساب لابن الأثير عز الدين (٥٥٥ ـ ٦٣٠هـ)**: مكتبة القدسي، القاهرة (١٣٥٧هـ).
* **لسان العرب لابن منظور الإفريقي (٦٣٠ ـ ٧١١هـ)**: دار صادر، بيروت.
* **لسان الميزان للعسقلاني أحمد بن حَجر (٧٧٣ ـ ٨٥٢هـ)**: دائرة المعارف، حيدر آباد.
* **كتاب المجروحين من المحدثين للبستي محمد بن حبان (ت٣٥٤هـ)**: تحقيق محمود إبراهيم زيد، دار الوعي، حلب.
* **مجمع بحار الأنوار للفتني محمد طاهر (ت٩٨٦هـ)**: دائرة المعارف، حيدر آباد (١٣٨٧هـ).
* **مجمع الزوائد للهيثمي نور الدين علي بن أبي بكر (٧٣٥ ـ ٨٠٧هـ)**: دار الكتاب، بيروت (١٩٦٧م).
* **المحدث الفاضل للرامهرمزي الحسن بن عبد الرحمٰن (٢٦٠ ـ ٣٦٠هـ)**: تحقيق محمد عجاج الخطيب، دار الفكر، بيروت (١٣٩١هـ).
* **المحلى لأبي محمد علي بن أحمد بن حزم (٣٨٤ ـ ٤٥٦هـ)**: دار الإتحاد العربي (١٣٨٧هـ).
* **كتاب المحبة لله ﷻ للخُتّلي إبراهيم بن عبد الله (ت بعد ٢٦٠هـ)**: مصور الجامعة الإسلامية بالمدينة.
* **مختار الصحاح للرازي محمد بن أبي بكر (ت بعد ٦٦٠هـ)**: مصطفى الحلبي، القاهرة (١٣٦١هـ).
* **المراسيل في الحديث للرازي عبد الرحمٰن بن أبي حاتم (٢٤٠ ـ ٣٢٧هـ)**: مكتبة المثنى ببغداد (١٣٨٦هـ).
* **مرعاة المفاتيح للمباركفوري عُبَيد الله الرحماني**: نشر الجامعة السلفية، الهند.
* **مسائل الإمام أحمد لابن أبي هانئ (ت٢٧٥هـ)**: تحقيق زهير الشاويش، المكتب الإسلامي (١٤٠٠هـ).

* **مسائل الإمام أحمد لأبي داود السجستاني (٢٠٢ ـ ٢٧٥هـ)**: نشر محمد أمين دمج.
* **المساعد على تسهيل الفوائد لابن عقيل (٦٩٨ ـ ٧٦٩هـ)**: تحقيق د. محمد كامل بركات، مركز البحث العلمي بجامعة الملك عبد العزيز، مكة المكرمة.
* **المستدرك للنيسابوري أبي عبد الله الحاكم (٣٢١ ـ ٤٠٥هـ)**: المطبوعات الإسلامية، حلب.
* **المسند لابن راهويه إسحاق بن إبراهيم (١٦١ ـ ٢٣٨هـ)**: مسند أبي بكر الصديق للمروزي.
* **المسند لأبي عوانة يعقوب بن إسحاق الإسفرائيني (ت٣١٦هـ)**: دائرة المعارف، حيدر آباد (١٣٨٦هـ).
* **المسند لأحمد بن حنبل (١٦٤ ـ ٢٤١هـ)**: المسند لأحمد بن حنبل شرح أحمد شاكر، دار المعارف بمصر (١٣٧٤هـ).
* **مسند أسامة بن زيد**: مصور الجامعة الإسلامية بالمدينة.
* **مسند الإمام الشافعي (١٥٠ ـ ٢٠٤هـ)**: دار الكتب العلمية، بيروت.
* **المسند للحميدي أبي بكر عبد الله بن الزبير (ت٢١٩هـ)**: تحقيق حبيب الرحمٰن الأعظمي، المجلس العلمي، الهند (١٣٨٢هـ).
* **مسند عبد الله بن عمر**: تخريج أبي أمية الطرطوسي، دار النفائس، بيروت.
* **المشتبه للذهبي محمد بن أحمد بن عثمان (ت٧٤٨هـ)**: تحقيق علي بجاوي، عيسى الحلبي (١٩٦٢م).
* **مشكاة المصابيح للتبريزي محمد بن عبد الله الخطيب (ت بعد ٧٣٧هـ)**: تحقيق الألباني محمد ناصر الدين، المكتب الإسلامي (١٣٨٠هـ).
* **مشكل الآثار للطحاوي أحمد بن محمد بن سلامة (٢٢٩ ـ ٣٢١هـ)**: دائرة المعارف، حيدر آباد (١٣٣٣هـ).
* **مشيخة ابن الجوزي عبد الرحمٰن بن علي (ت٥٩٧هـ)**: تحقيق محمد محفوظ، طبع الشركة التونسية (١٩٧٧م).
* **المصعد الأحمد لابن الجزري (٧٥١ ـ ٨٣٣هـ)**: المطبوع من الجزء الأول من مسند أحمد شرح أحمد شاكر.
* **المصاحف لابن أبي داود أبي بكر عبد الله (٢٣٠ ـ ٣١٦هـ).**
* **المصنف للصنعاني عبد الرزاق بن همام (١٢٦ ـ ٢١١هـ)**: تحقيق حبيب الرحمٰن الأعظمي، مطابع دار القلم، بيروت (١٣٩٠هـ).

* **المصنف لابن أبي شيبة عبد الله بن محمد (١٥٩ ـ ٢٣٥هـ)**: تحقيق عامر العمري ومختار أحمد السلفي، الدار السلفية بالهند (١٣٩٩هـ).
* **المطالب العالية لابن حجر العسقلاني (٧٧٣ ـ ٨٥٢هـ)**: تحقيق حبيب الرحمٰن الأعظمي، المطبعة العصرية بالكويت (١٣٩٠هـ).
* **المطالب العالية المسندة لابن حجر**: مصور مكتبة الشيخ فتحي محمد بمكة المكرمة.
* **معجم البلدان للحموي ياقوت بن عبد الله (ت٦٢٦هـ)**: دار الكتاب العربي، بيروت.
* **معجم الصحابة للبغوي عبد الله بن محمد بن عبد العزيز (٢١٣ ـ ٣١٧هـ)**: مصور مركز البحث العلمي بجامعة الملك عبد العزيز بمكة.
* **معجم الصحابة لابن قانع عبد الباقي جزء منه (٢٦٦ ـ ٣٥١هـ)**: مصور مركز البحث العلمي بجامعة الملك عبد العزيز بمكة.
* **المعجم الصغير للطبراني سليمان بن أحمد (٢٦٠ ـ ٣٦٠هـ)**: دار النصر، القاهرة (١٣٨٨هـ).
* **معجم قبائل العرب لعمر رضا كحالة**: دار العلم للملايين، بيروت.
* **المعجم الكبير للطبراني سليمان بن أحمد (٢٦٠ ـ ٣٦٠هـ)**: تحقيق حمدي عبد المجيد السلفي، الدار العربية، بغداد (١٩٧٨م).
* **معجم المؤلفين لعمر رضا كحالة**: مكتبة المثنى، بيروت (١٣٧٦هـ).
* **معرفة علوم الحديث للنيسابوري أبي عبد الله الحاكم (٣٢١ ـ ٤٠٥هـ)**.
* **معرفة القراء الكبار للذهبي شمس الدين (٦٧٣ ـ ٧٤٨هـ)**: تحقيق محمد سيد جاد الحق، دار التأليف بمصر.
* **المعرفة والتاريخ للفسوي يعقوب بن سفيان (ت٢٧٧هـ)**: تحقيق أكرم ضياء العمري، مطبعة الإرشاد، بغداد (١٣٩٤هـ).
* **المغني عن حمل الأسفار تخريج أحاديث الإحياء للعراقي زين الدين (٧٢٥ ـ ٨٠٦هـ)**: المشهد الحسيني، القاهرة.
* **المغني في الضعفاء للذهبي شمس الدين (٦٧٣ ـ ٧٤٧هـ)**: تحقيق نور الدين عتر، مطبعة البلاغة (١٣٩١هـ).
* **المفاضلة بين الصحابة لابن حزم علي بن أحمد (٣٨٤ ـ ٤٥٦هـ)**.
* **مقاتل الطالبيين للأصبهاني أبي الفرج (٢٨٤ ـ ٣٥٦هـ)**: تحقيق السيد أحمد صقر، دار الباز، مكة المكرمة.

* **المقاصد الحسنة للسخاوي شمس الدين (ت٩٠٢هـ)**: دار الكتب العلمية، بيروت (١٣٩٩هـ).
* **المكارم وذكر الأجواد**: مصور الجامعة الإسلامية بالمدينة.
* **المنار المنيف في الصحيح والضعيف لابن القيم (٦٩١ ـ ٧٥١هـ)**: تحقيق أبي غدة، مكتبة المطبوعات الإسلامية (١٣٩٠هـ).
* **مناقب أحمد لابن الجوزي عبد الرحمٰن بن علي (٥١٠ ـ ٥٩٧هـ)**: تحقيق عبد الله التركي، مكتبة الخانجي بمصر (١٣٩٩هـ).
* **مناقب الشافعي للبيهقي أحمد بن الحسين (٣٨٤ ـ ٤٥٨هـ)**: تحقيق السيد أحمد صقر والتراث (١٣٩١هـ).
* **منال الطالب في شرح طوال الغرائب لابن الأثير أبي السعادات المبارك بن محمد (٥٤٤ ـ ٦٠٦هـ)**: نشر مركز البحث العلمي بجامعة الملك عبد العزيز بمكة المكرمة.
* **منتخب مسند عبد بن حميد (٢٤٩هـ)**: مصور الجامعة الإسلامية بالمدينة.
* **المنتظم لابن الجوزي عبد الرحمٰن (٥١٠ ـ ٥٩٧هـ)**: دائرة المعارف، حيدر آباد.
* **المنتقى لابن الجارود (ت٣٠٧هـ)**: نشر عبد الله هاشم اليماني (١٣٧٢هـ).
* **المنتقى من منهاج الاعتدال للذهبي أبي عبد الله محمد عثمان (٦٧٣ ـ ٧٤٨هـ).**
* **منحة المعبود ترتيب مسند الطيالسي أبي داود (ت٣٠٧هـ)**: للساعاتي أحمد عبد الرحمٰن البناء، المنيرية بالقاهرة (١٣٧٢هـ).
* **منهاج السنّة النبوية لابن تيمية أحمد بن عبد الحليم (٦٦١ ـ ٧٢٨هـ)**: الأميرية بولاق (١٣٢١هـ).
* **المنهج الأحمد في تراجم أصحاب الإمام أحمد للعليمي أبي اليمن (٨٦٠ ـ ٩٢٨هـ)**: عبد الرحمٰن بن محمد، مطبعة المدني، القاهرة.
* **المنهل الصافي والمستوفي بعد الوافي لابن تغري بَرْدي الأتابكي (٥٢٩ ـ ٥٩٢هـ)**: تحقيق أحمد يوسف تجاني، مطبعة دار الكتب المصرية (١٣٧٥هـ).
* **من وافقت كنيته كنية زوجه من الصحابة لابن حيوية محمد بن عبد الله (٢٧٣ ـ ٣٦٦هـ)**: مصور الجامعة الإسلامية بالمدينة.
* **موارد الظمآن للهيثمي نور الدين (٧٣٥ ـ ٨٠٧هـ)**: تحقيق محمد عبد الرزاق حمزة، السلفية بمصر.

* **المواهب اللدنية للقسطلاني أحمد بن محمد (٨٥١ ـ ٩٢٣هـ)**: دار الكتب العلمية، بيروت.
* **الموضوعات لابن الجوزي عبد الرحمٰن (٥١٠ ـ ٥٩٧هـ)**: مطبعة المجد بالقاهرة.
* **الموطأ للإمام مالك بن أنس (٩٥ ـ ١٧٩هـ)**: مصطفى الحلبي (١٣٧٠هـ).
* **ميزان الاعتدال للذهبي شمس الدين محمد بن أحمد (ت٧٤٧هـ)**: عيسى الحلبي (١٣٨٢هـ).
* **نزهة النظر شرح نخبة الفكر لابن حجر العسقلاني (٧٧٣ ـ ٨٥٢هـ)**: مصطفى الحلبي (١٣٥٣هـ).
* **نسب قريش للزبيري مصعب بن عبد الله (١٥٦ ـ ٢٣٦هـ)**: تعليق ليفي بروفنسال، دار المعارف بمصر.
* **نسب قريش للزبير بن بكار بن عبد الله (١٧٢ ـ ٢٥٦هـ)**: نسخة همام بن منبه، تحقيق حميد الله.
* **نصب الراية لأحاديث الهداية للزيلعي جمال الدين أبي محمد عبد الله (ت٧٦٢هـ)**: نشر المكتبة الإسلامية.
* **النكت الظراف على الأطراف المطبوع مع تحفة الأشراف للعسقلاني ابن حجر (٧٧٣ ـ ٨٥٢هـ)**: الدار القيمة بالهند.
* **نوادر الأصول للترمذي الحكيم محمد بن علي بن الحسن (ت نحو ٣٢٠هـ)**: المكتبة العلمية بالمدينة المنورة.
* **النهاية في غريب الحديث لابن الأثير أبي السعادات المبارك بن محمد (٥٤٤ ـ ٦٠٦هـ)**: تحقيق طاهر أحمد الزاوي ومحمود محمد الطناحي، دار إحياء الكتب العربية، عيسى البابي الحلبي (١٣٨٣هـ).
* **نيل الأوطار شرح منتقى الأخبار للشوكاني محمد بن محمد (١١٧٣ ـ ١٢٥٥هـ)**: شركة مصطفى البابي الحلبي بمصر.
* **الوشيعة في نقد عقائد الشيعة لموسى جار الله (١٢٩٥ ـ ١٣٦٩هـ)**: سهيل أكيدمي، باكستان.
* **وصايا العلماء للربعي أبي سليمان محمد بن عبد الله بن ربيعة (ت٣٧٩هـ)**: مصور الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة.
* **وفيات الأعيان وإنباء أبناء الزمان لأحمد بن محمد بن أبي بكر بن خلكان (٦٠٨ ـ ٦٨١هـ)**: تحقيق إحسان عباس، دار الثقافية، بيروت.
* **هدي الساري مقدمة فتح الباري للعسقلاني ابن حجر (٧٧٣ ـ ٨٥٢هـ)**: إخراج وتصحيح محب الدين الخطيب، المطبعة السلفية بالقاهرة.

بک کارنر کی مطبوعہ

سیرت النبی ﷺ

پر شاہکار کتابیں

36 تاریخی تصاویر کے ساتھ

حیاتِ محمد ﷺ

- پہلی مرتبہ عربی سے اُردو آسان اور سلیس ترجمہ
- احادیث و واقعات کی مکمل تخریج کے ساتھ
- عوام الناس میں مشہور چند واقعات کا تحقیقی پس منظر
- نایاب تاریخی تصاویر، شجروں اور نقشوں سے مزین
- دُنیا کے بہترین کاغذ پر طباعت اور مضبوط جلد بندی
- اساتذہ، طلباء اور دوست واحباب کو دینے کیلئے ایک بہترین تحفہ

مصنف
محمد حسین ہیکل

مترجم
ابوافضال شہزاد محمد خان

نوادر و تخریج، نوید احمد ربانی

بک کارنر
جہلم، پاکستان

بک کارنر کی مطبوعہ

سیرت النبی ﷺ

پر شاہکار کتابیں

حکومت پاکستان اور مصر سے

ایوارڈ یافتہ

MUHAMMAD

His Life Based on the Earliest Sources

محمد رسول اللہ ﷺ

سیرت کی اوّلین کتب سے ماخوذ شاہکار سیرت النبی ﷺ

ابو بکر سراج الدین

MARTIN LINGS

بُک کارنر

جہلم، پاکستان

بک کارنر کی مطبوعہ

سیرت النبی ﷺ

پر شاہکار کتابیں

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِينَ

ایک سکھ مصنف کا نذرانۂ عقیدت

رسولِ عربی ﷺ

○ کتاب کے حرف حرف سے عشق و محبت کے آبِ کوثر کی بوندیں ٹپکتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(سید سلیمان ندوی)

○ اکثر مقامات پر ایک مسلمان کو بھی اس خلوصِ نیاز پر رشک آیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(سر عبدالقادر)

○ میرے بہت سے مسلمان بھائی بھی ان کی انصاف پسندی اور عقیدت کی داد دیں گے۔۔۔۔۔۔(عبدالماجد دریا آبادی)

○ سکھ بزرگوار نے ہمارے آقا و مولیٰ سے اس طرح اظہارِ محبت کیا ہے جس طرح ایک مسلمان کو کرنا چاہیے۔(حفیظ جالندھری)

مصنف: جی سنگھ دارا

بک کارنر
جہلم، پاکستان

بک کارنر کی مطبوعہ
سیرت النبی ﷺ
پر شاہکار کتابیں

الشجرة النبوية

تبرکاتِ نبوی ﷺ

کی تاریخی دستاویز

جس میں امام الانبیاء ﷺ کا شجرۂ نسب اور آپ ﷺ کے عزیز و اقارب کے مختصر حالات بیان کیے گئے ہیں

تألیف: یوسف بن عبدالہادی مقدسی رحمہ اللہ

تحقیق و تخریج: ابو ادیب محی الدین دیب ترجمہ: نوید احمد ربانی نظرثانی: پروفیسر سید امیر کھوکھر

بک کارنر
جہلم، پاکستان

بک کارنر کی مطبوعہ

سیرت النبی ﷺ

پر شاہکار کتابیں

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے فیصلے

(مستند حوالہ جات کے ساتھ)

تالیف: أبُوامامہ

بُک کارنر
جہلم، پاکستان

خوبصورت اور معیاری
کتابیں

کتاب الاوائل

اصل عربی متن کے ساتھ

اردو ترجمہ

سب سے پہلے

امام ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی معرکۃ الآرا تصنیف

دنیا میں سب سے پہلے وقوع پذیر ہونے والے واقعات کا حسین گلدستہ

ترجمہ: ابوصالح محمد سلیمان نورستانی
فوائد تحقیق و تخریج: نوید احمد ربانی
افادات: ڈاکٹر محمد بن ناصر عجمی

بک کارنر
جہلم، پاکستان

خوبصورت اور معیاری
کتابیں

اصل عربی متن کے ساتھ

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرۂ آفاق کتاب "فضائل القرآن" کا پہلا اردو ترجمہ

فضائل القرآن

اردو ترجمہ

معجزۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تالیف:
امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: نوید احمد ربانی
فوائد، تحقیق و تخریج: علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

نظرثانی: مفتی و شیخ الحدیث ابو عبدالسلام محمد اکرم جمیل

بک کارنر
جہلم، پاکستان

خوبصورت اور معیاری

کتابیں

اصل عربی متن کے ساتھ

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ

خصائصِ علی رضی اللہ عنہ

زبانِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
کی شان میں ادا ہونے والی خوبصورت احادیث کا مجموعہ
"یہ کتاب اپنے موضوع میں انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے"

تالیف: امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: نوید احمد ربانی فوائد تحقیق و تخریج: علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

بُک کارنر
جہلم، پاکستان

خوبصورت اور معیاری

کتابیں

اصل عربی متن کے ساتھ

امام نسائی کی شہرہ آفاق کتاب فضائل الصحابۃ

اردو ترجمہ

شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: نوید احمد ربانی

تحقیق وتخریج: علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

نظر ثانی: ابو صالح سلیمان نورستانی

فاضل مدینہ یونیورسٹی

بُک کارنر

جہلم، پاکستان

خوبصورت اور معیاری
کتابیں

الزهر النضر فی حال الخضر

اُردو ترجمہ

حیاتِ حضرت خضر علیہ السلام

مصنف: ابو الفضل شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: ابو عبد السلام محمد اکرم جمیل

فوائد و تحقیق: صلاح الدین مقبول احمد

تصحیح و تخریج: نوید احمد ربانی

بُک کارنر
جہلم، پاکستان

خوبصورت اور معیاری

کتابیں

نایاب تاریخی تصاویر کے ساتھ

حیاتِ حضرت ذوالقرنین علیہ السلام

اور یاجوج ماجوج

- حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کے مفصل سوانح حیات پر اُردو زبان کی پہلی کتاب
- حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کی عدل بھری سلطنت کا دلکش تذکرہ
- سدِ ذوالقرنین کے متعلق محدثین کے صحیح منہج کی نشاندہی
- یاجوج ماجوج کے تفصیلی حالات وواقعات کے ساتھ ساتھ ان کے متعلق نامور علماء اور جدید مفکرین کی آراء کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ اور صحیح نکتہ نظر کی نشاندہی
- قصہ ذوالقرنین علیہ السلام میں اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے سبق آموز باتیں
- قصہ ذوالقرنین علیہ السلام سے ماخوذ دورِ حاضر کے چند مسائل کا حل

مصنف: نوید احمد ربانی / تحقیق وتخریج: عبداللہ صدیق

بُک کارنر

جہلم، پاکستان